رِیاضُ الصّالحین مع مکمل

اُردو ترجمہ

تصنیف

امام محی الدین ابی زکریا بن شرف نووی ؒ

مترجم

مولانا محمد حسین صدّیقی

اُستاذِ حدیث جامعہ بنوریہ سائٹ، کراچی

زمزم پبلشرز

رسول اللہ ﷺ جو تم کو دیں اس کو لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو۔
(مفہوم الحدیث)

رِیاضُ الصّالحین مکمل

اُردو ترجمہ

تصنیف

امام محی الدین ابی زکریا بن شرف نووی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

مولانا محمد حسین صدیقی
اُستاذ حدیث جامعہ بنوریہ سائٹ، کراچی

نظر ثانی شدہ

مولانا محمد عرفان صاحب

زمزم پبلشرز
نزد مقدس مسجد اُردو بازار کراچی
فون: ۲۷۶۰۳۷۴

کتاب کا نام ـــــ ریاض الصالحین اردو ترجمہ
تاریخ اشاعت ـــــ جنوری ۲۰۰۵ء
باہتمام ـــــ احباب زمزم پبلشرز
کمپوزنگ ـــــ فاروق اعظم کمپوزرز کراچی
سرورق ـــــ احباب زمزم پبلشرز
مطبع ـــــ
ناشر ـــــ زمزم پبلشرز کراچی

شاہ زیب سینٹر نزد مقدس مسجد، اُردو بازار کراچی
فون: 021-2760374 - 021-2725673
فیکس: 021-2725673
ای میل: zamzam01@cyber.net.pk
ویب سائٹ: http://www.zamzampub.com

ملنے کے دیگر پتے

- دارالاشاعت، اُردو بازار کراچی
- قدیمی کتب خانہ بالمقابل آرام باغ کراچی
- صدیقی ٹرسٹ، لسبیلہ چوک کراچی۔
- مکتبہ رحمانیہ، اُردو بازار لاہور

ضروری گزارش

ایک مسلمان، مسلمان ہونے کی حیثیت سے قرآن مجید، احادیث اور دیگر دینی کتب میں عمداً غلطی کا تصور نہیں کرسکتا۔ سہواً جو اغلاط ہوگئی ہوں اس کی تصحیح واصلاح کا بھی انتہائی اہتمام کیا ہے۔ اسی وجہ سے ہر کتاب کی تصحیح پر ہم زر کثیر صرف کرتے ہیں۔

تاہم انسان، انسان ہے۔ اگر اس اہتمام کے باوجود بھی کسی غلطی پر آپ مطلع ہوں تو اسی گزارش کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہوسکے۔ اور آپ "تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى" کے مصداق بن جائیں۔

جَزَاكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى جَزَاءً جَمِيْلاً جَزِيْلاً

ـــــ منجانب ـــــ

احباب زمزم پبلشرز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ ناشر

علامہ نووی علیہ الرحمۃ کی مرتب کردہ کتاب ''ریاض الصالحین'' کو کتب احادیث میں جو مقبولیت عامہ اور افادیت حاصل ہے وہ کسی بھی ذی شعور سے پوشیدہ نہیں دعوتی حلقے ہوں یا علمی مذاکرے، خانقاہی مجلسیں ہوں یا منبر کی تقریریں ہر ایک کے لئے یہ اپنے اندر بہت سا سامان رکھتی ہے، چونکہ ریاض الصالحین میں احادیث الاحکام نہ ہونے کے برابر ہیں اور اس میں احادیث فضائل و وعید، مضامین ترغیب وترہیب، ذکر جنت و دوزخ، فنائے دنیا اور ثبات آخرت اور ان جیسے مضامین کا تفصیلی بیان ہے اس لئے یہ کتاب شرق وغرب، عرب وعجم میں یکساں مقبول ہے۔

کتاب کی اہمیت اور مقبولیت کو دیکھتے ہوئے ہمارے محترم حضرت مولانا محمد حسین صدیقی صاحب (استاذ حدیث جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی) نے اس کا اردو ترجمہ کیا جس کو چھاپنے کی سعادت زم زم پبلشرز کو حاصل ہورہی ہے، اس سے قبل انہی کی تیار کردہ ''روضۃ الصالحین شرح ریاض الصالحین'' پانچ جلدوں میں زیور طبع سے آراستہ ہوکر منظر عام پر آچکی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ رب العزت اسے پڑھنے والوں کے لئے نافع، مرتب اور مترجم کے لئے توشہ آخرت اور ناشر کے لئے ذریعہ نجات بنائے، آمین۔

محمد رفیق ولد عبدالمجید زمزمی

صاحبِ ریاض الصالحین

بڑی مدت میں ساقی بھیجتا ہے ایسا فرزانہ　　　　بدل دیتا ہے جو بگڑا ہوا دستور میخانہ

نام ونسب:

نام، یحییٰ، ابوزکریا کنیت، محی الدین لقب، سلسلہ نسب یہ ہے: یحییٰ بن شرف بن حسن بن حسین بن جمعۃ بن حزام بن حرلی الحورانی الشامی۔

ولادت:

آپ ماہ محرم الحرام ۶۳۰ھ میں نواۃ مقام میں پیدا ہوئے جوارض حوران کے ایک شہر نویٰ میں ہے اسی وجہ سے آپ کو نووی کہتے ہیں۔ (۱)

تعلیم وتربیت:

ابتدائی تعلیم اپنے علاقے میں ہی حاصل کی جس میں قرآن مجید کا حفظ کرنا اور چند ابتدائی کتابیں تھی۔ پھر ۶۴۹ھ میں انیس سال کی عمر میں اپنے والد ماجد کے ساتھ مدرسہ رواحیہ دمشق میں آ گئے۔ وہاں بڑے بڑے علماء سے علم دین حاصل کر کے کمال کو پہنچ گئے۔

فقہ کے اساتذہ:

کمال الدین اسحاق مغربی اور عبدالرحمٰن بن نوح وغیرہ۔

علم اصول فقہ کے استاد:

علامہ قاضی نفیسی صاحبؒ سے حاصل کی۔

علم نحو کے اساتذہ:

شیخ احمد مصری، اور ابن مالک سے حاصل کی۔

احادیث کے اساتذہ:

شیخ رضی الدین، زین الدین بن عبدالدائم، عمادالدین عبدالکریم حرستانی، عبدالعزیز انصاری وغیرہ سے صحاح ستہ، اور دیگر

کتب احادیث پڑھیں۔ان سے علوم حاصل کرنے کے بعد علامہ نووی ایک متبحر عالم بن گئے جس کے بارے میں علامہ عبدالحیؒ لکھتے ہیں: **ورع فی العلوم و صار محققاً فی فنونه مدققاً فی عمله حافظاً للحدیث عارفاً بانواعه.**

علوم میں بہت زیادہ نمایاں، فنون میں محقق، عمل میں دقیق، حافظ حدیث اور اس کے انواع سے باخبر تھے۔

عام حالات پر بسر کی زندگی تو نے تو کیا　　　　کچھ تو کر ایسا کہ عالم بھر میں افسانہ رہے

عام زندگی:

شیخ ابن العطار فرماتے ہیں: **انهٗ کان لا یضیع لهٗ وقتاً فی لیل و لانهار الا فی الاشتغال حتی فی الطریق.**

علامہ نووی رحمہ اللہ دن رات میں کوئی وقت بھی ضائع نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ راستہ میں بھی مصروف رہتے تھے۔

علامہ ذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ آپ کی زندگی کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں:

لا زم الاشتغال و التصنیف و نشر العلم و العبا دة و الاوراد و الصیام و الذکر و الصبر علی العیش الخشن فی المأکل و الملبس ملازمة کلیة لا مزید علیها، ملبسه ثوب خام و عمامة شیخانیة صغیرة. (۲)

حضرت نووی نے اپنے آپ کو تصنیف و تالیف، درس و تدریس، علم کی نشر و اشاعت، عبادت، وظائف، روزے اور اللہ کی یاد میں مصروف رکھا تھا، موٹا چھوٹا کھاتے اور پہنتے تھے جس سے زیادہ کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔ان کی پوشاک کورالٹھا اور چھوٹا سا شیخانیہ عمامہ تھا۔آپ کے بارے میں ابوبکر بن ہبۃ اللہ کورانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"آپ نے دوسال اس طرح گذارے کہ زمین پر کہیں پہلو نہیں ٹکایا۔"

پھر فرماتے ہیں: "آپ ایک ہی مرتبہ عشاء کے بعد کھاتے اور ایک ہی مرتبہ سحری کے وقت پانی پیتے تھے۔اور علامہ نوویؒ نے شادی بھی نہیں کی۔اس مجاہدے پر اللہ جل شانہ کی طرف سے یہ انعام ملا کہ یہ علم والے ہوگئے جس کی شہادت علامہ فخر بن البخاریؒ نے ان الفاظ سے دی:

کان اماما بارعا حافظاً متقنا اتقن علوماً حجةً و صنف التصانیف الجمة و کان شدید الورع والزهد. تارکاً لجمیع الرغائب من المأکول الا ما یأتیه ابوه به من کعک و تین و کان یلبس الثیاب الردیة المرقعة.

"علامہ نوویؒ ماہر فن امام، حافظ حدیث تھے تمام علوم میں پختہ تھے بہت سی کتابیں تصنیف کی تھیں بڑے متقی اور پرہیزگار تھے کھانے پینے کی تمام مرغوب کو چھوڑ رکھا تھا وہی کھاتے جو روٹی اور انجیر والد بھیجتے تھے، گھٹیا پیوند لگے ہوئے کپڑے پہنتے تھے۔
بقول شاعر

دل فقر کی دولت سے مرا اتنا غنی ہے　　　　دنیا کے زر و مال پہ میں تف نہیں کرتا

علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے لکھا ہے کہ جب شاہ ظاہر بیبرس نے ملک شام میں تاتاریوں سے جنگ کا ارادہ کیا تو اس نے علماء سے اس بات کا فتویٰ طلب کیا کہ دشمن کے مقابلے کے لئے رعیت سے مال لے سکتا ہوں؟ تمام علماء نے ہاں میں

فتویٰ دے دیا مگر علامہ نوویؒ نے انکار کر دیا۔ (۳)

اس پر بادشاہ نہایت غضبناک و برہم ہوا اور اپنے شہر دمشق سے نکال دیا۔ علماء نے بادشاہ سے سفارش کی مگر علامہ نوویؒ نے فرمایا جب تک شاہ ظاہر زندہ ہے میں دمشق میں قدم نہیں رکھونگا۔ اس واقعہ کے تقریباً ایک ماہ کے بعد علامہ نوویؒ کا انتقال ہو گیا

اب نہ دنیا میں آئیں گے یہ لوگ   کہیں ڈھونڈ نے نہ پائینگے یہ لوگ

تصانیف:

آپ نے ہر فن پر کتابیں لکھیں۔ آپ بہت ہی سریع التصنیف تھے کہا جاتا ہے کہ لکھتے لکھتے جب آپ کا ہاتھ تھک جاتا تو آپ یہ شعر پڑھتے تھے۔

فَمَنْ کان ھذا الدمع یجری صبابة   علی غیر سعدی فھو دمع مضیع

آپ کی مجموعی تصانیف کا حساب لگایا گیا تو یومیہ دو کراسہ سے زائد کا اوسط پڑا۔ آپ کی چند تصانیف کے نام یہ ہیں:
(۱) المنہاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج (۲) ریاض الصالحین (۳) تہذیب الاسماء واللغات (۴) شرح المہذب (۵) کتاب الاذکار (۶) کتاب المناسک (۷) الاربعون (۸) التبیان فی آداب حملة القرآن (۹) الارشادات فی مھمات الحدیث (۱۰) التحریر فی الفاظ التنبیہ (۱۱) تحفۃ الطالب (۱۲) نکت علی الوسیط (۱۳) رؤس المسائل (۱۴) رسالة فی قسمة الغنائم والاصول والضوابط (۱۵) الاشارات علی الروضة۔

وفات:

دمشق سے نکل کر آپ بیت المقدس کی زیارت کو تشریف لے گئے اس کے بعد اپنے والد ماجد کی زیارت کے لئے اپنے آبائی شہر نووی میں آئے یہاں پہنچ کر ایسے بیمار ہوئے کہ اسی بیماری میں ۲۴/رجب المرجب ٦٧٦ھ میں انتقال ہو گیا ۔

اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحب اسرار   اس خاک کے ذروں سے ہیں شرمندہ ستارے

مزید حالات نوویؒ کے لئے ان کتابوں کا مطالعہ مفید ہوگا:

(۱) تذکرۃ الحفاظ ۴/۲۵۰ تا ۲۵۴، (۲) کتاب السلوک ۱/ ٦۴۸، (۳) الدارس فی المدارس ۱/۲۴ تا ۲۵، (۴) طبقات الشافعیہ ۸۷، (۵) مرأة الجنان ۲/۱۸۲، (٦) شذرات الذھب ۵/۳۵۴، (۷) البدایة والنھایة ۳/۲۷۸، (۸) ہدایة العارفین ۲/۵۲۴، (۹) اتحاف النبلاء المتقین بمآثر الفقہاء المحدثین ۴۳۹، (۱۰) مفتاح السعادة ۲/۳۹۸، (۱۱) آداب اللغة العربیة ۳/۲۴۳، (۱۲) طبقات الشافعیہ الکبریٰ ۵/۱٦۷۔

(۱) احیاء علوم کی شرح اتحاف میں ان کی ولادت ٦۸۱ھ لکھی ہے جو کاتب کی بظاہر غلطی ہے۔ از محمد حسین صدیقی ۱۲
(۲) تذکرۃ الحفاظ ص ۱۴۷   (۳) طبقات الشافعیہ، الرسالة المستطرفة، حسن الحاضرة وغیرہ۔

مختصر تذکرۂ مصنّفین صحاح ستہ

مصنّفین صحاح ستہ کا تذکرہ اختصار کے ساتھ اس لئے ضروری سمجھا گیا، کیونکہ ریاض الصالحین میں ان ہی حضرات کی روایات ہیں۔

❶ حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات:

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے ‏ ‏ ‏ بہت مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

نام: محمد، کنیت ابوعبداللہ، والد کا نام اسماعیل، دادا کا نام ابراہیم بن مغیرۃ۔ آپ کے پر دادا مغیرہ حاکم بخارا یمان جعفی کے ہاتھ مشرف بہ اسلام ہوئے۔

ولادت: ۱۳ شوال ۱۹۴ھ کو جمعہ کے دن بعد نماز جمعہ پیدا ہوئے۔

حالات: آپ بچپن میں نابینا ہوگئے تھے آپ کی والدہ ماجدہ کی دعاؤں سے خدا تعالیٰ نے آپ کو بینائی عطاء فرمادی۔ امام بخاری کو بچپن سے ہی حدیثیں یاد کرنے کا شوق تھا۔ سولہ سال کی عمر میں حضرت عبداللہ بن مبارک کی تمام کتابوں کو یاد کرلیا۔ پھر اپنی والدہ ماجدہ اور اپنے بھائی احمد بن اسماعیل کے ساتھ حج کے لئے تشریف لے گئے۔ حج کے بعد والدہ اور بھائی واپس آ گئے مگر آپ حجاز مقدس میں حدیث پڑھنے کے لئے رک گئے پھر آپ نے مکہ، کوفہ، بصرہ، بغداد، مصر، واسط، الجزائر، شام، بلخ، ہرات اور نیشاپور وغیرہ کا سفر کیا۔

خواب اور بخاری شریف کی تصنیف: امام بخاریؒ نے خواب دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں آپ کے جسد اطہر پر مکھیاں بیٹھنا چاہتی ہیں مگر امام بخاری ان مکھیوں کو اڑا دیتے ہیں اس کی تعبیر یوں ظاہر ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے صحیح بخاری لکھوائی۔ آپ نے چھ لاکھ حدیثوں میں سے انتخاب کر کے سولہ برس کی محنت شاقہ کے ساتھ تصنیف فرمائی۔ بخاری میں کل احادیث نو ہزار بیاسی (۹۰۸۲) ہیں۔ اگر مکررات کو حذف کر دیا جائے تو دو ہزار سات سو اکسٹھ (۲۷۶۱) ہے۔ امام بخاری ہر حدیث لکھنے سے پہلے غسل فرماتے اور دو رکعت نفل پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ کر لکھتے تھے آپ کے شاگردوں کی تعداد نوے ہزار ہے۔

وفات: باسٹھ (۶۲) برس کی عمر میں شب شنبہ عید الفطر کی رات میں عشاء کی نماز کے وقت ۲۵۶ھ میں وفات پائی اور خرتنگ نامی گاؤں میں جو سمرقند سے دس میل کے فاصلہ پر ہے وہاں مدفون ہوئے۔

ارباب چمن مجھ کو بہت یاد کرینگے ‏ ‏ ‏ ہر شاخ پر اپنا ہی نشان چھوڑ دیا ہے

❷ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات:

نام: مسلم، کنیت ابوالحسین، والد کا نام حجاج تھا اور لقب عساکر الدین ہے بنی قشیر قبیلہ کی نسبت کی وجہ سے قشیری کہلاتے ہیں، نیشاپور کے رہنے والے ہیں جو خراسان کا بہت ہی خوب صورت اور مردم خیز شہر ہے۔

ولادت: ۲۰۲ھ میں یا ۲۰۴ھ بعض نے ۲۰۶ھ کہا ہے۔ بارہ سال کی عمر سے احادیث کو یاد کرنا شروع کر دیا۔ طلب حدیث کے لئے عراق، حجاز، شام، بصرہ اور مصر وغیرہ کا سفر کیا۔

اساتذہ: آپ کے استاذوں میں سے امام احمد بن حنبل، یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری، قتیبہ بن سعید، اسحاق بن راہویہ، عبداللہ بن مسلمہ وغیرہ، آپ کے شاگردوں میں امام ترمذی اور ابوبکر بن خزیمہ وغیرہ شامل ہیں۔ تین لاکھ احادیث امام مسلم کو ازبر تھیں۔

وفات: ۵۵ر سال کی عمر میں ۲۵ رجب المرجب ۲۶۱ھ کو انتقال ہوا اور نیشاپور کے محلّہ نصیر آباد میں مدفون ہوئے۔ امام مسلم نے اپنی کتاب میں مکررات کے بعد ۴ ہزار احادیث جمع کی ہیں ؎

آئے تھے دنیا میں اس دن کے لئے   لاش پر عبرت یہ کہتی ہے امیر

❸ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات:

نام و ولادت: آپ کا نام محمد، کنیت ابوعیسیٰ، بوغ جو شہر ترمذ سے چھ کوس کے فاصلہ پر ہے وہاں ۲۰۹ھ میں ۱۷ رجب کو پیدا ہوئے۔

اساتذہ: آپ نے امام بخاری و مسلم جیسے قابل قدر اساتذہ سے علم حدیث حاصل کیا اور علم حدیث کے حصول کے لئے ہزاروں میل کا سفر کیا۔

عام زندگی: آپ اپنے دور کے بے مثال عابد و زاہد تھے۔ شب بیداری اور خوف الٰہی سے گریہ و زاری کے سبب سے پہلے آنکھوں میں آشوب چشم ہوا پھر بینائی جاتی رہی۔

وفات: امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کا ۲۷ رجب شب دوشنبہ ۲۷۹ھ کو انتقال ہوا اور ترمذ شہر میں مدفون ہوئے ؎

زجام دہر مئے کل من علیہا فان   ہر آنکہ زاد بنا چار بایدش نوشید

❹ امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات:

نام: سلیمان، والد کا نام اشعث بن شداد بن عمرو ہے۔

ولادت: ۲۰۲ھ کو بصرہ میں پیدا ہوئے۔

عام زندگی: آپ نے بھی حصول علم کے لئے دور دراز کا سفر کیا اور پھر اپنے زمانے کے یکتا محدث بن گئے۔ آپ کے اساتذہ میں سے ہزاروں محدثین ہیں۔ پھر عمر بھر آپ حدیث کا درس دیتے رہے اس لئے آپ کے شاگردوں کی تعداد بھی بے شمار ہے

ان کے شاگردوں میں امام ترمذی اور نسائی جیسے محدث ہیں۔

بغداد کے ایک بڑے عالم سہل بن عبداللہ تستری ایک دن امام ابوداؤد کی ملاقات کے لئے آئے تو انہوں نے کہا: اپنی زبان باہر نکالئے انہوں نے زبان باہر نکالی تو انہوں نے ان کی زبان کو بوسہ دیا اور کہا کہ اس زبان سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو بیان کرتے ہیں۔

وفات: ۷۳ سال کی عمر میں ۱۴ شوال ۲۷۵ھ بصرہ ہی میں انتقال ہوا۔

تعداد روایات: امام ابوداؤد کو پانچ لاکھ احادیث یاد تھیں جن میں سے انہوں نے اپنی اس کتاب میں چار ہزار آٹھ سو احادیث کو جمع کیا۔

آہ اس آباد ویرانے میں گھبراتا ہوں میں ۔۔۔ رخصت اے بزم جہاں، سوئے وطن جاتا ہوں میں

⑤ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات:

نام: احمد، آپ خراسان کے علاقہ نساء کے رہنے والے تھے اس لئے نسائی کہتے ہیں۔

ولادت: ۲۱۴ھ کو پیدا ہوئے

عام زندگی: آپ نہایت عابد و زاہد آدمی تھے۔ صوم داؤدی یعنی ایک دن روزہ اور ایک دن افطار کرتے تھے۔ متعدد مرتبہ زیارت حرمین شریفین کے لئے تشریف لے گئے۔ امراء اور سلاطین کے درباروں سے سخت متنفر اور ایسے لوگوں کی ملاقاتوں سے ہمیشہ پرہیز کرتے تھے۔

وفات: آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مناقب بیان کئے جس پر خارجیوں نے اتنا مارا کہ اسی میں انتقال ہوگیا۔ آپ کی وصیت کے مطابق آپ کو صفاء و مروہ کے درمیان دفن کیا گیا۔ آپ کی وفات ۱۳ صفر ۳۰۳ھ میں ہوئی۔ بقول شاعر ؎

ہزاروں منزلیں ہوں گی، ہزاروں کارواں ہوں گے ۔۔۔ بہاریں ہم کو ڈھونڈیں گی نہ جانے ہم کہاں ہونگے

⑥ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات:

نام: محمد، کنیت ابوعبداللہ، ربعی قزوینی نسبت ہے۔ مگر عام طور سے ابن ماجہ کے نام سے مشہور ہیں ایک قول یہ ہے کہ ماجہ ان کی والدہ کا نام ہے۔

ولادت: آپ ایران کے شہر قزوین میں ۲۰۹ھ میں پیدا ہوئے۔

عام زندگی: علم حدیث کے حصول کے لئے حجاز، عراق، شام، خراسان، بصرہ، کوفہ، بغداد، دمشق وغیرہ کا سفر کیا۔ پھر عمر بھر علم حدیث کے درس و تدریس کا مشغلہ رہا اور بلند پایہ محدثین میں شمار ہوئے۔

وفات: ۲۱ رمضان ۲۷۳ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ محمد بن علی قزمان اور ابراہیم بن دینار وراق دو بزرگوں نے آپ کو غسل دیا۔

آپ کے بھائی ابوبکر نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور آپ کے بھائی ابوبکر اور عبداللہ اور آپ کے فرزند عبداللہ نے آپ کو قبر میں اتارا۔

تعدادِ روایات: پندرہ سو ابواب میں چار ہزار روایات کو اس کی مناسبت سے بیان فرمایا ہے۔

۷ امام دارمی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات:

حقیقت میں زمانہ میں وہی خوش تقدیر نام مرنے پہ بھی مٹتا نہیں جن کا زنہار

نام: عبداللہ، کنیت ابومحمد، والد کا نام عبدالرحمٰن دارمی ہے۔

ولادت: سمرقند میں ۱۸۱ھ میں پیدا ہوئے۔ قبیلہ بنی تمیم میں ایک خاندان دارم بن مالک بن حنظلہ کی طرف نسبت کی وجہ سے دارمی کہلاتے ہیں۔

وفات: ۲۵۵ھ میں چوہتر سال کی عمر میں ہوئی۔

احادیث کو پڑھنے اور دوسروں تک پہنچانے کے فضائل

حج الوداع کے موقع پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(ا) **فليبلغ الشاهد منكم الغائب فرب مبلغ اوعى من سامع.** (۱)

یاد رکھو حاضرین تم میں سے ان کو پہنچا دو جو غیر حاضر ہیں اس لئے بعض دفعہ سننے والے سے وہ زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے جس کو بات پہنچائی ہے۔

(ب) **نضر الله امرأً سمع منا حديثاً واداه فما سمعه فرب مبلغ اوعى من سامع و فى رواية نضر الله امرأً سمع منا شيئاً فبلغه كما سمعه.** (۲)

اللہ تعالیٰ اس شخص کو سرسبز رکھے جس نے ہم سے حدیث سنی اور اس کو اسی طرح دوسروں تک ادا کر دیا اس لئے کہ بعض دفعہ جس کو بات پہنچائی جاتی ہے وہ سننے والے سے زیادہ یاد کرنے والا ہوتا ہے۔

(ج) **من تعلّم حديثين اثنين ينفع بهما نفسه او يعلمها غيره فينفع بهما كان خيراً من عبادة ستين سنة.** (۳)

جس نے کم از کم دو حدیثیں پڑھ لیں تا کہ خود ان سے نفع اٹھائے یا دوسرے کو اس کی تعلیم دے تا کہ وہ اس سے فائدہ اٹھائیں تو یہ ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

(د) **اللهم ارحم خلفائى قيل و من خلفائك يا رسول الله قال الذين يرؤون احادِيثِىْ.** (۴)

اے اللہ میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے پوچھا آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ نے فرمایا وہ لوگ ہیں جو میری احادیث کو دوسرے لوگوں کو تعلیم دیتے ہیں۔

امت محمدیہ میں چالیس احادیث حفظ کرنے والوں کے فضائل

کم از کم چالیس احادیث تو ہر امتی کو یاد کرنے کی نصیحت آپ ﷺ نے فرمائی۔

من حفظ على امتى اربعين حديثا من امر دينها بعثه الله يوم القيامة فقيهاً و كنت لهٗ شافعاً و شهيداً. (۵)

جو میری امت میں کسی کو چالیس حدیثیں دین کے کام کی یاد کرا دے گا اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن عالم کی شکل میں اٹھائے گا اور میں اس کی شفاعت کرنے والا اور اس پر گواہ ہوں گا۔

ملا علی قاری فرماتے ہیں:

اهل الحديث هم اهل النبى و ان　　لم يصحبوا نفسه انفاسه صحبوا

حدیث سننے اور سنانے والے آپ ﷺ کے خاندان سے ہیں اگر آپ کی ذات سے صرف صحبت حاصل نہ کر سکے تو آپ

ﷺ کے الفاظ سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔

مصر کے مادر زاد ولی سیدی عبدالعزیز دباغ فرماتے ہیں: میں نے کشف میں دیکھا کہ سیّد دو عالم ﷺ کے ارد گرد مجمع کثیر انسانوں کا ہے سیّد دو عالم ﷺ کے سینہ انور سے کچھ دھاگے نکلے آتے ہیں جو ان سے بعض لوگوں کے سینے کے ساتھ چمٹے آتے ہیں۔ مجھے بتایا گیا یہ وہ خوش نصیب ہیں جو آپ ﷺ کے ارشادات کو سنتے اور سناتے ہیں۔ اللہ جل شانہ ہم سب کو حدیث یاد کر کے دوسرے تک پہنچانے کی توفیق عطاء فرمائے جس سے آدمی کو سعادت، دارین کی نصیب ہوتی ہے ؎

جس مسافر کو مکمل ارتقاء درکار ہے | آپ کے نقش قدم پر گامزن ہوئے گماں
ثریا نے زمین پر آسمان سے ہم کو دے مارا | گنوادی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی

(۱) مشکوٰۃ شریف
(۲) ترمذی شریف ۲/۹۰۔ مسند داری ۴۲۔ یہ حدیث تقریباً ۲۳ صحابہؓ سے منقول ہے نیز اس کو متواتر کا درجہ حاصل ہے۔ (لسان المیزان ۱/۳)
(۳) مفتاح الجنۃ ص ۴۷
(۴) مسند احمد
(۵) مرقاۃ شرح مشکوٰۃ

صحابہ کرام کے علاوہ بھی احادیث کو حفظ کرنے والے حضرات کے اسمائے گرامی

اس امت کے افراد نے رسول اللہ ﷺ کے عشق و محبت میں احادیث کو حفظ کیا اس کی مثالیں ایک دو نہیں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں تھی ان میں سے چند کے اسماء گرامی یہ ہیں:

(ا) سلیمان بن مہران الاعمش المتوفی ۱۴۸ھ ان سے چار ہزار احادیث مروی ہیں اور وہ سب زبانی بیان کرتے تھے۔ (۱)

(ب) امام محمد بن سلام المتوفی ۲۲۷ھ ان کو پانچ ہزار احادیث یاد تھیں (۲) محدث عجلی فرماتے ہیں کہ ان کو سات ہزار احادیث یاد تھیں۔ (۳)

(ج) امام عبدالرحمٰن بن مہدی ان کو دس ہزار احادیث یاد تھیں۔ (۴)

(د) امام ابوحاتم کو بھی دس ہزار احادیث یاد تھیں۔ (۵)

(ھ) امام محمد بن عیسیٰ بن نجیح المتوفی ۲۲۴ھ کو چالیس ہزار حدیثیں یاد تھیں۔ (۶)

(و) محدث محمد بن موسیٰ المتوفی ۳۲۱ھ کو ایک لاکھ احادیث یاد تھیں۔ (۷)

(ز) امام عبدان رحمہ اللہ متوفی ۳۰۶ھ ان کو بھی ایک لاکھ احادیث یاد تھیں۔ (۸)

(ح) امام بخاری ۲۵۶ھ کو تین لاکھ احادیث یاد تھیں۔ جن میں سے ایک لاکھ صحیح اور دو لاکھ غیر صحیح۔ (۹)

(ط) امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کو دس لاکھ احادیث یاد تھیں۔ (۱۰)

(ی) امام مسلم کو تین لاکھ احادیث یاد تھیں۔ (۱۱)

محدثین کی لاکھوں مثالیں ہیں طوالت کے خوف سے چند پر اکتفاء کیا گیا ہے

اپنا کیا حال ہے اسلاف کی حالت کیا تھی ۔۔۔ اپنی توقیر ہے کیا ان کی وجاہت کیا تھی

(۱) تاریخ خطیب بغدادی ۹/۵
(۲) تہذیب التہذیب ۹/۲۲۲
(۳) تذکرۃ الحفاظ ۱/۲۴۳
(۴) تہذیب التہذیب ۴/۱۸۴
(۵) تذکرۃ الحفاظ ص ۳۵۵
(۶) تہذیب التہذیب ۹/۳۹۴
(۷) میزان الاعتدال ۳/۱۴۱، لسان المیزان ۵/۳۹۹
(۸) تذکرہ ۲/۲۳۳
(۹) تذکرہ ۲/۱۲۳
(۱۰) تاریخ خطیب بغدادی ۴/۴۱۹
(۱۱) تدوین حدیث۔ مولانا مناظر احسن گیلانی ص ۵۳

قریب کے زمانے میں احادیث کو یاد کرنے والے

چند حضرات کے اسماء گرامی

قریب کے زمانے میں بھی بہت سے لوگوں نے احادیث کو یاد کیا ان میں سے چند کے اسماء گرامی یہ ہیں:

(ا) مولانا شیخ فتح محمد تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کو چار ہزار احادیث یاد تھیں اور وہ عالمگیر اورنگزیب المتوفی ۱۱۱۸ھ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ان کو بارہ ہزار احادیث یاد تھیں۔ (۱)

(ب) مجدد الف ثانی کے پوتے شیخ محمد فرخ کو ستر ہزار احادیث متن اور سند کے ساتھ یاد تھیں۔ (۲)

(ج) شیخ حسین بن محسن القاری کو بخاری کی مشہور شرح، فتح الباری کی چودہ جلدیں حفظ یاد تھیں۔ (۳)

(د) مولانا داؤد کشمیری متوفی ۱۰۹۷ھ ان کو مشکوٰۃ زبانی یاد تھی اس وجہ سے ان کو مشکاتی کہا کرتے تھے۔ (۴)

(ھ) گجرات کے ایک آدمی جن کا نام محدث تاج الدین تھا ان کو بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ صحاح ستہ زبانی یاد تھی۔ (۵)

(و) حضرت حسین احمد مدنیؒ کے بارے میں مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک فرماتے ہیں کہ ان کو بخاری شریف حفظ یاد تھی۔ (۶)

گہر جو دل میں نہاں ہیں خدا ہی دے تو ملیں   اسی کے پاس ہے مفتاح اس خزانے کی

یہ چند پر ہی اکتفاء کر دیا ہے حالانکہ اس کی مثالیں بہت زیادہ ہیں۔

---

(۱) دیکھیں رسالہ معارف ص ۳۵۱ بابت ماہ مئی ۱۹۴۴ء۔ اسی طرح رسالہ الابقاء، ص ۱۷ بابت ماہ رمضان ۱۳۵۶ھ

(۲) نظام تعلیم وتربیت ۱۲۳

(۳) رسالہ، الرحیم، بابت ماہ جولائی ۱۹۶۵ء

(۴) نزہۃ الخواطر

(۵) نزہۃ الخواطر ۴/ ۲۱۸

(۶) حقائق السنن

حفظ حدیث میں عورتوں کا کارنامہ

اس میدان میں بھی عورتوں نے مردوں سے مقابلہ کیا عورتوں میں بھی ایک دونہیں ہزاروں عورتیں ہیں جنہوں نے احادیث کو حفظ یاد کیا۔ امام ذہبیؒ نے تذکرۃ الحفاظ میں حافظات حدیث کے نام لکھے ہیں:

❶ حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
❷ ام المؤمنین حضرت جویریہ بنت حارث مصطلقیہ
❸ ام المؤمنین حضرت حفصہ بنت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
❹ ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رملہ بنت ابوسفیان امویہ
❺ ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش اسدیہ
❻ حضرت زینب بنت ابوسلمہ مخزومیہ
❼ حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ
❽ حضرت میمونہ
❾ حضرت ام عطیہ نسیبہ انصاریہ
❿ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ ہند مخزومیہ
⓫ حضرت ام حرام بنت ملحان انصاریہ
⓬ ان کی بہن ام سلمہ
⓭ حضرت ام ہانی بنت ابوطالب۔ (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں پردہ لٹکا ہوا کرتا تھا جس کے پیچھے سے وہ حدیث بیان فرماتی رہتی تھیں۔

قاہرہ کی مشہور محدثہ نفیسہ حدیث کا درس دیتی تھی جن کے درس سے امام شافعیؒ نے بھی فائدہ اٹھایا۔ (۲)

بخاری کے مشہور نسخوں میں سے ایک نسخہ احمد کی بیٹی کریمہ کا ہے جو اپنے وقت کی استاذ حدیث تھیں۔

چھٹی صدی کے مشہور محدث علی بن عساکر کے اساتذہ میں سے زیادہ مقدار خواتین اساتذہ کی ہے، علامہ ذہبیؒ نے لکھا ہے کہ ام احمد زینب چوراسی سال کی عمر تک احادیث پڑھاتی رہیں۔ نیز فرماتے ہیں **"و ازدحم علیها الطلبة"** (۳) ان کے یہاں طلبہ کا ازدحام رہتا تھا۔

نیز ام عبداللہ زینب کمال الدین کے بارے میں لکھا ہے **"و تکاثروا علیها و تفردت و روت کبارا رحمها اللّٰہ"** (۴) ان کے یہاں طلبہ کی کثرت آتی تھی وہ بہت سی احادیث روایت کرنے میں منفرد تھیں انہوں نے حدیث کی بڑی بڑی کتابوں کا درس دیا۔

---

(۱) تذکرۃ الحفاظ ۱/۴۵ (۲) کتاب الاموال ۵۱۵ (۳) العبر ۵/۳۵۸ (۴) العبر ۵/۲۱۳

چند ضروری اصطلاحات

اصل چیز آمد کلام اللہ معظم داشتن　　　پس حدیث مصطفیٰ بر جان حکم داشتن

حدیث:

لغوی معنی: اس کا لغوی معنی گفتگو، اس کی جمع احادیث آتی ہے۔

اصطلاحی معنی: نبی کریم ﷺ یا صحابہ اور تابعین نے جو کچھ فرمایا اور جو کچھ کیا یا کسی کو کچھ کہتے ہوئے سنا یا کچھ کرتے ہوئے دیکھا مگر اس پر منع وانکار نہیں فرمایا بلکہ خاموش رہے، تو ان سب کو محدثین کی اصطلاح میں حدیث کہتے ہیں۔ (۱)

پھر حدیث کی تین قسمیں ہیں:

۱ حدیث مرفوع:

لغوی معنی: ''بلند کیا ہوا۔''

اصطلاحی معنی: وہ حدیث جو آپ ﷺ کی طرف منسوب ہو جس میں یہ ذکر کیا گیا ہو کہ آپ ﷺ نے ایسا فرمایا، آپ ﷺ نے ایسا کیا یا کسی نے آپ ﷺ کے سامنے ایسا کیا یا کہا اور آپ ﷺ نے خاموشی اختیار کی۔ (۲)

۲ حدیث موقوف:

لغوی معنی: ''روکا ہوا۔''

اصطلاحی معنی: وہ حدیث جو صحابی کی طرف منسوب ہو یعنی اس حدیث میں یہ ہو کہ صحابہ نے کہا یا کیا یا ایسا کرتے ہوئے لوگوں کو دیکھا یا کہتے ہوئے لوگوں کو سنا۔ ان سب صورتوں کو حدیث موقوف کہتے ہیں۔ (۳)

۳ حدیث مقطوع:

لغوی معنی: ''کاٹا ہوا۔''

اصطلاحی معنی: وہ قول یا فعل جو کسی تابعی کی طرف منسوب کیا ہو۔ (۴)

حدیث متواتر:

لغوی معنی: ''پے در پے آنے والا۔''

اصطلاحی معنی: وہ حدیث جس کے روایت کرنے والے ہر زمانے میں اس قدر کثیر لوگ ہوں تو ان کا جھوٹ پر متفق ہونا ناممکن ہو۔

حدیث مشہور:

لغوی معنی: ''مشہور ہونا۔''

اصطلاحی معنی: جس حدیث کے راوی ہر دور میں دو سے زیادہ ہوں اس حدیث مشہور کا دوسرا نام حدیث مستفیض بھی ہے۔

حدیث عزیز:

لغوی معنی: نادر و قلیل الوجود ہونا۔

اصطلاحی معنی: وہ حدیث جس کو ہر دور میں دو راوی روایت کرتے رہے ہوں کہیں بھی پوری سند میں راوی دو سے کم نہ ہوں۔ (۵)

حدیث غریب:

لغوی معنی: منفرد وا کیلا ہونا اس کی جمع غرائب آتی ہے۔

اصطلاحی معنی: اصطلاح میں اس حدیث کو کہتے ہیں جس کے سلسلہ سند میں کہیں بھی صرف ایک ہی راوی رہ گیا ہو۔

حدیث موضوع:

لغوی معنی: وضع کردہ، گڑھا ہوا۔

اصطلاحی معنی: جھوٹے راوی کی بیان کی ہوئی حدیث جس کا نام ہی یہی ہے۔

روایت:

حدیث کو بیان کرنا۔

راوی:

لغوی معنی: روایت کرنے والا، نقل کرنے والا، جمع رواۃ آتی ہے۔

اصطلاحی معنی: یہ ہے کہ حدیث نقل کرنے والا۔ سند حدیث میں آنے والا ہر فرد راوی کہلاتا ہے اور پورا مجموعہ سند کہلاتا ہے۔

مروی:

لغوی معنی: روایت کیا ہوا، اس کی جمع مرویات آتی ہے۔

اصطلاحی معنی: وہ جس کو روایت کیا جائے خواہ قول ہو یا فعل ہو جس کو سند کے بعد ذکر کیا ہے اس کو متن اور روایت بھی کہتے ہیں۔

سند:

لغوی معنی: ٹیک لگانا، سہارا دینا، اس کی جمع اسناد آتی ہے۔

اصطلاحی معنی: ناقلین حدیث کے ناموں پر مشتمل حصہ مثلاً: **عن ابن شهاب عن عبيدالله بن عبدالله عن ابن عباس عن النبی** ﷺ۔

متن:

لغوی معنی: زمین کا سخت ابھرا ہوا حصہ، پشت جمع متون۔

اصطلاحی معنی: جہاں سند ختم ہوگا اس کے بعد کے حصے کو متن حدیث کہتے ہیں۔

محدث:

وہ عالم جسے حدیث کے الفاظ و معانی دونوں کا علم ہو، روایات اور اس کے راویوں سے بھی واقف ہو۔

مگر ہمارے زمانے کے اعتبار سے محدث وہ ہے جو کتب حدیث کے مطالعہ اور درس تدریس کے ساتھ زیادہ تر اشتغال رکھتا ہو۔ (۶)

حافظ:

اس کی جمع حفاظ آتی ہے۔ اور ایسے محدث کو بھی حافظ کہا جاتا ہے جس کو کم از کم ایک لاکھ احادیث کا پورا علم ہو۔ (۷)

ہمارے زمانے کے اعتبار سے حافظ اس کو کہتے ہیں کہ ایسا عالم جو حدیث سنتے ہی اس کی معلومات کو بتا دے کہ یہ حدیث صحاح میں سے ہے یا حسان یا ضعاف میں سے ہے یا نیز اس کو ایک ہزار سے زائد احادیث محفوظ ہوں۔ (۸)

حجة:

لغوی معنی: دلیل۔

اصطلاحی معنی: وہ محدث جس کی احادیث سے ایسی واقفیت ہو کہ شاید ہی کوئی حصہ اس کی معلومات سے باہر ہو۔ (۹)

مگر ہمارے زمانے کے اعتبار سے وہ عالم جو حدیث کے فن کی معلومات و تحقیقات میں اتنا ہو کہ وہ کسی حدیث کی تحقیق کی نسبت سے جو کچھ کہدے اس کے ہم عصر اس کو تسلیم کرلیں۔ (۱۰)

صحاح ستہ:

حدیث شریف کی مشہور چھ کتابیں: ① بخاری (۲) مسلم ② نسائی ③ ابوداؤد ④ ترمذی ⑤ ابن ماجہ۔

مگر محدث علائی اور حافظ ابن حجر نے ابن ماجہ کی جگہ مسند دارمی بتائی ہے۔ اور امام ابن اثیر، اور علامہ السر قسطی نے چھٹی کتاب مؤطاء امام مالک بتاتے ہیں۔ (۱۱)

صحیحین:

بخاری اور مسلم شریف کو کہتے ہیں۔

السنن الاربعة:

نسائی، ابوداؤد، ترمذی، اور جمہور کے نزدیک ابن ماجہ، بعض کے نزدیک سنن دارمی ہے۔

شیخین:

حضرات صحابہ اکرام میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اور محدثین کے نزدیک امام بخاری اور امام مسلم کو، اور فقہاء کے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف کو، اور حکماء میں شیخ ابونصر فارابی اور ابن سینا رحمہم اللہ تعالیٰ کو کہتے ہیں۔ (۱۲)

متفق علیہ:

جس پر امام بخاری اور امام مسلم متن اور سند دونوں میں متفق ہوں (۱۳) یا بعض کے نزدیک دونوں ایک ہی صحابی سے روایت کریں۔ (۱۴)

مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمایئے۔

---

(۱) نظامی شرح حسامی ٦٦
(۲) مفہوم تدریب ۱/۱۸۴
(۳) مفہوم تدریب ۱/۱۸۴
(۴) تدریب الراوی ۱/۱۹۴
(۵) نزہۃ النظر ۲۴
(٦) مولانا اشرف علی تھانویؒ نے فرمایا جسے شیخ عبدالفتاح ابوغدہ نے پسند فرمایا
(۷) تیسیر المصطلح ص ۱٦، وتدریب ۱/ ۴۵ تا ۴۸
(۸) یہ تعریف بھی حضرت تھانویؒ نے پسند فرمائی، دیکھیں قواعد فی علوم الحدیث حاشیہ ۲۱ تا ۲۲
(۹) تیسیر المصطلح ص ۱٦
(۱۰) قواعد فی علوم الحدیث، حاشیہ ۲۱ تا ۲۲
(۱۱) قواعد فی علوم الحدیث، حاشیہ ۲۱ تا ۲۲
(۱۲) تدریب الراوی، حاشیہ ۹۹، ۱۰۰
(۱۳) تدریب الراوی ص ۷۰
(۱۴) سبل السلام ۱/۱٦

مقدمہ از مصنف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿مقدمة الكتاب للعلامة النووى رحمه الله تعالىٰ﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ، الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ، مُكَوِّرِ اللَّيْلِ عَلَى النَّهَارِ، تَذْكِرَةً لِّأُولِى الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ، وَتَبْصِرَةً لِّذَوِى الْاَلْبَابِ وَالْاِعْتِبَارِ، اَلَّذِىْ أَيْقَظَ مِنْ خَلْقِهِ مَنِ اصْطَفَاهُ فَزَهَّدَهُمْ فِىْ هٰذِهِ الدَّارِ، وَ شَغَلَهُمْ بِمُرَاقَبَتِهٖ وَاِدَامَةِ الْاَفْكَارِ، وَ مُلَازَمَةِ الْاِتِّعَاظِ وَالْاِدِّكَارِ، وَوَفَّقَهُمْ لِلدَّابِ فِىْ طَاعَتِهٖ، وَالتَّأَهُّبِ لِدَارِالْقَرَارِ، وَالْحَذَرِ مِمَّا يُسْخِطُهٗ وَيُوْجِبُ دَارَ الْبَوَارِ، وَالْمُحَافَظَةِ عَلٰى ذَالِكَ مَعَ تَغَايُرِ الْأَحْوَالِ وَالْاَطْوَارِ.

أَحْمَدُهٗ اَبْلَغَ حَمْدٍ وَاَزْكَاهُ، وَاَشْمَلَهٗ وَ اَنْمَاهُ:

وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْبَرُّ الْكَرِيْمُ، الرَّؤُوْفُ الرَّحِيْمُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ، وَ حَبِيْبُهٗ وَ خَلِيْلُهٗ، اَلْهَادِىْ إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ، وَالدَّاعِىْ إِلٰى دِيْنٍ قَوِيْمٍ. صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِ، وَعَلٰى سَائِرِ النَّبِيِّيْنَ، وَآلِ كُلٍّ، وَسَائِرِ الصَّالِحِيْنَ.

تمام تعریفیں اللہ واحد قہار کیلئے ہیں جو غالب، بخشنے والا ہے۔ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرنے والا ہے (جس سے گرمیوں میں راتیں چھوٹی اور دن بڑے اور سردیوں میں راتیں بڑی اور دن چھوٹے ہوجاتے ہیں۔ یا رات کو دن پر لپیٹنے والا ہے، یعنی دن ختم ہوتا ہے تو رات آجاتی ہے اور رات ختم ہوتی ہے تو دن آجاتا ہے) یہ گردش لیل ونہار اسی (اللہ کا کام ہے) اس میں دل بینا اور نظر بصیرت رکھنے والوں کے لئے یاد دہانی اور اہل دانش اور غور وفکر کرنے والوں کیلئے نصیحت وعبرت ہے۔ جس کو اس نے مخلوق میں سے اپنے دین کیلئے چن لیا، اس کو اس نے بیدار (دنیا کی حقیقت سے آگاہ) اور اس دنیا میں اس کو زہد وتقویٰ سے سرفراز کردیا، وہ اللہ کی یاد میں اور ہمیشہ اس کی سوچ بچار میں مصروف رہتے ہیں۔ کائنات میں پھیلی ہوئی قدرت کی نشانیوں سے نصیحت پکڑتے اور رب کو یاد کرتے ہیں۔ ان کو وہ اللہ توفیق دیتا ہے جس سے وہ اس کی فرماں برداری کرتے ہیں، آخرت کے دائمی گھر کے لئے تیاری کرتے ہیں اور ان چیزوں سے بچتے ہیں جو ان کے رب کو ان سے ناراض کردیں اور انہیں جہنم کا مستحق بنادیں۔ ان پر کیسے بھی حالات آجائیں، زمانہ کوئی سی بھی کروٹ لے، وہ احوال و اطوار کے تغایر کے باوجود اپنی اس روش (اطاعت الٰہی اور اجتناب معاصی) پر قائم رہتے ہیں۔

میں اللہ کی حمد کرتا ہوں، بلیغ ترین اور پاکیزہ ترین حمد، جو اس کی تمام اقسام کو شامل اور زیادہ سے زیادہ نفع دینے والی ہے۔

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ نیکوکار، کریم اور رؤف رحیم ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے آقا وسردار حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، اس کے حبیب اور خلیل ہیں، سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرنے والے اور مضبوط دین کی طرف دعوت دینے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کا سلام ان پر

أَمَّا بَعْدُ: فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿وَمَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَالاِنْسَانَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝ مَا أُرِيْدُ مِنهُمْ مِنْ رِّزْقٍ وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُطْعِمُوْنِ﴾

(الذاريات: ٥٦، ٥٧)

وَهٰذَا تَصْرِيْحٌ بِاَنَّهُمْ خُلِقُوْا لِلْعِبَادَةِ، فَحَقٌّ عَلَيْهِمُ الاِعْتِنَاءُ بِمَا خُلِقُوْا لَهُ وَالاِعْرَاضُ عَنْ حُظُوْظِ الدُّنْيَا بِالزَّهَادَةِ، فَاِنَّهَا دَارُنَفَادٍ لاَمَحَلُّ إِخْلادٍ، وَمَرْكَبُ عُبُوْرٍ لاَمَنْزِلُ حُبُوْرٍ وَمَشْرَعُ اِنْفِصَامٍ لاَمَوْطِنُ دَوَامٍ. فَلِهٰذَا كَانَ الاَيْقَاظُ مِنْ اَهْلِهَاهُمُ الْعُبَّادُ، وَاَعْقَلُ النَّاسِ فِيْهَاهُمُ الزُّهَادُ.

ہو اور تمام انبیاء کی آل پر اور تمام صالحین پر۔

حمد وصلوٰۃ کے بعد۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''میں نے تمام انسانوں اور جنوں کو صرف اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے، میں ان سے کسی قسم کا رزق نہیں چاہتا اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھلائیں''۔ یہ اس بات کی صراحت ہے کہ انس وجن صرف عبادت الٰہی کیلئے پیدا کئے گئے ہیں، اس لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے مقصد تخلیق پر توجہ دیں اور زہد وتقویٰ اختیار کرکے دنیا کے اسباب عیش و راحت سے گریز کریں، اس لئے کہ دنیا دار فانی ہے، یہ ہمیشگی کا مقام نہیں ہے۔ عارضی سواری ہے، فرحت وسرور کی منزل نہیں۔ ایک منقطع ہوجانے والا گھاٹ ہے، دائمی قرارگاہ نہیں۔ اس لئے اہل دنیا میں سب سے زیادہ سمجھ دار وہ ہیں جو عبادت گزار بندے ہیں اور ان میں سب سے زیادہ عقلمند وہ ہیں جو دنیا کے عیش وآرام سے بے رغبت رہتے ہیں۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الاَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالاَنْعَمُ حَتّٰى إِذَآ اَخَذَتِ الاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَا زَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَا اَتٰهَآ اَمْرُنَا لَيْلاً اَوْ نَهَاراً فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَمْ تَغْنَ بِالاَمْسِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُوْنَ﴾ (يونس: ٢٤) وَالاٰيَاتُ فِيْ هٰذَا الْمَعْنٰى كَثِيْرَةٌ. وَلَقَدْ اَحْسَنَ الْقَائِلُ: ؎

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ ''دنیا کی زندگی کی مثال، آسمان سے نازل کردہ پانی کی سی ہے، پس اس کے ساتھ سبزہ، جسے آدمی اور جانور کھاتے ہیں، مل کر نکلا، یہاں تک کہ زمین سبزے سے خوش نما اور آراستہ ہوگئی اور زمین والوں نے خیال کیا کہ وہ اس پر پوری دسترس رکھتے ہیں۔ ناگہاں رات کو یا دن کو ہمارا حکم (عذاب) آپہنچا تو ہم نے اس کو کاٹ کر ایسا کردیا کہ گویا کل وہاں کچھ تھا ہی نہیں۔ جو لوگ غور وفکر کرنے والے ہیں، ان کیلئے ہم اپنی نشانیاں اسی طرح کھول کھول کر بیان کرتے ہیں''

قرآن کریم میں اس مفہوم کی آیات بکثرت ہیں۔ شاعر نے خوب کہا ہے:

إِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا فُطَنَا
طَلَّقُوا الدُّنْيَا وَخَافُوا الْفِتَنَا
نَظَرُوْا فِيْهَا فَلَمَّا عَلِمُوْا
اَنَّهَا لَيْسَتْ لِحَيٍّ وَطَنَا
جَعَلُوْهَا لُجَّةً وَاتَّخَذُوْا

اللہ کے سمجھدار بندے ہیں، انہوں نے دنیا کو طلاق دے دی اور دنیا کی آزمائشوں سے لرزاں وترساں رہے۔

انہوں نے اس دنیا کو دیکھا، پس جب وہ اس حقیقت سے آگاہ ہوگئے۔ کہ یہ کسی زندہ آدمی کیلئے وطن نہیں ہے۔

تو انہوں نے اس دنیا کو ایک گہرا سمندر قرار دے دیا (جسے کشتی کے بغیر عبور نہیں کیا جاسکتا) اور نیک اعمال کو انہوں نے اس میں

صَالِحَ الأَعْمَالِ فِيهَا سُفُنَا

فَإِذَا كَانَ حَالُهَامَا وَصَفْتُهُ، وَحَالُنَا وَمَا خُلِقْنَا لَهُ مَا قَدَّمْتُهُ؛ فَحَقٌّ عَلَى الْمُكَلَّفِ أَنْ يَذْهَبَ بِنَفْسِهِ مَذْهَبَ الاَخْيَارِ، وَيَسْلُكَ مَسْلَكَ اُولِى النُّهٰى وَ الاَبْصَارِ، وَيَتَأَهَّبَ لِمَا اَشَرْتُ إِلَيْهِ، وَيَهْتَمَّ بِمَا نَبَّهْتُ عَلَيْهِ. وَاَصْوَبُ طَرِيْقٍ لَهُ فِيْ ذٰلِكَ، وَاَرْشَدُ مَا يَسْلُكُهُ مِنَ الْمَسَالِكِ: اَلتَّأَدُّبُ بِمَا صَحَّ عَنْ نَبِيِّنَا سَيِّدِ الاَوَّلِيْنَ وَالآخِرِيْنَ، وَاَكْرَمِ السَّابِقِيْنَ وَالَّلاحِقِيْنَ. صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَ سَلامُهُ عَلَيْهِ وَ عَلَى سَائِرِ النَّبِيِّيْنَ.

وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿وتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى﴾ (المائدة: ٢)

وَقَدْ صَحَّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: "وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ" وَ اَنَّهُ قَالَ: "مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهِ" وَاَنَّهُ قَالَ: "مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهُ لاَ يَنْقُصُ ذَالِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا" وَاَنَّهُ قَالَ: لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: "فَوَاللّٰهِ لأَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلاً وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ"

فَرَأَيْتُ أَنْ أَجْمَعَ مُخْتَصَرًا مِنَ الاَحَادِيْثِ الصَّحِيْحَةِ، مُشْتَمِلاً عَلَى مَايَكُوْنُ طَرِيْقًا لِصَاحِبِهِ إِلَى الآخِرَةِ، وَمُحَصِّلاً لآدَابِهِ الْبَاطِنَةِ وَالظَّاهِرَةِ جَامِعًا لِلتَّرْغِيْبِ وَالتَّرهِيْبِ وَسَائِرِ أَنْوَاعِ آدَابِ السَّالِكِيْنَ: مِنْ أَحَادِيْثِ الزُّهْدِ، وَرِيَاضَاتِ النُّفُوْسِ، وَتهْذِيْبِ

کشتیاں بنالیا۔"

پس جب دنیا کا یہ حال ہے، جسے میں نے بیان کیا اور اور ہمارا حال اور ہمارا مقصدِ تخلیق وہ ہے، جسے میں نے پیش کیا ہے، تو ہر مکلّف (بالغ عاقل) کیلئے ضروری ہے کہ وہ نیک لوگوں کا مذہب اختیار کرے، اہل دانش وبصیرت کے راستے پر چلے، اور جس کی طرف میں نے اشارہ کیا ہے اس کی تیاری کرے اور جس سے میں نے خبردار کیا ہے، اس کی فکر کرے اور اس کیلئے سب سے درست راستہ اور منزل مقصود کی طرف سب سے زیادہ رہنمائی کرنے والی شاہراہ، ان احادیث کا اخذ واختیار کرنا ہے جو ہمارے پیغمبر سے صحیح سند سے ثابت ہیں، جو اولین وآخرین کے سردار اور تمام اگلے پچھلے لوگوں میں سب سے زیادہ معزز ومکرم ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کا سلام نازل ہو ان پر اور تمام انبیاء پر۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "نیکی اور تقویٰ پر ایک دوسرے سے تعاون کرو۔" (المائدہ۲)

اور رسول ﷺ سے صحیح طور پر ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد فرماتا ہے، جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے" (دیکھئے حدیث نمبر۲۴۵) مزید فرمایا "جو کسی ہدایت (نیکی) کی طرف بلائے گا تو اس کیلئے ان لوگوں کی مثل اجر ہوگا جو اس کی پیروی کرنے والوں کو ملے گا، یہ چیز ان میں سے کسی کے اجر کو کم نہیں کرے گی" (دیکھئے حدیث نمبر۱۷۴، باب۲۰) اور آپ ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا تھا "اللہ کی قسم، تیرے ذریعے سے کسی ایک شخص کو اللہ ہدایت یاب کردے تو یہ تیرے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔" (رقم الحدیث ۱۷۵، باب۲۰)

پس ان احادیث کے پیش نظر میں نے دیکھا کہ میں احایث صحیحہ کا ایک مختصر مجموعہ مرتب کروں جو ایسی باتوں پر مشتمل ہو جو اس کے پڑھنے والے کیلئے آخرت کا توشہ بن جائے اور جس سے اسے ظاہری وباطنی آداب حاصل ہوجائیں اور ترغیب وترہیب اور آداب سالکین کی تمام قسموں کا جامع ہو۔ ان احادیث میں زہد کا سبق بھی ہو

الأَخْلاَقِ، وَطَهَارَاتِ الْقُلُوْبِ وَعِلاَجِهَا، وَصِيَانَةِ الْجَوَارِحِ وَإِزَالَةِ اِعْوِجَاجِهَا، وَغَيْرِ ذَالِكَ مِنْ مَقَاصِدِ الْعَارِفِيْنَ.

وَاَلْتَزِمُ فِيْهِ أَنْ لاَ أَذْكُرَ إلاَّ حَدِيْثًا صَحِيْحًا مِنَ الْوَاضِحَاتِ، مُضَافًا إلَى الْكُتُبِ الصَّحِيْحَةِ الْمَشْهُوْرَاتِ، وَأُصَدِّرَ الاَبْوَابَ مِنَ الْقُرْآنِ الْعَزِيْزِ بِآيَاتٍ كَرِيْمَاتٍ، وَاُوَشِّحَ مَايَحْتَاجُ إلَى ضَبْطٍ أَوْشَرْحِ مَعْنًى خَفِيٍّ بِنَفَائِسَ مِنَ التَّنْبِيْهَاتِ. وَإِذَا قُلْتُ فِيْ آخِرِ حَدِيْثٍ: (مُتّفقٌ عليه) فَمَعْنَاهُ: رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ. "رَحِمَهُمَا اَللّٰهُ تَعَالٰى"

وَأَرْجُوْ إِنْ تَمَّ هٰذاَ الْكِتَابُ أَنْ يَكُوْنَ سَائِقًا لِلْمُعْتَنِيْ بِهِ إِلَى الْخَيْرَاتِ، حَاجِزًا لَهُ عَنْ اَنْوَاعِ الْقَبَائِحِ وَالْمُهْلِكَاتِ. وَ اَنَاسَائِلٌ أَخًا اِنْتَفَعَ بِشَيْءٍ مِنْهُ أَنْ يَدْعُوَ لِيْ، وَلِوَالِدَيَّ، وَمَشَايِخِيْ، وَسَائِرَ اَحْبَابِنَا، وَالْمُسْلِمِيْنَ أَجْمَعِيْنَ، وَعَلَى اللهِ الْكَرِيْمِ اِعْتِمَادِيْ، وَإِلَيْهِ تَفْوِيْضِيْ وَاسْتِنَادِيْ، وَحَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ، وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إلاَّ بِاللهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ.

اور نفسوں کی ریاضتوں کا سامان بھی۔ اخلاق وکردار کے گیسو بھی جن سے سنوریں اور وہ دلوں کی طہارت کا ذریعہ اور ان کی بیماریوں کا علاج بھی ہو۔ انسانی اعضاء کی سلامتی اور ان کی کجی کا ازالہ بھی ہو اور ان کے علاوہ اللہ کی معرفت رکھنے والوں کے مقاصد اس کتاب کی احادیث سے پورے ہوں۔

میں نے التزام کیا ہے کہ میں اس میں صرف صحیح اور واضح روایات ذکر کروں گا جو مشہور صحیح کتابوں کی طرف منسوب ہوں گی اور ابواب کا آغاز میں قرآن عزیز کی آیات کریمہ سے کروں گا اور جو لفظ ضبط (اعراب کی وضاحت) کا یا پوشیدہ معنی کی شرح کا محتاج ہوگا، وہاں میں انہیں نفیس تنبیہات سے مزین کروں گا اور جب میں کسی حدیث کے آخر میں کہوں ''متفق علیہ'' تو اس کا مطلب ہوگا کہ اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

میں امید کرتا ہوں اگر یہ کتاب مکمل ہوگئی تو توجہ سے پڑھنے والے کیلئے یہ نیکیوں کی طرف رہنمائی کریگی اور اس کو مختلف برائیوں اور تباہ کن گناہوں سے روکے گی اور میں اپنے اس بھائی سے، جو اس سے کچھ بھی فائدہ اٹھائے، یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ میرے لئے، میرے والدین کیلئے اور میرے مشائخ (اساتذہ)، تمام احباب اور تمام مسلمانوں کیلئے دعا کرے، اور اللہ کریم پر ہی میرا اعتماد ہے اور اسی کی طرف میرے کاموں کی سپردگی اور استناد (بھروسہ) ہے اور مجھے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔ گناہوں سے بچنا بھی اس کی توفیق سے ہے اور نیکی کا اختیار کرنا بھی اس کی مدد کے بغیر ممکن نہیں۔ یہی اللہ غالب اور حکیم ہے۔

اجمالی فہرست

صفحہ	عنوان

صفحہ	عنوان

صفحہ	عنوان
۷۰۳	(۲۹۸) دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنا اور بلا عذر دائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو ہاتھ لگانے کی کراہیت کا بیان ....
۷۰۴	(۲۹۹) بغیر عذر ایک جوتا یا ایک موزہ پہن کر چلنے اور کھڑے کھڑے جوتا اور موزہ پہننے کی کراہیت کا بیان ....
۷۰۴	(۳۰۰) سوتے وقت اور اسی طرح کسی صورت میں گھر کے اندر جلی ہوئی آگ کو چھوڑنے کی ممانعت ہے خواہ وہ چراغ کی صورت میں ہو یا کسی اور صورت میں رات کو گھر میں آگ جلتی ہوئی نہ چھوڑو ....
۷۰۵	(۳۰۱) تکلف کی ممانعت اور یہ قول اور فعل میں بلا مصلحت مشقت میں پڑنے کا نام ہے ....
۷۰۶	(۳۰۲) میت پر نوحہ کرنا، رخسار پیٹنا، گریبان چاک کرنا، بالوں کو نوچنا، ہلاکت اور تباہی کی بد دعا کرنا حرام ہے ....
۷۰۹	(۳۰۳) کاہنوں، نجومیوں، قیافہ شناسوں، علم رمل والوں اور کنکریوں اور جو وغیرہ کے ذریعے سے جانوروں کو اڑا کر نیک شگونی یا بدشگونی کہنے والوں کے پاس جانے کی ممانعت کا بیان ....
۷۱۱	(۳۰۴) بدشگونی لینے کی ممانعت کا بیان ....
۷۱۲	(۳۰۵) بستر، پتھر، درہم و دینار اور تکیہ وغیرہ پر جاندار کی تصویر بنانے کی ممانعت اسی طرح دیوار، چھت، پردے، پگڑی، کپڑے وغیرہ پر تصویر بنانا حرام ہے اور تمام تصاویر کو مٹانے کا حکم ہے تصویر بنانے والوں سے قیامت کے دن اس میں روح ... ڈالنے کو کہا جائے گا ....
۷۱۵	(۳۰۶) کتا رکھنے کی حرمت کا بیان مگر شکار اور مویشی یا کھیتی کی حفاظت کے لئے ہو (تو وہ حرام نہیں ہے) ....
۷۱۶	(۳۰۷) اونٹ وغیرہ جانوروں کی گردن میں گھنٹی لٹکانے اور سفر میں کتے اور گھنٹی کو ساتھ رکھنے کی کراہیت کا بیان ....
۷۱۶	(۳۰۸) جلالہ جانور پر سوار ہونے کی کراہیت کا بیان اور یہ گندگی کھانے والے اونٹ یا اونٹنی کو کہتے ہیں، اگر پاک چارہ کھائیں، اور ان کا گوشت پاکیزہ ہو جائے تو پھر کراہیت ختم ہو جائے گی ....
۷۱۷	(۳۰۹) مسجد میں تھوکنے کی ممانعت اور اگر تھوک پڑا ہو تو اسے دور کرنے اور دوسری گندگیوں سے مسجد کو پاک رکھنے کا حکم ....
۷۱۸	(۳۱۰) مسجد میں جھگڑا کرنے، آواز بلند کرنے، گم شدہ چیز کا اعلان کرنے اور خرید و فروخت اور کرائے، مزدوری وغیرہ کے معاملات کرنے کی ممانعت کا بیان ....
۷۱۹	(۳۱۱) لہسن، پیاز، گندنا یا کوئی اور بدبودار چیز کھا کر بدبو کو ختم کئے بغیر مسجد میں داخل ہونے کی ممانعت اور ضرورت کے وقت اس کے جائز ہونے کا بیان ....
۷۲۰	(۳۱۲) جمعہ کے دن دورانِ خطبہ گھٹنوں کو پیٹ کے ساتھ ملا کر بیٹھنے کی کراہیت کیونکہ اس سے نیند آتی ہے جس سے خطبہ سننے سے محرومی اور وضوء کے ٹوٹنے کا خدشہ ہے ....
۷۲۱	(۳۱۳) قربانی کا ارادہ رکھنے والے کے لئے ذوالحجہ کا چاند دیکھنے سے قربانی کے کرنے تک اپنے بال یا ناخن کاٹنے کی ممانعت .
۷۲۱	(۳۱۴) مخلوق کی قسم کھانے کی ممانعت جیسے پیغمبر، کعبہ، فرشتے، آسمان، باپ دادوں، زندگی، روح، سر، بادشاہ کی زندگی اور اس کی ...

صفحہ	عنوان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) بَابُ الْاِخْلَاصِ وَاِحْضَارِ النِّيَّةِ فِيْ جَمِيعِ الْاَعْمَالِ وَالْاَقْوَالِ وَالْاَحْوَالِ الْبَارِزَةِ وَالْخَفِيَّهِ

اخلاص اور حسن نیت کا بیان تمام ظاہری و باطنی اعمال، اقوال اور احوال میں

(۱) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَمَآ اُمِرُوْآ اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَ يُقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَ يُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَ ذَالِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ﴾ (البينه: ٥)

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے: "اور ان کو حکم تو یہی ہوا تھا کہ اخلاص عمل کے ساتھ خدا کی عبادت کریں اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں اور یہی سچا دین ہے۔"

(۲) وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ﴾ (الحج: ٣٧)

ترجمہ: اور فرمایا "خدا تک نہ ان کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ خون بلکہ اس تک تمہاری پرہیزگاری پہنچتی ہے۔"

(۳) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ﴾ (آل عمران: ٢٩)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "(اے پیغمبر ﷺ لوگوں سے) کہہ دو کہ کوئی بات تم اپنے دلوں میں مخفی رکھو یا اس کو ظاہر کرو خدا اس کو جانتا ہے۔"

(۱) ﴿عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَبِيْ حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بْنِ نُفَيْلِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ رِيَاحِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرْطِ بْنِ رَزَاحِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ الْقُرَشِيِّ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ: "اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَ اِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى: فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ، وَ مَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا، اَوِ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ" مُتَّفَقٌ عَلٰى صِحَّتِهٖ. رَوَاهُ اِمَامَا الْمُحَدِّثِيْنَ: اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ بَرْدِزْبَهْ الْجُعْفِيُّ الْبُخَارِيُّ

ترجمہ: "امیر المومنین ابوحفص عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نفیل کے بیٹے وہ عبدالعزیٰ کے بیٹے وہ ریاح کے بیٹے وہ عبداللہ کے بیٹے وہ قرط کے بیٹے وہ رزاح کے بیٹے وہ عدی کے بیٹے وہ کعب کے بیٹے وہ لوی کے بیٹے وہ غالب قریشی عدوی کے بیٹے بیان کرتے ہیں:

میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے: تمام اعمال کی صحت کا دارومدار بس نیت پر ہے ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ نیت کے مطابق ملے گا جس شخص کی ہجرت اللہ اور رسول (کی خوشنودی) کے لئے ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف صحیح متصور ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت کے ساتھ نکاح کرنے کی غرض پر ہے تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے۔" (بخاری، مسلم)

اس حدیث کو امام المحدثین ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم

وَ أَبُوالْحُسَيْنِ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقُشَيْرِيُّ النَّيْسَا بُورِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا اللَّذَيْنِ هُمَا اَصَحُّ الْكُتُبِ الْمُصَنَّفَةِ.﴾

بن مغیرہ بن بردزبہ جعفی بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام المحد ثین مسلم بن حجاج بن مسلم قشیری نیشاپوری رحمہ اللہ نے اپنی کتابوں میں (صحیح بخاری، صحیح مسلم) میں ذکر کیا جو حدیث کی کتابوں میں زیادہ صحیح ہیں۔

(٢) ﴿وَ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اُمِّ عَبْدِ اللّٰهِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ "يَغْزُوْ جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَإِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَ آخِرِهِمْ." قَالَتْ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَ آخِرِهِمْ وَ فِيْهِمْ أَسْوَاقُهُمْ وَ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ؟ قَالَ: "يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَ آخِرِهِمْ ثُمَّ يُبْعَثُوْنَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ"﴾ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

ترجمہ: ''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اُمّ المومنین فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک لشکر کعبہ کے ساتھ جنگ کی غرض سے چڑھائی کرے گا جب وہ چٹیل میدان (بیداء) میں پہنچے گا تو اس کے اگلے اور پچھلے تمام لوگوں کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سوال کیا یا رسول اللہ ان تمام کو کیسے دھنسا دیا جائے گا جب کہ ان میں سے بعض لوگ دکانداری کرنے والے اور بعض بخوشی ان میں شامل نہیں ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا پہلے پچھلے تمام کو دھنسا دیا جائے گا لیکن اپنی نیتوں کے مطابق اٹھائے جائیں گے۔ (بخاری، مسلم) لفظ صرف بخاری کے ہیں۔

(٣) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: "لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ، وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَ نِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا."﴾ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَمَعْنَاهُ: لَا هِجْرَةَ مِنْ مَكَّةَ لِأَنَّهَا صَارَتْ دَارَ إِسْلَامٍ.

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا فتح مکہ کے بعد ہجرت کرنا درست نہیں۔ البتہ جہاد اور نیت باقی ہیں۔ جب تمہیں جہاد کی طرف نکلنے کے لئے کہا جائے تو کوچ کرو۔'' (بخاری و مسلم)

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اب مکہ معظمہ سے ہجرت کرنے کی ضرورت نہیں اس لئے کہ مکہ دارالاسلام بن چکا ہے۔

(٤) ﴿وَ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ فَقَالَ: "إِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ لَرِجَالًا مَاسِرْتُمْ مَسِيْرًا، وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا إِلَّا كَانُوْا مَعَكُمْ حَبَسَهُمُ الْمَرَضُ وَ فِيْ رِوَايَةٍ: إِلَّا شَرَكُوْكُمْ فِي الْأَجْرِ"﴾ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

وَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ترجمہ: ''حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنگ میں شریک ہوئے۔ آپ نے فرمایا مدینہ میں کچھ لوگ ایسے ہیں کہ تم جہاں سفر کرتے ہو اور جس وادی سے گزرتے ہو معنی وہ تمہارے ساتھ ہوتے ہیں بیماری نے ان کو روک رکھا ہے (دوسری روایت میں ہے) وہ ثواب میں تمہارے ساتھ شریک ہیں۔'' (مسلم)

بخاری نے اس حدیث کو انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا

قَالَ: رَجَعْنَا مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ: "إِنَّ أَقْوَامًا خَلْفَنَا بِالْمَدِيْنَةِ مَاسَلَكْنَا شِعْبًا وَ لَا وَادِيًا إِلَّا وَ هُمْ مَعَنَا، حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ."

ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کی معیت میں غزوۂ تبوک سے واپس لوٹے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہمارے پیچھے مدینہ میں ایسے لوگ رہے جو ہمارے ساتھ ہی رہے جب ہم کسی گھاٹی، وادی کو عبور کرتے رہے، عذر نے ان کو روک رکھا۔

(٥) ﴿وَ عَنْ أَبِيْ يَزِيْدَ مَعْنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ الْأَخْنَسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، وَ هُوَ وَ أَبُوْهُ وَ جَدُّهُ صَحَابِيُّوْنَ، قَالَ: كَانَ أَبِيْ يَزِيْدُ أَخْرَجَ دَنَانِيْرَ يَتَصَدَّقُ بِهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَجِئْتُ فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُه بِهَا. فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا اِيَّاكَ اَرَدْتُّ فَخَاصَمْتُهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ: "لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيْدُ، وَ لَكَ مَا اَخَذْتَ يَا مَعْنُ."﴾ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ترجمہ: ''حضرت معن بن یزید بن اخنس رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں۔ (معن ان کا باپ، دادا سب صحابی ہیں) کہ میرے باپ یزید نے کچھ دینار صدقہ کرنے کے لئے نکالے اور مسجد میں ایک آدمی کو دے آئے۔ چنانچہ میں نے اس سے لے لئے اور اپنے والد کے پاس لے آیا والد نے کہا بخدا میں نے تجھے دینے کا ارادہ نہیں کیا تھا پس ہم یہ جھگڑا رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اے یزید تجھے تیری نیت کا ثواب ملا، اور اے معن جو مال تم نے لے لیا وہ تمہارا ہے۔''

(٦) ﴿وَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ مَالِكِ ابْنِ اُهَيْبِ ابْنِ عَبْدِ مَنَافِ ابْنِ زُهْرَةَ بْنِ كَلَابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ الْقُرَيْشِيِّ الزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَحَدِ الْعَشَرَةِ الْمَشْهُوْدِ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: جَاءَ نِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ اِشْتَدَّ بِيْ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ بَلَغَ بِيْ مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرٰى وَ اَنَا ذُوْ مَالٍ وَ لَا يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَةٌ لِيْ اَ فَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ؟ قَالَ: لَا قُلْتُ: فَالشَّطْرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ لَا قُلْتُ: فَالثُّلُثُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "اَلثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَذَرَ وَ رَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَذَرَ هُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ، وَ اِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتّٰى مَا

ترجمہ: ''حضرت ابواسحاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی وقاص مالک بن اہیب بن عبدمناف بن زہرہ بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوئی قرشی زہری (عشرہ مبشرہ میں سے ہیں) بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے سال میں سخت بیمار ہوگیا۔ آپ ﷺ میری بیمار پرسی کے لئے تشریف لائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ میری بیماری کی شدت ملاحظہ فرمارہے ہیں، میرے پاس مال بہت ہے لیکن میری وارث صرف میری بیٹی ہے کیا مجھے دو تہائی ۲/۳ مال صدقہ کرنے کی اجازت ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں، میں نے عرض کیا آدھا سہی۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا اچھا تو ایک تہائی، آپ نے فرمایا ایک تہائی کی اجازت ہے اگرچہ تہائی بھی زیادہ ہے۔ تمہارا اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑنا اس سے بہتر ہے کہ تم ان کو نادار چھوڑو کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور تم جو خرچ رضائے الٰہی کے لئے کروگے یہاں تک کہ وہ لقمہ جو اپنی بیوی کے منہ میں دوگے ان سب کا ثواب ملے گا۔ پھر میں نے کہا میں اپنے ساتھیوں کے

تَجعَلُ فِیُ فِی امْرَاَتِکَ" قالَ فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِیْ؟ قَالَ: "اِنَّکَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِیْ بِہٖ وَجْہَ اللّٰہِ اِلَّا ازْدَدْتَ بِہٖ دَرَجَۃً وَ رِفْعَۃً، وَ لَعَلَّکَ اَنْ تُخَلَّفَ حَتّٰی یَنْتَفِعَ بِکَ اَقْوَامٌ وَ یُضَرَّ بِکَ اٰخَرُوْنَ. اَللّٰھُمَّ امْضِ لِاَصْحَابِیْ ھِجْرَتَھُمْ وَ لَا تَرُدَّھُمْ عَلٰی اَعْقَابِھِمْ"، لٰکِنِ الْبَائِسُ سَعْدُبْنُ خَوْلَۃَ یَرْثِیْ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اَنْ مَاتَ بِمَکَّۃَ﴾ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

(۷) ﴿وَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَخْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ: "اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی اَجْسَامِکُمْ، وَ لَا اِلٰی صُوَرِکُمْ، وَلٰکِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ"﴾ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

(۸) ﴿وَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قَیْسِ نِ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ یُقَاتِلُ شُجَاعَۃً، وَ یُقَاتِلُ حَمِیَّۃً وَ یُقَاتِلُ رِیَاءً اَیُّ ذٰلِکَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ: "مَنْ قَاتَلَ لِتَکُوْنَ کَلِمَۃُ اللّٰہِ ھِیَ الْعُلْیَا فَھُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ﴾ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

(۹) ﴿وَ عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ نُفَیْعِ بْنِ الْحَارِثِ الثَّقَفِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ قَالَ: "اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْھِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ. قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ؟ قَالَ: اِنَّہٗ کَانَ حَرِیْصًا عَلٰی قَتْلِ صَاحِبِہٖ."﴾ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

(۱۰) ﴿وَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ

چلے جانے کے بعد پیچھے رہ جاؤں گا۔ آپ نے فرمایا پیچھے رہنے کی صورت میں جو عمل اللہ کی خوشنودی کے لئے کرو گے اس کی بنا پر تمہارا مرتبہ بلند ہوگا اور امید ہے کہ تمہیں مزید زندگی ملے کچھ لوگ تم سے فائدہ اٹھائیں جب کہ دوسرے کچھ لوگوں کو تکلیفوں سے دوچار ہونا پڑے۔ اے اللہ میرے صحابہ کی ہجرت کو پورا فرما، انہیں ناکامی کا منہ دیکھنے سے بچا۔ البتہ سعد بن خولہ کی حالت زار قابل رحم ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا اس کے لئے شفقت کا اظہار کرنا اس بناپر تھا کہ وہ مکہ میں فوت ہوگیا ہجرت کی سعادت سے محروم رہا۔"

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تمہاری صورتوں اور جسموں کو نہیں دیکھتا لیکن وہ تو تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے۔"

ترجمہ: "حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ ایک آدمی شجاعت دکھانے، دوسرا حمیت جتانے، تیسرا ریاکاری کی غرض سے لڑائی کرتا ہے ان میں سے کون اللہ کی راہ میں جہاد کررہا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ کے کلمہ کو بلند کرنے کے لئے لڑتا ہے وہ اللہ کی راہ میں جہاد کررہا ہے۔"

ترجمہ: "حضرت ابوبکرۃ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب دو مسلمان تلواریں میان سے نکال کر آپس میں ایک دوسرے پر وار کرتے ہیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم کے مستحق ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ قاتل تو جہنم کا حقدار ہے لیکن مقتول کس لئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس لئے کہ یہ بھی تو اپنے مقابل کو قتل کرنا چاہتا تھا۔"

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: "صَلَاةُ الرَّجُلِ فِيْ جَمَاعَةٍ تَزِيْدُ عَلٰى صَلَاتِهٖ فِيْ سُوْقِهٖ وَ بَيْتِهٖ بِضْعًا وَّ عِشْرِيْنَ دَرَجَةً وَ ذٰلِكَ اَنَّ اَحَدَهُمْ اِذَا تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيْدُ اِلَّا الصَّلٰوةَ، لَا يَنْهَزُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رُفِعَ لَهٗ بِهَا دَرَجَةٌ، وَ حُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ، فَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي الصَّلٰوةِ مَا كَانَتِ الصَّلٰوةُ هِيَ تَحْبِسُهٗ، وَالْمَلٰئِكَةُ يُصَلُّوْنَ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِيْ مَجْلِسِهِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ يَقُوْلُوْنَ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ، اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ، مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْهِ، مَالَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ"﴾ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ. وَ قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: "يَنْهَزُهٗ هُوَ. بِفَتْحِ الْيَاءِ وَالْهَاءِ وَ بِالزَّاىِ: اَىْ يُخْرِجُهٗ وَ يُنْهِضُهٗ.

(۱۱) ﴿وَ عَنْ اَبِى الْعَبَّاسِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِيْمَا يَرْوِىْ عَنْ رَبِّهٖ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ: "اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذٰلِكَ: فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى عِنْدَهٗ حَسَنَةً كَامِلَةً، وَاِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ اِلٰى اَضْعَافٍ كَثِيْرَةٍ، وَ اِنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى عِنْدَهٗ حَسَنَةً كَامِلَةً، وَ اِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ سَيِّئَةً وَّاحِدَةً"﴾ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(۱۲) ﴿وَ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

اللہ ﷺ نے فرمایا جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کا ثواب بازار، گھر میں ادا کرنے سے ۲۵ درجہ زیادہ ہے اس لئے کہ جب کوئی شخص اچھی طرح سے وضو کرتا ہے پھر نماز کی غرض سے مسجد میں آتا ہے کوئی دوسرا مقصد اس کے پیش نظر نہیں تو ہر قدم کے بدلے میں ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور ایک گناہ دور ہوتا ہے، مسجد میں آکر جب تک نماز کے انتظار میں بیٹھا رہتا ہے نماز کے ثواب کا حقدار رہتا ہے، اور جو شخص نماز ادا کرنے کے بعد باوضو اور کسی کو تکلیف نہ دیتے ہوئے مسجد میں بیٹھا رہتا ہے فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں اے اللہ اس پر رحم فرما اے اللہ اس کو معاف فرما اے اللہ اس پر توجہ فرما۔"

یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا قول "ینهزه" یاء اور ہاء کے فتح اور زاء کے ساتھ ہے یعنی نکالتی اور کھڑا کرتی ہے۔

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں: اللہ پاک نے نیکیوں اور برائیوں کو مقرر فرما دیا ہے اور انہیں واضح کر دیا ہے پس جو شخص کسی نیکی کا ارادہ کرتا ہے لیکن ابھی تک کر نہ سکا تو اس کے نامۂ اعمال میں مکمل نیکی لکھنے کا حکم دیتے ہیں اگر ارادہ کرنے کے بعد اس پر عمل بھی کر لیتا ہے تو اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیوں سے لیکر سات سو بلکہ اس سے بھی کئی گناہ زیادہ نیکیوں کا ثواب لکھا جاتا ہے اور اگر برائی کا ارادہ کرتا ہے لیکن اس کو کرتا نہیں ہے تو اللہ پاک اس کے نامۂ اعمال میں مکمل نیکی لکھتے ہیں اگر ارادہ کے بعد اسے کر بیٹھتا ہے تو اس کے نامۂ اعمال میں ایک ہی برائی لکھی جاتی ہے۔"

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں

بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ: "اِنْطَلَقَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتّٰى آوَاهُمُ الْمَبِيْتُ اِلٰى غَارٍ فَدَخَلُوْهُ فَانْحَدَرَتْ صَخْرَةٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْغَارَ. فَقَالُوْا: اِنَّهٗ لَا يُنْجِيْكُمْ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ اِلَّا اَنْ تَدْعُوا اللّٰهَ تَعَالٰى بِصَالِحِ اَعْمَالِكُمْ. قَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ: اَللّٰهُمَّ كَانَ لِيْ اَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَ كُنْتُ لَا اَغْبِقُ قَبْلَهُمَا اَهْلًا وَلَا مَالاً فَنَاٰى بِيْ طَلَبُ الشَّجَرِ يَوْمًا فَلَمْ اَرِحْ عَلَيْهِمَا حَتّٰى نَامَا فَحَلَبْتُ لَهُمَا غَبُوْقَهُمَا فَوَجَدْتُهُمَا نَائِمَيْنِ، فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَهُمَا وَ اَنْ اَغْبِقَ قَبْلَهُمَا اَهْلًا اَوْ مَالًا، فَلَبِثْتُ. وَالْقَدَحُ عَلٰى يَدِيْ. اَنْتَظِرُ اسْتِيْقَاظَهُمَا حَتّٰى بَرِقَ الْفَجْرُ. وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ. فَاسْتَيْقَظَا فَشَرِبَا غَبُوْقَهُمَا: اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ، فَانْفَرَجَتْ شَيْئًا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ الْخُرُوْجَ مِنْهُ. قَالَ الْاٰخَرُ: اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ كَانَتْ لِيْ ابْنَةُ عَمٍّ كَانَتْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَيَّ وَ فِيْ رِوَايَةٍ: كُنْتُ اُحِبُّهَا كَاَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَاَرَدْتُّهَا عَلٰى نَفْسِهَا فَامْتَنَعَتْ مِنِّيْ حَتّٰى اَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِّنَ السِّنِيْنَ فَجَآئَتْنِيْ فَاَعْطَيْتُهَا عِشْرِيْنَ وَ مِائَةَ دِيْنَارٍ عَلٰى اَنْ تُخَلِّيَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ نَفْسِهَا فَفَعَلَتْ، حَتّٰى اِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا" وَ فِيْ رِوَايَةٍ: فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ: اِتَّقِ اللّٰهَ وَ لَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهٖ، فَانْصَرَفْتُ عَنْهَا وَ هِيَ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ وَ تَرَكْتُ الذَّهَبَ الَّذِيْ اَعْطَيْتُهَا:

کہ میں نے رسول ﷺ سے سنا فرماتے تھے پہلے زمانہ کی بات ہے تین آدمی جا رہے تھے یہاں تک کہ وہ رات گذارنے کے لئے ایک غار میں جانے پر مجبور ہوگئے ابھی وہ غار میں داخل ہوئے ہی تھے کہ پہاڑ سے ایک پتھر لڑھکتا ہوا آیا جس نے غار کے منہ کو ان پر بند کر دیا انہوں نے محسوس کیا کہ اس مصیبت سے نجات حاصل ہونے کی صورت یہ ہے کہ اپنے نیک اعمال کا وسیلہ پیش کر کے اللہ سے دعا کی جائے۔ ایک آدمی نے دُعا مانگتے ہوئے کہا: اے اللہ میرے ماں باپ بہت زیادہ بوڑھے ہو گئے تھے اور میں اپنے اہل وعیال سے پہلے ان کو دودھ پلاتا تھا ایک روز مجھے درختوں کی تلاش دور لے گئی جب میں شام کو واپس (دیر سے) لوٹا تو ماں باپ سو چکے تھے میں دودھ دوھ کر حسب معمول ان کی خدمت میں پہنچا تو وہ سو چکے تھے ان کو جگانا بھی ناگوار نظر آیا اور ان کو دودھ پلانے سے پہلے اہل وعیال کو دودھ پلانا بھی ناگوار گزرا میں رات بھر دودھ کا پیالہ ہاتھ میں اٹھائے ماں باپ کے پاس کھڑا رہا اور ان کو بے آرام کرنا مناسب نہ سمجھا اور بچے میرے پاؤں کے پاس بھوک سے روتے اور چلاتے رہے یہاں تک کہ صبح طلوع ہوئی وہ نیند سے بیدار ہوئے انہیں پہلے دودھ پلایا۔ اے اللہ اگر میں نے یہ کام تیری رضاء کے لئے کیا ہے تو ہم سے اس پتھر کی مصیبت کو دور فرما جس میں ہم مبتلاء ہیں پتھر تھوڑا سا سرک گیا لیکن غار سے نہ نکل سکتے تھے۔ دوسرے نے کہا اے اللہ میرے چچا کی (ایک بیٹی تھی) جو مجھے تمام دنیا سے زیادہ بھلی دکھائی دیتی تھی (ایک روایت میں ہے کہ) میری محبت اس کے ساتھ غیر معمولی تھی جیسا کہ مرد عورتوں سے محبت کرتے ہیں میں نے اس سے تکمیل خواہش کا ارادہ کیا لیکن اس نے انکار کیا یہاں تک کہ اس کو قحط سالی نے آدبایا وہ میرے پاس آئی میں نے اس کو اس شرط پر کہ وہ میرے ساتھ تخلیہ میں بیٹھے ایک سو بیس دینار دینے پر رضامندی کا اظہار کیا چنانچہ وہ رضامند ہوگئی۔ جب میں نے اس پر قابو پا لیا ایک روایت

اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ، فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ غَيْرَ اَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ الْخُرُوْجَ مِنْهَا. وَ قَالَ الثَّالِثُ: اَللّٰهُمَّ اسْتَاْجَرْتُ اُجَرَاءَ وَ اَعْطَيْتُهُمْ اَجْرَهُمْ غَيْرَ رَجُلٍ وَاحِدٍ تَرَكَ الَّذِيْ لَهٗ وَ ذَهَبَ، فَثَمَّرْتُ اَجْرَهٗ حَتّٰى كَثُرَتْ مِنْهُ الْاَمْوَالُ فَجَآءَنِيْ بَعْدَ حِيْنٍ فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَدِّ اِلَيَّ اَجْرِيْ فَقُلْتُ: كُلُّ مَا تَرٰى مِنْ اَجْرِكَ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالرَّقِيْقِ. فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَسْتَهْزِئْ بِيْ! فَقُلْتُ: لَا اَسْتَهْزِئُ بِكَ، فَاَخَذَهٗ كُلَّهٗ فَاسْتَاقَهٗ فَلَمْ يَتْرُكْ مِنْهُ شَيْئًا: اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ، فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ فَخَرَجُوْا يَمْشُوْنَ"﴾ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

میں ہے کہ جب میں اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھا تو اس نے کہا اللہ کا ڈر اختیار کر اور ناجائز مہر نہ توڑ۔ میں وہاں سے اٹھا حالانکہ اس لڑکی کی شدید محبت سے دوچار تھا اور ان دیناروں کو وہیں چھوڑ کر آ گیا جو میں نے اس کو دیئے تھے۔ اے اللہ اگر میں نے یہ کام تیری رضامندی کے لئے کیا ہے تو ہمیں اس مصیبت سے نجات عطا فرما چنانچہ پتھر ہٹ گیا لیکن باہر نکلنے کی گنجائش نہ تھی۔ تیسرے نے کہا اے اللہ میں نے چند مزدور اجرت پر لگائے تھے ایک مزدور کے علاوہ سبھی مزدوروں کو ان کی اُجرت دے دی گئی وہ اپنی مزدوری کو (کم سمجھتے ہوئے) چھوڑ کر چلا گیا میں اس کی مزدوری کو تجارت میں لگا کر بڑھاتا رہا یہاں تک کہ مال بہت زیادہ ہوگیا کچھ عرصہ کے بعد وہ میرے پاس آیا اس نے کہا اے اللہ کے بندے مجھے میری مزدوری دے دیجئے میں نے کہا جو کچھ تو اپنے سامنے دیکھ رہا ہے سب تیرا مال ہے اونٹ گائے بکریاں، غلام سب تیرے ہیں۔ اس نے کہا اے بندۂ خدا میرے ساتھ مذاق نہ کر۔ میں نے کہا تیرے ساتھ مذاق نہیں کر رہا تو وہ شخص تمام مال لیکر چلا گیا اور کچھ بھی نہ چھوڑا۔ اے اللہ اگر میں نے یہ کام تیری خوشنودی کے لئے کیا ہے تو ہم سے ہماری مصیبت دور فرما چنانچہ پتھر غار کے منہ سے ہٹ گیا اور وہ باہر نکل آئے اور چلدیئے۔"

(۲) بَابُ التَّوْبَةِ

توبہ کا بیان

قَالَ الْعُلَمَآءُ: اَلتَّوْبَةُ وَاجِبَةٌ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ، فَاِنْ كَانَتِ الْمَعْصِيَةُ بَيْنَ الْعَبْدِ وَ بَيْنَ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا تَتَعَلَّقُ بِحَقِّ اٰدَمِيٍّ فَلَهَا ثَلٰثَةُ شُرُوْطٍ: اَحَدُهَا اَنْ يُقْلِعَ عَنِ الْمَعْصِيَةِ وَالثَّانِيْ، اَنْ يَنْدَمَ عَلٰى فِعْلِهَا، وَالثَّالِثُ اَنْ يَعْزِمَ اَنْ لَا يَعُوْدَ اِلَيْهَا اَبَدًا، فَاِنْ فُقِدَ

"علماءؒ فرماتے ہیں ہر گناہ سے توبہ کرنا ضروری ہے۔ اگر گناہ کا اللہ اور بندے کے ساتھ تعلق ہے، کسی دوسرے بندے کے ساتھ تعلق نہیں تو اس کے لئے تین شرطیں ہیں۔ ایک یہ کہ وہ گناہ سے باز آجائے۔ دوسری یہ کہ وہ گناہ پر نادم ہو تیسری یہ کہ وہ عزم کرے کہ پھر کبھی اس گناہ میں مبتلا نہ ہوگا، اگر ان تین میں سے ایک کا بھی فقدان

اَحَدُ الثَّلٰثَةِ لَمْ تَصِحَّ تَوْبَتُهٗ.

ہوگا تو توبہ صحیح متصور نہیں ہوگی۔"

وَاِنْ كَانَتِ الْمَعْصِيَّةُ تَتَعَلَّقُ بِاٰدَمِيٍّ فَشُرُوْطُهَا اَرْبَعَةٌ هٰذِهِ الثَّلٰثَةُ وَ اَنْ يَّبْرَأَ مِنْ حَقِّ صَاحِبِهَا، فَاِنْ كَانَتْ مَالًا اَوْ نَحْوَهٗ رَدَّهٗ اِلَيْهِ، وَ اِنْ كَانَ حَدَّ قَذْفٍ وَ نَحْوَهٗ مَكَّنَهٗ مِنْهُ اَوْ طَلَبَ عَفْوَهٗ وَاِنْ كَانَ غِيْبَةً اسْتَحَلَّهٗ مِنْهَا.

"اور اگر گناہ کا تعلق کسی آدمی کے ساتھ ہے تو اس کے لئے چار شرطیں ہیں: پہلی تین شرطوں کے ساتھ چوتھی شرط یہ ہے کہ متعلقہ آدمی کے حق سے برأت کا اظہار کرے۔ اگر کسی سے مال وغیرہ لیا ہے تو اس کو واپس کرے۔ اگر تہمت کا معاملہ ہے تو اس کو حد لگانے کی گنجائش عطاء کرے یا اس سے معاف کروائے اور اگر غیبت ہے تو اس سے معافی طلب کرے۔"

وَيَجِبُ اَنْ يَّتُوْبَ مِنْ جَمِيْعِ الذُّنُوْبِ، فَاِنْ تَابَ مِنْ بَعْضِهَا صَحَّتْ تَوْبَتُهٗ عِنْدَ اَهْلِ الْحَقِّ مِنْ ذٰلِكَ الذَّنْبِ وَ بَقِيَ عَلَيْهِ الْبَاقِيْ. وَ قَدْ تَظَاهَرَتْ دَلَائِلُ الْكِتَابِ، وَ السُّنَّةِ، وَ اِجْمَاعِ الْاُمَّةِ عَلٰى وُجُوْبِ التَّوْبَةِ.

"نیز تمام گناہوں سے توبہ کرنا ضروری ہے۔ اگر بعض گناہوں سے توبہ کرے تو اہل حق کے نزدیک ان بعض گناہوں سے توبہ صحیح ہے اور باقی سے توبہ کرنا اس کے ذمّہ باقی رہے گا۔ کتاب اللہ سنت رسول اللہ اور اجماع اُمت کے دلائل توبہ کے فرض ہونے پر شہادت دے رہے ہیں۔"

(٤) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (النّور: ٣١)

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے: "اور اے مؤمنو! سب خدا کے آگے توبہ کروتا کہ فلاح پاؤ۔"

(٥) وَ قَالَ تَعَالٰى: ﴿اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْا اِلَيْهِ﴾ (هود: ٣)

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے: "اپنے پروردگار سے بخشش مانگو اور اس کے آگے توبہ کرو۔"

(٦) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَصُوْحًا﴾ (تحريم: ٨)

ترجمہ: مزید فرمایا: "مؤمنو! خدا کے آگے صاف دل سے توبہ کرو۔"

(١٣) ﴿وَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ: "وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً"﴾ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے: بخدا میں ایک دن میں ستر بار سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور توبہ کرتا ہوں۔"

(١٤) ﴿وَعَنِ الْاَغَرِّ بْنِ يَسَارِ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: "يٰاَيُّهَا النَّاسُ تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ فَاِنِّيْ اَتُوْبُ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ"﴾ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: "حضرت اغر بن یسار مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! بارگاہ الٰہی میں توبہ کرو اور اس سے مغفرت طلب کرو، میں روزانہ سو بار توبہ کرتا ہوں۔"

(۱۵) ﴿وَ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ الْاَنْصَارِیِّ خَادِمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ: "لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ اَحَدِکُمْ سَقَطَ عَلٰی بَعِیْرِهٖ وَ قَدْ اَضَلَّهٗ فِیْ اَرْضِ فَلَاةٍ"﴾ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

وَ فِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ:

"اَللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ حِیْنَ یَتُوْبُ اِلَیْهِ مِنْ اَحَدِکُمْ کَانَ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ بِاَرْضِ فَلَاةٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَ عَلَیْهَا طَعَامُهٗ وَ شَرَابُهٗ فَاَیِسَ مِنْهَا فَاَتٰی شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِیْ ظِلِّهَا وَ قَدْ اَیِسَ مِنْ رَاحِلَتِهٖ، فَبَیْنَمَا هُوَ کَذٰلِکَ اِذْ هُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهٗ فَاَخَذَ بِخِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَبْدِیْ وَ اَنَا رَبُّکَ، اَخْطَاَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ."

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کے خادم نقل کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس انسان سے بھی زیادہ خوشی کا اظہار کرتا ہے جس نے جنگل میں اپنا اونٹ گم کر دیا پھر اس نے اس کو پالیا۔

مسلم کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو جنگل میں اپنی سواری پر سوار تھا، کھانے پینے کا سامان بھی ساتھ تھا، اچانک سواری چھوٹ گئی، بسیار تلاش کے بعد مایوس ہو کر وہ ایک درخت کے سائے میں لیٹ گیا، اسی حالت میں اچانک وہ کیا دیکھتا ہے کہ اونٹنی اس کے پاس آن کھڑی ہوتی ہے، چنانچہ وہ اس کی مہار پکڑے ہوئے انتہائی خوشی کے عالم میں کہہ دیتا ہے اے اللہ تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا پروردگار ہوں، انتہائی خوشی کے عالم میں غلطی سے اس نے یہ جملہ کہا۔

(۱۶) ﴿وَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَیْسِ نِ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَبْسُطُ یَدَهٗ بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ النَّهَارِ وَ یَبْسُطُ یَدَهٗ بِالنَّهَارِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ اللَّیْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا"﴾ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: ''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا سورج کے مغرب سے طلوع ہونے تک ہر رات اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن بھر گناہ کرنے والا رات کو توبہ کرلے اور دن کو ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات بھر گناہ کرنے والا توبہ کرلے۔''

(۱۷) ﴿وَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ "مَنْ تَابَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَیْهِ"﴾ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مغرب کی طرف سے سورج طلوع ہونے سے پہلے توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتے ہیں۔''

(۱۸) ﴿وَعَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ عالم نزع طاری ہونے

عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ" ﴾ (رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ)
وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

سے پہلے قبول کرلیتا ہے۔"

(۱۹) ﴿وَ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: اَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَسْاَلُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ: مَا جَآءَ بِكَ يَا زِرُّ؟ فَقُلْتُ: اِبْتِغَآءَ الْعِلْمِ فَقَالَ: اِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضاً بِمَا يَطْلُبُ فَقُلْتُ: اِنَّهُ قَدْ حَكَّ فِيْ صَدْرِي الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ الْغَآئِطِ وَالْبَوْلِ، وَ كُنْتَ امْرَاءً مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَجِئْتُ اَسْئَالُكَ هَلْ سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ كَانَ يَاْمُرُنَا اِذَا كُنَّا سَفَرًا. اَوْ مُسَافِرِيْنَ اَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَ لَيَالِيَهِنَّ اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ، لٰكِنْ مِنْ غَآئِطٍ وَ بَوْلٍ وَ نَوْمٍ فَقُلْتُ: هَلْ سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ فِي الْهَوٰى شَيْئًا؟ قَالَ نَعَمْ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ اِذْ نَادَاهُ اَعْرَابِيٌّ بِصَوْتٍ لَّهُ جَهْوَرِيٍّ: يَا مُحَمَّدُ، فَاَجَابَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَحْوًا مِنْ صَوْتِهٖ هَاؤُمْ! فَقُلْتُ لَهُ: وَيْحَكَ اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ فَاِنَّكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ قَدْ نُهِيْتَ عَنْ هٰذَا! فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا اَغْضُضُ. قَالَ الْاَعْرَابِيُّ: اَلْمَرْءُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَ لَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: "اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"، فَمَا زَالَ يُحَدِّثُنَا حَتّٰى ذَكَرَ بَابًا مِّنَ الْمَغْرِبِ مَسِيْرَةُ عَرْضِهٖ اَوْ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ

ترجمہ: "حضرت زر بن حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موزوں کے مسح کے بارے میں دریافت کرنے حاضر ہوا چنانچہ اس نے پوچھا زر! کیسے آنا ہوا؟ میں نے جواب دیا علم حاصل کرنے کے لئے۔ اس نے کہا فرشتے اپنے پروں کو (طالب علم کے لئے اس کے طلب علم پر) خوش ہوتے ہوئے بچھا دیتے ہیں۔ میں نے کہا میرے دل میں پیشاب پاخانہ کے بعد موزوں پر مسح کرنے کے متعلق شک لاحق ہوگیا چونکہ آپ رسول اکرم ﷺ کے صحابی ہیں اس لئے آپ سے دریافت کرنے کے لئے حاضر ہوگیا ہوں کیا آپ نے آپ ﷺ سے اس بارے میں کچھ سنا ہے؟ صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اثبات میں جواب دیا کہ جب ہم سفر میں ہوتے تو آپ ﷺ فرماتے ہم تین دن اور تین رات تک (سوائے جنابت) کے موزوں کو نہ اتاریں لیکن پاخانہ، پیشاب، نیند کے بعد اُتارنے کی ضرورت نہیں۔ میں نے پوچھا محبت کے متعلق بھی آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ سنا ہے۔ اس نے کہا جی ہاں ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک دیہاتی نے اونچی آواز سے آپ ﷺ کو (اے محمد ﷺ) کہہ کر پکارا۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی اسی زور دار آواز کے ساتھ جواب دیتے ہوئے کہا آ گے آ، میں نے اس سے کہا تجھ پر افسوس ہو کہ تو رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں بیٹھ کر آواز اونچی کرتا ہے حالانکہ اس سے منع کیا گیا، پس اپنی آواز کو پست کر۔ اس نے جواب دیا بخدا میں اپنی آواز کو پست نہیں کروں گا۔ دیہاتی نے رسول اکرم ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا: ایک آدمی ایک قوم سے محبت کا اظہار کرتا ہے لیکن ابھی تک ملاقات کے اسباب میسر نہیں آسکے۔ آپ ﷺ

عَرْضِہٖ اَرْبَعِیْنَ اَوْ سَبْعِیْنَ عَامًا قَالَ سُفْیَانُ اَحَدُ الرُّوَاۃِ: قِبَلَ الشَّامِ خَلَقَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مَفْتُوْحًا لِلتَّوْبَۃِ لَا یُغْلَقُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْہُ.﴾ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ غَیْرُہٗ) (وَ قَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ)

نے فرمایا قیامت کے روز ہر آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ وہ محبت رکھتا تھا اس کے بعد آپ ﷺ مسلسل بیان فرماتے رہے یہاں تک آپ ﷺ نے مغرب کی طرف کے ایک دروازے کا ذکر کیا جس کی مسافت چالیس یا ستر سال ہے یا سوار اس کی چوڑائی میں چالیس یا ستر برس تک چلتا رہے گا۔ حدیث کے ایک راوی سفیان ثوریؒ کہتے ہیں اس دروازے کو اللہ تعالیٰ نے جب سے زمین و آسمان پیدا فرمائے توبہ کے لئے کھلا رکھا ہے اس وقت تک بند نہیں ہوگا جب تک کہ سورج مغرب کی طرف سے نہ نکلے۔''

(۲۰) ﴿وَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ سَعْدِ بْنِ مَالِکِ بْنِ سِنَانِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ قَالَ: "کَانَ فِیْمَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَۃً وَ تِسْعِیْنَ نَفْسًا فَسَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَھْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰی رَاھِبٍ فَاَتَاہُ فَقَالَ: اِنَّہٗ قَتَلَ تِسْعَۃً وَ تِسْعِیْنَ نَفْسًا فَھَلْ لَّہٗ مِنْ تَوْبَۃٍ؟ فَقَالَ: لَا، فَقَتَلَہٗ فَکَمَّلَ بِہٖ مِائَۃً، ثُمَّ سَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَھْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰی رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ: اِنَّہٗ قَتَلَ مِائَۃَ نَفْسٍ فَھَلْ لَہٗ مِنْ تَوْبَۃٍ؟ فَقَالَ: نَعَمْ وَ مَنْ یَّحُوْلُ بَیْنَہٗ وَ بَیْنَ التَّوْبَۃِ؟ اِنْطَلِقْ اِلٰی اَرْضِ کَذَا وَ کَذَا، فَاِنَّ بِھَا اُنَاسًا یَعْبُدُوْنَ اللّٰہَ تَعَالٰی، فَاعْبُدِ اللّٰہَ مَعَھُمْ وَ لَا تَرْجِعْ اِلٰی اَرْضِکَ، فَاِنَّھَا اَرْضُ سُوْءٍ، فَانْطَلَقَ حَتّٰی اِذَا نَصَفَ الطَّرِیْقَ اَتَاہُ الْمَوْتُ، فَاخْتَصَمَتْ فِیْہِ مَلَائِکَۃُ الرَّحْمَۃِ وَ مَلَائِکَۃُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلَائِکَۃُ الرَّحْمَۃِ: جَآءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِہٖ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی، وَقَالَتْ مَلَائِکَۃُ الْعَذَابِ: اِنَّہٗ لَمْ یَعْمَلْ خَیْرًا قَطُّ، فَاَتَاھُمْ مَلَکٌ فِیْ صُوْرَۃِ اٰدَمِیٍّ فَجَعَلُوْہُ بَیْنَھُمْ، اَیْ حَکَمًا، فَقَالَ: قِیْسُوْا مَا بَیْنَ الْاَرْضَیْنِ

ترجمہ: ''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا پہلی قوموں میں ایک آدمی نے ننانوے آدمیوں کو قتل کر ڈالا اس نے معلوم کرنا چاہا کہ اس وقت روئے زمین پر سب سے بڑا عالم کون ہے؟ ایک راہب کی نشاندہی کی گئی اس نے راہب سے کہا کہ اس نے ننانوے آدمیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا ہے کیا توبہ کی کوئی صورت ہے؟ راہب نے کہا نہیں اس نے راہب کو بھی قتل کر ڈالا۔ چنانچہ سو کی تعداد پوری کردی۔ پھر اس نے دریافت کیا کہ روئے زمین پر کون بڑا عالم ہے چنانچہ ایک عالم کے متعلق بتایا گیا، اس نے اس عالم سے کہا کہ وہ سو آدمیوں کو قتل کر چکا ہے کیا توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ اس عالم نے جواب دیا ہاں توبہ کی قبولیت سے کونسی چیز رکاوٹ بن سکتی ہے۔ فلاں علاقہ میں جاؤ وہاں کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہتے ہیں تو بھی ان کی رفاقت میں اللہ کی عبادت میں مشغولیت اختیار کر اور اپنے ملک کی طرف واپس نہ آنا وہ بُری زمین ہے۔ وہ شخص چل دیا، جب نصف مسافت پر پہنچا تو فوت ہوگیا اب اس کے متعلق رحمت اور عذاب کے فرشتوں کے درمیان جھگڑا کھڑا ہوگیا رحمت کے فرشتوں کا موقف تھا کہ یہ تائب ہوکر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوا عذاب کے فرشتوں نے کہا اس نے تو کبھی کوئی نیک کام نہیں کیا تھا چنانچہ تصفیہ کے لئے ایک

فَالٰی اَیَّتِهِمَا كَانَ اَدْنٰی فَهُوَ لَهُ فَقَاسُوْا فَوَجَدُوْهُ اَدْنٰی اِلَی الْاَرْضِ الَّتِیْ اَرَادَ فَقَبَضَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ" ﴾ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

وَفِیْ رِوَایَةٍ فِی الصَّحِیْحِ فَكَانَ اِلَی الْقَرْیَةِ الصَّالِحَةِ اَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَجُعِلَ مِنْ اَهْلِهَا.

وَ فِیْ رِوَایَةٍ فِی الصَّحِیْحِ فَاَوْحَی اللّٰهُ تَعَالٰی اِلٰی هٰذِهٖ اَنْ تَبَاعَدِیْ وَاِلٰی هٰذِهٖ اَنْ تَقَرَّبِیْ وَ قَالَ: قِیْسُوْا مَا بَیْنَهُمَا، فَوَجَدُوْهُ اِلٰی هٰذِهٖ اَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَلَهٗ.

وَ فِیْ رِوَایَةٍ فَنَاٰی بِصَدْرِهٖ نَحْوَهَا.

(۲۱) ﴿وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَ كَانَ قَائِدَ كَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ بَنِیْهِ حِیْنَ عَمِیَ قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یُحَدِّثُ بِحَدِیْثِهٖ حِیْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ قَالَ كَعْبٌ: "لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فِیْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ اِلَّا فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ غَیْرَ اَنِّیْ قَدْ تَخَلَّفْتُ فِیْ غَزْوَةِ بَدْرٍ وَّ لَمْ یُعَاتَبْ اَحَدٌ تَخَلَّفَ عَنْهُ اِنَّمَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ یُرِیْدُوْنَ عِیْرَ قُرَیْشٍ حَتّٰی جَمَعَ اللّٰهُ تَعَالٰی بَیْنَهُمْ وَ بَیْنَ عَدُوِّهِمْ عَلٰی غَیْرِ مِیْعَادٍ وَ لَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَةَ الْعَقَبَةِ حِیْنَ تَوَاثَقْنَا عَلَی الْاِسْلَامِ، وَ مَا اُحِبُّ اَنَّ بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَّ اِنْ كَانَتْ بَدْرٌ اَذْكَرَ فِی النَّاسِ

فرشتہ انسانی شکل میں آیا تمام نے اس کو ثالث تسلیم کرلیا، اس نے کہا دونوں طرف کی زمین ناپ لو جس طرف کی مسافت کم ہوگی اس کا استحقاق اس بنیاد پر ہوگا، جب زمین کو ناپا گیا تو جس طرف وہ جارہا تھا اس کی مسافت کم نکلی اس بنیاد پر رحمت کے فرشتوں نے اس کی روح کو اپنے قبضہ میں کرلیا۔

اور صحیح کی ایک روایت میں ہے کہ وہ نیک لوگوں کی بستی کی طرف ایک بالشت زیادہ تھا اس لئے اس کو ان میں شمار کیا گیا۔ نیز صحیح کی ایک روایت میں ہے اللہ تعالیٰ نے اس بستی کی طرف وحی نازل فرمائی کہ تو دور ہوجا اور دوسری بستی کو نزدیک ہونے کا حکم دیا تو وہ نیک لوگوں کی زمین کے ایک بالشت قریب نکلا پس اسے معاف کردیا گیا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ وہ اپنے سینے کے بل سرک کر اس زمین سے دور ہوگیا۔"

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں: "وہ اپنے باپ کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نابینا ہوجانے کے بعد اس کے قائد تھے۔" وہ اپنے باپ کے جنگ تبوک میں پیچھے رہ جانے کے واقعہ کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں میرے باپ کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں غزوۂ تبوک کے علاوہ کسی جنگ میں رسول اللہ ﷺ سے الگ نہیں رہا، البتہ غزوۂ بدر میں بھی شریک نہ ہوسکا اور غزوۂ بدر میں نہ شریک ہونے والے موردِ عتاب نہ ہوئے اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ اور مسلمان قریش کے قافلہ کے لئے نکلے تھے۔ بلا ارادہ اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کے ساتھ مقابلہ کروا دیا۔ عقبہ کی رات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا جہاں ہم نے اسلام پر ڈٹے رہنے کا پختہ عہد کیا، میرے نزدیک اس کے بجائے جنگ بدر میں شریک ہونا زیادہ محبوب نہ تھا اگرچہ عام طور پر لوگوں میں غزوۂ بدر کا چرچا بہ نسبت بیعت عقبہ کے بہت زیادہ ہے۔ غزوۂ تبوک سے میرے پیچھے رہنے کا واقعہ یوں ہے کہ میں ان دنوں بہ نسبت دوسرے

مِنْهَا.

وَكَانَ مِنْ خَبَرِیْ حِیْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اَنِّیْ لَمْ اَكُنْ قَطُّ اَقْوٰى وَ لَا اَيْسَرَ مِنِّیْ حِیْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِیْ تِلْكَ الْغَزْوَةِ، وَ اللّٰهِ مَا جَمَعْتُ قَبْلَهَا رَاحِلَتَيْنِ قَطُّ حَتّٰى جَمَعْتُهُمَا فِیْ تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ غَزْوَةً اِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِهَا حَتّٰى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ، فَغَزَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِیْ حَرٍّ شَدِيْدٍ، وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيْدًا وَ مَفَازًا وَاسْتَقْبَلَ عَدَدًا كَثِيْرًا، فَجَلّٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ اَمْرَهُمْ لِيَتَاَهَّبُوْا اُهْبَةَ غَزْوِهِمْ، فَاَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِمُ الَّذِیْ يُرِيْدُ، وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ كَثِيْرٌ، وَ لَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابٌ حَافِظٌ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ الدِّيْوَانَ قَالَ كَعْبٌ: فَقَلَّ رَجُلٌ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَغَيَّبَ اِلَّا ظَنَّ اَنَّ ذٰلِكَ سَيَخْفٰى بِهٖ مَالَمْ يَنْزِلْ فِيْهِ وَحْیٌ مِّنَ اللّٰهِ، وَغَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِيْنَ طَابَتِ الثِّمَارُ وَ الظِّلَالُ فَاَنَا اِلَيْهَا اَصْعَرُ فَتَجَهَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَهٗ وَطَفِقْتُ اَغْدُوْ لِكَیْ اَتَجَهَّزَ مَعَهٗ فَاَرْجِعُ وَلَمْ اَقْضِ شَيْئًا وَ اَقُوْلُ فِیْ نَفْسِیْ اَنَا قَادِرٌ عَلٰى ذٰلِكَ اِذَا اَرَدْتُّ فَلَمْ يَزَلْ يَتَمَادٰى بِیْ حَتّٰى اسْتَمَرَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ فَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ غَادِياً وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَهٗ وَ لَمْ اَقْضِ مِنْ جِهَازِیْ شَيْئًا ثُمَّ غَدَوْتُ فَرَجَعْتُ وَ لَمْ اَقْضِ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ يَتَمَادٰى بِیْ حَتّٰى اَسْرَعُوْا وَ

غزوات کے زیادہ قوت کا مالک اور بہت زیادہ مالدار تھا۔ خدا کی قسم اس سے قبل مجھے کبھی دو سواریاں میسر نہیں آئیں لیکن اس جنگ میں میرے پاس دو سواریاں موجود تھیں رسول اکرم ﷺ کا معمول تھا کہ جب بھی کسی محاذ پر جنگ کرنے کے لئے تیاری فرماتے تو اس کو پردۂ اخفاء میں رکھتے ہوئے دوسرے محاذ کا نام لیتے لیکن جنگ تبوک کے لئے جب رسول اللہ ﷺ تیاری فرما رہے تھے تو گرمی شدت کی پڑ رہی تھی سفر لمبا تھا لق و دق جنگلات کو طے کرنا تھا دشمن تعداد میں زیادہ تھے اس لئے آپ ﷺ نے واشگاف الفاظ میں محاذ کا تعین فرمایا تاکہ جنگ کی مکمل تیاری کریں۔ مسلمانوں کی تعداد کافی تھی کسی رجسٹر میں ان کے ناموں کا اندراج نہ تھا پس جو شخص جنگ میں شریک نہ ہوتا جب تک کہ اس کے متعلق وحی نازل نہ ہوتی اس کی غیر حاضری کا کسی کو پتہ نہ چلتا۔

رسول اللہ ﷺ جب مدینہ منورہ سے جنگ کے لئے نکلے تو اس وقت میوہ جات پک چکے تھے۔ کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میرا میلان پھلوں اور درختوں کے سایوں میں رہنے کی طرف زیادہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ اور مسلمان جنگ کی تیاری کر چکے تھے میں صبح کے وقت جنگ کی تیاری کے لئے آمادہ ہوتا مگر میرا ارادہ تشنۂ تکمیل رہتا اور دل ہی دل میں سوچتے ہوئے کہہ اٹھتا کہ میں جب چاہوں گا کر گذروں گا، تمام وسائل میسر ہیں۔ میں اسی کشمکش میں رہا لیکن لوگوں نے سفر کی تیاریاں مکمل کر لیں، چنانچہ رسول ﷺ کی معیت میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم صبح سویرے جنگ تبوک کے لئے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے لیکن میں سفر کے سامان کی تیاری نہ کر سکا، دوسرے روز بھی کچھ کئے بغیر واپس آ گیا۔ میری کیفیت مسلسل یہی رہی، مجاہدین محاذ کی طرف تیزی کے ساتھ جا رہے تھے مجھے برابر یہ خیال دامن گیر رہا میں جب بھی نکل پڑا تو ان سے جا ملوں گا۔ کاش! میں اس خیال کو عملی جامہ پہنا دیتا لیکن میرے مقدر میں نہ تھا۔

تَفَارَطَ الْغَزْوُ، فَهَمَمْتُ اَنْ اَرْتَحِلَ فَاُدْرِكَهُمْ
فَيَالَيْتَنِيْ فَعَلْتُ، ثُمَّ لَمْ يُقَدَّرْ ذٰلِكَ لِيْ فَطَفِقْتُ اِذَا
خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوْجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَحْزُنُنِيْ اَنِّيْ لَا اَرٰى لِيْ اُسْوَةً اِلَّا
رَجُلًا مَغْمُوْصًا عَلَيْهِ فِي النِّفَاقِ اَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَذَرَ
اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ الضُّعَفَآءِ وَ لَمْ يَذْكُرْنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ حَتّٰى بَلَغَ تَبُوْكَ: فَقَالَ وَ
هُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوْكَ: مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنُ
مَالِكٍ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ سَلِمَةَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
حَبَسَهُ بُرْدَاهُ وَالنَّظَرُ فِيْ عِطْفَيْهِ. فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ بْنُ
جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: بِئْسَ مَا قُلْتَ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ اِلَّا خَيْرًا، فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ رَاٰى
رَجُلًا مُبَيِّضًا يَزُوْلُ بِهِ السَّرَابُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: كُنْ اَبَا خَيْثَمَةَ فَاِذَا هُوَ
اَبُوْخَيْثَمَةَ الْاَنْصَارِيُّ وَ هُوَ الَّذِيْ تَصَدَّقَ بِصَاعِ
التَّمْرِ حِيْنَ لَمَزَهُ الْمُنَافِقُوْنَ قَالَ كَعْبٌ: فَلَمَّا بَلَغَنِيْ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَدْ تَوَجَّهَ
قَافِلًا مِنْ تَبُوْكَ حَضَرَنِيْ بَثِّيْ، فَطَفِقْتُ اَتَذَكَّرُ
الْكَذِبَ وَ اَقُوْلُ بِمَا اَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهٖ غَدًا، وَّ
اَسْتَعِيْنُ عَلٰى ذٰلِكَ بِكُلِّ ذِيْ رَأْيٍ مِنْ اَهْلِيْ، فَلَمَّا
قِيْلَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَدْ اَظَلَّ
قَادِمًا زَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ حَتّٰى عَرَفْتُ اَنِّيْ لَمْ اَنْجُ مِنْهُ
بِشَيْءٍ اَبَدًا فَاَجْمَعْتُ صِدْقَهُ وَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَادِمًا، وَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ
سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ

رسول اللہ ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد جب میں مدینہ کے بازاروں میں نکلتا تو مجھے یہ دیکھ کر دکھ ہوتا کہ سوائے منافقین، معذور، کمزور انسانوں کے میرے جیسا مجھے کوئی نظر نہ آتا۔ تبوک پہنچ کر آپ ﷺ نے مجھے یاد فرمایا، پاس بیٹھنے والے لوگوں سے دریافت فرمایا کعب بن مالک کا کیا بنا؟ بنوسلمہ کے ایک آدمی نے کہا: اس کو اس کی دو چادروں اور اپنے دونوں پہلوؤں کی طرف دیکھنے نے روک لیا ہے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ چونک اٹھے کہنے لگے تم نے غلط کہا بخدا اے اللہ کے رسول ﷺ اس کے متعلق ہم تو سوائے بھلائی کے کچھ نہیں جانتے۔ رسول اللہ ﷺ خاموش رہے، اسی دوران آپ ﷺ نے ایک سفید پوش آدمی کو ریگستان میں آتے ہوئے دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ابوخیثمہ! واقعی وہ ابوخیثمہ نکلا۔ یہ وہ انسان تھے جن پر منافقین نے زبان طعن دراز کی تھی جب اس نے ایک صاع کھجوریں خیرات کی تھیں۔

حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں جب مجھے پتہ چلا کہ رسول اللہ ﷺ تبوک سے وطن کی جانب آرہے ہیں تو مجھے غم واندوہ نے گھیر لیا اور میں جھوٹ بنانے کے لئے سوچنے لگا اب کون سی تدبیر کل مجھے رسول اللہ ﷺ کی ناراضگی سے بچا سکے گی، گھر والوں میں سے جو لوگ سمجھدار تھے ان سے مدد طلب کررہا تھا۔ پھر جب مجھ سے کہا گیا کہ رسول اللہ ﷺ عنقریب آنے والے ہیں تو فرسودہ خیالات ذہن سے محو ہونے لگے اور میں نے محسوس کیا کہ دروغ گوئی سے مجھے نجات حاصل نہیں ہوگی پس میں نے سچ بولنے کا عزم کرلیا اگلی صبح رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہوئے۔ آپ ﷺ کی عادت مبارک تھی جب آپ ﷺ سفر سے واپس آتے، تو پہلے مسجد تشریف لاکر دو رکعت نماز ادا فرماتے پھر لوگوں کے درمیان بیٹھ جاتے۔ حسب معمول جب آپ ﷺ نے ایسا کیا تو تبوک سے پیچھے رہنے والے لوگ عذرخواہی کرتے ہوئے قسمیں اٹھاتے ہوئے آپ ﷺ کی

لِلنَّاسِ، فَلَمَّا فَعَلَ ذٰلِکَ جَآءَہُ الْمُخَلَّفُوْنَ يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْهِ وَ يَحْلِفُوْنَ لَهٗ، وَ كَانُوْا بِضْعًا وَ ثَمَانِيْنَ رَجُلًا، فَقَبِلَ مِنْهُمْ عَلَا نِيَتَهُمْ وَ بَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَ وَكَلَ سَرَآئِرَهُمْ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى حَتّٰى جِئْتُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ: تَعَالَ، فَجِئْتُ اَمْشِيْ حَتّٰى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِيْ: مَا خَلَّفَکَ؟ اَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَکَ قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ وَ اللّٰهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِکَ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ اَنِّيْ سَاَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهٖ بِعُذْرٍ، لَقَدْ اُعْطِيْتُ جَدَلًا وَ لٰكِنِّيْ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُکَ الْيَوْمَ حَدِيْثَ كَذِبٍ تَرْضٰى بِهٖ عَنِّيْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ يُسْخِطُکَ عَلَيَّ وَ اِنْ حَدَّثْتُکَ حَدِيْثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيْهِ اِنِّيْ لَاَرْجُوْا فِيْهِ عُقْبَى اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اللّٰهِ مَا كَانَ لِيْ مِنْ عُذْرٍ، وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ قَطُّ اَقْوٰى وَ لَا اَيْسَرَ مِنِّيْ حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْکَ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: اَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِيْکَ. وَ سَارَ رِجَالٌ مِنْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَاتَّبَعُوْنِيْ فَقَالُوْا لِيْ: وَاللّٰهِ مَا عَلِمْنَاکَ اَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هٰذَا لَقَدْ عَجَزْتَ فِيْ اَنْ لَا تَكُوْنَ اعْتَذَرْتَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِمَا اعْتَذَرَ اِلَيْهِ الْمُخَلَّفُوْنَ، فَقَدْ كَانَ كَافِيَکَ ذَنْبَکَ اسْتِغْفَارُ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَکَ قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا زَالُوْا يُؤَنِّبُوْنَنِيْ حَتّٰى اَرَدْتُّ اَنْ اَرْجِعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُكَذِّبَ نَفْسِيْ ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ: هَلْ لَقِيَ هٰذَامَعِيَ مِنْ

خدمت میں آنے لگے، یہ لوگ کچھ اوپر اسّی (۸۰) تھے۔ آپ ﷺ نے ان کی ظاہری حالت کو دیکھ کر ان کے عذر کو قبول فرمایا ان سے بیعت لی اور ان کے لئے دعائے مغفرت کی اور ان کی باطنی حالت کو اللہ کے سپرد کردیا، بالآخر میں حاضر ہوا، سلام کہا، آپ ﷺ مسکرائے تو ضرور لیکن ناراض دکھائی دیتے تھے۔ فرمایا آؤ، میں آپ ﷺ کے سامنے جا کر بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے پیچھے رہ جانے کی کیا وجہ تھی کیا تم نے سواری نہیں خریدی تھی؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں آپ کے علاوہ کسی دنیادار انسان کے پاس بیٹھا ہوتا تو یقیناً میں عذرخواہی کرتا ہوا اس کی ناراضگی سے نجات حاصل کرلیتا کیونکہ مجھے نکتہ آفرینی کا ملکہ حاصل ہے۔ لیکن خدا کی قسم میں خوب جانتا ہوں اگر جھوٹ کہہ کر آپ ﷺ کو راضی کرلیا تو یقیناً اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو مجھ پر ناراض کردے گا، اور اگر میں سچی بات کہوں تو آپ ﷺ مجھ پر ناراض ہوجائیں گے لیکن اللہ کی طرف سے مجھے اچھے انجام کی امید ہے۔ خدا کی قسم مجھے کوئی عذر نہیں تھا، خدا کی قسم میں کبھی اتنا مضبوط اور مالدار نہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس شخص نے سچ کہا ہے، چلے جاؤ اللہ تمہارا فیصلہ فرمائیں گے۔ بنوسلمہ کے کچھ لوگ میرے پیچھے پیچھے چلنے لگے مجھ سے کہا خدا کی قسم اس سے پہلے ہمارے علم میں تم سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہوا، تجھ سے کوئی عذر بھی نہ پیش کیا جاسکا جیسا کہ دیگر پیچھے رہ جانے والوں نے عذر پیش کئے، تمہارے قصور کی معافی کے لئے اتنا ہی کافی تھا کہ رسول اللہ ﷺ تمہارے لئے مغفرت کی دعا فرماتے۔ کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں یہ لوگ مجھے ملامت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے ارادہ کرلیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر اپنی پہلی بات کی تکذیب کردوں لیکن میں نے ان سے پوچھا کیا اس معاملہ میں میرے ساتھ کوئی اور بھی شریک ہے؟ انہوں نے کہا ہاں! تیرے ساتھ دو آدمی اور بھی ہیں جنہوں نے وہی بات کہی ہے جو تو نے کہی

اَحَدٍ قَالُوْا: نَعَمْ لَقِيَهُ مَعَکَ رَجُلَانِ قَالَا مِثْلَ مَا
قُلْتَ وَ قِيْلَ لَهُمَا مِثْلَ مَا قِيْلَ لَکَ قَالَ: قُلْتُ: مَنْ
هُمَا؟ قَالُوْا مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيْعِ الْعَمْرِيُّ، وهِلَالُ بْنُ
اُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ، قَالَ: فَذَكَرُوْا لِيْ رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ
قَدْ شَهِدَا بَدْرًا فِيْهِمَا اُسْوَةٌ قَالَ فَمَضَيْتُ حِيْنَ
ذَكَرُوْهُمَا لِيْ. وَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَ سَلَّمَ عَنْ كَلَامِنَا اَيُّهَا الثَّلٰثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ
عَنْهُ قَالَ: فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ اَوْ قَالَ تَغَيَّرُوْا لَنَا. حَتّٰى
تَنَكَّرَتْ لِيْ فِيْ نَفْسِي الْاَرْضُ فَمَاهِيَ بِالْاَرْضِ
الَّتِيْ اَعْرِفُ، فَلَبِثْنَا عَلٰى ذٰلِکَ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً.
فَاَمَّاصَاحِبَایَ فَاسْتَكَانَا، وَ قَعَدَا فِيْ بُيُوْتِهِمَا يَبْكِيَانِ
وَ اَمَّا اَنَا فَكُنْتُ اَشَبَّ الْقَوْمِ وَ اَجْلَدَهُمْ، فَكُنْتُ
اَخْرُجُ، فَاَشْهَدُ الصَّلٰوةَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَاَطُوْفُ
فِي الْاَسْوَاقِ وَ لَا يُكَلِّمُنِيْ اَحَدٌ، وَّ اٰتِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَاُسَلِّمَ عَلَيْهِ وَ هُوَ فِيْ
مَجْلِسِهٖ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَاَقُوْلُ فِيْ نَفْسِيْ: هَلْ
حَرَّکَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ اَمْ لَا؟ ثُمَّ اُصَلِّيْ قَرِيْبًا
مِّنْهُ وَ اُسَارِقُهُ النَّظَرَ، فَاِذَا اَقْبَلْتُ عَلٰى صَلَاتِيْ نَظَرَ
اِلَيَّ وَ اِذَا الْتَفَتُّ نَحْوَهٗ اَعْرَضَ عَنِّيْ، حَتّٰى اِذَا طَالَ
ذٰلِکَ عَلَيَّ مِنْ جَفْوَةِ الْمُسْلِمِيْنَ مَشَيْتُ حَتّٰى
تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَآئِطِ اَبِيْ قَتَادَةَ وَ هُوَ ابْنُ عَمِّيْ وَ
اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَ اللّٰهِ مَارَدَّ عَلَيَّ
السَّلَامَ. فَقُلْتُ لَهٗ: يَا اَبَا قَتَادَةَ اَنْشُدُکَ بِاللّٰهِ هَلْ
تَعْلَمُنِيْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ
فَسَكَتَ فَعُدْتُ فَنَاشَدْتُهٗ فَسَكَتَ فَعُدْتُ فَنَاشَدْتُهٗ.
فَقَالَ: اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، فَفَاضَتْ عَيْنَایَ وَ

ہے اور نبی ﷺ نے جو بات تجھ سے کہی ہے ان سے بھی وہی بات کہی ہے۔ میں نے کہا وہ کون ہیں انہوں نے کہا مرارہ بن ربیع العمری اور ہلال بن اُمیہ واقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے جب میرے سامنے دو نیک انسانوں کا نام لیا جو غزوہ بدر میں بھی شریک ہوئے میرے لئے اسوہ تھے تو ان کا نام سننے کے بعد میں اپنے پہلے موقف پر قائم رہا۔ رسول اللہ ﷺ نے جنگ تبوک میں نہ شریک ہونے والوں میں صرف ہم تینوں کے مقاطعہ کا حکم فرمایا چنانچہ لوگ ہم سے کنارہ کشی اختیار کر گئے اور بالکل بدل گئے یہاں تک کہ میرے لئے گویا زمین بدل چکی تھی اور اس سے کچھ جان پہچان نہ تھی۔ پچاس روز تک ہماری یہی کیفیت رہی، میرے دونوں ساتھی کمزور تھے اپنے گھروں میں بیٹھ گئے اور رونا شروع کردیا، البتہ میں نوجوان طاقتور تھا، ادائیگی نماز کے لئے مسجد جاتا، بازاروں میں گھومتا لیکن کوئی شخص مجھ سے گفتگو نہ کرتا، ادائیگی نماز کے بعد رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں حاضری دیتا، سلام کہتا اور دل میں یہ خیال کرتا کہ آیا میرے سلام کے جواب میں آپ ﷺ نے لب مبارک ہلائے ہیں یا نہیں؟ پھر میں آپ ﷺ کے قریب ہی نماز پڑھنی شروع کردیتا اور نظریں چرا کر دیکھتا جب میری مشغولیت نماز میں ہوتی تو آپ ﷺ میری طرف دیکھتے اور جب میری توجہ آپ ﷺ کی طرف ہوتی تو آپ ﷺ اعراض فرماتے۔ خلاصہ یہ کہ جب مسلمانوں کی جفاکشی درازتر ہوگئی تو میں ایک روز ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باغ کی دیوار پھاند کر اس کے ہاں پہنچا۔ ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے چچیرے بھائی اور بہترین دوست تھے میں نے سلام کہا مگر خدا کی قسم اس نے میرے سلام کا جواب نہ دیا میں نے کہا ابوقتادہ! میں تجھے اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا تو میرے متعلق جانتا ہے کہ مجھے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ محبت ہے؟ وہ خاموش رہا، میں نے دوبارہ

تَوَلَّيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ، فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِيْ فِيْ سُوْقِ الْمَدِيْنَةِ اِذَا نَبَطِيٌّ مِّنْ نَبَطِ اَهْلِ الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ يَبِيْعُهٗ بِالْمَدِيْنَةِ يَقُوْلُ: مَنْ يَّدُلُّ عَلٰى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ؟ فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيْرُوْنَ لَهٗ اِلَيَّ حَتّٰى جَآءَ نِيْ فَدَفَعَ اِلَيَّ كِتَابًا مِنْ مَّلِكِ غَسَّانَ، وَ كُنْتُ كَاتِبًا، فَقَرَاْتُهٗ فَاِذَا فِيْهِ: "اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهٗ قَدْ بَلَغَنَا اَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ وَ لَمْ يَجْعَلْكَ اللّٰهُ بِدَارِهَوَانٍ وَ لَا مَضِيْعَةٍ فَالْحَقْ بِنَا نُوَاسِكَ" فَقُلْتُ حِيْنَ قَرَاْتُهَا: وَ هٰذِهٖ اَيْضًا مِنَ الْبَلَاءِ فَتَيَمَّمْتُ بِهَا التَّنُّوْرَ فَسَجَرْتُهَا، حَتّٰى اِذَا مَضَتْ اَرْبَعُوْنَ مِنَ الْخَمْسِيْنَ وَاسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ اِذَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَاْتِيْنِيْ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَاْمُرُكَ اَنْ تَعْتَزِلَ امْرَاَتَكَ، فَقُلْتُ: اُطَلِّقُهَا اَمْ مَا ذَا اَفْعَلُ فَقَالَ: لَا بَلِ اعْتَزِلْهَا فَلَا تَقْرَبَنَّهَا وَ اَرْسَلَ اِلٰى صَاحِبَيَّ بِمِثْلِ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِامْرَاَتِيْ الْحَقِيْ بِاَهْلِكِ فَكُوْنِيْ عِنْدَهُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ فَجَآءَ تْ امْرَاَةُ هِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَتْ لَهٗ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَآئِعٌ لَيْسَ لَهٗ خَادِمٌ فَهَلْ تَكْرَهُ اَنْ اَخْدُمَهٗ؟ قَالَ: لَا وَلٰكِنْ لَا يَقْرَبَنَّكِ فَقَالَتْ: اِنَّهٗ وَ اللّٰهِ مَا بِهٖ مِنْ حَرَكَةٍ اِلٰى شَيْءٍ، وَ وَاللّٰهِ مَا زَالَ يَبْكِيْ مُنْذُ كَانَ مِنْ اَمْرِهٖ مَا كَانَ اِلٰى يَوْمِهٖ هٰذَا وَ قَالَ لِيْ بَعْضُ اَهْلِيْ: لَوِ اسْتَاْذَنْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي امْرَاَتِكَ فَقَدْ اَذِنَ لِامْرَاَةِ هِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ اَنْ تَخْدُمَهٗ؟ فَقُلْتُ:

خدا کا واسطہ دیا اس دفعہ بھی وہ چپ رہا پھر میں نے تیسری بار خدا کا واسطہ دے کر پوچھا تو اس نے صرف اتنا کہا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، اس کے جواب سے میری آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ میں دیوار پھاند کر واپس چلا آیا۔

ایک دن میں مدینہ کے بازار میں گھوم پھر رہا تھا کہ ملک شام کا ایک باشندہ کسان جو مدینہ کی منڈی میں غلہ فروخت کرنے آیا تھا میرے متعلق پوچھ رہا تھا کہ مجھے کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن مالک کا پتہ بتا دیجئے، جواباً لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا اس نے میرے پاس پہنچ کر میرے ہاتھ میں غسان کے بادشاہ کا خط پکڑا دیا میں چونکہ لکھنا جانتا تھا میں نے پڑھا اس میں تحریر تھا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارے ساتھی (رسول اللہ ﷺ) نے تجھ پر زیادتی کی ہے حالانکہ اللہ نے تجھے ذلت اور گمنامی کا مقام نہیں دیا پس تم ہمارے پاس چلے آؤ ہم تمہاری حوصلہ افزائی کریں گے۔ میں نے خط پڑھنے کے بعد کہا یہ بھی میری ایک آزمائش ہے فوراً میں نے اس کو تنور میں جھونک دیا۔ جب پچاس دنوں سے چالیس دن گذر گئے اور وحی بھی خاموش رہی تو ایک روز رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ایک قاصد آیا اس نے کہا رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ تم اپنی بیوی سے علیحدگی اختیار کرو میں نے کہا طلاق دے دوں یا کیا کروں؟ قاصد نے کہا نہیں بلکہ علیحدگی اختیار کرو اور قربت نہ کرو میرے دوسرے دو ساتھیوں کی طرف بھی اسی قسم کا پیغام بھجوایا گیا۔ میں نے اپنی بیوی سے کہا اپنے میکے چلی جاؤ اور اس وقت تک وہیں رہو جب تک کہ اللہ تعالیٰ کوئی فیصلہ نہ فرما دیں۔ ہلال بن امیہ کی عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگی یا رسول اللہ! ہلال بن امیہ بہت بوڑھا ہو چکا ہے کوئی خادم بھی نہیں رکھتا کیا اگر میں اس کی خدمت کرتی رہوں تو آپ اس کو ناگوار فرمائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں لیکن اس کو قربت کی اجازت نہیں ہے۔ اس نے کہا خدا کی قسم اس میں کوئی حرکت ہی نہیں

لَا اَسْتَاذِنُ فِيهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ مَا يُدْرِيْنِيْ مَا ذَا يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنْتُهُ، وَ اَنَا رَجُلٌ شَابٌّ، فَلَبِثْتُ بِذٰلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ فَكَمُلَ لَنَا خَمْسُوْنَ لَيْلَةً مِنْ حِيْنَ نُهِيَ عَنْ كَلَامِنَا ثُمَّ صَلَّيْتُ صَلٰوةَ الْفَجْرِ صَبَاحَ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِنَا، فَبَيْنَا اَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَّا قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِيْ وَ ضَاقَتْ عَلَيَّ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ اَوْفٰى عَلٰى سَلْعٍ يَقُوْلُ بِاَعْلٰى صَوْتِهٖ: يَا كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ اَبْشِرْ، فَخَرَرْتُ سَاجِدًا وَ عَرَفْتُ اَنَّهُ قَدْ جَآءَ فَرَجٌ. فَاٰذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ النَّاسَ بِتَوْبَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَيْنَا حِيْنَ صَلّٰى صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُوْنَنَا، فَذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبَيَّ مُبَشِّرُوْنَ وَ رَكَضَ اِلَيَّ رَجُلٌ فَرَسًا وَ سَعٰى سَاعٍ مِنْ اَسْلَمَ قِبَلِيْ وَ اَوْفٰى عَلَى الْجَبَلِ، فَكَانَ الصَّوْتُ اَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا جَاءَ نِيَ الَّذِيْ سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِيْ نَزَعْتُ لَهُ ثَوْبَيَّ فَكَسَوْتُهُمَا اِيَّاهُ بِبَشَارَتِهٖ، وَ اللّٰهِ مَا اَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ، وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا وَانْطَلَقْتُ اَتَاَمَّمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا يُهَنِّئُوْنِيْ بِالتَّوْبَةِ وَ يَقُوْلُوْنَ لِيْ: لِتَهْنِكَ تَوْبَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ حَتّٰى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ جَالِسٌ حَوْلَهُ النَّاسُ، فَقَامَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُهَرْوِلُ حَتّٰى صَافَحَنِيْ وَ هَنَّاَنِيْ وَاللّٰهِ مَا قَامَ

ہے اور جب سے یہ واقعہ رونما ہوا ہے اس وقت سے لے کر آج تک وہ برابر رو رہا ہے۔ میرے بعض گھر والوں نے بھی مجھ سے کہا اگر تم بھی رسول اللہ ﷺ سے اپنی بیوی کے لئے اجازت طلب کرلو اس لئے کہ آپ ﷺ نے ہلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن امیہ کی عورت کو خدمت کرنے کی اجازت عطا فرمادی ہے۔

میں نے جواب دیا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے اجازت نہیں مانگوں گا اور نہیں معلوم آپ ﷺ کیا جواب دیں گے پھر میں تو ایک نوجوان انسان ہوں۔ اسی طرح دس راتیں گذر گئیں، کل پچاس راتیں گذر چکی تھیں، پچاسویں رات کی صبح میں نے صبح کی نماز اپنے گھر کی چھت پر ادا کی اور میری حالت بالکل وہی تھی جس کی نقشہ کشی اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمائی ہے کہ میں اپنی جان سے بیزار ہو چکا تھا اور زمین باوجود وسیع ہونے کے تنگ ہو چکی تھی کہ اچانک میں نے سلع پہاڑی پر بلند آواز کے ساتھ ایک منادی کرنے والے کی آواز کو سنا کہ اے کعب بن مالک! خوش ہو جاؤ میں فوراً سجدے میں گر پڑا اور مجھے معلوم ہوا کہ امید کی کرنیں جلوہ افروز ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اعلان فرمایا، اللہ تعالیٰ نے ہماری توبہ قبول فرمالی ہے۔ لوگ ہمیں خوشخبری دینے کے لئے چل دیئے تھے میرے ساتھیوں کی طرف سے بھی خوشخبری دینے کے لئے لوگ پہنچے اور میری طرف ایک آدمی گھوڑا دوڑاتا ہوا آیا۔ اسلم قبیلہ سے ایک آدمی دوڑتا ہوا پہاڑ پر چڑھ گیا، اس کی آواز گھوڑے سوار سے پہلے پہنچی جب وہ میرے پاس آیا جس کی آواز کو میں نے سنا کہ وہ مجھے خوشخبری سنا رہا ہے تو میں نے اپنے دونوں کپڑے اُتار کر اس کو پہنا دیئے۔ اللہ کی قسم اس وقت میں صرف ان دو کپڑوں کا ہی مالک تھا اور میں نے عاریۃً دو کپڑے لے کر پہن لئے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضری دینے کے لئے چل پڑا۔ راستہ میں لوگ جماعتوں کی شکل میں مجھے توبہ کی قبولیت پر مبارکباد پیش کر رہے تھے اور مجھے کہہ رہے تھے مبارک ہو خدا نے

رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ غَيْرُهُ فَكَانَ كَعْبٌ لَّا يَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ. قَالَ كَعْبٌ: فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ وَ هُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُوْرِ: اَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُذْ وَلَدَتْكَ اُمُّكَ فَقُلْتُ: اَ مِنْ عِنْدِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ؟ قَالَ: لَا بَلْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ، وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذَا سُرَّ اِسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتّٰى كَاَنَّ وَجْهَهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَ كُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مِنْهُ، فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِيْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَ اِلٰى رَسُوْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ فَقُلْتُ: اِنِّيْ اَمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ وَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اِنَّمَا اَنْجَانِيْ بِالصِّدْقِ وَ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ لَّا اُحَدِّثَ اِلَّا صِدْقًا مَا بَقِيْتُ فَوَ اللّٰهِ مَا عَلِمْتُ اَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَبْلَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ صِدْقِ الْحَدِيْثِ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَحْسَنَ مِمَّا اَبْلَانِي اللّٰهُ تَعَالٰى، وَاللّٰهِ مَا تَعَمَّدْتُ كِذْبَةً مُنْذُ قُلْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِلٰى يَوْمِ هٰذَا وَ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ يَحْفَظَنِي اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْمَا بَقِيَ قَالَ: فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ حَتّٰى بَلَغَ: اِنَّهٗ بِهِمْ رَؤُوْفٌ رَّحِيْمٌ. وَ عَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ

تمہاری توبہ قبول فرمائی۔ میں مسجد میں پہنچا، رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے آپ ﷺ کے اردگرد لوگ بیٹھے تھے مجھے آتا دیکھ کر طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عبید اللہ میری طرف لپکے، مصافحہ کیا اور مجھے مبارکباد دی۔ خدا کی قسم مہاجرین سے اس کے علاوہ کوئی دوسرا انسان نہ اُٹھا۔ چنانچہ کعب رضی اللہ عنہ، طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس پیشوائی کو کبھی فراموش نہ فرماتے۔ کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کہا تو آپ ﷺ کا چہرہ مبارک خوشی سے دمک رہا تھا، فرمایا خوش ہوجاؤ جب سے تمہاری والدہ نے تمہیں جنا ہے آج کا دن تمہارے لئے سب سے بہتر دن ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ بشارت نامہ آپ کی طرف سے ہے یا اللہ کی طرف سے، فرمایا نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے ہے اور رسول اللہ ﷺ جب خوش ہوتے تو آپ کا چہرہ مبارک دمک اٹھتا تھا یوں معلوم ہوتا جیسا کہ وہ چاند کا ٹکڑا ہے اس سے ہم آپ ﷺ کی خوشی معلوم کرتے۔ جب میں آپ ﷺ کے سامنے جا کر بیٹھا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری توبہ کی تکمیل تب ہوگی کہ میں اپنے تمام مال سے دستبرداری اختیار کرتا ہوا اللہ اور اس کے رسول کی خدمت میں صدقہ پیش کروں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کچھ مال اپنے قبضہ میں رکھو یہی تمہارے حق میں بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا تو میں خیبر کے حصہ کو اپنے قبضہ میں کرتا ہوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے مجھے سچ بولنے کی بدولت نجات دی ہے اور اب میری توبہ کی تکمیل یہ ہے کہ پوری زندگی سچ بولوں۔ اللہ کی قسم جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سچ بولنے کا عہد کیا تو میں نہیں سمجھتا کہ سچائی کے متعلق مجھ سے زیادہ کسی مسلمان کی آزمائش ہوئی ہو اور خدا کی قسم اس دن سے لے کر آج تک میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا، اور مجھے امید ہے آئندہ بھی اللہ تعالیٰ مجھے جھوٹ سے محفوظ فرمائیں گے۔

الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ حَتّٰی بَلَغَ: اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ."

قَالَ كَعْبٌ: وَاللّٰهِ مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ اِذْ هَدَانِيَ اللّٰهُ لِلْاِسْلَامِ اَعْظَمَ فِيْ نَفْسِيْ مِنْ صِدْقِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنْ لَا اَكُوْنَ كَذَبْتُهٗ فَاَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا، اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِلَّذِيْنَ كَذَبُوْا حِيْنَ اَنْزَلَ الْوَحْيَ شَرَّ مَا قَالَ لِاَحَدٍ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: "سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ اِنَّهُمْ رِجْسٌ وَ مَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ"

قَالَ كَعْبٌ: كُنَّا خُلِّفْنَا اَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ اَمْرِ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ حِيْنَ حَلَفُوْا لَهٗ فَبَايَعَهُمْ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَ اَرْجَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَمْرَنَا حَتّٰى قَضَى اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِ بِذٰلِكَ. قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: "وَ عَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا" وَ لَيْسَ الَّذِيْ ذَكَرَ مِمَّا خُلِّفْنَا تَخَلُّفُنَا عَنِ الْغَزْوِ وَ اِنَّمَا هُوَ تَخْلِيْفُهٗ اِيَّانَا وَ اِرْجَآؤُهٗ اَمْرَنَا عَمَّنْ حَلَفَ لَهٗ وَاعْتَذَرَ اِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَ فِيْ رِوَايَةٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ خَرَجَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَ كَانَ يُحِبُّ اَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ.

وَ فِيْ رِوَايَةٍ وَ كَانَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ اِلَّا نَهَارًا

اللہ تعالیٰ نے آیات نازل فرمائیں "بیشک خدا نے پیغمبر پر مہربانی کی اور مہاجرین اور انصار پر جو باوجود اس کے کہ ان میں سے بعضوں کے دل جلد پھر جانے کو تھے مشکل کی گھڑی میں پیغمبر کے ساتھ رہے، پھر خدا نے ان پر مہربانی فرمائی، بیشک وہ ان پر نہایت شفقت کرنے والا اور مہربان ہے۔ اور ان تینوں پر بھی جن کا معاملہ ملتوی کیا گیا تھا یہاں تک کہ جب زمین باوجود فراخی کے ان پر تنگ ہوگئی اور ان کی جانیں بھی ان پر دوبھر ہوگئیں اور انہوں نے جان لیا کہ خدا کے ہاتھ سے خود اس کے سوا کوئی پناہ نہیں، پھر خدا نے ان پر مہربانی کی تا کہ وہ توبہ کریں یقیناً وہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ اور اے اہل ایمان خدا سے ڈرتے رہو اور راستبازوں کے ساتھ رہو۔"

حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں خدا کی قسم جب سے مجھے اللہ نے اسلام کی دولت سے نوازا ہے مجھ پر اس سے بڑا انعام اور کوئی نہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ گیا وگرنہ جھوٹ بولنے سے میں تباہ و برباد ہوجاتا جیسا کہ جھوٹ بولنے والے تباہ و برباد ہوجاتے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے جھوٹ بولنے والوں کو جس قدر برا قرار دیا ہے شائد دوسرے مجرموں کو اتنا مذموم قرار نہیں دیا۔ ارشاد خداوندی ہے "جب تم ان کے پاس لوٹ کر جاؤ گے تمہارے اوپر خدا کی قسمیں کھائیں گے تا کہ تم ان پر درگذر کرو سو ان کی طرف التفات نہ کرنا یہ ناپاک ہیں اور جو کام یہ کرتے ہیں ان کے بدلے ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ یہ تمہارے آگے قسمیں کھائیں گے تا کہ تم ان سے خوش ہوجاؤ لیکن اگر تم ان سے خوش ہوجاؤ گے تو خدا تو نافرمان لوگوں سے خوش نہیں ہوتا۔" کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں ہمارا تین آدمیوں کا معاملہ ان لوگوں سے پیچھے چھوڑ دیا گیا تھا جن کی عذر خواہی اور قسموں کو قبول کرلیا گیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی بیعت لی اور ان کے لئے دعاء مغفرت فرمائی لیکن ہمارے معاملہ کو رسول اللہ ﷺ نے مؤخر فرمایا یہاں تک کہ اللہ نے ہمارا فیصلہ

فِي الضُّحٰى فَإِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيهِ.﴾

فرماتے ہوئے فرمایا کہ ''وہ تین آدمی جن کا معاملہ مؤخر کردیا گیا تھا۔'' اس آیت کا مطلب یہ لینا کہ وہ تین آدمی جو جنگ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے شریک نہ ہوسکے صحیح نہیں ہے۔ (بخاری و مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ نبی ﷺ جمعرات کے دن غزوہ تبوک کیلئے نکلے اور آپ ﷺ جمعرات کے روز سفر کرنا پسند فرماتے تھے۔

اور ایک روایت میں ہے آپ ﷺ سفر سے واپس چاشت کے وقت تشریف لاتے اولاً مسجد میں دو رکعت ادا فرماتے پھر وہاں بیٹھ جاتے۔

(۲۲) ﴿وَعَنْ اَبِيْ نُجَيْدٍ (بِضَمِّ النُّوْنِ وَ فَتْحِ الْجِيْمِ) عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ هِيَ حُبْلٰى مِنَ الزِّنَا فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ فَدَعَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَلِيَّهَا فَقَالَ: اَحْسِنْ اِلَيْهَا فَإِذَا وَضَعَتْ فَأْتِنِيْ فَفَعَلَ، فَاَمَرَ بِهَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَشُدَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا، ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: تُصَلِّيْ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ قَدْ زَنَتْ؟ قَالَ: لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَ هَلْ وَجَدْتَّ اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ﴾ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: ''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جہینہ قبیلہ کی ایک عورت جو زنا سے حاملہ ہوچکی تھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچ کر کہنے لگی یا رسول اللہ مجھ پر حد لگایئے۔ مجھ سے جرم حد سرزد ہوچکا ہے۔ نبی ﷺ نے اس کے ولی کو بلا کر کہا اس کے ساتھ احسان کرو۔ جب وضع حمل ہوجائے تو اس کو میرے پاس لانا۔ اس آدمی نے آپ ﷺ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اسے حاضر کیا۔ چنانچہ آپ کے حکم سے اس پر کپڑے باندھ دیئے گئے اور رجم کردیا گیا۔ پھر آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ ﷺ زانیہ کی نماز جنازہ پڑھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اس کو مدینہ کے ستر آدمیوں کے درمیان تقسیم کردیا جائے تو تمام کو کافی ہوجائے۔ کیا اس سے زیادہ بہتر توبہ کا تصور ممکن ہے کہ اس نے توبہ کرتے ہوئے اپنی جان کو قربان کردیا ہے۔''

(۲۳) ﴿وَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: "لَوْ اَنَّ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيًا مِّنْ ذَهَبٍ اَحَبَّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهُ وَادِيَانِ. وَ لَنْ يَّمْلَاَ فَاهُ اِلَّا التُّرَابُ وَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ"﴾ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر آدم علیہ السلام کے بیٹے کو سونے کی ایک وادی مل جائے تو وہ آرزو کرے گا کہ اسے دو وادیاں میسر آجائیں۔ آدم علیہ السلام کے بیٹے کے منہ کو قبر کی مٹی کے علاوہ کوئی چیز بھر نہیں سکتی اور جو شخص توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس

(۲۴) ﴿وَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: "يَضْحَكُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَ تَعَالٰى اِلٰى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰ خَرَ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُ هٰذَا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلُ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْلِمُ فَيُسْتَشْهَدُ"﴾ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کی توبہ قبول فرماتا ہے۔"

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ دو آدمیوں کو دیکھ کر ہنسیں گے۔ ان میں سے ایک آدمی دوسرے کا قاتل ہوگا لیکن اس کے باوجود دونوں جنت میں داخل ہوں گے۔ ایک اللہ کی راہ میں جہاد کرتا رہا شہید ہوگیا، پھر اس کے قاتل کو توبہ کی توفیق میسر آئی مسلمان ہوگیا، جہاد کرتا ہوا شہید ہوگیا۔"

(۳) بَابُ الصَّبْرِ

صبر کا بیان

(۷) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا﴾ (آل عمران: ۲۰۰)

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے: "اے اہل ایمان (کفار کے مقابلہ میں) ثابت قدم رہو اور استقامت رکھو اور مورچوں پر جمے رہو اور خدا سے ڈرو تاکہ مراد حاصل کرو۔"

(۸) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَ بَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ﴾ (بقرة: ۱۵۵)

ترجمہ: نیز فرمایا: "اور ہم کسی قدر خوف اور بھوک اور مال اور جانوں اور میووں کے نقصان سے تمہاری آزمائش کریں گے تم صبر کرنے والوں کو (خدا کی خوشنودی کی) بشارت سنادو۔"

(۹) وَ قَالَ تَعَالٰى: ﴿اِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ (الزمر: ۱۰)

ترجمہ: اور فرمایا: "جو صبر کرنے والے ہیں ان کو بیشمار ثواب ملے گا۔"

(۱۰) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَ لَمَنْ صَبَرَ وَ غَفَرَ اِنَّ ذَالِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ﴾ (الشورىٰ: ۴۳)

ترجمہ: نیز فرمایا: "اور جو صبر کرے اور قصور معاف کردے تو یہ ہمت کے کام ہیں۔"

(۱۱) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اِسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِيْنَ.﴾ (البقرة: ۱۵۳)

ترجمہ: اور فرمایا: "صبر اور نماز سے مدد لیا کرو بے شک خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"

(۱۲) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصَّابِرِيْنَ﴾ (محمد: ۳۱)

ترجمہ: اور فرمایا: "اور ہم تم لوگوں کو آزمائیں گے تاکہ جو تم میں لڑائی کرنے والے اور ثابت قدم رہنے والے ہیں ان کو معلوم کریں۔"

(۲۵) ﴿وَعَنْ اَبِیْ مَالِكٍ نِ الْحَارِثِ بْنِ عَاصِمٍ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ترجمہ: "حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نظافت نصف ایمان ہے اور الحمد للہ کا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: "الطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيْزَانَ، وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ. اَوْ تَمْلَأُ. مَا بَيْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ، وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ، وَالصَّبْرُ ضِيَآءٌ، وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ اَوْ عَلَيْكَ. كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ فَبَائِعٌ نَفْسَهٗ فَمُعْتِقُهَا اَوْ مُوْبِقُهَا"﴾ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کلمہ ترازو کو ثواب سے بھر دے گا۔ سبحان اللہ و الحمد للہ کے کلمات آسمان اور زمین کے درمیان فضا کو بھر دیتے ہیں۔ نماز نور ہے، صدقہ دینا ایمان کی دلیل ہے اور صبر کرنا روشنی ہے، قرآن پاک تیرے موافق ہے یا مخالف دلیل کی حیثیت رکھتا ہے، ہر انسان نیک کام کر کے اپنے نفس کو جہنم سے آزاد کرنے والا ہے اور اس کو اللہ کی راہ میں بیچ ڈالا ہے یا بُرے کام کر کے اس کو تباہ و برباد کرنے والا ہے۔"

(٢٦) ﴿وَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ سَعْدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ سِنَانِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ اُنَاسًا مِنَ الْاَنْصَارِ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَاَعْطَاهُمْ، ثُمَّ سَاَلُوْهُ فَاَعْطَاهُمْ حَتّٰى نَفِدَ مَا عِنْدَهٗ، فَقَالَ لَهُمْ حِيْنَ اَنْفَقَ كُلَّ شَيْءٍ بِيَدِهٖ: "مَا يَكُنْ عِنْدِيْ مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهٗ عَنْكُمْ، وَ مَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَ مَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ، وَ مَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ. وَ مَا اُعْطِيَ اَحَدٌ عَطَآءً خَيْرًا وَ اَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ"﴾ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ترجمہ: "حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے دست سوال دراز کیا آپ ﷺ نے انھیں دیا۔ پھر دوبارہ سوال کیا۔ آپ ﷺ نے پھر انھیں دیا۔ یہاں تک کہ جو مال آپ ﷺ کے پاس تھا ختم ہوگیا۔ تمام مال ختم کر لینے کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا جو مال میرے پاس ہے میں اس کو تم سے روک کر نہیں رکھتا البتہ جو شخص سوال کرنے سے کنارہ کش رہا اللہ تعالیٰ اس کو بچاتے ہیں اور جو شخص استغناء اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو غنی کر دیتے ہیں اور جو شخص صبر کرنے کی کوشش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو صابر بنا دیتے ہیں اور کسی شخص کو صبر سے بہتر اور وسیع تر عطیہ نہیں دیا گیا۔"

(٢٧) ﴿وَ عَنْ اَبِيْ يَحْيٰى صُهَيْبِ بْنِ سِنَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: "عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهٗ كُلَّهٗ لَهٗ خَيْرٌ وَ لَيْسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ، اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ، فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ، وَ اِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّآءُ صَبَرَ، فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ"﴾ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: "حضرت صہیب بن سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مؤمن کا معاملہ کس قدر اچھا ہے اس کے جملہ امور اس کے لئے خیر و برکت کا باعث ہیں اور یہ استحقاق صرف مؤمن کو حاصل ہے، اگر اس کو کوئی خوش کن بات پہنچتی ہے تو وہ شکر یہ ادا کرتا ہے اور یہ اسی کے لئے بہتر ہے لیکن اگر اس کو تکلیف دہ خبر پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے یہ بھی اس کے حق میں بہتر ہے۔"

(٢٨) ﴿وَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ الْكَرْبُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: وَاكَرْبَ اَبَتَاهُ!

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی بیماری شدت اختیار کر گئی اور آپ ﷺ پر غشی کے دورے پڑنے لگے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیماری کی شدت

فَقَالَ: لَیسَ عَلٰی اَبِیکِ کَرْبٌ بَعْدَ الْیَوْمِ، فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ یَا اَبَتَاهُ! اَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ، یَا اَبَتَاهُ! جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَاْوَاهُ، یَا اَبَتَاهُ اِلٰی جِبْرِیْلَ نَنْعَاهُ، فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَطَابَتْ اَنْفُسُکُمْ اَنْ تَحْثُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ التُّرَابَ؟﴾ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

دیکھ کر بول اٹھیں ہائے میرے ابا کس قدر کربناک ہیں، یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا آج کے بعد تیرے ابا کو کچھ تکلیف نہیں ہوگی۔ جب آپ ﷺ فوت ہوگئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے روتے ہوئے کہا اے ابا آپ ﷺ نے پروردگار کے بلائے کو قبول فرمالیا، اے ابا جنت الفردوس آپ ﷺ کا مقام ہے، اے ابا ہم جبریل علیہ السلام کو آپ ﷺ کی موت کی خبر دیتے ہیں۔ آپ ﷺ کے مدفون ہونے کے بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تعجب کے عالم میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے کہتی ہیں: تم نے رسول اللہ ﷺ پر مٹی ڈالنے کو کیسے گوارا کیا؟''

(٢٩) ﴿وَ عَنْ اَبِیْ زَیْدٍ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدِ بْنِ حَارِثَةَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ وَ حِبِّهٖ وَابْنِ حِبِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اَرْسَلَتْ بِنْتُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ اِنَّ ابْنِیْ قَدِ احْتُضِرَ فَاشْهَدْنَا، فَاَرْسَلَ یُقْرِئُ السَّلَامَ وَ یَقُوْلُ: اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَ لَهٗ مَا اَعْطٰی وَ کُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَاَرْسَلَتْ اِلَیْهِ تُقْسِمُ عَلَیْهِ لَیَاْتِیَنَّهَا فَقَامَ وَ مَعَهٗ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ، وَ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَ رِجَالٌ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فَرُفِعَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ الصَّبِیُّ فَاَقْعَدَهٗ فِیْ حِجْرِهٖ وَ نَفْسُهٗ تَقَعْقَعُ، فَفَاضَتْ عَیْنَاهُ فَقَالَ سَعْدٌ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: "هٰذِهٖ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ قُلُوْبِ عِبَادِهٖ وَ فِیْ رِوَایَةٍ فِیْ قُلُوْبِ مَنْ شَآءَ مِنْ عِبَادِهٖ وَ اِنَّمَا یَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَآءَ"﴾ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

وَ مَعْنٰی "تَقَعْقَعُ" تَتَحَرَّکُ وَ تَضْطَرِبُ.

ترجمہ: ''حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کے غلام، محبوب، محبوب کے بیٹے بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ کی ایک بیٹی نے آپ ﷺ کی طرف پیغام بھیجا کہ میرا بیٹا نزع کے عالم میں ہے آپ ﷺ تشریف لائیں، آپ ﷺ نے سلام کے بعد پیغام بھیجا کہ جو کچھ اس نے ہم سے لے لیا وہ بھی اسی کا تھا اور جو کچھ اس نے ہم کو عطا کیا وہ بھی اسی کا ہے، خدا کے ہاں تو ہر چیز کا وقت معین ہے پس صبر کرنا چاہئے اور ثواب ڈھونڈنا چاہئے۔ بیٹی نے دوبارہ قسم دے کر پیغام بھیجا کہ آپ ﷺ ضرور تشریف لائیں اس پر آپ ﷺ جانے کے لئے تیار ہوگئے۔ آپ ﷺ کے ساتھ سعد بن عبادہ، معاذ بن جبل، ابی بن کعب، زید بن ثابت اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ بچے کو اٹھا کر آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا، آپ ﷺ نے بچے کو اپنی گود میں اٹھا لیا بچے کی جان کنی کی حالت کو دیکھ کر آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! یہ کیا؟ فرمایا یہ رحمت ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں اس کو ودیعت فرمایا ہے اور ایک روایت میں ہے اپنے بندوں میں سے جس کے دل میں چاہتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بھی اپنے ان بندوں کو اپنی رحمت سے نوازتا ہے جو لوگوں پر رحم

(۳۰) ﴿وَ عَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: كَانَ مَلِكٌ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَ كَانَ لَهٗ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَبِرَ قَالَ لِلْمَلِكِ: اِنِّيْ قَدْ كَبِرْتُ فَابْعَثْ اِلَيَّ غُلَامًا اُعَلِّمْهُ السِّحْرَ، فَبَعَثَ اِلَيْهِ غُلَامًا يُعَلِّمُهٗ وَ كَانَ فِيْ طَرِيْقِهٖ اِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ فَقَعَدَ اِلَيْهِ وَ سَمِعَ كَلَامَهٗ فَاَعْجَبَهٗ، وَ كَانَ اِذَا اَتَى السَّاحِرَ مَرَّ بِالرَّاهِبِ وَ قَعَدَ اِلَيْهِ. فَاِذَا اَتَى السَّاحِرَ ضَرَبَهٗ، فَشَكَا ذٰلِكَ اِلَى الرَّاهِبِ فَقَالَ: اِذَا خَشِيْتَ السَّاحِرَ فَقُلْ: حَبَسَنِيْ اَهْلِيْ وَ اِذَا خَشِيْتَ اَهْلَكَ فَقُلْ: حَبَسَنِيَ السَّاحِرُ

فَبَيْنَمَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ اِذْ اَتٰى عَلٰى دَآبَّةٍ عَظِيْمَةٍ قَدْ حَبَسَتِ النَّاسَ فَقَالَ: اَلْيَوْمَ اَعْلَمُ السَّاحِرُ اَفْضَلُ اَمِ الرَّاهِبُ اَفْضَلُ؟ فَاَخَذَ حَجَرًا فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَمْرُ الرَّاهِبِ اَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ اَمْرِ السَّاحِرِ فَاقْتُلْ هٰذِهِ الدَّآبَّةَ حَتّٰى يَمْضِيَ النَّاسُ، فَرَمَا هَا فَقَتَلَهَا وَ مَضَى النَّاسُ فَاَتَى الرَّاهِبَ، فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ: اَيْ بُنَيَّ اَنْتَ الْيَوْمَ اَفْضَلُ مِنِّيْ قَدْ بَلَغَ مِنْ اَمْرِكَ مَا اَرٰى وَ اِنَّكَ سَتُبْتَلٰى فَاِنِ ابْتُلِيْتَ فَلَا تَدُلَّ عَلَيَّ وَ كَانَ الْغُلَامُ يُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ الْاَبْرَصَ وَ يُدَاوِي النَّاسَ مِنْ سَآئِرِ الْاَدْوَآءِ فَسَمِعَ جَلِيْسٌ لِلْمَلِكِ كَانَ قَدْ عَمِيَ فَاَتَاهُ بِهَدَايَا كَثِيْرَةٍ فَقَالَ: مَا هٰهُنَا لَكَ اَجْمَعُ اِنْ اَنْتَ شَفَيْتَنِيْ فَقَالَ: اِنِّيْ لَا اَشْفِيْ اَحَدًا

کرتے ہیں۔‘‘

اور ’’تقعقع‘‘ کے معنی ہیں حرکت کرنا اور مضطرب ہونا۔

ترجمہ: ’’حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہلے زمانہ میں ایک بادشاہ کا ایک جادوگر تھا وہ بوڑھا ہوگیا تو اس نے بادشاہ سے کہا: میں تو اب بوڑھا ہوگیا ہوں اس لئے ایک لڑکے کو میرے سپرد کرو تا کہ میں اسے جادو کا علم سکھاؤں۔ بادشاہ نے جادوگر کے پاس جادو سیکھنے کے لئے ایک لڑکا بھیجا، اس لڑکے کے راستہ میں ایک راہب تھا، لڑکا راہب کے پاس بھی بیٹھنے لگا، لڑکے کو راہب کی باتیں بہت پسند آئیں۔ لڑکا جب بھی جادوگر کے پاس جاتا راستے میں راہب کی مجلس میں بیٹھتا، جادوگر لڑکے کو دیر کے ساتھ آنے کی وجہ سے سزا بھی دیتا چنانچہ لڑکے نے راہب کے پاس شکایت کی، راہب نے کہا جب تم جادوگر سے خطرہ محسوس کرو تو اسے کہو مجھے گھر والوں نے روک رکھا تھا اور گھر والوں سے خطرہ محسوس ہو تو انہیں کہو مجھے جادوگر نے روک لیا تھا۔ اسی دوران ایک مرتبہ لڑکے نے اپنے راستہ میں دیکھا کہ ایک بہت بڑے جانور نے لوگوں کا راستہ روک رکھا ہے لڑکے نے کہا آج معلوم ہوجائے کہ یہ ساحر بہتر ہے یا وہ راہب افضل ہے چنانچہ اس نے ایک پتھر اٹھایا اور دعا کی اے اللہ! اگر تیرے نزدیک راہب کا معاملہ جادوگر کے معاملہ سے درست ہے تو اس جانور کو مار ڈال تا کہ لوگ راستہ سے گذر سکیں، یہ دعا کر کے اس نے پتھر جانور کو مارا وہ مرگیا، لوگوں کا راستہ کھل گیا۔ لڑکے نے راہب کو تمام واقعہ کہہ سنایا، راہب نے کہا آج تجھ کو مجھ پر فضیلت حاصل ہوگئی ہے اور میرے خیال میں اب تو ایسے مقام پر پہنچ گیا ہے جہاں تجھے مصائب میں مبتلا ہونا پڑے گا۔ پس جب تجھے مصیبتوں میں گرفتار ہونا پڑے تو میرے متعلق کسی کو کچھ نہ بتانا۔ اب یہ لڑکا مادرزاد اندھوں، برص زدہ انسانوں اور دیگر تمام بیماریوں میں مبتلا انسانوں کا علاج کرتا اسکے روحانی علاج سے وہ تندرست ہو جاتے۔

اِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ تَعَالٰى فَاِنْ اٰمَنْتَ بِاللّٰهِ تَعَالٰى
دَعَوْتُ اللّٰهَ، فَشَفَاكَ فَاٰمَنَ بِاللّٰهِ تَعَالٰى فَشَفَاهُ
اللّٰهُ تَعَالٰى، فَاَتَى الْمَلِكَ فَجَلَسَ اِلَيْهِ كَمَا كَانَ
يَجْلِسُ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ: مَنْ رَدَّ عَلَيْكَ
بَصَرَكَ؟ قَالَ: رَبِّيْ قَالَ: اَوَ لَكَ رَبٌّ غَيْرِيْ؟
قَالَ: رَبِّيْ وَ رَبُّكَ اللّٰهُ. فَاَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ
حَتّٰى دَلَّ عَلَى الْغُلَامِ فَجِيْءَ بِالْغُلَامِ فَقَالَ لَهُ
الْمَلِكُ: اَيْ بُنَيَّ قَدْ بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ مَا تُبْرِىءُ
الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَ تَفْعَلُ وَ تَفْعَلُ فَقَالَ: اِنِّيْ لَا
اَشْفِيْ اَحَدًا اِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ تَعَالٰى. فَاَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ
يُعَذِّبُهُ حَتّٰى دَلَّ عَلَى الرَّاهِبِ فَجِيْءَ بِالرَّاهِبِ
فَقِيْلَ: لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِيْنِكَ فَاَبٰى، فَدَعَا بِالْمِنْشَارِ
فَوُضِعَ الْمِنْشَارُ فِيْ مَفْرِقِ رَاْسِهٖ فَشَقَّهُ حَتّٰى وَقَعَ
شِقَّاهُ، ثُمَّ جِيْءَ بِجَلِيْسِ الْمَلِكِ فَقِيْلَ لَهٗ: ارْجِعْ
عَنْ دِيْنِكَ، فَاَبٰى فَوُضِعَ الْمِنْشَارُ فِيْ مَفْرِقِ رَاْسِهٖ
فَشَقَّهُ حَتّٰى وَقَعَ شِقَّاهُ، ثُمَّ جِيْءَ بِالْغُلَامِ فَقِيْلَ: لَهٗ
ارْجِعْ عَنْ دِيْنِكَ، فَاَبٰى فَدَفَعَهُ اِلٰى نَفَرٍ مِّنْ
اَصْحَابِهٖ فَقَالَ: اذْهَبُوْا بِهٖ اِلٰى جَبَلِ كَذَا وَ كَذَا،
فَاصْعَدُوْا بِهِ الْجَبَلَ فَاِذَا بَلَغْتُمْ ذِرْوَتَهٗ فَاِنْ رَجَعَ عَنْ
دِيْنِهٖ وَ اِلَّا فَاطْرَحُوْهُ، فَذَهَبُوْا بِهٖ فَصَعِدُوْا بِهِ الْجَبَلَ
فَقَالَ، اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْهِمْ بِمَا شِئْتَ فَرَجَفَ بِهِمُ
الْجَبَلُ فَسَقَطُوْا وَ جَآءَ يَمْشِيْ اِلَى الْمَلِكِ، فَقَالَ
لَهُ الْمَلِكُ، مَافُعِلَ بِاَصْحَابِكَ؟ فَقَالَ، كَفَانِيْهِمُ
اللّٰهُ تَعَالٰى، فَدَفَعَهٗ اِلٰى نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ:
اذْهَبُوْا بِهٖ فَاحْمِلُوْهُ فِيْ قُرْقُوْرٍ وَّ تَوَسَّطُوْا بِهِ الْبَحْرَ
فَاِنْ رَجَعَ عَنْ دِيْنِهٖ وَ اِلَّا فَاقْذِفُوْهُ فَذَهَبُوْا بِهٖ فَقَالَ:

چنانچہ بادشاہ کا ایک مصاحب جو اندھا ہوگیا تھا وہ لڑکے کی خدمت میں بہت تحائف لیکر پہنچا اور کہنے لگا اگر آپ مجھے شفا دے دیں تو یہ تمام چیزیں تمہیں دے دی جائیں گی۔ لڑکے نے کہا میں کسی کو شفا نہیں دے سکتا، شفا تو صرف اللہ دے سکتا ہے اگر تو اللہ پر ایمان لے آئے تو میں اللہ سے دعا کروں گا کہ وہ تجھے شفا عنایت کرے چنانچہ وہ ایمان لے آیا اللہ نے اسے شفا بخش دی۔ بادشاہ کا مصاحب حسب معمول بادشاہ کے پاس آکر بیٹھ گیا، بادشاہ نے کہا تجھے بصارت کیسے نصیب ہوگئی؟ اس نے کہا میرے پروردگار نے مجھے عطا فرمائی ہے۔ بادشاہ نے کہا کیا میرے علاوہ تمہارا کوئی اور رب بھی ہے؟ اس نے کہا میرا اور تیرا رب اللہ ہے، بادشاہ نے اس کو گرفتار کرنے اور تشدد کرنے کا حکم صادر فرمایا، تشدد برداشت نہ کرتے ہوئے اس نے لڑکے کا پتہ بتا دیا۔ چنانچہ لڑکے کو بادشاہ کی کچہری میں پیش کیا گیا۔ بادشاہ نے اس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا بیٹا اب تیرے جادو کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ تو جادو سے مادرزاد اندھوں اور برص والوں کو تندرست کر دیتا ہے اور تو بہت ماہر ہوگیا ہے۔ لڑکے نے کہا شفا میں نہیں دیتا شفا دینے والا صرف اللہ ہے، لڑکے کو بھی گرفتار کرلیا گیا اور اس پر تشدد کیا گیا، تشدد کی تاب نہ لاکر لڑکے نے راہب کا پتہ بتا دیا چنانچہ راہب کو بھی پکڑ کر لایا گیا اور اس سے کہا گیا تم اپنا دین چھوڑ دو اس نے انکار کیا تو بادشاہ نے آرا منگوایا اور اس سے راہب کے سر کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ اس کے بعد بادشاہ کے مصاحب کو لایا گیا اس سے کہا گیا کہ تم اپنے دین سے باز آجاؤ اس نے بھی انکار کیا تو اس کے سر کے درمیان آرا رکھ کر اس کے بھی دو ٹکڑے کروادیئے۔ ان کے بعد لڑکے کو لایا گیا اس نے انکار کر دیا۔ بادشاہ نے اس کو ایک خاص جماعت کے حوالے کر دیا اور حکم دیا کہ اس کو فلاں پہاڑ کی چوٹی پر لے جاؤ اور اگر اپنا دین چھوڑ دے تو بہتر ورنہ اس کو نیچے دھکا دے دو۔ حسب الحکم وہ اس کو پہاڑ کی چوٹی پر لے گئے لڑکے نے وہاں پہنچ

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْھِمْ بِمَا شِئْتَ فَانْکَفَاتْ بِھِمُ السَّفِیْنَۃُ فَغَرِقُوْا وَجَاءَ یَمْشِیْ اِلَی الْمَلِکِ فَقَالَ لَہُ الْمَلِکُ: مَافُعِلَ بِاَصْحَابِکَ؟ فَقَالَ: کَفَانِیْھِمُ اللّٰہُ تَعَالٰی، فَقَالَ لِلْمَلِکِ: اِنَّکَ لَسْتَ بِقَاتِلِیْ حَتّٰی تَفْعَلَ مَاآمُرُکَ بِہٖ، قَالَ مَا ھُوَ؟ قَالَ: تَجْمَعُ النَّاسَ فِیْ صَعِیْدٍ وَّاحِدٍ وَّ تَصْلُبُنِیْ عَلٰی جِذْعٍ ثُمَّ خُذْسَھْمًا مِنْ کِنَانَتِیْ، ثُمَّ ضَعِ السَّھْمَ فِیْ کَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قُلْ: بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ ارْمِنِیْ فَاِنَّکَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِکَ قَتَلْتَنِیْ فَجَمَعَ النَّاسَ فِیْ صَعِیْدٍ وَاحِدٍ وَ صَلَبَہٗ عَلٰی جِذْعٍ ثُمَّ اَخَذَ سَھْمًامِنْ کِنَانَتِہٖ ثُمَّ وَضَعَ السَّھْمَ فِیْ کَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قَالَ: بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّ الْغُلَامِ، ثُمَّ رَمَاہُ فَوَقَعَ السَّھْمُ فِیْ صُدْغِہٖ فَوَضَعَ یَدَ ہٗ فِیْ صُدْغِہٖ فَمَاتَ فَقَالَ النَّاسُ:اٰمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ فَاُتِیَ الْمَلِکُ فَقِیْلَ لَہٗ: اَرَاَیْتَ مَا کُنْتَ تَحْذَرُ قَدْ وَاللّٰہِ نَزَلَ بِکَ حَذَرُکَ، قَدْ اٰمَنَ النَّاسُ فَاَمَرَ بِالْاُخْدُوْدِ بِاَفْوَاہِ السِّکَکِ فَخُدَّتْ، وَ اُضْرِمَ فِیْھَا النِّیْرَانُ وَ قَالَ، مَنْ لَّمْ یَرْجِعْ عَنْ دِیْنِہٖ فَاَقْحِمُوْہُ فِیْھَا اَوْ قِیْلَ لَہٗ: اقْتَحِمْ، فَفَعَلُوْا حَتّٰی جَآءَ تِ امْرَاَۃٌ وَ مَعَھَا صَبِیٌّ لَّھَا فَتَقَا عَسَتْ اَنْ تَقَعَ فِیْھَا، فَقَالَ لَھَا الْغُلَامُ: یَا اُمَّہْ اِصْبِرِیْ فَاِنَّکِ عَلَی الْحَقِّ﴾ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

ذِرْوَۃُ الْجَبَلِ اَعْلَاہُ وَ ھِیَ بِکَسْرِ الذَّالِ الْمُعْجَمَۃِ وَ ضَمِّھَا، وَ الْقُرْقُوْرُ بِضَمِّ الْقَافَیْنِ نَوْعٌ مِّنَ السُّفُنِ، وَ الصَّعِیْدُ ھُنَا الْاَرْضُ الْبَارِزَۃُ، وَ الْاُخْدُوْدُ الشُّقُوْقُ فِی الْاَرْضِ کَا لنَّھْرِ الصَّغِیْرِ، وَ اُضْرِمَ اُوْقِدَ، وَ انْکَفَاتْ اَیْ اِنْقَلَبَتْ، وَ تَقَاعَسَتْ

کر دعا کی، اے اللہ! جس طرح تو چاہے مجھے ان کی طرف سے کافی ہوجا، چنانچہ پہاڑ زلزلہ کی لپیٹ میں آگیا وہ سب نیچے گر گئے اور لڑکا بادشاہ کے پاس پہنچا، بادشاہ نے کہا تیرے ساتھی کہاں گئے لڑکے نے کہا مجھ کو اللہ نے ان سے بچالیا پھر بادشاہ نے اس کو چند لوگوں کے ساتھ بھیجا کہ اس کو ایک چھوٹی کشتی میں سوار کرو جب سمندر کے درمیان پہنچو تو اگر دین سے باز نہ آئے تو اس کو سمندر میں پھینک دو۔ جب وہ وسط سمندر میں پہنچے تو لڑکے نے دعا کی اے اللہ! جس طرح تو چاہے مجھے نجات دے، دعا مانگتے ہی کشتی اُلٹ گئی وہ سب ڈوب گئے اور لڑکا صحیح سلامت بادشاہ کے پاس پہنچا۔ بادشاہ نے پوچھا تیرے ساتھی کہاں ہیں لڑکے نے جواب دیا اللہ نے مجھے ان سے بچا لیا اور بادشاہ سے کہا تو اس وقت تک مجھے قتل نہیں کرسکتا جب تک تم میری بات پر عمل نہ کرو۔ بادشاہ نے کہا وہ کیا بات ہے لڑکے نے کہا تمام لوگوں کو ایک میدان میں جمع کرو اور مجھے سولی دینے کیلئے کسی لکڑی پر لٹکاؤ پھر میرے ترکش سے ایک تیر لے کر کمان کے چلہ پر رکھو پھر بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّ الْغُلَامِ اللہ کے نام کے ساتھ جو لڑکے کا رب ہے کہہ کر مجھے تیر مارو اس طرح تم مجھے قتل کرسکو گے۔ بادشاہ نے سب لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا لڑکے کو سولی پر لٹکایا اسی کے ترکش سے ایک تیر لے کر کمان کے چلہ پر رکھ کر بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّ الْغُلَامِ کہہ کر تیر مارا، تیر اس کی کنپٹی میں جا کر لگا، لڑکے نے وہیں اپنا ہاتھ رکھ دیا اور مر گیا، لوگوں نے کہا ہم لڑکے کے رب پر ایمان لے آئے۔ بادشاہ کو اس بات سے آگاہ کیا گیا کہ جس بات کا تجھے خطرہ تھا وہی بات ہوگئی تمام لوگ ایمان لا چکے ہیں۔ بادشاہ نے سڑکوں میں خندقیں کھودنے اور ان میں آگ جلانے کا حکم دیا چنانچہ اسکے حکم کے مطابق عمل کیا گیا بادشاہ نے حکم دیا جو شخص اپنے دین سے باز نہ آئے اس کو ان میں ڈال دو چنانچہ ان کو آگ میں جھونک دیا گیا آخر ایک عورت آئی جس کے ساتھ اس کا ایک بچہ بھی تھا اس نے آگ میں داخل

تَوَقَّفْتُ وَ جَبُنْتُ.

(۳۱) ﴿وَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ بِامْرَاَةٍ تَبْکِیْ عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ: اتَّقِی اللّٰهَ وَاصْبِرِیْ فَقَالَتْ: اِلَیْکَ عَنِّیْ، فَاِنَّکَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِیْبَتِیْ، وَ لَمْ تَعْرِفْهُ فَقِیْلَ لَهَا: اِنَّهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ، فَاَتَتْ بَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهٗ بَوَّابِیْنَ فَقَالَتْ: لَمْ اَعْرِفْکَ فَقَالَ: اِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰی﴾ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

وَ فِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ تَبْکِیْ عَلٰی صَبِیٍّ لَهَا.

(۳۲) ﴿وَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی: مَا لِعَبْدِی الْمُؤْمِنِ عِنْدِیْ جَزَآءٌ اِذَا قَبَضْتُ صَفِیَّهٗ مِنْ اَهْلِ الدُّنْیَا ثُمَّ احْتَسَبَهٗ اِلَّا الْجَنَّةَ﴾ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

(۳۳) ﴿وَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ عَنِ الطَّاعُوْنِ فَاَخْبَرَهَا اَنَّهٗ کَانَ عَذَابًا یَبْعَثُهُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ فَجَعَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ، فَلَیْسَ مِنْ عَبْدٍ یَقَعُ فِی الطَّاعُوْنِ، فَیَمْکُثُ فِیْ بَلَدِهٖ صَابِرًا مُحْتَسِبًا یَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا یُصِیْبُهٗ اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اِلَّا کَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِ الشَّهِیْدِ﴾ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

(۳٤) ﴿وَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَالَ: اِذَا ابْتَلَیْتُ عَبْدِیْ بِحَبِیْبَتَیْهِ فَصَبَرَ عَوَّضْتُهٗ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ، یُرِیْدُ عَیْنَیْهِ﴾ (رَوَاهُ

ہونے سے پس وپیش کیا تو لڑکا بول اٹھا اماں صبر کرو یقیناً تم حق پر ہو''

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک عورت کے پاس سے گذرے وہ ایک قبر کے پاس رورہی تھی آپ ﷺ نے فرمایا اللہ سے ڈر اور صبر اختیار کر۔ عورت بولی جاؤ اپنا کام کرو آپ ﷺ کو مجھ جیسی مصیبت کا سامنا نہیں ہوا، عورت نے آپ ﷺ کو پہچانا نہیں تھا۔ اس سے کہا گیا یہ تو نبی ﷺ تھے تو وہ آپ ﷺ کے مکان پر آئی وہاں کوئی دربان موجود نہ تھا آپ ﷺ سے معذرت کرتے ہوئے کہا میں نے آپ ﷺ کو پہچانا نہیں تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا صبر تو پہلی چوٹ پر ہوتا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ عورت اپنے بچے پر رورہی تھی۔''

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں میرے پاس مؤمن انسان کے لئے جب میں اس کی دنیوی محبوب چیز کو چھین لوں اور وہ صبر کرے، سوائے جنت کے کوئی بدلہ نہیں۔''

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے متعلق دریافت کیا، آپ ﷺ نے ان کو بتایا طاعون عذاب الٰہی تھا جن لوگوں پر چاہتا تھا مسلط کردیتا تھا اب اللہ نے اس کو ایمانداروں کیلئے رحمت بنا دیا ہے پس جو مؤمن انسان طاعون کی بیماری میں مبتلا ہوجائے وہ صبر اور طلب ثواب کی نیت سے اپنے شہر میں ہی رہے اس بات پر یقین کرلے کہ اللہ نے جولکھ دیا ہے وہ پہنچ کر رہے گا تو اس کو شہید کے برابر ثواب ملے گا۔''

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ اللہ عز وجل نے فرمایا جب میں اپنے بندے کو اس کی دو محبوب چیزوں (آنکھوں) میں مبتلا کردوں (یعنی بینائی جاتی رہے) اس پر وہ صبر کرے ان کے عوض میں اس کو

الْبُخَارِیُّ)

جنت عطا کرتا ہوں۔"

(۳۵) ﴿وَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ قَالَ قَالَ لِی ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَلَا اُرِیْکَ امْرَاَةً مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ؟ فَقُلْتُ: بَلٰی قَالَ هٰذِهِ الْمَرْاَةُ السَّوْدَآءُ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَتْ: اِنِّیْ اُصْرَعُ وَ اِنِّیْ اَتَکَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ تَعَالٰی لِیْ قَالَ: اِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَ لَکِ الْجَنَّةُ وَ اِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ تَعَالٰی اَنْ یُعَافِیَکِ فَقَالَتْ: اَصْبِرُ فَقَالَتْ: اِنِّیْ اَتَکَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ لَا اَتَکَشَّفَ فَدَعَا لَهَا﴾ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

ترجمہ: "حضرت عطا بن ابی رباحؒ بیان کرتے ہیں کہ مجھے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کیا میں تجھے جنت کی حقدار عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا ضرور دکھایئے، اس نے کہا یہ سیاہ فام عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آکر کہنے لگی مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے اور میری شرمگاہ سے کپڑا ہٹ جاتا ہے میرے لئے اللہ سے دعا کیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا اگر تو صبر کر سکے تو اس کا ثواب جنت ہے اور اگر تو چاہے تو میں اللہ سے تیری صحت کے لئے دعا کرتا ہوں۔ اس نے کہا میں صبر کرتی ہوں لیکن میرے لئے دعا فرمائیں کہ بے پردگی نہ ہو، آپ ﷺ نے دعا فرمائی۔"

(۳٦) ﴿وَ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یَحْکِیْ نَبِیًّا مِنَ الْاَنْبِیَآءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَ سَلَامُهٗ عَلَیْهِمْ ضَرَبَهٗ قَوْمُهٗ فَاَدْمَوْهُ وَهُوَیَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ وَ هُوَ یَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔﴾ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں گویا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں آپ ﷺ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے ایک پیغمبر کے بارے میں فرما رہے تھے کہ اس کو قوم نے اس قدر مارا کہ اس کو لہولہان کر دیا وہ اپنے چہرے سے خون پونچھ رہا تھا اور کہہ رہا تھا اے اللہ میری قوم کو معاف فرما یہ جانتے نہیں ہیں۔"

(۳۷) ﴿وَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: مَا یُصِیْبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَ لَا وَصَبٍ وَ لَا هَمٍّ وَ لَا حَزَنٍ وَ لَا اَذًی وَ لَا غَمٍّ حَتَّی الشَّوْکَةُ یُشَاکُهَا اِلَّا کَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَایَاهُ﴾ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ).

وَ الْوَصَبُ: الْمَرَضُ.

ترجمہ: "حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو تھکان، بیماری، غم، تکلیف اور کانٹا لگنے سے جو پریشانی ہوتی ہے اس کے بدلے میں اس کے صغیرہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

الوصب کے معنی بیماری کے ہیں۔"

(۳۹) ﴿وَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ: مَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَیْرًا یُّصِبْ مِنْهُ﴾ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

وَ ضَبَطُوْا یُصَبْ بِفَتْحِ الصَّادِ وَ کَسْرِهَا.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ جس سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اس کو مصائب میں گرفتار رکھتا ہے۔

"یُصِب" صاد پر زبر یا زیر کے ساتھ دونوں طرح صحیح ہے۔

(٤٠) ﴿وَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ اَصَابَهٗ، فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَ تَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ﴾ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی تکلیف کے آنے پر کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے اگر اس سے کوئی چارہ نہ ہو تو یہ کلمات کہے ''اے اللہ مجھے اس وقت تک زندہ رکھئے جب تک میرے لئے زندہ رہنا بہتر ہے اور اس وقت فوت کر دیجئے جب میرے حق میں فوت ہونا بہتر ہو۔''

(٤١) ﴿وَعَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ هُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهٗ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْنَا: اَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا اَلَا تَدْعُوْلَنَا؟ فَقَالَ: قَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ يُؤْخَذُ الرَّجُلُ، فَيُحْفَرُ لَهٗ فِي الْاَرْضِ، فَيُجْعَلُ فِيْهَا، ثُمَّ يُؤْتٰى بِالْمِنْشَارِ فَيُوْضَعُ عَلٰى رَاْسِهٖ فَيُجْعَلُ نِصْفَيْنِ، وَ يُمْشَطُ بِاَمْشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ لَحْمِهٖ وَ عَظْمِهٖ مَا يَصُدُّهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ، وَ اللّٰهِ لَيُتِمَّنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْاَمْرَ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَآءَ اِلٰى حَضْرَ مَوْتَ لَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ وَالذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهٖ، وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ﴾ (رواه البخارى)

وَ فِيْ رِوَايَةٍ: وَ هُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً وَّ قَدْ لَقِيْنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ شِدَّةً.

ترجمہ: ''حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے (کفار کی ایذا رسانیوں کا) شکوہ کیا آپ ﷺ کعبہ کے سائے میں ایک چادر کو تکیہ بنا کر لیٹے ہوئے تھے، ہم نے عرض کیا آپ ﷺ ہمارے لئے غلبہ کی دعا کیوں نہیں فرماتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا تم سے پہلے بعض لوگوں کو پکڑ لیا جاتا، گڑھا کھودا جاتا، اس میں اس کو گاڑا جاتا، اس کے سر پر آرہ چلایا جاتا اور اس کے ٹکڑے کر دیئے جاتے اور بعض کو لوہے کی کنگھیوں سے اس کے گوشت کو نوچا جاتا ہڈیاں تک متاثر ہو جاتی تھیں لیکن اس کے باوجود وہ دین سے روگردانی نہ کرتا۔ خدا کی قسم اللہ تعالیٰ اسلام کی تکمیل فرمائے گا اور امن کی کیفیت یہ ہوگی کہ ایک سفر کرنے والا صنعاء سے حضر موت تک سفر کرے گا لیکن وہ صرف خدا سے ڈر کھائے گا اور وہ اپنی بکریوں پر بھیڑیوں کا خوف نہ رکھے گا لیکن تم جلد بازی سے کام لے رہے ہو۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ چادر سر کے نیچے رکھے ہوئے تھے اور ہمیں مشرکین کی طرف سے تکلیفیں پہنچی تھیں۔''

(٤٢) ﴿وَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمَ حُنَيْنٍ اٰثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَاسًا فِي الْقِسْمَةِ فَاَعْطَى الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ، وَ اَعْطٰى عُيَيْنَةَ بْنَ حِصْنٍ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَ اَعْطٰى نَاسًا مِنْ اَشْرَافِ الْعَرَبِ، وَ

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ حنین میں رسول اللہ ﷺ نے غنیموں کو تقسیم فرماتے ہوئے کچھ لوگوں کے ساتھ تالیف قلبی کرتے ہوئے ترجیحی سلوک اختیار فرمایا، چنانچہ اقرع بن حابس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سو اونٹ عطا فرمائے عیینہ بن حصن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی اتنے ہی دیئے اور عرب کے

اٰثَرَهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْقِسْمَةِ فَقَالَ رَجُلٌ: وَاللّٰهِ اِنَّ هٰذِهٖ قِسْمَةٌ مَاعُدِلَ فِيْهَا وَ مَا اُرِيْدَ فِيْهَا وَجْهُ اللّٰهِ فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَاُخْبِرَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَاَتَيْتُهٗ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ، فَتَغَيَّرَ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَانَ كَالصِّرْفِ ثُمَّ قَالَ: فَمَنْ يَعْدِلُ اِذَا لَمْ يَعْدِلِ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ ثُمَّ قَالَ: يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى قَدْ اُوْذِيَ بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ فَقُلْتُ: لَا جَرَمَ لَا اَرْفَعُ اِلَيْهِ بَعْدَ هَا حَدِيْثًا﴾ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَ قَوْلُهٗ كَالصِّرْفِ هُوَ بِكَسْرِ الصَّادِ الْمُهْمَلَةِ: وَ هُوَ صِبْغٌ اَحْمَرُ.

اشراف کے ساتھ ترجیحی سلوک کرتے ہوئے انہیں زیادہ دیا، ایک شخص بول اُٹھا اللہ کی قسم! یہ تقسیم منصفانہ نہیں ہے اور نہ ہی اس میں اللہ کی رضا مندی کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے۔ میں نے کہا اللہ کی قسم! میں ضرور اللہ کے رسول کو اس سے مطلع کروں گا۔ چنانچہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ کو مطلع کیا، اس کو سن کر آپ ﷺ کا چہرہ مبارک سرخ ہوگیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا جب اللہ اور اس کا رسول عدل و انصاف نہ کریں تو کون انصاف کرے گا؟ پھر فرمایا اللہ موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے ان کو اس سے کہیں زیادہ اذیتیں پہنچائی گئیں لیکن انہوں نے صبر کیا۔ آپ ﷺ کی کیفیت دیکھ کر میں نے دل میں کہا کہ اس کے بعد آپ ﷺ کی خدمت میں اس قسم کی بات نہیں پہنچاؤں گا۔

کالصرف: صاد کے زیر کے ساتھ ہے۔ وہ سرخ رنگ جس سے سرخ کھال کو رنگا جاتا ہے۔

(٤٣) ﴿وَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا، وَ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ اَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهٖ حَتّٰى يُوَافِيَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: اِنَّ عِظَمَ الْجَزَآءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ، وَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اِذَا اَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ، فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا وَ مَنْ سَخِطَ فَلَهُ السُّخْطُ﴾ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ)

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ اپنے کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو دنیا ہی میں اس کو جلدی سزا دے دیتا ہے اور جب کسی بندے کے ساتھ بُرائی کا ارادہ کرتا ہے تو باوجود اس کے گناہوں کے سزا دینے سے رکا رہتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے روز اس کو پوری سزا دیتا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا ثواب کی زیادتی تکلیفوں کی زیادتی پر موقوف ہے بیشک اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو محبوب جانتا ہے تو اس کو آزمائشوں میں گرفتار کرتا ہے پس جو شخص آزمائشوں کے باوجود خوش رہا اس کو اللہ کی خوشنودی حاصل ہوگی اور جو شخص ناخوش ہوا اس پر اللہ ناخوش ہوا۔''

ترمذیؒ نے اس کو حدیث حسن کہا ہے۔

(٤٤) ﴿وَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ ابْنٌ لِاَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَشْتَكِيْ، فَخَرَجَ

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک لڑکا بیمار تھا ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھر سے باہر

اَبُوْطَلْحَةَ فَقُبِضَ الصَّبِيُّ، فَلَمَّا رَجَعَ اَبُوْطَلْحَةَ قَالَ: مَا فَعَلَ ابْنِيْ؟ قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ وَهِيَ اُمُّ الصَّبِيِّ: هُوَ اَسْكَنُ مَا كَانَ فَقَرَّبَتْ اِلَيْهِ الْعَشَآءَ، فَتَعَشّٰى ثُمَّ اَصَابَ مِنْهَا، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَتْ: وَارُوا الصَّبِيَّ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَبُوْطَلْحَةَ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ. فَقَالَ: اَعَرَّسْتُمُ اللَّيْلَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا، فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَ لِيْ اَبُوْطَلْحَةَ: اِحْمِلْهُ حَتّٰى تَاْتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ بَعَثَ مَعَهُ بِتَمَرَاتٍ فَقَالَ: اَمَعَهُ شَيْءٌ؟ قَالَ: نَعَمْ تَمَرَاتٌ، فَاَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَمَضَغَهَا، ثُمَّ اَخَذَهَا مِنْ فِيْهِ فَجَعَلَهَا فِيْ فِي الصَّبِيِّ، ثُمَّ حَنَّكَهُ وَ سَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ﴾ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَ فِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ: فَرَاَيْتُ تِسْعَةَ اَوْلَادٍ كُلُّهُمْ قَدْ قَرَؤُا الْقُرْاٰنَ يَعْنِيْ مِنْ اَوْلَادِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَوْلُوْدِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: مَاتَ ابْنٌ لِّاَبِيْ طَلْحَةَ مِنْ اُمِّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ لِاَهْلِهَا: لَا تُحَدِّثُوْا اَبَا طَلْحَةَ بِابْنِهِ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا اُحَدِّثُهُ، فَجَآءَ فَقَرَّبَتْ اِلَيْهِ عَشَاءً فَاَكَلَ وَ شَرِبَ، ثُمَّ تَصَنَّعَتْ لَهُ اَحْسَنَ مَا كَانَتْ تَصَنَّعُ قَبْلَ ذٰلِكَ فَوَقَعَ بِهَا، فَلَمَّا اَنْ رَاَتْ اَنَّهُ قَدْ شَبِعَ وَ اَصَابَ مِنْهَا قَالَتْ يَا اَبَا طَلْحَةَ اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ قَوْمًا اَعَارُوْا عَارِيَتَهُمْ اَهْلَ بَيْتٍ فَطَلَبُوْا عَارِيَتَهُمْ اَلَهُمْ اَنْ يَّمْنَعُوْهُمْ؟ قَالَ: لَا فَقَالَتْ: فَاحْتَسِبْ ابْنَكَ قَالَ: فَغَضِبَ ثُمَّ قَالَ: تَرَكْتِنِيْ حَتّٰى اِذَا تَلَطَّخْتُ ثُمَّ اَخْبَرْتِنِيْ بِابْنِيْ، فَانْطَلَقَ حَتّٰى اَتٰى

نکلے تو اس کا انتقال ہوگیا واپس آئے تو لڑکے کے بارے میں پوچھا، لڑکے کی والدہ اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جواب دیا پہلے کی نسبت بہت زیادہ سکون میں ہے اور اس کے سامنے رات کا کھانا لاکر رکھ دیا اس نے کھانا کھایا، بیوی سے مجامعت کی، اس کے بعد اُم سلیم نے کہا لڑکے کو دفن کرو۔ صبح کے وقت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تمام واقعہ سنایا۔ آپ ﷺ نے پوچھا کیا تم نے رات کو ہمبستری کی تھی؟ ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ ان دونوں کے لئے برکت عطا فرما۔ چنانچہ اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں لڑکا تولد ہوا۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں مجھے ابوطلحہ نے کہا کہ اس بچے کو نبی ﷺ کی خدمت میں لے جاؤ اور اس کے ساتھ کچھ کھجوریں بھی بھیج دیں، آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ جواب دیا ہاں کھجوریں ہیں۔ آپ ﷺ نے ان کو منہ میں چبا کر بچے کے منہ میں رکھا اس طرح اس کو تحنیک فرمائی اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔" (بخاری ومسلم)

بخاری کی روایت میں ہے کہ ابن عیینہ نے بیان کیا کہ ایک انصاری نے بتایا کہ میں نے اس عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے نو لڑکوں کو دیکھا ان سب نے قرآن پاک پڑھا۔

مسلم کی روایت میں ہے کہ اُمّ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک لڑکا فوت ہوگیا، اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے گھر والوں سے کہا اس کے بیٹے کے بارے میں تم ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کچھ نہ بتانا میں خود ہی ان کو بتاؤں گی۔ چنانچہ جب وہ آئے تو اس نے ان کے سامنے رات کا کھانا پیش کیا اس نے کھانا کھایا اس کے بعد اُمّ سلیم نے زیب و زینت لگانے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی پہلے سے زیادہ بن سنور کر سامنے آئی، ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے ساتھ ہمبستری کی، جب اُمّ سلیمؓ نے دیکھا کہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِمَا كَانَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: بَارَكَ اللّٰهُ فِيْ لَيْلَتِكُمَا قَالَ: فَحَمَلَتْ قَالَ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ وَهِيَ مَعَهٗ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذَا اَتَى الْمَدِيْنَةَ مِنْ سَفَرٍ لَا يَطْرُقُهَا طُرُوْقًا، فَدَنَوْا مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ، فَاحْتَبَسَ عَلَيْهَا اَبُوْطَلْحَةَ وَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: يَقُوْلُ اَبُوْطَلْحَةَ: اِنَّكَ لَتَعْلَمُ يَا رَبِّ اَنَّهٗ يُعْجِبُنِيْ اَنْ اَخْرُجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذَا خَرَجَ وَ اَدْخُلَ مَعَهٗ اِذَا دَخَلَ وَ قَدِ احْتَبَسْتُ بِمَا تَرٰى، تَقُوْلُ اُمُّ سُلَيْمٍ: يَا اَبَا طَلْحَةَ مَا اَجِدُ الَّذِيْ كُنْتُ اَجِدُ اِنْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا وَ ضَرَبَهَا الْمَخَاضُ حِيْنَ قَدِمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا، فَقَالَتْ: لِيْ اُمِّيْ يَا اَنَسُ لَا يُرْضِعُهٗ اَحَدٌ تَغْدُوْا بِهٖ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ، فَلَمَّا اَصْبَحَ احْتَمَلْتُهٗ فَانْطَلَقْتُ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ، وَ ذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيْثِ.

وہ سیراب ہوگیا ہے اور اس کی حاجت نفسانی پوری ہوچکی ہے تو اپنے خاوند سے کہنے لگیں ابوطلحہ! مجھے بتاؤ اگر کوئی قوم کسی کو اپنی کوئی چیز عاریۃً دے دیتی ہے پھر اس کو واپس طلب کرے تو کیا انہیں اس کا حق پہنچتا ہے کہ وہ عاریۃً چیز کو واپس لوٹانے سے انکار کردیں؟ ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا نہیں، اُمّ سلیمؓ نے کہا آپ اپنے بیٹے کے بارے اللہ سے ثواب طلب کریں (اس کا انتقال ہوگیا) ابوطلحہ (ناراض ہوکر) کہنے لگے تم نے مجھے بتایا ہی نہیں۔ جب میں مجامعت کر بیٹھا تو پھر تم نے بیٹے کے فوت ہونے کا تذکرہ کیا، یہ کہا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تمام واقعہ کہہ سنایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تمہاری رات کو بابرکت فرمائے۔ ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اُمّ سلیم حاملہ ہوگئیں۔ رسول اللہ ﷺ کسی سفر میں تھے، اُم سلیم بھی سفر میں آپ ﷺ کے ساتھ تھیں اور رسول اللہ ﷺ جب سفر سے مدینہ تشریف فرما ہوتے تو رات کو نہ آتے۔ چنانچہ مدینہ کے قریب پہنچے تو اُمّ سلیم کو دردِزہ شروع ہوگیا، ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اُمّ سلیم کے پاس رکنا پڑا اور رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا کرتے تھے اے اللہ بے شک تو جانتا ہے کہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ جب بھی رسول اللہ ﷺ مدینہ سے نکلیں تو میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ نکلوں اور جب آپ ﷺ مدینہ میں داخل ہوں تو میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ داخل ہوں، تجھے معلوم ہے کہ میں اب رک گیا ہوں۔ اُم سلیم کہنے لگیں ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اب مجھے وہ تکلیف نہیں رہی جس کو میں پہلے محسوس کرتی تھی لہٰذا ہم بھی چلیں ہم وہاں سے چلے۔ مدینہ پہنچے تو دردزہ شروع ہوگیا اور لڑکا پیدا ہوا۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے میری والدہ نے کہا کہ اس بچے کو کوئی دودھ نہ پلائے، کل رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے جائیں گے۔ چنانچہ صبح کے وقت میں نے بچے کو اٹھایا اور رسول اللہ

ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پہلی تمام حدیث کو بیان کیا۔

(٤٥) ﴿وَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرَعَةِ، اِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِکُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ﴾ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ طاقتور وہ نہیں جو دوسروں کو پچھاڑ دیتا ہے طاقتور تو صرف وہ انسان ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھے۔''

وَالصُّرَعَةُ بِضَمِّ الصَّادِ وَ فَتْحِ الرَّآءِ وَ اَصْلُهٗ عِنْدَ الْعَرَبِ مَنْ یَصْرَعُ النَّاسَ کَثِیْرًا.

الصرعة: صاد پر پیش اور را پر زبر کے ساتھ اس کی اصل عربوں میں یہ ہے کہ جو اکثر لوگوں کو پچھاڑ دے۔

(٤٦) ﴿وَ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ صُرَدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ وَ رَجُلَانِ یَسْتَبَّانِ وَ اَحَدُهُمَا قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهٗ، وَانْتَفَخَتْ اَوْدَاجُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ: اِنِّیْ لَاَعْلَمُ کَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا یَجِدُ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ذَهَبَ مِنْهُ مَا یَجِدُ فَقَالُوْا لَهٗ، اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: تَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ﴾ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

ترجمہ: ''حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں موجود تھا کہ دو آدمی آپس میں دست و گریباں ہو گئے ایک کا چہرہ سرخ ہو گیا اور اس کی گردن کی رگیں پھول گئیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے اگر یہ اس کو کہہ دے تو اس کا غم و غصہ دور ہو جائے۔ اگر اعوذ باللّٰه من الشیطان الرجیم پڑھ لے تو اس کی یہ حالت دور ہو جائے، صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس سے کہا کہ نبی ﷺ تیرے بارے میں فرماتے ہیں کہ اعوذ باللّٰه من الشیطان الرجیم پڑھ لے''

(٤٧) ﴿وَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: مَنْ کَظَمَ غَیْظًا، وَ هُوَ قَادِرٌ عَلٰی اَنْ یُنْفِذَهٗ دَعَاهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَ تَعَالٰی عَلٰی رُءُ وْسِ الْخَلَائِقِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ حَتّٰی یُخَیِّرَهٗ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ مَا شَآءَ﴾ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ، وَالتِّرْمِذِیُّ وَ قَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ)

ترجمہ: ''حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص غصہ کو پی جاتا ہے حالانکہ وہ اس کو نافذ کرنے پر قادر تھا قیامت کے دن اللہ پاک اس کو تمام مخلوقات کے سامنے بلوا کر اختیار دیں گے کہ حور عین میں سے جس کو چاہے پسند کر لے۔''

(٤٨) ﴿وَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ: اَوْصِنِیْ، قَالَ: لَا تَغْضَبْ، فَرَدَّدَ مِرَارًا، قَالَ: لَا تَغْضَبْ﴾ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے عرض کیا مجھے وصیت کیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا غصہ چھوڑ دیجئے۔ آپ ﷺ نے بار بار دہرایا غصہ چھوڑ دیجئے۔''

(٤٩) ﴿وَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: مَا يَزَالُ الْبَلَآءُ بِالْمُؤْمِنِ وَ الْمُؤْمِنَةِ فِیْ نَفْسِهٖ وَ وَلَدِهٖ وَ مَالِهٖ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ تَعَالٰى وَ مَا عَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ﴾ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

اللہ ﷺ نے فرمایا مؤمن مرد اور مؤمنہ عورت کی جان، اولاد، مال پر مصیبتیں آتی رہتی ہیں یہاں تک کہ جب وہ اللہ سے ملاقات کرتا ہے تو اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں ہوتا۔"

(۵۰) ﴿وَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ فَنَزَلَ عَلَى ابْنِ اَخِيْهِ الْحُرِّ بْنِ قَيْسٍ، وَ كَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِيْنَ يُدْنِيْهِمْ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَكَانَ الْقُرَّاءُ اَصْحَابَ مَجْلِسِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ مُشَاوَرَتِهٖ كُهُوْلًا كَانُوْا اَوْ شُبَّانًا فَقَالَ عُيَيْنَةُ لِابْنِ اَخِيْهِ: يَا ابْنَ اَخِیْ لَکَ وَجْهٌ عِنْدَ هٰذَا الْاَمِيْرِ فَاسْتَاْذِنْ لِیْ عَلَيْهِ، فَاسْتَاْذَنَ، فَاَذِنَ لَهٗ عُمَرُ، فَلَمَّادَخَلَ قَالَ: هِیَ يَاابْنَ الْخَطَّابِ، فَوَ اللّٰهِ مَا تُعْطِيْنَا الْجَزْلَ وَ لَا تَحْكُمُ فِيْنَا بِالْعَدْلِ، فَغَضِبَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتّٰى هَمَّ اَنْ يُوْقِعَ بِهٖ. فَقَالَ لَهُ الْحُرُّ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ، وَ اِنَّ هٰذَا مِنَ الْجَاهِلِيْنَ، وَاللّٰهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِيْنَ تَلَاهَا، وَ كَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى﴾ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں عیینہ بن حصن اپنے بھتیجے حر بن قیس کے پاس آئے اور حر بن قیس ان لوگوں میں سے ہیں جن کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا قریبی سمجھتے تھے اور قرآء لوگ بھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں بیٹھتے اور ان کے مشیر تھے جن میں کچھ ادھیڑ عمر والے اور کچھ نوجوان تھے۔ عیینہ نے اپنے بھتیجے حر بن قیس سے کہا حضرت عمر امیر المومنین کے ہاں تیرا مقام ہے میرے لئے وہاں جانے کی اجازت طلب کیجئے۔ چنانچہ انہوں نے اجازت مانگی اجازت مل گئی۔ جب وہ مجلس میں آئے تو عیینہ نے کہا کہ اے ابن الخطاب! رضی اللہ تعالیٰ عنہ خدا کی قسم نہ تو ہمیں زیادہ مال عطا کرتا ہے اور نہ ہی تو ہم میں عدل و انصاف کر رہا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی بات سن کر ناراض ہوگئے، قریب تھا کہ اس پر دست درازی شروع کر دیتے۔ یہ حالت دیکھ کر حر بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا (خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ) "معافی اختیار کرو نیکی کا حکم دو اور جاہلوں سے روگردانی کرو اور یہ جاہلوں میں سے ہے۔" اللہ کی قسم اس آیت کی تلاوت کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کچھ حرکت نہ کی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب اللہ کے مطابق بہت زیادہ عمل کرتے تھے۔"

(۵۱) ﴿وَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: اِنَّهَا سَتَكُوْنُ بَعْدِیْ اَثَرَةٌ وَ اُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَاْمُرُنَا؟ قَالَ: تُؤَدُّوْنَ الْحَقَّ الَّذِیْ

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عنقریب میرے بعد ایک دوسرے پر ترجیح کا سلسلہ شروع ہوجائے گا اور کچھ ایسے امور جن کو تم ناپسند کروگے، صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں کیا

عَلَيْكُمْ وَ تَسْأَلُوْنَ اللّٰهَ الَّذِيْ لَكُمْ﴾ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
وَالْاَثَرَةُ: الْاِنْفِرَادُ بِالشَّيْءِ عَمَّنْ لَهُ فِيْهِ حَقٌّ.

حکم ہے؟ فرمایا جو حقوق تم پر ہیں تم ان کو ادا کرتے رہو اور اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے سوال کرتے رہو۔"

الاثرۃ ترجیح دینا۔ مطلب یہ ہے کہ جس میں دوسروں کا بھی حق ہو اس کا اکیلے حق دار بن جانا۔

(٥٢) ﴿وَعَنْ اَبِيْ يَحْيٰى اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَسْتَعْمِلُنِيْ كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا، فَقَالَ: اِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ﴾ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَاُسَيْدُ بِضَمِّ الْهَمْزَةِ. وَحُضَيْرٌ بِحَآءٍ مَهْمَلَةٍ مَضْمُوْمَةٍ وَ ضَادٍ مُعْجَمَةٍ مَفْتُوْحَةٍ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ.

ترجمہ: "حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار میں سے ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ مجھے عامل بنا دیجئے جیسا کہ آپ ﷺ نے فلاں انسان کو عامل بنایا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم میرے بعد ترجیحی سلوک دیکھو گے پس تمہیں صبر کرنا ہوگا یہاں تک کہ حوض کوثر پر تمہاری میرے ساتھ ملاقات ہو۔"

"اسید" ہمزہ کے پیش کے ساتھ اور "حضیر" حاء مهملة (یعنی بغیر نقطے کے) پیش کے ساتھ اور ضاد پر زبر کے ساتھ ہے واللہ اعلم۔

(٥٣) ﴿وَ عَنْ اَبِيْ اِبْرَاهِيْمَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَيَامِهِ الَّتِيْ لَقِيَ فِيْهَا الْعَدُوَّ اِنْتَظَرَ، حَتّٰى اِذَا مَالَتِ الشَّمْسُ قَامَ فِيْهِمْ فَقَالَ: يَآ اَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَآءَ الْعَدُوِّ، وَاسْأَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ، فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا، وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتٰبِ وَ مُجْرِيَ السَّحَابِ، وَ هَازِمَ الْاَحْزَابِ، اِهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ﴾ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَ بِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ.

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ دشمن کے مقابلہ میں تھے، سورج کے ڈھلنے کا انتظار فرما رہے تھے۔ آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر فرمایا اے لوگو! دشمن کے ساتھ جنگ کرنے کی تمنا نہ کرو اور اللہ سے سلامتی کا سوال کرو پس جب تمہارا ان سے مقابلہ ہو جائے تو صبر کرو اور (اچھی طرح جان لو) کہ جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اے اللہ! کتاب نازل فرمانے والے، بادلوں کو چلانے والے، لشکروں کو شکست دینے والے ان کو شکست دے اور ان پر ہمیں غالب فرما۔"

(٤) باب الصّدق

سچائی کا بیان

(١٣) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْنَ﴾ (توبة: ١١٩)

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے: "اے اہل ایمان خدا سے ڈرتے رہو اور سچوں کے ساتھ رہو۔"

(١٤) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَالصّٰدِقِيْنَ وَ الصّٰدِقَاتِ﴾ (الاحزاب: ٣٥)

ترجمہ: نیز فرمایا: ''اور سچے مرد اور سچی عورتیں۔''

(١٥) وَ قَالَ تَعَالٰى: ﴿فَلَوْ صَدَقُو اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ﴾ (محمد: ٢١)

ترجمہ: نیز فرمایا: ''تو اگر یہ لوگ خدا سے سچے رہنا چاہتے تو ان کے لئے بہت اچھا ہوتا۔''

(٥٤) ﴿وَ اَمَّا الْاَحَادِيْثُ. فَالْاَوَّلُ: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ، وَ اِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ، وَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا، وَ اِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ اِلَى الْفُجُوْرِ، وَ اِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ، وَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا﴾ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ترجمہ: پہلی حدیث: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں آپ نے فرمایا کہ سچائی نیکی کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی برابر سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں اس کو ''صدیق'' لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ برائی کی رہنمائی کرتا ہے اور برائی جہنم میں لے جاتی ہے اور آدمی برابر جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں ''کذّاب'' لکھا جاتا ہے۔''

(٥٥) ﴿الثاني: عَنْ اَبِيْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: دَعْ مَا يُرِيْبُكَ اِلٰى مَالَا يُرِيْبُكَ، فَاِنَّ الصِّدْقَ طَمَانِيْنَةٌ، وَالْكَذِبَ رِيْبَةٌ.(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ)﴾

قَوْلُهُ: "يُرِيْبُكَ" هُوَ بِفَتْحِ الْيَاءِ وَ ضَمِّهَا: وَ مَعْنَاهُ اتْرُكْ مَا تَشُكُّ فِيْ حِلِّهٖ وَاعْدِلْ اِلٰى مَا لَا تَشُكُّ فِيْهِ.

ترجمہ: دوسری حدیث: ''حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے (سن کر یہ کلمات) یاد کئے۔ شک میں مبتلا کرنے والی چیزوں کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کو اختیار کرو جو شک وشبہ سے بلند ہوں (یاد رکھو) سچائی باعث اطمینان ہے اور جھوٹ شک وشبہ کا سرچشمہ ہے، امام ترمذی نے کہا حدیث صحیح ہے''

''یُرِیْبُکَ'' یا پر زبر اور پیش دونوں طرح صحیح ہے۔ راب یریب یا اراب یریب اس کے معنی ہیں جس چیز کے حلال ہونے میں شک ہوا سے چھوڑ دو اور ایسی چیز کو اختیار کرو جس میں تمہیں شک نہ ہو۔

(٥٦) ﴿الثَّالِثُ: عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ صَخْرِ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِهِ الطَّوِيْلِ فِيْ قِصَّةِ هِرَقْلَ، قَالَ هِرَقْلُ: فَمَا ذَا يَامُرُكُمْ. يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ اَبُوْسُفْيَانَ قُلْتُ: يَقُوْلُ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَحْدَهٗ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا، وَاتْرُكُوْا مَا

ترجمہ: تیسری حدیث: ''حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہرقل کے قصہ کی طویل حدیث بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہرقل نے سوال کیا کہ وہ پیغمبر تم کو کس بات کا حکم دیتا ہے؟ ابوسفیان کہتے ہیں میں نے جواب دیا کہ وہ ہمیں کہتے ہیں تم ایک اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور جو بات تمہارے آبا واجداد کہتے ہیں

يَقُوْلُ اٰبَاؤُكُمْ وَيَاْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ، وَالصِّدْقِ، وَالعَفَافِ، وَالصِّلَةِ﴾ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(٥٧) ﴿اَلرَّابِعُ: عَنْ اَبِىْ ثَابِتٍ وَ قِيْلَ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَ قِيْلَ اَبِى الْوَلِيْدِ، سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ وَ هُوَ بَدَرِيٌّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ تَعَالٰى الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَآءِ وَ اِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ﴾ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

(٥٨) ﴿اَلْخَامِسُ: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَزَا نَبِىٌّ مِنَ الْاَنْبِيَآءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَ سَلَامُهٗ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِقَوْمِهٖ لَا يَتْبَعْنِىْ رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَاَةٍ وَ هُوَ يُرِيْدُ اَنْ يَّبْنِىَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ بِهَا وَ لَا اَحَدٌ بَنٰى بُيُوْتًا لَمْ يَرْفَعْ سُقُوْفَهَا، وَ لَا اَحَدٌ اشْتَرٰى غَنَمًا اَوْ خَلِفَاتٍ وَ هُوَ يَنْتَظِرُ اَوْلَادَهَا. فَغَزَا فَدَنَا مِنَ الْقَرْيَةِ صَلٰوةَ الْعَصْرِ اَوْ قَرِيْبًا مِّنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ: اِنَّكِ مَاْمُوْرَةٌ وَ اَنَا مَاْمُوْرٌ، اَللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيْنَا، فَحُبِسَتْ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَجَمَعَ الْغَنَآئِمَ فَجَآءَتْ يَعْنِى النَّارَ لِتَاْكُلَهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا فَقَالَ: اِنَّ فِيْكُمْ غُلُوْلًا فَلْيُبَايِعْنِىْ مِنْ كُلِّ قَبِيْلَةٍ رَجُلٌ، فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ: فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ فَلْيُبَايِعْنِىْ قَبِيْلَتُكَ، فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ فَجَآؤُوْا بِرَاْسٍ مِثْلِ رَاْسِ بَقَرَةٍ مِّنَ الذَّهَبِ فَوَضَعَهَا فَجَآءَتِ النَّارُ فَاَكَلَتْهَا فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَآئِمُ لِاَحَدٍ قَبْلَنَا ثُمَّ اَحَلَّ اللّٰهُ لَنَا الْغَنَآئِمَ لِمَا رَاٰى ضُعْفَنَا وَ عِجْزَنَا فَاَحَلَّهَا لَنَا﴾ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

"اَلْخَلِفَاتُ" بِفَتْحِ الْخَآءِ الْمُعْجَمَةِ وَ كَسْرِ

اس سے باز آجاؤ اور وہ ہمیں نماز پڑھنے کا حکم دیتے ہیں، سچائی، پاکدامنی، صلہ رحمی کرنے کی تاکید کرتے ہیں۔"

ترجمہ: چوتھی حدیث: "حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بدری صحابی روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا جوشخص صدق دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے شہادت طلب کرتا ہے اگرچہ وہ اپنے بستر پر فوت ہو تب بھی اللہ تعالیٰ اس کو شہداء کے مراتب کا مستحق ٹھہرائے گا۔"

ترجمہ: پانچویں حدیث: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انبیاء کرام میں سے ایک پیغمبر نے جہاد کے لئے نکلتے وقت اپنی قوم سے کہا کہ وہ آدمی میرے ساتھ نہ آئے جس نے کسی عورت سے نکاح کرلیا ہے لیکن ابھی تک اس کو گھر میں نہیں لایا جب کہ اس کے پروگرام میں اس کو گھر لانا ہے اور وہ شخص بھی میرے ساتھ نہ نکلے جس نے مکان تعمیر کرلیا ہے لیکن چھت نہیں ڈالی اور وہ شخص بھی نہ چلے جس نے حاملہ بکریاں یا حاملہ اونٹنیاں خریدی ہوں اور وہ ان کی ولادت کا منتظر ہے اس کے بعد وہ جہاد پر نکلے۔ عصر کی نماز کے قریب اس بستی کے پاس پہنچے جن سے جہاد کرنا تھا تو انہوں نے سورج کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ تو بھی اللہ کے حکم کا پابند ہے اور میں بھی اس کے حکم کا پابند ہوں۔ اے اللہ سورج کو روک لیجئے، سورج رک گیا یہاں تک کہ اللہ نے فتح سے نوازا۔ انہوں نے غنیمتوں کو یکجا کرنے کا حکم دیا آسمان سے آگ آئی تاکہ ان کو جلا ڈالے لیکن آگ نے نہ جلایا، اس پر پیغمبر نے فرمایا یقیناً تم نے غنیمت کے مال میں خیانت کی ہے لہٰذا ہر قبیلہ سے ایک آدمی میرے ہاتھ پر بیعت کرے۔ چنانچہ ایک آدمی کا ہاتھ ان کے ہاتھ سے چپک گیا، تو انہوں نے فرمایا کہ تم میں خیانت ہے پس چاہئے کہ تمہارا پورا قبیلہ میرے ہاتھوں پر بیعت کرے چنانچہ دو یا تین آدمیوں کے ہاتھ ان کے ہاتھ پر چپک گئے۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا

اللَّامِ: جَمْعُ خَلِفَةٍ وَ هِيَ النَّاقَةُ الْحَامِلُ.

تم نے خیانت کی ہے تو وہ ایک گائے کے سر جیسا سونے کا سر لائے تو اسے بھی مال غنیمت میں رکھ دیا، آگ آئی تو اسے کھا گئی۔ ہم سے پہلے کسی کے لئے غنیمت حلال نہ تھی پھر اللہ نے ہماری کمزوری اور عاجزی دیکھ کر حلال کر دیا۔"

"خلفات" خائے معجمہ پر زبر اور لام پر زیر کے ساتھ خلفة کی جمع ہے گابھن اونٹنی۔

(٥٩) ﴿اَلسَّادِسُ: عَنْ اَبِیْ خَالِدٍ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، فَاِنْ صَدَقَا وَ بَيَّنَا بُوْرِکَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا، وَ اِنْ كَتَمَا وَ كَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا﴾ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ترجمہ: چھٹی حدیث: "حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بائع، مشتری جب تک جدا نہ ہوں اختیار باقی رہتا ہے، اگر وہ دونوں سچ بولیں اور کھول کر وضاحت کر دیں تو ان کے کاروبار میں برکت ہوگی اور اگر (عیب کو) چھپائیں کذب بیانی سے کام لیں تو ان کے کاروبار کی برکت ختم ہو کر رہ جاتی ہے۔"

(٥) بَابُ الْمُرَاقَبَةِ

مراقبہ کا بیان

(١٦) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿الَّذِيْ يَرَاکَ حِيْنَ تَقُوْمُ وَ تَقَلُّبَکَ فِي السَّاجِدِيْنَ﴾ (الشعراء: ٢١٩، ٢٢٠)

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے: "جو تم کو جب تم (تہجد وغیرہ کے وقت) اٹھتے ہو دیکھتا ہے اور نمازیوں میں تمہارے پھرنے کو بھی۔"

(١٧) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَ هُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ﴾ (حديد: ٤)

ترجمہ: نیز فرمایا: "اور تم جہاں کہیں ہو وہ تمہارے ساتھ ہے۔"

(١٨) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَ لَا فِي السَّمَآءِ﴾ (آل عمران: ٦)

ترجمہ: نیز فرمایا: "خدا (ایسا خبیر وبصیر ہے کہ) کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں نہ زمین میں اور نہ آسمان میں۔"

(١٩) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَ مَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ﴾ (غافر: ١٩)

ترجمہ: نیز فرمایا: "وہ آنکھوں کی خیانت کو جانتا ہے اور جو باتیں سینوں میں پوشیدہ ہیں ان کو بھی۔"

وَالْاٰيٰتُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَعْلُوْمَةٌ.

اس باب میں کثرت کے ساتھ آیات موجود ہیں۔

(٦٠) ﴿وَ اَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَالْاَوَّلُ: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ

ترجمہ: "حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے، اچانک ایک آدمی جس کا

عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرٰى عَلَيْهِ اَثَرُ السَّفَرِ وَ لَا يَعْرِفُهُ مِنَّا اَحَدٌ، حَتّٰى جَلَسَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَاَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَ وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ وَ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ (ﷺ) اَخْبِرْنِىْ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، وَ تُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَ تُؤْتِىَ الزَّكٰوةَ، وَ تَصُوْمَ رَمَضَانَ، وَ تَحُجَّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا. قَالَ: صَدَقْتَ. فَعَجِبْنَا لَهٗ يَسْأَلُهٗ وَ يُصَدِّقُهٗ قَالَ: فَاَخْبِرْنِىْ عَنِ الْاِيْمَانِ؟ قَالَ: اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ، وَ مَلَائِكَتِهٖ، وَ كُتُبِهٖ، وَ رُسُلِهٖ، وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ تُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَ شَرِّهٖ. قَالَ: صَدَقْتَ. قَالَ: فَاَخْبِرْنِىْ عَنِ الْاِحْسَانِ؟ قَالَ: اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ. قَالَ: فَاَخْبِرْنِىْ عَنِ السَّاعَةِ؟ قَالَ: مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّآئِلِ. قَالَ: فَاَخْبِرْنِىْ عَنْ اَمَارَاتِهَا قَالَ: اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا، وَ اَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِى الْبُنْيَانِ. ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ: يَا عُمَرُ اَتَدْرِىْ مَنِ السَّآئِلُ؟ قُلْتُ: اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. قَالَ: فَاِنَّهٗ جِبْرِيْلُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ اَمْرَ دِيْنِكُمْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)﴾

وَ مَعْنٰى: تَلِدُ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا: اَىْ سَيِّدَتَهَا، وَ مَعْنَاهُ اَنْ تَكْثُرَ السَّرَارِىْ حَتّٰى تَلِدَ الْاَمَةُ السَّرِيَّةُ بِنْتًا لِسَيِّدِهَا وَ بِنْتُ السَّيِّدِ فِىْ مَعْنَى السَّيِّدِ وَ قِيْلَ

لباس نہایت سفید اور بال نہایت سیاہ تھے آیا، نہ اس پر بظاہر سفر کا کوئی اثر دکھائی دیتا تھا اور نہ ہی اس کو ہم میں سے کوئی پہچانتا تھا اور وہ رسول اللہ ﷺ کے زانو سے زانو ملا کر اپنے دونوں ہاتھ اپنے زانو پر رکھ کر بیٹھ گیا، عرض کیا اے محمد ﷺ اسلام کیا چیز ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تو اس بات کی گواہی پیش کرے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں، نماز ادا کرے، زکوٰۃ دے، رمضان کے روزے رکھے اگر بیت اللہ جانے کی استطاعت ہو تو حج کرے۔ اس نے عرض کیا آپ ﷺ نے سچ فرمایا۔ اس پر ہمیں تعجب ہوا کہ آپ ﷺ سے سوالات بھی کر رہا ہے اور پھر آپ ﷺ کے جوابات کی تصدیق بھی کر رہا ہے، پھر اس نے دریافت کیا ایمان کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تو اللہ، اس کے فرشتوں، کتابوں، رسولوں کو مانے، قیامت، تقدیر اچھی بری پر ایمان رکھتا ہو۔ اس نے کہا آپ ﷺ نے سچ فرمایا، پھر اس نے احسان کے بارے میں سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا تو اللہ کی عبادت اس تصور کے ساتھ کرے گویا تو اللہ کو دیکھ رہا ہے اور اگر یہ تصور پختہ نہ ہو سکے تو وہ تو تجھے دیکھ رہا ہے، پھر اس نے قیامت کے بارے میں سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا میں سائل سے زیادہ نہیں جانتا۔ اس نے کہا قیامت کی علامت بتائیے آپ ﷺ نے فرمایا لونڈی اپنے آقا کو جنے گی اور ننگے پاؤں ننگے بدن مفلس بکریاں چرانے والوں کو عمارتوں کی تعمیر میں فخر کرتے ہوئے پاؤ گے۔ پھر وہ سائل چلدیا، میں کچھ عرصہ ٹھہرا رہا، آپ ﷺ نے فرمایا اے عمر! تجھے پتہ ہے کہ وہ سائل کون تھا؟ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا وہ جبریل علیہ السلام تھے تمہیں دین کی تعلیم دینے آئے تھے۔

لونڈی اپنی مالکہ کو جنے گی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ لونڈیوں کی کثرت ہو جائیگی یہاں تک کہ ہم خوابی کے لئے مخصوص لونڈی اپنے آقا کے لئے بیٹی جنے گی اور یہ آقا کی بیٹی آقا ہی کے معنی میں ہے اور

غَيْرُ ذٰلِكَ. وَالْعَالَةُ: الْفُقَرَآءُ وَ قَوْلُهُ مَلِيًّا اَیْ زَمَانًا طَوِيْلًا وَ كَانَ ذٰلِكَ ثَلاثًا.

اس کے علاوہ کئی مفہوم بیان کئے گئے ہیں۔ عالة بمعنی فقراء، ملیا کا مطلب ہے زمانہ طویل، حدیث میں اس سے مراد تین دن ہیں۔"

(٦١) ﴿اَلثَّانِیْ: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ جُنْدُبِ بْنِ جُنَادَةَ وَ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا، وَ خَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ﴾ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ قَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ)

ترجمہ: دوسری حدیث: "حضرت ابوذر اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا تو جہاں کہیں بھی ہو اللہ کا ڈر رکھو اور برائی کے بعد نیکی کرو وہ برائی کو مٹادے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔"

ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔

(٦٢) ﴿اَلثَّالِثُ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ: يَا غُلَامُ اِنِّیْ اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ اِذَا سَاَلْتَ فَاَسْأَلِ اللّٰهَ وَ اِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰى اَنْ يَّنْفَعُوْكَ بِشَیْءٍ لَّمْ يَنْفَعُوْكَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ، وَ اِنِ اجْتَمَعُوْا عَلٰى اَنْ يَّضُرُّوْكَ بِشَیْءٍ لَمْ يَضُرُّوْكَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَ جُفَّتِ الصُّحُفُ.﴾

رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ قَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَ فِیْ رِوَايَةِ غَيْرِ التِّرْمِذِیِّ: اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ اَمَامَكَ، تَعَرَّفْ اِلَى اللّٰهِ فِی الرَّخَاءِ يَعْرِفْكَ فِی الشِّدَّةِ وَاعْلَمْ اَنَّ مَا اَخْطَاكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَكَ، وَ مَا اَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، وَاعْلَمْ اَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ، وَ اَنَّ الْفَرَجَ مَعَ الْكَرْبِ، وَ اَنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا.

ترجمہ: تیسری حدیث: "حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں نبی ﷺ کے پیچھے سوار تھا آپ ﷺ نے فرمایا اے لڑکے! میں تجھ کو چند کلمات بتاتا ہوں۔ اللہ کے احکام کی حفاظت کر اللہ تیری حفاظت کرے گا، اللہ کے حقوق کی حفاظت کر تو اللہ کو اپنے سامنے پائے گا، تو جب مانگے بس اللہ سے مانگ اور جب مدد کا طلب گار ہو تو اللہ سے مدد طلب کر اور یقین رکھ اگر تمام دنیا تجھے فائدہ پہنچانے پر جمع ہو جائے تو تجھے صرف وہی فائدہ دے سکتا ہے جو تیرے مقدر میں ہے اور اگر تمام کے تمام تجھے نقصان دینے پر اکٹھا ہو جائیں تو تجھے کچھ نقصان نہیں دے سکتے مگر جس قدر اللہ تعالےٰ نے تقدیر میں تیرے لئے لکھ دیا ہے۔ قلم اٹھادیے گئے اور تقدیر کے دفاتر خشک ہو چکے ہیں۔" (ترمذی)

ترمذیؒ کے علاوہ بعض کتابوں میں ہے اللہ کے حقوق کی حفاظت کر تو اس کو اپنے آگے پائے گا، خوش حالی میں اللہ کے حقوق کا خیال رکھو وہ تنگ حالی میں تمہارا خیال رکھے گا اور یقین کرو جو مصیبت تجھ سے خطا کر گئی ہے اس نے تجھے پہنچنا ہی نہیں تھا اور جس مصیبت میں تم گرفتار ہو گئے اس نے تمہیں چھوڑنا ہی نہیں تھا اور سمجھ لو صبر کرنے کے ساتھ اللہ کی مدد حاصل ہوتی ہے اور مصیبت کے بعد کشادگی حاصل ہوتی ہے اور جہاں تنگی ہے وہاں آسانی بھی آئے گی۔

(٦٣) ﴿الرَّابِعُ: عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِنَّكُمْ لَتَعْمَلُوْنَ اَعْمَالًا هِيَ اَدَقُّ فِيْ اَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعْرِ كُنَّا نَعُدُّهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِنَ الْمُوْبِقَاتِ﴾ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

وَ قَالَ: (الْمُوْبِقَاتُ) الْمُهْلِكَاتُ

(٦٤) ﴿الْخَامِس:. عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَغَارُ، وَ غَيْرَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَنْ يَاْتِيَ الْمَرْءُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ﴾ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

"وَالْغَيْرَةُ" بِفَتْحِ الْغَيْنِ وَ اَصْلُهَا الْاَنَفَةُ.

(٦٥) ﴿السَّادِسُ: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ ثَلَاثَةً مِّنْ بَنِيْ اِسْرَآءِيْلَ اَبْرَصَ وَ اَقْرَعَ وَ اَعْمٰى اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ مَلَكًا فَاَتَى الْاَبْرَصَ فَقَالَ: اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْکَ؟ قَالَ: لَوْنٌ حَسَنٌ وَ جِلْدٌ حَسَنٌ وَ يَذْهَبُ عَنِّي الَّذِيْ قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ، فَمَسَحَهُ، فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهُ وَ اُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا فَقَالَ: فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْکَ؟ قَالَ: الْاِبِلُ، اَوْ قَالَ: الْبَقَرُ. شَکَّ الرَّاوِيُ، فَاُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَآءَ فَقَالَ: بَارَکَ اللّٰهُ لَکَ فِيْهَا.

فَاَتَى الْاَقْرَعَ فَقَالَ: اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْکَ؟ قَالَ: شَعْرٌ حَسَنٌ وَ يَذْهَبُ عَنِّيْ هٰذَا الَّذِيْ قَذِرَنِي النَّاسُ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ وَ اُعْطِيَ شَعْرًا حَسَنًا. قَالَ: فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْکَ؟ قَالَ: الْبَقَرُ فَاُعْطِيَ بَقَرَةً حَامِلًا وَ قَالَ: بَارَکَ اللّٰهُ لَکَ فِيْهَا.

فَاَتَى الْاَعْمٰى فَقَالَ: اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْکَ؟

ترجمہ: چوتھی حدیث: ''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں تم ایسے کام کر بیٹھتے ہو جو تمھاری نظروں میں بال سے بھی زیادہ معمولی ہیں لیکن ہم عہد نبوی ﷺ میں ان کاموں کو مہلکات میں سے سمجھتے تھے۔''

"موبقات" کے معنی ہیں ہلاک کرنے والے۔

ترجمہ: پانچویں حدیث: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ غیرت مند ہے اور اللہ کو غیرت اس وقت آتی ہے جب انسان ایسے کاموں کا ارتکاب کرے جس کو اس نے حرام کیا ہے۔''

اور غیرت غین کے زبر کے ساتھ ہے اس کے معنی ہیں خودداری۔

ترجمہ: چھٹی حدیث: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ بنی اسرئیل میں تین آدمی تھے برص والا، گنجا، اندھا۔ چنانچہ اللہ نے ان کو آزمانا چاہا ایک فرشتہ کو انسان کی شکل میں ان کے پاس بھیجا۔ فرشتہ برص والے کو کہتا ہے کہ تمھیں کون سی چیز محبوب ہے؟ اس نے کہا اچھا رنگ اور خوبصورت جسم اور جس بیماری کی وجہ سے لوگ مجھے برا جانتے ہیں وہ ختم ہو جائے، چنانچہ اس نے اس کے جسم پر ہاتھ پھیرا تو اس کی بیماری جاتی رہی اور اسے خوبصورت رنگ عطا ہو گیا، فرشتے نے پوچھا کونسا مال پسند کرو گے؟ اس نے کہا اونٹ یا گائے، راوی کو شک ہے، چنانچہ اس کو دس ماہ کی حاملہ اونٹنی عطا کی گئی فرشتے نے دعا کی اللہ تیرے مال میں برکت عطا فرمائے۔ اس کے بعد فرشتہ گنجے کے پاس آیا اور پوچھا تجھے زیادہ کونسی چیز پسند ہے؟ اس نے کہا خوبصورت بال اور جس عیب کی وجہ سے لوگ مجھے معیوب جانتے ہیں وہ مجھ سے دور ہو جائے، فرشتے نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا، بیماری جاتی رہی اور خوبصورت بال مل گئے۔ فرشتے نے پوچھا کونسا مال زیادہ پسند کرتے ہو؟ اس نے کہا گائے، چنانچہ اس کو ایک حاملہ گائے عطا کی گئی اور اس

قَالَ اَنْ يَّرُدَّ اللّٰهُ اِلَيَّ بَصَرِيْ فَاُبْصِرَ النَّاسَ فَمَسَحَهٗ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ بَصَرَهٗ قَالَ: فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: اَلْغَنَمُ فَاُعْطِيَ شَاةً وَالِدًا، فَاَنْتَجَ هٰذَانِ وَ وَلَّدَ هٰذَا فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْاِبِلِ، وَ لِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْبَقَرِ، وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْغَنَمِ.

ثُمَّ اِنَّهٗ اَتَى الْاَبْرَصَ فِيْ صُوْرَتِهٖ وَ هَيْئَتِهٖ فَقَالَ: رَجُلٌ مِّسْكِيْنٌ قَدِ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِيْ سَفَرِيْ فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ اَسْاَلُكَ بِالَّذِيْ اَعْطَاكَ اَللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيْرًا اَتَبَلَّغُ بِهٖ فِيْ سَفَرِيْ؟ فَقَالَ: اَلْحُقُوْقُ كَثِيْرَةٌ. فَقَالَ: كَاَنِّيْ اَعْرِفُكَ، اَلَمْ تَكُنْ اَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيْرًا فَاَعْطَاكَ اللّٰهُ؟ فَقَالَ: اِنَّمَا وَرِثْتُ هٰذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ، فَقَالَ: اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰى مَاكُنْتَ.

وَ اَتَى الْاَقْرَعَ فِيْ صُوْرَتِهٖ وَ هَيْئَتِهٖ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا وَ رَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ هٰذَا. فَقَالَ: اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰى مَا كُنْتَ.

وَاَتَى الْاَعْمٰى فِيْ صُوْرَتِهٖ وَ هَيْئَتِهٖ فَقَالَ: رَجُلٌ مِّسْكِيْنٌ وَابْنُ سَبِيْلٍ اِنْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِيْ سَفَرِيْ فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ اَسْاَلُكَ بِالَّذِيْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً اَتَبَلَّغُ بِهَا فِيْ سَفَرِيْ؟ فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ اَعْمٰى فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيَّ بَصَرِيْ فَخُذْ مَا شِئْتَ وَ دَعْ مَا شِئْتَ فَوَ اللّٰهِ لَا اَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ اَخَذْتَهٗ لِلّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ. فَقَالَ: اَمْسِكْ مَا لَكَ فَاِنَّمَا اُبْتُلِيْتُمْ فَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْكَ وَ سَخِطَ عَلٰى صَاحِبَيْكَ﴾ (مُتَّفَقٌ

کے لئے برکت کی دعا کی۔ اس کے بعد فرشتہ اندھے کے پاس آیا اس سے پوچھا تمھیں کون سی چیز پسند ہے؟ اس نے کہا اللہ پاک مجھے نظر واپس کردے میں لوگوں کو دیکھ سکوں، فرشتے نے اس کی آنکھ پر ہاتھ پھیرا اللہ نے اس کو نظر عطا فرمادی، فرشتے نے پوچھا کونسا مال تجھے زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا بکریاں، اس کو بچہ جننے والی ایک بکری دے دی گئی، چنانچہ ان دونوں نے بھی بچے جنے اور بکری نے بھی اپنا بچہ جنا۔ ایک طرف گائے کی نسل سے جنگل بھر گیا تو دوسری طرف اونٹوں اور بکریوں سے بھی دوسرے جنگل بھر گئے۔ اس کے بعد فرشتہ برص زدہ انسان کے پاس اس کی اپنی پہلی شکل و ہیئت میں آزمائش کے لئے آیا کہا کہ میں فقیر آدمی ہوں سفر میں میرے وسائل ختم ہوگئے ہیں اب میرے لئے اللہ کی مدد اور تیری کرم نوازی کے بغیر گھر پہنچنا ممکن نہیں، میں تجھ سے اس ذات کے نام سے سوال کرتا ہوں جس نے تجھے سنہری رنگت اور مال دیا ہے کہ تو مجھے ایک اونٹ عطا کردے تا کہ میں اپنی منزل مقصود پر پہنچ جاؤں۔ اس نے جواب دیا کہ مجھ پر ذمہ داریوں کا انبار ہے، فرشتے نے کہا کہ شاید میں تجھے جانتا ہوں، کیا تو پہلے برص زدہ نہیں تھا؟ لوگ تجھ سے نفرت کرتے تھے، تو فقیر تھا اللہ نے تجھے مالدار بنایا۔ اس نے کہا میں تو آبا و اجداد سے وافر مال دیا گیا ہوں۔ فرشتے نے کہا اگر تو جھوٹ کہہ رہا ہے تو اللہ تجھے ویسا ہی کردے جیسا کہ تو پہلے تھا۔ پھر گنجے کے پاس پہلی شکل وصورت میں آیا اور اس سے وہی باتیں کیں جو پہلے سے کی تھیں اس نے بھی وہی جواب دیا جو پہلے نے دیا تھا، فرشتے نے کہا اگر تو جھوٹ کہہ رہا ہے تو اللہ تجھے پہلے کی طرح کردے۔ پھر فرشتہ اندھے کے پاس پہلی شکل وصورت میں آیا اور کہا میں ایک مفلس نادار مسافر انسان ہوں، سفر میں سفر کے وسائل ختم ہوگئے ہیں، اب میں اللہ کی مدد اور تیری کرم نوازی کے بغیر منزل مقصود پر نہیں پہنچ سکتا، لہٰذا میں تجھ سے اللہ کے واسطے کے ساتھ سوال کرتا ہوں جس نے تجھے دوبارہ نظر

عَلَیْہِ)

"وَالنَّاقَةُ الْعُشَرَآءُ" بِضَمِّ الْعَیْنِ وَ فَتْحِ الشِّیْنِ وَ بِالْمَدِّ: هِیَ الْحَامِلُ قَوْلُهٗ "اَنْتَجَ" وَ فِیْ رِوَایَةٍ "فَنَتَجَ" مَعْنَاهُ: تَوَلّٰی نِتَاجَهَا وَالنَّاتِجُ لِلنَّاقَةِ كَالْقَابِلَةِ لِلْمَرْأَةِ. وَ قَوْلُهٗ "وَلَّدَ هٰذَا" هُوَ بِتَشْدِیْدِ اللَّامِ: اَیْ تَوَلّٰی وِلَادَتَهَا وَ هُوَ بِمَعْنٰی اَنْتَجَ فِی النَّاقَةِ. فَالْمُوَلِّدُ، وَالنَّاتِجُ، وَالْقَابِلَةُ بِمَعْنًی لٰكِنْ هٰذَا لِلْحَیَوَانِ، وَ ذٰلِكَ لِغَیْرِهٖ. قَوْلُهٗ "اِنْقَطَعَتْ بِیَ الْحِبَالُ" هُوَ بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ، وَالْبَآءِ الْمُوَحَّدَةِ: اَیْ الْاَسْبَابُ. وَ قَوْلُهٗ: "لَا اَجْهَدُكَ" مَعْنَاهُ: لَا اَشُقُّ عَلَیْكَ فِیْ رَدِّ شَیْءٍ تَاْخُذُهٗ اَوْ تَطْلُبُهٗ مِنْ مَالِیْ."

وَ فِیْ رِوَایَةِ الْبُخَارِیِّ: "لَا اَحْمَدُكَ" بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَ الْمِیْمِ وَ مَعْنَاهُ: لَا اَحْمَدُكَ بِتَرْكِ شَیْءٍ تَحْتَاجُ اِلَیْهِ كَمَا قَالُوْا: "لَیْسَ عَلٰی طُوْلِ الْحَیَاةِ نَدَمٌ" اَیْ عَلٰی فَوَاتِ طُوْلِهَا.

دی ہے کہ تو ایک بکری میرے حوالہ کرتا کہ میں منزل پر پہنچ سکوں۔ اس نے کہا واقعی میں اندھا تھا، اللہ نے مجھے نظر عطا فرمائی، جتنا مال چاہو اٹھالو اور جتنا چاہو چھوڑ دو، اللہ کی قسم آج مجھے کوئی تکلیف نہیں، جو بھی اللہ کے نام پر تو چاہے اٹھالے۔ فرشتے نے کہا اپنے مال کو اپنے پاس ہی رکھو، تمہاری آزمائش مقصود تھی، پس تجھ سے اللہ راضی ہوا اور تیرے دونوں ساتھیوں سے ناراض ہوا۔"

"الناقة العُشَرآء" عین پر پیش، شین پر زبر اور الف ممدودہ کے ساتھ حاملہ اونٹنی۔ انتج اور دوسری روایت میں فنتج معنی ہیں اس کی پیداوار کا وہ مالک ہوا۔ ناتج وہ آدمی جو اونٹنی سے بچہ جنوائے جیسے عورت کے لئے دایہ (قابلہ) ہوتی ہے۔ وَلَّدَ هذا لام پر تشدید یعنی بکری سے پیدا ہونے والے بچوں کا مالک ہوا اور یہ انتج فی الناقة کے ہم معنی ہے پس مولد، ناتج اور قابلہ کے ایک ہی معنی ہیں لیکن اول الذکر الفاظ حیوان کے لئے ہیں اور قابلہ انسان کے لئے ہے۔ حبال: یہ حاء مہملہ اور بائے موحدہ (ایک نقطہ والی باء) کے ساتھ بمعنی اسباب ہے۔ لا اجھدک: اس کے معنی ہے تو جو لے گا یا میرے مال میں سے طلب کرے گا میں وہ تجھ سے واپس لے کر تجھے گرانی میں نہیں ڈالوں گا، اور بخاری کی روایت میں ہے لا اَحْمَدُکَ: حائے مہملہ اور میم کے ساتھ اس کے معنی ہیں اس چیز کے چھوڑ دینے پر جس کا تو حاجت مند ہے میں تیری تعریف نہیں کروں گا۔ یہ گویا اس بات کی ترغیب ہے کہ تو اپنی حاجت پوری کرلے میری خوشی اسی میں ہے جیسے عربوں میں محاورہ ہے "عمر دراز پر کوئی ندامت نہیں" مطلب یہ ہے کہ لمبی عمر کے نہ ہونے پر ندامت نہیں۔

(٦٦) ﴿اَلسَّابِعُ: عَنْ اَبِیْ یَعْلٰی شَدَّادِ ابْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: اَلْكَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَ عَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ، وَ الْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهٗ هَوَاهَا وَ تَمَنّٰی

ترجمہ: ساتویں حدیث: "حضرت شداد ابن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے نقل فرماتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا سمجھ دار آدمی وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے اور موت کے بعد کی زندگی کے لئے عمل کرتا ہے اور عاجز وہ ہے جو خواہشات کی اتباع کرتا ہے

عَلَى اللّٰهِ﴾ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ)

قَالَ التِّرْمِذِيُّ وَ غَيْرُهُ مِنَ الْعُلَمَآءِ: مَعْنٰى دَانَ نَفْسَهُ حَاسَبَهَا.

اور آرزؤں کو بڑھاتا رہتا ہے۔"

امام ترمذی نے اس کو روایت کیا اور کہا حدیث حسن ہے۔ امام ترمذی اور دوسرے علماءؒ نے فرمایا ہے کہ دان نفسہ کا معنی ہے اپنا محاسبہ کرنا۔

(٦٧) ﴿اَلثَّامِنُ: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيْهِ، حَدِيْثٌ حَسَنٌ﴾ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ غَيْرُهُ)

ترجمہ: آٹھویں حدیث: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اچھے اسلام کی علامت ہے فضول لایعنی کام کو چھوڑ دینا۔"

(٦٨) ﴿التَّاسِعُ: وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "لاَ يُسْأَلُ الرَّجُلُ فِيْمَ ضَرَبَ امْرَأَتَهُ"﴾ (رواه ابوداؤد وغيره)

ترجمہ: نویں حدیث: "حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کسی آدمی سے نہ پوچھا جائے کہ اس نے اپنی عورت کو کیوں مارا۔"

(٦) باب فی التقوٰی

تقویٰ کا بیان

(٢٠) قَالَ تَعَالٰى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ﴾ (آل عمران: ١٠٢)

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے "مؤمنو! خدا سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے۔"

(٢١) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾ (التغابن: ١٦)

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے: "سو جہاں تک ہو سکے اللہ سے ڈرو۔"

وهذه الآية مُبَيِّنَةٌ للمراد مِنَ الاُولٰى.

یہ آیت پہلی آیت کے مطلب کو واضح کر رہی ہے۔

(٢٢) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلاً سَدِيْداً﴾ (الاحزاب: ٧٠)

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے: "مومنو! خدا سے ڈرا کرو اور بات سیدھی کہا کرو۔"

والآياتُ فى الامر بالتقوٰى كَثِيْرَةٌ مَعْلُوْمَةٌ.

تقویٰ کے حکم کے بارے میں کثرت کے ساتھ آیت موجود ہیں۔

(٢٣) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لاَ يَحْتَسِبُ﴾ (الطلاق: ٢، ٣)

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے۔ "جو کوئی خدا سے ڈرے گا وہ اس کے لئے (رنج و محن) سے مخلصی کی صورت پیدا کردیگا اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے وہم و گمان بھی نہ ہو۔"

(٢٤) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ وَاللّٰهُ

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے۔ "مؤمنو! اگر تم خدا سے ڈروگے تو وہ تمہارے لئے امر فارق پیدا کر دیگا یعنی تم کو ممتاز کردے گا اور تمہارے

ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ﴾ (انفال: ٢٩)

والآيات في الباب كثيرةٌ معلومةٌ.

گناہ مٹادے گا اور تمہیں بخش دیگا اور خدا بڑے فضل والا ہے۔"

(٦٩) ﴿وَأَمَّا الاحاديثُ فَالاوَّلُ: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: "أَتْقَاهُمْ." فَقَالُوْا: لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ: "فَيُوْسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ بْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ بنِ نَبِيِّ اللّٰهِ بنِ خَلِيْلِ اللّٰهِ" قَالُوْا: لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ: "فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُوْنِيْ؟ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ اِذَا فَقُهُوا"﴾ (متفق عليه)

"وَفَقُهُوْا" بِضَمِّ الْقَافِ عَلَى الْمَشْهُوْرِ، وَحُكِيَ كَسْرُهَا، أَيْ: عَلِمُوْا أَحْكَامَ الشَّرْعِ.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے سوال ہوا یا رسول اللہ ﷺ! کریم انسان کون ہے فرمایا جس میں اللہ کا ڈر زیادہ ہے، صحابہ نے عرض کیا ہم نے آپ ﷺ سے یہ نہیں پوچھا، آپ ﷺ نے فرمایا تو پھر یوسف نبی اللہ علیہ السلام بن نبی اللہ بن نبی اللہ بن خلیل اللہ کریم ہیں، صحابہ نے عرض کیا ہم اس کے بارے میں بھی سوال نہیں کررہے ہیں، فرمایا اچھا تو آپ عرب کے خاندانوں کے بارے میں سوال کررہے ہو (تو یاد رکھو) جو خاندان جاہلیت میں بہتر شمار ہوتے تھے وہ اسلام میں بھی بہتر سمجھے جائیں گے جب ان میں فقاہت عقلمندی موجود ہوگی۔"

فقھوا: مشہور استعمال کے مطابق قاف کے پیش کے ساتھ، اور قاف کے زیر کے ساتھ بھی استعمال ہوتا ہے یعنی احکام کا علم۔

(٧٠) ﴿الثَّانِيْ: عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ، وَاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ، فَا تَّقُوا الدُّنْيَا وَ اتَّقُوا النِّسَاءَ، فَاِنَّ اَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِيْ اِسْرَائِيلَ كَانَتْ فِي النِّسَاءِ"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا دنیا شیریں، ہری بھری چیز ہے اور اللہ نے تم کو زمین میں اپنا خلیفہ بنایا ہے وہ دیکھ رہا ہے کس طرح کے اعمال تم کرتے ہو، پس دنیا اور عورتوں سے بچاؤ اختیار کرو اس لئے کہ بنی اسرائیل کا پہلا فتنہ عورتوں کا تھا۔"

(٧١) ﴿الثالثُ: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْهُدٰى وَ التُّقٰى وَ الْعَفَافَ وَالْغِنٰى"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے اے اللہ میں تجھ سے ہدایت، پرہیزگاری، پاکدامنی اور غنا کا سوال کرتا ہوں۔"

(٧٢) ﴿الرابع: وَعَنْ أَبِيْ طَرِيْفٍ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ الطَّائِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ

ترجمہ: "حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے جو شخص قسم اٹھاتا ہے پھر اس سے کسی اور چیز کو زیادہ بہتر پاتا ہے تو وہ بہتر کام

ثُمَّ رَأٰى أتقٰى لِلّٰهِ مِنهَا فَلْيَأْتِ التَّقْوٰى"﴾ (رواه مسلم)

(۷۳) ﴿الخامس: وَعَنْ أَبِيْ اُمَامَةَ صُدَيّ بْنِ عَجْلانَ الْبَاهِلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ: "اتَّقُوا اللّٰهَ، وَصَلُّوْا خَمْسَكُمْ، وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ، وَأَدُّوْا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ، وَاَطِيْعُوْا اُمَرَاءَ كُمْ، تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ"﴾ (رواه الترمذی، فی آخر کتاب الصلوٰة وَقَالَ: حديث حسن صحيح)

کرے۔"

ترجمہ: "حضرت امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ کا ڈر رکھو، پانچوں نمازیں ادا کرو، رمضان المبارک کے مہینے کے روزے رکھو، اپنے مال سے زکواۃ ادا کرو، اپنے امیروں کی (اگر معصیت کا حکم نہ دیں) اطاعت کرو، اپنے رب کی جنت میں داخل ہوجاؤگے۔"

اس کو امام ترمذیؒ نے کتاب الصلوٰۃ کے آخر میں روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۷) بابٌ فِي الْيَقِيْنِ وَالتَّوَكُّلِ

یقین اور توکل کا بیان

(۲۵) قَالَ اللّٰه تَعَالٰى: ﴿"وَلَمَّا رَأَى الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا: هٰذَا مَاوَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ، وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ، وَمَا زَادَهُمْ اِلَّا اِيْمَانًا وَتَسْلِيْمًا"﴾ (الأحزاب: ۲۲)

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے: "اور جب مومنوں نے (کافروں کے) لشکر کو دیکھا تو کہنے لگے یہ وہی ہے جس کا خدا اور اس کے پیغمبر ﷺ نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور خدا اور اس کے پیغمبر ﷺ نے سچ کہا تھا اور اس سے ان کا ایمان اور اطاعت اور زیادہ ہوگئی۔"

(۲۶) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿"اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْ هُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَقَالُوْا: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ. فَانْقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ مِنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْءٌ وَاتَّبَعُوا رِضْوَانَ اللّٰهِ، وَاللّٰهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيْمٍ"﴾ (آل عمران: ۱۷۳، ۱۷٤)

ترجمہ: ارشاد باری تعالیٰ: "جب ان سے لوگوں نے آکر بیان کیا کہ کفار نے تمہارے (مقابلہ) کے لئے (لشکر کثیر) جمع کیا ہے تو ان سے ڈرو تو ان کا ایمان اور زیادہ ہوگیا اور کہنے لگے ہم کو خدا کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے پھر وہ خدا کی نعمتوں اور اس کے فضل کے ساتھ (خوش وخرم) واپس آئے تو ان کو کسی قسم کا ضرر نہ پہنچا اور وہ خدا کی خوشنودی کے تابع رہے اور خدا بڑے فضل کا مالک ہے۔"

(۲۷) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَايَمُوْتُ﴾ (فرقان: ۵۸)

ترجمہ: ارشاد باری تعالیٰ: "اور اس (خدائے) زندہ پر بھروسہ رکھو جو کبھی نہیں مرے گا۔"

(۲۸) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾ (ابراهيم: ۱۱)

ترجمہ: ارشاد خداوندی: "اور اللہ پر ہی مومنوں کو بھروسہ کرنا چاہئے۔"

(۲۹) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ﴾ (آل عمران: ۱۵۹)

وَالآيتُ فِيَ الْاَمْرِ بِالتَّوَكّلِ كَثِيْرَةٌ معلومةٌ.

(۳۰) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ: اى كافيه﴾ (الطلاق: ۳)

(۳۱) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَاللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ﴾ (انفال: ۲)

والآ ياتُ فى فضل التوكل كثيرةٌ معروفةٌ.

وَاَمّا الاحَاديثُ:

(۷۴) ﴿فَالْاَوَّلُ: عَن ابنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عُرِضَتْ عَلَيَّ الاُمَمُ، فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ وَمَعَهُ الرُّهَيْط، وَالنَّبِيَّ وَمَعَهُ الرَّجُلُ وَالرَّجُلاَنِ، وَالنَّبِيَّ وَلَيْسَ مَعَهُ اَحَدٌ اِذْ رُفِعَ لِيْ سَوَادٌ عَظِيْمٌ فَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ اُمَّتِي، فَقِيْلَ لِيْ: هٰذَا مُوسٰى وَقَومُهُ وَلٰكِنْ انْظُرْ اِلَى الْاُفُقِ، فَنَظَرْتُ فَاِذَاسَوَادٌ عَظِيْمٌ، فَقِيْلَ لِيْ: انْظُرْاِلَى الاُ فُقِ الآخر، فَاِذَا سَوَادٌ عَظِيْمٌ، فَقِيْلَ لِيْ: هٰذِهِ اُمَّتُكَ، وَمَعَهُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفاً يَدْ خُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِحِسَابٍ وَلاَ عَذَابٍ" ثُمَّ نَهَضَ فَدَخَلَ مَنْزِ لَهُ، فَخَاضَ النَّاسُ فِيْ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ يَدْخُلُوْنَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلاَ عَذَابٍ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: فَلَعَلَّهُمُ الَّذِيْنَ صَحِبُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: فَلَعَلَّهُمُ الَّذِيْنَ وُلِدُوْا فِي الاِسْلاَمِ، فَلَمْ يُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا. وَذَكَرُوا أشْيَاءَ. فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "مَا

ترجمہ: ارشاد خداوندی: ''اور جب کسی کام کا عزم کرلو تو خدا پر بھروسہ رکھو اور جو خدا پر بھروسہ رکھے گا تو وہ اس کو کفایت کرے گا۔''

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے: ''اور جو خدا پر بھروسہ رکھے گا تو وہ اس کو کفایت کریگا۔''

ترجمہ: اور ارشاد خداوندی ہے: ''مؤمن تو وہ ہیں کہ جب خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے اور وہ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔''

فضائل توکل میں کثرت کے ساتھ آیات موجود ہیں۔

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھ پر اُمتیں پیش کی گئیں چنانچہ میں نے دیکھا کسی پیغمبر کے ساتھ چھوٹی سی جماعت ہے، کسی پیغمبر کے ساتھ ایک آدمی، کسی کے ساتھ دو آدمی ہیں اور بعض ایسے بھی تھے جن کے ساتھ کوئی نہ تھا، اچانک مجھے ایک انبوہ نظر آیا میں نے خیال کیا کہ میری امت ہوگی لیکن مجھے کہا گیا یہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی امت ہے لیکن آپ آسمان کے کنارے کی طرف نظر اٹھائیں، میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑی جماعت موجود ہے پھر مجھے کہا گیا آسمان کے دوسرے کنارے کی طرف دیکھیں تو وہاں بھی بہت بڑی جماعت نظر آئی، تو مجھے کہا گیا یہ آپ ﷺ کی امت ہے، ستر ہزار ان کے ساتھ ہیں جو جنت میں بلا حساب و عذاب داخل ہوں گے پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور اپنے حجرے میں چلے گئے، آپ ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بحث کرنے لگے کہ وہ کون لوگ ہوں گے جو جنت میں بلا حساب وعذاب کے داخل ہوں گے؟ بعض نے کہا شاید وہ لوگ ہوں گے جن کو رسول ﷺ کا شرف صحبت حاصل ہے، بعض نے کہا شاید وہ لوگ جن کی پیدائش حالت اسلام میں ہوئی

الَّذِی تَخُوضُونَ فِیہِ؟" فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ: "هُمُ الَّذِیْنَ لَایَرْقُوْنَ، وَلاَ یَسْتَرْقُوْنَ وَلاَ یَتَطَیَّرُوْنَ، وَعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَکَّلُونَ" فَقَامَ عُکَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقَالَ: ادْعُ اللّٰهَ أَنْ یَّجْعَلَنِیْ مِنْهُمْ، فَقَالَ: "أَنْتَ مِنْهُمْ" ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ: ادْعُ اللّٰهَ أَنْ یَّجْعَلَنِی مِنْهُمْ، فَقَالَ: "سَبَقَکَ بِهَا عُکَّاشَةُ﴾ (متفق علیه)

"الرُّهَیْطُ" بضم الراء: تصغیر رَهْطٍ، وَهُمْ دُونَ عَشَرَةِ أَنْفُسٍ.

"والأفُقُ": النَّاحِیَةُ وَالجانِبُ. "وَعُکَّاشَةُ" بضم العین و تشدید الکاف وبتخفیفها، و التَّشْدِیدُ أفْصَحُ.

اور انہوں نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بھی نہیں ٹھہرایا، اس سلسلہ میں مختلف خیالات کا اظہار کیا یہ سن کر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے آپ ﷺ نے فرمایا تم کیا بحث کر رہے ہو؟ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بتایا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو نہ دم کرتے ہیں اور نہ کرواتے ہیں اور نہ ہی شگون لیتے ہیں اور اپنے پروردگار پر توکل کرتے ہیں، یہ سنکر عکاشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن محصن کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کیا اللہ سے دعا فرمائیں کہ مجھے ان میں شامل فرمائے، آپ ﷺ نے فرمایا تو ان میں شامل ہے اس کے بعد ایک دوسرا آدمی کھڑا ہوا اس نے عرض کیا اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان میں شامل فرمائے آپ ﷺ نے فرمایا عکاشہ تم پر سبقت لے گئے۔"

الرھیطُ: راء پر پیش کے ساتھ رھط کی تصغیر ہے دس سے کم افراد پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔

اُفُق: کے معنی ہے کنارا، رُخ، اور عکاشہ عین پر پیش اور کاف تشدید کے ساتھ یا بغیر تشدید کے (یعنی کاف مشدد اور غیر مشدد دونوں طرح جائز ہے) لیکن تشدید کے ساتھ زیادہ فصیح ہے۔

(٧٥) ﴿الثانی: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ایضا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُولُ: "اللّٰهُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ آمَنْتُ، وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ، وَاِلَیْکَ أَنَبْتُ، وَبِکَ خَاصَمْتُ. اللّٰهُمَّ أَعُوذُ بِعِزَّتِکَ، لاَ اِلٰهَ اِلاَّ أَنْتَ أَنْ تُضِلَّنِی، أَنْتَ الْحَیُّ الَّذِی لاَ تَمُوتُ، وَالجِنُّ وَالاِنْسُ یَمُوتُونَ"﴾ (متفق علیه)

وهذا لفظ مسلم و اختصره البخاریُّ.

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے "اے اللہ میں تیرے لئے فرمانبردار ہوگیا اور تجھ پر ایمان لے آیا اور تیری ذات پر بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع کیا اور تیری ذات کی مدد سے میں جھگڑتا ہوں، اے اللہ میں تیری عزت کے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں"، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں کہ تو مجھے گمراہ کرے تو زندہ ہے تجھے موت نہیں آئے گی لیکن تمام جن وانس مرجائیں گے۔"

یہ الفاظ مسلم میں ہیں بخاری نے اسے مختصر نقل کیا ہے۔

(٧٦) ﴿الثالث: عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَیضًا قَالَ: "حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیلُ، قَالَهَا اِبْرَاهِیمُ عَلَیْهِ السَّلاَمُ حِیْنَ اُلْقِیَ فِی النَّارِ، وقَالَهَا

ترجمہ: "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو انہوں نے کہا ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے اور رسول اکرم ﷺ اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو

مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالُوا: اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَا نًا وَقَالُوا: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل"﴾ (رواه البخارى)

وفى روايةٍ له عن ابن عباس رضى الله عنهما قال: "كان آخِرُ قَولِ اِبْرَا هِيْمَ عليهِ السَّلَامُ حِيْنَ اُلْقِيَ فِي النَّارِ: حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل"

(۷۷) ﴿الرابع: وَعَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَقْوَامٌ اَفْئِدَ تُهُمْ مِثْلُ اَفْئِدَةِ الطَّيْرِ"﴾ (رواه مسلم)

قِيْلَ: معناه مُتَوَكِّلُوْنَ، وَقِيْلَ: قُلُوبُهُمْ رَقِيْقَةٌ.

(۷۸) ﴿الخامس: عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .قِبَلَ نَجْدٍ، فَلَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُمْ، فَأَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِيْ وَادٍ كَثِيرِ العِضَاهِ، فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ، وَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَةٍ، فَعَلَّقَ بِهَاسَيْفَهُ، وَنِمْنَا نَوْمَةً، فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونَا، وَاِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: "اِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِي وَاَنَا نَائِمٌ، فَا سْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِي يَدِهِ صَلْتاً، قَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قُلْتُ: اللّٰه. ثَلاثًا" وَلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ﴾ (متفق عليه)

وفى روايةٍ: قَالَ جَابِر رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَاتِ الرِّقَاعِ، فَاِذَا أ تَيْنَا عَلٰى شَجَرَةٍ ظَلِيْلَةٍ تَرَكْنَاهَا

جب کہا گیا کہ لوگ آپ ﷺ کی مخالفت میں جمع ہو چکے ان سے ڈرنا چاہئے تو اس سے ان کے ایمان میں مزید اضافہ ہوا وہ بول اٹھے "حسبنا الله ونعم الوكيل۔"

ایک دوسری روایت میں ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے انہوں نے کہا: ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں پھینکا جانے لگا تو ان کا آخری کلمہ "حسبی الله ونعم الوكيل" تھا۔

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا جنت میں کچھ ایسے لوگوں کو داخلہ ملے گا جن کے دل پرندوں کے دلوں کے مانند ہوں گے۔ بعض کے نزدیک اس کے معنی ہیں اللہ پر بھروسہ کرنے والے، بعض کے نزدیک مطلب یہ ہے کہ (پرندوں) کی طرح نرم دل والے ہوں گے۔"

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نجد کے علاقہ کی طرف رسول اللہ ﷺ کی معیت میں جہاد کرنے گئے جب لوٹے تو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لوٹے، کثیر خار دار درختوں کی وادی سے گزر رہے تھے کہ قیلولہ کا وقت ہوگیا چنانچہ رسول اللہ ﷺ اتر پڑے، لوگ درختوں کے سائے میں منتشر ہوگئے، رسول اللہ ﷺ بھی کیکر کے درخت کے نیچے نازل ہوئے تلوار کو درخت کے ساتھ لٹکایا، ہم تھوڑی دیر کے لئے سوگئے، اچانک ہم نے سنا رسول اللہ ﷺ ہمیں پکار رہے ہیں اور آپ ﷺ کے پاس ایک اعرابی تھا، آپ ﷺ نے بتایا اس نے میری تلوار میرے اوپر میان سے نکال لی جب کہ میں سویا ہوا تھا میں نیند سے بیدار ہوا تو میں نے دیکھا کہ اس کے ہاتھ مین ننگی تلوار تھی اور مجھ سے کہہ رہا تھا کہ مجھ سے تجھے کون بچا سکتا ہے؟ میں نے جواب دیا اللہ بچائے گا تین بار کہا، آپ ﷺ نے اس اعرابی کو کوئی سزا نہ دی۔

ایک روایت میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ ہم غزوہ ذات الرقاع میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، جب

لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، وَسَيْفُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلَّقٌ بِالشَّجَرَةِ، فَاخْتَرَطَهُ فَقَالَ: تَخَافُنِي؟ قَالَ: "لَا" قَالَ: فَمَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّي؟ قَالَ: "اللّٰهُ."

وفي رِوايةِ أبي بكر الاسماعيلي فِيْ صَحِيْحِه: قَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قَالَ: "اللّٰه" قَالَ: فَسَقَطَ السَّيْفُ مِنْ يَدِهِ، فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّيْفَ فَقَالَ: "مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟" فَقَالَ: كُنْ خَيْرَ آخِذٍ، فَقَالَ: "تَشْهَدُ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَأَنِّيْ رَسُولُ اللّٰهِ؟" قَالَ: لَا، وَلٰكِنِّي اُعَاهِدُكَ أَنْ لَا اُقَاتِلَكَ، وَلَا أَكُوْنَ مَعَ قَوْمٍ يُقَاتِلُوْنَكَ، فَخَلّٰى سَبِيْلَهُ، فَاتٰى أَصْحَابَهُ فَقَالَ: جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ خَيْرِ النَّاسِ.

قَوْلُهُ: "قَفَلَ" أي: رَجَعَ. وَ "الْعِضَاهُ": الشَّجَرُ الَّذِي لَهُ شَوْكٌ. وَ"السَّمُرَةُ" بفتح السين وَ ضمّ الميم: الشَّجَرَةُ مِنَ الطَّلْحِ، وَهِيَ العِظَامُ مِنْ شَجَرِ العِضَاهِ. وَ"اخْتَرَطَ السَّيْفَ" أي: سَلَّهُ وَهُوَ فِي يَدِهِ. "صَلْتًا" أي: مَسْلُوْلاً، وَهُوَ بِفَتْحِ الصَّادِ وَ ضَمِّهَا.

ہم ایک سائے دار درخت کے پاس سے گذرے تو ہم نے اس کو رسول اللہ ﷺ کے لئے چھوڑ دیا، ایک آدمی مشرکوں میں سے آیا رسول اللہ ﷺ کی تلوار درخت کے ساتھ آویزاں تھی اس نے تلوار کو میان میں سے باہر نکالتے ہوئے کہا کیا تم مجھ سے ڈرتے ہو؟ آپ ﷺ نے کہا نہیں، پھر اس نے کہا تم کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟ فرمایا اللہ! چنانچہ تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی، رسول اللہ ﷺ نے تلوار کو پکڑتے ہوئے فرمایا کون تجھ کو مجھ سے بچا سکتا ہے؟ اس نے کہا آپ ﷺ بہترین پکڑنے والے بن جائیں، آپ ﷺ نے کہا کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ﷺ ہوں؟ اس نے جواب دیا نہیں لیکن میں تجھ سے معاہدہ کرتا ہوں کہ تم سے جنگ نہیں کروں گا اور نہ ہی کسی ایسی جماعت میں شریک ہوں گا جو تیرے ساتھ جنگ وجدال کر رہے ہوں، آپ ﷺ نے اس کو رہا فرما دیا۔ وہ اپنے ساتھیوں کے پاس آ کر کہنے لگا میں بہترین انسان کے پاس سے تمہارے پاس آیا ہوں۔

قفل: کے معنی ہیں واپس ہوا۔ عضاہ: کانٹوں والا درخت، السمر: سین پر زبر اور میم پر پیش۔ کیکر کا درخت، یہ کانٹے دار درخت کی بڑی قسم ہے۔ اخترط السیف: تلوار کو اپنے ہاتھ میں لے کر سونتنا۔ صلتا۔ صاد کے زبر اور پیش کے ساتھ دونوں طرح صحیح ہے۔ معنی ہیں مسلولاً بمعنی، سونتی ہوئی۔

(۷۹) ﴿السادس: عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رسولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَوْ أَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُونَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ، تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا"﴾ (رواه الترمذي)

وقال حديث حسن.

ترجمہ: ''حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے اگر تمہارا توکل اللہ پر صحیح ہو جائے تو وہ تم کو اس طرح رزق دے جس طرح پرندوں کو رزق دیتا ہے کہ صبح کے وقت بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر (گھونسلوں) میں آ جاتے ہیں۔''

اسے ترمذیؒ نے روایت کیا اور کہا یہ حدیث حسن ہے، اس کے

معناه تذهبُ أوَّلَ النَّهارِ خِمَا صًا: أى: ضَامِرَةَ البُطُونِ مِنَ الجُوعِ، وَتَرجِعُ آخِرَ النَّهَار بِطَانًا، أى: مُمْتَلِئَةَ البُطُونِ.

(٨٠) ﴿السَّابِعُ: عَن أبى عِمَارَةَ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ رضى اللّٰه تعالٰى عنهما قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: "يَا فُلانُ إذَا أَوَيْتَ إلَى فِرَاشِكَ فَقُلْ: اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسى إلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِىَ إلَيْكَ: وَفَوَّضْتُ أمْرِى إلَيْكَ، وَألْجَأْتُ ظَهْرِىْ إلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَى مِنْكَ إلَّا إلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِىْ أَنْزَلْتَ، وَنَبِيِّكَ الَّذِىْ أَرْسَلْتَ، فَإنَّكَ إنْ مِتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَإنْ أَصْبَحْتَ أَصَبْتَ خَيْرًا"﴾ (متفقٌ عليه)

وفى روايةٍ فى الصَّحيحين عَنِ الْبَرَاءِ قال: قال لى رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: "إذا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوئَكَ لِلصَّلاةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الأَيْمَنِ وَقُلْ: وَذَكَرَنَحْوَهُ، ثُمَّ قَالَ: وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُوْلُ."

(٨١) ﴿الثامن: عَنْ أَبِىْ بَكْرٍ الصَّدِيقِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ عُثْمان بن عامر بن عَمْرُو بن كَعْب بن سَعْد بنْ تَيم بنْ مُرَّة بن كَعْب بن لُؤَىّ بن غَالِبِ الْقُرَشِىّ التَّيمِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ. وَهُوَ وَاَبُوهُ وَاُمُّهُ صَحَابَةٌ، رضى اللّٰه عنهم. قَالَ: نَظَرْتُ اِلَى أقْدَامِ الْمُشْرِكِيْنَ ونَحْنُ فِى الْغَارِ وَهُمْ عَلٰى رُؤُوْسِنَا فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ أحَدَهُمْ نَظَرَ تَحْتَ قَدَمَيْهِ. لأَبْصَرَنَا. فَقَالَ: "مَا ظَنُّكَ يَا

معنی ہیں کہ دن کے آغاز میں پرندے بھوکے نکلتے ہیں یعنی ان کے پیٹ پچکے ہوتے ہیں اور دن کے آخر میں لوٹتے ہیں تو پیٹ بھرے ہوتے ہیں۔

ترجمہ: ''حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ جب تم اپنے بستر پر آؤ تو کہو''اے اللہ میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کردیا اور میں نے اپنے چہرہ کو بھی تیری طرف کردیا اور اپنے تمام معاملات تیری طرف تفویض کردیئے اور میں نے اپنی پیٹھ کو تیری طرف جھکا دیا، تیری طرف رغبت کرتے ہوئے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے، تیرے علاوہ کوئی پناہ گاہ نہیں اور نہ کوئی نجات گاہ ہے، تیری نازل کردہ کتاب پر ایمان لے آیا اور تیرے نبی مرسل ﷺ کو تسلیم کرلیا'' آپ ﷺ نے فرمایا اگر اس رات تو فوت ہوجائے تو تیرا فوت ہونا فطرت پر ہوگا اور تو بھلائی کو پہنچا۔''

صحیحین کی ایک روایت میں حضرت براء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا جب تو سونے کا ارادہ کرے تو نماز والا وضوء کر، پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ، مذکورہ کلمات کہہ، پھر فرمایا ان کلمات کو بالکل آخر میں کہہ۔

ترجمہ: ''حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ عبداللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرۃ بن کعب بن لوی بن غالب القرشی التیمی سے روایت ہے (آپ اور آپ کے والد، والدہ سب صحابی ہیں) بیان کیا کہ جب ہم غار میں تھے تو میں نے مشرکوں کے پاؤں کو دیکھا کہ وہ ہمارے سروں پر چڑھ آئے تھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر ان میں سے کوئی انسان اپنے پاؤں کے نیچے دیکھ لے تو یقیناً ہمیں دیکھ پائے گا، آپ ﷺ نے فرمایا ابوبکر! رضی اللہ تعالٰی عنہ ان دونوں انسانوں کے بارے میں تیرا کیا

اَبَا بَكْرٍ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا"﴾ (متفق عليه)

گمان ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہے؟"

(۸۲) ﴿التاسع: عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اُمِّ سَلْمَةَ، وَاسْمُهَا هِنْدٌ بِنْتُ أَبِي اُمَيَّةَ حُذَيْفَةَ الْمَخْزُوْمِيَّةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ: "بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ أَنْ اُضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَو اُزَلَّ اَوْ أَ ظْلِمَ اَو اُظْلَمَ اَو اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ"﴾

حديث صحيح رواه ابوداؤد و الترمذي، وغيرهما باسانيدٍ صحيحةٍ: قَال الترمذيُّ: حديث حسن صحيح وهذا لفظ ابي داؤدَ.

ترجمہ: "حضرت ام سلمہ ام المؤمنینؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے گھر سے نکلتے تو فرماتے "اللہ کے نام کے ساتھ نکلا ہوں اللہ پر بھروسہ ہے" اے اللہ! میں تیری اس سے پناہ چاہتا ہوں کہ گمراہ ہوجاؤں یا گمراہ کیا جاؤں یا پھسل جاؤں یا پھسلا یا جاؤں یا ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے یا میں کسی پر جہالت کروں یا مجھ سے جہالت کی جائے۔"

یہ روایت صحیح ہے اسے ابوداؤد اور ترمذی وغیرہمؒ نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے، ترمذیؒ نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ لفظ ابوداؤد کے ہیں۔

(۸۳) ﴿العاشر: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَالَ. يَعْنِيْ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ، بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ، يُقَالُ لَهُ: هُدِيْتَ وَكُفِيْتَ وَوُقِيْتَ، وَتَنَحّٰى عَنْهُ الشَّيْطَانُ"﴾

(رواه أبو داؤد و الترمذي، والنسائي وغيرهم. وقال الترمذي: حديثٌ حسنٌ، زاد أبوداؤ د: "فيقول: يعني الشيطانَ لشيطانٍ آخرَ: كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَكُفِيَ وَوُقِيَ؟")

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص گھر سے نکلتے وقت کہے "اللہ کے نام سے نکلا ہوں، اللہ پر توکل کیا، گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی توفیق اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے" تو اس کو کہا جاتا ہے تو ہدایت دیا گیا، کفایت کیا گیا، بچایا گیا اور شیطان اس سے دور ہوجاتا ہے۔"

ابوداؤد ترمذی اور نسائی وغیرہم نے اس کو روایت کیا، ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے، ابوداؤد نے یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں "ایک شیطان دوسرے شیطان سے کہتا ہے تیرا اس آدمی پر کیسے بس چلے گا جو ہدایت دیا گیا، کفایت کیا گیا اور اس کو بچالیا گیا۔"

(٨٤) ﴿الْحَادِيْ عَشَرَ۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَخَوَانِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ أَحَدُهُمَا يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالآخَرُ يَحْتَرِفُ، فَشَكَا الْمُحْتَرِفُ أَخَاهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهِ"﴾ (رواه الترمذي باسنادٍ صحيح على شرط مسلمٍ)

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عہد رسالت میں دو بھائی تھے ایک رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر رہتا اور دوسرا کوئی کام کرتا تھا۔ چنانچہ کام کرنے والے نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر اپنے بھائی کی شکایت کی آپ ﷺ نے فرمایا شائد تجھ کو اس کی وجہ سے رزق دیا جارہا ہے۔"

اسے ترمذی نے صحیح سند کے ساتھ شرط مسلم پر روایت کیا ہے۔

"يَحْتَرِفُ" يَكْتَسِبُ وَ يَتَسَبَّبُ.

"یَحْتَرِفُ": کے معنی کمانا اور اسباب و وسائل اختیار کرنا ہیں۔

(٨) بَابُ الِاسْتِقَامَةِ

استقامت کا بیان

(٣٢) قال اللّٰهُ تعالٰى: ﴿فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ﴾ (هود: ١١٢)

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے: "(اے پیغمبر ﷺ) جیسا تم کو حکم ہوتا ہے اس پر قائم رہو۔"

(٣٣) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَنْ لَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ، نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَلَكُمْ فِيهَا مَاتَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَاتَدَّعُونَ نُزُلاً مِنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ﴾ (حٰمٓ السجده: ٣٠، ٣٢)

ترجمہ: نیز ارشاد فرمایا: "جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار خدا ہی ہے پھر وہ اس پر قائم رہے ان پر فرشتے اتریں گے (اور کہیں گے) نہ خوف کرو نہ غمناک ہو اور بہشت کی جس کا تمہیں وعدہ کیا جاتا ہے خوشی مناؤ ہم دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے دوست تھے اور آخرت میں بھی تمہارے رفیق ہیں اور وہاں جس نعمت کو تمہارا جی چاہے گا تم کو ملے گی اور جو چیز طلب کرو گے تمہارے لئے موجود ہوگی۔ خدا غفور رحیم کی طرف سے مہمان نوازی ہوگی۔"

(٣٤) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ أُولٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ (احقاف: ١٣، ١٤)

ترجمہ: نیز فرمایا: "جن لوگوں نے کہا ہمارا پروردگار خدا ہے پھر وہ اس پر قائم رہے تو ان کو نہ کچھ خوف ہوگا نہ وہ غمناک ہوں گے یہی اہل جنت ہیں کہ ہمیشہ اس میں رہیں گے یہ اس کا بدلہ ہے جو وہ کیا کرتے تھے۔"

(٨٥) ﴿وَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، وَقِيلَ: أَبِي عَمْرَةَ سُفْيَانَ بنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ: لِي فِي الإِسْلَامِ قَوْلاً لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا غَيْرَكَ. قَالَ: "قُلْ: آمَنْتُ بِاللّٰهِ: ثُمَّ اسْتَقِمْ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت سفیان بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے اسلام کے بارے میں ایسی بات بتائیے کہ آپ ﷺ کے بعد پھر کسی سے سوال کرنے کی ضرورت نہ ہو، آپ ﷺ نے فرمایا کہو میرا اللہ پر ایمان ہے پھر اس پر استقامت اختیار کر۔"

(٨٦) ﴿وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضى الله عنه: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَارِبُوا وَسَدِّدُوا، وَاعْلَمُوا أَنَّهُ لَنْ يَّنْجُوَ أَحَدٌمِنكُمْ بِعَمَلِهِ"

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام پر سیدھے رہو اور مضبوطی اختیار کرو یاد رکھو! تم میں سے کسی کو اس کا عمل نجات نہیں دے سکے گا، صحابہ رضی اللہ

قَالُوْا: وَلاَ أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: "وَلاَ أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ"﴾ (رواه مسلم)

و "المقاربةُ": القَصدُ الذى لا غُلُوَّ فيه وَلاَ تَقْصِيْرَ. وَ"السِّدَادُ": الاستقامةُ و الإِ صَابةُ، وَ "يَتَغَمَّدَنِيْ" يُلْبِسُنِى وَ يَسْتُرُنِىْ. قَالَ العُلَمَاءُ: مَعْنَى الإِسْتِقَامَةِ: لُزُوْمُ طاعَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى، قَالُوْا: وَهِىَ مِنْ جَوَامِعِ الْكَلِم وَهِىَ نِظَامُ الْأُمُوْرِ، وَ بِاللّٰهِ التَّوْفِيْق.

تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کو بھی نہیں؟ فرمایا مجھے بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو اپنی رحمت اور فضل کے ساتھ ڈھانپ لے۔"

مقاربہ: کے معنی ہیں اعتدال کی راہ جس میں نہ غلو اور نہ ہی تقصیر ہو، سداد: کے معنی ہیں استقامت اور درستی، یتغمدنی: مجھے پہنائے اور ڈھانپ لے۔ علماء نے فرمایا ہے استقامت کے معنی ہیں رسول ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری کا اہتمام کرنا، انہوں نے کہا یہ جوامع الکلم میں سے ہے۔ معاملات کا نظم اسی سے وابستہ ہے۔(وباللہ التوفیق)

(۹) بَابٌ فِي التَّفَكُّرِ فِيْ عَظِيْمِ مَخْلُوْقَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ فَنَاءِ الدُّنْيَا وَ اَهْوَالِ الآخِرَةِ وَسَائِرِ اُمُوْرِ هِمَا وَتَقْصِيْرِ النَّفْسِ وَتَهْذِيْبِهَا وَحَمْلِهَا عَلَى الإِسْتِقَامَةِ"

اللہ تعالیٰ کی عظیم مخلوقات میں غور وفکر کرنے، دنیا کے فنا ہونے، آخرت کی ہولناکیوں اور دنیا و آخرت کے تمام امور، نفس کی کوتاہی اور اس کی اصلاح وتہذیب اور اس کو استقامت پر آمادہ کرنے کا بیان

(۳۵) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّمَا أَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ أَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا﴾(سبا: ٤٦)

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے:"میں تمہیں صرف ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم خدا کیلئے دو دو اور اکیلے اکیلے کھڑے ہوجاؤ اور غور کرو۔"

(۳٦) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلاَفِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّاُ ولِى الْاَلْبَابِ، اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَاخَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلاً سُبْحَانَكَ﴾ (آل عمران: ١٩٠، ١٩١)

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے:"بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کے بدل بدل کر آنے جانے میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں جو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے (ہرحال میں) خدا کو یاد کرتے اور آسمان اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ اے پروردگار! تو نے اس (مخلوق) کو بے فائدہ پیدا نہیں کیا، تو پاک ہے۔"

(۳۷) قَالَ تَعَالٰى: ﴿أَفَلاَ يَنْظُرُوْنَ إِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ

ترجمہ: نیز فرمایا:"یہ لوگ اونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسے عجیب

خُلِقَتْ وَإِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ﴾ (غاشية: ١٧ تا ٢١)

پیدا کئے گئے ہیں اور آسمان کی طرف کہ کیسا بلند کیا گیا ہے اور پہاڑوں کی طرف کہ کس طرح کھڑے کئے گئے ہیں اور زمین کی طرف کہ کس طرح بچھائی گئی، تو تم نصیحت کرتے رہو کہ تم نصیحت کرنے والے ہی ہو۔"

(٣٨) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا. الآية﴾ (محمد: ١٠)

ترجمہ: نیز فرمایا: "کیا انہوں نے زمین میں سیر نہیں کی تا کہ دیکھتے۔"

والآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ. وَمِنَ الْأَحَادِيثِ الْحَدِيثُ السَّابِقُ: "الْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ"

اس مضمون کی آیات کثرت کے ساتھ موجود ہیں اور احادیث سے گذشتہ ابواب میں مذکورہ حدیث کہ سمجھ دار وہ انسان ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے باب کے مضمون کے موافق ہے۔"

(١٠) بَابٌ فِي الْمُبَادَرَةِ إِلَى الْخَيْرَاتِ، وَحَثِّ مَنْ تَوَجَّهَ لِخَيْرٍ عَلَى الْإِقْبَالِ عَلَيْهِ بِالْجِدِّ مِنْ غَيْرِ تَرَدُّدٍ

نیکیوں کی طرف جلدی کرنے اور طالب خیر کو اس بات پر آمادہ کرنے کا بیان کہ وہ نیکی کو بغیر کسی تردد کے پوری توجہ اور محنت کے ساتھ اختیار کرے

(٣٩) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ﴾ (بقره: ١٤٨)

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے: "تم نیکیوں میں سبقت حاصل کرو۔"

(٤٠) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَسَارِعُوا إِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ﴾ (آل عمران: ١٣٣)

ترجمہ: نیز فرمایا: "دوڑو اپنے پروردگار کی بخشش اور جنت کی طرف جس کا عرض آسمان اور زمین کے برابر ہے جو ڈرنے والوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔"

وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ:

(٨٧) ﴿فَالْأَوَّلُ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فَسَتَكُونُ فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا أَوْيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا، يَبِيعُ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا.﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نیک کاموں کے کرنے میں جلدی کرو عنقریب تاریک رات کے حصوں کے مانند فتنے رونما ہوں گے، صبح کے وقت آدمی ایماندار ہے تو شام کو کافر ہو جائیگا اور شام کو ایماندار ہے تو صبح کو کافر ہو جائے گا، دنیا کے مال و متاع کے لئے دین کو فروخت کردے گا۔"

(۸۸) ﴿الثانی: عَنْ أَبِیْ سِرْوَعَةَ (بکسر السین المهملة وفتحها) عُقْبَةَ بْنِ الحَارِثِ رَضِی اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: صَلَّیْتُ وَرَاءَ النَّبِیّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِیْنَةِ الْعَصْرَ، فَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ مُسْرِعًا فَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ إِلٰى بَعْضِ حُجَرِ نِسَائِهِ، فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهِ، فَخَرَجَ عَلَیْهِمْ، فَرَأٰى أَنَّهُمْ قَدْ عَجِبُوْا مِنْ سُرْعَتِهِ، قَالَ: "ذَكَرْتُ شَیْئًا مِنْ تِبْرٍ عِنْدَنَا، فَكَرِهْتُ أَنْ یَحْبِسَنِیَ، فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ"﴾ (رواه البخاری)

وَفِیْ رِوَایَةٍ لَّهُ: "كُنْتُ خَلَّفْتُ فِی الْبَیْتِ تِبْرًا مِنَ الصَّدَقَةِ، فَكَرِهْتُ أَنْ أُبَیِّتَهُ" "التِّبْرُ" قِطَعُ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ.

ترجمہ: ''حضرت ابوسروعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (سین کے کسرہ اور فتحہ کے ساتھ) بیان کرتے ہیں کہ میں نے مدینہ میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے عصر کی نماز ادا کی آپ ﷺ نماز سے سلام پھیر کر تیزی سے کھڑے ہوگئے اور لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے اپنی کسی عورت کے حجرے میں تشریف لے گئے اور لوگ آپ ﷺ کی تیزی دیکھ کر گھبرا گئے، چنانچہ آپ ﷺ باہر تشریف لائے تو محسوس کیا کہ لوگ میری تیزی سے سخت متعجب ہیں، آپ نے فرمایا مجھے خیال گذرا کہ ہمارے ہاں سونے کی ایک ڈلی ہے، تو میں نے اس کے بند رکھنے کو معیوب جانا اور اس کی تقسیم کرنے کا حکم دیا۔''

بخاری کی ایک روایت میں ہے صدقات سے گھر میں سونے کا ایک ٹکڑا رہ گیا تھا اس کا میرے گھر میں رات بھر رہنا مجھے ناگوار گزرا۔

''التبر'' سونے یا چاندی کے ٹکڑے کو کہتے ہیں۔

(۸۹) ﴿الثَّالِثُ: عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ أُحُدٍ: أَرَأَیْتَ إِنْ قُتِلْتُ فَأَیْنَ أَنَا؟ قَالَ: "فِی الْجَنَّةِ" فَأَلْقٰى تَمَرَاتٍ كُنَّ فِیْ یَدِهِ، ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: ''حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں ایک آدمی نے غزوہ احد میں رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا اگر میں قتل ہوجاؤں تو میرا ٹھکانا کہاں ہوگا؟ فرمایا جنت میں، چنانچہ اس نے ہاتھ سے کھجوریں پھینک دیں پھر لڑائی کی یہاں تک کہ شہید ہوگیا۔''

(۹۰) ﴿اَلرَّابِعُ: عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَیُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا؟ قَالَ: "أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِیْحٌ شَحِیْحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ، وَتَأْمُلُ الغِنَى، وَلاَ تُمْهِلُ حَتّٰى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ. قُلْتَ: لِفُلاَنٍ كَذَا وَلِفُلاَنٍ كَذَا، وَقَدْ كَانَ لِفُلاَنٍ"﴾ (متفق علیه)

"الحلقومُ": مَجْرَى النَّفَسِ. وَ"الْمَرِیءُ": مَجْرَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ.

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کس قسم کے صدقہ کا ثواب زیادہ ہے؟ فرمایا تندرستی، بخل کی موجودگی، افلاس کے ڈر اور غنا کی امید کی حالت میں صدقہ خیرات کرنا اور صدقہ کرنے میں سستی نہ کیجئے یہاں تک کہ جب سانس حلق کی طرف آنے لگے تو پھر تو کہنا شروع کرے کہ فلاں کو اتنا اور فلاں کو اتنا حالانکہ وہ فلاں کا ہوچکا۔''

حلقوم: سانس کی گزرگاہ۔ المریء: کھانے پینے کی گزرگاہ۔

(۹۱) ﴿اَلْخَامِس: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَسَيْفاً يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ: "مَنْ يَّأخُذُمِنّي هٰذا؟ فَبَسَطُوا أَيْدِيَهُمْ، كُلُّ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ يَقُولُ: أَنَا أَنَا. قَالَ: "فَمَنْ يَّأخُذُهُ بِحَقِّهِ؟" فَأَحْجَمَ الْقَوْمُ، فَقَالَ أَبُوْ دُجَانَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَا آخُذُهُ بِحَقِّهِ فَفَلَقَ بِهِ هَامَ الْمُشْرِكِيْنَ﴾ (رواه مسلم)

اِسْمُ اَبِيْ دُجَانَةَ: سَمَاکُ بْنُ خَرْشَةَ. قَوْلُهُ: "أَحْجَمَ الْقَوْمُ": أَيْ تَوَقَّفُوْا. وَ "فَلَقَ بِهِ": أَيْ شَقَّ، "هَامَ الْمُشْرِكِيْنَ": أَيْ رُؤُوْسَهُمْ.

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ احد کے دن تلوار اٹھائے ہوئے فرمایا کون مجھ سے یہ تلوار لیتا ہے؟ ہر شخص نے تلوار لینے کے لئے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور کہا مجھے دیجئے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا اس تلوار کو اس کے حق کے ساتھ کون لیتا ہے؟ اس پر تمام لوگ رک گئے، حضرت ابودجانہؓ نے کہا میں لیتا ہوں اس کے حق کے ساتھ، چنانچہ اس نے تلوار کو پکڑا اور اس کے ساتھ مشرکوں کی گردنیں کاٹ ڈالیں۔'' (مسلم)

ابودجانہ کا نام سماک بن خرشہ ہے۔

اَحْجَمَ الْقَوْمُ: کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے توقف کیا فَلَقَ پھاڑا، چیرا "ھام المشرکین": مشرکوں کے سر یعنی کھوپڑیاں۔

(۹۲) ﴿اَلسَّادِسُ: وَ عَنِ الزُّ بَيْرِ بْنِ عَدِيٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: أَتَيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَشَكَوْنَا اِلَيْهِ مَا نَلْقٰى مِنَ الحَجَّاجِ. فَقَالَ: "اِصْبِرُوْا فَاِنَّهُ لَا يَأْتِيْ زَمَانٌ اِلَّا وَالَّذِيْ بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ حَتّٰى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ" سَمِعْتُهُ مِنْ نَّبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: ''حضرت زبیر بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے، ہم نے ان کے پاس حجاج کے مظالم کا شکوہ کیا، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا صبر سے کام لو اس لئے کہ جو وقت آرہا ہے اس سے پیچھے آنے والا وقت پہلے سے زیادہ خراب ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے رب سے جاملو گے، میں نے یہ بات تمہارے نبی ﷺ سے سنی ہے۔''

(۹۳) ﴿اَلسَّابِعُ: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بَادِرُوا بِالْاَعْمَالِ سَبْعاً، هَلْ تَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا فَقْراً مُنْسِياً، أَوْ غِنًى مُطْغِياً، أَوْ مَرَضًا مُفْسِداً، أَوْ هَرَماً مُفْنِداً أَوْ مَوتاً مُجْهِزاً أَوِ الدَّجَّالَ فَشَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ، أَوِ السَّاعَةَ فَالسَّاعَةُ أَدْهٰى وَأَمَرُّ!﴾ (رواه الترمذی وقال حديث حسن)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا سات چیزوں کے رونما ہونے سے پہلے اعمال صالحہ میں مبادرت کرو، کیا تم ایسی فقیری کے انتظار میں ہو جو خدا فراموشی کی کیفیت برپا کردے گی یا ایسی دولت مندی جو سرکش بنادے گی یا ایسی بیماری، جو مزاج کو فاسد بنادے گی یا ایسا بڑھاپا، جس میں عقل باقی نہ رہے یا ایسی موت، جو اچانک آجائے یا دجال کا (یادرکھو) دجال شدید ترین نظروں سے اوجھل شر کا نام ہے جس کا انتظار کیا جارہا ہے یا قیامت کا اور قیامت تو سخت خوفناک اور سخت کڑوی ہے۔''

(۹۴) ﴿اَلثَّامِنُ: عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: "لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ رَجُلاً

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے روز فرمایا یہ جھنڈا اس انسان کو عطا کروں گا جو

يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ" قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ: مَا أَحْبَبْتُ الإِ مَارَةَ إِلَّا يَوْمَئِذٍ، فَتَسَاوَرْتُ لَهَا رَجَاءَ أَنْ أُدْعٰى لَهَا، فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ، فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا، وَقَالَ: "اِمْشِ وَلَاتَلْتَفِتْ حَتّٰى يَفْتَحَ اللّٰهُ عَلَيْکَ" فَسَارَ عَلِيٌّ شَيْئاً، ثُمَّ وَقَفَ وَلَمْ يَلْتَفِتْ، فَصَرَخَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، عَلَى مَاذَا أُقَاتِلُ النَّاسَ؟ قَالَ: "قَاتِلْهُمْ حَتّٰى يَشْهَدُوا أَنْ لاَ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًارَسُولُ اللّٰهِ، فَإِذَافَعَلُوْا ذٰلِکَ فَقَدْ مَنَعُوْا مِنکَ دِمَائَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّابِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ"﴾ (رواه مسلم)

"فَتَسَاوَرْتُ" هُوَ بِالسِينِ المُهْمَلة: أي وَثَبتُ مُتَطَلِّعًا.

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ محبت رکھتا ہو، اللہ اس کے ہاتھوں کامیابی عطا فرمائے گا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے امارت کی کبھی چاہت نہ ہوئی لیکن اس روز میں نے امارت کے حصول کے لئے اپنے آپ کو بالکل تیار پایا اس امید سے میں نے گردن کو اونچا کیا، لیکن رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا اور جھنڈا ان کے حوالے کردیا اور کہا جاؤ ادھر اُدھر نہ جھانکنا یہاں تک کہ اللہ فتح دے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھوڑا سا چلے اور رک کر بلا التفات بلند آواز سے پکارا یا رسول اللہ ﷺ کس بات پر لوگوں سے لڑائی کروں فرمایا ان سے لڑائی کرو یہاں تک کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں پس جب وہ یہ اقرار کرلیں گے تو تجھ سے اپنے خونوں اور اپنے مالوں کو محفوظ کرلیں گے البتہ ان کے حقوق کی صورتیں محفوظ نہیں اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔"

فتساورتُ: (سین مہملہ کے ساتھ) میں نبی کریم ﷺ کی طرف جھانکتے ہوئے اٹھ اٹھ کر دیکھتا۔

(١١) بَابٌ فِي الْمُجَاهَدَةِ

جدوجہد کا بیان

(٤١) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (عنكبوت: ٦٩)

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے: "اور جن لوگوں نے ہمارے لئے کوشش کی ہم ان کو ضرور اپنے راستے دکھا دیں گے اور خدا تو نیکو کاروں کے ساتھ ہے۔"

(٤٢) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَاعْبُدْ رَبَّکَ حَتّٰى يَأْتِيَکَ الْيَقِيْنُ﴾ (حجر: ٩٩)

ترجمہ: نیز فرمایا: "اور اپنے پروردگار کی عبادت کئے جاؤ یہاں تک کہ تمہاری موت کا وقت آجائے۔"

(٤٣) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَاذْكُرِاسْمَ رَبِّکَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيْلاً﴾ (مزمل: ٨)

ترجمہ: نیز فرمایا: "اور اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرو اور ہر طرف سے بے تعلق ہو کر اسی کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔"

(٤٤) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا

ترجمہ: نیز فرمایا: "جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا۔"

يَرَهُ﴾ (زلزلت: ۷)

(٤٥) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَمَا تُقَدِّمُوْا لِأَ نْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَاَعْظَمَ اَجْرًا﴾ (بقرة: ۲۷۳)

ترجمہ: اور اللہ نے فرمایا: ''اور جو تم اپنے لئے اچھائی آگے بھیجتے ہو اللہ کے ہاں اس سے بہتر صلے میں پاؤ گے۔''

(٩٥) ﴿فالاول: وَعَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ: مَنْ عَادٰى لِىْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ. وَمَا تَقَرَّبَ إِلَىَّ عَبْدِى بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَىَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ: وَمَا يَزَالُ عَبْدِىْ يَتَقَرَّبُ إِلَىَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى أُحِبَّهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِىْ يَسْمَعُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِى يَبْطُشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِى يَمْشِىْ بِهَا، وَإِنْ سَأَلَنِىْ أَعْطَيْتُهُ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِىْ لَأُعِيْذَنَّهُ"﴾ (رواه البخارى)

"آذَنْتُهُ": أَعْلَمْتُهُ بِأَنِّىْ مُحَارِبٌ لَه "استَعَاذَنِىْ" رُوِى بالنون وبالباء.

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو شخص میرے ولی کے ساتھ عداوت رکھتا ہے میں اس کے ساتھ اعلان جنگ کرتا ہوں، میرا بندہ فرائض سے زیادہ اور کسی محبوب عمل کے ساتھ میرا تقرب حاصل نہیں کر سکتا، میرا بندہ نوافل پڑھ کر میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو محبوب سمجھتا ہوں تو میں اس کا کان ہو جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ پکڑتا ہے، اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ چلتا ہے، اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اس کو دیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ حاصل کرے تو میں اس کو پناہ دیتا ہوں۔'' (بخاری)

آذنته: اس کا معنی ہے میں اس کو بتا دیتا ہوں کہ میری اس سے جنگ ہے۔ استعاذنی: یہ نون اور باء کے ساتھ ہے۔

(٩٦) ﴿الثانى: وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ عَنِ النَّبِيِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَرْوِيْهِ عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: "إِذَا تَقَرَّبَ العَبْدُ إِلَىَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَإِذَا تَقَرَّبَ إِلَىَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا، وَإِذَا أَتَانِىْ يَمْشِىْ أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً"﴾ (رواه البخارى)

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے بیان فرماتے ہیں فرمایا جب بندہ میری طرف ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اسکے قریب ہوتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں دونوں ہاتھ کے پھیلانے کے بقدر اس کے قریب ہوتا ہوں اور جب وہ میری طرف آہستہ چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔''

(٩٧) ﴿الثالث: عَنِ ابن عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ: الصِّحَّةُ، وَ

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عباسؓ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو نعمتوں میں اکثر لوگ نقصان میں ہیں (یعنی ان نعمتوں کی موجودگی کو غنیمت سمجھتے ہوئے عبادت میں مصروف نہیں) ایک نعمت

الفَرَاغُ"﴾ (رواه البخاری)

(۹۸) ﴿الرابع: عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا، أنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُومُ مِنَ اللَّیْلِ حَتّٰی تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ، فَقُلْتُ لَهُ: لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا یَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَکَ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ: "أفَلاَ أُحِبُّ أنْ أکُونَ عَبْدًا شَکُوْرًا؟"﴾ (متفق علیه)

هذا لفظ البخاری، ونحوه فی الصحیحین من روایة المغیرة بن شُعْبَةَ.

(۹۹) ﴿الخامس: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا أنَّهَا قَالَتْ: "کَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إذَا دَخَلَ الْعَشْرُ أحْیَا اللَّیْلَ، وَأیْقَظَ أهْلَهُ، وَجَدَّ وَشَدَّ المِئْزَرَ"﴾ (متفق علیه)

والمراد: العَشْرُ الآوَاخِرُ من شهرِ رَمَضَانَ. "وَ المئزرُ": الإزارُ، وَهُوَ کِنَایَةٌ عَن إعْتِزَالِ النِّسَاءِ، وَقِیلَ: المُرَادُ تَشْمِیرُهُ للعِبَادَةِ. یُقَالُ: شَدَدتُ لِهٰذَا الأمرِ مِئْزَرِیْ، أیْ: تَشَمَّرْتُ وَ تَفَرَّغْتُ لَهُ.

(۱۰۰) ﴿السادس: عَنْ أبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "الْمُؤْمِنُ الْقَوِیُّ خَیْرٌ وَأحَبُّ اِلَی اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِیفِ وَفِیْ کُلٍّ خَیْرٌ. إحْرِصْ عَلٰی مَایَنْفَعُکَ، وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلاَ تَعْجَزْ. وَإنْ أصَابَکَ شَیْءٌ فَلاَ تَقُلْ: لَوْأنِّیْ فَعَلْتُ کَانَ کَذَا وَکَذَا، وَلٰکِنْ قُلْ: قَدَرُ اللّٰهِ، وَمَا شَاءَ فَعَلَ، فَإنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّیْطَانِ"﴾ (رواه مسلم)

تندرستی اور دوسری نعمت فراغت ہے۔"

ترجمہ: "حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو اس قدر لمبا قیام فرماتے کہ آپ ﷺ کے پاؤں پھٹنے کے قریب ہوجاتے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کس لئے اس قدر مشقت اٹھاتے ہیں؟ حالانکہ اللہ نے آپ ﷺ کی پہلی اور پچھلی تمام فروگذاشتیں مٹا ڈالیں ہیں، فرمایا کہ کیا میں اس بات کو پسند نہ کروں کہ میں اللہ کا شکر گذار بندہ بنوں۔"

یہ لفظ بخاری کے ہیں اور اسی طرح کی روایت بخاری ومسلم میں حضرت مغیرۃ بن شعبۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے۔

ترجمہ: حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں رات کو بیدار رہتے اور اہل خانہ کو بھی بیدار فرماتے اور کوشش کے ساتھ عبادت میں مشغولیت رکھتے اور کمر ہمت باندھ لیتے۔

العشرُ آواخر: سے مراد رمضان کے آخری دس دن ہیں، مئزر: ازار کے معنی میں ہے یعنی تہ بند یا پاجامہ، یہاں کنایہ ہے اس بات سے کہ آپ ﷺ بیویوں سے کنارہ کشی اختیار فرمالیتے، اور بعض کے نزدیک اس سے مراد عبادت کے لئے مستعد اور تیار ہونا ہے، کہا جاتا ہے کہ "میں نے اس کام کے لئے مئزر کس لیا ہے" یعنی اس کے لئے میں نے آپنے آپ کو تیار اور فارغ کرلیا ہے۔

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا طاقتور ایماندار کمزور ایماندار سے بہتر ہے اور اللہ کا زیادہ محبوب ہوتا ہے البتہ دونوں میں بھلائی موجود ہے، فائدہ مند چیز کا لالچ کرو اور اللہ سے مدد مانگو کمزوری کا اظہار نہ کرو، اگر تجھے کوئی پریشانی لاحق ہوجائے تو یوں نہ کہو اگر میں ایسا کرتا تو ایسا ایسا ہوجاتا البتہ یوں کہو تقدیر میں یوں ہی تھا اللہ نے جو چاہا کیا، اس لئے کہ اگر کا لفظ شیطان کے عمل کو کھول دیتا ہے۔"

(١٠١) ﴿السابع: وَعَنهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ، وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ"﴾ (متفق علیه)

وفى رواية لمسلم: "حُفَّتْ" بَدلَ "حُجِبَتْ" وَهُوَ بمَعْنَاهُ، أىْ: بَيْنَهُ وَ بَيْنَهَا هٰذَا الحِجَابُ، فَإِذَا فَعَلَهُ دَخَلَهَا.

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دوزخ شہوات کے ساتھ محجوب ہے اور جنت کو مشکلات کے ساتھ محجوب کر دیا گیا ہے۔''

اور مسلم کی ایک روایت میں "حجبت" کی جگہ "حفت" ہے معنی دونوں کے ایک ہی ہیں، مطلب یہ ہے کہ انسان کے درمیان اور جنت اور دوزخ کے درمیان پردہ ہے جب وہ اس کو اختیار کر لیتا ہے تو اس میں داخل ہو جاتا ہے۔''

(١٠٢) ﴿الثامن: وَعَنْ أَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ حُذَيْفَةَ بنِ اليَمَانِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ، فَقُلْتُ يَرْكَعُ عِنْدَالْمِأَةِ، ثُمَّ مَضٰى؛ فَقُلْتُ يُصَلِّى بِهَا فِىْ رَكْعَةٍ، فَمَضٰى؛ فَقُلْتُ يَرْكَعُ بِهَا، ثُمَّ افْتَتَحَ آلَ عِمْرَانَ؛ فَقَرَأَهَا، ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَاءَ فَقَرَأَهَا، يَقْرَأُ مُتَرَسِّلاً إِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيْهَا تَسْبِيْحٌ سَبَّحَ، وَإِذَا مَرَّ بِسُوَالٍ سَالَ، وَإِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ، ثُمَّ رَكَعَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ: "سُبْحَانَ رَبِّىَ العَظِيْمِ" فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ ثُمَّ قَالَ: "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا لَكَ الحَمْدُ" ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيْلاً قَرِيْبًا مِمَّا رَكَعَ، ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ: "سُبْحَانَ رَبِّىَ الاَعْلَى" فَكَانَ سُجُوْدُهُ قَرِيْبًا مِنْ قِيَامِهِ"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی آپ ﷺ نے سورۃ بقرۃ پڑھنی شروع کر دی، میں نے خیال کیا کہ سو آیت پڑھ کر رکوع میں چلے جائیں گے لیکن آپ ﷺ پڑھتے رہے میں نے خیال کیا کہ سورۃ بقرۃ ایک رکعت میں ختم کر کے رکوع کریں گے لیکن پڑھتے رہے بقرۃ ختم کر کے آل عمران کو پڑھا پھر سورۃ نساء کو پڑھا، ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے جا رہے تھے، جب تسبیح والی آیات پڑھتے "سُبْحَانَ اللّٰه" کہتے اور جب سوال والی آیت پڑھتے تو سوال کرتے اور جب تعوذ کی آیت پڑھتے تو "اعوذ باللّٰه" پڑھتے، پھر رکوع میں گئے اس میں "سُبْحَانَ رَبِّیَ العَظِیْم" کہتے رہے اور آپ کے رکوع کا عرصہ قیام کے برابر تھا پھر رکوع کے بعد کھڑے ہوئے "سمع الله لمن حمده، ربنا لک الحمد" پڑھتے رہے، تقریباً رکوع کے بقدر قومہ میں کھڑے رہے، پھر سجدہ میں چلے گئے اس میں "سُبْحَانَ رَبِّی الأَعْلٰی" پڑھتے رہے، آپ کا سجدہ بھی تقریباً قیام کے برابر تھا۔

(١٠٣) ﴿التاسع: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً، فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتّٰى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سُوْءٍ! قِيْلَ: وَمَا هَمَمْتَ بِهٖ؟ قَالَ: هَمَمْتُ أَنْ أَجْلِسَ وَأَدَعَهُ﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات نبی کریم ﷺ کے ساتھ قیام کیا، آپ ﷺ نے اتنا لمبا قیام فرمایا کہ میں نے غلط ارادہ کر لیا، سوال کیا گیا کون سا غلط ارادہ کیا تھا؟ جواب دیا میں نے ارادہ کر لیا تھا بیٹھ جاؤں اور آپ کا ساتھ چھوڑ دوں۔''

(۱۰٤) ﴿العاشر: وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: "یَتْبَعُ الْمَیِّتَ ثَلاثَةٌ: اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ؛ فَیَرْجِعُ إِثْنَانِ وَیَبْقٰی وَاحِدٌ: یَرْجِعُ أَهْلُهُ وَ مَالُهُ، وَیَبْقٰی عَمَلُهُ"﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں اہل خانہ، مال، اور عمل، چنانچہ اہل خانہ اور مال تو واپس آجاتے ہیں البتہ عمل باقی رہتا ہے۔''

(۱۰۵) ﴿الحادی عشر: عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلٰی أَحَدِکُمْ مِنْ شِرَاکِ نَعْلِهِ وَالنَّارُ مِثْلُ ذَالِکَ"﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جنت تم میں سے ہر ایک کی جوتی کے تسمہ سے بھی زیادہ قریب ہے اور آگ کی کیفیت بھی ایسی ہی ہے۔''

(۱۰٦) ﴿الثانی عشر: وَعَنْ أَبِیْ فِرَاسٍ رَبِیْعَةَ بْنَ کَعْبِ الاَسْلَمِیِّ خَادِمِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَمِنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنه قَالَ: "کُنْتُ أَبِیْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَآتِیْهِ بِوَضُوئِهِ، وَحَاجَتِهِ فَقَالَ: "سَلْنِی"، فَقُلْتُ أَسْأَلُکَ مُرَافَقَتَکَ فِی الْجَنَّةِ. فَقَالَ: "أَوْ غَیْرَ ذٰلِکَ؟" قُلْتُ هُوَ ذَاکَ، قَالَ: "فَأَعِنِّی عَلٰی نَفْسِکَ بِکَثْرَةِ السُّجُوْدِ"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت فراس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو رسول اللہ ﷺ کے خادم اور اصحاب صفہ میں سے تھے) بیان کرتے ہیں کہ میں رات بھر رسول اللہ ﷺ کے پاس رہتا، آپ ﷺ کے وضوء کے لئے پانی لاتا اور دیگر ضروریات کا خیال رکھتا، آپ ﷺ نے فرمایا جو کچھ مانگنا ہے مانگ لو، میں نے عرض کیا میں جنت میں آپ ﷺ کی رفاقت کا خواستگار ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا کوئی اور خواہش بھی ہے؟ میں نے عرض کیا وہ بھی یہی ہے، فرمایا کثرت نوافل کے ساتھ میری مدد کرو۔''

(۱۰۷) ﴿الثالث عشر: وَعَنْ أَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ وَ یُقَالُ: اَبُو عَبْدِالرَّحْمٰنِ. ثَوْبَانَ مَوْلٰی رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ: "عَلَیْکَ بِکَثْرَةِ السُّجُودِ؛ فَإِنَّکَ لَنْ تَسْجُدَ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَکَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْکَ بِهَا خَطِیْئَةً"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مولیٰ رسول اللہ ﷺ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے نوافل کثرت کے ساتھ پڑھا کرو اس لئے کہ تم اللہ کے لئے کوئی سجدہ نہیں کروگے مگر اس کے بدلہ میں اللہ تمہارا ایک درجہ بلند فرمائے گا اور ایک غلطی دور فرمائے گا۔''

(۱۰۸) ﴿الرابع عشر: وَعَنْ أَبِیْ صفوان عبداللّٰه بن بُسْر الاسلمی رضی اللّٰه عنه قَالَ: قَالَ رسول اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: خَیْرُ النَّاسِ مَنْ طَالَ

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن بسر اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہتر انسان وہ ہے جس کو لمبی عمر عطاء ہوئی اور اعمال اچھے سرزد ہوئے۔''

عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ﴾ (رواه الترمذی)

"بُسُر" بضم الباء و السين المهملةِ

(۱۰۹) ﴿اَلْخَامِسُ عَشَرَ: عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: غَابَ عَمِّيْ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلْتَ الْمُشْرِكِيْنَ، لَئِنِ اللّٰهُ أَشْهَدَنِيْ قِتَالَ الْمُشْرِكِيْنَ لَيُرِيَنَّ اللّٰهُ مَا أَصْنَعُ. فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ اِنْكَشَفَ الْمُسْلِمُوْنَ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ أَعْتَذِرُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ. يَعْنِيْ أَصْحَابَهُ. وَأَبْرَأُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ. يَعْنِيْ الْمُشْرِكِيْنَ. ثُمَّ تَقَدَّمَ فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنِ مَعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، فَقَالَ: يَا سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَلْجَنَّةُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، إِنِّيْ أَجِدُ رِيْحَهَا مِنْ دُوْنِ أُحُدٍ. قَالَ سَعْدٌ: فَمَا اسْتَطَعْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا صَنَعَ! قَالَ أَنَسٌ: فَوَجَدْنَا بِهٖ بِضْعاً وَّ ثَمَانِيْنَ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ، أَوْطَعْنَةً بِرُمْحٍ، أَوْ رَمْيَةً بِسَهْمٍ، وَوَجَدْنَاهُ قَدْ قُتِلَ وَمَثَّلَ بِهِ الْمُشْرِكُوْنَ فَمَاعَرَفَهُ أَحَدٌ إِلَّا أُخْتُهُ بِبَنَانِهٖ. قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: كُنَّا نَرٰى أَوْنَظُنُّ أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِيْهِ وَفِيْ أَشْبَاهِهٖ: ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَاعَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ﴾ (الأحزاب: ۲۳) إلٰى آخرها،﴾ (متفقٌ عليه)

قوله: "لَيُرِيَنَّ اللّٰهُ، رُوِىَ بِضَمِّ الْيَاءِ وَكَسْرِ الرَّاءِ؛ أَىْ: لَيُظْهِرَنَّ اللّٰهُ ذَالِكَ لِلنَّاسِ، وَرُوِىَ بِفَتْحِهِمَا، وَمَعْنَاهُ ظَاهِرٌ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے چچا انس بن نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوہ بدر میں شریک نہ ہو سکے، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! ﷺ پہلی جنگ جو آپ نے مشرکوں کے ساتھ لڑی ہے میں اس میں حاضر نہ ہو سکا اگر اللہ نے مجھے مشرکوں کے ساتھ جنگ کرنے کا موقع دیا تو اللہ دیکھ لے گا میں کیا کارنامہ سرانجام دیتا ہوں، چنانچہ غزوہ احد میں جب مسلمان بھاگ کھڑے ہوئے تو اس نے کہا اے اللہ میں ان کے فعل سے تیری خدمت میں معذرت پیش کرتا ہوں پھر وہ آگے بڑھا، سامنے سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوگئی، ان سے کہا کہ اے سعد! رب کعبہ کی قسم! احد کے قریب جنت کی خوشبو آرہی ہے، سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ مجھ میں طاقت نہیں کہ اس کے کارنامے کو بیان کروں، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے اس کے جسم پر اسی (۸۰) سے زیادہ تلوار، نیزے کے زخم اور تیروں کے نشانات پائے، ہم نے دیکھا کہ وہ شہید ہوگیا ہے اور مشرکوں نے اس کا مثلہ کردیا، صرف اس کی بہن اس کی انگلیوں کے پوروں کی شناخت کرسکی اور کوئی اس کی شناخت نہ کرسکا، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَاعَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ) "مومنوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں کہ جو اللہ سے عہد کرلیتے ہیں اس میں سچے اتر تے ہیں" یہ آیت ان کے اور ان جیسوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔"

ليرين اللّٰهَ: یا پر پیش اور راء کے زیر کے ساتھ بھی مروی ہے جس کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ اس کو لوگوں کے سامنے ظاہر فرما دیگا اور پہلی قرأت یعنی دونوں پر زبر کے معنی واضح ہے (کہ اللہ دیکھ لے گا) واللہ اعلم۔

(۱۱۰) ﴿السَّادِسُ عَشَرَ: عَنْ أَبِیْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْن عَمْرٍو الْاَنْصَارِیّ الْبَدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ آیَةُ الصَّدَقَةِ كُنَّا نُحَامِلُ عَلٰی ظُهُوْرِنَا. فَجَاءَ رَجُلٌ فَتَصَدَّقَ بِشَیْءٍ كَثِیْرٍ فَقَالُوْا: مُرَاءٍ، وَجَاءَ رَجُلٌ آخَرُ فَتَصَدّقَ بِصَاعٍ فَقَالُوا: اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِیٌّ عَنْ صَاعِ هٰذَا! فَنَزَلَتْ ﴿اَلَّذِیْنَ یَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی الصَّدَقَاتِ وَالَّذِیْنَ لَایَجِدُوْنَ اِلاَّ جُهْدَهُمْ﴾ (التوبة: ۷۹).﴾ (متفق علیه) (هذا لفظ البخاری).

"نُحَامِلُ" بضم النون، و بالحاء المهملة: أیْ یَحْمِلُ أَحَدُنَا عَلَی ظَهْرِهٖ بالاُجْرَةِ، و یَتَصَدَّقُ بِهَا.

ترجمہ: ''حضرت ابومسعود عقبہ بن عمرو انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں جب صدقہ کی آیت نازل ہوئی تو ہم اپنی پیٹھوں پر بوجھ اٹھاتے (صدقہ کرتے)، چنانچہ ایک آدمی آیا اس نے کثیر مال کا صدقہ کیا، منافقین بول اٹھے یہ تو ریاکار ہے، دوسرا آدمی آیا اس نے ایک صاع کا صدقہ کیا، ان پر منافقین نے کہا اللہ اس کے صاع سے غنی ہے، پس یہ آیت نازل ہوئی ترجمہ: جو (ذی استطاعت) مسلمان دل کھول کر خیرات کرتے اور جو (بے چارے غریب) صرف اتنا ہی کما سکتے ہیں جتنی مزدوری کرتے ہیں (اور تھوڑی سی کمائی سے بھی خرچ کرتے ہیں) ان پر جو منافق طعن کرتے ہیں اور ہنستے ہیں اللہ ان پر ہنستا ہے اور ان کیلئے تکلیف دینے والا عذاب تیار ہے۔''

نحامل: نون پر پیش اور ہائے مہملہ کے ساتھ یعنی ہمارا ایک آدمی اپنی پشت پر بوجھ اٹھاتا اور اس سے جو اجرت حاصل ہوتی اسے وہ صدقہ کرتا۔

(۱۱۱) ﴿السَّابِعُ عَشَرَ: عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ، عَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ یَزِیْدَ، عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسِ الْخَوْلَانِیِّ، عَنْ أَبِیْ ذَرٍّ جُنْدُبِ بنِ جُنَادَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْمَا یَرْوِی عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی أَنَّهُ قَالَ: "یَاعِبَادِیْ إِنِّیْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِیْ وَجَعَلْتُهُ بَیْنَكُمْ مُحَرَّماً فَلاَ تَظَا لَمُوْا، یَا عِبَادِیْ كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلاَّ مَنْ هَدَیْتُهُ ؛ فَاسْتَهْدُوْنِیْ أُهْدِكُمْ، یَاعِبَادِیْ كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلاَّمَنْ أَطْعَمْتُهُ؛ فَاسْتَطْعِمُوْنِی أُطْعِمْكُمْ، یَا عِبَادِیْ كُلُّكُمْ عَارٍ إِلاَّ مَنْ كَسَوْتُهُ، فَاسْتَكْسُوْنِی أُكْسِكُمْ، یَاعِبَادِیْ إِنكُمْ تُخْطِئُوْنَ، بِاللَّیْلِ، وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا، فَاسْتَغْفِرُوْنِیْ أَغْفِرْلَكُمْ، یَاعِبَادِ یْ

ترجمہ: ''حضرت سعید بن عبدالعزیز، ربیعہ بن یزید سے، وہ ابوادریس خولانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، وہ ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، وہ نبی کریم ﷺ سے، آپ اللہ تبارک وتعالیٰ سے نقل فرماتے ہیں کہ اللہ پاک نے فرمایا: اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کردیا ہے اور تمہارے درمیان بھی اس کو حرام کرلیا لہٰذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ اے میرے بندو! تم سب کے سب گمراہ ہو مگر میں جس کو ہدایت عطا کروں پس تم مجھ سے ہدایت کا سوال کرو، میں تم کو ہدایت عطا کرونگا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو مگر جس کو میں کھانا دوں، پس مجھ سے کھانا طلب کرو میں تم کو کھانا دونگا۔ اے میرے بندو! تم سب برہنہ ہو مگر جس کو میں لباس پہنا دوں، پس مجھ سے لباس مانگو میں تم کو لباس دونگا۔ اے میرے بندو! تم رات دن غلطیاں کرتے ہو اور میں تمام گناہ معاف کرنے پر قادر ہوں پس مجھ سے مغفرت مانگو میں تم کو معاف کردونگا۔ اے میرے بندو! تم مجھے

إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضَرِّيْ فَتَضُرُّوْنِيْ، وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِيْ فَتَنْفَعُوْنِيْ، يَاعِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ، وَاِنْسَكُمْ وَ جِنَّكُمْ، كَانُوا عَلٰى أَتْقٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَازَادَ ذَالِكَ فِيْ مُلْكِيْ شَيْئًا، يَا عِبَادِيْ لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَ آخِرَكُمْ وَ إِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَانَقَصَ ذَالِكَ مِنْ مُلْكِيْ شَيْئاً، يَاعِبَادِي لَوْ اَنّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ، فَسَأَلُوْنِيْ فَأَعْطَيْتُ كُلَّ اِنْسَانٍ مَسْأَلَتَهُ، مَانَقَصَ ذَالِكَ مِمَّا عِنْدِيْ اِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ اِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ، يَاعِبَادِيْ اِنَّمَاهِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيْهَالَكُمْ، ثُمَّ اُوَفِّيْكُمْ اِيَّاهَا، فَمَنْ وَجَدَ خَيْراً فَلْيَحْمَدِاللّٰهَ، وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَذَالِكَ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهُ"﴾.

قَالَ سَعِيْدٌ: كَانَ اَبُوْ اِدْرِيْسَ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ جَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ. (رواه مسلم)

وروينا عن الامام احمد بن حنبل رحمه الله تعالٰى قال: ليسَ لِاَهْل الشام حديث اَشْرف من هذا الحديث.

نقصان پہنچانے کی قوت نہیں رکھتے ہو اور نہ ہی تم مجھے فائدہ پہنچا سکتے ہو۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور پچھلے تمام انسان اور جن کسی انتہائی پرہیزگار انسان کے دل کی طرح ہو جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور پچھلے اور جن اور انسان سب سے زیادہ بدکار کے دل جیسے ہوجائیں تو اس سے میرے ملک میں کچھ کمی نہیں آ سکتی۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور پچھلے اور، جن و انس ایک چٹیل میدان میں کھڑے ہو کر مجھ سے سوال کریں اور میں ہر انسان کے سوال کو پورا کردوں یہ چیز بھی میرے خزانے میں کچھ کمی نہیں کر سکتی البتہ جس قدر سمندر میں سوئی ڈالنے سے (سمندر کا پانی) کم ہوتا ہے۔ اے میرے بندو! تمہارے اپنے اعمال ہیں میں تمہارے لئے ان کا احاطہ کرتا ہوں پھر تمہیں ان کے مطابق پورا پورا بدلہ دونگا۔ پس جو شخص بھلائی کو نہ پائے اسے صرف اپنے آپ کو ملامت کرنی چاہیئے۔

سعید نے بیان کیا کہ ابوادریس خولانی جب اس حدیث کو بیان کرتے تو گھٹنوں کے بل گر جاتے۔ (مسلم)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے ہمیں روایت پہنچی ہے انہوں نے کہا کہ شامیوں کے پاس اس حدیث سے زیادہ کوئی عمدہ نہیں۔

(۱۲) باب الحث على الازدياد من الخير فى اواخر العُمر

آخری عمر میں نیک کاموں کے زیادہ کرنے کی ترغیب

(٤٦) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّايَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيْرُ﴾ (فاطر: ٣٧)

قَالَ ابن عبّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، وَالْمُحَقِّقُوْنَ: مَعْنَاهُ: أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ سِتِّيْنَ سَنَةً؟

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے: "کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں دی تھی کہ اس میں جو سوچنا چاہتا سوچ لیتا اور تمہارے پاس ڈرانے والا بھی آیا۔"

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور محققین علماء اس آیت کا مطلب بیان کرتے ہیں "کیا ہم نے تمہیں ٦٠ سال کی عمر نہیں عطاء کی تھی؟"

وَيُؤَيِّدُهُ الْحَدِيْثُ الَّذِیْ سَنَذْكُرُهُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی، وَقِيْلَ: مَعْنَاهُ: ثَمَانِیَ عَشَرَةَ سَنَةً، وَقِيْلَ: أَرْبَعِيْنَ سَنَةً. قَالَهُ الحَسَنُ وَالْكَلْبِی وَمَسْرُوْقٌ، وَنُقِلَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَيْضاً. وَنَقَلُوْا: أَنَّ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ كَانُوْا اِذَا بَلَغَ أَحَدُهُمْ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً تَفَرَّغَ لِلْعِبَادَةِ. وَقِيْلَ: هُوَ الْبُلُوْغُ. وَقَوْلُهُ تَعَالٰی: ﴿وَجَاءَكُمُ النَّذِيْرُ﴾ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَالْجَمْهُوْرُ: هُوَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقِيْلَ الشَّيْبُ. قَالَهُ عِكْرِمَةُ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُهُمَا. وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

(١١٢) ﴿وَاَمَّا الآحَادِيْثُ فَالْاَوَّلُ: عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَعْذَرَ اللّٰهُ إِلَى امْرِیءٍ أَخَّرَ أَجَلَهُ حَتّٰى بَلَغَ سِتِّيْنَ سَنَةً" (رواه البخاری) قَالَ الْعُلَمَاءُ مَعْنَاهُ: لَمْ يَتْرُكْ لَهُ عُذْراً إِذْ أَمْهَلَهُ هٰذِهِ الْمُدَّةَ. يُقَالُ: أَعْذَرَ الرَّجُلُ إِذَا بَلَغَ الغَايَةَ فِی الْعُذْرِ.﴾

(١١٣) ﴿اَلثَّانِیْ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يُدْخِلُنِیْ مَعَ اَشْيَاخِ بَدْرٍ، فَكَأَنَّ بَعْضَهُمْ وَجَدَفِیْ نَفْسِهٖ فَقَالَ: لِمَ يَدْخُلُ هٰذَا مَعَنَاوَلَنَا اَبْنَاءٌ مِثْلُهُ؟! فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّهُ مِنْ حَيْثُ عَلِمْتُمْ! فَدَعَانِیْ ذَاتَ يَوْمٍ فَاَدْخَلَنِیْ مَعَهُمْ، فَمَارَأَيْتُ اَنَّهُ دَعَانِیْ يَوْمَئِذٍاِلاَّ لِيُرِيَهُمْ قَالَ: مَا تَقُوْلُوْنَ فِیْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی: ﴿إِذَاجَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ؟﴾ (الفتح: ١)، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اُمِرْنَانَحْمَدُ اللّٰهَ وَنَسْتَغْفِرُهُ اِذَا نَصَرَنَاوَ فَتَحَ عَلَيْنَا. وَسَكَتَ بَعْضُهُمْ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئاً. فَقَالَ

اس کی تائید آنے والی حدیث سے بھی ہورہی ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد ۱۸ سال کی عمر ہے اور بعض نے ۴۰ سال کہا ہے۔ چنانچہ حسن، کلبی، مسروق اور عبداللہ بن عباسؓ سے بھی ایک روایت یونہی مروی ہے اور مدینہ والوں کے بارے میں منقول ہے کہ جب ان میں سے کسی کی عمر ۴۰ سال تک پہنچ جاتی تو وہ عبادت کے لئے فارغ رہتا، بعض نے کہا ہے کہ اس سے مراد بلوغت کی عمر ہے اور "جَاءَ كُمُ النَّذِيْرُ" کا معنی عبداللہ بن عباسؓ اور جمہور علماء بیان کرتے ہیں اس سے مراد نبی کریم ﷺ ہیں لیکن عکرمہ، ابن عیینہؒ وغیرہ کہتے ہیں اس سے مراد بڑھاپا ہے۔ واللہ اعلم

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس آدمی کو معذور جانتے ہیں جس کی عمر کو مؤخر کیا یہاں تک کہ ساٹھ (۶۰) برس کو پہنچ گیا۔ علماءؒ نے اس کا مطلب بیان کرتے ہوئے کہا ہے جب اللہ پاک اتنی مدت اس کو مہلت دیتے ہیں تو پھر کوئی عذر باقی نہیں رہتا ہے۔ عربی کا محاورہ ہے "اعذر الرجل" یہ اس وقت کہا جاتا ہے کہ جب کوئی شخص عذر کے آخری مرحلہ پر پہنچ جاتا ہے۔"

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ مجھے بدر کے شیوخ کے ساتھ مقام دیتے تو بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس کو محسوس کرتے اور کہتے کہ حضرت عمرؓ اس کم سن بچے کو ہمارے ساتھ کیوں بٹھاتے ہیں جب کہ اس جیسے ہمارے بھی بچے ہیں، حضرت عمرؓ نے فرمایا: عبداللہ بن عباسؓ ان لوگوں میں سے ہے جہاں سے تم نے علم پڑھا، عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ایک روز حضرت عمرؓ نے بلایا اور ان کے ساتھ بٹھایا، میرا خیال ہے کہ اس دن مجھ کو بلانے کا مقصد صرف یہ تھا کہ انہیں بتانا چاہتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا "اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ" کا کیا مطلب ہے؟ بعض نے کہا کہ جب ہمیں کامیابی حاصل ہوچکی اور اللہ

لِیْ: أَكَذَالِكَ تَقُوْلُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍؓ؟ فَقُلْتُ: لاَ، قَالَ: فَمَا تَقُوْلُ؟ قُلْتُ: هُوَ أَجَلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ لَهُ قَالَ: ﴿اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ﴾ وَذَالِكَ عَلاَمَةُ اَجَلِكَ ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا﴾ (الفتح:٣)، فَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: مَا أَعْلَمُ مِنهَا اِلاَّ مَا تَقُوْلُ.﴾ (رواه البخاری)

نے ہمیں فتح عطا کردی ہے تو ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ اب ہم حمد و ثنا میں مصروف رہیں اور استغفار کرتے رہیں، بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بالکل خاموش رہے پھر حضرت عمرؓ مجھ سے مخاطب ہوئے اور کہنے لگے اے عبداللہ بن عباسؓ، تم بھی یہی کہتے ہو؟ میں نے کہا نہیں، انہوں نے کہا کہ تم کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا اس سے مراد رسول اللہ ﷺ کا رحلت فرمانا ہے، اللہ نے نبی کریم ﷺ کو اس آیت سے معلوم کرا دیا کہ جب اللہ کی مدد اور کامیابی حاصل ہوجائے گی تو یہ آپ کی وفات کی علامت ہے، پس آپ کو چاہئے کہ اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح بیان کریں اور اس سے مغفرت طلب کریں بے شک وہ توبہ قبول کرنے والا ہے، یہ سنکر حضرت عمرؓ نے فرمایا میں بھی اس آیت کا یہی مطلب سمجھتا ہوں۔"

(١١٤) ﴿الثالث: عن عائشة رضی الله عنها قالت: ما صَلّى رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صلوةً بَعْدَ اَنْ نَزَلَتْ عَلَيْه ﴿اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ﴾ اِلاَّ يَقُوْلُ فِيْهَا: "سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِی"(متفق عليه)

وفی رواية فی الصحيحين عنها: كان رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَقُوْلَ فِی رُكُوعِهِ وَ سُجُودِهِ: "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللّٰهُمَّ اغفرلی" يَتَاَوَّلُ الْقُرْآنَ. معنی: "يَتَاَوَّلُ الْقُرْآنَ" أیْ: يَعْمَلُ مَا اُمِرَ بِهِ فِی الْقُرْآنِ فی قولِهِ تعالٰى: ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ اسْتَغْفِرْهُ﴾

وفی رواية لِمُسْلِمٍ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَقُوْلَ قَبْلَ اَنْ يَمُوْتَ: "سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ، اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ

ترجمہ: حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ "اذا جاء نصر اللہ و الفتح" کے نازل ہونے کے بعد حضور ﷺ ہر نماز میں "سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ" پڑھتے تھے۔ صحیحین کی ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے رکوع اور سجود میں اکثر بار "سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ" کہا کرتے تھے۔ قرآن پاک کی تاویل فرماتے یعنی قرآن پاک میں "فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْه" کے ضمن میں حکم دیا گیا ہے۔ اس پر عمل فرماتے۔

اور مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے کہ حضور ﷺ اپنی وفات سے قبل اکثر یہ کلمات فرماتے "سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ" "تو پاک ہے تیری ہی تعریف کرتا ہوں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں" اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کلمات کیا ہیں میں آپ کو دیکھتی ہوں کہ آپ یہ کلمات اب کہنے لگے ہیں۔ فرمایا میرے لئے میری امت میں ایک علامت قائم کی گئی ہے کہ جب میں

اِلَیکَ." قَالَتْ عائشةُ: قُلْتُ: یَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذِهِ الْکَلِمَات الَّتِیْ اَرَاکَ اَحْدَثْتَها تَقُوْلُهَا؟ قَالَ: "جُعِلَتْ لِیْ عَلامَةٌ فِیْ اُمَّتِیْ اِذَا رَأَیْتُهَا قُلْتُهَا: ﴿اِذَا جاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ﴾ اِلٰی آخرِ السُّوْرةِ"

وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهُ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُکْثِرُ مِنْ قَوْلِ: "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَیْه،، قالَتْ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاکَ تُکْثِرُمِنْ قَوْل: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ؟ فقال: "اَخْبَرَنِیْ رَبِّیْ اَنِّیْ سَأَرٰی عَلامَةً فِیْ اُمَّتِیْ فَاِذَا رَأَیْتُها اَکْثَرْتُ مِنْ قَوْلِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ؛فَقَدْ رَأَیْتُهَا:﴿اِذَاجاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾"فَتْحُ مَکَّةَ، ﴿وَرَأَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِ یْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجاً. فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ کَانَ تَوَّاباً﴾

اس علامت کو دیکھوں تو یہ کلمات کہوں پھر آپ نے یہ سورت تلاوت فرمائی "اِذَا جآءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ"

مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ حضور ﷺ اکثر "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِه اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَیْه" کہتے تھے، عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ کو دیکھتی ہوں کہ آپ اکثر "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ" کہتے ہیں؟ اس پر آپ نے فرمایا مجھے میرے رب نے بتایا ہے کہ میں عنقریب اپنی امت میں ایک علامت دیکھوں گا پس جب میں وہ علامت دیکھوں تو کثرت کے ساتھ "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَ تُوْبُ اِلَیْهِ" کہوں پس میں نے وہ علامت دیکھ لی ہے۔ "اِذَا جآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ" یعنی مکہ فتح ہو چکا ہے اور "آپ دیکھ رہے ہیں کہ لوگ اللہ پاک کے دین میں جوق درجوق داخل ہورہے ہیں پس آپ اپنے رب کی تسبیح وتحمید میں مشغول رہیں اور اس سے مغفرت مانگیں وہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔"

(١١٥) ﴿اَلرَّابِعُ: عَنْ اَنسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ تَابَعَ الْوَحْیَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُبَیْلَ وَفَاتِه، حَتّٰی تُوَفِّیَ اَکْثَرَ مَا کَانَ الْوَحْیُ عَلَیْهِ.﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ عز و جل نے رسول اللہ ﷺ پر آپ کی وفات سے پہلے مسلسل وحی نازل فرمائی۔ یہاں تک کہ آپ کا انتقال ایسی حالت میں ہوا کہ پہلے کی نسبت وحی زیادہ نازل ہوتی تھی۔"

(١١٦) ﴿اَلْخَامِسُ: عَنْ جَابِرٍرَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "یُبْعَثُ کُلُّ عَبْدٍ عَلٰی مَا مَاتَ عَلَیْهِ"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس حالت پر کوئی آدمی فوت ہوا اسی حالت پر اُٹھایا جائے گا۔"

(١٣) بَابٌ فِی بَیَانِ کَثْرَةِ طُرُقِ الْخَیْرِ

نیک اعمال کے راستوں کے زیادہ ہونے میں

(٤٧) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَمَاتَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے: "اور جو بھلائی تم کروگے خدا اس کو جانتا

اللّٰهَ بِهِ عَلِيمٌ﴾ (بقرة: ٢١٥)

(٤٨) وَقَالَ، تَعَالٰى: ﴿وَمَاتَفْعَلُوامِنْ خَيْرٍيَعْلَمْهُ اللّٰهُ﴾ (البقرة: ١٩٧)

(٤٩) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْراً يَرَهُ﴾ (الزلزلة: ٧)

(٥٠) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ﴾ (الجاثية: ١٥)

(١١٧) ﴿الاوّلُ: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ جُنْدَبِ بْنِ جُنَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَيُّ الاعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: "الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ، وَالْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِهِ" قُلتُ اَیُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: "اَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا، وَ اَكْثَرُ هَا ثَمَنًا"، قُلْتُ: فَاِنْ لَمْ اَفْعَل؟ قَالَ: تُعِيْنُ صَانِعًا اَوْ تَصْنَعُ لأخْرَقَ"، قُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إنْ ضَعُفْتُ عَنْ بَعْضِ العَمَلِ؟ قَالَ: تَكُفُّ شَرَّكَ عَنِ النَّاسِ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ مِنْكَ عَلٰى نَفْسِكَ"﴾ (متفق عليه)

"الصَّانِعُ" بِالصَّادِ المهملة هذا هو المشهور، وَرُوِیَ "ضَائِعًا" بالمعجمة: أیْ ذَا ضَيَاعٍ مِنْ فَقْرٍأوْ عِيَالٍ، وَنَحْوِ ذٰلِكَ، "وَالْاَخْرَقُ": الّذِی لا يُتْقِنُ مَا يُحَاوِلُ فِعْلَهُ.

(١١٨) ﴿الثانی: عَنْ أَبِیْ ذَرّاَيْضاً رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُصْبِحُ عَلٰی كُلِّ سُلَامٰی مِنْ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ، فَكُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَة، وَكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ، وَأَمْرٌ

ہے۔"

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے، "تم جو بھلائی بھی کرتے ہو اللہ جل شانہ اسے جانتا ہے۔"

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے: "جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا۔"

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے، "جوکوئی نیک عمل کرے گا تو وہ اپنے لئے کریگا۔"

ترجمہ: "حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ﷺ کونسا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا خدا پرایمان رکھنا۔ اوراس کے راستہ میں جہاد کرنا۔ میں نے عرض کیا کونسا غلام آزاد کرنا بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا جوگھر والوں کوزیادہ پیارا ہواور جس کی قیمت بھی زیادہ ہو، میں نے عرض کیا اگرمیں یہ نہ کرسکوں؟ آپ نے فرمایا کام کرنے والے (فقیر عیالدار) کی مدد کرے۔ یا جو دوست کام نہ کر سکے اس کا کام کرنا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ﷺ آپ بتائیں اگر میں ان سے بعض عمل کرنے سے کمزور رہوں آپ نے فرمایا تو لوگوں سے اپنی شرارت روک لے یہ کام بھی تیرے نفس پر تیری طرف سے صدقہ ہے۔"

"الصانع" یہ صاد مہملہ کے ساتھ مشہور ہے اور یہ ضاد معجمہ کے ساتھ بھی مروی ہے یعنی ضائعًا۔ جوغربت یا عیال داری اور اسی قسم کی دیگر کسی وجہ سے پریشان حال ہو اور "اخرق" بے ہنر جواپنے مطلوبہ فعل کواچھی طرح نہ کرسکے۔

ترجمہ: "حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی کے ہرایک عضو پر صدقہ ہے، چنانچہ "سبحان اللّٰه" کہنا صدقہ ہے۔ "الحمدللّٰه" کہنا "لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہنا "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہنا تمام صدقات ہیں۔ "اَمْرٌبِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَرِ" صدقات ہیں اور ان تمام کے بدلے دورکعات نماز

بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَيُجْزِئُ مِنْ ذَالِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى"﴾ (رواه مسلم)

"السُّلَامَى" بضم السين المهملة وتخفيف اللام وفتح الميم: اَلْمَفْصِلُ.

چاشت کی کفایت کر جاتی ہے۔

سُلامَی: سین مہملہ کے پیش اور تخفیف لام اور میم کے فتحہ کے ساتھ بمعنی جوڑ۔

(۱۱۹) ﴿الثَّالِثُ: عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عُرِضَتْ عَلَيَّ اَعْمَالُ اُمَّتِيْ حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا، فَوَجَدْتُ فِيْ مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الأَذٰى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيْقِ، وَوَجَدْتُ فِيْ مَسَاوِىءِ اَعْمَالِهَا النُّخَاعَةُ تَكُوْنُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھ پر میری امت کے نیک اور برے اعمال پیش کئے گئے، تو میں نے نیک اعمال میں پایا وہ ایذا دینے والی چیزیں جن کو راستہ سے ہٹایا جائے، اور برے اعمال میں پایا کہ مسجد میں ناک وغیرہ کا فضلہ پھینکا جائے اور اس کو دفن نہ کیا جائے۔''

(۱۲۰) ﴿اَلرَّابِعُ عَنْهُ: أَنَّ نَاساً قَالُوا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالأُجُوْرِ، يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ، وَيَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُوْلِ اَمْوَالِهِمْ قَالَ: "اَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مَاتَصَدَّقُوْنَ بِهِ: اِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةً، وَكُلِّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةً، وَكُلِّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةً، وَكُلِّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةً، وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَفِيْ بُضْعِ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ"، قَالُوا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَيَاْتِيْ اَحَدُنَا شَهْوَتَهُ، وَيَكُوْنُ لَهُ فِيْهَا اَجْرٌ؟! قَالَ: "اَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِيْ حَرَامٍ أَكَانَ عَلَيْهِ وِزْرٌ؟ فَكَذَالِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ اَجْرٌ"﴾ (رواه مسلم)

"الدثور" بالثاء المثلثة: الاموال، واحدها دَثْرٌ.

ترجمہ: ''حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ چند لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مالدار لوگ اجر وثواب کو لے گئے، وہ ہماری طرح نمازیں قائم کرتے ہیں اور ہماری طرح روزے رکھتے ہیں۔ لیکن وہ اپنے زائد اموال کو خیرات کرتے رہتے ہیں، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان کے خیرات کے مقابلہ میں اس نعمت سے نہیں سرفراز کیا کہ تمہارا "سبحان اللّٰه" کہنا صدقہ ہے، اللہ اکبر کہنا، "الحمدللّٰه" کہنا اور "لا اله الا اللّٰه" کہنا صدقہ ہے اور امر بالمعروف کرنا اور نہی عن المنکر کرنا صدقہ ہے۔ اور تمہارا اپنی بیوی کی شرمگاہ کو آنا بھی صدقہ ہے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم اپنی شہوت کی تکمیل کرتے ہیں اس پر بھی ہمیں ثواب ملتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا آپ ذرا بتائیں اگر کوئی شخص حرام شرمگاہ کو آتا ہے تو کیا اسے گناہ نہیں ہوگا! اسی بناء پر جب کوئی شخص حلال شرمگاہ کو آئے تو اس کو اجر وثواب بھی ہوگا۔

"الدثور:" ثاء مثلثہ کے ساتھ اس کے معنی اموال کے ہیں اس کا واحد دَثْرٌ ہے۔

(۱۲۱) ﴿عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئاً وَلَوْ اَنْ تَلْقٰى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلِيْقٍ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ نیکی میں سے کسی کو حقیر نہ سمجھ، اگرچہ تو اپنے بھائی سے ملاقات کرتے وقت شگفتگی اختیار کرے۔''

(۱۲۲) ﴿عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ تَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَتُعِيْنُ الرَّجُلَ فِي دَآبَّتِهٖ فَتَحْمِلُهُ عَلَيْهَا اَوْتَرْفَعُ لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ، وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ خَطْوَةٍ تَمْشِيْهَا اِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَتُمِيْطُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں کے تمام جوڑوں پر صدقہ واجب ہے جب سورج نکلتا ہے۔ دو انسانوں کے درمیان انصاف کرنا صدقہ ہے، کسی آدمی کو اس کی سواری پر بٹھانے یا سواری پر سامان رکھوانے میں مدد دینا بھی صدقہ ہے۔ عمدہ بات کہنا صدقہ ہے، جو قدم نماز کی طرف اٹھتا ہے صدقہ ہے، راستہ سے تکلیف دہ چیز کا اٹھانا صدقہ ہے۔

وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ اَيْضًا مِنْ رِّوَايَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ خُلِقَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِنْ بَنِيْ آدَمَ عَلٰى سِتِّيْنَ وَثَلَاثِمِائَةِ مَفْصِلٍ، فَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَ هَلَّلَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَاللّٰهَ وَ عَزَلَ حَجَراً عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ شَوْكَةً اَوْعَظْمًا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْاَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَهٰى عَنْ مُنْكَرٍ، عَدَدَ السِّتِّيْنَ وَ الثَّلَاثِ مِائَةِ فَاِنَّهُ يُمْسِيْ يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ.''

امام مسلمؒ نے اس حدیث کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا، انہوں نے بیان کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام بنی آدم کے تین سو ساٹھ اعضا پیدا کئے گئے ہیں پس جو شخص اللہ اکبر کہے، اللہ کی حمد کرے، تہلیل و تسبیح بیان کرے، استغفار کہے، راستے سے پتھر (کی رکاوٹ) کو دور کرے یا کانٹا اور ہڈی کو راستہ سے ہٹادے یا امر بالمعروف و نہی عن المنکر۔ کرے (ان کاموں کی گنتی) تین سو ساٹھ ہوجائے تو وہ اس حال میں شام کرے گا کہ اس نے اپنے آپ کو جہنم سے دور کرلیا۔''

(۱۲۳) ﴿عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ اَوْ رَاحَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نُزُلًا كُلَّمَا غَدَا اَوْرَاحَ"﴾ (متفق عليه)

"اَلنُّزُلُ" الْقُوتُ وَ الرِّزْقُ وَمَا يُهَيَّأُ لِلضَّيْفِ.

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ جو شخص صبح وشام کو مسجد کی طرف جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس صبح وشام کو جنت میں اس کی مہمانی تیار کرتے ہیں۔''

"النزل" کے معنی ہیں خوراک، روزی اور وہ چیز جو مہمان کے لئے تیار کی جائے۔

(۱۲٤) ﴿وَ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لاَ تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَاوَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ﴾ (متفق عليه)

قَالَ الْجَوْهَرِیُ اَلْفِرْسَنُ مِنَ الْبَعِيْرِ كَا لْحَافِرِ مِنَ الدَّابَةِ قَالَ: وَرُبَّمَا اُسْتُعِيْرَ فِي الشَّاةِ.

اللہ ﷺ نے فرمایا: اے مسلمان عورتو! کوئی عورت اپنی ہمسایہ عورت کو بکری کی کھر کا (ہدیہ بھجوانے) کومعمولی نہ سمجھے۔‘‘

(١٢٥) ﴿اَلتَّاسِعُ: وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلاِيْمَانُ بِضْعٌ وَ سَبْعُوْنَ، اَوْ بِضْعٌ وَ سِتُّوْنَ شُعْبَةً: فَاَفْضَلُهَا قَوْلُ لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الاَذٰی عَنِ الطَّرِيْقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الاِيْمَانِ"﴾ (متفق عليه)

"البضع" من ثلاثة الى تسعةٍ، بكسر الباء و قد تفتح "و الشعبة" القطعة.

ترجمہ: ’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ ایمان کی ستر سے کچھ اوپر یا ساٹھ سے کچھ زیادہ شاخیں ہیں، سب سے افضل شاخ ’’لا الہ الا اللہ‘‘ کہنا ہے سب سے کم درجہ میں یہ ہے کہ راستہ سے تکلیف دہ چیز کو دور کر دینا اور حیاء بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔‘‘

"بضعٌ" کا لفظ تین سے نو تک کے عدد کے لئے بولا جاتا ہے اور یہ باء کے زیر کے ساتھ ہے اور کبھی زبر سے بھی پڑھ لیا جاتا ہے۔ "شُعْبَةٌ" بمعنی حصہ اور ٹکڑا ہے۔

(١٢٦) ﴿العَاشِرُعَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِیْ بِطَرِيْقٍ اِشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ، فَوَجَدَ بِئْراً فَنَزَلَ فِيْهَا فَشَرِبَ، ثُمَّ خَرَجَ فَاِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبُ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلَ الَّذِیْ كَانَ قَدْ بَلَغَ مِنِّیْ، فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلاَءَ خُفَّهُ مَاءً ثُمَّ اَمْسَكَهُ بِفِيْهِ، حَتّٰى رَقِیَ فَسَقَى الْكَلْبَ، فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ" قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَنَا فِی الْبَهَائِمِ اَجْراً؟ فَقَالَ: "فِیْ كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ"﴾ (متفق عليه)

و فی رواية للبخاری "فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ، فَاَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ." وَ فِیْ رِوَايَةٍ لَهُمَا: "بَيْنَمَا كَلْبٌ يَطِيْفُ بِرَكِيَّةٍ قَدْ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ اِذْ رَاَتْهُ بَغِیٌّ مِنْ بَغَايَا بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ فَنَزَعَتْ مُوْقَهَا فَاسْتَقَتْ

ترجمہ: ’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک آدمی راستہ پر چل رہا تھا کہ وہ شدید پیاسا ہوگیا، اس نے کنواں پایا، اس میں اترا، پانی پیا، باہر آگیا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک کتا سخت پیاس کی وجہ سے زبان باہر نکالے ہوئے ہے اور کیچڑ کھا رہا ہے، آدمی نے محسوس کیا کہ اس کتے کو شدید پیاس لگی ہوئی ہے جیسا کہ مجھے شدید پیاس لگی تھی۔ چنانچہ وہ کنویں میں اترا اور اپنے موزہ کو پانی سے بھرا پھر اس کو منہ کے ساتھ پکڑا اور اوپر چڑھ آیا، کتے کو پانی پلایا، اللہ نے اس کے عمل کی قدر فرماتے ہوئے اس کو معاف کردیا۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ﷺ جانوروں کے ساتھ ہمدردی کرنے میں ثواب ملتا ہے؟ فرمایا ہر جاندار میں ثواب ملتا ہے۔‘‘

بخاری کی روایت میں ہے اللہ نے اسکے عمل کی قدردانی کرتے ہوئے اس کی مغفرت فرمادی اور اس کو جنت میں داخلہ دے دیا۔ صحیحین کی ایک روایت میں ہے کہ ایک دفعہ ایک کتا کنویں

لَهُ بِهِ، فَسَقَتْهُ فَغُفِرَ لَهَا بِهِ."

"الْمُوقُ": الْخُفُّ "و يُطِيْفُ": يَدُوْرُ حَوْلَ "رَكِيَّةٍ" وَ هِيَ الْبِئْرُ.

(١٢٧) ﴿الْحَادِيْ عَشَرَ: عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلاً يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ فِيْ شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيْقِ كَانَتْ تُؤْذِي الْمُسْلِمِيْنَ.﴾ (رواه مسلم)

وفي رواية: "مَرَّرَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلٰى ظَهْرِ طَرِيْقٍ فَقَالَ: وَ اللّٰهِ لَأُنَحِّيَنَّ هٰذَا عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ لا يُؤْذِيْهِمْ، فَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ"

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا: "بَيْنَمَا يَمْشِيْ بِطَرِيْقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيْقِ، فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ، فَغَفَرَ لَهُ"

(١٢٨) ﴿الثَّانِيْ عَشَرَ: عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ، فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ، غُفِرَلَهُ مَابَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْجُمُعَةِ وَ زِيَادَةُ ثَلاثَةِ اَيَّامٍ، وَمَنْ مَسَّ الْحَصَا فَقَدْ لَغَا.﴾ (رواه المسلم)

(١٢٩) ﴿الثَّالِثُ عَشَرَ: عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَاتَوَضَّاَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ، أَوِالْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ، أَوْ مَعَ اٰخِرِقَطْرِ الْمَاءِ، فَاِذَاغَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ، أَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ

کے اردگرد گھوم رہا تھا قریب تھا کہ پیاس سے ہلاک ہو جاتا، اچانک بنی اسرائیل کی ایک فاحشہ عورت کی اس پر نظر پڑی اس نے اپنا موزہ اتارا اس کے ساتھ پانی کھینچا اور اس کو پلا دیا چنانچہ اس کی وجہ سے اس کو معاف کر دیا گیا۔

الموق: موزہ۔ یطیف: کنویں کے اردگرد چکر لگا رہا تھا۔

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں نے ایک آدمی کو جنت میں پھرتے ہوئے دیکھا اس لئے کہ اس نے راستہ سے ایک درخت کو کاٹ ڈالا تھا جو مسلمانوں کو تکلیف دیا کرتا تھا۔

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ ایک آدمی راستہ پر سے ایک درخت کی شاخ لیکر گزرا اس نے کہا اللہ کی قسم! میں اس کو مسلمانوں سے دور رکھونگا تا کہ انہیں تکلیف نہ پہنچائے پس وہ جنت میں داخل کیا گیا۔

بخاری ومسلم کی روایت میں ہے کہ ایک بار ایک آدمی راستہ سے گزر رہا تھا اس نے راستہ پر کانٹوں والی شاخ کو پایا اس نے اس کو راستہ سے ہٹا دیا اللہ نے اس کی قدر دانی فرماتے ہوئے اس کو معاف کر دیا''

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا پھر جمعہ کی نماز کیلئے مسجد میں آیا، خاموشی کے ساتھ خطبہ سنا تو اس کے اور دوسرے جمعہ کے درمیان کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں بلکہ تین دن اور زائد کے، اور جس شخص نے کنکر کو ہاتھ لگایا اس نے لغو کام کیا۔''

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب مسلمان یا مؤمن انسان وضو کرتا ہے اپنا منہ دھوتا ہے تو اس کے منہ سے وہ تمام گناہ جو اس کی بری نظر سے سرزد ہوئے پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ نکل جاتے ہیں، اور وہ جب اپنے ہاتھوں کو دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں سے وہ گناہ جو ہاتھ کے ساتھ پکڑنے سے سرزد ہوئے، پانی کے ساتھ یا پانی کے

فَاِذَاغَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلاَهُ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوْبِ"﴾ (رواه مسلم)

آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے اور جب اپنے پاؤں دھوتا ہے تو تمام وہ گناہ جو اس کے پاؤں کے چلنے کے ساتھ ہوئے، پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ گناہوں سے بالکل صاف نکل جاتا ہے۔"

(١٣٠) ﴿الرَّابِعُ عَشَرَ: عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ، وَ الْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ، وَ رَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ لِمَابَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: پانچوں نمازیں، جمعہ سے جمعہ تک، رمضان المبارک سے رمضان المبارک تک کے درمیان کے گناہ (ان اعمال سے) معاف ہو جاتے ہیں بشرطیکہ کبائر گناہوں سے بچا جائے۔"

(١٣١) ﴿اَلْخَامِسُ عَشَرَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْ لُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَلاَ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُواللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا، وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ"؟ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُالْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ وَ اِنْتِظَارُالصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلاَةِ فَذَالِكُمُ الرِّبَاطُ"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جس سے اللہ گناہوں کو مٹا دے اور درجات کو بلند فرمائے؟ صحابہ نے عرض کیا ضرور یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا مشقت کے وقت میں مبالغہ کے ساتھ وضوء کرنا۔ اور مسجدوں کی طرف زیادہ آمد و رفت رکھنا اور نماز پڑھنے کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا، اسی کا نام رباط ہے۔"

(١٣٢) ﴿اَلسَّادِسُ عَشَر: عَنْ اَبِىْ مُوْسَى الاَشْعَرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ"﴾ (متفق عليه)

"اَلْبَرْدَان" الصُّبْحُ وَ الْعَصْرُ.

ترجمہ: "حضرت ابوموسیٰ اشعری روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص دو ٹھنڈی نمازیں پڑھتا ہے جنت میں داخل ہوگا۔"

(١٣٣) ﴿اَلسَّابِعُ عَشَرَ: عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَامَرِضَ الْعَبْدُ اَوسَافَرَ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ مَاكَانَ يَعْمَلُ مُقِيْمًاصَحِيْحًا"﴾ (رواه البخارى)

ترجمہ: "حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر کرتا ہے تو اس کا ثواب اسی طرح لکھا جاتا ہے جیسا کہ وہ تندرستی کی حالت یا وطن میں عمل کرتا تھا۔"

(١٣٤) ﴿الثَّامِنُ عَشَرَ: "عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ"﴾ (رواه البخاری)

ورواه مسلم من رواية حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہر اچھا کام صدقہ ہے۔"

امام مسلم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(١٣٥) ﴿التَّاسِعُ عَشَرَ: عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَامِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا اِلَّا كَانَ مَا اُكِلَ مِنْهُ لَهٗ صَدَقَةٌ، وَمَاسُرِقَ مِنْهُ لَهٗ صَدَقَةٌ، وَلَا يَرْزَؤُهٗ اَحَدٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ صَدَقَةٌ"﴾ (رواه مسلم)

وفی رواية له: "فَلَا يَغْرِسُ الْمُسْلِمُ غَرْسًا، فَيَأْكُلُ مِنْهُ اِنْسَانٌ وَلَا دَابَّةٌ وَلَا طَيْرٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ صَدَقَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ." وَفِىْ رواية له: "لَا يَغْرِسُ مُسْلِمٌ غَرْسًا، وَلَا يَزْرَعُ زَرْعًا، فَيَأْكُلُ مِنْهُ اِنْسَانٌ وَلَا دَابَّةٌ وَلَا شَيْءٌ اِلَّا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةٌ" ورویاه جميعًامن رواية انسٍ رضی اللّٰه عنه.

قوله: "يرزؤه" أی ينقصه.

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی مسلمان درخت نہیں لگاتا مگر جو کچھ اس سے کھایا جاتا ہے صدقہ ہے۔ اور جو چیز اس سے چوری ہو جاتی ہے وہ اس کے لئے صدقہ و خیرات ہے۔ اور اگر کوئی اسے نقصان پہنچائے وہ بھی اس کے لئے صدقہ ہے۔

مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ مسلمان جو درخت لگاتا ہے اس سے انسان، چوپائے، پرندے کھا جائیں قیامت تک اس کے لئے صدقہ ہے۔

اور ایک روایت میں ہے مسلمان جو درخت لگاتا ہے یا جو چیز کاشت کرتا ہے اس سے انسان، چوپائے یا کوئی اور چیز کھا جائے تو اس کے لئے صدقہ ہے۔ بخاری مسلم میں اس کو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(١٣٦) ﴿الْعِشْرُوْنَ: عَنْهُ قَالَ: أَرَادَ بَنُوْسَلِمَةَ اَنْ يَنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ، فَبَلَغَ ذَالِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُمْ: "اِنَّهٗ قَدْ بَلَغَنِىْ أَنَّكُمْ تُرِيْدُوْنَ أَنْ تَنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ؟"، فَقَالُوْا: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْاَرَدْنَا ذَالِكَ، فَقَالَ: "بَنِىْ سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ؛ تُكْتَبُ آثَارُكُمْ، دِيَارَكُمْ؛ تُكْتَبُ آثَارُكُمْ"﴾ (رواه مسلم)

وَفِىْ روايةٍ "اِنَّ بِكُلِّ خَطْوَةٍ دَرَجَةً" (رواه مسلم) ورواه البخاری أيضًا بمعناه من رواية انسٍ رضی اللّٰه عنه.

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بنو سلمہ قبیلہ نے مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا، چنانچہ یہ خبر رسول اللہ ﷺ کو پہنچی، آپ ﷺ نے ان کو فرمایا مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم مسجد کے نزدیک انتقال آبادی کرنا چاہتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا ہاں! یا رسول اللہ! ہم نے اس کا ارادہ کیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اے بنو سلمہ! تم اپنے گھروں میں سکونت پذیر رہو، تمہارے قدموں کو لکھا جائے گا۔"

ایک روایت میں ہے کہ ہر قدم کے بدلہ میں درجہ ہے۔ بخاری نے اس کا مضمون حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے۔

بنو سلمہ: لام کے زیر کے ساتھ انصار کا ایک مشہور قبیلہ ہے۔

و "بنوسلمةَ" بكسر اللام: قبيلة معروفة من الانصار رضى الله عنهم، و "آثارُهم" خُطَاهُم.

(۱۳۷) ﴿اَلْحَادِیْ وَالْعِشْرُوْنَ: عَنْ أَبِی الْمُنْذِرِاُبَیِّ بنِ كَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ لَا اَعْلَمُ رَجُلاً اَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ، وَكَانَ لا تُخْطِئُهُ صَلاةٌ فَقِيْلَ لَهُ، اَوْ فَقُلْتُ لَهُ: لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهُ فِی الظَّلْمَاءِ، وَ فِیْ الرَّمْضَاءِ؟ فَقَالَ: مَايَسُرُّنِیْ أَنَّ مَنْزِلِیْ إلَی جَنْبِ الْمَسْجِدِ، إِنِّیْ اُرِيْدُ اَنْ يُكْتَبَ لِیْ مَمْشَایَ إلَی الْمَسْجِدِ، وَرُجُوْعِیْ إِذَا رَجَعْتُ إلٰی أهْلِیْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَدْ جَمَعَ اللّٰهُ لَکَ ذَالِکَ كُلَّهُ"﴾ (رواه مسلم)

وَفِیْ رِوَايَةٍ: "إنَّ لَکَ مَا احْتَسَبْتَ "اَلرَّمْضَاءُ" اَلارْضُ الَّتِیْ أَصَابَهَا الْحَرُّ الشَّدِيْدُ.

آثارھم: ان کے قدم اور قدموں کے نشانات۔

ترجمہ: ''حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی کا گھر مسجد سے اتنا دور تھا کہ میرے علم میں کسی دوسرے انسان کا گھر اتنا دور نہیں تھا اور اس کی کوئی نماز (مسجد سے) خطا نہ ہوتی، چنانچہ اس سے کہا گیا یا میں نے اس کو کہا کہ تو ایک گدھا خرید لے کہ اندھیرے اور گرمی میں اس پر سوار ہو کر آیا کرے، اس نے کہا مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرا گھر مسجد کے پہلو میں ہو، میں چاہتا ہوں کہ میرا مسجد کی طرف چل کر جانا اور واپس گھر آنا (میرے نامہ اعمال میں) لکھا جائے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تیرے لئے اللہ نے ان تمام چیزوں کو جمع کر دیا ہے۔''

ایک روایت میں ہے کہ تجھے تیری نیت کے مطابق ثواب ملے گا۔

الرمضاء: تپتی ہوئی زمین۔

(۱۳۸) ﴿اَلثَّانِیْ وَالْعِشْرُوْنَ: عَنْ أَبِیْ مُحَمَّدٍ عَبدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو بنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَرْبَعُوْنَ خَصْلَةً أَعْلاَهَا مَنِيْحَةُ الْعَنْزِ، مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيْقَ مَوْعُوْدِهَا إلاَّ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّةَ"﴾ (رواه البخاری)

اَلْمَنِيْحَةُ اَنْ يُعْطِيَهُ اِيَّاهَا لِيَأكُلَ لَبَنَهَا ثُمَّ يَرُدَّهَا اِلَيْهِ.

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چالیس خصلتیں ہیں، ان میں سے اعلیٰ خصلت کسی کو عاریۃً دودھ دینے والی بکری دے دینا ہے۔ جو شخص بھی انہیں میں سے کسی خصلت پر ثواب کی امید کرتے ہوئے اور اس کے وعدہ کو سچا جانتے ہوئے عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔''

منیحۃ: اس جانور کو کہتے ہیں کہ کوئی شخص کسی کو بطور عطیہ دودھ کے لئے دے دے اور پھر وہ واپس کر دے۔

(۱۳۹) ﴿اَلثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ: عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ"﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے دوزخ سے بچ جاؤ اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے صدقہ کرنے سے۔

دونوں کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهُمَا عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلاَّ سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ، فَيَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلاَ يَرٰى إِلَّا مَا قَدَّمَ، وَيَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ فَلاَ يَرٰى إِلَّا مَا قَدَّمَ، وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلاَ يَرٰى إِلاَّ النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ، فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ"

تم میں سے ہر شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہم کلام ہوں گے درمیان میں کوئی ترجمان نہیں ہوگا ہر شخص دائیں جانب دیکھے گا تو اس کو اپنے اعمال نظر آئیں گے اور بائیں جانب دیکھے گا تو اپنے اعمال دکھائی دیں گے اور اپنے سامنے دیکھے گا تو اس کو دوزخ دکھائی دیگی پس دوزخ سے بچ جاؤ اگرچہ کھجور کے آدھے حصہ سے ہی ہو، اور اگر یہ میسر نہ آ سکے تو وہ بہتر بات کا صدقہ کرے۔

(١٤٠) ﴿الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ: عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا، أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا"﴾ (رواه مسلم)

و "الاكلة" بفتح الهمزة: وهى الغدوة أو العشوة.

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بندے پر راضی ہوتے ہیں جو کھانا کھا کر الحمدللہ کہے یا پانی پینے کے بعد الحمدللہ کہے۔''

(١٤١) ﴿اَلْخَامِسُ وَالْعِشْرُوْنَ: عَنْ أَبِیْ مُوْسٰى الاَشْعَرِیِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ"، قَالَ: أَرَأَيْتَ اِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: يَعْمَلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ" قَالَ: أَرَأَيْتَ اِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ؟ قَالَ: "يُعِيْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ"، قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ؟ قَالَ: "يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ أَوِ الْخَيْرِ"، قَالَ أَرَأَيْتَ اِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: "يُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ"﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر مسلمان پر صدقہ ہے۔ اس نے عرض کیا فرمایئے اگر اس کو کچھ دستیاب نہ ہو؟ فرمایا اپنے ہاتھوں سے کام کرے خود کو بھی فائدہ پہنچائے اور صدقہ بھی کرے، اس نے عرض کیا، فرمایئے اگر اس میں اس کی طاقت نہ ہو؟ فرمایا محتاج مصیبت زدہ کی مدد کرے، عرض کیا فرمایئے اگر اس میں اس کی طاقت نہ ہو؟ فرمایا امر بالمعروف کرے، عرض کیا اگر نہ کر سکے فرمایا برائی سے باز رہے پس تحقیق یہ صدقہ ہے۔''

(١٤) باب فی الاقتصاد فی الطاعة

اطاعت میں میانہ روی اختیار کرنے کے بیان میں

(٥١) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿طٰهٰ مَا اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے: ''طٰہٰ! اے محمد ﷺ ہم نے تم پر قرآن اس

الْقُرْآنَ لِتَشْقٰی﴾ (طه: ۲۰۱)
(۵۲) وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَ لَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ﴾ (البقرة: ۱۸۵)
(۱۴۲) ﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَ عِنْدَهَا امْرَأَةٌ قَالَ: مَنْ هٰذِهِ؟ قَالَتْ: هٰذِهِ فُلَانَةٌ تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا قَالَ: مَهْ! عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيْقُوْنَ. فَوَاللّٰهِ لَا يَمَلُّ اللّٰهُ حَتّٰى تَمَلُّوْا، وَ كَانَ اَحَبُّ الدِّيْنِ اِلَيْهِ مَا دَاوَمَ صَاحِبُهُ عَلَيْهِ﴾ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
"وَمَهْ" كَلِمَةُ نَهْيٍ وَ زَجْرٍ وَ مَعْنٰى "لَايَمَلُّ اللّٰهُ اَیْ لَا يَقْطَعُ ثَوَابَهُ عَنْكُمْ وَ جَزَآءَ اَعْمَالِكُمْ وَ يُعَامِلُكُمْ مُعَامَلَةَ الْمَالِّ حَتّٰى تَمَلُّوْا فَتَتْرُكُوْا فَيَنْبَغِيْ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مَا تُطِيْقُوْنَ الدَّوَامَ عَلَيْهِ لِيَدُوْمَ ثَوَابُهُ لَكُمْ وَ فَضْلُهُ عَلَيْكُمْ.

(۱۴۳) ﴿وَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ اِلٰى بُيُوْتِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَسْاَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَلَمَّا اُخْبِرُوْا كَاَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا وَ قَالُوْا اَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَ مَا تَاَخَّرَ. قَالَ اَحَدُهُمْ: اَمَّا اَنَا فَاُصَلِّي اللَّيْلَ اَبَدًا وَ قَالَ الْاٰخَرُ: وَ اَنَا اَصُوْمُ الدَّهْرَ وَ لَا اُفْطِرُ وَ قَالَ الْاٰخَرُ: وَ اَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَآءَ فَلَا اَتَزَوَّجُ اَبَدًا، فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ: اَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا؟ وَ كَذَا اَمَا وَ اللّٰهِ اِنِّیْ لَاَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَ اَتْقَاكُمْ لَهُ

لئے نازل نہیں کیا کہ تم مشقت میں پڑجاؤ۔"
ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے: "خدا تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے اور سختی نہیں چاہتا۔"
ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے (اس وقت) ان کے پاس ایک عورت تھی، آپ ﷺ نے پوچھا یہ کون ہے؟ عائشہؓ نے کہا یہ فلاں عورت ہے اس کی نماز کا عام چرچا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا رک جاؤ طاقت کے مطابق (عبادت) کرو، اللہ کی قسم! اللہ کو تھکاوٹ نہیں ہوتی لیکن تم تھک جاؤ گے۔ آپ ﷺ کو وہ عبادت زیادہ پسند تھی جس پر عبادت کرنے والا ہمیشگی اختیار کرے۔
"مَهْ" یہ نہی اور زجر کا کلمہ ہے "لا یمل اللّٰه" اس کا ثواب اور اجر ختم نہیں ہوگا اور تم سے اُکتا جانے والے کا سا معاملہ نہیں فرمائے گا یہاں تک کہ تم اکتا جاؤ اور عمل چھوڑ دو، اس لئے تمہارے شایان یہی بات ہے کہ تم وہ عمل اختیار کرو جس پر تم ہمیشگی کرسکو تاکہ اس کا ثواب اور اس کا فضل تم پر ہمیشہ رہے۔
ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تین آدمی رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات کے گھروں کی طرف آئے وہ نبی کریم ﷺ کی عبادت کے بارے میں سوال کررہے تھے، جب اُن کو آپ ﷺ کی عبادت کے بارے میں بتایا گیا تو انہوں نے اس کو تھوڑا سمجھا اور دل میں خیال کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ سے کیا مناسبت رکھتے ہیں آپ ﷺ کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف ہوچکے ہیں۔ ایک نے کہا کہ میں ہمیشہ رات بھر نماز پڑھتا رہوں گا، دوسرے نے کہا میں ہمیشہ روزے رکھوں گا اور افطار نہیں کروں گا، تیسرے نے کہا میں عورتوں سے الگ تھلگ رہوں گا اور کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تم ہی وہ لوگ ہو جنہوں نے ایسی ایسی باتیں کہی ہیں؟ خبردار اللہ کی قسم! میں تم

لٰكِنِّیْ اَصُوْمُ وَ اُفْطِرُ وَ اُصَلِّیْ وَ اَرْقُدُ وَ اَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ﴾ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں اور تقویٰ اختیار کرتا ہوں لیکن میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں اور سو بھی جاتا ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں، پس جو شخص میری سنت سے اعراض کرے وہ میری اُمت سے نہیں۔''

(۱٤٤) ﴿وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: "هَلَکَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ قَالَهَا ثَلَاثًا"﴾ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اَلْمُتَنَطِّعُوْنَ: اَلْمُتَعَمِّقُوْنَ الْمُشَدِّدُوْنَ فِیْ غَیْرِ مَوْضِعِ التَّشْدِیْدِ.

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تکلف کرنے والے تباہ و برباد ہوگئے آپ ﷺ نے یہ کلمہ تین بار فرمایا۔''

اَلْمُتَنَطِّعُوْنَ: کا مطلب یہ ہے جہاں شریعت میں سختی نہیں ہے وہاں سختی کرنے والے اور کھود کرید کرنے والے۔

(۱٤٥) ﴿وَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ الدِّیْنَ یُسْرٌ وَ لَنْ یُّشَادَّ الدِّیْنُ اِلَّا غَلَبَهٗ فَسَدِّدُوْا وَ قَارِبُوْا وَ اَبْشِرُوْا وَاسْتَعِیْنُوْا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَ شَیْءٍ مِنَ الدُّلْجَةِ"﴾ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ: سَدِّدُوْا وَ قَارِبُوْا وَاغْدُوْا وَ رُوْحُوْا وَ شَیْءٌ مِّنَ الدُّلْجَةِ: اَلْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوْا.

قَوْلُهٗ "اَلدِّیْنُ" هُوَ مَرْفُوْعٌ عَلٰی مَا لَمْ یُسَمَّ فَاعِلُهٗ. وَ رُوِیَ مَنْصُوْبًا وَ رُوِیَ: "لَنْ یُشَادَّ الدِّیْنَ اَحَدٌ" وَ قَوْلُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ: "اِلَّا غَلَبَهٗ" اَیْ غَلَبَهُ الدِّیْنُ وَعَجَزَ ذٰلِکَ الْمُشَادُّ عَنْ مُقَاوَمَةِ الدِّیْنِ لِکَثْرَةِ طُرُقِهٖ، وَالْغَدْوَةُ" سَیْرُ اَوَّلِ النَّهَارِ "وَ الرَّوْحَةُ" اٰخِرُ النَّهَارِ "وَالدُّلْجَةُ" اٰخِرُ اللَّیْلِ. وَ هٰذَا اسْتِعَارَةٌ وَ تَمْثِیْلٌ وَ مَعْنَاهُ: اِسْتَعِیْنُوْا عَلٰی طَاعَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِالْاَعْمَالِ فِیْ وَقْتِ نَشَاطِکُمْ وَ فَرَاغِ قُلُوْبِکُمْ بِحَیْثُ تَسْتَلِذُّوْنَ الْعِبَادَةَ وَ لَا تَسْأَمُوْنَ وَ تَبْلُغُوْنَ مَقْصُوْدَکُمْ، کَمَا اَنَّ الْمُسَافِرَ الْحَاذِقَ

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دین آسان ہے اور جو شخص دین میں تشدد اختیار کرتا ہے مغلوب ہوجاتا ہے، پس سیدھا راستہ اختیار کرو اور میانہ روی اختیار کرو، اور خوش ہوجاؤ صبح اور شام کے وقت اور رات کے کچھ حصہ میں عبادت کرنے پر مدد مانگو۔''

اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ سیدھے راہ پر چلو، میانہ روی اختیار کرو، صبح وشام اور رات کے وقتوں میں مدد طلب کرو، میان روی اختیار کرو تم اپنا مقصد حاصل کرلو گے۔

''اَلدِّیْنُ'' یہاں پر مرفوع ہے مفعول مالم یسم فاعلہ کی وجہ سے اور "الدین" منصوب بھی مروی ہے، "الاغلبه" کا مطلب یہ ہے دین ان پر غالب آجائے گا اور دین میں بے جا سختی کرنے والا دین میں زیادہ شاخیں اور راستے ہونے کی وجہ سے دین کے تقاضوں پر عمل کرنے سے عاجز رہے گا۔ ''غدوة'' کے معنی ہیں صبح صبح چلنا اور ''روحة'' کے معنی ہیں دن کے آخری پہر میں چلنا اور ''دُلْجَةٌ'' رات کے آخری حصہ میں چلنا۔ یہ استعارہ اور تمثیل ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ تم اللہ کی طاعت میں اعمال کے ذریعے سے اس وقت مدد حاصل کرو جب تم تازہ دم ہو اور تمہارے دل فارغ ہوں اس طرح تم

يَسِيرُ فِيْ هٰذِهِ الْاَوْقَاتِ وَ يَسْتَرِيحُ هُوَ وَ دَآبَّتُهُ فِيْ غَيْرِهَا فَيَصِلُ الْمَقْصُوْدَ بِغَيْرِ تَعَبٍ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

عبادت میں لذت حاصل کرسکو گے، جیسے تجربہ کار مسافر انہی اوقات میں اپنا سفر طے کرتا ہے اور خود بھی ان اوقات کے علاوہ دوسرے اوقات میں آرام کرتا ہے اور اپنے جانور کو بھی آرام کراتا ہے۔ پس وہ بغیر تھکان کے منزل مقصود تک پہنچ جاتا ہے۔ واللہ اعلم

(١٤٦) ﴿وَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ الْمَسْجِدَ فَاِذَا حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَقَالَ: مَا هٰذَا الْحَبْلُ؟ قَالُوْا: هٰذَا حَبْلٌ لِزَيْنَبَ فَاِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ بِهٖ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: حُلُّوْهُ لِيُصَلِّ اَحَدُكُمْ نَشَاطَهٗ فَاِذَا فَتَرَ فَلْيَرْقُدْ﴾ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ترجمہ: ”حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو وہاں دوستونوں کے درمیان ایک رسی بندھی ہوئی تھی، آپ ﷺ نے پوچھا یہ رسی کیسی ہے؟ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یہ رسی حضرت زینبؓ نے باندھ رکھی ہے، جب وہ عبادت کرتے کرتے تھک جاتی ہیں تو رسی کے ساتھ چمٹ جاتی ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا اسے کھول دو تم نشاط کے وقت نماز پڑھو جب تھکاوٹ ہوجائے تو آرام کرو۔“

(١٤٧) ﴿وَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: "اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ وَ هُوَ يُصَلِّيْ فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَاِنَّهٗ اِذَا صَلّٰى وَ هُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّهٗ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهٗ"﴾ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ترجمہ: ”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم کو نماز پڑھتے ہوئے اونگھ آنے لگے تو سوجاؤ تاکہ نیند ختم ہوجائے اس لئے جو شخص اونگھتا ہوا نماز پڑھتا ہے نہیں جانتا کہ شاید استغفار کرنے کے بجائے اپنے آپ کو گالیاں دینے لگے۔“

(١٤٨) ﴿وَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ اُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ الصَّلَوَاتِ فَكَانَتْ صَلَاتُهٗ قَصْدًا وَ خُطْبَتُهٗ قَصْدًا﴾ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

قَوْلُهٗ: "قَصْدًا": اَيْ بَيْنَ الطُّوْلِ وَالْقِصَرِ.

ترجمہ: ”حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نمازیں پڑھا کرتا تھا چنانچہ آپ کی نماز اور آپ کا خطبہ درمیانہ ہوتا۔“

”قصدٌ“ کا مطلب ہے کہ نہ لمبا ہو نہ مختصر۔

(١٤٩) ﴿وَ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اٰخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَ اَبِي الدَّرْدَآءِ فَزَارَ سَلْمَانُ اَبَا الدَّرْدَآءِ فَرَاٰى اُمَّ الدَّرْدَآءِ مُتَبَذِّلَةً فَقَالَ: مَا شَاْنُكِ؟ قَالَتْ: اَخُوْكَ اَبُو الدَّرْدَآءِ لَيْسَ لَهٗ

ترجمہ: ”حضرت وہب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا، چنانچہ سلمان نے ابوالدرداء سے ملاقات کی اس نے دیکھا کہ اُم الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے متبذل لباس پہن رکھا ہے، سلمان نے پوچھا کیا بات ہے، اس نے جواب

حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا فَجَآءَ اَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَ لَهُ: كُلْ فَاِنِّيْ صَآئِمٌ قَالَ: مَا اَنَا بِاٰكِلٍ حَتّٰى تَاْكُلَ فَاَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ اَبُو الدَّرْدَآءِ يَقُوْمُ فَقَالَ لَهُ: نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُوْمُ فَقَالَ لَهُ نَمْ فَلَمَّا كَانَ اٰخِرُ اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ: قُمِ الْاٰنَ فَصَلَّيَا جَمِيْعًا فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ: اِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَاِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَ لِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، فَاَعْطِ كُلَّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهٗ، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ "صَدَقَ سَلْمَانُ"﴾ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

(۱۵۰) ﴿وَ عَنْ اَبِيْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنِّيْ اَقُوْلُ: وَاللّٰهِ لَاَصُوْمَنَّ النَّهَارَ، وَ لَاَقُوْمَنَّ اللَّيْلَ مَا عِشْتُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: اَنْتَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ذٰلِكَ؟ فَقُلْتُ لَهٗ: قَدْ قُلْتُهٗ بِاَبِيْ اَنْتَ وَ اُمِّيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَاِنَّكَ لَا تَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ فَصُمْ وَ اَفْطِرْ، وَ نَمْ وَ قُمْ، وَ صُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَاِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا وَ ذٰلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ: قُلْتُ فَاِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ: فَصُمْ يَوْمًا وَّ اَفْطِرْ يَوْمَيْنِ، قُلْتُ فَاِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَّ اَفْطِرْ يَوْمًا فَذٰلِكَ صِيَامُ دَاوٗدَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ والسلام وَ هُوَ اَعْدَلُ الصِّيَامِ" وَ فِيْ رِوَايَةٍ: هُوَ اَفْضَلُ الصِّيَامِ فَقُلْتُ: فَاِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ

دیا تیرے بھائی ابوالدرداء کو دنیا کی کچھ حاجت نہیں ہے، پس ابوالدرداء آئے انہوں نے سلمان کے لئے کھانا تیار کیا اور کہا آپ کھالیجئے میں روزے سے ہوں، سلمان نے کہا جب تک تو نہ کھائے میں نہیں کھاؤں گا۔ چنانچہ انہوں نے کھالیا جب رات ہوئی ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قیام کے لئے کھڑے ہوئے، سلمان نے ان سے کہا سوجاؤ، سوگیا (کچھ دیر ٹھہر کر) پھر قیام کے لئے کھڑے ہوئے سلمان نے کہا سوجاؤ (وہ سوگئے) جب رات کا آخری حصہ ہوا تو سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اب اٹھو دونوں نے نماز پڑھی، سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا بے شک تیرے پروردگار کا تجھ پر حق ہے، تیرے نفس کا تجھ پر حق ہے، تیرے گھر والوں کا تجھ پر حق ہے، ہر حق والے کو اس کا حق دو۔ پس وہ نبی ﷺ کے پاس آئے، اس کا آپ ﷺ سے ذکر کیا نبی ﷺ نے فرمایا سلمان نے سچ کہا۔"

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عاص سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا نبی ﷺ کو بتایا گیا کہ میں کہتا ہوں کہ میں جب تک زندہ رہوں گا دن کو روزہ رکھوں گا اور رات کو قیام کروں گا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو یہ بات کہتا ہے؟ میں نے کہا ہاں میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا کہ تجھ میں اس کی طاقت نہیں ہے پس تو روزہ بھی رکھ اور افطار بھی کر اور سویا بھی کر اور قیام بھی کر اور مہینہ میں تین روزے رکھ اس لئے کہ ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے اور اس طرح جیسا کہ زمانہ بھر کے روزے رکھے گئے ہوں۔ میں نے عرض کیا مجھ میں اس سے زیادہ کی طاقت ہے، فرمایا: پھر تو ایک دن روزہ رکھ اور دو دن افطار کر، میں نے عرض کیا مجھے اس سے بھی زیادہ کی طاقت ہے۔ فرمایا: ایک دن روزہ رکھ اور ایک دن افطار کر یہ داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں۔ میں نے کہا کہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے، حضور ﷺ نے فرمایا اس سے بہتر کوئی صورت نہیں۔

مِنْ ذٰلِکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ: لَا اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ، وَ لَاَنْ اَکُوْنَ قَبِلْتُ الثَّلَاثَۃَ الْاَیَّامَ الَّتِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَھْلِیْ وَ مَالِیْ"

وَفِیْ رِوَایَۃٍ "اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّکَ تَصُوْمُ النَّھَارَ وَ تَقُوْمُ اللَّیْلَ؟" قُلْتُ: بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ: صُمْ وَ اَفْطِرْ، وَ نَمْ وَ قُمْ فَاِنَّ لِجَسَدِکَ عَلَیْکَ حَقًّا، وَ اِنَّ لِعَیْنَیْکَ عَلَیْکَ حَقًّا وَ اِنَّ لِزَوْجِکَ عَلَیْکَ حَقًّا، وَ اِنَّ لِزَوْرِکَ عَلَیْکَ حَقًّا وَ اِنَّ بِحَسْبِکَ اَنْ تَصُوْمَ کُلَّ شَھْرٍ ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ فَاِنَّ لَکَ بِکُلِّ حَسَنَۃٍ عَشْرَ اَمْثَالِھَا فَاِنَّ ذٰلِکَ صِیَامُ الدَّھْرِ" فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَیَّ قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَجِدُ قُوَّۃً قَالَ: صُمْ صِیَامَ نَبِیِّ اللّٰہِ دَاوٗدَ وَ لَا تَزِدْ عَلَیْہِ" قُلْتُ: وَ مَا کَانَ صِیَامُ دَاوٗدَ؟ قَالَ "نِصْفُ الدَّھْرِ" فَکَانَ عَبْدُ اللّٰہِ یَقُوْلُ بَعْدَ مَا کَبِرَ یَا لَیْتَنِیْ قَبِلْتُ رُخْصَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ.

وَ فِیْ رِوَایَۃٍ: "اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّکَ تَصُوْمُ الدَّھْرَ، وَ تَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ کُلَّ لَیْلَۃٍ؟" فَقُلْتُ: بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَ لَمْ اُرِدْ بِذٰلِکَ اِلَّا الْخَیْرَ قَالَ: "فَصُمْ صَوْمَ نَبِیِّ اللّٰہِ دَاوٗدَ، فَاِنَّہٗ کَانَ اَعْبَدَ النَّاسِ، وَ اقْرَءِ الْقُرْاٰنَ فِیْ کُلِّ شَھْرٍ" قُلْتُ: یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اِنِّیْ اُطِیْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ؟ قَالَ: "فَاقْرَاْہُ فِیْ کُلِّ عِشْرِیْنَ" قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اِنِّیْ اُطِیْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ؟ قَالَ: "فَاقْرَاْہُ فِیْ کُلِّ عَشْرٍ" قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اِنِّیْ اُطِیْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ؟ قَالَ: "فَاقْرَاْہُ فِیْ کُلِّ سَبْعٍ وَ لَا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں تین دنوں کے روزوں کو قبول کر لیتا جیسا کہ رسول ﷺ نے فرمایا تھا مجھے اپنے مال اور اپنے اہل خانہ سے بھی زیادہ محبوب تھے۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کیا مجھے بتایا نہیں گیا کہ تو دن میں روزہ رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا ایسا نہ کر روزہ رکھ، افطار کر اور سو بھی جایا کر اور قیام بھی کر، اس لئے کہ تیرے بدن کا تجھ پر حق ہے، تیری آنکھ کا تجھ پر حق ہے، اور تیری بیوی کا تجھ پر حق ہے تیرے مہمان کا تجھ پر حق ہے۔ تجھے صرف اتنا کافی ہے تو ہر ماہ تین دن روزہ رکھا کرے، پس تجھے ہر نیکی کے بدلہ دس گنا ثواب ملے گا، اس صورت میں یہ زمانہ بھر کے روزے ہو گئے۔ لیکن میں نے تشدد کو اختیار کیا اور مجھ پر تشدد کیا گیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اس کی قوت پاتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کی طرح روزہ رکھ اور اس پر زیادتی نہ کر۔ میں نے عرض کیا داؤد علیہ السلام کے روزے کیسے تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نصف زمانہ یعنی ایک دن روزہ ایک دن افطار، پس عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بوڑھا ہونے کے بعد کہا کرتے تھے اے کاش! کہ میں نبی کریم ﷺ کی رخصت قبول کر لیتا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ کیا مجھے نہیں بتایا گیا کہ تو ہمیشہ روزہ رکھتا ہے اور رات بھر قرآن پڑھتا ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! لیکن میرا ارادہ اس سے نیک ہے، آپ ﷺ فرماتے ہیں تو پھر داؤد علیہ السلام نبی کے مثل روزہ رکھ اس لئے کہ وہ تمام لوگوں سے زیادہ عبادت گذار تھے اور ہر ماہ میں ایک بار قرآن پڑھ اور ختم کیا کرو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا تو پھر بیس دن میں قرآن مجید ختم کیا کرو میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! ﷺ میں اس سے زیادہ طاقت

تَرِدُ عَلٰى ذٰلِكَ" فَشَدَدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ وَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: "اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّكَ يَطُوْلُ بِكَ عُمُرٌ" قَالَ: فَصِرْتُ اِلَى الَّذِيْ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَلَمَّا كَبِرْتُ وَدِدْتُ اَنِّيْ كُنْتُ قَبِلْتُ رُخْصَةَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ "وَاِنَّ لِوَلَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا" وَ فِيْ رِوَايَةٍ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ" ثَلَاثًا. وَ فِيْ رِوَايَةٍ "اَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى صِيَامُ دَاوٗدَ وَ اَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى صَلٰوةُ دَاوٗدَ، كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَ يَقُوْمُ ثُلُثَهٗ وَ يَنَامُ سُدُسَهٗ وَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا، وَ لَايَفِرُّ اِذَا لَاقٰى."

وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: اَنْكَحَنِيْ اَبِيْ امْرَاَةً ذَاتَ حَسَبٍ، وَ كَانَ يَتَعَاهَدُ كَنَّتَهٗ "اَيِ امْرَاَةَ وَلَدِهٖ" فَيَسْاَلُهَا عَنْ بَعْلِهَا فَتَقُوْلُ لَهٗ: نِعْمَ الرَّجُلُ مِنْ رَّجُلٍ. لَمْ يَطَاَلَنَا فِرَاشًا وَ لَمْ يُفَتِّشْ لَنَا كَنَفًا مُنْذُ اَتَيْنَاهُ. فَلَمَّا طَالَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ ذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ. فَقَالَ: "اَلْقِنِيْ بِهٖ" فَلَقِيْتُهٗ بَعْدُ فَقَالَ: "كَيْفَ تَصُوْمُ؟" قُلْتُ: كُلَّ يَوْمٍ قَالَ: "كَيْفَ تَخْتِمُ؟" قُلْتُ: كُلَّ لَيْلَةٍ وَ ذَكَرَ نَحْوَ مَا سَبَقَ. وَ كَانَ يَقْرَاُ عَلٰى بَعْضِ اَهْلِهِ السُّبُعَ الَّذِيْ يَقْرَؤُهٗ يَعْرِضُهٗ مِنَ النَّهَارِ لِيَكُوْنَ اَخَفَّ عَلَيْهِ بِاللَّيْلِ وَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّتَقَوّٰى اَفْطَرَ اَيَّامًا وَّ اَحْصٰى وَ صَامَ مِثْلَهُنَّ كَرَاهِيَةَ اَنْ يَّتْرُكَ شَيْئًا فَارَقَ عَلَيْهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ.

كُلُّ هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ صَحِيْحَةٌ مُعْظَمُهَا فِيْ

رکھتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا دس دن میں ختم کیا کرو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہر ہفتہ میں ختم کیا کرو اور اس سے زیادہ مت کرو لیکن میں نے تشدد اختیار کیا پس مجھ پر تشدد کیا گیا اور مجھے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تو نہیں جانتا شاید تیری عمر دراز ہوجائے۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذکر کیا میں اسی طرح ہوگیا ہوں جیسا کہ میرے لئے نبی ﷺ نے فرمایا تھا۔ پس جب میں بوڑھا ہوگیا تو مجھے پسند لگنے لگا کہ میں نبی کی رخصت کو قبول کر لیتا اور ایک روایت میں ہے کہ تیری اولاد کا تجھ پر حق ہے اور ایک روایت میں ہے کہ تین دفعہ آپ ﷺ نے فرمایا اس آدمی کا روزہ نہیں جو ہمیشہ روزہ رکھے اور ایک روایت میں ہے کہ داؤد علیہ السلام کے روزے اللہ کے ہاں تمام روزوں سے زیادہ محبوب ہیں اور داؤد علیہ السلام کی نماز اللہ پاک کو تمام نمازوں سے زیادہ محبوب ہے۔ داؤد علیہ السلام نصف رات سویا کرتے تھے اور رات کے تیسرے حصہ کا قیام فرماتے اور چھٹا حصہ سوجاتے، ایک دن روزہ رکھا کرتے اور ایک دن افطار کرتے اور جب دشمن سے مقابلہ ہوتا تو بھاگتے نہیں تھے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ میرے باپ نے ایک شریف عورت سے میرا نکاح کروادیا، میرے باپ اپنی بہو کا خیال رکھتے اور اس سے اس کے خاوند کا حال پوچھتے، وہ عورت اس کو جواب دیتی کہ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت اچھا آدمی ہے لیکن اس نے ہمارے بچھونے پر کبھی پاؤں نہیں رکھا اور جب سے ہم اس کے پاس آئے ہیں ہماری ضرورت کا پتہ نہیں کیا، جب اس حالت پر کچھ عرصہ گذر گیا تو اس نے نبی کریم ﷺ کی خدمت عالیہ میں اس کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا اس کی میرے ساتھ ملاقات کرواؤ۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص بیان کرتے ہیں کہ میں اس کے بعد آپ ﷺ کو ملا، آپ

الصَّحِيْحَيْنِ وَ قَلِيْلٌ مِّنْهَا فِيْ اَحَدِهِمَا.﴾

(۱۵۱) ﴿وَ عَنْ اَبِيْ رِبْعِيّ حَنْظَلَةَ بْنِ الرَّبِيْعِ الْاُسَيِّدِيّ الْكَاتِبِ اَحَدِ كُتَّابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: لَقِيَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: كَيْفَ اَنْتَ يَا حَنْظَلَةُ؟ قُلْتُ: نَافَقَ حَنْظَلَةُ! قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا تَقُوْلُ؟ قُلْتُ: نَكُوْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُذَكِّرُنَا بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ كَاَنَّا رَاْيَ عَيْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَ الضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْرًا، قَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهِ عَنْهُ: فَوَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَلْقٰى مِثْلَ هٰذَا، فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَ اَبُوْبَكْرٍ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: وَ مَا ذَاكَ؟ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَكُوْنُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَ الْجَنَّةِ كَاَنَّا رَاْيَ الْعَيْنِ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَ

ﷺ نے فرمایا کہ تو روزہ کس طرح رکھتا ہے؟ میں نے کہا روزانہ، آپ ﷺ نے فرمایا تو قرآن پاک کیسے ختم کرتا ہے؟ میں نے عرض کیا ہر رات اور تمام حالات کا تذکرہ کیا جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ اور وہ اپنے اہل خانہ کے کسی فرد کو وہ منزل سناتا تھا جس کو اس نے رات کو پڑھنا ہوتا تھا تاکہ رات کو پڑھنا آسان ہوجائے اور جب قوت حاصل کرنے کا ارادہ کرتا تو کئی دن روزہ نہ رکھتا لیکن افطار کے دنوں کو گنتا رہتا اور اسی قدر روزے رکھتا اس بات کو پسند نہ کرتا کہ وہ ایسی چیز کو ترک کرے جس پر وہ نبی کریم ﷺ سے جدا ہوا۔

یہ تمام روایات صحیح ہیں ان میں سے اکثر روایات بخاری و مسلم میں ہیں اور کچھ روایات صرف بخاری شریف یا صرف مسلم میں ہیں۔

ترجمہ: ''حضرت حنظلہ بن ربیع اسیدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاتب سے روایت ہے جو رسول اللہ ﷺ کے کاتبوں میں سے تھے۔ انہوں نے کہا مجھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے اور پوچھا کہ اے حنظلہ تیرا کیا حال ہے؟ میں نے کہا حنظلہ تو منافق ہوگیا۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا سبحان اللہ! تعجب ہے تو کیسی بات کہہ رہا ہے؟ میں نے کہا کہ جب ہم حضور پاک ﷺ کے پاس رہتے ہیں، آپ ﷺ ہمیں جنت اور دوزخ کا ذکر سناتے ہیں تو گویا ہم آنکھوں سے تمام حال کو دیکھ رہے ہوتے ہیں لیکن جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس سے نکلتے ہیں، بیویوں اور اولاد اور جاگیروں میں مشغول ہوتے ہیں تو ہم بہت سی باتیں بھول جاتے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اللہ کی قسم! ہم بھی تو یہی کیفیت پاتے ہیں۔ پس میں اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ حنظلہ منافق ہوگیا، آپ ﷺ فرماتے ہیں کس لئے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں آپ ہمیں جنت اور جہنم کا ذکر سناتے ہیں گویا کہ ہم تمام حال آنکھوں سے دیکھ رہے ہوتے ہیں لیکن جب آپ کی مجلس سے باہر

الضَّيْعَاتِ نَسِينَا كَثِيرًا. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهِ لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰى مَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِىْ وَ فِى الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَ فِىْ طُرُقِكُمْ وَ لٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَ سَاعَةً" ثَلَاثَ مَرَّاتٍ﴾ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

قَوْلُهٗ "رِبْعِيٌّ" بِكَسْرِ الرَّآءِ "وَ الْاُسَيِّدِيُّ" بِضَمِّ الْهَمْزَةِ وَ فَتْحِ السِّيْنِ وَ بَعْدَ هَا يَاءٌ مُشَدَّدَةٌ مَكْسُوْرَةٌ وَ قَوْلُهٗ: عَافَسْنَا" هُوَ بِالْعَيْنِ وَالسِّيْنِ الْمُهْمَلَتَيْنِ: اَىْ عَالَجْنَا وَ لَا عَبْنَا "وَالضَّيْعَاتُ" الْمَعَايِشُ.

نکلتے ہیں بیوی بچوں اور اپنے مال میں مشغول ہوتے ہیں تو ہم بہت کچھ بھول جاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم ہمیشہ اسی حالت پر رہو جو حالت تمہاری میرے پاس تھی اور اللہ کے ذکر میں مصروف رہو تو فرشتے تم سے تمہارے بستروں پر اور تمہارے راستوں میں مصافحہ کریں لیکن حنظلہ کوئی وقت کیسا ہوتا ہے کوئی وقت کیسا، اس بات کو آپ ﷺ نے تین بار دہرایا۔''

"ربعی" راء کے زیر کے ساتھ۔ "اسیدی" ہمزہ کے پیش اور سین کے زبر کے ساتھ اور اس کے بعد یاء پر تشدید اور زیر۔ "عافسنا" ہم کاموں میں مشغول ہوجاتے ہیں اور کھیل کود میں، "ضیعات" گزر اوقات کے ذرائع مثلاً دست کاری، کھیتی باڑی، تجارت وصنعت اور مال و دولت وغیرہ۔

(۱۵۲) ﴿وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَخْطُبُ اِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَاَلَ عَنْهُ فَقَالُوْا: اَبُوْ اِسْرَائِيْلَ نَذَرَ اَنْ يَقُوْمَ فِى الشَّمْسِ وَ لَا يَقْعُدَ وَ لَا يَسْتَظِلَّ وَ لَايَتَكَلَّمَ وَ يَصُوْمَ. فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: مُرُوْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَ لْيَسْتَظِلَّ وَ لْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ﴾ (رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ ایک دفعہ نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے تو ایک آدمی کھڑا تھا، آپ نے اس کے متعلق سوال کیا لوگوں نے عرض کیا کہ اس کو ابواسرائیل کہتے ہیں، اس نے نذر مان رکھی ہے کہ دھوپ میں کھڑا رہے گا نہ بیٹھے گا نہ سایہ میں آئے گا نہ کسی سے بات کرے گا اور ہمیشہ روزہ رکھے گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا اسے کہو کلام بھی کرے، اور سائے میں بیٹھے اور اپنا روزہ پورا کرے۔''

(۱۵) بَابٌ فِى الْمُحَافِظَةِ عَلَى الْاَعْمَالِ

اعمال کی محافظت کرنے کا بیان

(۵۳) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَ مَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَ لَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ﴾ (حدید: ۱۶)

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے: ''کیا ابھی تک مومنوں کے لئے اس کا وقت نہیں آیا کہ خدا کی یاد کرنے کے وقت اور (قرآن) جو خدائے (برحق کی) طرف سے نازل ہوا ہے اس کے سننے کے وقت ان کے دل نرم ہوجائیں اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ ہوجائیں جن کو ان سے

(٥٤) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَ قَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَ اٰتَيْنَاهُ الْاِنْجِيْلَ وَ جَعَلْنَا فِىْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّ رَحْمَةً وَ رَهْبَانِيَّةَ نِ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنَا هَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا" (حديد: ٢٧)

(٥٥) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِىْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا﴾ (نحل: ٩٢)

(٥٦) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاتِيَكَ الْيَقِيْنُ﴾ (الحجر: ٩٩)

﴿وَ اَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَمِنْهَا حَدِيْثُ عَآئِشَةَ "وَكَانَ اَحَبُّ الدِّيْنِ اِلَيْهِ مَا دَاوَمَ صَاحِبُهُ عَلَيْهِ" وَقَدْ سَبَقَ فِى الْبَابِ قَبْلَهُ﴾

(١٥٣) ﴿وَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهٖ مِنَ اللَّيْلِ اَوْ عَنْ شَىْءٍ مِّنْهُ فَقَرَاَهُ مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَ صَلٰوةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهٗ كَاَنَّمَا قَرَاَهُ مِنَ اللَّيْلِ"﴾ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

(١٥٤) ﴿وَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قال: قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: "يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ"﴾ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(١٥٥) ﴿وَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:

پہلے کتابیں دی گئی تھیں پھر ان پر زمانہ طویل ہوگیا تو ان کے دل سخت ہوگئے۔"؟

ترجمہ: نیز فرمایا: "اور ان کے پیچھے مریم علیہ السلام کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام کو بھیجا اور ان کو انجیل عنایت کی اور جن لوگوں نے ان کی پیروی کی ان کے دل میں شفقت اور مہربانی ڈال دی اور لذت سے کنارہ کشی کی تو انہوں نے خود ایک نئی بات نکال لی، ہم نے ان کو اس کا حکم نہیں دیا تھا مگر (انہوں نے اپنے خیال میں) خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے آپ ہی ایسا کرلیا تھا، پھر جیسا اس کو نباہنا چاہئے تھا نباہ بھی نہ سکے۔"

ترجمہ: نیز فرمایا: "اور اس عورت کی طرح نہ ہونا جس نے محنت سے سوت کاتا پھر اس کو توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔"

ترجمہ: نیز فرمایا: "اور اپنے پروردگار کی عبادت کئے جاؤ یہاں تک کہ تمہاری موت کا وقت آجائے۔"

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پسند فرماتے تھے وہ کام جس پر مداومت ہو۔"

یہ ماقبل کے باب (۱۴) میں گذر چکی ہے۔

ترجمہ: "حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنا رات کا وظیفہ چھوڑ کر سوگیا یا اس کا کچھ حصہ رہ جائے اگر وہ اسے فجر اور ظہر کی نماز کے درمیان ادا کرے تو اس کے نامہ اعمال میں لکھ دیا جاتا ہے گویا کہ اس نے رات کو ہی پڑھا۔"

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ فلاں انسان کی مثل نہ بن جانا جو رات کو قیام کیا کرتا تھا پھر اس نے قیام کرنا چھوڑ دیا۔"

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب بیماری

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذَا فَاتَتْهُ الصَّلٰوةُ مِنَ اللَّيْلِ مِنْ وَجَعٍ اَوْ غَيْرِهٖ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ رَكْعَةً﴾ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

وغیرہ کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ سے رات کی نماز فوت ہوجاتی تو دن کو بارہ رکعات پڑھتے۔''

(١٦) بَابٌ فِى الْاَمْرِ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى السُّنَّةِ وَاٰدَابِهَا

سنت اور آداب سنت پر محافظت کے حکم کے بیان میں

(٥٧) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ (حشر: ٧)

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے: ''جو چیز تم کو پیغمبر دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں (اس سے) باز رہو۔''

(٥٨) وَ قَالَ تَعَالٰى: ﴿وَ مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ يُّوْحٰى﴾ (نجم: ٣،٤)

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے: ''اور نہ آپ خواہش نفس سے منہ سے بات نکالتے ہیں یہ (قرآن) تو حکم خدا ہے جو (ان کی طرف) بھیجا جاتا ہے''

(٥٩) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ﴾ (آل عمران: ٣١)

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (اے پیغمبر لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو خدا بھی تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ معاف کردے گا۔''

(٦٠) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ﴾ (الاحزاب: ٢١)

ترجمہ: ارشاد فرمایا: ''تم کو پیغمبر خدا کی پیروی (کرنی) بہتر ہے یعنی اس شخص کو جسے خدا (سے ملنے) اور روز قیامت (کے آنے) کی امید ہو۔''

(٦١) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِیْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ (مؤمن: ٦٥)

ترجمہ: ارشاد فرمایا: ''تمہارے پروردگار کی قسم! یہ لوگ جب تک اپنے تنازعات میں تمہیں منصف نہ بنائیں اور جو فیصلہ تم کرو اس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اس کو خوشی سے مان لیں تب تک مؤمن نہیں ہوں گے۔''

(٦٢) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ﴾ (نساء: ٥٩)

ترجمہ: نیز فرمایا: ''تم میں اختلاف واقع ہو تو اگر خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں خدا اور اس کے رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو۔''

قَالَ الْعُلَمَآءُ: مَعْنَاهُ اِلَى الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ.

علماء نے بیان کیا اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ مختلف فیہ امر کو کتاب وسنت سے معلوم کرو۔

(٦٣) وَ قَالَ تَعَالٰى: ﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ

ترجمہ: اور فرمایا: ''جو شخص رسول کی فرمانبرداری کرے گا تو بے شک

اللّٰہ﴾ (نساء: ۸۰)

"مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ وَ مَنْ یَعْصِنِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰہ"

(٦٤) وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَ اِنَّکَ لَتَھْدِیْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ صِرَاطِ اللّٰہِ﴾ (شوریٰ: ٥٢)

(٦٥) وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِہٖ اَنْ تُصِیْبَھُمْ فِتْنَۃٌ اَوْ یُصِیْبَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ﴾ (نور: ٦٣)

(٦٦) وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَاذْکُرْنَ مَا یُتْلٰی فِیْ بُیُوْتِکُنَّ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰہِ وَالْحِکْمَۃِ﴾ (احزاب: ٣٤)

(١٥٦) ﴿فَالْاَوَّلُ: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ قَالَ: دَعُوْنِیْ مَا تَرَکْتُکُمْ، اِنَّمَا اَھْلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ کَثْرَۃُ سُؤَالِھِمْ وَ اخْتِلَافُھُمْ عَلٰی اَنْبِیَآئِھِمْ. فَاِذَا نَھَیْتُکُمْ عَنْ شَیْءٍ فَاجْتَنِبُوْہُ وَ اِذَا اَمَرْتُکُمْ بِاَمْرٍ فَاْتُوْا مِنْہُ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

(١٥٧) ﴿الثانی: عَنْ اَبِیْ نَجِیْحٍ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ مَوْعِظَۃً بَلِیْغَۃً وَجِلَتْ مِنْھَا الْقُلُوْبُ وَ ذَرَفَتْ مِنْھَا الْعُیُوْنُ فَقُلْنَا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَاَنَّھَا مَوْعِظَۃُ مُوَدِّعٍ فَاَوْصِنَا قَالَ: "اُوْصِیْکُمْ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَالسَّمْعِ وَ الطَّاعَۃِ وَ اِنْ تَاَمَّرَ عَلَیْکُمْ عَبْدٌ حَبَشِیٌّ، وَ اِنَّہٗ مَنْ یَّعِشْ مِنْکُمْ فَسَیَرَی اخْتِلَافًا کَثِیْرًا فَعَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَ سُنَّۃِ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ عَضُّوْا عَلَیْھَا بِالنَّوَاجِذِ، وَ اِیَّاکُمْ وَ

اس نے خدا کی فرمانبرداری کی۔"

ترجمہ: "جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی تو اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔"

ترجمہ: اور فرمایا: "اور بے شک (اے محمد) تم سیدھا راستہ دکھاتے ہو یعنی خدا کا راستہ۔"

ترجمہ: "نیز فرمایا جو لوگ ان کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں ان کو ڈرنا چاہئے (ایسا نہ ہو کہ) ان پر کوئی آفت پڑ جائے یا تکلیف دینے والا عذاب نازل ہو۔"

ترجمہ: نیز فرمایا: "اور تمہارے گھروں میں جو خدا کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور حکمت (کی باتیں سنائی جاتی ہیں) ان کو یاد کرتی رہو۔"

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا جب تک میں تمہیں چھوڑے رکھوں (اور کوئی بات نہ کہوں) تم بھی مجھے چھوڑ رکھو، اس لئے کہ تم سے پہلے لوگ بوجہ زیادہ سوالات کرنے اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام (کی تعلیم) سے اختلاف رکھنے کی بنا پر تباہ و برباد ہو گئے، پس جب میں تمہیں کسی کام سے روکوں تو اس سے احتراز کرو اور جب کسی کام کرنے کا حکم دوں تو طاقت کے مطابق اس پر عمل کرو۔"

ترجمہ: "حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں پر اثر وعظ فرمایا جس سے ہمارے دل خوف زدہ ہو گئے اور آنکھیں اشکبار ہو گئیں، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو گویا الوداعی وعظ معلوم ہو رہا ہے ہمیں وصیت فرمایئے، آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہیں اللہ کے خوف اور سمع و اطاعت کی تاکید کرتا ہوں اگرچہ تم پر کوئی حبشی غلام امیر بنا دیا جائے اور جو شخص تم میں سے میرے بعد زندہ رہا وہ بہت بڑے اختلاف سے دوچار ہوگا پس تمہارے لئے ضروری ہے کہ تم میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت (کو اختیار کرو) اس کو دانتوں سے مضبوطی کے ساتھ

مُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ کُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَا لَةٌ" رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ، وَالتِّرمِذِیُّ وَ قَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ﴾

"اَلنَّوَاجِذُ" بِالذَّالِ الْمُعْجَمَةِ الْاَنْیَابُ وَ قِیْلَ الْاَضْرَاسُ.

پکڑے رکھو اور دین میں نئی باتیں داخل کرنے سے بچو، اس لئے کہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔"

امام ترمذیؒ نے اس کو حسن صحیح کہا ہے۔

(۱۵۸) ﴿الثالث: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّم قَالَ: "کُلُّ اُمَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰی قِیْلَ: وَمَنْ یَابٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ مَنْ عَصَانِیْ فَقَدْاَبٰی﴾ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے تمام لوگ جنت میں داخل ہوں گے مگر جس نے انکار کیا، پوچھا گیا یارسول اللہ! وہ کون شخص ہے جو انکار کرتا ہے؟ فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔"

(۱۵۹) ﴿الرابع: عَنْ اَبِیْ مُسْلِمٍ وَ قِیْلَ اَبِیْ اِیَاسٍ سَلَمَةَ بْنِ عَمْرٍ وبْنِ الْاَکْوَعِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَکَلَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ بِشِمَالِهٖ فَقَالَ: "کُلْ بِیَمِیْنِکَ"، قَالَ: لَا اَسْتَطِیْعُ قَالَ: لَا اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَهٗ اِلَّا الْکِبْرُ فَمَا رَفَعَهَا اِلٰی فِیْهِ﴾ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: "حضرت سلمہ بن عمرو بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے بائیں ہاتھ سے کھانا کھایا، آپ ﷺ نے فرمایا دائیں ہاتھ سے کھایئے۔ اس نے کہا مجھ میں طاقت نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا (خدا کرے) تجھے اس کی توفیق نہ ملے، اس کام کی تعمیل میں اس کو صرف تکبر مانع ہوا، چنانچہ وہ (اس کے بعد) اپنا دایاں ہاتھ منہ کی طرف نہ اٹھا سکا۔"

(۱۶۰) ﴿الخامس: عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یَقُوْلُ: "لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَکُمْ اَوْ لَیُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَیْنَ وُجُوْهِکُمْ" (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.)

ترجمہ: "حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے تم اپنی صفوں کو (نماز میں) برابر کرو یا (پھر) اللہ پاک تمہارے دلوں میں مخالفت ڈال دے گا۔

وَ فِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یُسَوِّیْ صُفُوْفَنَا حَتّٰی کَاَنَّمَا یُسَوِّیْ بِهَا الْقِدَاحَ حَتّٰی اِذَا رَاٰی اَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ یَوْمًا فَقَامَ حَتّٰی کَادَ اَنْ یُّکَبِّرَ فَرَاٰی رَجُلًا بَادِیًا صَدْرُہٗ فَقَالَ عِبَادَ اللّٰهِ لَتُسَوُّنَ صُفُوْفَکُمْ اَوْ لَیُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَیْنَ وُجُوْهِکُمْ"﴾

مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ ہماری صفوں کو ایسا برابر فرماتے گویا ان کے ساتھ تیروں کو برابر کررہے ہیں حتیٰ کہ آپ کو یقین ہوگیا کہ ہم نے آپ ﷺ سے اس بات کو سمجھ لیا ہے، پھر ایک روز آپ نکلے، کھڑے ہوئے، قریب تھا کہ آپ تکبیر کہہ دیتے کہ آپ ﷺ نے ایک دیہاتی آدمی کو دیکھا اس کی چھاتی آگے کو نکلی ہوئی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے بندو! اپنی صفوں کو سیدھا کرو وگرنہ اللہ پاک تمہارے دلوں کے درمیان اختلاف ڈال دے گا۔"

(۱۶۱) ﴿السادس: عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: احْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِيْنَةِ عَلٰی اَهْلِهٖ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا حُدِّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِشَاْنِهِمْ قَالَ: "اِنَّ هٰذِهِ النَّارَ عَدُوٌّ لَّكُمْ فَاِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوْهَا عَنْكُمْ"﴾ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ترجمہ: ''حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ میں رات کے وقت ایک گھر میں آگ لگ گئی اور گھر والے جل گئے۔ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس ان کا واقعہ بیان کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ آگ تمہاری دشمن ہے سونے کے وقت اسے بجھا دیا کرو۔''

(۱۶۲) ﴿السابع: عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: "اِنَّ مَثَلَ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْهُدٰی وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَصَابَ اَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَآئِفَةٌ طَيِّبَةٌ، قَبِلَتِ الْمَآءَ فَاَنْبَتَتِ الْكَلَاءَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ، وَ كَانَ مِنْهَا اَجَادِبُ اَمْسَكَتِ الْمَآءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا مِنْهَا وَ سَقَوْا وَ زَرَعُوْا، وَ اَصَابَ طَائِفَةٌ مِّنْهَا اُخْرٰی اِنَّمَا هِیَ قِيْعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَآءً وَ لَا تُنْبِتُ كَلَاءً. فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِیْ دِيْنِ اللّٰهِ وَ نَفَعَهٗ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰهُ بِهٖ فَعَلِمَ وَ عَلَّمَ وَ مَثَلُ مَنْ لَّمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَاْسًا وَ لَمْ يَقْبَلْ هُدَی اللّٰهِ الَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِهٖ"﴾ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

فَقُهَ بِضَمِّ الْقَافِ عَلَی الْمَشْهُوْرِ وَ قِيْلَ بِكَسْرِهَا: اَیْ صَارَ فَقِيْهًا.

ترجمہ: ''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس ہدایت اور علم کو دے کر مجھے اللہ پاک نے بھیجا ہے اس بارش کے مثل ہے جو کسی زمین میں برس پڑی، زمین کے عمدہ قسم کے ٹکڑے نے پانی کو قبول کیا اور گھاس اور بہت سے سبزے کو اگایا۔ ایک ٹکڑا اس سے سخت تھا جس نے پانی کو روک لیا۔ اللہ پاک نے اس سے لوگوں کو فائدہ پہنچایا لوگوں نے اس سے پیا اور (جانوروں کو) پلایا اور زراعت میں استعمال کیا، اور زمین کے دوسرے ٹکڑے کو پانی پہنچا جو صاف میدان تھا نہ اس نے پانی کو روکا نہ ہی اس نے گھاس پیدا کی۔ پس یہ مثال اس شخص کی ہے جس نے اللہ کے دین کو سمجھا اور اس کو اس چیز نے فائدہ پہنچایا جس کے ساتھ اللہ نے مجھے بھیجا، اس نے خود علم حاصل کیا اور دوسروں کو بھی سکھلایا، اور مثال اس شخص کی جس نے اس کی طرف سر نہ اٹھایا اور اللہ پاک کی اس ہدایت کو قبول نہ کیا جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا۔'' ''فَقُهَ'' قاف پر پیش ہے بعض کے نزدیک زیر ہے، معنی یہ ہیں جو فقیہ ہوگیا۔

(۱۶۳) ﴿الثَّامِنُ: عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: "مَثَلِیْ وَ مَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَوْقَدَ نَارًا، فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَ الْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيْهَا وَ هُوَ يَذُبُّهُنَّ عَنْهَا وَ اَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَ اَنْتُمْ تَفَلَّتُوْنَ مِنْ يَدِیْ"﴾ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

"اَلْجَنَادِبُ" نَحْوُ الْجَرَادِ وَالْفَرَاشِ، هٰذَا هُوَ الْمَعْرُوْفُ الَّذِیْ يَقَعُ فِی النَّارِ "وَالْحُجَزُ" جَمْعُ

ترجمہ: ''حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اور تمہاری مثال اس آدمی کے مانند ہے جس نے آگ جلائی پس ٹڈیاں اور پروانے اس میں گرنے شروع ہوگئے اور وہ ان کو آگ سے روکتا تھا اور میں بھی تمہاری کمروں کو پکڑ کر آگ میں گرنے سے (بچاتا ہوں) تم میرے ہاتھ سے نکل رہے ہو۔''

''جَنَادِبُ'' ٹڈی اور پروانے کے مثل اڑنے والا کیڑا (مچھر وغیرہ) یہ وہی مشہور کیڑا ہے جو آگ میں گرتا ہے۔ ''حُجَزُ'' حُجْزَۃٌ

حُجْزَةٍ وَ هِيَ مَعْقِدُ الْإِزَارِ وَ السَّرَاوِيْلِ"

(١٦٤) ﴿التَّاسِعُ: عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَمَرَ بِلَعْقِ الْاَصَابِعِ، وَالصَّحْفَةِ وَقَالَ: "اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ اَيِّهَا الْبَرَكَةُ."

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ: "اِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيَاْخُذْهَا فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ اَذًى وَلْيَاْكُلْهَا وَ لَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ، وَ لَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيْلِ حَتّٰى يَلْعَقَ اَصَابِعَهُ فَاِنَّهُ لَا يَدْرِيْ فِيْ اَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ". وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ: "اِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ اَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَاْنِهِ حَتّٰى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهِ فَاِذَا سَقَطَتْ مِنْ اَحَدِكُمُ اللُّقْمَةُ فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ اَذًى فَلْيَاْكُلْهَا وَ لَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ"﴾

(١٦٥) ﴿الْعَاشِرُ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَوْعِظَةٍ فَقَالَ: "يَآ يُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا: كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ اَلَا! وَ اِنَّ اَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِبْرَاهِيْمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ، اَلَا وَ اِنَّهُ سَيُجَآءُ بِرِجَالٍ مِنْ اُمَّتِيْ فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ: يَا رَبِّ اَصْحَابِيْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ: كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: وَ كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَا دُمْتُ فِيْهِمْ اِلٰى قَوْلِهِ: الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ فَيُقَالُ لِيْ: اِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ"﴾ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کی جمع ہے۔

ترجمہ: ”حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انگلیوں اور کھانے کے برتنوں کو چاٹنے کا حکم دیا اور فرمایا تم نہیں جانتے کہ کس حصے میں برکت ہے۔

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جب تم میں سے کسی کا لقمہ (ہاتھ سے) گر جائے تو اس کو اٹھالے اور جو مٹی وغیرہ اسے لگ گئی ہو اسے دور کر کے کھائے، شیطان کے لئے اس کو نہ چھوڑے اور نہ اپنے ہاتھ کو رومال سے صاف کرے جب تک کہ اپنی انگلیوں کو چاٹ نہ لے، اسے کیا معلوم کہ کھانے کے کس حصے میں برکت ہے۔

اور اسی کی ایک روایت میں ہے کہ شیطان تمھارے ہر کام میں ہر چیز میں حاضر ہوتا ہے یہاں تک کہ کھانا کھانے کے وقت بھی حاضر ہوتا ہے پس جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اس سے مٹی وغیرہ دور کر کے کھالے اور اس کو شیطان کے لئے نہ چھوڑے۔“

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہم میں وعظ کرنے کے لئے کھڑے ہوئے، آپ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! تم سب اللہ پاک کی طرف ننگے پاؤں ننگے بدن اور بے ختنہ اٹھائے جاؤ گے جیسا کہ ہم نے پہلی بار پیدا کیا تھا اسی طرح ہم دوبارہ لوٹائیں گے یہ ہم پر وعدہ ہے بیشک ہم اسے پورا کریں گے، خبردار! تمام مخلوقات میں سے اولا قیامت کے روز ابراھیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائیگا۔ خبردار! بیشک میری امت کے کچھ آدمیوں کو لایا جائیگا اور ان کو بائیں طرف والوں میں پکڑا جائیگا، میں کہوں گا اے میرے پروردگار یہ تو میرے رفیق ہیں جواب دیا جائے گا آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا چیزیں (دین) میں ایجاد کیں، تو میں کہوں گا جیسا کہ اللہ کے نیک بندے عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ میں جب تک ان کے درمیان رہا میں ان کی نگرانی کرتا رہا، آپ ﷺ نے یہ آیت العزیز الحکیم تک تلاوت فرمائی پھر

غُرْلًا: اَیْ غَيْرَ مَخْتُوْنِيْنَ.

مجھ سے کہا جائے گا کہ یہ لوگ تیرے چلے جانے کے بعد مرتد ہو گئے"
غرلا: کے معنی ہیں غیر مختون جس کے ختنے نہ ہوئے ہوں۔

(۱٦٦) ﴿اَلْحَادِیْ عَشَرَ: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ وَ قَالَ: "اِنَّهٗ لَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ وَ لَا يَنْكَأُ الْعَدُوَّ وَ اِنَّهٗ يَفْقَأُ الْعَيْنَ وَ يَكْسِرُ السِّنَّ" (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَ فِیْ رِوَايَةٍ اَنَّ قَرِيْبًا لِابْنِ مُغَفَّلٍ خَذَفَ، فَنَهَاهُ وَ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْخَذْفِ وَ قَالَ: اِنَّهَا لَا تَصِيْدُ صَيْدًا ثُمَّ عَادَ، فَقَالَ: اُحَدِّثُكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَهٰی عَنْهُ ثُمَّ عُدْتَّ تَخْذِفُ لَا اُكَلِّمُكَ اَبَدًا.﴾

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خذف (یعنی شہادت کی انگلی اور انگوٹھے کے درمیان کنکر رکھ کر مارنے سے) منع فرمایا اس لئے کہ یہ چیز نہ تو شکار کو قتل کرنے کا موجب ہے اور نہ دشمن کو ہلاک کرنے کا سبب ہے البتہ آنکھ کو پھوڑتا ہے اور دانت توڑتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ابن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک قریبی رشتہ دار نے کسی کو پتھر مارا، انھوں نے اس کو روکا اور کہا رسول اللہ ﷺ نے اس طرح پتھر مارنے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا یہ شکار کو مار نہیں سکتا، اس نے دوبارہ یہی کام کیا، ابن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں تجھے بتارہا ہوں کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے اس سے روکا ہے لیکن تو اس کام کے کرنے سے رکتا نہیں ہے پس میں تجھ سے کلام نہیں کروں گا۔"

(۱٦٧) ﴿اَلثَّانِیْ عَشَرَ: وَعَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ: رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ، يَعْنِی الْاَسْوَدَ، وَ يَقُوْلُ: اَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ مَا تَنْفَعُ وَ لَا تَضُرُّ، وَ لَوْ لَا اَنِّیْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ﴾ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ترجمہ: "حضرت عابس بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت فرماتے: میں خوب جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے تو نفع نقصان نہیں پہنچا سکتا، اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہ دیکھا ہوتا کہ تیرا بوسہ لیا کرتے تھے تو میں ہرگز تیرا بوسہ نہ لیتا۔"

(۱۷) بَابٌ فِیْ وُجُوْبِ الْاِنْقِيَادِ لِحُكْمِ اللّٰهِ وَ مَا يَقُوْلُهٗ مَنْ دُعِیَ اِلٰی ذٰلِكَ وَ اُمِرَ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نُهِیَ عَنْ مُنْكَرٍ

اللہ کے حکم کی اطاعت کے واجب ہونے کے بیان میں اور اطاعت کی طرف بلانے والا، نیز امر بالمعروف، نہی عن المنکر کرنے والا کیا کہے

(٦٧) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے: "تمہارے پروردگار کی قسم یہ لوگ جب

حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْ اَنْفُسِھِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَ یُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا﴾ (النساء: ٦٥)

تک اپنے تنازعات میں تمہیں منصف نہ بنائیں اور جو فیصلہ تم کردو اس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اس کو خوشی سے مان لیں تب تک مؤمن نہیں ہوں گے۔"

(٦٨) وقَالَ تَعَالٰی: ﴿اِنَّمَا کَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذَادُعُوْا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ لِیَحْکُمَ بَیْنَھُمْ اَنْ یَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (نور: ٥١)

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے: "مؤمنوں کی تو یہ بات ہے کہ جب خدا اور اس کے رسول کی طرف بلائے جائیں تا کہ وہ ان میں فیصلہ کریں تو کہیں کہ ہم نے (حکم) سن لیا اور مان لیا اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔"

وَفِیْہِ مِنَ الْاَحَادِیْثِ حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ الْمَذْکُوْرُ فِیْ اَوَّلِ الْبَابِ قَبْلَہٗ، وَغَیْرُہٗ مِنَ الْاَحَادِیْثِ فِیْہِ.

(١٦٨) ﴿وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ یُحَاسِبْکُمْ بِہِ اللّٰہُ الْاٰیَۃَ اشْتَدَّ ذٰلِکَ عَلٰی اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ فَاَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ثُمَّ بَرَکُوْا عَلَی الرُّکَبِ فَقَالُوْا: اَیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ کُلِّفْنَا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا نُطِیْقُ: الصَّلٰوۃَ وَ الْجِھَادَ وَالصِّیَامَ وَالصَّدَقَۃَ وَ قَدْ اُنْزِلَتْ عَلَیْکَ ھٰذِہِ الْاٰ یَۃُ وَ لَا نُطِیْقُھَا. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہِ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ تَقُوْلُوْا کَمَا قَالَ اَھْلُ الْکِتَابَیْنِ مِنْ قَبْلِکُمْ سَمِعْنَا وَ عَصَیْنَا؟ بَلْ قَوْلُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَ اِلَیْکَ الْمَصِیْرُ، فَلَمَّا اقْتَرَاَھَا الْقَوْمُ وَ ذَلَّتْ بِھَا اَلْسِنَتُھُمْ اَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ اِثْرِھَا اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ، کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَ مَلٰٓئِکَتِہٖ وَ کُتُبِہٖ وَ

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ پر لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ یُحَاسِبْکُمْ بِہِ اللّٰہُ "جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب خدا ہی کا ہے، تم اپنے دلوں کی بات ظاہر کرو گے یا چھپاؤ گے تو خدا تم سے اس کا حساب لے گا" نازل ہوئی صحابہ کرام پر یہ آیت شاق گذری وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گھٹنوں کے بل گر پڑے، عرض کی یا رسول اللہ ہمیں ان اعمال کے بجالانے کا مکلّف بنایا گیا ہے جن کی ہم استطاعت رکھتے ہیں مثلاً نماز، جہاد، روزہ، صدقہ اور اب تو آپ پر (مذکورہ بالا) آیت نازل ہو چکی ہے جس کی ہم استطاعت نہیں رکھتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم چاہتے ہو کہ تم اس طرح کا جواب دو کہ جس طرح کا جواب تم سے پہلے یہود و نصاریٰ نے دیا یعنی "ہم نے سنا اور نافرمانی کی" بلکہ تمہارا جواب یہ ہو کہ ہم نے سنا اور ہم نے تابعداری کی اے پروردگار ہم تیری بخشش مانگتے ہیں اور تیری طرف ہی جانا ہے، جب اس آیت کو لوگوں نے پڑھا اور ان کی زبانیں اس سے نرم ہوگئیں، تو اللہ پاک نے اس کے پیچھے یہ آیت نازل فرمائی اٰمَنَ الرَّسُوْلُ اِلٰی

رُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ" فَلَمَّا فَعَلُوْا ذٰلِكَ نَسَخَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ: "لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا" قَالَ: نَعَمْ رَبَّنَا وَ لَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا" قَالَ نَعَمْ "رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ" وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَ ارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ" قَالَ: نَعَمْ﴾ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

آخرہ یعنی رسول اس کتاب پر جو ان کے پروردگار کی طرف سے ان پر نازل ہوئی ایمان رکھتے ہیں، اور مؤمن بھی، سب خدا پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے پیغمبروں پر ایمان رکھتے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ ہم اس کے پیغمبروں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے اور وہ (خدا سے) عرض کرتے ہیں کہ ہم نے (تیرا حکم) سنا اور قبول کیا، اے پروردگار! ہم تیری بخشش مانگتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ خدا کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا اچھے کام کرے گا تو اس کو ان کا فائدہ ملے گا برے کرے گا اسے ان کا نقصان پہنچے گا، اے پروردگار! اگر ہم سے بھول یا چوک ہوگئی ہو تو ہم سے مواخذہ نہ کیجئے، اے پروردگار! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالئے جیسا آپ نے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے پروردگار! جتنا بوجھ اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اتنا ہمارے سر پر نہ رکھیو اور اے پروردگار ہمارے گناہوں سے درگذر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا مالک ہے اور ہم کو کافروں پر غالب کر۔

(۱۸) بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ الْبِدَعِ وَ مُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ

بدعتوں اور دین میں نئی باتوں کے ایجاد کرنے سے روکنے کا بیان

(٦٩) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَمَا ذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلَالُ﴾ (یونس: ۳۲)

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے: ''حق بات کے ظاہر ہونے کے بعد گمراہی کے سوا ہے ہی کیا؟''

(٧٠) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ﴾ (انعام: ۳۸)

ترجمہ: ارشاد ربانی ہے: ''ہم نے کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں کسی چیز کے لکھنے میں کوتاہی نہیں کی۔''

(٧١) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ﴾ اَيِ الْكِتَابِ وَالسُّنَةِ. (النساء: ۵۹)

ترجمہ: نیز فرمایا: ''اگر کسی بات میں تم میں اختلاف واقع ہو تو اس میں خدا اور اس کے رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو۔'' یعنی کتاب و سنت کے حوالہ کرو۔

(٧٢) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَ لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ﴾

ترجمہ: نیز فرمایا: ''اور یہ کہ میرا سیدھا راستہ یہی ہے تو تم اسی پر چلنا اور راستوں پر نہ چلنا کہ (ان پر چل کر) خدا کے راستہ سے الگ

(انعام: ۱۵۳)

(۷۳) وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ﴾ (آل عمران: ۳۱)

والاٰيٰاتُ فِی البابِ كثيرةٌ مَعْلُوْمَةٌ،

ہو جاؤ گے۔"

ترجمہ: نیز ارشاد فرمایا: "اے پیغمبر لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو خدا بھی تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ معاف کردے گا۔"

(۱۶۹) ﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: "مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ"﴾ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَ فِیْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: "مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ"

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے ہمارے دین میں ایسی چیز کو ایجاد کیا جو دین میں سے نہیں ہے پس وہ مردود ہے۔"

اور مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے جو شخص ایسا کام کرے جس پر ہمارا فرمان نہیں وہ مردود ہے۔

(۱۷۰) ﴿عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَ عَلَا صَوْتُهٗ وَاشْتَدَّ غَضَبُهٗ حَتّٰی كَاَنَّهٗ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُوْلُ: صَبَّحَكُمْ وَ مَسَّاكُمْ وَ يَقُوْلُ: بُعِثْتُ اَنَا وَ السَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَيَقْرُنُ بَيْنَ اُصْبَعَيْهِ السَّبَابَةِ وَالْوُسْطٰی وَ يَقُوْلُ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَ خَيْرَ الْهَدْیِ هَدْیُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ شَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَ كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ يَقُوْلُ اَنَا اَوْلٰی بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَفْسِهٖ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِاَهْلِهٖ، وَ مَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضِيَاعًا فَاِلَیَّ وَ عَلَیَّ"﴾ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب خطبہ ارشاد فرماتے آپ کی دونوں آنکھیں سرخ ہو جاتیں اور آپ کی آواز بلند ہو جاتی اور آپ سخت غصہ میں آجاتے جیسا کہ آپ کسی لشکر سے ڈرا رہے ہوں کہہ رہے ہوں وہ لشکر تم پر صبح کے وقت آجائے گا، اور شام کو آجائے گا، اور فرماتے کہ میں اور قیامت ان دونوں انگلیوں کی مانند بھیجے گئے ہیں اور اپنی سبابہ اور درمیانی انگلی کو ملاتے اور فرماتے: اما بعد! بہترین حدیث اللہ کی کتاب ہے اور بہترین طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے اور بدترین کام وہ ہیں جو (دین میں) ایجاد کئے گئے ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے، پھر آپ ﷺ فرماتے میں ہر مؤمن سے اس کے نفس سے بھی زیادہ نزدیک ہوں جو شخص مال چھوڑ کر مر جائے وہ اس کے وارثوں کا ہے اور جو شخص قرضہ یا بچے محتاج چھوڑ جائے وہ میری طرف ہیں اور میری ذمہ داری میں ہیں۔"

وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدِيْثُهُ السَّابِقُ فِیْ بَابِ الْمُحَافَظَةِ عَلَی السُّنَّةِ"

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث پہلے باب میں سنت کی محافظت میں گذر چکی ہے۔

(۱۹) بَابُ فِيمَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً اَوْ سَيِّئَةً

اس شخص کا بیان جو اچھا طریقہ ایجاد کرتا ہے یا برا طریقہ ایجاد کرتا ہے

(۷۴) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيَاتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا﴾ (فرقان: ۲۴)

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے: ''اور وہ جو (خدا) سے دعا مانگتے ہیں کہ اے پروردگار ہم کو ہماری بیویوں کی طرف سے (دل کا چین) اور اولاد کی طرف سے آنکھ کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا''

(۷۵) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَجَعَلْنَاهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا﴾ (انبياء: ۷۳)

ترجمہ: فرمایا: ''اور ان کو پیشوا بنایا کہ ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے۔''

(۱۷۱) ﴿عن ابی عمرو، جرير بن عبدالله، رضی الله عنه، قَالَ: كُنَّا فِىْ صَدْرِ النَّهَارِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَجَآءَهٗ قَوْمٌ عُرَاةٌ مُجْتَابِى النِّمَارِ اَوِ الْعَبَآءِ مُتَقَلِّدِى السُّيُوْفِ، عَامَّتُهُمْ بَلْ كُلُّهُمْ مِنْ مُضَرَ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لِمَا رَاٰى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ وَ اَقَامَ ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ" اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ: "اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا" وَالْاٰيَةُ الْاُخْرٰى الَّتِىْ فِىْ اٰخِرِ الْحَشْرِ: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ" تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِنْ دِيْنَارِهٖ مِنْ دِرْهَمِهٖ مِنْ ثَوْبِهٖ مِنْ صَاعِ بُرِّهٖ مِنْ صَاعِ تَمْرِهٖ حَتّٰى قَالَ وَ لَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ" فَجَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفُّهٗ تَعْجِزُ عَنْهَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتّٰى رَاَيْتُ كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَ ثِيَابٍ حَتّٰى رَاَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَتَهَلَّلُ كَاَنَّهٗ مُذْهَبَةٌ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

ترجمہ: ''حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم شروع دن میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ آپ کے پاس کچھ ایسے لوگ آئے جن کے بدن ننگے تھے، دھاری دار اون کے کپڑے یعنی ٹاٹ بدن پر لٹکائے ہوئے تھے، تلواروں کو گردنوں میں لٹکائے ہوئے تھے، ان میں اکثریت مضر قبیلہ سے تھی بلکہ وہ تمام کے تمام مضر قبیلہ سے تھے، آپ ﷺ نے ان کی فاقہ زدہ حالت کو دیکھا تو آپ ﷺ کا چہرہ متغیر ہوگیا آپ ﷺ گھر تشریف لے گئے پھر باہر نکلے، بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا، اس نے اذان اور تکبیر کہی، آپ ﷺ نے نماز پڑھائی پھر خطبہ دیتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! ڈرو اپنے رب سے جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا یعنی (اول) اس سے جوڑا بنایا پھر ان دونوں سے مرد اور عورت پیدا کر کے روئے زمین پر پھیلائے اور خدا سے جس کے نام کو تم اپنی حاجت براری کا ذریعہ بناتے ہو ڈرو۔ ارحام میں قطع مودت سے بچو، کچھ شک نہیں کہ خدا تمھیں دیکھ رہا ہے، اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہر نفس فکر کرے کہ اس نے کل قیامت کے لئے کیا بھیجا ہے۔ لوگوں نے دینار، درھم، کپڑے، گندم اور کھجوروں کے صاع صدقہ میں دیئے، یہاں تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا صدقہ کرو، چنانچہ ایک انصاری آدمی اتنی بڑی تھیلی لے آیا کہ اس کا ہاتھ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ اَجْرُهَا وَ اَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُنْقَصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ، وَ مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَ وِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُنْقَصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ"﴾ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

قَوْلُهُ "مُجْتَابِي النِّمَارِ" هُوَ بِا لْجِيْمِ وَ بَعْدَ الْاَلِفِ بَاءٌ مُوَحَّدَة "وَالنِّمَارُ" جَمْعُ نَمِرَةٍ وَهِيَ كِسَآءٌ مِنْ صُوْفٍ مُخَطَّطٌ وَ مَعْنٰى "مُجْتَابِيْهَا" لَابِسِيْهَا قَدْ خَرَقُوْهَا فِيْ رُؤُسِهِمْ "وَالْجَوَابُ" الْقَطْعُ وَ مِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالٰى: "وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ" اَيْ نَحَتُوْهُ وَ قَطَعُوْهُ. وَ قَوْلُهُ "تَمَعَّرَ" هُوَ بِالْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ: اَيْ تَغَيَّرَ. وَ قَوْلُهُ "رَاَيْتُ كَوْمَيْنِ" بِفَتْحِ الْكَافِ وَ ضَمِّهَا: اَيْ صُبْرَتَيْنِ. وَقَوْلُهُ "كَاَنَّهُ مُذْهَبَةٌ" هُوَ بِالذَّالِ الْمُعْجَمَةِ وَ فَتْحِ الْهَآءِ وَ الْبَآءِ الْمُوَحَّدَةِ قَالَهُ الْقَاضِيْ عِيَاضٌ وَ غَيْرُهُ وَ صَحَّفَهُ بَعْضُهُمْ فَقَالَ: "مُدْهُنَةٌ" بِدَالٍ مُهْمَلَةٍ وَ ضَمِّ الْهَآءِ وَ بِالنُّوْنِ وَ كَذَا ضَبَطَهُ الْحُمَيْدِيُّ وَ الصَّحِيْحُ الْمَشْهُوْرُ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْمُرَادُ بِهِ عَلَى الْوَجْهَيْنِ: الصَّفَآءُ وَالْاِسْتِنَارَةُ.

اس کے اٹھا نے سے تقریباً عاجز تھا بلکہ عاجز آ ہی گیا پھر لوگ متواتر صدقہ لاتے رہے یہاں تک کہ میں نے غلہ اور کپڑے کے دو ڈھیر دیکھے۔ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ خوشی سے چمک رہا ہے جیسا کہ سونا چمکتا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اسلام میں اچھا طریقہ جاری کرے گا اس کو اس کا اجر ملے گا اور ان کا اجر بھی اس کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا جو اس کے بعد اس طریقہ پر عمل پیرا رہیں لیکن ان کے ثواب میں کچھ کمی نہیں ہوگی، اور جو شخص اسلام میں برا طریقہ ایجاد کرے اس پر اس کا گناہ ہوگا اور ان لوگوں کا گناہ جو اس کے بعد اس پر عمل کریں گے لیکن ان کے گناہ سے کچھ کمی نہ ہوگی۔

"مجتابی النمار" جیم کے ساتھ اور الف کے بعد باء موحدہ (ایک نقطہ والی باء) اور نِمار نمر کی جمع ہے اون کی دھاری دار چادریں مجتابیھا کے معنی ہیں انہیں پہننے والے انہوں نے وہ چادریں یا کھالیں درمیان سے پھاڑ کر سر سے گذار کر پہن رکھی تھیں۔ یعنی اتنی چھوٹی تھیں کہ نہ قمیص بن سکتی تھی نہ لپیٹی جا سکتی تھیں۔ "اَلْجَوب" کے معنی ہیں کاٹنا، ٹکڑے کرنا اسی سے اللہ تعالیٰ کا قول ہے "وَ ثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ" وہ ثمود جنہوں نے وادی میں چٹانوں کو تراشا اور کاٹا "تمعر" عین مہملہ کے ساتھ متغیر ہوگیا۔ "کومین" کاف پر زبر اور پیش دونوں صحیح ہیں دو ڈھیر "مذھبۃ" ذال معجمہ اور باء اور ہائے "موحدہ" پر زبر کے ساتھ، قاضی عیاض رحمہ اللہ نے اسے اس طرح ضبط کیا ہے۔ بعض نے اس میں تبدیلی کی ہے انہوں نے اسے "مدھنۃ" بنایا ہے دال مہملہ اور ہاء پر پیش کے ساتھ۔ حمیدی نے بھی اسی طرح ضبط کیا ہے اور صحیح اور مشہور پہلا ہے، دونوں صورتوں میں مراد چہرہ مبارک کی صفائی اور چمک دمک ہے۔

(۱۷۲) ﴿وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ مِنْ نَفْسٍ

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ نہیں ہے کوئی شخص جو ظلماً قتل ہوجاتا ہے مگر

تُقْتَلُ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا لِاَنَّهٗ كَانَ اَوَّلَ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ"﴾ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

آدم علیہ السلام کے پہلے بیٹے (قابیل) پر اس کے خون کا حصہ ہوتا ہے اس لئے کہ وہ پہلا شخص ہے جس نے قتل کو شروع کیا۔"

(۲۰) بَابٌ فِي الدَّلَالَةِ عَلٰى خَيْرٍ وَالدُّعَآءِ اِلٰى هُدًى اَوْ ضَلَالَةٍ

بھلائی کی طرف رہنمائی کرنا اور ہدایت یا گمراہی کی طرف بلانا

(۷۶) قَالَ تَعَالٰى: ﴿وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ﴾ (قصص: ۸۷)

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے: "اور اپنے پروردگار کی طرف بلاتے رہو۔"

(۷۷) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (النحل: ۱۲۵)

ترجمہ: اور فرمایا: "(اے پیغمبر) لوگوں کو دانش اور نیک نصیحت سے اپنے پروردگار کے راستہ کی طرف بلاؤ۔"

(۷۸) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى﴾ (مائدہ: ۲)

ترجمہ: اور فرمایا: "(اور دیکھو) نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو۔"

(۷۹) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ﴾ (آل عمران: ۱۰۴)

ترجمہ: اور فرمایا: "اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہئے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے۔"

(۱۷۳) ﴿وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ﴾ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: "حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی نیکی کی طرف راہنمائی کرتا ہے اس پر عمل کرنے والے کے برابر اسے ثواب ملتا ہے۔"

(۱۷۴) ﴿وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: مَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا، وَ مَنْ دَعَا اِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَيْئًا"﴾ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ہدایت کی طرف بلاتا ہے تو اس کو ان لوگوں کے ثواب کے برابر حصہ ملتا ہے جو اس کی اتباع کرتا ہے ان کے ثواب سے بھی کچھ کمی نہیں ہوگی اور جو شخص گمراہی کی طرف دعوت دیتا ہے اس پر ان لوگوں کے گناہوں کے برابر گناہ ملتا ہے جو اس پر عمل کرتے ہیں لیکن ان کے گناہوں سے کچھ کمی نہیں ہوگی۔"

(۱۷۵) ﴿وَعَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ نِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَاُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ

ترجمہ: "حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خیبر کے دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کل میں یہ جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھوں پر اللہ فتح نصیب فرمائیں گے اور وہ اللہ اور

غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوْكُوْنَ لَيْلَتَهُمْ اَيُّهُمْ يُعْطَاهَا. فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُوْا اَنْ يُّعْطَاهَا فَقَالَ: اَيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ؟ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ قَالَ: فَاَرْسِلُوْا اِلَيْهِ" فَاُتِيَ بِهٖ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عَيْنَيْهِ وَ دَعَا لَهٗ فَبَرِئَ حَتّٰى كَاَنْ لَّمْ يَكُنْ بِهٖ وَجَعٌ فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ. فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا؟ فَقَالَ: اُنْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَ اَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِّنْ حَقِّ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْهِ فَوَ اللّٰهِ لَاَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ حُمُرِ النَّعَمِ﴾ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

قَوْلُهٗ "يَدُوْكُوْنَ" اَيْ يَخُوْضُوْنَ وَ يَتَحَدَّثُوْنَ.
قَوْلُهٗ "رِسْلِكَ" بِكَسْرِ الرَّاءِ وَبِفَتْحِهَا لُغَتَانِ وَ الْكَسْرُ اَفْصَحُ.

(١٧٦) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ فَتًى مِنْ اَسْلَمَ قَالَ: يَا رَسُوْلَ الله صلى الله عليه وسلم: اِنِّيْ اُرِيْدُ الْغَزْوَ وَ لَيْسَ مَعِيَ مَا اَتَجَهَّزُ بِهٖ؟ قَالَ: ائْتِ فُلَانًا قَدْ كَانَ تَجَهَّزَ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَ يَقُوْلُ: اَعْطِنِي الَّذِيْ تَجَهَّزْتَ بِهٖ فَقَالَ يَا فُلَانَةُ اَعْطِيْهِ الَّذِيْ تَجَهَّزْتُ بِهٖ وَ لَا تَحْبِسِيْ مِنْهُ شَيْئًا، فَوَ اللّٰهِ لَا تَحْبِسِيْنَ مِنْهُ شَيْئًا فَيُبَارَكَ لَكِ فِيْهِ"﴾

اس کے رسول سے محبت کرتا ہوگا اور اللہ اور اس کا رسول بھی اس کو محبوب جانتا ہوگا۔ لوگوں نے رات اس بحث ومباحثہ میں گزاری کہ جھنڈا کس کو دیا جائے گا، صبح ہوئی تو تمام لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے، ہر شخص پرامید تھا کہ جھنڈا اس کو دیا جائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا علی بن ابی طالب کہاں ہے؟ عرض کیا گیا کہ اس کی آنکھیں درد کرتی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا اس کی طرف پیغام بھیجو۔ پس انہیں لایا گیا، رسول اللہ ﷺ نے ان کی آنکھ میں لعاب مبارک ڈالا اور ان کی صحت کے لئے دعا فرمائی، وہ ایسے تندرست ہوئے گویا ان کو درد ہی نہ تھا، پس آپ ﷺ نے جھنڈا ان کو دیا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ان کے ساتھ برسر پیکار رہوں گا یہاں تک کہ وہ ہماری طرح (مسلمان) بن جائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اپنے معمول کے مطابق جاؤ اور ان کی زمین پر اترو پھر انہیں اسلام کی طرف بلاؤ اور بتاؤ جو اللہ کے حقوق ان پر لازم ہوتے ہیں، اللہ کی قسم! اگر اللہ تیرے سبب کسی ایک آدمی کو ہدایت بخش دے یہ تیرے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔"

یَدُوْکُوْنَ: کے معنی ہیں غور وخوض اور بحث کرتے رہے۔
رِسْلِکَ راء کے زیر اور زبر کے ساتھ دونوں لغتیں ہیں زیر کے ساتھ فصیح ہے۔

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اسلم قبیلہ کے ایک نوجوان نے عرض کیا یا رسول اللہ میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں اور میرے پاس جہاد کا سامان نہیں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا فلاں شخص کے ہاں جاؤ اس نے جہاد کا سامان تیار کرلیا تھا مگر وہ بیمار ہوگیا، وہ اس کے پاس گیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ تجھے سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ تو نے جو سامان جہاد کے لئے تیار کررکھا ہے مجھے عنایت کردے، اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ جو کچھ سامان تو نے تیار کررکھا ہے اس کو دے دیجئے اور اس سے کچھ بھی نہ روکئے، اللہ کی قسم!

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اس سے کچھ بھی نہ روکئے اس میں تیرے لئے برکت ہوگی۔"

(۲۱) بَابُ فِي التَّعَاوُنِ عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى

نیکی اور تقویٰ پر ایک دوسرے کی مدد کرنے کے بیان میں

(۸۰) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى﴾ (المائدة: ۳)

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے: "اور (دیکھو) نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو۔"

(۸۱) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ﴾ (العصر: ۱-۲)

ترجمہ: اور فرمایا: "عصر کی قسم کہ انسان نقصان میں ہے مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور آپس میں حق (بات) کی تلقین اور صبر کی تاکید کرتے رہے۔"

قَالَ الْاِمَامُ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ كَلَامًا مَعْنَاهُ: "اِنَّ النَّاسَ اَوْ اَكْثَرَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ عَنْ تَدَبُّرِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ."

ترجمہ: "امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اکثر لوگ اس سورت کے معانی میں غور وفکر کرنے سے غافل ہیں۔"

(۱۷۷) ﴿وَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: "مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَ مَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا"﴾ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ترجمہ: "حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جوشخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کو سامان دیتا ہے وہ بھی غازی ہے اور جوشخص کسی غازی کا اس کے اہل وعیال میں بہتر خلیفہ بنتا ہے وہ بھی غازی ہے۔"

(۱۷۸) ﴿وَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ ن الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا اِلٰى بَنِيْ لَحْيَانَ مِنْ هُذَيْلٍ فَقَالَ: "لِيَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا وَ الْاَجْرُ بَيْنَهُمَا"﴾ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: "حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہذیل کے بنولحیان قبیلہ کی طرف ایک لشکر بھیجا اور فرمایا کہ ہر دو آدمیوں سے ایک جہاد میں جائے ثواب میں دونوں شریک ہوں گے۔"

(۱۷۹) ﴿وَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ: مَنِ الْقَوْمُ قَالُوْا: اَلْمُسْلِمُوْنَ، فَقَالُوْا: مَنْ اَنْتَ؟ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ فَرَفَعَتْ اِلَيْهِ امْرَاَةٌ صَبِيًّا فَقَالَتْ: اَلِهٰذَا حَجٌّ؟ قَالَ: نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ"﴾ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ روحاء (مقام) میں رسول اللہ ﷺ کو ایک قافلہ ملا، آپ ﷺ نے پوچھا کون لوگ ہیں؟ انہوں نے عرض کیا مسلمان ہیں۔ انہوں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں، پھر ایک عورت نے آپ کی طرف بچہ اٹھاتے ہوئے کہا کیا اس کا حج ہوسکتا ہے؟ فرمایا ہاں اور تجھے اس کا ثواب ملے گا۔"

(۱۸۰) ﴿وَ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ: "اَلْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْاَمِیْنُ الَّذِیْ یُنَفِّذُ مَا اُمِرَبِهٖ فَیُعْطِیْهِ کَامِلًا مُوَفَّرًا طَیِّبَةً بِهٖ نَفْسُهٗ فَیَدْفَعُهٗ اِلَی الَّذِیْ اُمِرَ لَهٗ بِهٖ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِیْنَ"﴾ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

وَفِیْ رِوَایَةٍ: اَلَّذِیْ یُعْطِیْ مَا اُمِرَبِهٖ، وَ ضَبَطُوْا: الْمُتَصَدِّقَیْنِ بِفَتْحِ الْقَافِ مَعَ کَسْرِ النُّوْنِ عَلَی التَّثْنِیَةِ وَ عَکْسُهٗ عَلَی الْجَمْعِ وَ کِلَاهُمَا صَحِیْحٌ.

ترجمہ: ''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مسلمان امانت دار خزانچی جو اس چیز کو نافذ کرتا ہے جس کا وہ حکم دیا جاتا ہے اور دل کی خوشی سے اس شخص کو پوری مقدار عطا کرتا ہے جس کو دینے کے لئے اسے کہا گیا ہے اس کو صدقہ کرنے والوں کی (فہرست) میں لکھا جاتا ہے۔'' ایک اور روایت میں ہے کہ وہ دے وہ چیز جس کا اس کو حکم دیا گیا ہے۔ اور "متصدقین" کو محدثین نے قاف کے زبر اور نون کے زیر کے ساتھ تثنیہ بھی ضبط کیا ہے اور اس کے برعکس جمع بھی اور دونوں صحیح ہیں۔

(۲۲) بَابٌ فِی النَّصِیْحَةِ

خیرخواہی کے بیان میں

(۸۲) قَالَ تَعَالٰی: ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ﴾ (حجرات: ۱۰)

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے: ''مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔''

(۸۳) وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اِخْبَارًا عَنْ نُوْحٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ "وَ اَنْصَحُ لَکُمْ﴾ (اعراف: ۶۲)

ترجمہ: اور فرمایا: ''نوح علیہ السلام کے بارے میں اطلاع دیتے ہوئے'' ''اور میں تمہاری خیرخواہی کرتا ہوں۔''

وَعَنْ هُوْدٍ علیہ السلام ﴿وَ اَنَا لَکُمْ نَاصِحٌ اَمِیْنٌ﴾ (الاعراف: ۶۸)

ترجمہ: اور ھود علیہ السلام کے بارے میں خبر دیتے ہوئے فرمایا ''اور میں تمہارا امانت دار اور خیرخواہ ہوں۔''

وَاَمَّا الاَحَادِیْثُ فَالاَوَّلُ:

(۱۸۱) ﴿عَنْ اَبِیْ رُقَیَّةَ تَمِیْمِ بْنِ اَوْسٍ الدَّارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: "اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَةُ" قُلْنَا: لِمَنْ؟ قَالَ: "لِلّٰهِ وَ لِکِتَابِهٖ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ لِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِیْنَ وَ عَامَّتِهِمْ"﴾ (رِوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: ''حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بیان فرمایا: دین خیرخواہی کا نام ہے، ہم نے عرض کیا کس کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول، اس کی کتاب اور عام مسلمانوں کی خیرخواہی کی جائے۔''

(۱۸۲) ﴿اَلثَّانِیْ: عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: "بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ عَلٰی اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِیْتَآءِ الزَّکٰوةِ وَالنُّصْحِ

ترجمہ: ''حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز ادا کرنے زکوۃ ادا کرنے اور تمام مسلمانوں کی خیرخواہی کرنے کی بیعت کی۔''

لِكُلِّ مُسْلِمٍ"﴾ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(۱۸۳) ﴿اَلثَّالِثُ: عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: "لَايُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَايُحِبُّ لِنَفْسِهٖ"﴾ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ترجمہ: ”حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا کوئی انسان اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اپنے بھائی کے لئے اس چیز کو محبوب نہ جانے جس کو اپنے نفس کے لئے محبوب جانتا ہے۔“

(۲۳) بَابٌ فِي الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بیان

(۸٤) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ اُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (آل عمران: ۱۰٤)

ترجمہ: ”ارشاد خداوندی ہے: اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہئے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کام کرنے کا حکم دے اور برے کاموں سے منع کرے، یہی لوگ ہیں جو نجات پانے والے ہیں۔“

(۸۵) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ (آلِ عمران: ۱۱۰)

ترجمہ: نیز فرمایا: (مؤمنو) جتنی امتیں (یعنی قومیں) لوگوں میں پیدا ہوئیں تم ان سب سے بہتر ہو کہ نیک کام کرنے کو کہتے ہو اور برے کاموں سے منع کرتے ہو۔

(۸٦) وَ قَالَ تَعَالٰى: ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ﴾ (الاعراف: ۱۹۹)

ترجمہ: ”اور فرمایا: (اے محمد ﷺ) عفو اختیار کرو اور نیک کام کرنے کا حکم دو اور جاہلوں سے کنارہ کشی اختیار کرو۔“

(۸۷) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ (توبه: ۷۱)

ترجمہ: ”اور فرمایا: اور مؤمن مرد اور مؤمن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں کہ اچھے کام کرنے کو کہتے ہیں اور بری باتوں سے منع کرتے ہیں۔“

(۸۸) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ، كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ لَبِئْسَ مَاكَانُوْا يَفْعَلُوْنَ﴾ (مائده: ۷۸، ۷۹)

ترجمہ: ”اور فرمایا: جو لوگ بنی اسرائیل میں کافر ہوئے ان پر داود اور عیسیٰ بن مریم کی زبان سے لعنت کی گئی، یہ اس لئے کہ نافرمانی کرتے تھے، اور حد سے تجاوز کرتے تھے ایک دوسرے کو روکتے نہیں تھے بلاشبہ وہ برا کرتے تھے۔“

(۸۹) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَقُلِ الْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَ مَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ﴾ (كهف: ۲۹)

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے: ”اور کہہ دو کہ (لوگوں!) یہ قرآن تمہارے پروردگار کی طرف سے برحق ہے، تو جو چاہے ایمان لائے اور جو

(۹۰) قَالَ تَعَالٰی: ﴿فَاَنْجَیْنَا الَّذِیْنَ یَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْءِ وَاَخَذْنَا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْابِعَذَابٍ بَئِیْسٍ بِمَا کَانُوْا یَفْسُقُوْنَ﴾ (اعراف: ۱٦٥)

چاہے کفر کرے۔"

ترجمہ: "ارشاد خداوندی ہے: "جو لوگ برائی سے منع کرتے تھے ان کو ہم نے نجات دی اور جو ظلم کرتے تھے ان کو برے عذاب میں پکڑ لیا کہ نافرمانی کرتے جاتے تھے۔"

(۱۸٤) ﴿فالأول: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمُ یَقُوْلُ: "مَنْ رَاٰی مِنکُمْ مُنْکَراً فَلْیُغَیِّرْهُ بِیَدِهٖ، فَاِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ، فَاِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ، وَ ذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ جو شخص برائی کو دیکھے وہ اس کو ہاتھ (کی قوت) سے روکنے کی کوشش کرے، اگر اس کی استطاعت نہیں تو زبان سے منع کرے اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو دل میں برا جانے، یہ ایمان کا معمولی درجہ ہے۔"

(۱۸٥) ﴿الثانی: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمُ قَالَ: مَا مِنْ نَبِیٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِیْ اُمَّةٍ قَبْلِیْ اِلَّا کَانَ لَهُ مِنْ اُمَّتِهٖ حَوَارِیُّوْنَ وَ اَصْحَابٌ یَأخُذُوْنَ بِسُنَّتِهٖ وَ یَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِهٖ، ثُمَّ اِنَّهَا تَخَلَّفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ یَقُوْلُوْنَ مَالَا یَفْعَلُوْنَ وَیَفْعَلُوْنَ مَالَا یُؤمَرُوْنَ، فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِیَدِهٖ فَهُوَ مُؤمِنٌ، وَ مَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَ هُمْ بِلِسَانِهٖ فَهُوَ مُؤمِنٌ، لَیْسَ وَرَآءَ ذَالِکَ مِنَ الْاِیْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ سے پہلے جس نبی کو بھی کسی امت پر اللہ نے مبعوث فرمایا تو اس کو امت میں مخلص احباب مل گئے جو اس کی سنت پر عمل پیرا ہوتے اور اس کے حکم کی اطاعت کرتے، پھر ان کے بعد کچھ ایسے لوگ آئے جن کا عمل ان کے قول کے مطابق نہ تھا اور نہ ہی جن کاموں کا حکم دیئے جاتے ان پر عمل کرتے، پس جو شخص ان کے خلاف ہاتھ کے ساتھ جہاد کرے وہ مؤمن ہے اور جو دل کے ساتھ جہاد کرے وہ بھی مؤمن ہے اور جو زبان کے ساتھ جہاد کرے وہ بھی مؤمن ہے، اس کے بعد رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان کا درجہ باقی نہیں۔"

(۱۸٦) ﴿الثالث. عَنْ اَبِی الْوَلِیْدِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: "بَایَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمُ عَلَی السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، فِی الْعُسْرِ وَالْیُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَکْرَهِ وَعَلٰی اَثَرَةٍ عَلَیْنَا وَعَلٰی اَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهُ اِلَّا اَنْ تَرَوْا کُفْراً بَوَّاحاً عِنْدَکُمْ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی لَیْسَ فِیْهِ بُرْهَانٌ، وَ عَلٰی اَنْ نَقُوْلَ بِالْحَقِّ اَیْنَمَا کُنَّا لَا نَخَافُ فِی اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے (ہاتھ پر) تنگی، آسانی، خوشی، ناخوشی اور ہم پر ترجیح دینے اور ہم امارت کی اہلیت رکھنے والوں سے امارت پر جھگڑا نہ کرنے، ہاں اگر ظاہراً کفریہ اعمال سرزد ہوں جن پر اللہ کی طرف سے دلیل موجود نہ ہو، اور ہر جگہ حق بات کہنے اور اللہ کے احکام میں کسی ملامت کنندہ کی ملامت سے خوف زدہ نہ ہونے پر سمع و طاعت کی بیعت کی۔"

المنشط: و المکره: بفتح میمیهما ای منشط و مکره:

"الْمَنْشَطُ وَالْمَكْرِه" بفتح ميميهما، اى: فى السهل و الصعب، "والاثرة" الاختصاص بالمُشترك وقد سبق بيانها. "بَواحًا" بفتح الباء الموحدة بعدها واوٌ ثُمَّ الفٌ ثُمَّ حاءٌ مهملةٌ: أى ظاهرًا لايحتمل تأويلاً.

(۱۸۷) ﴿الرابع. عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ قَالَ: "مَثَلُ الْقَائِمِ فِيْ حُدُوْدِاللّٰهِ، وَالْوَاقِعِ فِيْهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا عَلٰى سَفِيْنَةٍ فَصَارَ بَعْضُهُم أعْلاهَا وَ بَعْضُهُم أسْفَلَهَا، وَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا إذَا اسْتَقَوا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوْا عَلٰى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوْ ا: لَوْ أنَّا خَرَقْنَا فِي نَصِيْبِنَا خَرْقاً ولم نُؤْذِ مَن فَوْقَنَا، فَإنْ تَرَكُوْهُمْ وَمَا أَرَادُوْا هَلَكُوْا جَمِيْعاً، وَإنْ أخَذُوْا عَلٰى أيدِيْهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيْعاً﴾ (رواه البخارى)

"اَلْقَائِمُ" فِيْ حُدُودِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَعْنَاهُ الْمُنْكِرُ لَهَا، اَلْقَائِمُ فِيْ دَفْعِهَا وَ إزَالَتِهَا، وَالْمُرَادُ بِالْحُدُوْدِ: مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ. اِسْتَهَمُوْا: اِقْتَرَعُوْا.

(۱۸۸) ﴿الخامس: عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اُمِّ سَلَمَةَ هِنْدٍ بِنْتِ اَبِيْ اُمَيَّةَ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ "اِنَّهُ قَالَ يُسْتَعْمَلُ عَلَيْكُمْ اُمَرَآءُ فَتَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِئَ وَ مَنْ اَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ وَ لٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَ تَابَعَ" قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلاَ نُقَاتِلُهُمْ؟ قَالَ: لا، مَا

دونوں کی میم پر زبر ہیں، آسانی، ای فی السهل و الصعب.

"و الاثرة، الاختصاص: الاثرۃ کا مطلب ہے مشترک چیز خاص کرنا۔

"بواحاً" بفتح الباء الموحدة بعدها و او ثم الف ثم حاء مهملة اى ظاهراً لا يحتمل تاويلا۔

ترجمہ: ''حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی مثال جو اللہ کی حدود کا انکار کرنے والا ہے اور جو اطاعت کرنے والا ہے ان لوگوں کی طرح ہے جو ایک کشتی پر قرعہ ڈال کر سوار ہوئے، بعض لوگ اس کے اوپر اور بعض نچلے حصے میں گئے، تو اب نچلے درجہ میں رہنے والے جب پانی لینے جاتے ہیں تو اپنے سے اوپر والے درجہ کے لوگوں پر ان کا گذر ہوتا ہے۔ پھر نچلے درجہ والے لوگوں نے محسوس کیا کہ اگر ہم اپنے درجہ میں ہی رہ کر کشتی میں سوراخ کرلیں۔ (اور پانی حاصل کرلیا کریں) اس سے ہم اوپر کے درجے والوں کو تکلیف میں نہ ڈالیں تو بہتر ہے، اگر اوپر کے درجہ والے ان کو اسی حالت پر چھوڑ دیں تو وہ تمام کے تمام ہلاک ہو جائیں گے۔ اور اگر ان کے ہاتھوں کو پکڑ لینگے یعنی انہیں سوراخ کرنے سے باز رکھیں گے تو تمام نجات پا جائیں گے۔''

''اللہ کی حدود کو قائم کرنے والا'' اس کا مطلب ہے کہ اللہ کی منع کی ہوئی چیزوں کا انکار کرنے والا اور اس کے ازالہ و رفع کی کوشش کرنے والا "استهموا": کے معنی ہیں کہ انہوں نے قرعہ اندازی کی۔

ترجمہ: ''حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ ﷺ سے بیان فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم پر کچھ حاکم ایسے مقرر کئے جائیں گے کہ تم ان کے بعض کاموں کو پسند کرو گے اور بعض کو ناپسند کرو گے۔ پس جو شخص ان کے برے کاموں پر کراہت کا اظہار کرے گا وہ بری ہوگیا اور جو انکار کرے گا وہ محفوظ رہے گا۔ لیکن جو شخص ان کے کاموں سے خوش ہوا اور ان کی پیروی کی، صحابہ کرام نے عرض کیا یا

اَقَامُوا فِيْكُمُ الصَّلٰوةَ﴾ (رواه مسلم)

معناه: مَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهٖ وَ لَمْ يَسْتَطِعْ اِنْكَاراً بِيَدٍ وَ لَا بِلِسَانٍ فَقَدْ بَرِئَ مِنَ الْاِثْمِ، وَ اَدّٰى وَظِيْفَتَهٗ، وَ مَنْ اَنْكَرَ بِحَسْبِ طَاقَتِهٖ فَقَدْ سَلِمَ مِنْ هٰذِهِ الْمَعْصِيَةِ، وَ مَنْ رَضِيَ بِفِعْلِهِمْ وَ تَابَعَهُمْ فَهُوَ الْعَاصِيْ.

رسول اللہ! کیا ہم ان سے جنگ نہ کریں؟ آپ نے فرمایا نہیں جب تک کہ وہ تم میں نماز ادا کرتے رہیں۔''

اس کے معنی یہ ہیں جس نے دل سے بھی برا سمجھا اور اس کے پاس ہاتھ یا زبان سے انکار کی طاقت نہیں تھی پس وہ گناہ سے بری ہو گیا اور اپنا فرض ادا کر دیا، اور جس نے اپنی طاقت کے مطابق انکار کیا وہ اس معصیت سے بچ گیا، اور جو ان کے فعل پر راضی ہوا اور ان کی متابعت کی پس وہ گناہ گار ہے۔

(۱۸۹) ﴿السادس. عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اُمِّ الْحَكَمِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَخَلَ عَلَيْهَا فَزِعًا يَقُوْلُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاْجُوْجَ وَ مَاْجُوْجَ مِثْلَ هٰذِهٖ وَحَلَقَ بِاِصْبَعَيْهِ الْاِبْهَامِ وَ الَّتِيْ تَلِيْهَا، فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ، قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخُبُثُ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ان کے پاس گھبراہٹ کے عالم میں تشریف لائے، آپ فرما رہے تھے ''لا الہ الا اللہ'' عرب کیلئے ہلاکت ہے اس شر سے جو قریب آ چکا ہے، آج یأجوج و مأجوج کی دیوار کو اس قدر کھول دیا گیا ہے۔ آپ نے انگوٹھے کے ساتھ متصل انگلی کے ساتھ حلقہ بناتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم تباہ و برباد ہو جائیں گے جب کہ ہم میں نیک لوگ موجود ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: ہاں جب کہ خباثتیں زیادہ ہو جائیں گی۔''

(۱۹۰) ﴿السابع: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِيَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ فِي الطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْ لَ اللّٰهِ مَالَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ، نَتَحَدَّثُ فِيْهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاِذَا اَبَيْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِيْقَ حَقَّهُ" قَالُوْ ا: وَ مَا حَقُّ الطَّرِيْقِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قال: "غَضُّ الْبَصَرِ وَ كَفُّ الْاَذٰى، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَ الْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ، وَ النَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: راستوں میں بیٹھنے سے پرہیز کرو۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے لئے مجلسوں کا لگانا ضروری ہوتا ہے جس میں ہم باتیں کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اگر تمہیں مجالس قائم کرنا ضروری ہے تو راستہ کا حق ادا کرنا ہوگا۔ صحابہ نے عرض کیا راستہ کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: نگاہ نیچی کرنا اور تکلیف دینے والی چیز کو روکنا اور سلام کا جواب دینا، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا۔''

(۱۹۱) ﴿الثامن: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى خَاتَماً

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی

مِنْ ذَهَبٍ فِيْ يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهُ فَطَرَحَهُ وَ قَالَ يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ اِلىٰ جَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فَيَجْعَلُهَا فِيْ يَدِهِ فَقِيْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ: خُذْ خَاتَمَکَ؛ اِنْتَفِعْ بِهٖ قَالَ: لاَ وَاللّٰهِ لاَ اٰخُذُهُ اَبَداً وَ قَدْ طَرَحَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ ﴾ (رواه مسلم)

آپ نے اس کے ہاتھ سے نکال کر اسے پھینک دیا اور فرمایا کہ تم آگ کی چنگاری ہاتھ میں اٹھانے کا ارادہ کرتے ہو۔ رسول اللہ ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد اس آدمی سے کہا گیا کہ تو اپنی انگوٹھی اٹھا لے اور اس کے ساتھ فائدہ حاصل کر، اس شخص نے جواب دیا: نہیں اللہ کی قسم! میں اس کو کبھی نہیں اٹھاؤں گا جب کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو پھینک دیا ہے۔"

(١٩٢) ﴿التاسع: عَنْ أَبِى سَعِيْدِ ن اَلْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ اَنَّ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَخَلَ عَلىٰ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ فَقَالَ: اَىْ بُنَيَّ، اِنِّى سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ يَقُوْلُ: اِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحَطَمَةُ فَاِيَّاکَ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ" فَقَالَ لَهُ: اِجْلِسْ فَاِنَّمَا اَنْتَ مِنْ نُخَالَةِ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ، فَقَالَ: وَهَلْ كَانَتْ لَهُمْ نُخَالَةٌ إِنَّمَا كَانَتِ النُّخَالَةُ بَعْدَهُمْ وَفِيْ غَيْرِهِمْ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوسعید حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عائذ بن عمرو عبید اللہ بن زیاد کے پاس آیا اور اس کو کہا اے لڑکے! میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے فرماتے تھے کہ بدترین چرواہے (حکام) وہ ہیں جو ظلم وستم کرتے ہیں۔ پس تو اپنے آپ کو اس سے بچالے۔ ابن زیاد نے اس سے کہا بیٹھ جاؤ کیوں کہ تم تو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ سے بمنزلہ بھوسہ کے ہو۔ عائذ نے کہا کیا صحابہ کے لئے بھوسہ تھا؟ یعنی صحابہ میں کوئی بدترین انسان نہ تھا بدترین انسان تو ان کے بعد یا ان کے علاوہ میں ہے۔"

(١٩٣) ﴿العاشر: عَنْ حُذَيْفَةَ رضى الله عنهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ قَالَ: "وَالَّذِىْ نَفْسِى بِيَدِهٖ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ، وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ، أَوْ لَيُوْ شِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ، ثُمَّ تَدْعُوْنَهُ فَلاَ يُسْتَجَابُ لَكُمْ﴾ (رواه الترمذى وقال حديث حسن)

ترجمہ: "حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اس ذات پاک کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو یا ضرور عن قریب اللہ تم پر اپنی طرف سے عذاب نازل کرے گا پھر تم اس سے دعا کرو گے لیکن تمہاری دعا قبول نہ ہوگی۔"

(١٩٤) ﴿اَلْحَادِى عَشَر: عَنْ اَبِى سَعِيْدِ ن الْخُدْرِى رضى الله عنهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ قَالَ: "اَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ﴾ (رواه ابو داؤد و الترمذى، قال حديث حسن)

ترجمہ: "حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ ظالم بادشاہ کے سامنے کلمہ حق بہترین جہاد ہے۔"

(١٩٥) ﴿اَلثَّانِى عَشَر: عَنْ اَبِى عَبْدِاللّٰهِ طَارِقِ بْنِ

ترجمہ: "حضرت ابوعبد اللہ طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

شَهَابِ البَجَلِي الاَحْمَسِيّ رضى الله عَنْهُ اَنَّ رَجلاً سَأَلَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَدْ وَضَعَ رِجْلَهُ فِى الغَرْزِ، اَىُّ الجِهَادِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ﴾ (رواه النسائى بإسناد صحيح)

"الغرز" بغين معجمة مفتوحة ثم راء ساكنة ثم زاءٍ، و هو ركاب كَورَ الجمل إذا كان من جلد أو خشب، و قيل: لا يختص بجلدٍ و خشبٍ.

روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا (جب کہ آپ نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا ہوا تھا) کون سا جہاد افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ظالم بادشاہ کے سامنے حق کی بات کہنا۔"

(۱۹٦) ﴿الثَّالِث عَشَر: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضى اللّٰه عنهُ قَالَ: قَالَ رَسُو لُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ: "اِنَّ اَوَّلَ مَا دَخَلَ النَّقْصُ عَلٰى بَنِى اِسْرَائِيْلَ اَنَّهُ كَانَ الرَّجُلُ يَلْقَى الرَّجُلَ فَيَقُوْلُ: يَا هٰذَا! اِتَّقِ اللّٰهَ وَ دَعْ مَا تَصْنَعُ فَاِنَّهُ لاَ يَحِلُّ لَکَ، ثُمَّ يَلْقَاهُ مِنَ الغَدِ وَ هُوَ عَلٰى حَالِهِ، فَلاَ يَمْنَعَهُ ذٰلِکَ اَنْ يَكُونَ اَكِيْلَهُ وَ شَرِيْبَهُ وَ قَعِيْدَهُ، فَلَمَّا فَعَلُوا ذَالِکَ ضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ ثُمَّ قَالَ: "لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا مِنْ بَنِى اِسْرَائِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوُدَ وَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَالِکَ بِمَا عَصَوا وَ كَانُوا يَعْتَدُونَ كَانُوا لاَ يَتَنَاهَونَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ، تَرَى كَثِيْراً مِنهُمْ يَتَوَلَّونَ الذِيْنَ كَفَرُوا لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ" اِلٰى قَوْلِهِ "فَاسِقُونَ"، ثُمَّ قَالَ: كَلَّا وَاللّٰهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالمَعْرُوفِ وَ لَتَنْهَوُنَّ عَنِ المُنْكَرِ وَلَتَأْخُذُنَّ عَلٰى يَدِالظَّالِمِ وَلَتَاطِرُنَّهُ عَلَى الحَقِّ اَطْرًا وَلَتَقْصُرُنَّهُ عَلَى الحَقِّ قَصْرًا أَوْ لَيَضْرِبَنَّ اللّٰهُ بِقُلُوبِ بَعْضِكُمْ عَلٰى بَعْضٍ، ثُمَّ لَيَلْعَنَنَّكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ﴾ (رواه ابوداؤد و الترمذى وقال: حديث حسن، هذا

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں اولا جو کمزوری رونما ہوئی یہ تھی کہ ایک دوسرے سے ملاقات کرتا اور اسے کہتا اے انسان تو اللہ سے ڈر اور جو کام تو کر رہا ہے اس کو چھوڑ دے، یہ تیرے لئے حلال نہیں ہے، پھر دوسرے دن اس کو اسی حالت میں پاتا تو اس کو نہ روکتا بلکہ وہ اس کے ساتھ کھانے پینے، بیٹھنے میں شامل ہو جاتا، جب انہوں نے یہ کیا تو اللہ پاک نے ان کے دلوں کو ایک جیسا کر دیا (یعنی ان کے دل زنگ آلود اور سخت ہو گئے) پھر آپ نے فرمایا: ارشاد خداوندی ہے۔"جو لوگ بنی اسرائیل میں کافر ہوئے ان پر داؤد علیہ السلام کی زبان سے لعنت کی گئی ہے۔ یہ اس لئے کہ نافرمانی کرتے تھے اور حد سے تجاوز کرتے تھے (اور) برے کاموں سے جو وہ کرتے تھے ایک دوسرے کو روکتے نہیں تھے، بلاشبہ وہ برا کرتے تھے، تم ان میں سے بہتوں کو دیکھو گے کہ کافروں سے دوستی رکھتے ہیں، انہوں نے جو کچھ آگے بھیجا ہے برا ہے (وہ یہ) کہ خدا ان سے ناخوش ہوا اور وہ ہمیشہ عذاب میں (مبتلا) رہیں گے اور اگر وہ خدا پر اور پیغمبر پر اور جو کتاب ان پر نازل ہوئی تھی اس پر یقین رکھتے تو ان لوگوں کو دوست نہ بناتے لیکن ان میں اکثر بد کردار ہیں" پھر آپ نے فرمایا: ہرگز نہیں خدا کی قسم تم "امر بالمعروف کرو اور نہی عن المنکر"، کرو، اور ظالم کے ہاتھ کو روکو۔ اور اسے حق بات پر آمادہ کرو اور اس پر پابندی

لفظ ابی داؤد، و لفظ الترمذی)

قَالَ رَسُو لُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُواِسْرَائِيلَ فِي الْمَعَاصِيْ نَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهوُا فَجَالَسُوهُمْ فِيْ مَجَالِسِهِمْ وَ اَكَلُوْهُمْ وَشَارَبُوهُمْ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ وَ لَعَنَهُمْ عَلٰى لِسَانِ دَاوُدَ وَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَالِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ، فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ وَكَانَ مُتَّكِئاً فَقَالَ: لاوَالَّذِيْ نَفْسِى بِيَدِهِ حَتّٰى تَاْطِرُوهُمْ عَلَى الْحَقِّ اَطْراً.

قوله: "تأطروهم" أى تَعْطِفُوْهُمْ. وَلَتَقْصُرُنَّهُ: أى: لَتَحْبِسُنَّهُ.

کرو۔ وگرنہ اللہ تعالیٰ تمہارے سب کے دلوں کو یکساں کر دے گا۔ پھر تم پر لعنت اتا ردے گا جیسا کہ بنی اسرائیل پر لعنت کی۔ بعینہٖ الفاظ ابوداؤد کے ہیں۔

اور ترمذی کے الفاظ یہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بنی اسرائیل نافرمانیوں میں مبتلاء ہو گئے تو ان کو ان کے علماء نے منع کیا لیکن وہ باز نہ آئے۔ پھر علماء ان کی مجلسوں میں ان کے ساتھ بیٹھنے لگے۔ اور ان کے ہم نوالہ وہم پیالہ بن گئے۔ تو اللہ نے ان کے دلوں کو سیاہ کر دیا اور سب کے دلوں کو یکساں کر دیا۔ اور داؤد اور عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی زبان سے ان کو ملعون قرار دیا اس لئے کہ وہ نافرمان تھے اور حدود سے متجاوز ہو گئے (راوی کہتا ہے) کہ رسول اللہ ﷺ ٹیک لگائے بیٹھے تھے کہ آپ اٹھ بیٹھے اور آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تمہیں ان کو حق پر آمادہ کرنا ہوگا۔

(۱۹۷) ﴿الرابع عشر: عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ لَتَقْرَؤُوْنَ هٰذِهِ الآيَةَ: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْاعَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لاَيَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾(المائده: ۱۰۵) وَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ، يَقُوْلُ: "اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَأَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلٰى يَدَيْهِ اَوْشَكَ اَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ مِنْهُ﴾ (راوه ابوداؤد و الترمذى" و النسائى باسانيد صحيحة)

ترجمہ: "حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: اے لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو کہ اے ایمان والو تم اپنے آپ کا خیال رکھو تمہیں وہ لوگ ضرر نہیں پہنچا سکتے جو گمراہ ہو گئے جب تم ہدایت پر رہو گے اور میں نے رسول ﷺ سے سنا ہے فرماتے تھے کہ جب لوگ ظالم کو دیکھیں اور اس کے ہاتھ کو نہ پکڑیں تو قریب ہے کہ عذاب خداوندی ان سب کو اپنی لپیٹ میں لے لے۔"

(٢٤) بَابُ تَغْلِيْظِ عُقُوْبَةِ مَنْ اَمَرَ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهٰى عَنْ مُنْكَرٍ وَخَالَفَ قَوْلَهُ فِعْلَهُ

امر بالمعروف نہی عن المنکر کرنے والے کا عمل قول کے مطابق نہ ہونے کی صورت میں عذاب خداوندی کا بیان

(٩١) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اَتَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے۔ "یہ کیا (عقل کی بات ہے) کہ تم لوگوں کو

تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتَابَ اَفَلاَ تَعْقِلُوْنَ﴾ (بقره: ٤٤)

نیکی کرنے کو کہتے ہو اور اپنے آپ کو فراموش کئے دیتے ہو حالانکہ تم کتاب (خدا) بھی پڑھتے ہو کیا تم سمجھتے نہیں۔''

(۹۲) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿يا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالاَ تَفْعَلُوْنَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوا مَالَا تَفْعَلُوْنَ﴾ (صف ۲، ۳)

ترجمہ: نیز فرمایا: ''اے ایمان والو! ایسی بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو، خدا کے نزدیک یہ بات بہت ناراضگی کی ہے کہ ایسی بات کہو جو کرو نہیں۔''

(۹۳) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اِخْبَاراً عَنْ شُعَيْبٍ عَلَيْهِ السَّلاَمِ "وَمَا اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَا اَنْهَاكُمْ عَنْهُ﴾ (هود: ۸۸)

ترجمہ: اور نیز ارشاد فرمایا: ''حضرت شعیب علیہ السلام کے بارے میں خبر دیتے ہوئے اور میں نہیں چاہتا کہ جس امر سے میں تمہیں منع کروں خود اس کو کرنے لگوں۔''

(۱۹۸) ﴿عَنْ اَبِيْ زَيْدٍ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ، رضى الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "يُؤْتىٰ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقىٰ فِى النَّارِ، فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُ بَطْنِهِ، فَيَدُوْرُ بِهَا كَمَا يَدُوْرُا لْحِمَارُ فِى الرَّحٰى فَيَجْتَمِعُ اِلَيْهِ اَهْلُ النَّارِ فَيَقُوْلُوْنَ: يَافُلاَنُ مَالَكَ؟ اَلَمْ تَكُنْ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ؟ فَيَقُوْلُ: بَلٰى، كُنْتُ آمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَ لاَاٰتِيْهِ وَ اَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَ اٰتِيْهِ" (متفق عليه)

قوله: "تَنْدَلِقُ" هو بالدال المهملة، ومعناه تخرج "وَالأقتابُ": الأمعاء واحدها: قتبٌ.

ترجمہ: ''حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے قیامت کے دن ایک آدمی کو دوزخ میں ڈالا جائے گا تو اس کے پیٹ کی آنتیں باہر نکل پڑیں گی وہ آنتوں کو لے کر یوں گھومے گا جیسے کہ گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے، چنانچہ دوزخی اس کے پاس جمع ہو کر کہیں گے اے فلاں! تیرا حال ایسا کیوں ہے کیا تو نیک کاموں کا حکم نہیں دیا کرتا تھا اور برے کاموں سے روکتا نہیں تھا؟ وہ کہے گا ہاں! میں نیک کاموں کی تلقین کرتا تھا لیکن خود نیک کام نہیں کرتا تھا اور برے کاموں سے روکتا تھا لیکن خود ان کا مرتکب ہوتا تھا۔''

تندلق: دال مہملہ کے ساتھ بمعنی نکل آئیں گی۔

اقتاب: قتب کی جمع ہے بمعنی انتڑیاں۔

(۲۵) بَابُ الاَمْرِ بِاَدَآءِ الاَمَانَةِ

امانت ادا کرنے کا حکم

(۹٤) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الاَمَانَاتِ اِلٰى اَهْلِهَا﴾ (نساء: ۵۸)

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے: ''خدا تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان کے حوالہ کر دیا کرو۔''

(۹۵) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اِنَّاعَرَضْنَا الاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَحْمِلْنَهَا

ترجمہ: اور نیز فرمایا: ''ہم نے (بارِ) امانت کو آسمانوں اور زمین پر پیش کیا تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور

وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهُ كَانَ ظَلُوماً جَهُولاً﴾ (احزاب: ۷۲)

انسان نے اس کو اٹھالیا بے شک وہ ظالم اور جاہل تھا۔"

(۱۹۹) ﴿عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللّٰه عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ قَالَ: "اٰیَةُ الْمُنَافِقِ ثَلاثٌ: اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَ اِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ، وَ اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ﴾ (متفق علیه)

وَ فِیْ رِوَایَةٍ (وَاِنْ صَامَ وَ صَلّٰی وَ زَعَمَ اَنَّهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ منافق کی تین علامتیں ہیں، جب بات کرتا ہے کذب بیانی سے کام لیتا ہے، جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔"

ایک روایت میں ہے کہ اگرچہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور اپنے آپ کو مسلمان سمجھے۔

(۲۰۰) ﴿عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِ رضی اللّٰه عنه قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ حَدِیْثَیْنِ قَدْ رَأَیْتُ اَحَدَهُمَا وَ اَنَا اَنْتَظِرُ الْآخَرَ: حَدَّثَنَا اَنَّ الاَمَانَةَ نُزِّلَتْ فِیْ جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ نَزَلَ الْقُرْآنُ فَعَلِمُوْا مِنَ الْقُرْآنِ وَ عَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِ الاَمَانَةِ فَقَالَ: یَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَیَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ الْوَكْتِ، ثُمَّ یَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَیَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلٰی رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِراً وَ لَیْسَ فِیْهِ شَیْءٌ ثُمَّ اَخَذَ حَصَاةً فَدَحْرَجَهَا عَلٰی رِجْلِهٖ، فَیُصْبِحُ النَّاسُ یَتَبَایَعُوْنَ، فَلا یَكَادُ اَحَدٌ یُؤَدِّی الْأَمَانَةَ حَتّٰی یُقَالَ: اِنَّ فِیْ بَنِیْ فُلانٍ رَجُلاً اَمِیْناً، حَتّٰی یُقَالَ لِلرَّجُلِ مَا اَجْلَدَهُ، مَا اَظْرَفَهُ، مَا اَعْقَلَهُ وَ مَا فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِیْمَانٍ، وَ لَقَدْ اَتٰی عَلَیَّ زَمَانٌ وَ مَا اُبَالِیْ اَیَّكُمْ بَایَعْتُ: لَئِنْ كَانَ مُسْلِماً لَیَرُدَّنَّهُ عَلٰی دِیْنِهٖ، وَ اِنْ كَانَ نَصْرَانِیّاً اَوْ یَهُوْدِیًا لَیَرُدَّنَّهُ عَلٰی سَاعِیْهِ وَ اَمَّا الْیَوْمَ فَمَا كُنْتُ اُبَایِعُ مِنْكُمْ اِلَّا فُلاناً﴾ (متفق

ترجمہ: "حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ہمیں دو حدیثیں بیان فرمائیں، ان میں سے ایک کا میں مشاہدہ کر چکا ہوں اور دوسری کا منتظر ہوں، آپ ﷺ نے ہمیں بیان فرمایا کہ امانت کا لوگوں کے دلوں کے درمیان نزول ہوا تھا پھر قرآن نازل ہوا تو انھوں نے قرآن سے علم حاصل کیا اور سنت سے علم سیکھا پھر آپ نے ہمیں امانت کے اٹھائے جانے کے متعلق بتایا کہ آدمی نیند سے بیدار ہوگا تو اس کے دل سے امانت چھن جائے گی اور اسکا دھندلا سا اثر باقی رہ جائے گا، پھر سو کر نیند سے بیدار ہوگا تو اس کے دل سے باقی ماندہ حصہ بھی نکال لیا جائے گا اور آبلہ کے مانند اثر باقی رہ جائے گا، جیسا کے آگ کی چنگاری کو تو اپنے پاؤں پر لڑھکائے اس سے چھالا نمودار ہو جائے اور وہ ابھرا ہوا نظر آئے لیکن اس میں کوئی چیز نہیں (تمثیل بیان فرماتے ہوئے) آپ نے ایک کنکر اٹھایا اور اس کو اپنے پاؤں پر گرایا، اس کے بعد لوگوں کی یہ حالت ہو جائے گی کہ خرید و فروخت کریں گے لیکن کوئی انسان ایسا نہیں ہوگا جو امانت ادا کر نے والا ہو۔ یہاں تک کہ کہا جائے گا کہ فلاں قبیلہ میں ایک امانت دار آدمی موجود ہے۔ اسی طرح ایک آدمی کے بارے میں عام یہ تأثر ہوگا کہ وہ بہت زیادہ مضبوط، ہوشیار، عقلمند ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی کے برابر ایمان نہیں ہوگا (حذیفہ بیان کرتے ہیں) مجھ

علیہ)

قَوْلُهُ: "جَذْرٌ" بِفَتحِ الجِيمِ وَ اِسْكَانِ الذَالِ المُعْجَمَةِ: وَ هُوَ اَصْلُ الشَّئِ وَ "اَلوَكْتُ" بِالتَاءِ المُثَنَّاةِ مِنْ فَوقٍ: اَلأَثَرُ اليَسِيْرُ. "وَالمَجْلُ" بِفَتْحِ المِيْمِ وَ إِسْكَانِ الجِيْمِ، وَهُوَ تَنَفُّطُ فِى اليَدِ وَ نَحْوِهَا مِنْ أَثَرِ عَمَلٍ وَ غَيْرِهِ. قَوْلُهُ: "مُنْتَبِراً" مُرْتَفِعاً. قَوْلُهُ: "سَاعِيْهِ": الوَالِى عَلَيْهِ.

پر ایسا وقت بھی آیا ہے کہ مجھے اس بات کا کچھ خیال نہیں ہوتا تھا کہ میں خرید و فروخت کس قسم کے انسان سے کر رہا ہوں اس لیے اگر وہ مسلمان ہے تو اس کی دینداری کا جذبہ میرے حق کو مجھ تک پہنچا دے گا اور اگر عیسائی یا یہودی ہے تو اس کا حاکم اس سے میرے حق کو واپس دلوائیگا لیکن آج (اس دور میں) چند مخصوص انسانوں کے علاوہ اور کسی سے خرید و فروخت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔''

جَذْر: جیم پر زبر اور ذال معجمہ پر سکون، کسی چیز کی اصل اور جڑ۔ وکت: تاء کے ساتھ، معمولی سا اثر۔ مجل: میم پر زبر اور جیم ساکن۔ کام وغیرہ کرنے سے ہاتھوں پیروں میں چھالے پڑ جانا۔ منتبراً: بمعنی بلند، ابھرا ہوا۔ ساعیہ: اس کا ذمہ دار اور نگران۔

(٢٠١) ﴿وَعَنْ حُذَيْفَةَ وَ اَبِى هُرَيْرَةَ رضى الله تعالٰى عنهُمَا قَالاَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ: "يَجْمَعُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى النَّاسَ فَيَقُوْمُ المُؤْمِنُونَ حَتّٰى تُزْلَفُ لَهُمُ الجَنَّةُ فَيَأْتُونَ آدَمَ صَلوٰاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَيَقُولُونَ: يَا أَبَانَا! اِسْتَفْتِحْ لَنَا الجَنَّةَ، فَيَقُولُ وَ هَلْ اَخْرَجَكُمْ مِنَ الجَنَّةِ اِلَّا خَطِيْئَةُ اَبِيْكُمْ: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَالِكَ، اِذْهَبُوْا اِلٰى اِبْنِىْ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالَ: فَيَأْتُونَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُ اِبْرَاهِيْمُ: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَالِكَ، اِنَّمَا كُنْتُ خَلِيْلاً مِنْ وَرَآءَ وَرَآءَ، اَعْمِدُوا اِلٰى مُوسٰى اَلَّذِىْ كَلَّمَهُ اللّٰهُ تَكْلِيْمًا، فَيَأْتُونَ مُوْسٰى، فَيَقُولُ: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَالِكَ، اِذْهَبُوْا اِلٰى عِيْسٰى كَلِمَةِ اللّٰهِ وَ رُوْحِهِ، فَيَقُوْلُ عِيْسٰى: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَالِكَ، فَيَأْتُونَ مُحَمَّداً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ فَيَقُوْمُ فَيُؤْذَنُ لَهُ وَ تُرْسَلُ الاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَيَقُومَانِ جَنْبَتِي الصِّرَاطِ يَمِيْنًا وَ شِمَالاً فَيَمُرُّ اَوَّلُكُمْ

ترجمہ: ''حضرت حذیفہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کو (میدان محشر میں) اکٹھا فرمائیں گے، ایمان دار لوگ کھڑے ہوں گے تو جنت ان کے قریب کر دی جائے گی، چنانچہ تمام لوگ آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے اے ہمارے ابا! ہمارے لئے جنت کا دروازہ کھلوائیے۔ آدم علیہ السلام جواب دیں گے۔ تمہیں جنت سے تمہارے باپ کی غلطی نے نکالا تھا، میرا مقام یہ نہیں ہے لہٰذا تم میرے بیٹے ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ۔ چنانچہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس پہنچیں گے، وہ بھی فرمائیں گے کہ میں اس کی اہلیت نہیں رکھتا، میرا خلیل اللہ ہونا تو دور دور سے تھا۔ لہٰذا تم موسیٰ پیغمبر علیہ السلام کے پاس جاؤ جس سے خدا نے کلام فرمایا، پس وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ کہیں گے، میں اس درجہ پر نہیں ہوں تم، عیسیٰ پیغمبر علیہ السلام کے پاس جاؤ جنہیں کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جواب دیں گے میں اس قابل نہیں ہوں (بالآخر) سب لوگ محمد ﷺ کے پاس پہنچیں گے، چنانچہ آپ بارگاہ الٰہی میں کھڑے ہوں

كَالْبَرْقِ، قُلْتُ: بِاَبِي وَاُمِّيْ اَيُّ شَيْءٍ كَمَرِّ الْبَرْقِ؟ قَالَ: "اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِي طَرْفَةِ عَيْنٍ؟ ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيْحِ ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ وَ اَشَدُّ الرِّجَالِ تَجْرِيْ بِهِمْ اَعْمَالُهُمْ وَ نَبِيُّكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُوْلُ: رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ حَتّٰى تَعْجِزَ اَعْمَالُ الْعِبَادِ حَتّٰى يَجِيْءَ الرَّجُلُ لاَ يَسْتَطِيْعُ السَّيْرَ اِلَّا زَحْفاً، وَ فِي حَافَّتَيِ الصِّرَاطِ كَلاَلِيْبُ مُعَلَّقَةٌ مَامُوْرَةٌ بِأَخْذِ مَنْ اُمِرَتْ بِهٖ، فَمَخْدُوْشٌ نَاجٍ، وَ مُكَرْدَسٌ فِي النَّارِ، وَالَّذِيْ نَفْسُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِيَدِهٖ اِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعُوْنَ خَرِيْفاً﴾ (رواه مسلم)

قَوْلُهُ: وَرَآءَ وَرَآءَ، هُوَ بِالْفَتْحِ فِيْهِمَا وَ قِيْلَ بِالضَّمِّ بِلَا تَنْوِيْنٍ، وَ مَعْنَاهُ لَسْتُ بِتِلْكَ الدَّرَجَةِ الرَّفِيْعَةِ وَ هِيَ كَلِمَةٌ تُذْكَرُ عَلٰى سَبِيْلِ التَّوَاضُعِ وَ قَدْ بَسَطْتُ، مَعْنَاهَا فِيْ شَرْحِ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ. واللّٰه اعلم.

گے، آپ کو اجازت مرحمت ہوگی اور امانت، صلہ رحمی دونوں پل صراط کے دونوں دائیں بائیں کناروں میں کھڑی ہو جائیں گی۔ پس تمہارا پہلا گروہ بجلی کی (تیز رفتاری) مانند پل صراط پر سے گذر جائے گا۔ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں بجلی کی مانند گذر جانے کا مطلب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ بجلی آنکھ جھپکنے میں آکر واپس بھی چلی جاتی ہے۔ پھر (دوسرا گروہ) ہوا کی مانند پھر پرندوں کی طرح اور لوگوں کے تیز دوڑنے کی طرح گذریں گے، اعمال کے مطابق سب کا گذرنا ہوگا اور تمہارے پیغمبر پل صراط پر کھڑے ہوں گے۔ اور دعاء کرتے ہوں گے۔ اے پروردگار سلامتی عطاء فرما، اے پروردگار سلامتی عطاء فرما۔ تو جب لوگوں کے اعمال عاجز ہو جائیں گے یہاں تک کہ ایک آدمی چلنے کی طاقت نہ پاکر سرین کے بل گھسٹ کر آئیگا۔ اور پل صراط کے دونوں کناروں پر آنکڑے لٹک رہے ہوں گے۔ وہ ان کو پکڑ لینگے جن کے پکڑنے کا حکم ہوگا پس کچھ خراش زدہ ہو کر نجات حاصل کریں گے اور کچھ لوگ دوزخ میں گرادیئے جائیں گے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہ کی جان ہے جہنم کی گہرائی ستر سال کی مسافت کے برابر ہے"

ورآء ورآء: دونوں میں زبر اور بعض کے نزدیک یہ پیش کے ساتھ ہے بغیر تنوین کے اور معنی اس کے یہ ہیں کہ میں اس بلند درجے کا اہل نہیں ہوں، یہ کلمہ بطور تواضع ذکر کیا جاتا ہے، میں نے اس کے معنی شرح مسلم میں تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں۔ واللہ اعلم (نووی)

(۲۰۲) ﴿وَعَنْ أَبِيْ خُبَيْبٍ (بضم الخاء المعجمة) عَبْدِ اللّٰهِ بنِ الزُّبَيْرِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا وَقَفَ الزُّبَيْرُ يَوْمَ الْجَمَلِ دَعَانِيْ فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ، فَقَالَ: يَا بُنَيَّ اِنَّهُ لاَ يُقْتَلُ الْيَوْمَ اِلَّا ظَالِمٌ اَوْ مَظْلُوْمٌ، وَاِنِّيْ لاَ اُرَانِيْ اِلَّا سَاُقْتَلُ الْيَوْمَ مَظْلُوْماً، وَ اِنَّ مِنْ اَكْبَرِ هَمِّيْ لَدَيْنِيْ، اَفَتَرٰى دَيْنَنَا يُبْقِيْ مِنْ مَالِنَا شَيْئاً؟

ترجمہ: "حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب حضرت زبیر رضی اللہ عنہ جنگ جمل میں کھڑے ہوئے تو انہوں نے مجھے بلایا، میں اس کے پہلو میں کھڑا تھا اس نے کہا اے میرے بیٹے! آج ظالم، مظلوم میں سے ایک ضرور قتل ہو جائے گا اور میں محسوس کر رہا ہوں کہ میں آج مظلومانہ کیفیت میں مارا جاؤں گا اور مجھے زیادہ فکر میرے قرض کی ہے، کیا میرے قرض کے ادا ہونے کے بعد میرا مال

ثُمَّ قَالَ: يَا بُنَيَّ! بِعْ مَالَنَا وَاقْضِ دَيْنِيْ، وَ اَوْصٰى بِالثُّلُثِ وَ ثُلُثِهٖ لِبَنِيْهِ، يَعْنِيْ لِبَنِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِثُلُثُ الثُّلُثِ قَالَ: فَاِنْ فَضَلَ مِنْ مَالِنَا بَعْدَ قَضَاءِ الدَّيْنِ شَيْئٌ فَثُلُثُهٗ لِبَنِيْكَ. قَالَ هِشَامٌ: وَكَانَ وَلَدُ عَبْدِ اللّٰهِ قَدْ وَازَى بَعْضَ بَنِي الزُّبَيْرِ خُبَيْبٍ وَعَبَّادٍ، وَلَهٗ يَوْمَئِذٍ تِسْعَةُ بَنِيْنَ وَ تِسْعُ بَنَاتٍ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ، فَجَعَلَ يُوْصِيْنِيْ بِدَيْنِهٖ وَيَقُوْلُ: يَابُنَيَّ اِنْ عَجَزْتَ عَنْ شَيْئٍ مِنْهُ فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ بِمَوْلَايَ. قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَادَرَيْتُ مَا اَرَادَ حَتّٰى قُلْتُ: يَا أَبَتِ! مَنْ مَوْلَاكَ؟ قَالَ: اللّٰهُ. قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَاوَقَعْتُ فِيْ كُرْبَةٍ مِنْ دَيْنِهٖ اِلَّا قُلْتُ يَا مَوْلَى الزُّبَيْرِ اِقْضِ عَنْهُ دَيْنَهٗ، فَيَقْضِيَهٗ قَالَ: فَقُتِلَ الزُّبَيْرُ وَ لَمْ يَدَعْ دِيْنَاراً وَ لَا دِرْهَمًا اِلَّاأَرَضِيْنَ، مِنْهَا الْغَابَةُ، وَاِحْدٰى عَشَرَةَ دَارًا بِالْمَدِيْنَةِ، وَدَارَيْنِ بِالْبَصْرَةِ، وَدَاراً بِالْكُوْفَةِ، وَدَارًا بِمِصْرَ، قَالَ: وَاِنَّمَا كَانَ دَيْنُهُ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ اَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَأْتِيْهِ بِالْمَالِ، فَيَسْتَوْدِعُهٗ اِيَّاهُ، فَيَقُوْلُ الزُّبَيْرُ لَا وَلٰكِنْ هُوَ سَلَفٌ، اِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْهِ الضَّيْعَةَ وَمَا وَلِيَ اِمَارَةً قَطُّ وَ لَا جِبَايَةً وَلَا خَرَاجًا وَلَا شَيْئاً اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ فِيْ غَزْوٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَوْ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رضى اللّٰهُ عَنْهُمْ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَحَسِبْتُ مَاكَانَ عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ فَوَجَدتُّهٗ اَلْفَيْ اَلْفٍ وَ مِائَتَيْ اَلْفٍ! فَلَقِيَ حَكِيْمُ بْنُ حِزَامٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ: يَا ابْنَ اَخِيْ! كَمْ عَلٰى اَخِيْ مِنَ الدَّيْنِ؟ فَكَتَمْتُهٗ وَ قُلْتُ مِائَةَ اَلْفٍ. فَقَالَ: حَكِيْمٌ: وَاللّٰهِ مَاأُرٰى اَمْوَالَكُمْ تَسَعُ هٰذِهٖ! فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ:

باقی رہ جائے گا؟ پھر آپ نے فرمایا بیٹے! اپنا مال بیچ دو اور میرا قرضہ ادا کرو اور ثلث حصہ کی وصیت کی عبداللہ بن زبیر کے بیٹوں کے واسطے ثلث کی وصیت کی، زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تیسرے حصہ کو پھر تین حصوں میں کر کے ان کا حصہ دیجئے۔ اگر قرض ادا کرنے کے بعد کچھ مال بچ جائے تو اس کا تیسرا حصہ تیرے لڑکوں کو بطور وصیت کے دیا جائے۔ ہشام راوی بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ کے بعض بیٹے زبیر کے بعض بیٹوں (خبیب، عباد) کے برابر ہوئے، حصہ میں یا عمر میں، زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ان دنوں نو بیٹے اور نو بیٹیاں تھیں۔ عبداللہ بن زبیر نے کہا کہ زبیر مجھے اپنے قرض کے ادا کرنے کی وصیت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اے میرے بیٹے! اگر کچھ قرض ادا کرنے سے تو عاجز رہ جائے تو میرے مولا سے مدد طلب کرنا۔ عبداللہ نے کہا اللہ پاک کی قسم میں نہ سمجھ سکا ان کا ارادہ کیا تھا۔ میں نے پوچھا اے ابا! آپ کے مولا کون ہیں؟ انہوں نے کہا اللہ پاک ہیں۔ عبداللہ بیان کرتے ہیں مجھے اللہ کی قسم ہے! مجھے ان کے قرض کے بارے میں کچھ پریشانی نہیں ہوئی البتہ میں نے دعاء کی اے زبیر کے مولا! ان کا قرض ادا کرنا، پس اللہ تعالیٰ قرض کی ادائیگی کی کوئی صورت نکال دیتا۔ چنانچہ جب زبیر قتل ہو گئے اور انہوں نے (اپنے پیچھے) درہم اور دینار نہ چھوڑا۔ البتہ زمینیں تھیں ایک غابہ میں تھی، اس کے علاوہ مدینہ منورہ میں گیارہ حویلیاں اور بصرہ میں دو حویلیاں، ایک گھر کوفہ میں اور ایک گھر مصر میں تھا۔ زبیر کا قرض اس انداز کا تھا کہ لوگ ان کے پاس امانت رکھنے کے لئے مال لاتے تھے۔ زبیر انہیں جواب دیتے تیرا مال امانت نہیں البتہ قرض ہے، میں خطرہ محسوس کرتا ہوں کہ مال ضائع نہ ہو جائے اور وہ کبھی امارت میں زکوٰۃ کی وصولی ٹیکس کی فراہمی کی ذمہ داری قبول نہیں کرتے تھے اور نہ اسی طرح کسی دوسری صورت سے مال فراہم کرتے۔ البتہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور آپ کے خلفاء ابوبکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ جنگوں میں شریک

اَرَاَيْتُکَ اِنْ کَانَتْ اَلْفَیْ اَلْفٍ وَ مِائَتَیْ اَلْفٍ؟ قَالَ: مَااُرَاکُمْ تُطِيْقُوْنَ هٰذَا، فَاِنْ عَجَزْتُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَاسْتَعِيْنُوْا بِیْ. قَالَ: وَکَانَ الزُّبَيْرُ قَدِ اشْتَرَی الْغَابَةَ بِسَبْعِيْنَ وَ مِائَةِ اَلْفٍ فَبَاعَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بِاَلْفِ اَلْفٍ وَ سِتِّمِائَةِ اَلْفٍ، ثُمَّ قَامَ فَقَالَ: مَنْ کَانَ لَهٗ عَلَی الزُّبَيْرِ شَيْءٌ، فَلْيُوَافِنَا بِالْغَابَةِ، فَاَتَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، وَکَانَ لَهٗ عَلَی الزُّبَيْرِ اَرْبَعُ مِائَةِ اَلْفٍ، فَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ: اِنْ شِئْتُمْ تَرَکْتُهَالَکُمْ؟ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ هَلاَّ، قَالَ: فَاِنْ شِئْتُمْ جَعَلْتُمُوْهَا فِيْمَا تُؤَخِّرُوْنَ اِنْ اَخَّرْتُمْ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لاَ، قَالَ: فَاقْطَعُوْا لِیْ قِطْعَةً، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَکَ مِنْ هٰهُنَا اِلٰی هٰهُنَا. فَبَاعَ عَبْدُ اللّٰهِ مِنْهَا، فَقَضٰی عَنْهُ دَيْنَهٗ، وَاَوْفَاهُ وَ بَقِیَ مِنْهَا اَرْبَعَةُ اَسْهُمٍ وَنِصْفٌ، فَقَدِمَ عَلٰی مَعَاوِيَةَ وَعِنْدَهٗ عَمْرُوبْنُ عُثْمَانَ، وَ الْمُنْذِرُ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَ ابْنُ زَمْعَةَ. فَقَالَ لَهٗ مَعَاوِيَةُ: کَمْ قُوِّمَتِ الْغَا بَةُ؟ قَالَ: کُلُّ سَهْمٍ بِمِائَةِ اَلْفٍ قَالَ: کَمْ بَقِیَ مِنْهَا؟ قَالَ: اَرْبَعَةُ اَسْهُمٍ وَ نِصْفٌ، فَقَالَ الْمُنْذِرُ بْنُ الزُّبَيْرِ: قَدْ اَخَذْتُ مِنْهَاسَهْماً بِمِائَةِ اَلْفٍ، قَالَ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ: قَدْ اَخَذْتُ مِنْهَا سَهْماً بِمِائَةِ اَلْفٍ. وَقَالَ ابْنُ زَمْعَةَ: قَدْ اَخَذْتُ سَهْماً بِمِائَةِ اَلْفٍ، فَقَالَ مَعَاوِيَةُ: کَمْ بَقِیَ مِنْهَا؟ قَالَ: سَهْمٌ وَ نِصْفُ سَهْمٍ، قَالَ: قَدْ اَخَذْتُهٗ بِخَمْسِيْنَ وَ مِائَةِ اَلْفٍ. قَالَ: وَ بَاعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ نَصِيْبَهٗ مِنْ مَعَاوِيَةَ بِستِّ مِائَةِ اَلْفٍ. فَلَمَّافَرَغَ ابْنُ الزُّبَيْرِمِنْ قَضَاءِ دَيْنِهٖ. قَالَ: بَنُوالزُّبَيْرِ: اِقْسِمْ بَيْنَنَا مِيْرَاثَنَا. قَالَ: وَاللّٰهِ لاَ اَقْسِمُ بَيْنَکُمْ حَتّٰی اُنَادِیَ بِالْمَوْسِمِ

ہوتے۔عبداللہ بیان کرتے ہیں میں نے ان کے قرض کا حساب لگایا تو بائیس لاکھ نکلا۔ چنانچہ حکیم بن حزام عبداللہ بن زبیر سے ملے ان سے پوچھا اے میرے بھتیجے! میرے بھائی پر کتنا قرض ہے؟ عبداللہ بیان کرتے ہیں میں نے قرض چھپاتے ہوئے کہا ایک لاکھ قرض ہے، حکیم بن حزام نے کہا اللہ پاک کی قسم میں نہیں سمجھتا کہ تمہارا مال اتنے قرض کی ادائیگی کر سکے گا۔عبداللہ نے کہا ذرا بتلایئے اگر قرض بائیس لاکھ ہو حکیم بن حزام نے کہا میں نہیں سمجھتا ہوں کہ تم اتنا قرض ادا کرنے کی طاقت رکھتے ہو۔ پس اگر تم قرض ادا کرنے سے عاجز آجاؤ تو مجھ سے مدد مانگو۔عبداللہ کہتے ہیں کہ زبیر نے غابہ کی زمین ایک لاکھ ستر ہزار کی خریدی تھی، عبداللہ نے اس کو سولہ لاکھ کے عوض فروخت کر دیا۔ پھر لوگوں میں منادی کر دی کہ جس کا زبیر پر کچھ قرض ہو وہ ہمارے پاس غابہ میں آجائے۔ چنانچہ عبداللہ بن جعفر آئے اور ان کا زبیر پر چار لاکھ قرض تھا۔ اس نے آکر عبداللہ بن زبیر سے کہا اگر تم چاہو تو میں تمہارے لئے قرض معاف کر سکتا ہوں۔عبداللہ بن زبیر نے جواب دیا نہیں۔ انہوں نے کہا اگر تم پسند کرو تو تم اس کو تاخیر سے بھی ادا کر سکتے ہو۔عبداللہ بن زبیر نے کہا نہیں۔ انہوں نے کہا پھر میرا حصہ الگ کر دو۔عبداللہ نے کہا تمہارا حصہ یہاں سے یہاں تک ہے۔ چنانچہ عبداللہ بن زبیر نے غابہ کے حصہ کو فروخت کر کے اس کا تمام قرض ادا کر دیا اور اس زمین سے ساڑھے چار حصے باقی رہ گئے۔عبداللہ حضرت امیر معاویہ کے پاس آئے اور ان کے پاس عمرو بن عثمان، منذر بن زبیر اور ابن زمعہ رضی اللہ عنہم بیٹھے تھے، معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ غابہ کا حصہ کتنی قیمت میں فروخت ہوا ہے؟ انہوں نے کہا ایک حصہ ایک لاکھ کا فروخت ہوا ہے۔ معاویہ نے کہا کتنے حصے باقی ہیں، عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا ساڑھے چار حصے باقی ہیں۔ منذر بن زبیر نے کہا کہ ایک حصہ ایک لاکھ کے عوض میں خریدتا ہوں۔ عمرو بن عثمان نے کہا ایک حصہ میں ایک لاکھ میں

اَرْبَعَ سِنِيْنَ: اَلاَمَنْ كَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ دَيْنٌ، فَلْيَأْتِنَا فَلْنَقْضِهِ. فَجَعَلَ كُلَّ سَنَةٍ يُنَادِئ فِى الْمَوْسِمِ، فَلَمَّا مَضَى اَرْبَعُ سِنِيْنَ قَسَّمَ بَيْنَهُمْ وَ دَفَعَ الثُّلُثَ. وَ كَانَ لِلزُّبَيْرِ اَرْبَعُ نِسْوَةٍ، فَأَصَابَ كُلَّ امْرَأَةٍ اَلْفُ اَلْفٍ وَمِائَتَا اَلْفٍ، فَجَمِيْعُ مَالِهِ خَمْسُوْنَ أَلْفِ أَلْفٍ وَمِائَتَا أَلْفٍ﴾ (رواه البخارى)

خریدتا ہوں اور ابن زمعہ نے کہا کہ ایک حصہ ایک لاکھ میں میں خریدتا ہوں۔ معاویہ نے پوچھا باقی کتنے حصے ہیں؟ انہوں کہا ڈیڑھ حصے باقی ہیں، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اسے ڈیڑھ لاکھ میں خریدتا ہوں۔"

راوی بیان کرتے ہیں عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے اپنا حصہ معاویہ کے پاس چھ لاکھ میں فروخت کردیا۔ جب عبد اللہ بن زبیر ان کا قرض ادا کرنے سے فارغ ہوئے تو زبیر کے بیٹوں نے کہا ہمارا ورثہ ہم میں تقسیم کرو۔ انہوں نے کہا اللہ کی قسم میں تمہارے درمیان تقسیم نہیں کروں گا جب تک کہ حج کے دنوں میں چار سال منادی نہ کروں کہ جس نے زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قرض لینا ہے وہ ہمارے پاس آئے ہم اس کا قرض ادا کریں گے۔ چنانچہ وہ ہر سال حج کے دنوں میں اعلان کرتے رہے، جب چار سال گذر گئے ثلث مال وصیت کا الگ کرنے کے بعد وارثوں میں مال تقسیم کردیا، اور زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چار عورتیں تھیں۔ ہر ایک عورت کو بارہ لاکھ ملا۔ پس اس کا تمام مال پانچ کروڑ دو لاکھ تھا۔

(٢٦) بَابُ تَحْرِيْمِ الظُّلْمِ وَ الاَمْرِ بِرَدِّ الْمَظَالِمِ

ظلم کی حرمت اور حقوق واپس کرنے کے بیان میں

(٩٦) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَا لِلظَّالِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَ لاَ شَفِيْعٍ يُطَاعُ﴾ (مؤمن: ١٨)

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے: "اور ظالموں کا کوئی دوست نہیں ہوگا اور نہ کوئی سفارشی جس کی بات قبول کی جائے۔"

(٢٠٣) ﴿وَعَنْ جَابِرٍ رضى الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ قَالَ: اِتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ اتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، حَمَلَهُمْ عَلَى اَنْ سَفَكُوْا دِمَائَهُمْ وَ اسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ظلم سے بچو اس لئے کہ ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کا باعث ہوگا اور بخل سے بچو اس لئے کہ بخل نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر ڈالا۔ بخل نے ان لوگوں کو خونریزی اور محرمات کو حلال کرنے پر برانگیختہ کیا۔"

(٢٠٤) ﴿وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضى الله عنه اَنَّ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَتُؤَدَّنَّ الْحُقُوقُ اِلَى اَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ﴾ (رواه مسلم)

ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن حقوق، اصحاب حقوق کو ملکر رہیں گے یہاں تک کہ بے سینگ بکری کو سینگ والی بکری سے بدلہ دلایا جائے گا۔

(٢٠٥) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ عَنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَظْهُرِنَاوَ لَانَدْرِىْ مَا حَجَّةُ الْوَدَاعِ حَتّٰى حَمِدَ اللّٰهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ ذَكَرَ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ فَاَطْنَبَ فِىْ ذِكْرِهِ وَقَالَ: مَابَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَبِيٍّ اِلَّااَنْذَرَهُ اُمَّتَهُ اَنْذَرَهُ نُوحٌ وَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ بَعْدِهِ وَاِنَّهُ اَنْ يَخْرُجَ فِيْكُمْ فَمَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ شَانِهِ فَلَيْسَ يَخْفٰى عَلَيْكُمْ، اِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ، وَ اِنَّهُ اَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌاَلَا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَائَكُمْ وَ اَمْوَالَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِى بَلَدِكُمْ هٰذَا فِىْ شَهْرِكُمْ هٰذَا، اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟ قَالُوْا نَعَمْ، قَالَ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثَلَاثًا، وَيْلَكُمْ اَوْ وَيْحَكُمْ اُنْظُرُوا لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِىْ كُفَّاراً يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ﴾(رواه البخارى و روى مسلم بعضه)

ترجمہ: ''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم حجۃ الوداع کا تذکرہ کر رہے تھے رسول اللہ ﷺ ہم میں موجود تھے، ہم جانتے نہیں تھے کہ حجۃ الوداع کیا ہے (ہم اس بحث میں تھے) کہ رسول اللہ ﷺ نے حمد وثناء کے بعد مسیح دجال کا ذکر فرمایا اور خوب وضاحت کے ساتھ فرمایا کہ اللہ نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس نے اپنی امت کو مسیح دجال (کے فتنہ) سے ڈرایا ہے، چنانچہ نوح علیہ السلام اور ان کے بعد آنے والے انبیاء علیہم السلام نے بھی ڈرایا (یاد رکھو) اگر وہ تمہارے ہوتے ہوئے نکل پڑا تو تم پر اس کا معاملہ مخفی نہیں رہے گا اس لئے کہ تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے۔ اور اس کی داہنی آنکھ کانی ہے جیسا کہ پھولا ہوا انگور ہوتا ہے (یاد رکھو) اللہ نے تم پر تمہارے خون و مال حرام کردیئے ہیں جس طرح کہ تمہارے اس دن کو حرمت عطاء کی ہے اس شہر میں اور اس مہینے کو حرمت بخشی ہے۔ خبردار! کیا میں نے احکام خداوندی تم تک پہنچا دیئے ہیں؟ سب نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے تین دفعہ فرمایا: اے اللہ گواہ ہو جا۔ تمہارے لئے ہلاکت ہو یا (راوی کو شک ہے) افسوس ہو خوب غور کرلو کہ میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردنوں کو مارنے لگو''

(٢٠٦) ﴿عَنْ عَائِشَةَ رضى الله عنها اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ: قَالَ: "مَنْ ظَلَمَ قِيْدَ شِبْرٍ مِنَ الاَرْضِ طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ اَرْضِيْنَ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایک بالشت زمین ناحق لیتا ہے اس کو (قیامت کے دن) سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔''

(٢٠٧) ﴿عَنْ اَبِى مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ اللّٰهَ لَيُمْلِىْ لِلظَّالِمِ فَاِذَا اَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَاَ "وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِىَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهُ اَلِيْمٌ

ترجمہ: ''حضرت ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ ظالم کو مہلت دیتا ہے لیکن جب پکڑے گا تو پھر چھوڑے گا نہیں، پھر آپ نے قرآن پاک کی تلاوت فرمائی (جس کا مطلب یہ ہے کہ) اور تمہارا پروردگار جب نافرمان بستیوں کو پکڑا

شَدِيْدٌ﴾ (متفق عليه)

کرتا ہے تو اس کی پکڑ اس طرح کی ہوتی ہے۔ بے شک اس کی پکڑ دکھ دینے والی اور سخت ہے۔''

(۲۰۸) ﴿عَنْ مُعاذٍ رضى الله عنه قَالَ: بَعَثَنِي رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ: "اِنَّکَ تَأتِي قَوْمًا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَادْعُهُمْ اِلٰى شَهَادَةِ اَنْ لاَاِلٰهَ اِلا اللّٰهُ، وَاَنِّي رَسولُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوا لِذٰلِکَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلوٰاتٍ فِي كُلِّ يَومٍ وَلَيلَةٍ، فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَ قَةً تُوْخَذُ مِنْ أَغْنِيَاءِ هِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَآءِ هِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذَالِكِ فَاِيَّاکَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے (حاکم بناکر) بھیجا آپ نے وصیت فرمائی کہ تو اہل کتاب کے پاس جائے گا تو ان کو اس بات کی دعوت دینا ہوگی کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، اگر وہ اس بات کو تسلیم کرلیں تو انہیں بتایئے کہ اللہ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں، اگر وہ اس کو بھی مان لیں تو انہیں بتایئے کہ اللہ نے ان پر (ان کے مال) میں زکوٰۃ فرض کی ہے۔ مالداروں سے لیکر فقیروں میں تقسیم کی جائے گی، اگر وہ اس کو بھی مان لیں، تو تجھے ان کے عمدہ مالوں سے احتراز کرنا ہوگا اور مظلوم کی بد دعاء سے بچنا، اس لئے کہ اس کی دعاء اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا۔''

(۲۰۹) ﴿عَنْ اَبِیْ حُمَيْدٍ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: "اِسْتَعْمَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ رَجُلاً مِنَ الاَزْدِيُقَالُ لَهُ: ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ: هٰذَا لَكُمْ، وَهٰذَا اُهْدِیَ اِلَیَّ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ عَلَى الْمِنبَرِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: "أَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ مِنكُمْ عَلَى الْعَمَلِ مِمَّا وَلاَنِیَ اللّٰهُ، فَيَأْتِیْ فَيَقُوْلُ: هٰذَا لَكُمْ، وَهٰذَا هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ اِلَیَّ، أَفَلاَ جَلَسَ فِیْ بَيْتِ أَبِيْهِ أَوْ اُمِّهٖ حَتّٰى تَأْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ اِنْ كَانَ صَادِقاً، وَاللّٰهِ لاَيَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئاً بِغَيْرِحَقِّهٖ اِلَّا لَقِیَ اللّٰهَ تَعَالٰى، يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَلاَ أَعْرِفَنَّ اَحَدًا مِنْكُمْ لَقِیَ اللّٰهَ يَحْمِلُ بَعِيْرًا لَهُ رُغَاءٌ، أَوْ بَقَرَةً لَهَاخُوَارٌ، أَوْشَاةً

ترجمہ: ''حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ازد قبیلہ کے ایک آدمی کو جو ابن اللتبیہ کے لقب کے ساتھ معروف تھا، زکوٰۃ کا عامل بنا کر بھیجا، جب وہ (واپس) آیا تو اس نے کہا یہ تمہارا مال ہے اور اتنا مال مجھے بطور ہدیہ کے دیا گیا ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور حمد و ثناء کے بعد فرمایا: امابعد! میں تم میں سے ایک آدمی کو ایسے کام کی ذمہ داری سونپتا ہوں جس کی ذمہ داری اللہ نے مجھ پر ڈالی ہے تو وہ آکر کہتا ہے۔ یہ تمہارا مال ہے اور یہ میرا ہدیہ ہے۔ وہ کیوں اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھر میں نہ بیٹھا رہا (میں دیکھتا) کہ کس طرح اس کے پاس ہدیہ کا مال آتا۔ اگر وہ سچا ہوتا تو اللہ کی قسم تم میں سے کوئی آدمی ناحق مال نہیں لے گا مگر قیامت کے دن اس کو اٹھائے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا۔ پس میں تم میں سے کسی کو نہ پاؤں کہ وہ سوار کرائے ہوئے اللہ کی بارگاہ میں آئے اور اونٹ بڑ بڑا رہا ہوگا یا گائے آواز

تَیْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی رُئِیَ بَیَاضُ إِبْطَیْهِ فَقَالَ: "اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ" ثَلَاثًا﴾ (متفق علیہ)

کرتی یا بکری آواز کرتی ہوئی۔ پھر آپ نے ہاتھوں کو اتنا بلند کیا کہ آپ ﷺ کے بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی۔ اور فرمایا: اے اللہ میں نے (تیرا حکم) پہنچا دیا۔"

(۲۱۰) ﴿عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ مَظْلَمَةٌ لِأَخِیْهِ مِنْ عِرْضِهِ اَوْمِنْ شَیْءٍ فَلْیَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْیَوْمَ قَبْلَ اَنْ لَا یَكُوْنَ دِیْنَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ اِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِهِ، وَاِنْ لَمْ یَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَیِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَیْهِ﴾ (رواہ البخاری)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص کا کسی مسلمان (اس کے بھائی کا حق ہو مثلاً) عزت یا اسی طرح کی کوئی اور چیز تو ضروری ہے کہ آج ہی اس سے معافی طلب کرلے اس سے پہلے کہ نہ اس کے پاس دینار رہیں گے نہ درہم، اگر اس کے نیک اعمال ہوں گے تو اس کے ظلم کے مطابق اس سے نیکیاں لی جائیں گی۔ اور اگر ظالم کی نیکیاں نہیں ہیں تو مظلوم کی برائیوں کو ظالم کے حساب میں لکھ دیا جائے گا۔"

(۲۱۱) ﴿عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسَلَّمَ قَالَ: "اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَیَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَمَا نَهَی اللّٰهُ عَنْهُ﴾ (متفق علیہ)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمان وہ شخص ہے کہ اس کی زبان اور اس کے ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ شخص ہے جو منہیات کو چھوڑ دے۔"

(۲۱۲) ﴿وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ عَلٰی ثَقَلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ یُقَالُ لَهُ: كِرْكِرَةُ فَمَاتَ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "هُوَ فِی النَّارِ فَذَهَبُوْا یَنْظُرُوْنَ اِلَیْهِ فَوَجَدُوْا عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا﴾ (رواہ البخاری)

ترجمہ: "حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے سامان پر ایک آدمی متعین تھا جس کو کِرْکِرَہ کے نام سے پکارا جاتا تھا وہ فوت ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ دوزخ میں ہے صحابہ کرام اس کے بارے میں تفتیش کرتے اس کے گھر پہنچے تو انہوں نے ایک چادر کو پایا جس کو اس نے چوری کیا تھا۔"

(۲۱۳) ﴿عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ نُفَیْعِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَیْئَتِهِ یَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالاَرْضَ السَّنَةُ اِثْنَاعَشَرَشَهْراً: مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ، ثَلَاثٌ مُتَوَالِیَاتٌ: ذُوالْقَعْدَةِ، وَذُوالْحِجَّةِ، وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِیْ بَیْنَ جُمَادٰی وَ

ترجمہ: "حضرت ابوبکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: زمانہ واپس آگیا ہے اپنی اس ہیئت کے مطابق جس پر اللہ پاک نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا تھا، سال بارہ ماہ کا ہے جس میں چار ماہ حرمت والے ہیں، تین مسلسل ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور مضر قبیلہ کا رجب مہینہ جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان ہے، آپ نے پوچھا یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے

شَعْبَانَ، اَیُّ شَهْرٍ هٰذَا؟ قُلْنَا: اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ: اَلَيْسَ ذِی الْحِجَّةِ؟ قُلْنَا: بَلٰى قَالَ: فَاَیُّ بَلَدٍ هٰذَا؟ قُلْنَا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِاسْمِهِ قَالَ: اَلَيْسَ الْبَلْدَةَ؟ قُلْنَا: بَلٰى، قَالَ فَاَیُّ يَوْمٍ هٰذَا؟ قُلْنَا: اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ فَقَالَ: اَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ؟ قُلْنَا بَلٰى، قَالَ: فَاِنَّ دِمَآءَ كُمْ وَ اَمْوَالَكُمْ وَ اَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِیْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِیْ شَهْرِكُمْ هٰذَا وَ سَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْاَلُكُمْ عَنْ اَعْمَالِكُمْ، اَلَا فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ كُفَّاراً يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، اَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يَبْلُغُهُ اَنْ يَكُوْنَ اَوْعٰى لَهُ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهُ" ثُمَّ قَالَ: "اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ﴾ (متفق علیه)

کہا اللہ پاک اور اس کے رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں، آپ خاموش رہے، ہم نے خیال کیا کہ آپ اس کا کوئی اور نام تجویز فرمائیں گے، آپ نے فرمایا کیا ذوالحجہ کا مہینہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں، آپنے پوچھا یہ کون سا شہر ہے، ہم نے جواب دیا اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ خاموش ہو گئے، ہم نے خیال کیا کہ آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے، آپ نے فرمایا کیا یہ شہر حرمت والا نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں! پھر آپ نے پوچھا یہ کون سا دن ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور اس کے رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں، آپ خاموش رہے۔ ہم نے خیال کیا آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے آپ نے فرمایا کیا یہ یوم النحر نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے فرمایا تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں تم پر حرام ہیں جس طرح تمہارا یہ دن، تمہارا یہ شہر، تمہارا یہ مہینہ حرام ہے اور تم اپنے پروردگار سے ملوگے وہ تمہارے اعمال کے متعلق سوال کریں گے، خبردار! میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ خبردار جو موجود ہیں وہ غائب لوگوں کو پہنچا دیں تاکہ وہ لوگ جن کو پیغام پہنچے گا ان میں کچھ لوگ سننے والوں سے زیادہ محفوظ رکھیں، پھر آپ نے فرمایا خبردار! کیا میں نے احکام کو پہنچا دیا؟ خبردار! کیا میں نے احکام کو پہنچا دیا؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ گواہ ہو جا!۔"

(۲۱۴) ﴿وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اِيَاسِ ابْنِ ثَعْلَبَةَ الْحَارِثِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنِهِ، فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ، وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ، فَقَالَ رَجُلٌ: وَ اِنْ كَانَ شَيْئاً يَسِيْراً يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: وَ اِنْ قَضِيْباً مِنْ اَرَاكٍ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوامامہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص (جھوٹی) قسم کے ساتھ کسی مسلمان کے حق کو پکڑ لیتا ہے اللہ نے اس کے لئے جہنم کو واجب کر دیا اور جنت کر حرام کر دیا۔ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ اگرچہ معمولی چیز ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا اگرچہ پیلو کے درخت کی ایک شاخ ہی کیوں نہ ہو۔"

(۲۱۵) ﴿عَنْ عَدِیِّ بْنِ عُمَيْرَةَ رضی اللہ عنہ

ترجمہ: "حضرت عدی بن عمیرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

قَالَ: "سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ يَقُوْلُ: "مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مَخِيْطاً فَمَا فَوْقَهُ، كَانَ غُلُوْلاً يَأْتِيْ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ اَسْوَدُ مِنَ الاَنْصَارِ، كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِقْبَلْ عَنِّيْ عَمَلَكَ قَالَ: "وَ مَالَكَ قَالَ: سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: "وَاَنَا اَقُوْلُهُ الآنَ من اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلٰى عَمَلٍ فَلْيَجِئْ بِقَلِيْلِهِ وَكَثِيْرِهِ فَمَا اُوْتِيَ مِنْهُ اَخَذَ وَ مَا نُهِيَ عَنْهُ انْتَهٰى﴾ (رواه مسلم)

(٢١٦) ﴿عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ اَقْبَلَ نَفَرٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ فَقَالُوْا: فُلاَنٌ شَهِيْدٌ، وَفُلاَنٌ شَهِيْدٌ، حَتّٰى مَرُّوْا عَلٰى رَجُلٍ فَقَالُوْا: فُلاَنٌ شَهِيْدٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ: "كَلاَّ اِنِّيْ رَاَيْتُهُ فِي النَّارِ فِيْ بُرْدَةٍ غَلَّهَا اَوْ عَبَاءَةٍ﴾ (رواه مسلم)

(٢١٧) ﴿عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ الْحَارِثِ بْنِ رِبْعِيٍّ رضى الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ اَنَّهُ قَامَ فِيْهِمْ، فَذَكَرَ لَهُمْ اَنَّ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالاِيْمَانَ بِاللّٰهِ اَفْضَلُ الاَعْمَالِ، فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تُكَفَّرُ عَنِّيْ خَطَايَايَ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ: "نَعَمْ اِنْ قُتِلْتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ" ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ كَيْفَ قُلْتَ؟ قَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَتُكَفَّرُ عَنِّيْ خَطَايَايَ؟ فَقَالَ

میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ تم میں سے جس انسان کو ہم کسی ملازمت پر متمکن کریں وہ ہم سے سوئی کے برابر یا اس سے زیادہ کسی چیز کو چھپائے گا تو یہ خیانت ہے جس کو قیامت کے دن لانا پڑیگا۔ چنانچہ آپ کی طرف انصار قبیلہ سے سیاہ فام ایک آدمی کھڑا ہوا، گویا کہ میں اس کو دیکھ رہا ہوں، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ سے استعفیٰ لے لیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا ہوا؟ اس نے عرض کیا میں نے آپ سے سنا ہے کہ آپ ایسے ایسے فرما رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا میں اب بھی کہتا ہوں کہ ہم جس شخص کو کسی کام کی ذمہ داری سونپیں گے تو اس کو قلیل اور کثیر سب کچھ حاضر کرنا پڑیگا۔ پھر جو مال اسے دیا جائے وہ پکڑ لے اور جس سے روکا جائے اس سے باز رہے"

ترجمہ: "حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب خیبر کا دن ہوا تو آپ کے صحابہ میں سے ایک جماعت آئی انہوں نے عرض کیا فلاں شہید، اور فلاں شہید ہے یہاں تک کہ وہ ایک آدمی کے پاس سے گذرے اور کہا فلاں بھی شہید ہے، اس پر نبی ﷺ نے فرمایا بالکل نہیں میں نے اس کو جہنم میں دیکھا ہے ایک چادر یا ایک عباء کی وجہ سے جس کی اس نے خیانت کی تھی۔"

ترجمہ: "حضرت ابوقتادۃ رسول اللہ ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ صحابہ کرام میں (خطبہ دینے) کے لئے کھڑے ہوئے، آپ نے فرمایا: "جہاد فی سبیل اللہ اور ایمان باللہ تمام اعمال سے افضل ہے" ایک آدمی کھڑا ہوا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! بتایئے اگر میں اللہ کے راستہ میں قتل ہو جاؤں کیا میرے گناہ مجھ سے دور ہو جائیں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں اگر تو اللہ کے راستہ میں شہید ہو جائے جب کہ تو صبر کرنے والا، طلب ثواب کرنے والا، آگے بڑھنے والا ہو، پیٹھ پھیرنے والا نہ ہو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے پوچھا تم نے کیا کہا تھا؟ اس نے عرض کیا بتایئے اگر میں اللہ کی راہ میں شہید ہو جاؤں تو کیا میرے گناہ مجھ سے دور ہو جائیں گے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں اگر تو

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ: نَعَمْ اِنْ قُتِلْتَ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَیْرُ مُدْبِرٍ اِلَّا الدَّیْنَ فَاِنَّ جِبْرَائِیْلَ قَالَ لِیْ ذَالِکَ﴾ (رواہ مسلم)

قتل ہو جائے اور تو صبر کرنے والا، ثواب کا ارادہ رکھنے والا، جنگ کی طرف متوجہ ہونے والا، اور پشت پھیرنے والا نہ ہو۔ ہاں قرض معاف نہیں ہوگا۔ جبرائیل نے مجھ سے یہ بات کہی ہے۔''

(۲۱۸) ﴿عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ قَالَ: "اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ؟ قَالُوْا: اَلْمُفْلِسُ فِیْنَا مَنْ لاَ دِرْھَمَ لَہٗ وَلاَمَتَاعَ فَقَالَ: "اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّاْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ بِصَلٰوةٍ وَصِیَامٍ وَزَکٰوةٍ وَیَاْتِیْ" وَقَدْشَتَمَ ھٰذَا، وَقَذَفَ ھٰذَ اوَ اَکَلَ مَالَ ھٰذَا، وَسَفَکَ دَمَ ھٰذَا، وَضَرَبَ ھٰذَا، فَیُعْطٰی ھٰذَا مِنْ حَسَنَاتِہٖ، وَھٰذَا مِنْ حَسَنَاتِہٖ، فَاِنْ فَنِیَتْ حَسَنَاتُہٗ قَبْلَ اَنْ یُّقْضٰی مَاعَلَیْہِ اُخِذَ مِنْ خَطَایَاھُمْ فَطُرِحَتْ عَلَیْہِ ثُمَّ طُرِحَ فِی النَّارِ﴾ (رواہ مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا مفلس ہم اس شخص کو سمجھتے ہیں جس کے پاس روپیہ پیسہ، مال ومتاع نہ ہو۔ آپ نے فرمایا میری امت میں مفلس وہ انسان ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ، زکوۃ اعمال کے ساتھ آئیگا لیکن کسی کو گالی دی ہے، کسی پر تہمت طرازی کی ہوگی اور کسی کا مال کھایا، کسی کا خون گرایا اور کسی کو مارا ہوگا، تو اس مظلوم کو اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی اور دوسرے کو بھی اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی، اگر اس کے مظالم کی ادائیگی سے قبل اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو ان مظلوموں کی غلطیاں اس پر پھینک دی جائیں گی اور اسے جہنم میں گرا دیا جائے گا۔''

(۲۱۹) ﴿عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَاِنَّکُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَیَّ، وَلَعَلَّ بَعْضَکُمْ اَنْ یَّکُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِہٖ مِنْ بَعْضٍ، فَاَقْضِیْ لَہٗ بِنَحْوِمَا اَسْمَعُ فَمَنْ قَضَیْتُ لَہٗ بِحَقِّ اَخِیْہِ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَہٗ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ﴾ (متفق علیہ)

"اَلْحَنَ" اَیْ اَعْلَمَ.

ترجمہ: ''حضرت ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا: بے شک میں انسان ہوں اور تم اپنے تنازعات میرے پاس لاتے ہو اور شاید تم میں کچھ لوگ دلیل کے لحاظ سے دوسرے لوگوں سے زیادہ تیز اور اثر انداز ہوں، چنانچہ میں اس کی بات سن کر اس کے حق میں فیصلہ کر دیتا ہوں پس جس شخص کو فیصلہ میں اس کے بھائی کا حق مل جائے تو گویا میں نے اس کو آگ کا ٹکڑا دیا ہے۔ الحن زیادہ عالم، ہوشیار، چرب زبان۔''

(۲۲۰) ﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ: لَنْ یَّزَالَ الْمُؤْمِنُ فِیْ فُسْحَةٍ مِنْ دِیْنِہٖ مَالَمْ یُصِبْ دَمًا حَرَاماً﴾ (رواہ البخاری)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمن جب تک حرام خون کو نہ گرائے وہ اپنے دین (کے ضوابط) کے لحاظ سے آزادی میں رہتا ہے۔''

(۲۲۱) ﴿عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِیَّةِ وَھِیَ

ترجمہ: ''حضرت خولہ بنت عامر انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (حضرت

اِمْرَاۃُحَمْزَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَعَنْھَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: "اِنَّ رِجَالاً یَتَخَوَّ ضُوْنَ فِیْ مَالِ اللّٰہِ بِغَیْرِ حَقٍّ فَلَھُمُ النَّارُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ﴾ (رواہ البخاری)

حمزۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی ہیں) بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ کچھ لوگ اللہ کے مال میں ناحق تصرف کرتے ہیں ان کے لئے قیامت کے دن جہنم ہے۔"

(۲۷) بَابُ تَعْظِیْمِ حُرُمَاتِ الْمُسْلِمِیْنَ و بَیَانِ حُقُوْقِھِمْ وَالشَّفَقَۃِ عَلَیْھِمْ وَ رَحْمَتِھِمْ

مسلمانوں کی حرمتوں کی تعظیم نیز ان پر شفقت، رحمت کرنے اور ان کے حقوق کا بیان

(۹۷) قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَمَنْ یُعَظِّمْ حُرُمَاتِ اللّٰہِ فَھُوَ خَیْرٌ لَّہُ عِنْدَ رَبِّہٖ﴾ (حج: ۳۰)

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے: "جو اللہ کے احکامات کی وقعت کرے گا وہ اس کے پروردگار کے نزدیک بہتر ہے۔"

(۹۸) وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَمَنْ یُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰہِ فَاِنَّھَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ﴾ (حج: ۳۲)

ترجمہ: اور ارشاد خداوندی ہے: "اور جو شخص ادب کی چیزوں کی جو خدا نے مقرر کی ہیں عظمت رکھے تو یہ فعل دلوں کی پرہیز گاری میں سے ہے۔"

(۹۹) وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَاخْفِضْ جَنَاحَکَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ﴾ (حجر: ۸۸)

ترجمہ: نیز فرمایا: "اور مؤمنین سے خاطر و تواضع کے ساتھ پیش آنا۔"

(۱۰۰) وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَیْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِی الاَرْضِ فَکَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعاً وَ مَنْ أَحْیَا ھَا فَکَاَنَّمَا أَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعاً﴾ (مائدہ: ۳۲)

ترجمہ: نیز ارشاد فرمایا: "جو شخص کسی کو ناحق قتل کرے گا (یعنی) بغیر اس کے کہ جان کا بدلہ لیا جائے یا ملک میں خرابی کرنے کی سزا دی جائے۔ اس نے گویا تمام لوگوں کو قتل کیا اور جو اس کی زندگی کا موجب ہوا تو گویا تمام لوگوں کی زندگی کا موجب ہوا۔"

(۲۲۲) ﴿عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: "قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ کَا لْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُہُ بَعْضًاوَ شَبَّکَ بَیْنَ اَصَابِعِہٖ﴾ (متفق علیہ)

ترجمہ: "حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مؤمن (دوسرے) مؤمن کے لئے مثل مکان کے ہے کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط رکھتا ہے۔ (مثال دیتے ہوئے) آپ نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالا۔"

(۲۲۳) ﴿وَعَنْہ قَالَ: قَال رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ: "مَنْ مَرَّفِیْ شَیْءٍ مِنْ مَسَاجِدِنَا

ترجمہ: "حضرت ابوموسیٰ اشعری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ہماری مسجدوں، بازاروں سے تیر وغیرہ لیکر گذرے تو

أَوْأَسْوَاقِنَاوَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ أَوْلِيَقْبِضْ عَلٰى نِصَالِهَابِكَفِّهِ اَنْ يُصِيبَ اَحَدًامِنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْهَابِشَيْءٍ﴾ (متفق عليه)

اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس کے اگلے تیز حصے کو روک لے یا اس کو ہاتھ میں کرے تا کہ کسی مسلمان کو اس سے کوئی تکلیف نہ پہنچے۔"

(۲۲۴) ﴿عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعٰى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهْرِ وَالْحُمّٰى﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں کی مثال باہم مؤدت و الفت، رحمت و شفقت کرنے میں مثل جسم کے ہے جب اس کے ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو اس کا تمام جسم بیداری اور بخار کی کیفیت میں مبتلا رہتا ہے۔"

(۲۲۵) ﴿وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَبَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رضی الله عنهما وَعِنْدَهُ الاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ، فَقَالَ الاَقْرَعُ: اِنَّ لِيْ عَشْرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ اَحَدًا، فَنَظَرَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: مَنْ لاَ يَرْحَمُ لاَ يُرْحَمُ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو چوما (اس وقت) آپ ﷺ کے پاس اقرع بن حابس بھی تھے۔ انہوں نے کہا بے شک میرے دس بچے ہیں میں نے ان میں سے کبھی کسی ایک کو بھی نہیں چوما۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا: جو شخص کسی پر رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں ہوتا۔"

(۲۲۶) ﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَدِمَ نَاسٌ مِنَ الْاَعْرَابِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ فَقَالُوْا: اَتُقَبِّلُوْنَ صِبْيَانَكُمْ؟ فَقَالَ نَعَمْ قَالُوْا: لٰكِنَّاوَاللّٰهِ مَانُقَبِّلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ: "أَوَأَمْلِكُ اِنْ كَانَ اللّٰهُ نَزَعَ مِنْ قُلُوْبِكُمُ الرَّحْمَةَ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ چند اعرابی نبی ﷺ کی خدمت میں آکر کہنے لگے کیا تم اپنے بچوں کو چومتے ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، انہوں نے کہا: لیکن ہم بخدا نہیں چومتے (اس پر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں اس کا ذمہ دار ہوں اگر اللہ نے تمہارے دلوں سے رحمت کو چھین لیا ہے۔"

(۲۲۷) ﴿عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ: "مَنْ لاَّيَرْحَمُ النَّاسَ لاَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت جریر بن عبداللہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ پاک بھی اس پر رحم نہیں کرتے۔"

(۲۲۸) ﴿عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عليه وسلم قَالَ: "اِذَاصَلّٰى اَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَالسَّقِيْمَ

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا: کہ جب کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو تخفیف کرے اس لئے کہ ان میں کمزور، بیمار، بوڑھے اور ایک روایت میں

وَالْكَبِيْرَ وَاِذَاصَلّٰى اَحَدُكُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْيُطَوِّلْ مَاشَاءَ﴾ (متفق عليه)

وفي روا ية: "وَذَا الْحَاجَةِ."

(۲۲۹) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رضى الله تعالىٰ عنها قَالَتْ: اِنْ كَانَ رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ: لَيَدَعُ العَمَلَ وَ هُوَ يُحِبُّ اَنْ يَّعْمَلَ بِهٖ، خَشْيَةَ اَنْ يَّعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيُفْرَضُ عَلَيهِمْ﴾ (متفق عليه)

(۲۳۰) ﴿وَعَنْهَا رضى الله عنها قَالَتْ: نَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ عَنِ الوِصَالِ رَحْمَةً لَّهُمْ فَقَالُوْا: اِنَّکَ تُوَاصِلُ فَقَالَ: اِنِّیْ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنِّى اَبِيْتُ يُطْعِمُنِىْ رَبِّى وَيَسْقِيْنِىْ﴾ (متفق عليه)

مَعْنَاهُ: يَجْعَلُ فِيَّ قُوَّةَ مَنْ أَكَلَ وَ شَرِبَ.

(۲۳۱) ﴿وَعَنْ اَبِى قَتَادَةَ الْحَارِثِ بْنِ رِبْعِيِّ رضى الله عنه قال: قَالَ رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ: "اِنِّى لَاَقُوْمُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَ اُرِيْدُ اَنْ اُطَوِّلَ فِيْهَا فَاَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاَتَجَوَّزُفِىْ صَلٰوتِىْ كَرَاهِيَةَ اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمِّهٖ﴾ (رواه البخارى)

(۲۳۲) ﴿وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضى الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ: "مَنْ صَلّٰى صَلٰوةَ الصُّبْحِ وَهُوَ فِىْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلاَ يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَيْءٍ، فَاِنَّهٗ مَنْ يَّطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَىْءٍ يُدْرِكْهُ، ثُمَّ يَكُبُّهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ فِىْ نَارِ جَهَنَّمَ﴾ (رواه مسلم)

(۲۳۳) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ

حاجت مند ہوتے ہیں جب کوئی شخص اکیلا نماز پڑھے تو جس قدر چاہے لمبی کرے۔"

اور ایک روایت میں "وذو الحاجة" کے الفاظ بھی ہیں۔

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کسی کام کو چھوڑ دیتے حالانکہ آپ اس کو کرنا پسند فرماتے اس لئے کہ لوگوں کے عمل کرنے سے کہیں وہ ان پر فرض نہ ہو جائے۔"

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے صحابہ کو ان پر شفقت کرتے ہوئے وصال سے منع فرمایا (یعنی دو روزوں کے درمیان رات کو بھی کچھ نہ کھایا پیا جائے) صحابہ نے عرض کیا آپ تو وصال کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہاری طرح نہیں ہوں میں رات گذارتا ہوں اس طرح کہ مجھے میرا پروردگار کھلاتا پلاتا ہے (مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ میں اس شخص کی طرح طاقت پیدا کردیتا ہے جو کھاتا پیتا ہے)"

ترجمہ: "حضرت ابوقتادہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فرماتے ہیں: کہ میں نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہوں اور میرا خیال ہوتا ہے کہ میں لمبی نماز پڑھاؤں گا لیکن کسی بچے کی رونے (کی آواز) کو سنکر اپنی نماز مختصر کردیتا ہوں اس بات کو ناپسند جانتے ہوئے کہ اس کی والدہ کو پریشان کروں۔"

ترجمہ: "حضرت جندب بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ کی حفاظت میں ہے۔ پس ضروری ہے کہ اللہ پاک تم کو کسی چیز کے ساتھ اپنی حفاظت سے نہ نکالے اس لئے کہ جس شخص کو اللہ نے کسی چیز کی وجہ سے اپنے ذمہ سے نکال دیا اللہ پاک اس کو پکڑینگے۔ پھر اس کو منہ کے بل دوزخ کی آگ میں گرادیں گے۔"

ترجمہ: "حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَايَظْلِمُهٗ، وَلاَ يُسْلِمُهٗ مَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾
(متفق عليه)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اس پر ظلم کرے نہ اس کی مدد چھوڑ کر دشمنوں کے حوالہ کرے۔ جو شخص اپنے بھائی کی حاجت پوری کرتا ہے اللہ اس کی حاجت پوری کرتا ہے۔ اور جو شخص کسی مسلمان کی تکلیف کو دور کرتا ہے اللہ اس سے اس کی وجہ سے قیامت کی مصیبتوں کو دور فرمائے گا اور جو شخص کسی مسلمان پر پردہ ڈالتا ہے اللہ پاک قیامت کے دن اس پر پردہ ڈالے گا۔"

(۲۳۴) ﴿وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضى الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَخُوْنُهٗ وَلاَ يَكْذِبُهٗ وَلاَ يَخْذُلُهٗ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ عِرْضُهٗ وَمَالُهٗ وَدَمُهٗ اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا، بِحَسْبِ امْرِیءٍ مِنَ الشَّرِّاَنْ يَحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ﴾ (رواه الترمذى و قال حديث حسن)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس کی خیانت کرے، نہ اس سے جھوٹ بولے، نہ اس کی مدد چھوڑے، ایک مسلمان کی تمام چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں اس کی عزت اور اس کا مال اور اس کا خون حرام ہے۔ تقویٰ یہاں ہے آدمی کے لئے اتنی ہی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔"

(۲۳۵) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَحَاسَدُوْا وَلاَ تَنَاجَشُوْا وَلاَ تَبَاغَضُوْا وَلاَ تَدَابَرُوْا وَلاَ يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ، وَ كُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا. اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ، لاَ يَظْلِمُهٗ وَلاَ يَحْقِرُهٗ وَلاَ يَخْذُلُهٗ. اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا وَيُشِيْرُاِلٰى صَدْرِهٖ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ بِحَسْبِ امْرِیءٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ يَحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ ـ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ﴾
(رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپس میں حسد نہ رکھو اور نہ (خرید وفروخت میں) دھوکہ کرو اور نہ بغض رکھو اور نہ ایک دوسرے سے روگردانی کرو اور کسی کے سودے پر سودا نہ کرو، اللہ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اپنے بھائی پر ظلم کرے نہ اس کو حقیر جانے نہ اس کی مدد چھوڑے۔ تقویٰ یہاں ہے تین بار سینے کی طرف اشارہ کرکے فرمایا۔ کسی آدمی کے لئے اتنا شر ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ ایک مسلمان کی تمام چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں اس کا خون، اس کا مال اور اس کی عزت۔"

"النجش" أن يزيد فى ثمن سلعة ينادى عليها فى السوق و نحوه، و لا رغبة له فى شرائها بل يقصد أن يغرَّ غيره، و هذا حرام.

"نجش" کا مطلب یہ ہے کہ بازار یا اسی قسم کی اور جگہ میں نیلام کئے جانے والے سامان کی بڑھ کر قیمت لگانا جب کہ اس کو خود خریدنے میں رغبت نہ ہو بلکہ زیادہ بولی لگانے سے مقصد دوسرے کو دھوکے میں ڈالنا ہو۔ اور یہ حرام ہے۔

"و التدابُر" أن يعرض عن الانسان و يهجرُه و يجعله كالشئ الذى وراء الظهر و

اور "تَدَابُر" کے معنی یہ ہیں کہ انسان سے بے رخی برتی جائے

الدُبُر)

اور اسے چھوڑ دے اور اسے اس طرح کر دے جیسے کسی چیز کو پس پشت ڈال دیا جاتا ہے۔

(٢٣٦) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النّبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لاَ یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لأَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں: کہ تم میں کوئی مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اپنے بھائی کے لئے وہ چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔''

(٢٣٧) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رسولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ: "اُنْصُرْ اَخَاکَ ظَالِماً أَوْ مَظْلُوْماً فَقَالَ رَجُلٌ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْصُرُهٗ اِذَا کَانَ مَظْلُوْماً اَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ ظَالِماً کَیْفَ أَنْصُرُهٗ؟ قَالَ: "تَحْجُزُهٗ أَوْ تَمْنَعُهٗ مِنَ الظُّلْمِ فَاِنَّ ذَالِکَ نَصْرُهٗ﴾ (رواہ البخاری)

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کی مدد کر خواہ وہ ظالم ہے یا مظلوم۔ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر وہ مظلوم ہے تو میں اس کی مدد کروں لیکن اگر وہ ظالم ہے تو کیسے اس کی مدد کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اس کو ظلم کرنے سے باز رکھے یہی اس کی مدد ہے۔''

(٢٣٨) ﴿وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمُ قَالَ: "حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلاَمِ، وَعِیَادَةُ الْمَرِیْضِ، وَاِتّبَاعُ الْجَنَائِزِوَ اِجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَ تَشْمِیْتُ الْعَاطِسِ﴾ (متفق علیه)

وَ فِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلَمٍ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ سِتٌّ اِذَا لَقِیْتَهٗ فَسَلِّمْ عَلَیْهِ وَاِذَا دَعَاکَ فَأَجِبْهُ، وَ اِذَا اسْتَنْصَحَکَ فَانْصَحْ لَهٗ وَ اِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ، وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ، وَ اِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا، جنازوں کے ساتھ جانا، دعوت کو قبول کرنا، چھینکنے والے کو (یَرْحَمُکَ اللّٰهُ، کہہ کر) جواب دینا۔''

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ مسلمان کے چھ حقوق ہیں جب تو اس سے ملاقات کرے اس پر سلام کہہ اور جب وہ تجھے دعوت دے تو اس کو قبول کر اور جب وہ تجھ سے خیر خواہی چاہے تو اس کی خیر خواہی کر اور جب وہ چھینک لے الحمد للہ کہے اس کا جواب دے جب وہ بیمار ہو جائے عیادت کر اور جب فوت ہو جائے جنازہ کے ساتھ جا۔

(٢٣٩) ﴿وَعَنْ اَبِیْ عُمَارَةَ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِب رضی اللّٰه عنهما قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ بِسَبْعٍ وَ نَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: اَمَرَنَا بِعِیَادَةِ الْمَرِیْضِ، وَ اتّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَتَشْمِیْتِ الْعَاطِسِ،

ترجمہ: ''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سات کاموں کا حکم دیا اور سات کاموں سے منع کیا۔ ہمیں بیمار کی عیادت کرنے، جنازہ کے ساتھ جانے، چھینکنے والے کا جواب دینے، قسم اٹھانے والے کی قسم کو پورا کرنے، مظلوم کی مدد

وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ، وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ، وَاِجَابَةِ الدَّاعِيْ، وَاِفْشَاءِ السَّلَامِ. وَنَهَانَاعَنْ خَوَاتِيْمَ أَو تَخَتُّمٍ بِالذَّهَبِ وَشُرْبٍ بِالْفِضَّةِ وَ عَنِ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ وَ عَنِ الْقَسِّيِّ وَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَ الاِسْتَبْرَقِ وَ الدِّيْبَاجِ﴾ (متفق عليه)

وَ فِيْ رِوَايَةٍ وَ اِنْشَادِ الضَّالَّةِ فِي السَّبْعِ الْأُوَلِ.

"المياثر" بياء مثناة قبل الالف، و ثاء مثلثة بعدها، وهي جمع ميثرة و هي شئ يتخذ من حرير و يحشٰى قطناً أو غيره، و يجعل في السرج و كور البعير يجلس عليه الراكب، "القسي" بفتح القاف و كسر السين المهملة المشددة: و هي ثيابٌ تنسج من حرير و قطانٍ مخطلتين. "و انشاد الضالة" تعريفها)

کرنے، دعوت کرنے والے کی دعوت کو قبول کرنے، سلام کو عام کرنے کا حکم فرمایا اور سونے کی انگوٹھی پہننے، چاندی کے برتن میں پینے، سرخ ریشمی گدیلوں پر بیٹھنے اور قسی کے کپڑے پہننے، ریشم و استبرق اور دیباج پہننے سے منع فرمایا۔ اور ایک روایت میں پہلی سات باتوں میں گم شدہ چیز کے اعلان کرنے کا حکم فرمایا۔"

مَیَاثِر: یا پھر الف پھر ثا، یہ میثرۃ کی جمع ہے۔ یہ ایسی چیز ہے جس کو ریشم سے بنا کر روئی وغیرہ اس میں بھر دیتے ہیں (گدی) اور اس کو گھوڑوں کی کاٹھیوں اور اونٹوں کے کجاووں پر رکھا جاتا ہے۔ جس پر گھوڑے اور اونٹ پر سواری کرنے والا بیٹھتا ہے۔ قَسِّی: قاف پر زبر اور سین مشددہ پر زیر، ایسے کپڑے جو ریشم اور سوت سے ملا کر بناتے ہیں۔ اِنْشَادُ الضَّالَّةِ: اس کا مطلب یہ ہے کہ گمشدہ چیز کا اعلان اور تشہیر کرنا۔

(۲۸) بَابُ سَتْرِ عَوْرَاتِ الْمُسْلِمِيْنَ وَالنَّهْيِ عَنْ اِشَاعَتِهَا لِغَيْرِ ضَرُوْرَةٍ

مسلمانوں کے عیوب پر پردہ ڈالنا اور بلاضرورت ان کی تشہیر کرنے سے منع کرنا

(۱۰۱) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ﴾ (النور: ۱۹)

ترجمہ: "جو لوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ مؤمنوں میں بے حیائی (یعنی تہمت بدکاری کی خبر) پھیلے ان کو دنیا اور آخرت میں دکھ دینے والا عذاب ہوگا۔"

(۲٤۰) ﴿عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ قَالَ: "لَايَسْتُرُعَبْدٌ عَبْداً فِي الدُّنْيَا اِلَّاسَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: جو بندہ دوسرے بندے کی دنیا میں پردہ پوشی کرتا ہے اللہ قیامت کے دن اس پر پردہ ڈالے گا۔"

(۲٤۱) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ يَقُوْلُ: "كُلُّ اُمَّتِيْ مُعَافًى اِلَّا الْمُجَاهِرِيْنَ، وَاِنَّ مِنَ الْمُجَاهَرَةِ اَنْ يَّعْمَلَ الرَّجُلُ

ترجمہ: ضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے ہیں: میری تمام امت کو معاف کر دیا جائے گا مگر وہ لوگ جو خود اپنے عیوب کو آشکارا کرتے ہیں۔ ان کو آشکارا

بِاللَّیْلِ عَمَلاً، ثُمَّ یُصْبِحَ وَ قَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ فَیَقُوْلُ یَافُلاَنُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ کَذَا وَکَذَا، وَ قَدْ بَاتَ یَسْتُرُهٗ رَبُّهٗ، وَ یُصْبِحُ یَکْشِفُ سَتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ﴾ (متفق علیه)

کرنے کا مطلب یہ ہے کہ آدمی رات کو کوئی بدعملی کرتا ہے وہ صبح اٹھ کر تشہیر کرتا پھرتا ہے کہتا ہے او فلاں! میں نے گذشتہ رات فلاں فلاں غلط کام کیا حالانکہ اللہ نے اس پر پردہ ڈالا تھا لیکن وہ اللہ کے پردہ کو چاک کر رہا ہے۔

(۲٤۲) ﴿وَعَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَازَنَتِ الْاَمَةُ فَتَبَیَّنَ زِنَاهَا فَلْیَجْلِدْهَا الْحَدَّ، وَلَا یُثَرِّب عَلَیْهَا، ثُمَّ اِنْ زَنَتِ الثَّانِیَةَ فَلْیَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلاَ یُثَرِّبْ عَلَیْهَا، ثُمَّ اِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَلْیَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعَرٍ﴾ (متفق علیه)

التثریب: التوبیخ.

ترجمہ: ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب لونڈی زنا کرے اور اسکا زنا واضح ہو تو اس کو حد لگائی جائے اور ڈانٹ ڈپٹ نہ کی جائے۔ اگر پھر زنا کرے تو اس کو حد لگائی جائے اور ڈانٹ ڈپٹ نہ کی جائے۔ پھر اگر تیسری بار زنا کرے تو اس کو فروخت کرے اگرچہ بالوں کی رسی کے عوض کیوں نہ ہو۔“

تثریب: کے معنی ہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا۔

(۲٤۳) ﴿وعَنْهُ قَالَ: اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمُ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ خَمْراً قَالَ: "اِضْرِبُوْهُ" قَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ: فَمِنَّا الضَّارِبُ بِیَدِهٖ، وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهٖ، وَ الضَّارِبُ بِثَوْبِهٖ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: اَخْزَاکَ اللّٰهُ، قَالَ: "لَا تَقُوْلُوْا هٰکَذَا لَاتُعِیْنُوْا عَلَیْهِ الشَّیْطَانَ﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے مارو، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم میں سے بعض لوگ اسے ہاتھ سے مار رہے تھے اور بعض جوتے سے مار رہے تھے اور کچھ کپڑے سے مار رہے تھے جب وہ واپس لوٹا تو قوم میں سے کسی نے کہا: اللہ تجھے ذلیل کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یوں نہ کہو اس کے خلاف شیطان کی مدد نہ کرو۔“

(۲۹) بَابُ قَضَاءِ حَوَائِجِ الْمُسْلِمِیْنَ

مسلمانوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے کا بیان

(۱۰۲) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَافْعَلُوا الْخَیْرَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (الحج: ۷۷)

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے: ”اور نیک کام کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔“

(۲٤٤) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَرَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمُ قَالَ: اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُهٗ وَلَایُسْلِمُهٗ، مَنْ کَانَ فِیْ

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے اور نہ اس کی مدد کرنا چھوڑے، جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں

حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (متفق عليه)

ہوتا ہے اللہ اس کی ضرورتیں پوری فرماتا ہے۔ جو شخص کسی مسلمان سے کوئی مصیبت دور کرتا ہے اللہ اس سے اس کے سبب قیامت کے دن کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت کو دور فرماتا ہے۔ جو شخص کسی مسلمان پر پردہ ڈالتا ہے اللہ قیامت کے دن اس پر پردہ ڈالے گا۔''

(٢٤٥) ﴿وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا، نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِماً سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَاكَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ، وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ، وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِيْ بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَ يَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ اِلَّانَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ وَمَنْ بَطَّأَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مؤمن کی دنیاوی مصیبت کو دور کرے گا اللہ اس سے قیامت کے دن کی مصیبتوں سے ایک مصیبت کو دور فرمائیں گے اور جو شخص کسی تنگدست پر آسانی کرتا ہے اللہ پاک دنیا اور آخرت میں اس پر آسانی فرمائے گا۔ اللہ بندے کا مددگار رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کا مددگار رہتا ہے اور جو شخص علم حاصل کرنے کے لئے کسی راستہ پر چلتا ہے اللہ اس کا جنت کی طرف کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ اور جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت اور اس کے درس کے لئے اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہوں تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور رحمت خداوندی انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے ان کو اپنے گھیرے میں لے لیتے ہیں، اللہ پاک ان کا تذکرہ اپنے قریب رہنے والے فرشتوں میں فرماتے ہیں اور جس کے عمل نے اس کو پیچھے چھوڑ دیا اس کا نسب اس کو آگے نہیں لے جا سکے گا۔''

(٣٠) بَابُ الشَّفَاعَةِ

سفارش کا بیان

(١٠٣) قال اللّٰه تعالٰى: ﴿مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا﴾ (النساء: ٨٥)

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے: ''جو شخص نیک بات کی سفارش کرے تو اس کو اس (کے ثواب) میں حصہ ملے گا۔''

(٢٤٦) ﴿وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ طَالِبُ حَاجَةٍ اَقْبَلَ عَلٰى جُلَسَائِهٖ فَقَالَ: اِشْفَعُوْا

ترجمہ: ''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جب کوئی ضرورت مند انسان آتا تو آپ حاضرین مجلس کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے سفارش کرو تم کو ثواب

تُؤْجَرُوْا وَ يَقْضِي اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ مَا اَحَبَّ﴾ (متفق عليه) و في رواية: "مَاشَاءَ"

ملے گا اور اللہ اپنے پیغمبر کی زبان پر جو چاہتا ہے فیصلہ کرادیتا ہے۔ ایک روایت میں ہے جو چاہتا ہے۔''

(۲۴۷) ﴿عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فِيْ قِصَّةِ بَرِيْرَةَ وَزَوْجِهَا قَالَ: قَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَاجَعْتِهٖ؟ قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ تَأْمُرُنِيْ؟ قَالَ: اِنَّمَا اَشْفَعُ قَالَتْ لَا حَاجَةَ لِيْ فِيْهِ﴾ (رواه البخاري)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور اس کے خاوند کے واقعہ کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے بریرۃ سے فرمایا: اگر تو اپنے خاوند کے پاس واپس چلی جائے؟ (تو بہتر ہے) اس نے کہا یا رسول اللہ آپ مجھے حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ میں صرف سفارش کرتا ہوں اس نے کہا مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔''

(۳۱) بَابُ الْاِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ

لوگوں کے درمیان مصالحت کروانے کا بیان

(۱۰۴) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوَاهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ﴾ (النساء: ۱۱۴)

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے: ''ان لوگوں کی بہت سی مشورتیں (سرگوشیاں) اچھی نہیں ہاں (اس شخص کی مشورت اچھی ہوسکتی ہے) جو خیرات کرنے یا نیک بات کہنے یا لوگوں میں صلح کرنے کو کہے۔''

(۱۰۵) وَ قَالَ تَعَالٰى: ﴿وَالصُّلْحُ خَيْرٌ﴾ (النساء: ۱۲۸)

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے۔ ''اور صلح خوب (چیز) ہے۔''

(۱۰۶) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ﴾ (الانفال: ۱)

ترجمہ: نیز فرمایا: ''خدا سے ڈرو اور آپس میں صلح رکھو۔''

(۱۰۷) وَ قَالَ تَعَالٰى: ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ﴾ (الحجرات: ۱۰)

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے: ''مؤمن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں تو اپنے بھائیوں میں صلح کروادیا کرو۔''

(۲۴۸) ﴿عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ، كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ: تَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَ تُعِيْنُ الرَّجُلَ فِيْ دَآبَّتِهٖ فَتَحْمِلُهٗ عَلَيْهَا اَوْ تَرْفَعُ لَهٗ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ، وَ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ، وَ بِكُلِّ خُطْوَةٍ تَمْشِيْهَا اِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ وَ تُمِيْطُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ انسان کے ہر ایک جوڑ پر صدقہ ہے، جب سورج طلوع ہوتا ہے، دو انسانوں کے درمیان عدل وانصاف کرنا صدقہ ہے اور کسی انسان کی اس کی سواری کے بارے میں اس کی مدد کرنا اور اس کو سواری پر سوار کرنا یا اس سواری پر اس کے سامان کو رکھنا صدقہ ہے اور زبان سے اچھا کلمہ کہنا صدقہ ہے اور ہر وہ قدم جو نماز کی طرف اٹھتا ہے صدقہ ہے اور راستہ سے تکلیف دہ چیز کو دور کرنا صدقہ ہے۔''

صَدَقَةٌ﴾ (متفق علیه)

و معنی تعدل بینهما: تصلح بینهما بالعدل:

"تَعْدِلُ بَيْنَهما" کے معنی ہیں انصاف سے ان کے درمیان صلح کرادینا۔

(٢٤٩) ﴿وَعَنْ اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ عُقْبَةَ بْنِ اَبِیْ مُعَیْطٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِیْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَنْمِیْ خَيْراً أَوْ يَقُوْلُ خَيْراً﴾ (متفق علیه)

وَفِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ زِيَادَةٌ: قَالَتْ وَ لَمْ اَسْمَعْهُ يُرَخِّصُ فِیْ شَیْءٍ مِمَّا يَقُوْلُهُ النَّاسُ اِلَّا فِیْ ثَلَاثٍ: تَعْنِی الْحَرْبَ وَالْاِصْلَاحَ بَيْنَ النَّاسِ وَ حَدِيْثَ الرَّجُلِ اِمْرَأَتَهُ وَ حَدِيْثَ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا.

ترجمہ: ''حضرت ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، فرماتے تھے کہ وہ انسان جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان جھوٹ بول کر صلح کرواتا ہے اور نیکی کی بات پہنچاتا ہے یا اچھی بات کہتا ہے۔''

مسلم کی روایت میں ہے کہ اس نے بیان کیا کہ میں نے آپ سے نہیں سنا کہ (جھوٹ بولنے میں جیسا کہ عام طور پر لوگ بولتے ہیں) اجازت دی ہو البتہ تین چیزوں میں اجازت ہے لڑائی اور لوگوں کے درمیان صلح کروانے اور آدمی کا اپنی بیوی سے باتیں کرنا اور عورت کا اپنے خاوند سے گفتگو کرنے میں جھوٹ بولنا۔

(٢٥٠) ﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَ خُصُوْمٍ بِالْبَابِ عَالِيَةً اَصْوَاتُهُمَا وَاِذَا اَحَدُهُمَا يَسْتَوْضِعُ الْآخَرَ وَ يَسْتَرْفِقُهُ فِیْ شَیْءٍ وَهُوَ يَقُوْلُ: وَ اللّٰهِ لَا اَفْعَلُ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اَيْنَ الْمُتَاَلِّیْ عَلَی اللّٰهِ لَا يَفْعَلُ الْمَعْرُوْفَ؟"، فَقَالَ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَلَهُ اَیُّ ذَالِكَ اَحَبَّ﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دروازے کے باہر دو جھگڑنے والوں کی آواز کو سنا جن کی آوازیں بلند تھیں ان میں سے ایک دوسرے سے قرض کم کرنے کا سوال کر رہا تھا اور اس سے کچھ نرمی کا مطالبہ کر رہا تھا اور دوسرا کہہ رہا تھا اللہ کی قسم! میں ایسا نہیں کرونگا (اس حالت میں) رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم کھانے والا انسان کون ہے جو نیک کام کرنا نہیں چاہتا اس نے کہا یا رسول اللہ میں ہوں اور مقروض کے لئے جو وہ چاہتا ہے وہی ہے۔''

معنی "يستوضعه" يسأله أن يضع عنه بعض دَينه. "يسترفقه" يسأله الرفق. "والمتألی" الحالف.

"یستوضعہ" کے معنی ہیں کہ وہ اس سے قرض کی رقم میں کچھ کمی کرانا چاہتا تھا۔ اور "یسترفقہ" کا مطلب ہے اس سے نرمی کا سوال کرتا تھا۔ "متألی" کے معنی ہیں قسم اٹھانے والا۔

(٢٥١) ﴿وَعَنْ اَبِی الْعَبَّاسِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ اَنَّ بَنِیْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَرٌّ فَخَرَجَ رَسُوْ لُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ

ترجمہ: ''حضرت ابوعباس سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ خبر پہنچی کہ بنو عمرو بن عوف کے درمیان لڑائی ہوگئی ہے تو آپ ان کے درمیان صلح کروانے کے لئے چند رفقاء کی معیت میں تشریف لے گئے نبی ﷺ کو رکنا پڑا اور نماز کا

وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فِيْ اُنَاسٍ مَعَهُ، فَحُبِسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتِ الصَّلٰوةُ، فَجَاءَ بِلَالٌ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَافَقَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ! اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْحُبِسَ، وَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَهَلْ لَّكَ اَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ؟ قَالَ: نَعَمْ اِنْ شِئْتَ فَاَقَامَ بِلَالٌ الصَّلٰوةَ، وَتَقَدَّمَ اَبُوْبَكْرٍ فَكَبَّرَ وَكَبَّرَ النَّاسُ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ فِي الصُّفُوْفِ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ فَاَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيْقِ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَلْتَفِتُ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمَّا اَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيْقَ اِلْتَفَتَ، فَاِذَارَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَفَعَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَدَهُ فَحَمِدَ اللّٰهَ، وَرَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَرَاءَهُ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ، فَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى لِلنَّاسِ. فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ مَالَكُمْ حِيْنَ نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلٰوةِ اَخَذْتُمْ فِي التَّصْفِيْقِ؟ اِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ، مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَقُلْ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، فَاِنَّهُ لَا يَسْمَعُهُ اَحَدٌ حِيْنَ يَقُوْلُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ اِلَّا الْتَفَتَ. يَا اَبَابَكْرٍ مَامَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ حِيْنَ اَشَرْتُ اِلَيْكَ؟ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ: مَاكَانَ يَنْبَغِيْ لِاِ بْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ اَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴾ (متفق عليه)

معنى "حبس" أمسكوه ليضيفوه.

وقت ہوگیا۔ بلال رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا اے ابوبکر! رسول اللہ ﷺ کو کچھ دیر ہوگئی ہے اور نماز کا وقت قریب آچکا ہے کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں گے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اگر تم چاہو تو ٹھیک ہے۔ چنانچہ بلال رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے تکبیر کہی اور لوگوں نے بھی تکبیر کہی اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے صفوں کو چیرتے ہوئے پہلی صف میں کھڑے ہوگئے اس پر لوگوں نے تالیاں بجانی شروع کردیں اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز میں التفات نہیں فرماتے تھے جب لوگوں نے زیادہ تالیاں بجانی شروع کیں تو وہ متوجہ ہوئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ہیں اور آپ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اشارہ فرمادیا (کہ اپنی جگہ پر قائم رہو) ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھوں کو بلند کیا اللہ کی تعریف کی اور پچھلے پاؤں الٹے چلے یہاں تک کہ صف میں آکر کھڑے ہوگئے، رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے لوگوں کو نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو صحابہ کرام کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے لوگو! تمہیں کیا ہے جب تمہیں نماز میں کوئی بات پیش آتی ہے تو تم تالیاں بجانی شروع کردیتے ہو تالیاں بجانا عورتوں کے لئے ہے۔ جس شخص کو نماز میں کوئی بات پیش آجائے تو وہ سبحان اللہ کہے۔ اس لئے جو شخص اس کلمہ کو سنے گا وہ اس کی طرف متوجہ ہوگا۔ اے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ! جب میں نے اشارہ بھی کیا تو پھر کون سی بات تھی جس نے تم کو نماز پڑھانے سے روکا؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ابوقحافہ کے بیٹے کے لئے مناسب نہیں تھا کہ رسول اللہ ﷺ سے آگے بڑھ کر لوگوں کو نماز پڑھائے۔"

"حبس" کے معنی ہیں کہ لوگوں نے آپ ﷺ کو مہمان نوازی کے لئے روک لیا۔

(۳۲) بَابُ فَضْلِ ضَعَفَةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْفُقَرَاءِ وَالْخَامِلِيْنَ

کمزور، فقیر اور گم نام مسلمانوں کی فضیلت کا بیان

(۱۰۸) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَاصْبِرْ نَفْسَکَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاکَ عَنْهُمْ﴾ (الکهف: ۲۸)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: جو لوگ صبح و شام اپنے پروردگار کو پکارتے ہیں اور اس کی خوشنودی کے طالب ہیں ان کے ساتھ صبر کرتے رہو اور تمہاری نگاہیں ان سے (کسی اور طرف) نہ دوڑیں۔

(۲۵۲) ﴿عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَلاَ اُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعَّفٍ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ﴾ (متفق عليه)

اَلْعُتُلُّ" الغليظ الجافي. "الجواظ" بفتح الجيم و تشديد الواو و بالظاء المعجمة: و هو الجموع المنوع، و قيل: الضخم المختال فی مَشيته، و قيل: القصير البطين.

ترجمہ: "حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کیا میں تمہیں جنتیوں کی خبر نہ دوں؟ ہر کمزور، جو کمزور سمجھا جاتا ہے اگر وہ اللہ پر قسم کھالے تو اللہ اسے پوری کردیتا ہے۔ کیا میں تمہیں جہنمیوں کی خبر نہ دوں؟ ہر سرکش، بخیل متکبر آدمی ہے۔"

"العتل": جاہل، بدخلق۔ "جواظ" جیم پر زبر واؤ مشدد اور نقطے والے ظا کے ساتھ، جمع کر کے رکھنے والا اور بعض کہتے ہیں بہت اکڑ کر چلنے والا اور بعض نے کہا کوتاہ قد بڑے پیٹ والا۔

(۲۵۳) ﴿وَعَنْ اَبِی الْعَبَّاسِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهٗ جَالِسٌ: "مَا رَأْيُکَ فِيْ هٰذَا؟" فَقَالَ: رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِ النَّاسِ، هٰذَا وَاللّٰهِ حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنْكَحَ وَ إِنْ شَفَعَ أَنْ يُشَفَّعَ. فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ آخَرُ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَا رَأْيُکَ فِيْ هٰذَا؟" فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ هٰذَا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ لَا يُنْكَحَ، وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا يُشَفَّعَ، وَ إِنْ قَالَ أَنْ لَا يُسْمَعَ لِقَوْلِهٖ. فَقَالَ رَسُوْلُ

ترجمہ: "حضرت ابوالعباس سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس سے گذرے۔ آپ نے اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے آدمی سے پوچھا تو اس آدمی کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟ اس نے کہا یہ آدمی اشراف میں شمار ہوتا ہے۔ خدا کی قسم اس کی مثال یہ ہے کہ یہ اگر کسی عورت کو سے پیغام نکاح بھجوائے تو اس کا نکاح ہوجائے اور اگر کسی کی سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول کی جائے۔

آپ ﷺ اس کی یہ بات سن کر خاموش ہوگئے پھر ایک دوسرا آدمی گذرا رسول اللہ ﷺ نے اس سے پھر پوچھا اس شخص کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟ اس نے کہا یارسول اللہ یہ فقیر مسلمانوں میں شمار ہوتا ہے، اس کی حالت یہ ہے کہ اگر کسی عورت کو نکاح کا پیغام

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ: "هٰذَاخَيْرٌ مِّنْ مِّلْءِ الْاَرْضِ مِثْلِ هٰذَا﴾ (متفق علیه)

قوله: "حَرِیٌّ" هُوَ بِفَتْحِ الْحَاءِ وَكَسْرِالرَّاءِ وَتَشْدِيْدِ الْيَاءِ: أَیْ حَقِيْقٌ.

وَقَوْلُهُ: "شَفَعَ" بِفَتْحِ الْفَاءِ.

بجھوادے تو اس کا نکاح نہ کیا جائے اور اگر سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول نہ کی جائے اور اگر کوئی بات کہے تو اس کی بات سننے کے لئے کوئی تیار نہ ہو۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ فقیر شخص اس جیسے دنیا بھر کے انسانوں سے بہتر ہے۔"

حری: حا کے فتح اور را کے کسرہ یا کی تشدید کے ساتھ ہے اس کا معنی ہے لائق۔ شفع: فا کے فتح کے ساتھ ہے۔

(٢٥٤) ﴿وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ قَالَ اِحْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُفَقَالَتِ النَّارُ: فِیَّ الْجَبَّارُوْنَ وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ، وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: فِیَّ ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَمَسَاكِيْنُهُمْ، فَقَضَى اللّٰهُ بَيْنَهُمَا: اِنَّکِ الْجَنَّةَ رَحْمَتِیْ أَرْحَمُ بِکِ مَنْ أَشَاءُ، وَإِنَّکِ النَّارَ عَذَابِیْ أُعَذِّبُ بِکِ مَنْ أَشَاءُ وَلِكِلَيْكُمَا عَلَیَّ مِلْؤُهَا﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: جنت اور دوزخ میں جھگڑا ہوا، دوزخ نے کہا مجھ میں سرکش متکبر لوگ داخل ہوں گے، جنت نے کہا مجھ میں کمزور، مسکین لوگ داخل ہوں گے۔ اللہ نے ان کے جھگڑے کو نمٹاتے ہوئے جنت کو فرمایا کہ تو میری رحمت ہے جس پر رحم کرنا چاہوں گا تیرے ذریعہ کرونگا۔ اور دوزخ کو فرمایا کہ تو میرا عذاب ہے تیرے ذریعہ جس کو چاہوں گا عذاب دونگا اور میں نے تم دونوں کو ہی بھرنا ہے۔"

(٢٥٥) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ قَالَ: اِنَّهُ لَيَاتِی الرَّجُلُ السَّمِيْنُ الْعَظِيْمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لاَ يَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ایک موٹا آدمی قیامت کے دن آئے گا لیکن وہ عند اللہ مچھر کے پر کے برابر بھی قدر ومنزلت نہیں رکھتا ہوگا۔"

(٢٥٦) ﴿وَعَنْهُ اَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ اَوْ شَابًّا، فَفَقَدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ: فَسَأَلَ عَنْهَا اَوْعَنْهُ فَقَالُوْا مَاتَ قَالَ: اَفَلا كُنْتُمْ آذَنْتُمُوْنِیْ فَكَأَنَّهُمْ صَغَّرُوْا أَمْرَهَا، أَوْ أَمْرَهُ، فَقَالَ: "دُلُّوْنِیْ عَلٰى قَبْرِهِ" فَدَلُّوْهُ فَصَلّٰى عَلَيْهَا، ثُمَّ قَالَ: "إِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَةٌ ظُلْمَةً عَلٰى اَهْلِهَا، وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِیْ عَلَيْهِمْ﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک سیاہ فام عورت مسجد میں صفائی وغیرہ کا کام کرتی تھی یا ایک نوجوان آدمی تھا تو آپ ﷺ نے اس عورت کو یا اس نوجوان کو نہ دیکھا تو اس کے متعلق دریافت فرمایا۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا وہ تو فوت ہوگیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو تم نے مجھے اس کے مرنے کی اطلاع کیوں نہ دی۔ شاید کہ صحابہ نے اس کو معمولی سمجھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے اس کی قبر کے بارے میں بتاؤ کہاں ہے۔ صحابہ کرام نے آپ کو بتایا، آپ ﷺ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی اور پھر فرمایا یہ

قوله: "تقم" هو بفتح التاء و ضم القاف: أى تكنس. "و القُمامة" الكُناسةُ": "وآذنتمونى" بمدِّ الهمزة: أى: أعلمتمونى.

قبریں اندھیروں سے بھری ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ میری نماز پڑھنے سے اس کو روشن فرمادیتے ہیں۔"

"تقم" تا پر زبر اور قاف پر پیش بمعنی جھاڑو دیتی تھی۔ "قُمَامَةُ" کوڑا کرکٹ "آذَنْتُمُوْنِیْ" ہمزہ ممدودہ کے ساتھ بمعنی تم نے مجھے اطلاع دی۔

(۲۵۷) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ: "رُبَّ أَشْعَثَ مُغْبَدٍ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہت سے پراگندہ غبار آلود اشخاص جنہیں دروازوں سے ہی دھکیل دیا جاتا ہے اگر اللہ پر قسم کھالیں تو اللہ ان کی قسم پوری فرمادیتا ہے۔"

(۲۵۸) ﴿وَعَنْ اُسَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ قَالَ: قُمْتُ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِيْنُ، وَاَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ، غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ اُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ. وَقُمْتُ عَلٰى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ﴾ (متفق عليه)

"والجد" بفتح الجيم: الحظ و الغنى. وقوله"محبوسون" أى: لم يؤذن لهم بعد فى دخول الجنة.

ترجمہ: "حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو (میں نے دیکھا کہ) اس میں داخل ہونے والے اکثر مسکین لوگ ہیں اور دولت مند روکے ہوئے ہیں۔ البتہ دوزخ والوں کو دوزخ میں لے جانے کا حکم دے دیا گیا اور میں جہنم کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا ان میں داخل ہونے والی اکثر عورتیں ہیں۔" (متفق علیہ)

"جد" جیم پر زبر بمعنی خوش بختی اور توانگری۔ محبوسون بمعنی کہ ابھی تک ان کو دخول جنت کی اجازت نہیں دی گئی۔

(۲۵۹) ﴿وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ قَالَ: "لَمْ يَتَكَلَّمْ فِى الْمَهْدِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ. عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ، وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ، وَكَانَ جُرَيْجٌ رَجُلًا عَابِداً، فَاتَّخَذَ صَوْمَعَةً فَكَانَ فِيْهَا، فَأَتَتْهُ أُمُّهُ وَهُوَ يُصَلِّىْ فَقَالَتْ: يَاجُرَيْجُ، فَقَالَ: يَارَبِّ أُمِّىْ وَصَلَاتِىْ. فَأَقْبَلَ عَلٰى صَلَاتِهٖ فَانْصَرَفَتْ. فَلَمَّاكَانَ مِنَ الْغَدِاَتَتْهُ وَهُوَيُصَلِّىْ، فَقَالَتْ: يَاجُرَيْجُ، فَقَالَ: أَىْ رَبِّ أُمِّىْ وَصَلَاتِىْ.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ گہوارے میں صرف تین بچوں نے کلام کیا (پہلا بچہ) عیسی بن مریم (دوسرا بچہ) جریج نے، جریج ایک عبادت گذار آدمی تھا انہوں نے عبادت کے لئے ایک جھونپڑی بنائی ہوئی تھی۔ ایک دن وہ عبادت خانہ میں تھے کہ ان کی والدہ ان کے پاس آئی جب کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ والدہ نے آواز دی اے جریج! تو جریج نے دل میں کہا اے اللہ! میری ماں اور میں نماز میں مصروف ہوں، پس وہ نماز میں ہی مصروف رہے چنانچہ ان کی والدہ واپس چلی

فَأَقْبَلَ عَلٰى صَلَاتِهِ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ، فَقَالَ: أَيْ رَبِّ أُمِّيْ وَصَلَاتِيْ، فَأَقْبَلَ عَلٰى صَلَاتِهِ، فَقَالَتْ: اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتّٰى يَنْظُرَ إِلٰى وُجُوْهِ الْمُوْمِسَاتِ. فَتَذَاكَرَ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ جُرَيْجاً وَعِبَادَتَهُ، وَكَانَتْ امْرَأَةٌ بَغِيٌّ يُتَمَثَّلُ بِحُسْنِهَا، فَقَالَتْ: إِنْ شِئْتُمْ لَأَفْتِنَنَّهُ، فَتَعَرَّضَتْ لَهُ، فَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهَا، فَأَتَتْ رَاعِياً كَانَ يَأْوِيْ إِلٰى صَوْمَعَتِهِ، فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا. فَحَمَلَتْ، فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَتْ: هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ، فَأَتَوْهُ فَاسْتَنْزَلُوْهُ وَهَدَمُوْا صَوْمَعَتَهُ، وَجَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَهُ، فَقَالَ: مَا شَأْنُكُمْ؟ قَالُوْا: زَنَيْتَ بِهٰذِهِ الْبَغِيِّ فَوَلَدَتْ مِنْكَ. قَالَ: أَيْنَ الصَّبِيُّ؟ فَجَاؤُوْا بِهِ فَقَالَ: دَعُوْنِيْ حَتّٰى أُصَلِّيَ فَصَلّٰى، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَتَى الصَّبِيَّ فَطَعَنَ فِيْ بَطْنِهِ وَقَالَ: يَا غُلَامُ مَنْ أَبُوْكَ؟ قَالَ: فُلَانٌ الرَّاعِيْ، فَأَقْبَلُوْا عَلٰى جُرَيْجٍ يُقَبِّلُوْنَهُ وَ يَتَمَسَّحُوْنَ بِهِ وَقَالُوا: نَبْنِيْ لَكَ صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ، قَالَ: لَا، أَعِيْدُوْهَا مِنْ طِيْنٍ كَمَا كَانَتْ، فَفَعَلُوْا. وَبَيْنَا صَبِيٌّ يَرْضَعُ مِنْ أُمِّهِ، فَمَرَّ رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلٰى دَابَّةٍ فَارِهَةٍ وَشَارَةٍ حَسَنَةٍ، فَقَالَتْ أُمُّهُ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ابْنِيْ مِثْلَ هٰذَا، فَتَرَكَ الثَّدْيَ وَأَقْبَلَ إِلَيْهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِثْلَهُ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلٰى ثَدْيِهِ فَجَعَلَ يَرْتَضِعُ" فَكَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ هُوَ يَحْكِيْ ارْتِضَاعَهُ بِأُصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ فِيْ فِيْهِ، فَجَعَلَ يَمُصُّهَا، قَالَ: "وَمَرُّوْا بِجَارِيَةٍ وَ هُمْ يَضْرِبُوْنَهَا، وَيَقُوْلُوْنَ: زَنَيْتِ سَرَقْتِ، وَهِيَ تَقُوْلُ: حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ.

گئی۔ دوسرے دن پھر وہ آئی اور وہ نماز پڑھ رہے تھے انہوں نے پھر آواز دی، اے جریج! انہوں نے پھر دل میں کہا اے اللہ! میری ماں اور میں نماز میں ہوں، پس وہ نماز میں ہی رہے (والدہ چلی گئی) تیسرے دن وہ پھر آئی اور (اس مرتبہ بھی) وہ نماز میں تھے انہوں نے آ کر کہا اے جریج! انہوں نے پھر دل میں کہا اے میرے رب! میری ماں اور میں نماز میں ہوں۔ پس وہ نماز میں ہی متوجہ رہے۔ ان کی والدہ نے بد دعا دی۔ اے اللہ! اسے اس وقت تک موت نہ دینا جب تک کہ یہ بدکار عورتوں کا منہ نہ دیکھ لے۔ پس بنو اسرائیل جریج اور ان کی عبادت کا چرچا کرنے لگے ایک بدکار عورت بھی تھی جس کے حسن و جمال کی مثال دی جاتی تھی اس نے بنی اسرائیل سے کہا اگر تم چاہو میں اسے آزمائش میں ڈال دوں؟ پس وہ عورت اس جریج کے پاس آئی لیکن انہوں نے اس کی طرف کوئی التفات نہیں فرمایا۔

چنانچہ وہ ایک چرواہے کے پاس آئی جو اس کے حجرے کے پاس رہتا تھا اس عورت نے اپنے اوپر اس چرواہے کو قدرت دی اور اس نے اس سے بدکاری کی جس سے اس کو حمل ٹھہر گیا جب اس نے بچہ جنا تو دعوی کر دیا کہ یہ جریج کا ہے۔ لوگ جریج کے پاس آئے انہیں حجرے سے نیچے اتارا اور ان کے حجرے کو گرا دیا۔ اور انہیں مارنا پیٹنا شروع کر دیا۔ انہوں نے پوچھا بات کیا ہے؟ انہوں نے کہا تو نے اس فاحشہ کیساتھ بدکاری کی ہے اور اس نے تیرا لڑکا بھی جنا ہے۔ انہوں نے پوچھا بچہ کہاں ہے؟ چنانچہ وہ بچہ اٹھا کر لائے انہوں نے کہا مجھے چھوڑ دو، میں نماز پڑھ لوں۔

انہوں نے نماز پڑھی، نماز سے فارغ ہو کر بچے کے پاس آئے اور اس کے پیٹ میں چوکہ لگایا اور اس سے پوچھا اے لڑکے! تیرا باپ کون ہے؟ اس نے جواب دیا فلاں چرواہا۔ پس سب لوگ جریج کی طرف متوجہ ہوئے انہیں بوسہ دیتے اور چومتے اور انہوں نے کہا ہم تیرے حجرے کو سونے کا بنا دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نہیں اسے

فَقَالَتْ أُمُّهُ: اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ ابْنِیْ مِثْلَهَا، فَتَرَکَ الرَّضَاعَ وَ نَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِثْلَهَا، فَهُنَا لِکَ تَرَاجَعَا الْحَدِيْثَ فَقَالَتْ: مَرَّ رَجُلٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ فَقُلْتُ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ابْنِیْ مِثْلَهُ فَقُلْتَ: اَللّٰهُمَّ لاَ تَجْعَلْنِیْ مِثْلَهُ، وَمَرُّوْا بِهٰذِهِ الْاَمَةِ وَهُمْ يَضْرِبُوْنَهَا وَيَقُوْلُوْنَ: زَنَيْتِ سَرَقْتِ، فَقُلْت: اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ ابْنِیْ مِثْلَهَا فَقُلْتَ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِثْلَهَا؟ قَالَ: إِنَّ ذٰلِکَ الرَّجُلَ کَانَ جَبَّاراً فَقُلْتُ: اَللّٰهُمَّ لَاتَجْعَلْنِیْ مِثْلَهُ، وَإِنَّ هٰذِهِ يَقُوْلُوْنَ لَهَا زَنَيْتِ، وَلَمْ تَزْنِ وَسَرَقْتِ، وَلَمْ تَسْرِقْ، فَقُلْتُ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِثْلَهَا﴾ (متفق عليه)

"والمومسات" بضم الميم الأولى، واسكان الواوو كسرالميم الثانية و بالسين المهملة؛وهن الزوانی. والمومسة: الزانية وقوله: "دابة فارهة" بالفاء: أی حاذقة نفيسة. "والشارة" بالشين المعجمة وتخفيف الراء: وهی الجمال الظاهر فی الهيئة والملبس. و معنی"تراجعا الحديث" أی: حدثت الصبی وحدّثها، والله أعلم.

اسی طرح مٹی کا بنادو جیسے پہلے تھا۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کر دیا۔

(تیسرا بچہ) ایک دن ایک بچہ اپنی ماں کا دودھ پی رہا تھا کہ ایک شخص گذرا جو تیز رفتار گھوڑے پر سوار اور عمدہ لباس پہنے ہوئے تھا۔ بچے کی ماں نے کہا یا اللہ! میرے بچے کو بھی اس جیسا بنادے۔ بچے نے اپنا منہ ماں کے پستان سے ہٹالیا اور اس شخص کی طرف متوجہ ہوا اور اسے غور سے دیکھا اور کہا اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ بنانا۔ پھر دوبارہ پستان کی طرف متوجہ ہوا اور دودھ پینا شروع کر دیا۔

(حدیث کے راوی کہتے ہیں) گویا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ آپ اس کے دودھ پینے کی کیفیت اپنی شہادت کی انگلی منہ میں ڈال کر اور اسے چوس کر بیان فرمارہے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا لوگ ایک لونڈی کے پاس سے گذرے جسے کچھ لوگ مار رہے تھے اور کہتے تھے تو نے بدکاری اور چوری کی ہے اور وہ کہتی تھی: حسبی اللّٰہ و نعم الوکیل۔ مجھے میرا اللہ کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے۔ بچے کی ماں نے پھر دعاء کی اے اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا نہ کرنا یہ سن کر بچے نے دودھ پینا چھوڑ دیا اور اس لونڈی کی طرف دیکھا اور کہا اے اللہ! مجھے اس جیسا ہی کرنا۔ پس اس وقت دونوں (ماں اور بیٹے) ایک دوسرے سے سوال و جواب کرنے لگے۔ ماں نے کہا ایک خوش اطوار آدمی گذرا اور میں نے دعا کی اے اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا بنانا۔ تو تو نے اس کے برعکس کہا کہ یا اللہ مجھے اس جیسا نہ بنانا اور لوگ اس لونڈی کو لے کر پاس سے گذرے جسے کچھ لوگ مار رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ تو نے بدکاری اور چوری کی ہے تو میں نے دعا کی کہ اے اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا نہ کرنا تو تو نے کہا اے اللہ مجھے اس جیسا ہی کرنا (آخر یہ کیا بات ہے) بچے نے کہا وہ شخص بڑا سرکش تھا پس میں نے دعا کی یا اللہ مجھے اس جیسا نہ بنانا اور یہ لونڈی جس کو لوگ کہہ رہے تھے کہ تو نے بدکاری کی ہے حالانکہ اس نے بدکاری نہیں کی اور نہ ہی اس نے کوئی چوری کی تھی تو

میں نے دعا کی یا اللہ! مجھے اس جیسا (نیک) بنانا۔ (متفق علیہ)

مومسات: پہلے میم پر پیش، واو ساکن اور دوسرے میم پر زیر اور سین مہملہ کے ساتھ بمعنی بدکار عورتیں۔ مومسة (واحد) بدکار عورت۔

"دابة فارهة" (فا کے ساتھ) بمعنی تیز رفتار سواری، شَارَة: نقطوں والا شین۔ اور بغیر تشدید کے را، شکل وصورت اور لباس کے لحاظ سے ظاہری جمال۔

"تراجعا الحدیث: ماں نے بچے سے اور بچے نے ماں سے گفتگو کی یعنی دونوں کا مکالمہ باہم سوال و جواب۔ واللہ اعلم۔

(۳۳) بَابُ مَلاطَفَةِ الْيَتِيمِ وَ الْبَنَاتِ وَ سَائِرِ الضَّعَفَةِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَالْمُنْكَسِرِيْنَ وَالإِحْسَانِ إِلَيْهِمْ وَ الشَّفَقَةِ عَلَيْهِمْ وَالتَّوَاضُعِ مَعَهُمْ وَخَفْضِ الْجَنَاحِ لَهُمْ

یتیموں، لڑکیوں اور تمام کمزور، مساکین اور خستہ حال لوگوں کے ساتھ نرمی کرنے، ان پر شفقت و احسان کرنے اور ان کے ساتھ تواضع سے پیش آنے کا بیان

(۱۰۹) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (الحجر: ۸۸)

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے: "اور جھکا اپنے بازو ایمان والوں کے واسطے۔"

(۱۱۰) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ (الكهف: ۲۸)

ترجمہ: اور ارشاد خداوندی ہے: "جو لوگ صبح و شام اپنے پروردگار کو پکارنے اور اس کی خوشنودی کے طالب ہیں ان کے ساتھ صبر کرتے رہو اور تمہاری نگاہیں ان میں سے (گذر کر) اور طرف نہ دوڑیں کہ تم آرائش زندگانی دنیا کے خواستگار ہو جاؤ۔"

(۱۱۱) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿فَأَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ وَ أَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ﴾ (الضحى: ۹)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: "تو تم بھی یتیم پر ظلم نہ کرو اور مانگنے والے کو جھڑکی نہ دو۔"

(۱۱۲) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿أَرَأَيْتَ الَّذِىْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ فَذٰلِكَ الَّذِىْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: "بھلا تم نے اس شخص کو دیکھا ہے جو روز جزاء کو جھٹلاتا ہے یہ وہی ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور فقیر کو کھانا

طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ﴾ (الماعون: ١، ٣)

(٢٦٠) ﴿وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ نَفَرٍ، فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُطْرُدْ هٰؤُلَاءِ لَا يَجْتَرِئُوْنَ عَلَيْنَا، وَ كُنْتُ أَنَاوَابْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَجُلٌ مِنْ هُذَيْلٍ وَبَلَالٌ وَرَجُلَانِ لَسْتُ أُسَمِّيْهِمَا فَوَقَعَ فِیْ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاشَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَّقَعَ فَحَدَّثَ نَفْسَهُ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: "وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِیِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهُ﴾ (رواه مسلم)

(٢٦١) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُبَيْرَةَ عَائِذِ بْنَ عَمْرٍو الْمُزَنِیِّ وَهُوَمِنْ اَهْلِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَتٰى عَلٰى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَ بِلاَ لٍ فِیْ نَفَرٍفَقَالُوْا: مَا أَخَذَتْ سُيُوْفُ اللّٰهِ مِنْ عَدُوِّ اللّٰهِ مَأْخَذَهَا، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَتَقُوْلُوْنَ هٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ؟ فَأَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ: "يَا أَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ أَغْضَبْتَهُمْ؟ لَئِنْ كُنْتَ أَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ أَغْضَبْتَ رَبَّكَ" فَأَتَاهُمْ فَقَالَ: يَاإِخْوَتَاهُ أَغْضَبْتُكُمْ؟ قَالُوْا: لَا، يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ يَا أُخَیَّ﴾ (رواه مسلم)

قوله"مأخذها" أی: لم تستوف حقهامنه وقوله "ياأخی": روی بفتح الهمزة وكسرالخاء وتخفيف الياء، وروی بضم الهمزة وفتح الخاء وتشديد الياء.

کھلانے کے لئے (لوگوں کو) ترغیب نہیں دیتا۔"

ترجمہ: "حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم چھ آدمی نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے مشرکین نے آپ ﷺ سے کہا ان لوگوں کو دور بھگا دیجئے کہیں یہ ہماری مخالفت پر دلیر نہ ہوجائیں ان میں سے ایک میں تھا اور عبد اللہ بن مسعود، قبیلہ ہذیل میں سے ایک آدمی، بلال اور دو اور جن کا نام میں لینا نہیں چاہتا۔ رسول اللہ ﷺ کے دل میں مشیت الٰہی کے مطابق کچھ خیال گذرا اور آپ نے سوچنا شروع کردیا اللہ پاک نے ذیل کی آیات نازل فرمادیں "اور جو لوگ صبح و شام اپنے پروردگار سے دعا کرتے ہیں اور اس کی ذات کے طالب ہیں ان کو اپنے پاس سے مت نکالو۔"

ترجمہ: "حضرت ابی ہبیرہ عائذ بن عمرو المزنی رضی اللہ عنہ "اور وہ بیعت رضوان میں شرکت کرنے والوں میں سے تھے" بیان کرتے ہیں کہ ابوسفیان کا سلمان، صہیب، بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور دیگر صحابہ کرام کے پاس سے گذر ہوا تو انہوں نے کہا: اللہ کی تلواروں نے اللہ کے دشمن سے اپنا حق نہیں لیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم ایسی بات قریش کے شیخ اور سردار کے حق میں کہتے ہو۔

اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ ﷺ کو بتایا آپ ﷺ نے فرمایا اے ابوبکر! شاید تو نے ان حضرات کو ناراض کردیا۔ یاد رکھو اگر تو نے ان کو ناراض کردیا تو پھر تو نے اپنے رب کو ناراض کردیا۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس آئے اور ان سے پوچھا بھائیو! میں نے تمہیں ناراض تو نہیں کردیا؟ انہوں نے جواب دیا نہیں۔ اے میرے بھائی اللہ آپ کو معاف فرمادے۔"

"مأخذها": کا مطلب یہ ہے کہ اس سے اپنا حق وصول نہیں کیا۔ "یا اخی" ہمزہ پر زبر، خا پر زیر اور یا بغیر تشدید کے اور یہ ہمزہ پر پیش خا پر زبر اور یا پر تشدید کے ساتھ بھی مروی ہے (یعنی اُخَیَّ)

(۲۶۲) ﴿وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا" وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَ فَرَّجَ بَيْنَهُمَا﴾ (رواه البخاری)

و "كافل اليتيم" القائم بأموره.

ترجمہ: "حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اور یتیم کی دیکھ بھال کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے اور آپ ﷺ نے شہادت اور درمیانی انگلی کے درمیان کشادگی دکھاتے ہوئے اشارہ فرمایا۔"

کافل الیتیم: "بمعنی یتیم کی دیکھ بھال کرنے والا۔"

(۲۶۳) ﴿وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَافِلُ الْيَتِيْمِ لَهُ أَوْلِغَيْرِهِ أَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ" وَأَشَارَ الرَّاوِيُّ وَهُوَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: یتیم کی دیکھ بھال کرنے والا خواہ وہ قریبی رشتہ دار ہے یا نہیں، میں اور وہ جنت میں اس طرح ہوں گے۔ مالک بن انس رحمہ اللہ تعالیٰ راوی حدیث نے شہادت اور درمیانی انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے ہوئے بتایا۔"

(۲۶٤) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ، وَلَا اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ، إِنَّمَا الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ يَتَعَفَّفُ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مسکین وہ نہیں ہے جو ایک کھجور، دو کھجوریں، ایک لقمہ، دو لقمہ مانگتا پھرتا ہے۔ بلکہ مسکین تو وہ ہے جو سوال کرنے سے بچتا ہے۔ (متفق علیہ)

وفي رواية في الصحيحين: لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ يَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ، وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ، وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنَ الَّذِيْ لَايَجِدُ غِنًى يُغْنِيْهِ، وَلَا يُفْطَنُ بِهِ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ، وَلَا يَقُوْمُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ"

اور صحیحین کی ایک روایت میں ہے کہ مسکین وہ نہیں ہے جو گھومتا پھرتا ہے اور لوگوں سے اس کو ایک لقمہ، دو لقمہ، ایک کھجور، دو کھجوریں میسر آتی ہیں البتہ مسکین وہ آدمی ہے جو مال و دولت کو نہیں پاتا جس سے وہ مستغنی رہے اور نہ اس کے فقر کا کسی کو پتہ چلتا ہے کہ اس پر صدقہ کیا جائے نہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے۔

(۲٦٥) ﴿وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلسَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمِلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ" وَأَحْسِبُهُ قَالَ: "وَكَالْقَائِمِ الَّذِيْ لَايَفْتُرُ، وَكَالصَّائِمِ الَّذِيْ لَا يُفْطِرُ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بیوہ عورتوں اور مسکینوں پر خرچ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جو اللہ پاک کے راستہ میں جہاد کرتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میرا خیال یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا وہ اس شخص کی طرح ہے جو قیام کرتا ہے سستی نہیں دکھاتا اور اس شخص کی طرح ہے جو روزہ رکھتا ہے افطار نہیں کرتا۔ (متفق علیہ)

(۲٦٦) ﴿وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے

قَالَ: "شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ، يَمْنَعُهَا مَنْ يَّأْتِيهَا، وَيُدْعٰى اِلَيْهَامَنْ يَّأْبَاهَا، وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ﴾ (رواه مسلم)

وفي رواية في الصحيحين، عن أبي هريرة من قوله: "بِئْسَ الطَّعَامُ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعٰى إِلَيْهَا الْأَغْنِيَاءُ وَ يُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ"

ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بدترین دعوت اس ولیمہ کی دعوت ہے جس میں ان لوگوں کو روکا جاتا ہے جو اس میں شرکت کرتے ہیں اور ان لوگوں کو بلایا جاتا ہے جو انکار کرتے ہیں اور وہ شخص جس نے دعوت کو قبول نہ کیا وہ اللہ اور اس کے رسول کا نافرمان ہے۔" (مسلم)

اور بخاری و مسلم کی ایک دوسری روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس ولیمہ کا کھانا برا ہے جس میں صرف مال داروں کو دعوت دی جائے اور فقراء کو چھوڑ دیا جائے۔

(٢٦٧) ﴿وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ قَالَ: مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ كَهَا تَيْنِ وَضَمَّ أَصَابِعَهُ﴾ (رواه مسلم)

"جاريتين" أي: بنتين.

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے دو لڑکیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ دونوں بالغ ہو گئیں قیامت کے دن میں اور وہ ان دو انگلیوں کی مانند اکھٹے آئیں گے اور آپ ﷺ نے انگلیوں کو ملا کر اشارہ کیا۔"

(٢٦٨) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَتْ عَلَيَّ اِمْرَأَةٌ وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُ، فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِيْ شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ، فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَاوَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا، ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ عَلَيْنَا، فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: "مَنْ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس ایک عورت آئی اس کے ساتھ اس کی دو لڑکیاں تھیں وہ سوال کرنے آئی تھی لیکن میرے پاس ایک کھجور کے علاوہ اور کچھ نہ تھا چنانچہ میں نے اس کو وہ کھجور دے دی۔ اس نے ایک کھجور کو اپنی دو بیٹیوں کے درمیان تقسیم کر دیا اور خود اس سے کچھ نہ کھایا پھر وہ کھڑی ہوئی اور باہر نکل گئی پھر آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے میں نے آپ ﷺ کو بتایا آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص ان لڑکیوں کے بارے میں آزمایا جائے پس وہ ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے تو یہ لڑکیاں اس کے لیے جہنم کی آگ سے پردہ بن جائیں گی۔"

(٢٦٩) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَائَتْنِي مِسْكِيْنَةٌ تَحْمِلُ ابْنَتَيْنِ لَهَا فَأَطْعَمْتُهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ، فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا تَمْرَةً وَرَفَعَتْ إِلٰى فِيْهَا تَمْرَةً لِتَأْكُلَهَا، فَاسْتَطْعَمَتْهَا ابْنَتَاهَا، فَشَقَّتِ التَّمْرَةَ الَّتِيْ كَانَتْ تُرِيْدُ أَنْ تَأْكُلَهَا بَيْنَهُمَا،

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مسکین عورت دو لڑکیوں کے ساتھ میرے پاس آئی میں نے اس کو تین کھجوریں دے دیں چنانچہ اس نے ہر ایک کو ایک ایک کھجور دے دی اور ایک کھجور کو اپنے منہ کی طرف اٹھایا تا کہ خود کھائے لیکن اس کی دونوں لڑکیوں نے اس سے اس کھجور کا بھی مطالبہ کیا، اس نے کھجور کو چیرا "جس کھجور کو

فَأَعْجَبَنِی شَأْنُهَا، فَذَکَرْتُ الَّذِی صَنَعَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَوْجَبَ لَهَا بِهَا الْجَنَّةَ، أَوْ أَعْتَقَهَا بِهَا مِنَ النَّارِ﴾ (رواه مسلم)

کھانے کا وہ خود ارادہ کرتی تھی" اور ان دونوں کے درمیان اس کو بانٹ دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے اس کا یہ طرز عمل بہت اچھا معلوم ہوا۔ میں نے اسکا تذکرہ آپ ﷺ کے پاس کیا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے اس کیلئے اس کی وجہ سے جنت کو واجب کردیا یا اس عمل کی وجہ سے وہ جہنم سے آزاد ہوگئی"

(۲۷۰) ﴿وَعَنْ اَبِی شُرَیْحٍ خُوَیْلِدِ بْنِ عُمَرَ الْخُزَاعِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّی أُحَرِّجُ حَقَّ الضَّعِیْفَیْنِ اَلْیَتِیْمِ وَالْمَرْأَةِ﴾

حدیث حسن رواه النسائی باسناد جید.

ومعنی "أحرج" أُلْحِقُ الْحَرَجَ، وَهُوَالْإِثْمُ بِمَنْ ضَیَّعَ حَقَّهُمَا، وَأُحَذِّرُمِنْ ذَالِکَ تَحْذِیْرًا بَلِیْغًا، وَأَزْجُرُ عَنْهُ زَجْراً أَکِیداً"

ترجمہ: "حضرت ابوشریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اے اللہ! میں ڈرتا ہوں یتیم اور عورت کے حق کا خیال نہ رکھنے سے۔

(یہ حدیث حسن نسائی میں صحیح سند کے ساتھ روایت ہے)

"احرج" جو شخص ان دونوں کے حقوق کو ضائع کرتا ہے میں اسے گناہ گار سمجھتا ہوں اور اسے پرزور ڈراتا ہوں اور سخت تاکید کے ساتھ اس کی حق تلفی سے روکتا ہوں۔"

(۲۷۱) ﴿وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِبْنِ أَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأٰی سَعْدٌ أَنَّ لَهُ فَضْلاً عَلَی مَنْ دُوْنَهُ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ: "هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَ تُرْزَقُوْنَ إِلَّا بِضُعَفَائِکُمْ﴾

(رواه البخاری هکذا مرسلا، فإن مصعب بن سعد تابعی، و رواه الحافظ أبوبکر البرقانی فی صحیحه متصلاً عن مصعب عن أبیه رضی الله عنه)

ترجمہ: "حضرت مصعب بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ سعد رضی اللہ عنہ نے محسوس کیا کہ اس کو اس کے نچلے درجے والوں پر فضیلت حاصل ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم نہیں مدد کئے جاتے ہو اور رزق نہیں دیئے جاتے ہو مگر اپنے کمزور لوگوں کی وجہ سے۔"

بخاری نے اس حدیث کو مرسل ذکر کیا ہے اس لئے کہ مصعب بن سعد رحمہ اللہ تعالیٰ تابعی ہے اور حافظ ابوبکر برقانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کو اپنی صحیح کتاب میں متصل مصعب عن ابیہ کے ساتھ روایت کی ہے۔

(۲۷۲) ﴿وَعَنْ أَبِی الدَّرْدَاءِ عُوَیْمِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ یَقُوْلُ: "اِبْغُوْنِی الضُّعَفَاءَ، فَإِنَّمَا تُنْصَرُوْنَ، وَتُرْزَقُوْنَ بِضُعَفَائِکُمْ"﴾ (رواه ابوداود بإسناد جید)

ترجمہ: "حضرت ابوالدرداء بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ تم مجھے کمزور لوگوں میں تلاش کرو اس لئے کہ کمزور لوگوں کی بدولت تمہیں فتحیابی حاصل ہوتی اور رزق مہیا ہوتا ہے۔ (ابوداود نے عمدہ سند کے ساتھ اس کو ذکر کیا ہے)"

(۳٤) بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالنِّسَاءِ

عورتوں کے ساتھ بھلائی کرنے کے بیان میں

(۱۱۳) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ (النساء: ۱۹)

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے: ''کہ عورتوں کے ساتھ اچھی طرح گذارہ کرو۔''

(۱۱٤) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْا أَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْحَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ وَ إِنْ تُصْلِحُوْا وَ تَتَّقُوْا فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْراً رَّحِيْمًا﴾ (النساء: ۱۲۹)

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے: ''اور تم ہرگز برابر نہ رکھ سکو گے عورتوں کو اگرچہ اس کی حرص کرو سو بالکل مائل بھی نہ ہو جاؤ کہ ڈال رکھو ایک عورت کو جیسے ادھر لٹکتی اور اگر اصلاح کرتے رہو اور پرہیزگاری کرتے رہو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔''

(۲۷۳) ﴿وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْراً؛ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ، وَإِنَّ أَعْوَجَ مَافِى الضِّلَعِ أَعْلَاهُ، فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهُ كَسَرْتَهُ، وَإِنْ تَرَكْتَهُ، لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ، فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کرو اس لئے کہ ان کی پیدائش پسلی سے ہوئی ہے اور پسلی کا اوپر کا حصہ زیادہ ٹیڑھا ہوتا ہے پس اگر اس کو سیدھا کرنا چاہو گے تو اس کو توڑ دو گے اور اگر اس کو اپنے حال پر چھوڑ دو گے تو اس کا ٹیڑھا پن بدستور رہے گا پس عورتوں کے ساتھ بھلائی کرو۔'' (بخاری و مسلم)

وفى رواية فى الصحيحين: "اَلْمَرْأَةُ كَالضِّلَعِ إِنْ أَقَمْتَهَا كَسَرْتَهَا، وَإِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا، اِسْتَمْتَعْتَ وَفِيْهَا عَوَجٌ"

صحیحین کی ایک روایت میں ہے کہ عورت کی مثال پسلی کی طرح ہے اگر اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اس کو توڑ دو گے اور اگر اس سے فائدہ اٹھانا چاہو گے تو اس سے فائدہ اٹھانا ممکن ہے جب کہ اس میں ٹیڑھا پن بدستور موجود رہے گا۔

وَفِىْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: "إِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ، لَنْ تَسْتَقِيْمَ لَكَ عَلٰى طَرِيْقَةٍ، فَإِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا، اِسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيْهَا عَوَجٌ، وَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهَا كَسَرْتَهَا، وَكَسْرُهَا طَلَاقُهَا" قَوْلُهُ: "عَوَجٌ" هوبفتح العين و الواو.

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے عورت کی پیدائش پسلی سے ہوئی ہے وہ کبھی بھی ایک راستہ پر درست نہیں رہ سکتی اگر اس سے فائدہ اٹھانا مقصود ہے تو اس کے ٹیڑھے پن کے ہوتے ہوئے فائدہ اٹھاتے رہئے۔ اور اگر اس کو سیدھا کرنا چاہو گے تو اس کو توڑ دو گے اور اس کا توڑنا اس کو طلاق دینا ہے۔

''عوج'' عین کے زبر اور واو کے زبر کے ساتھ آتا ہے۔

(۲۷٤) ﴿وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں

أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ يَخْطُبُ وَذَكَرَ النَّاقَةَ وَالَّذِيْ عَقَرَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذِانْبَعَثَ أَشْقَاهَا" اِنْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَزِيْزٌ، عَارِمٌ مَنِيْعٌ فِيْ رَهْطِهٖ، ثُمَّ ذَكَرَ النِّسَاءَ، فَوَعَظَ فِيْهِنَّ، فَقَالَ: "يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ فَيَجْلِدُ اِمْرَأَتَهٗ جِلْدَ الْعَبْدِ فَلَعَلَّهٗ يُضَاجِعُهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهٖ" ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِيْ ضِحْكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ وَقَالَ: "لِمَ يَضْحَكُ اَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ؟"» (متفق عليه)

"والعارم" بالعين المهملة والراء: هو الشرير المفسد، وقوله: "انبعث" أي: قام بسرعة.

نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ خطبہ فرما رہے تھے آپ ﷺ نے (اس میں حضرت صالح علیہ السلام) کی اونٹنی اور اس کے قاتل کا ذکر فرمایا، آپ ﷺ نے قرآن پاک کی آیت پڑھی "اِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا" کہ اونٹنی کے پاؤں کاٹنے کے لئے قوم ثمود کا ایک بڑا سردار طاقتور کھڑا ہوا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے عورتوں کا ذکر کیا اور ان کے بارے میں فرمایا کہ تم اپنی عورتوں کو یوں مارتے ہو جیسے غلام کو مارا جاتا ہے شاید پھر اسی دن آخر میں اس سے مجامعت کرنا پڑے۔ پھر آپ ﷺ نے ریح کے خارج ہونے پر ہنسنے کے متعلق وعظ فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ تم ایسے کام پر کیوں ہنستے ہو جس کو خود بھی کرتے ہو؟"

"العارم" عین مہملہ اور را کے ساتھ بمعنی شریر مفسد آدمی۔

"انبعث" تیزی کے ساتھ کھڑا ہونا۔

(۲۷۵) «وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَفْرَكُ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ" أَوْ قَالَ: "غَيْرَهٗ"» (رواه مسلم)

قوله "يفرك" هوبفتح الياء واسكان الفاء وفتح الراء معناه: يبغض، يقال فَرِكَتِ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا، وَ فَرِكَهَا زَوْجُهَا، بِكَسْرِ الرَّاءِ، يَفْرَكُهَا بِفَتْحِهَا، أَيْ: أَبْغَضَهَا. والله أعلم.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی ایمان والا آدمی کسی ایمان والی عورت سے دشمنی نہ کرے اگر ایک خصلت کو ناپسند سمجھے تو دوسری خصلت یقیناً پسند ہوگی۔ آپ ﷺ نے لفظ "آخر" فرمایا۔ یا لفظ "غیرہ" فرمایا۔"

"یفرک" یا کے زبر اور فا کے سکون اور را کے زبر کے ساتھ ہے اس کا معنی یہ ہے کہ وہ دشمنی رکھتا ہے یعنی عورت نے اپنے خاوند سے دشمنی رکھی اور خاوند نے اپنی عورت سے دشمنی کی۔ فَرِکَ را کے زیر کے ساتھ اور یَفْرَکُ را کے زبر کے ساتھ۔

(۲۷٦) «وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ الْجُشَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَقُوْلُ: بَعْدَ أَنْ حَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى، وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَذَكَّرَ وَوَعَظَ، ثُمَّ قَالَ: "أَلَا وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا، فَإِنَّمَا هُنَّ عَوَانٍ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُوْنَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذٰلِكَ إِلَّا أَنْ يَّأْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ، فَإِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوْهُنَّ فِي

ترجمہ: "عمرو بن احوص جشمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے حجۃ الوداع میں نبی ﷺ سے سنا کہ آپ حمد وثنا کے بعد وعظ ونصیحت فرماتے ہوئے ارشاد فرما رہے تھے۔ خبردار! عورتوں کے ساتھ بھلائی کا انداز اختیار کرو اس لئے کہ وہ تمہارے پاس قیدی ہیں اور تم ان سے سوائے مجامعت وغیرہ کے کسی اور چیز کے مالک نہیں ہو۔ ہاں اگر وہ ظاہر بے حیائی کا ارتکاب کریں۔ اگر وہ اس کا ارتکاب کریں تو ان کو بستروں کے لحاظ سے الگ کردو اور انہیں ایسا نہ مارو کہ جو ہڈی کو ظاہر

الْمَضَاجِعِ، وَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْباً غَيْرَ مُبَرِّحٍ، فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلاً؛ أَلاَ إِنَّ لَكُمْ عَلٰى نِسَائِكُمْ حَقًّا، وَ لِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا؛ فَحَقُّكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَايُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُوْنَ وَلَا يَأْذَنَّ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُوْنَ، أَلاَ وَحَقُّهُنَّ عَلَيْكُمْ أَنْ تُحْسِنُوْا إِلَيْهِنَّ فِيْ كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ﴾ "رواه الترمذی وقال: حديث حسن صحيح"

قوله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ "عَوَان" أی: أسيرات جمع عَانِيَةٌ، بالعين المهملة، وهی الأسيرة، والعَانِیُ: الاسير. شَبَّهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ الْمَرْأَةَ فِيْ دُخُوْلِهَا تَحْتَ حُكْمِ الزَّوْجِ بِالْاَسِيْرِ "وَالضَّرْبُ الْمُبَرِّحُ" هوالشَّاقُّ الشَّدِيْدُ، وقوله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ "ولاتبغوا عليهن سبيلاً" أی: لا تطلبوا طريقاً تَحْتَجُّوْنَ بِهِ عَلَيْهِنَّ وَ تُؤْذُوْنَهُنَّ بِهِ، واللّٰه أعلم.

(۲۷۷) ﴿وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَقُّ زَوْجَةِ أَحَدِنَا عَلَيْهِ؟ قَالَ: "أَنْ تُطْعِمَهَا إِذَاطَعِمْتَ، وَتَكْسُوَهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ، وَلَا تُقَبِّحْ، وَلَا تَهْجُرْإِلَّا فِي الْبَيْتِ"﴾ (حديث حسن رواه ابو داود)

وقال: معنی "لاتقبح" أی: لَاتَقُلْ قَبَّحَكِ اللّٰهُ.

(۲۷۸) ﴿وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ: "أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقاً، وَخِيَارُكُمْ

کردے۔ اگر وہ تمہاری اطاعت کریں تو ان کے لئے کوئی نیا طریقہ تلاش نہ کرو۔ خبردار! تم کو تمہاری عورتوں پر حقوق ہیں اور تمہاری عورتوں کے تم پر حقوق ہیں۔ تمہارا حق ان پر یہ ہے کہ وہ تمہارے بستروں پر ایسے انسان کو پاؤں نہ رکھنے دیں جن کو تم برا جانتے ہو۔ اور وہ تمہارے گھروں میں ایسے لوگوں کو آنے کی اجازت نہ دیں جن کو تم برا جانتے ہو اور بیویوں کے بھی تم پر حق ہیں کہ تم لباس اور خوراک میں ان کے ساتھ اچھا سلوک اختیار کرو۔ (ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

"عوان" یعنی وہ عورتیں جو قیدی ہیں، یہ "عانیة" کی جمع ہے جو عین مہملہ کے ساتھ ہے اور عانی قیدی مرد کو کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے عورت کو جب وہ خاوند کی حکومت میں داخل ہوجائے قیدی کے ساتھ تشبیہ دی ہے "الضرب المبرح" سخت مارنے کو کہتے ہیں۔

آپ ﷺ کا ارشاد "فلا تبغوا علیهن سبیلاً" یعنی کوئی ایسا راستہ اختیار نہ کرو جس کے ساتھ ان پر غلبہ حاصل کرو اور ان کو تکلیف میں مبتلا کرو۔ واللہ اعلم

ترجمہ: "حضرت معاویہ بن حیدة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس نے کہا: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بیوی کا حق خاوند پر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو کھانا کھائے تو اس کو بھی کھلائے جب تو لباس پہنے تو اس کو بھی پہنائے اور اس کے چہرے پر نہ مارو اور اسے قبیح باتیں نہ کہو اور اس کے ساتھ قطع تعلق نہ کرو مگر گھر کے اندر (یہ حدیث حسن ہے) رواہ ابوداود۔"

"لا تقبح" کا معنی یہ ہے کہ تم اسے نہ کہو کہ اللہ پاک تجھے قبیح بنادے۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تمام ایمانداروں سے اکمل ترین ایمان والے وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں اور بہترین انسان تم میں سے وہ ہیں جو اپنی

خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ﴾ (رواه الترمذي وقال: حديث حسن صحيح).

بیویوں کے ساتھ اچھے ہیں (ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(٢٧٩) ﴿وَعَنْ إِيَاسِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ ذُبَابٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَضْرِبُوْا إِمَاءَ اللّٰهِ" فَجَاءَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ذَئِرْنَ النِّسَاءُ عَلٰى أَزْوَاجِهِنَّ، فَرَخَّصَ فِيْ ضَرْبِهِنَّ، فَأَطَافَ بِآلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءٌ كَثِيْرٌ يَشْكُوْنَ أَزْوَاجَهُنَّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَقَدْ أَطَافَ بِآلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ نِسَاءٌ كَثِيْرٌ يَشْكُوْنَ أَزْوَاجَهُنَّ لَيْسَ أُولٰئِكَ بِخِيَارِكُمْ﴾ (رواه ابوداود بإسناد صحيح)

ترجمہ: ”حضرت ایاس بن عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی باندیوں کو مت مارو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ عورتیں اپنے خاوندوں کے خلاف دلیر ہوگئی ہیں تو آپ نے ان کو مارنے کی اجازت دے دی تو آپ ﷺ کی بیویوں کے پاس بہت سی عورتیں جمع ہوگئیں جو اپنے خاوندوں کی شکایت کررہی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ محمد (ﷺ) کے اہل بیت کے پاس بہت سی عورتیں جمع ہوگئیں جو اپنے خاوندوں کی شکایت کرتی ہیں۔ ایسے لوگ جو اپنی بیویوں کے ساتھ بدسلوکی کرتے ہیں پسندیدہ نہیں ہیں۔ (ابوداود نے اس کو صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے)

قوله: "ذئرن" هوبذال معجمة مفتوحةثم همزةمكسورةثم راء ساكنة ثم نون، أي: اِجْتَرَأْنَ. قوله: "أَطَافَ" أي: أَحَاطَ"

”ذئرن“ ذال معجمہ مفتوحہ اس کے بعد ہمزہ مکسورہ اس کے بعد را ساکنہ اس کے بعد نون بمعنی وہ دلیر ہوگئی ہیں۔ "أطاف" بمعنی جمع ہوگئیں۔

(٢٨٠) ﴿وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلدُّنْيَا مَتَاعٌ، وَخَيْرُ مَتَاعِهَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ”حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا ساز وسامان کا نام ہے اور دنیا کا بہترین ساز وسامان نیک عورت ہے۔“

(٣٥) بَابُ حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ

عورتوں پر مردوں کے حقوق کا بیان

(١١٥) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَافَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَبِمَا أَنْفَقُوْا مِنْ أَمْوَالِهِمْ فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے: ”مرد حاکم ہیں عورتوں پر اس واسطے کہ بڑائی دی اللہ نے ایک کو ایک پر اور اس واسطے کہ خرچ کئے انہوں نے اپنے مال۔ پھر جو عورتیں نیک ہیں، تابعدار ہیں، نگہبانی کرتی ہیں پیٹھ

لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ﴾ (النساء: ٣٤)

پیچھے اللہ کی حفاظت سے۔"

(٢٨١) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا دَعَا الرَّجُلُ اِمْرَأَتَهُ إِلٰى فِرَاشِهٖ فَلَمْ تَأْتِهٖ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ﴾ (متفق عليه)

و فی رواية لهما: "إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ هَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ.

وفی رواية قال رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ "وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ مَامِنْ رَجُلٍ يَدْعُوْ اِمْرَأَتَهُ إِلٰى فِرَاشِهٖ فَتَأْبٰى عَلَيْهِ إِلَّا كَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَاءِ سَاخِطاً عَلَيْهَا حَتّٰى يَرْضٰى عَنْهَا"

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب خاوند اپنی عورت کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ نہ آئے خاوند ناراضگی کے ساتھ رات گذارے تو فرشتے صبح تک اس عورت پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔" (متفق علیہ)

ایک دوسری روایت میں آتا ہے جب عورت اپنے خاوند سے دور ہو کر رات گذارے تو صبح تک فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں اور ایک روایت میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کوئی شخص ایسا نہیں جو اپنی عورت کو بستر پر آنے کو کہتا ہے اور وہ عورت آنے سے انکار کر دیتی ہے تو وہ ذات جو آسمان میں ہے اس پر ناراض رہتی ہے تاوقتیکہ اس کا خاوند اس سے راضی نہ ہو جائے۔

(٢٨٢) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَيْضاً أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ قَالَ: "لَا يَحِلُّ لِإِمْرَأَةٍ أَنْ تَصُوْمَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهٖ، وَلَاتَأْذَنَ فِیْ بَيْتِهٖ إِلَّا بِإِذْنِهٖ﴾ (متفق عليه و هذا لفظ البخاری)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی عورت کے لئے خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر روزہ رکھنے کی اجازت نہیں ہے اور یہ کہ وہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر پر آنے کی اجازت نہ دے (بخاری و مسلم، اس حدیث کے الفاظ بخاری کے ہیں)۔"

(٢٨٣) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَ كُلُّكُمْ مَسْؤُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ، وَالْاَمِيْرُ رَاعٍ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ؛ وَ الْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ زَوْجِهَا وَ وَلَدِهٖ، فَكُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا! تم سب حاکم ہو اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارے میں (قیامت کے دن) پوچھا جائیگا اور امیر حاکم ہے، آدمی اپنے گھر والوں پر حاکم ہے اور عورت اپنے خاوند کے گھر بار اور اس کی اولاد پر نگہبان ہے پس تم سب لوگ حاکم ہو اور تم سب سے تمہاری رعایا کے بارے میں سوال ہوگا۔" (متفق علیہ)

(٢٨٤) ﴿وَعَنْ اَبِیْ عَلِیٍّ طَلَقِ بْنِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ قَالَ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ زَوْجَتَهُ لِحَاجَتِهٖ فَلْتَأْتِهٖ وَاِنْ كَانَتْ عَلَى

ترجمہ: "حضرت ابوعلی طلق بن علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب خاوند اپنی بیوی کو اپنی حاجت کے لئے بلائے تو اس کو آنا چاہئے اگرچہ وہ تنور پر کیوں نہ ہو۔ (ترمذی، نسائی،

التَّنُّورِ﴾ (رواہ الترمذی والنسائی و قال الترمذی حدیث حسن صحیح)

اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔"

(۲۸۵) ﴿وَعَنْ اَبِیَ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَوْكُنْتُ آمِراً أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا﴾ (رواہ الترمذی و قال حدیث حسن صحیح)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر میں کسی کو حکم دیتا سجدہ کرنے کا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ (ترمذی نے اس روایت کو نقل کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔"

(۲۸۶) ﴿وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ، وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ﴾ (رواہ الترمذی و قال حدیث حسن)

ترجمہ: "حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بھی عورت انتقال کرگئی اور اس حال میں کہ اسکا شوہر اس سے راضی تھا، تو وہ عورت جنت میں جائے گی۔ (ترمذی) صاحب ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔"

(۲۸۷) ﴿وَعَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُؤْذِیْ امْرَأَةٌ زَوْجَهَا فِی الدُّنْيَا إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ لَا تُؤْذِيْهِ قَاتَلَكِ اللّٰهُ! إِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيْلٌ يُوْشِكُ أَنْ يُفَارِقَكِ إِلَيْنَا﴾ (رواہ الترمذی و قال حدیث حسن)

ترجمہ: "حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی عورت اپنے شوہر کو دنیا میں تکلیف نہیں دیتی مگر اس کی بیوی حور عین اس کو مخاطب کر کے کہتی ہے، اللہ تجھے تباہ و برباد کرے تو اس کو تکلیف نہ پہنچا اس لئے کہ وہ تو تیرے پاس مہمان ہے جلد ہی تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آئیگا۔ (ترمذی، صاحب ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے)۔"

(۲۸۸) ﴿وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَاتَرَكْتُ بَعْدِیْ فِتْنَةً هِیَ أَضَرُّ عَلَی الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ﴾ (متفق علیہ)

ترجمہ: "حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے بعد مردوں کے لئے عورتوں سے زیادہ نقصان دینے والا اور کوئی فتنہ نہیں چھوڑا۔" (متفق علیہ)

(۳٦) بَابُ النَّفَقَةِ عَلَی الْعَيَالِ

اہل وعیال پر خرچ کرنے کا بیان

(۱۱٦) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَعَلَی الْمَوْلُوْدِلَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ (البقرہ: ۲۳۳)

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے۔ "اور باپ پر ہے کھانا اور کپڑا ان عورتوں کا موافق دستور کے۔"

(۱۱۷) وَ قَالَ تَعَالٰی: ﴿لِيُنْفِقْ ذُوسَعَةٍ مِن سَعَتِهٖ

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے۔ "چاہئے کہ خرچ کرے وسعت والا اپنی

وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنْفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللّٰهُ لاَ يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْساً إِلَّا مَا آتَاهَا﴾ (الطّلاق: ۷)

(۱۱۸) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَ مَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ﴾ (السبا: ۳۹)

(۲۸۹) ﴿وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "دِيْنَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدِيْنَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِيْ رَقَبَةٍ وَدِيْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلٰى مِسْكِيْنٍ، وَدِيْنَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلٰى أَهْلِكَ، أَعْظَمُهَا أَجْرًا اَلَّذِيْ أَنْفَقْتَهُ عَلٰى أَهْلِكَ﴾ (رواه مسلم)

(۲۹۰) ﴿وَعَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ وَيُقَالُ لَهُ: أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَوْبَانَ بْنِ بُجْدُدَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفْضَلُ دِيْنَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلٰى عِيَالِهِ، وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلٰى دَابَّتِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلٰى أَصْحَابِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ (رواه مسلم)

(۲۹۱) ﴿وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلْ لِّيْ أَجْرٌ فِيْ بَنِيْ أَبِيْ سَلَمَةَ أَنْ أُنْفِقَ عَلَيْهِمْ، وَلَسْتُ بِتَارِكِهِمْ هٰكَذَا وَ هٰكَذَا إِنَّمَاهُمْ بَنِيَّ؟ فَقَالَ: "نَعَمْ لَكِ أَجْرُ مَا أَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ﴾ (متفق عليه)

(۲۹۲) ﴿وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِهِ الطَّوِيْلِ الَّذِيْ قَدَّمْنَاهُ فِيْ أَوَّلِ الْكِتَابِ فِيْ بَابِ النِّيَّةِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

وسعت کے موافق، اور جس کے رزق میں تنگی ہو، وہ جتنا خدا نے اس کو دیا ہے اس کے موافق خرچ کرے خدا کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اسی کے مطابق جو اس کو دیا ہے۔"

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے۔ "جو خرچ تم کرتے ہو کچھ چیز وہ اس کا عوض دیتا ہے۔"

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک دینار وہ ہے جس کو تم نے فی سبیل اللہ خرچ کر ڈالا اور ایک دینار وہ ہے جس کو غلام آزاد کرنے میں خرچ کیا اور ایک دینار وہ ہے جس کو تو نے اپنے اہل وعیال کی ضرورتوں میں خرچ کیا۔ ان میں سے زیادہ اجر وثواب والا دینار وہ ہے جس کو تو نے اپنے اہل وعیال پر صرف کیا۔" (رواہ مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوعبد اللہ جن کو کہا جاتا ہے ابوعبدالرحمٰن ثوبان بن بجدد آپ ﷺ کے غلام ہیں (ان) سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: افضل دینار وہ ہے جس کو انسان اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے اور وہ دینار جس کو اللہ کے راستہ میں اپنے چوپائے پر صرف کرتا ہے اور وہ دینار بھی جس کو فی سبیل اللہ اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے۔"

ترجمہ: "حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں اولاد ابوسلمہ پر خرچ کروں تو کیا ان کا مجھے ثواب ملے گا جب کہ میں ان کو چھوڑ نہیں سکتی کہ وہ دائیں یا بائیں (روزی کی تلاش میں سرگرداں ہوں) اس لئے کہ وہ تو میرے لڑکے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں تجھے ان پر خرچ کرنے کی وجہ سے ثواب حاصل ہوگا۔" (بخاری ومسلم)

ترجمہ: "حضرت سعد بن ابی وقاص اپنی طویل حدیث میں (جس کو ہم نے کتاب کے شروع باب النیۃ کے عنوان کے تحت ذکر کیا ہے) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے کہا: بے شک جو کچھ بھی تو

عَلَيْهِ وَسَلَّمُ قَالَ لَهُ: "وَ إِنَّکَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِیُ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا حَتّٰی مَا تَجْعَلُ فِیُ فِیُ اِمْرَأَتِکَ﴾ (متفق عليه)

خرچ کرتا ہے اس سے مقصود رضائے الٰہی کا حصول ہے تو اس میں تجھے ثواب حاصل ہوگا۔ یہاں تک کہ بیوی کے منہ میں جو نوالہ جائیگا اس کا بھی ثواب ملے گا۔"

(۲۹۳) ﴿وَعَنْ أَبِیُ مَسْعُوْدِ الْبَدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ قَالَ: إِذَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلٰى أَهْلِهِ نَفَقَةً يَحْتَسِبُهَا فَهِیَ لَهُ صَدَقَةٌ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی اپنے اہل وعیال پر ثواب کی نیت کے ساتھ خرچ کرتا ہے تو یہ اس کے لئے صدقہ شمار ہوتا ہے۔" (بخاری ومسلم)

(۲۹٤) ﴿وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ: "كَفٰى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُّضَيِّعَ مَنْ يَّقُوْتُ﴾ (حديث صحيح رواه ابوداود وغيره)

ورواه مسلم فی صحيحه بمعناه قال: "كَفٰى بِالْمَرْءِ إِثْماً أَنْ يَّحْبِسَ عَمَّنْ يَمْلِکُ قُوْتَهُ.

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کیلئے اتنا گناہ ہی کافی ہے کہ جن لوگوں کی روزی کا وہ ذمہ دار ہے اسکے حقوق کو ضائع کردے"

یہ حدیث صحیح ہے ابوداود وغیرہ نے ذکر کی ہے۔ امام مسلم نے صحیح مسلم میں اس کے ہم معنی روایت نقل کی ہے کہ آدمی کے لئے اس قدر ہی گناہ کافی ہے کہ جن لوگوں کی خوراک کا وہ ذمہ دار ہے ان سے خوراک کو روک دے۔

(۲۹٥) ﴿وَعَنْ أَبِیَ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ قَالَ: "مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ، فَيَقُوْلُ أَحَدُهُمَا: اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقاً خَلَفاً، وَ يَقُوْلُ الْآخَرُ: اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكاً تَلَفاً﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ روزانہ صبح کے وقت دو فرشتے آسمانوں سے اترتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے اے اللہ! خرچ کرنے والے انسان کو اس کا نعم البدل عطا فرما، دوسرا کہتا ہے اے اللہ! بخیل کے مال کو تلف فرما۔" (بخاری ومسلم)

(۲۹٦) ﴿وَعَنْهُ عَنِ النَّبِیّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ قَالَ: "اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ، وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: اوپر والا ہاتھ (یعنی خرچ کرنے والا) نچلے ہاتھ سے بہتر ہے اور خرچ کی ابتدا اپنے اہل وعیال سے کرو اور بہتر صدقہ وہ ہے جس میں نفس کا غنا موجود ہو۔ اللہ اس کو بچالیتا ہے جو شخص سوال سے بچنا چاہتا ہے اور جو شخص غنا کا طالب ہے اللہ اس کو غنا دے دیتا ہے۔" (بخاری)

(۳۷) بَابُ الْإِنْفَاقِ مِمَّا يُحِبُّ وَ مِنَ الْجَيِّدِ

پسندیدہ اور عمدہ چیز کو اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے کا بیان

(۱۱۹) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ (آل عمران: ۹۲)

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے: ''ہرگز نہ حاصل کرسکو گے نیکی میں کمال جب تک نہ خرچ کرو اپنی پیاری چیزوں سے کچھ۔''

(۱۲۰) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْاَرْضِ وَ لَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ﴾ (بقرہ: ۲۶۷)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: ''مؤمنو! جو پاکیزہ اور عمدہ مال تم کھاتے ہو اور جو چیزیں ہم تمہارے لئے زمین سے نکالتے ہیں ان میں سے خرچ کرو اور بری اور ناپاک چیزیں دینے کا قصد نہ کرنا۔''

(۲۹۷) ﴿عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَكْثَرَ الْاَنْصَارِ بِالْمَدِيْنَةِ مَالاً مِنْ نَخْلٍ، وَكَانَ اَحَبُّ اَمْوَالِهِ اِلَيْهِ بَيْرَحَاءَ، وَ كَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَ يَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ قَالَ اَنَسٌ: فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: "لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّوْنَ" قَامَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَنْزَلَ عَلَيْكَ: "لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ" وَ اِنَّ اَحَبَّ مَالِيْ اِلَيَّ بَيْرَحَاءُ، وَ اِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ تَعَالٰى اَرْجُوْا بِرَّهَا وَ ذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى، فَضَعْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ اَرَاكَ اللّٰهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "بَخٍ! ذَالِكَ مَالٌ رَابِحٌ، ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ، وَ قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ، وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ" فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ: اَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَسَّمَهَا اَبُوْ طَلْحَةَ فِيْ اَقَارِبِهٖ، وَ بَنِيْ عَمِّهٖ﴾ (متفق علیہ)

ترجمہ: ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں تمام انصار سے زیادہ کھجوروں کے باغ کے مالک تھے۔ اور اپنے تمام مال سے "بیرحاء" باغ زیادہ محبوب تھا اور یہ باغ مسجد نبوی کے سامنے تھا رسول اللہ ﷺ وہاں تشریف لے جایا کرتے تھے اور اس کا عمدہ پانی بھی نوش فرماتے تھے۔ حضرت انس بیان کرتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی کہ تم کبھی نیکی کو حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ تم اپنی پیاری چیز کو خرچ نہ کرو گے تو حضرت ابوطلحہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ پر یہ آیت نازل فرمائی ہے کہ ''تم نیکی کے کامل درجہ کو حاصل نہیں کرسکو گے۔ جب تک تم اپنی پیاری چیز کو خرچ نہ کرو گے'' میرا یہ باغ بیرحاء سب سے زیادہ مجھے پسندیدہ ہے۔ اور میں اس کو اللہ کے لئے صدقہ کرتا ہوں اس کے اجر وثواب کا اللہ سے امیدوار ہوں لہٰذا یا رسول اللہ آپ اس باغ کو تقسیم فرمائیں جیسے اللہ تعالیٰ آپ کو سمجھائے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا واہ واہ! یہ مال بہت مفید ہے تیرا یہ مال بہت مفید ہے میں نے تمہاری تمام بات سن لی۔ میرا خیال یہ ہے کہ تم اس کو اپنے قریبی رشتہ داروں میں اس کو بانٹ دو۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اسی

قوله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَالٌ رَابِحٌ" رُوِىَ فِى الصَّحِيْحَيْنِ "رَابِحٌ" و"رايح" بالباء الموحدة وبالياء المثناة، أي: رايح عليك نفعه، "بيرحاء" حديقة نخل وروى بكسر الباء و فتحها."

طرح کر لیتا ہوں۔ چنانچہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے وہ باغ اپنے قریبی رشتہ داروں اور چچازاد بھائیوں میں تقسیم کردیا۔"

"مَالٌ رَابِحٌ" صحیح روایات میں باء مؤحدہ کے ساتھ ہے اور یاء مثناۃ کے ساتھ دونوں طرح مروی ہے یعنی اس کا فائدہ تم کو حاصل ہوگا۔

"بَيْرَحَاءَ" کھجوروں کے باغ کو کہتے ہیں با کے کسرہ اور فتح کے ساتھ مروی ہے۔

(٣٨) بَابُ وُجُوبِ اَمْرِهٖ اَهْلَهٗ وَاَوْلَادَهُ الْمُمَيِّزِيْنَ وَسَائِرَمَنْ فِىْ رَعِيَّتِهٖ بِطَاعَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَنَهْيِهِمْ عَنِ الْمُخَالَفَةِ وَ تَأْدِيْبِهِمْ وَمَنْعِهِمْ عَنْ اِرْتِكَابِ مَنْهِيٍّ عَنْهُ

اپنے اہل وعیال اور دیگر تمام متعلقین کو اللہ کی اطاعت کرنے کا حکم دینا اور ان کو اللہ کی مخالفت سے روکنے انہیں سزا دینے اور اللہ کی منع کردہ چیزوں کے ارتکاب سے انہیں باز رکھنے کا بیان

(١٢١) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا﴾ (طٰهٰ: ١٣٢)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: "اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کرو اور خود اس پر قائم رہو۔"

(١٢٢) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا قُوْا أَنْفُسَكُمْ وَ أَهْلِيْكُمْ نَاراً﴾ (التحريم: ٦)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: "مؤمنو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو جہنم سے بچاؤ۔"

(٢٩٨) ﴿عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَمْرَةً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِىْ فِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَخْ كَخْ" اِرْمِ بِهَا، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ!؟﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور کو اٹھایا اور اس کو اپنے منہ میں ڈال لیا۔ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "کخ کخ" کہ اس کو پھینک دو، کیا تم نہیں جانتے کہ ہم صدقہ کا مال نہیں کھاتے۔" (بخاری و مسلم)

وفى رواية: "أَنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ" وقوله: "كَخْ كَخْ" يُقَالُ بِإِسْكَانِ الْخَاءِ، وَيُقَالُ بِكَسْرِهَا مَعَ التَّنْوِيْنِ وَهِىَ كَلِمَةُ زَجْرٍ لِلصَّبِيِّ عَنِ

ایک اور روایت میں ہے کہ ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔

"کخ کخ" خا کے سکون کے ساتھ اور بعض نے خا پر کسرہ اور

الْمُسْتَقْذَرَاتِ، وَكَانَ الْحَسَنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَبِيًّا"

تنوین کے ساتھ کہا ہے یہ کلمہ زجر وتوبیخ کا ہے بچوں کو قبیح چیزوں سے روکنے کے لئے استعمال ہوتا ہے اور حضرت حسن بھی بچے تھے۔

(۲۹۹) ﴿وَعَنْ اَبِیْ حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْاَسَدِ رَبِیْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ قَالَ: کُنْتُ غُلَاماً فِیْ حَجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ وَکَانَتْ یَدِیْ تَطِیْشُ فِی الصَّحْفَةِ، فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمُ: "یَاغُلَامُ سَمِّ اللّٰهَ تَعَالٰی، وَ کُلْ بِیَمِیْنِکَ، وَکُلْ مِمَّایَلِیْکَ" فَمَا زَالَتْ تِلْکَ طِعْمَتِیْ بَعْدُ﴾ (متفق علیه)

"وتطيش" تدور فی نه احی الصحفة.

ترجمہ: "حضرت ابوحفص عمر بن ابوسلمۃ عبداللہ بن عبدالاسد رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی پرورش میں تھے روایت کرتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کی پرورش میں ابھی بچہ تھا اور میرا ہاتھ کھانا کھاتے وقت پیالے میں گھومتا تھا۔ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے لڑکے! بسم اللہ پڑھو اور داہنے ہاتھ سے کھاؤ۔ اور اپنے قریب سے کھاؤ۔ آپ ﷺ کے ارشاد کے بعد میرے کھانے کا طریقہ یہی رہا۔" (بخاری و مسلم)

"یطیش" پیالے کے اطراف میں گھومتا تھا۔

(۳۰۰) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَرَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَاقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ یَقُوْلُ: "کُلُّکُمْ رَاعٍ، وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِهِ، اَلْاِمَامُ رَاعٍ، وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِیْ اَهْلِهِ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ رَاعِیَةٌ فِیْ بَیْتِ زَوْجِهَا وَمَسْؤُوْلَةٌ عَنْ رَّعِیَّتِهَا، وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِیْ مَالِ سَیِّدِهٖ وَ مَسْؤُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِهٖ، فَکُلُّکُمْ رَاعٍ وَمَسْؤُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِهٖ﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے تم سب حاکم ہو اور تم سب سے اس کی رعایا کے متعلق سوال ہوگا چنانچہ امام حاکم ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق سوال ہوگا اور آدمی اپنے گھر والوں پر حاکم ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق سوال ہوگا اور خادم اپنے آقا کے مال کا محافظ ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائیگا۔ پس تم میں سے ہر ایک حاکم ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔"

(۳۰۱) ﴿وَعَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ: "مُرُوْا أَوْلَادَکُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِیْنَ، وَ اضْرِبُوْهُمْ عَلَیْهَا، وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرٍ، وَفَرِّقُوْا بَیْنَهُمْ فِی الْمَضَاجِعِ﴾ (حدیث حسن رواه ابو داود بأسنادحسن)

ترجمہ: عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے بچوں کو نماز پڑھنے کا حکم دو جب وہ سات سال کی عمر کو پہنچ جائیں اور ان کو نماز کی وجہ سے سزا دو جب وہ دس سال کے ہوجائیں اور ان کے بستروں کو الگ الگ کرو، یہ حدیث حسن ہے ابوداؤد نے حسن سند کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

(۳۰۲) ﴿وَعَنْ اَبِیْ ثُرَیَّةَ سَبُرَةَ بْنِ مَعْبَدِ الْجُهَنِیِّ

ترجمہ: "حضرت ابوثریہ سبرۃ بن معبد الجہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت

رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَلِّمُوا الصَّبِيَّ الصَّلَاةَ لِسَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُ عَلَيْهَا ابْنَ عَشْرِ سِنِيْنَ﴾ (حديث حسن رواه أبوداؤد، والترمذي و قال حديث حسن)

ولفظ أبي داؤد: "مُرُوا الصَّبِيَّ بالصلٰوة إذا بلغ سبع سنين."

کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سات برس کے بچے کو نماز کی تعلیم دو اور دس سال کے بچے کو نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے سزا دو۔"

یہ حدیث حسن ہے اور ابوداؤد کے الفاظ یہ ہیں کہ جب بچہ سات سال کی عمر کو پہنچ جائے تو اس کو نماز پڑھنے کا حکم دو۔

(۳۹) بَابُ حَقِّ الْجَارِ وَالْوَصِيَّةِ بِهٖ

پڑوسی کا حق اور اس کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید

(۱۲۳) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَ بِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَ بِذِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتَامٰى وَ الْمَسَاكِيْنِ وَ الْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَ الْجَارِ الْجُنُبِ وَ الصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ وَ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ (النساء: ٣٦)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: "اور خدا ہی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ اور قربت داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور رشتہ دار ہمسایوں اور اجنبی ہمسایوں اور ساتھ بیٹھنے والے ساتھی اور مسافروں اور جو لوگ تمہارے قبضے میں ہوں سب کے ساتھ احسان کرو۔"

(٣٠٣) ﴿وَ عَنِ ابنِ عُمَرَ وَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَازَالَ جِبْرِيْلُ يُوصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جبرائیل امین علیہ السلام ہمسائے کے متعلق ہمیشہ ہی مجھے وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ وہ اس کو وارث ہی بنا دیں گے۔" (بخاری و مسلم)

(٣٠٤) ﴿وَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً، فَأَكْثِرْ مَاءَ هَا، وَ تَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اے ابوذر! جب تو شوربا پکائے تو اس میں پانی زیادہ ڈال دیا کرو اور اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھو۔ (مسلم)

وَ فِيْ رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ: إِنَّ خَلِيْلِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَانِيْ: "إِذَا طَبَخْتَ مَرَقًا فَأَكْثِرْ مَاءَهُ، ثُمَّ انْظُرْ أَهْلَ بَيْتٍ مِنْ جِيْرَانِكَ، فَأَصِبْهُمْ مِنْهَا بِمَعْرُوْفٍ.

ایک روایت میں ابوذر سے مروی ہے کہ میرے دوست رسول اللہ ﷺ نے مجھے تاکید فرمائی کہ جب تو شوربا پکائے تو اس میں پانی ڈال دو۔ پھر اپنے پڑوسیوں کے اہل بیت کا خیال کرو اور ان کو اس سے اچھے انداز کے ساتھ دیا کرو۔"

(۳۰۵) ﴿وَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰه عَنْهُ، أَن النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمُ قَالَ: "وَاللّٰهِ لاَ یُؤْمِنُ، وَاللّٰهِ لاَ یُؤْمِنُ، وَ اللّٰهِ لاَ یُؤْمِنُ!" قِیْلَ: مَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "اَلَّذِیْ لاَ یَأْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ﴾(متفق علیه)﴿وَ فِیْ رَوَایَةٍ لِمُسْلِم: "لاَ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لاَ یَأْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ﴾ "اَلْبَوَائِقُ:" اَلْغَوَائِل وَ الشُّرُوْرُ"

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کی قسم مؤمن نہیں، اللہ کی قسم مؤمن نہیں، اللہ کی قسم مؤمن نہیں، سوال کیا گیا کہ یا رسول اللہ کون مؤمن نہیں؟ فرمایا وہ شخص کہ جس کے پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہیں۔'' (بخاری و مسلم)

مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جنت میں وہ شخص داخل نہیں ہوگا جس کے پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہیں ہے۔

''البوائق'' ہلاکتیں، شرارتیں وغیرہ۔

(۳۰٦) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمُ: "یَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لاَ تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَاوَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے مسلمان عورتوں! اپنی پڑوسن کے لئے کوئی چیز حقیر نہ سمجھو اگرچہ بکری کا ایک کھر ہی ہدیہ بھیجے۔'' (بخاری و مسلم)

(۳۰۷) ﴿وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمُ قَالَ: "لاَ یَمْنَعُ جَارٌ جَارَهٗ أَنْ یَغْرِزَ خَشَبَةً فِیْ جِدَارِہٖ"، ثُمَّ یَقُوْلُ أَبُوْهُرَیْرَةَ: مَا لِیْ أَرَاکُمْ عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ! وَاللّٰه لَأَرْمِیَنَّ بِهَا بَیْنَ أَکْتَافِکُمْ﴾(متفق علیه)

رُوِیَ"خَشَبَهٗ" بِالإِضَافَةِ وَالجَمْع. وَ رُوِیَ "خَشَبَةً" بِالتَّنْوِیْنِ عَلَی الإِفْرَاد.

وَقَوْلُهٗ: مَا لِیْ أَرَاکُمْ عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ: یَعْنِی عَنْ هَذِهِ السُّنَّةِ.

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی پڑوسی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار پر لکڑی گاڑنے سے منع نہ کرے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں محسوس کرتا ہوں کہ تم اس سے اعراض کر رہے ہو اللہ کی قسم، میں اس مسئلہ کو تم پر مسلط کر کے رہوں گا۔'' (بخاری و مسلم)

''خَشَبَهٗ'' اضافت اور جمع کے ساتھ مروی ہے نیز تنوین کے ساتھ بصورت افراد بھی مروی ہے۔

مَا لِیْ أَرَاکُمْ عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ: کا مطلب یہ ہے کہ تعجب ہے میں تمہیں اس سنت سے منہ پھیرنے والا دیکھ رہا ہوں۔

(۳۰۸) ﴿وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمُ قَالَ: "مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الآخِرِ، فَلاَ یُؤْذِ جَارَهٗ، مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الآخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَهٗ، مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الآخِرِ، فَلْیَقُلْ خَیْراً أَوْ لِیَسْکُتْ" (متفق علیه)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کہے یا پھر خاموش رہے'' (بخاری و مسلم)

(۳۰۹) ﴿وَعَنْ اَبِیْ شُرَیْحِ الْخُزَاعِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ

ترجمہ: حضرت ابوشریح الخزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ

عَنْهُ، أن النبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ قَالَ: "مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ، فَلْيُحْسِنْ إِلٰی جَارِهٖ، مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ، فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ، مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ، فَلْيَقُلْ خَيْراً أَوْ لِيَسْكُتْ﴾(رواه مسلم بهذا اللفظ، و روی البخاری بعضه)

ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی خاطر و مدارت کرے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کرے یا خاموش رہے (مسلم کے الفاظ یہی ہیں بخاری نے بعض حصہ کو نقل کیا ہے)

(۳۱۰) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰه إِنَّ لِی جَارَيْنِ، فَإِلٰی أَيِّهِمَا أُهْدِیْ؟ قَالَ: "إِلٰی أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَاباً﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ میرے دو پڑوسی ہیں میں کس کی طرف ہدیہ بھیجوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان میں سے جس کا دروازہ تم سے زیادہ قریب ہو۔'' (بخاری)

(۳۱۱) ﴿وَعَنْ عَبْدِاللّٰه بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ: "خَيْرُ الأَصْحَابِ عِنْدَاللّٰه تَعَالٰی خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ، وَخَيْرُ الجِيْرَانِ عِنْدَ اللّٰه تَعَالٰی خَيْرُهُمْ لجَارِهٖ﴾(رواه الترمذی وقال: حديث حسن)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے یہاں بہترین دوست وہ ہیں جو اپنے دوست کے ساتھ خیر خواہی کریں اور اللہ کے نزدیک بہترین پڑوسی وہ ہیں جو اپنے ہمسایہ کے ساتھ خیر خواہی کریں (ترمذی نے فرمایا حدیث حسن ہے)۔''

(٤٠) بَابُ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ وَصِلَةِ الْاَرْحَامِ

والدین کے ساتھ احسان کرنے اور رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنے کا بیان

(١٢٤) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَ لاَ تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئاً وَ بِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً وَ بِذِی الْقُرْبٰی وَ الْيَتَامٰی وَ الْمَسَاكِيْنِ وَ الْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَ الْجَارِ الْجُنُبِ وَ الصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ وَ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ (النساء: ٣٦)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: ''اور خدا ہی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ اور قرابتداروں اور یتیموں اور محتاجوں اور رشتہ دار ہمسایوں اور اجنبی ہمسایوں اور ساتھ بیٹھنے والے ساتھی اور مسافروں اور جو لوگ تمہارے قبضے میں ہوں سب کے ساتھ احسان کرو۔''

(١٢٥) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِی تَسَاءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْأَرْحَامَ﴾ (النساء: ١)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اللہ سے جس کے نام کو تم اپنی حاجت براری کا ذریعہ بناتے ہو ڈرو اور رشتہ داری کے قطع سے بچو۔''

(١٢٦) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَا أَمَرَ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''جس رشتہ داری کے جوڑ کا اللہ نے حکم

اللّٰهُ بِهِ أَنْ يُوْصَلَ﴾ (الرعد: ٢١)

(١٢٧) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَوَصَّيْنَا الاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَاناً﴾ (العنكبوت: ٨)

(١٢٨) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَقَضٰى رَبُّكَ أَنْ لَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَ بِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناًإِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلاهُمَا فَلاَ تَقُلْ لَّهُمَا أُفٍّ وَ لاَ تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلاً كَرِيْماً. وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيْراً﴾ (بنی اسرائيل: ٢٣،٢٤)

(١٢٩) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَوَصَّيْنَا الإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْناً عَلٰى وَهْنٍ وَ فِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَ لِوَالِدَيْكَ﴾ (لقمان: ١٤)

(٣١٢) ﴿وَعَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدِ اللّٰه بنِ مَسْعُودٍ رضی اللّٰه عنه قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ: أَيُّ العَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى؟ قَالَ: "الصَّلاَةُ عَلٰى وَقْتِهَا" قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: "بِرُّ الْوَالِدَيْنِ" قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: "الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ (متفق عليه)

(٣١٣) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ: "لاَ يَجْزِیْ وَلَدٌوَالِداًإِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوْكاً، فَيَشْتَرِيَهُ، فَيُعْتِقَهُ﴾ (رواه مسلم)

(٣١٤) ﴿وَعَنْهُ أَيْضاً رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ قَالَ: "مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ

دیا اس کو جوڑے رکھتے ہیں۔"

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔"

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "حکم کر دیا تیرے رب نے کہ نہ پوجو اس کے سوا، اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اگر پہنچ جائے تیرے سامنے بڑھاپے کو ایک ان میں سے یا دونوں تو نہ کہہ ان کو ہوں، اور نہ جھڑک ان کو اور کہہ ان سے بات ادب کی، اور جھکا دے ان کے آگے کندھے عاجزی کر نیازمندی سے اور کہہ اے رب ان پر رحم کر جیسا کہ انہوں نے مجھ کو چھوٹا سا پالا۔"

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اور ہم نے تاکید کر دی انسان کو اس کے ماں باپ کے واسطے، پیٹ میں رکھا اس کو اس کی ماں نے تھک تھک کر اور دودھ چھڑانا ہے اس کا دو برس میں میرا شکر ادا کرو اور ماں باپ کا۔"

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ اللہ کو، کون سا عمل زیادہ پسندیدہ ہے؟ فرمایا نماز کا اس کے وقت پر ادا کرنا۔ میں نے عرض کیا پھر کون سا؟ فرمایا والدین کے ساتھ نیکی کرنا۔ میں نے عرض کیا پھر کون سا؟ فرمایا اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔" (بخاری مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی بیٹا اپنے والد کے احسانات کا بدلہ نہیں دے سکتا۔ ہاں جب وہ اس کو غلام پائے تو اس کو خرید کر آزاد کردے۔" (مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے، اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر

بِاللّٰہِ وَ الْیَوْمِ الآخِرِ، فَلْیَصِلْ رَحِمَہٗ، مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الآخِرِ، فَلْیَقُلْ خَیْراً أَوْ لِیَصْمُتْ﴾ (متفق علیہ)

ایمان رکھتا ہو وہ صلہ رحمی اختیار کرے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن کو تسلیم کرتا ہو تو وہ بھلائی کی بات کہے یا خاموش رہے۔'' (بخاری و مسلم)

(۳۱۵) ﴿وَعَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی خَلَقَ الْخَلْقَ حَتّٰی إِذَا فَرَغَ مِنْھُمْ قَامَتِ الرَّحِمُ، فَقَالَتْ: ھٰذَا مُقَامُ الْعَائِذِ بِکَ مِنَ الْقَطِیْعَۃِ، قَالَ: نَعَمْ أَمَا تَرْضَیْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَّصَلَکِ، وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَکِ؟ قَالَتْ: بَلٰی، قَالَ: فَذَالِکَ لَکِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "اقْرَؤُوْا إِنْ شِئْتُمْ: "فَھَلْ عَسَیْتُمْ إِنْ تَوَلَّیْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوْا فِی الاَرْضِ وَ تُقَطِّعُوْا أَرْحَامَکُمْ أُولٰئِکَ الَّذِیْنَ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فَأَصَمَّھُمْ وَ أَعْمٰی أَبْصَارَھُمْ﴾ (متفق علیہ)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو پیدا فرمایا ہے جب ان سے فارغ ہوئے تو صلہ رحمی کھڑی ہوئی اور اس نے کہا یہ مقام اس شخص کا ہے جو تیرے ساتھ قطع رحمی سے پناہ چاہے۔ فرمایا ہاں کیا تو پسند نہیں کرتی کہ میں اس شخص کے ساتھ انصاف کروں گا جو تجھے قائم رکھے گا اور اس شخص سے قطع تعلق کروں گا جو تجھ سے تعلق منقطع کرے گا۔ صلہ رحمی نے کہا ہاں بالکل درست ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تیرا مقام ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا اس کے ثبوت میں اس آیت کو پڑھو: ''بہت ممکن ہے کہ اگر تم حکومت کرو گے تو زمین میں فساد پھیلاؤ گے اور قطع رحمی کرو گے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے۔ تو ان کو بہرا اور اندھا کر دیا۔''

و فی روایۃ للبخاری: فقال اللّٰہ تعالٰی: "مَنْ وَّصَلَکِ، وَصَلْتُہٗ، مَنْ قَطَعَکِ قَطَعْتُہٗ"

بخاری کی روایت میں ہے ''جس نے تجھے قائم رکھا اس کے ساتھ احسان کروں گا اور جس نے تجھے ختم کیا میں اس سے نظر رحمت پھیر دوں گا۔''

(۳۱۶) ﴿وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِیْ؟ قَالَ: "أُمُّکَ" قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قال: "أُمُّکَ" قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: "أُمُّکَ" قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قال: "أَبُوْکَ"﴾ (متفق علیہ)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کون زیادہ حق دار ہے کہ میری رفاقت اس کے ساتھ بہتر ہو؟ فرمایا تیری ماں۔ عرض کیا پھر کون؟ فرمایا: پھر تیری والدہ، عرض کیا پھر کون؟ فرمایا: پھر تیری والدہ۔ اس نے پھر عرض کیا پھر کون؟ فرمایا تیرا باپ۔'' (بخاری و مسلم)

وفی روایۃٍ: یَارَسولَ اللّٰہ مَنْ أَحَقُّ بِحُسْنِ الصُّحْبَۃِ؟ قَالَ: "أُمُّکَ" ثُمَّ أُمُّکَ" ثُمَّ أُمُّکَ" ثُمَّ أَبَاکَ ثُمَّ أَدْنَاکَ أَدْنَاکَ"

ایک روایت میں ہے یا رسول اللہ کون زیادہ حق دار ہے کہ میں اس کے ساتھ احسان کروں فرمایا تیری ماں، پھر تیری ماں پھر تیری ماں پھر تیرا باپ پھر تیرا اقریبی رشتہ دار۔

"وَالصَحَابَةُ" بمعنى: الصُّحْبَةِ. وقوله: "ثُمَّ أباك" هكذاهومنصوب بفعل محذوفٍ، أى: ثم بِرَّ أباك. وفى روايةٍ: "ثُمَّ أَبُوك" و هذا واضح.

اور لفظ صحابۃ اور صحبۃ یہ دونوں مترادف ہیں اور "ثم اباک" فعل محذوف کی بنا پر منصوب ہے یعنی پھر اپنے باپ کے ساتھ نیکی کرو اور ایک روایت میں ثم ابوک منقول ہے یہ حالت زیادہ واضح ہے۔

(۳۱۷) ﴿وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ قَالَ: "رَغِمَ أَنْفُ، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ، اَحَدَهُمَا أَوْكَلَيْهِمَا، فَلَمْ يَدْخُلِ الجَنَّةَ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی ناک خاک آلود ہوجائے پھر اس شخص کی ناک غبار آلود ہوجائے، پھر اس شخص کی ناک غبار آلود ہوجائے جو اپنے ماں باپ میں سے ایک یا دونوں کو بڑھاپے کی حالت میں پائے اور یہ اس کو جنت میں داخل نہ کرائے۔"

(۳۱۸) ﴿وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلاً قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰه إنَّ لِى قَرَابَةً أَصِلُهُمُ وَ يَقْطَعُونِى، وَ أُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَ يُسِيئُونَ إِلَيَّ وَ أَحْلُمُ عَنْهُمْ وَ يَجْهَلُونَ عَلَيَّ، فَقَالَ: "لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ، فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ المَلَّ، وَ لايَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلٰى ذَالِكَ﴾ (رواه مسلم)

"تُسِفُّهُم" بضم التاء وكسرالسين المهملة و تشديد الفاء،

"والملُّ" بفتح الميم، وتشديد اللام وهو الرماد الحارُّ: أى كأنما تطعمهم الرماد الحار، وهو تشبيه لما يلحقهم من الإثم بما يلحق آكل الرماد الحارِّ من الألم، ولا شئ على هذا المحسن إليهم، لكن ينالهم إثمٌ عظيمٌ بتقصيرهم فى حقه، وإدخالهم الاذى عليه. والله أعلم.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے قریبی رشتہ دار ایسے ہیں کہ میں تو ان کے ساتھ صلہ رحمی کرتا ہوں لیکن وہ قطع رحمی کرتے ہیں اور میں ان کے ساتھ حسن سلوک کا برتاؤ کرتا ہوں لیکن وہ بے مروتی کرتے ہیں اور میں بردباری اختیار کرتا ہوں لیکن وہ جہالت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تو ایسا ہی ہے جیسا کہ تو کہتا ہے تو تو ان کے منہ میں گرم خاک ڈال رہا ہے اور اللہ کی طرف سے ہمیشہ ان کے خلاف تیرا مددگار تیرے ساتھ رہے گا جب تک تو اس حالت پر رہے گا۔ "تسفهم" تا کے ضمہ سین مہملہ کے کسرہ اور فا مشددہ کے ساتھ منقول ہے۔

"الملّ": میم کے فتح اور لام مشددہ کے ساتھ، گرم خاکستر کو کہتے ہیں گویا کہ تو ان کو گرم خاکستر کھلا رہا ہے دراصل ان کی اس حالت کو جو گناہ کی وجہ سے ہے اس انسان کے ساتھ تشبیہ دینا مقصود ہے جو گرم خاکستر منہ میں ڈالتا ہے۔ تو اس کو اس سے کس قدر تکلیف ہوتی ہے لیکن وہ شخص جو ان کے ساتھ احسان کے ساتھ پیش آ رہا ہے اس پر کچھ گناہ نہیں لیکن چونکہ وہ لوگ اس کے حقوق کی پامالی کر رہے ہیں اور اس کو نقصان پہنچا رہے ہیں اس لئے وہ بڑے گناہ کے مرتکب

ہو رہے ہیں۔ واللہ اعلم

(۳۱۹) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ قَالَ: "مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُّبْسَطَ لَهُ فِيْ رِزْقِهِ، وَ يُنْسَأَلَهُ فِيْ أَثَرِهِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ﴾ (متفق عليه)

ومعنى: "يُنْسَأَلَهُ فِى أَثَرِه" أى: يؤخرله فى أجله وعُمُره"

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص چاہتا ہے کہ اس کو رزق میں فراخی حاصل ہو اور اس کو لمبی عمر عطا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔'' (بخاری ومسلم)

"يُنْسَأَلَهُ فِى أَثَرِهِ" یعنی اس کی عمر میں اضافہ ہو۔

(۳۲۰) ﴿عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَبُوْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَكْثَرَ الانْصَارِ بِالْمَدِيْنَةِ مَالاً مِنْ نَخْلٍ، وَكَانَ أَحَبُّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرَحَاءَ، وَ كَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ يَدْخُلُهَا وَ يَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ قَالَ أَنَسٌ: فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الاٰيَةُ: "لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّوْنَ" قَامَ اَبُوطَلْحَةَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى أَنْزَلَ عَلَيْكَ: "لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّوْنَ" وَ إِنَّ أَحَبَّ مَالِي إِلَيَّ بَيْرَحَاءَ، وَ إِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ تَعَالٰى أَرْجُوا بِرَّهَا وَ ذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى، فَضَعْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰه حَيْثُ أَرَاكَ اللّٰهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ "بَخٍ! ذَالِكَ مَالٌ رَابِحٌ، ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ، وَ قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ، وَإِنِّي أَرٰى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الاَقْرَبِيْنَ" فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰه، فَقَسَّمَهَا أَبُوْ طَلْحَةَ فِيْ أَقَارِبِهِ، وَ بَنِى عَمِّهِ﴾ (متفق عليه)

و سبق بيان ألفاظه فى: باب الانفاق مما

ترجمہ: ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں تمام انصار سے زیادہ کھجوروں کے باغ کے مالک تھے۔ اور اپنے تمام مال سے "بیرحاء" باغ زیادہ محبوب تھا اور یہ باغ مسجد نبوی کے سامنے تھا رسول اللہ ﷺ وہاں تشریف لے جایا کرتے تھے اور اس کا عمدہ پانی بھی نوش فرماتے تھے۔ حضرت انس بیان کرتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی کہ تم کبھی نیکی کو حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ تم اپنی پیاری چیز کو خرچ نہ کرو گے تو حضرت ابوطلحہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ پر یہ آیت نازل فرمائی ہے کہ تم نیکی کے کامل درجہ کو حاصل نہیں کر سکو گے۔ جب تک تم اپنی پیاری چیز کو خرچ نہ کرو گے'' میرا یہ باغ بیرحاء میرے نزدیک سب سے زیادہ مجھے پسندیدہ ہے۔ اور میں اس کو اللہ کے لئے صدقہ کرتا ہوں اس کے اجر وثواب کا اللہ سے امیدوار ہوں۔ لہٰذا یا رسول اللہ آپ اس باغ کو تقسیم فرمائیں جیسے اللہ تعالیٰ آپ کو سمجھائے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا واہ واہ، یہ مال بہت مفید ہے تیرا یہ مال بہت مفید ہے میں نے تمہاری تمام بات سن لی۔ میرا خیال یہ ہے کہ تم اس کو اپنے قریبی رشتہ داروں میں بانٹ دو۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اسی طرح کر لیتا ہوں۔ چنانچہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے وہ باغ اپنے قریبی

یحب.

(۳۲۱) ﴿وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَقْبَلَ رَجُلٌ إِلٰى نَبِيِّ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ فَقَالَ: أُبَايِعُکَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَ الْجِهَادِ أَبْتَغِي الْأَجْرَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ: فَهَلْ لَّکَ مِنْ وَّالِدَيْکَ أَحَدٌ حَيٌّ؟" قَالَ: نَعَمْ بَلْ کِلَاهُمَا قَالَ: "فَتَبْتَغِي الْاَجْرَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى؟ قَالَ نَعَمْ. قَالَ: فَارْجِعْ إِلٰى وَالِدَيْکَ، فَأَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا﴾ (متفق عليه. وَ هٰذَا لَفْظُ مسلم)

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا: جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ: "أَحَيٌّ وَالِدَاکَ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ "فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ"

(۳۲۲) ﴿وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ قَالَ "لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُکَافِي، وَ لٰکِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِيْ إِذَا قَطَعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا﴾ (رواه البخاری)

و"قَطَعَتْ" بفتح القاف والطاء و"رَحِمُهُ" مرفوعٌ"

(۳۲۳) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ: "الرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ مَنْ وَصَلَنِي، وَصَلَهُ اللّٰهُ وَ مَنْ قَطَعَنِي قَطَعهُ اللّٰه﴾ (متفق عليه)

(۳۲٤) ﴿وَعَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رضی اللّٰه عنها أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً وَ لَمْ تَسْتَأْذِنِ

رشتہ داروں اور چچازاد بھائیوں میں تقسیم کردیا۔“

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں آپ سے ہجرت اور جہاد پر بیعت کرنا چاہتا ہوں، اللہ سے اجر و ثواب کا طلب گار ہوں۔ آپ نے ارشادفرمایا: کیا تیرے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! بلکہ دونوں بقید حیات ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ تو اللہ سے اجر وثواب کا طلب گار ہے؟ اس نے پھر کہا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا اپنے والدین کی خدمت میں جاؤ اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرو۔“ (بخاری ومسلم)

مسلم کے لفظ ہیں۔ بخاری اور مسلم کی ایک اور روایت میں آتا ہے کہ ایک شخص آیا اس نے آپ ﷺ سے جہاد کی اجازت چاہی تو آپ ﷺ نے ارشادفرمایا کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ اس نے کہا ہاں۔ تو آپ ﷺ نے ارشادفرمایا پس ان کی خدمت کرو اسی کو جہاد سمجھو۔

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما آپ ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: احسان کے بدلے احسان کرنے والا صلہ رحمی کرنے والانہیں ہے بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب اس سے قطع رحمی کی جائے تو وہ صلہ رحمی کرے۔“ (بخاری)

”قَطَعَتْ“ قاف اور طا کے زبر کے ساتھ منقول ہے۔ ”رحِمُهُ“ پیش والا ہے۔

ترجمہ: ”حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا روایت نقل کرتی ہیں کہ رحم (رشتہ داری اور قرابت داری) عرش سے لٹکا ہوا کہہ رہا ہے کہ جو مجھے ملائے گا اللہ تعالیٰ اسے ملائیگا اور جو مجھے قطع کرے گا اللہ جل شانہ بھی اسے قطع کرے گا۔“

ترجمہ: ”ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اجازت طلب کئے بغیر ایک لونڈی آزاد کردی

النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمُ، فَلَمَّا کَانَ یَوْمُهَا الَّذِیْ یَدُوْرُ عَلَیْهَا فِیْهِ، قَالَتْ: أَشَعَرْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ انِّی أَعْتَقْتُ وَلِیْدَتِی قَالَ: "أَوَ فَعَلْتِ؟" قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ "أَمَا إِنَّکِ لَوْ أَعْطَیْتِهَا أَخْوَالَکِ کَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِکِ﴾ (متفق علیه)

تھی۔ جب حضرت میمونہ کی باری کا دن آیا تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ کو معلوم ہے کہ میں نے اپنی باندی کو آزاد کردیا ہے۔فرمایا کیا تم نے واقعی آزاد کردیا؟ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا جی ہاں! آپ ﷺ نے اس پر فرمایا: اگر تم اس کو اپنے ماموں کو دے دیتیں تو اس سے تمہارے ثواب میں اضافہ ہوتا۔" (بخاری و مسلم)

(۳۲۵) ﴿وَعَنْ اَسْمَاءَ بنت ابی بَکر الصدیق رَضِیَ اللّٰه عَنْهُمَا قَالَتْ: قَدِمَتْ عَلَیَّ اُمِّی وَهِیَ مُشْرِکَةٌ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمُ، فَاسْتَفْتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمُ قُلْتُ: قَدِمَتْ عَلَیَّ اُمِّی وَ هِیَ رَاغِبَةٌ أَفَاصِلُ اُمِّی؟ قَالَ "نَعَمْ صِلِیْ أُمَّکِ﴾ (متفق علیه)

وقولها "رَاغِبَةٌ" أی: طَامِعَةٌ عِنْدِیْ تَسْأَلُنِیْ شَیْئًا؛ قِیْلَ کَانَتْ أُمُّهَامِنَ النَّسَبِ، وَقِیْلَ: مِنَ الرَّضَاعَةِ وَالصَّحِیْحُ الاوَّلُ.

ترجمہ:"حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ عہد رسالت میں میری والدہ شرک کی حالت میں میرے پاس آئیں تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ طلب کرتے ہوئے عرض کیا کہ میری والدہ کسی کام کے لئے میرے پاس آئی ہیں کیا میں اس کے ساتھ حسن سلوک کے ساتھ معاملہ کروں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں اپنی ماں کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔" (بخاری و مسلم)

"رَاغِبَةٌ" میرے پاس کسی لالچ کے پیش نظر آتی اپنی ضرورت کی تکمیل کا مطالبہ کرتی تھی۔ بعض نے کہا کہ وہ ان کی حقیقی والدہ تھی اور بعض نے کہا کہ وہ رضاعی والدہ تھی لیکن پہلا قول صحیح ہے۔

(۳۲۶) ﴿وَعَنْ زَیْنَبَ الثَّقَفِیَّةِ اِمْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمُ "تَصَدَّقْنَ یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَلَوْ مِنْ حُلِیِّکُنَّ" قَالَتْ: فَرَجَعْتُ إِلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّکَ رَجُلٌ خَفِیْفُ ذَاتِ الْیَدِوَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمُ قَدْ أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ فَأْتِهِ، فَاسْأَلْهُ، فَاِنْ کَانَ ذَالِکَ یُجْزِئُ عَنِّیْ وَ إِلَّا صَرَفْتُهَا إِلٰی غَیْرِکُمْ. فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: بَلِ ائْتِیْهِ أَنْتِ، فَانْطَلَقْتُ، وَاِذَا اِمْرَأَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ بِبَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمُ حَاجَتِیْ حَاجَتُهَا، وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

ترجمہ:"حضرت زینب ثقفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی) بیان کرتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عورتوں کی جماعت! صدقہ کیا کرو خواہ تم اپنے زیوروں سے کرو۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (اپنے شوہر) کے پاس گئی اور ان سے کہا آپ ایک غریب آدمی ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر معلوم کر لیجئے کہ اگر آپ کو صدقہ دینا جائز ہوسکتا ہے تو میں آپ کو ہی صدقہ دے دوں ورنہ کسی اور مستحق کو دے دوں گی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا تم خود ہی جا کر معلوم کر لو۔ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں جب پہنچی تو آپ ﷺ کے دروازے پر ایک انصاری عورت موجود تھیں اس کا کام

وَسَلَّمَ قَدْ أُلْقِيَتْ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ، فَقُلْنَالَهُ: ائْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبِرْهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ بِالْبَابِ تَسْأَلَانِكَ: أَتُجْزِئُ الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا عَلٰى أَزْوَاجِهِمَا وَعَلٰى أَيْتَامٍ فِيْ حُجُوْرِهِمَا؟

وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ، فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ هُمَا" قَالَ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَزَيْنَبُ. وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الزَّيَانِبِ هِيَ؟" قَالَ امْرَأَةُ عَبْدِاللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَهُمَا أَجْرَانِ: أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَ أَجْرُ الصَّدَقَةِ" (متفق عليه)

(مسئلہ) بھی میرے کام (مسئلہ) کی طرح تھا لیکن چونکہ رسول اللہ ﷺ کی ہیبت وعظمت ہم پر موجود تھی اس لئے ہم آپ کے پاس جانے کی جرأت نہ کرسکیں۔ اتنے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ باہر نکلے ہم نے ان سے کہا کہ تم رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں جاکر بتاؤ کہ دروازے پر دو عورتیں موجود ہیں وہ آپ سے یہ مسئلہ پوچھنے آئی ہیں کہ کیا ان کا صدقہ ان کے خاوندوں پر جائز ہے۔ اور ان یتیم بچوں پر جو ان کی پرورش میں رہتے ہیں لیکن آپ ﷺ کو یہ نہ بتانا کہ ہم کون ہیں۔

چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ سے اس مسئلہ کے بارے میں جب دریافت کیا تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ وہ دو عورتیں کون ہیں؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ایک انصاری عورت ہے دوسری زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کون سی زینب؟ اس نے کہا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی۔ آپ ﷺ نے فرمایا ان کو دوگنا ثواب ملے گا ایک قرابت داری کا دوسرا صدقہ کا۔ (بخاری ومسلم)

(۳۲۷) ﴿وَعَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ صَخْرِبْنُ حَرْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِهِ الطَّوِيْلِ فِيْ قِصَّةِ هِرَقْلَ اِنَّ هِرَقْلَ قَالَ لِأَبِيْ سُفْيَانَ: فَمَاذَا يَأْمُرُكُمْ بِهِ؟ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قُلْتُ: يَقُوْلُ: "اُعْبُدُوا اللّٰهَ وَحْدَهُ، وَلَا تُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئاً، وَاتْرُكُوْا مَا يَقُوْلُ آبَاؤُكُمْ، وَ يَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ، وَ الصِّدْقِ وَ الْعَفَافِ، وَ الصِّلَةِ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت ابوسفیان اپنی لمبی روایت میں جس میں ہرقل کا واقعہ ہے روایت کرتے ہیں کہ ہرقل نے ابوسفیان سے پوچھا کہ وہ پیغمبر تم کو کس بات کا حکم دیتے ہیں؟ ابوسفیان کہتے ہیں کہ میں نے کہا: کہ وہ فرماتے ہیں کہ ایک اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور جو باتیں تمہارے آباء واجداد کہتے ہیں اس کو چھوڑ دو اور وہ ہمیں نماز ادا کرنے، سچ بولنے اور پاک دامنی اور صلہ رحمی کرنے کا حکم دیتے ہیں۔'' (بخاری ومسلم)

(۳۲۸) ﴿وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُوْنَ أَرْضاً يُذْكَرُ فِيْهَا الْقِيْرَاطُ﴾

وفي رواية: "سَتَفْتَحُوْنَ مِصْرَوهي أرض

ترجمہ: ''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ تم جلد ہی ایک ایسی زمین کو فتح کروگے جس میں قیراط کا زیادہ چرچا ہوگا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ تم جلد ہی مصر کو فتح کروگے وہ ایسی زمین ہے جس میں قیراط کا زیادہ استعمال ہوتا ہے

يسمى فيها القيراط، فَاسْتَوْصُوْا بِأَهْلِهَا خَيْراً، فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَّرَحِماً"

وفي رواية: فَإِذَا افْتَتَحْتُمُوْهَا، فَأَحْسِنُوْا إِلٰى اَهْلِيْهَا، فإن لهم ذمّةً ورحماً" أوقال: "ذمة وصهراً" رواه مسلم.

قال العلماء: اَلرَّحِمُ الَّتِى لَهُمْ كَوْنُ هَاجَرَ اُمِّ اِسْمَاعِيْلَ عليه السلام مِنْهُمْ "وَالصِّهْرُ" كَوْنُ مَارِيَةَ اُمِّ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ مِنْهُمْ.

(۳۲۹) ﴿وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ "وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ" دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ قُرَيْشاً، فَاجْتَمَعُوْا فَعَمَّ، وَ خَصَّ وَقَالَ: "يَابَنِى عَبْدِ شَمْسٍ، يَا بَنِى كَعْبِ بنِ لُؤَىّ، اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَابَنِىْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ، اَنْقِذُوا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَابَنِىْ عَبْدِ مُنَافٍ، اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا بَنِىْ هَاشِمٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يا بَنِى عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَافَاطِمَةُ اَنْقِذِىْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّىْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، غَيْرَاَنَّ لَكُمْ رَحِماً سَأَبُلُّهَا بِبِلاَلِهَا﴾ (رواه مسلم)

قوله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ "بِبِلاَلِهَا" هو بفتح الباء الثانية وكسرها"والبلال" الماء ومعنى الحديث: سَأَصِلُهَا، شَبَّهَ قَطِيْعَتَهَا بِالْحَرَارَةِ تُطْفَأُ بِالْمَاءِ وَهٰذِهِ تُبَرَّدُ بِالصِّلَةِ.

(۳۳۰) ﴿وَعَنْ اَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

پس تم اس زمین کے باشندوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اس لئے کہ ان کے ساتھ ہمارا معاہدہ بھی ہے۔ اور رشتہ داری بھی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جب تم مصر میں فاتحانہ انداز میں داخل ہو تو اس کے رہنے والوں کے ساتھ احسان کرنا اس لئے کہ ان کے ساتھ ہمارا معاہدہ بھی ہے اور رشتہ داری بھی ہے یا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ان کے ساتھ ہمارا معاہدہ ہے اور ہمارے سسرالی رشتہ دار ہیں۔"

علماء فرماتے ہیں کہ اہل مصر کے ساتھ رشتہ داری یہ تھی کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام پیغمبر کی والدہ حضرت ہاجرہ ان میں سے تھی اور سسرالی رشتہ یوں تھا کہ آپ ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کی والدہ حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا یہ مصر سے ہی تھیں۔"

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت "وَ اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ" نازل ہوئی (کہ آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرایئے) تو آپ ﷺ نے قریش کو بلایا اور جب وہ سب اکٹھے ہوگئے۔ آپ نے عمومی انداز میں خاص خاص قبیلوں کے نام لیکر فرمایا کہ اے بنو عبد شمس! اے بنو کعب بن لوی! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ۔ اے مرۃ بن کعب کی اولاد! اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔ اے عبدالمطلب کی اولاد! اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔ اے فاطمہ! تو اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچالے اس لئے کہ میں تمہارے لئے اللہ سے کچھ بھی کرنے کا مالک نہیں ہوں۔ ہاں یہ بات ضرور ہے کہ تمہارے ساتھ رشتہ داری ہے لہٰذا رشتہ داری کے لحاظ سے صلہ رحمی کروں گا۔" (مسلم)

"ببلالها" البلال دوسری با کے زبر اور زیر کے ساتھ منقول ہے بمعنی پانی اور حدیث کا مطلب یہ ہوا کہ آپ نے قطع رحمی کو گرمی کے ساتھ تشبیہ دی جو پانی سے بجھ جاتی ہے۔ اسی طرح صلہ رحمی کے ساتھ قطع رحمی کی حرارت کو ٹھنڈا کیا جاتا ہے۔

ترجمہ: "حضرت ابو عبداللہ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جِھَارًا غَیْرَ سِرٍّ یَّقُوْلُ: "إِنَّ آلَ بَنِی فُلاَنٍ لَیْسُوا بِأَوْلِیَائِیْ، إِنَّمَا وَلِیِّیَ اللّٰہُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ، وَلٰکِنْ لَّھُمْ رَحِمٌ أَبُلُّھَا بِبِلاَلِھَا﴾ (متفق علیہ) وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِی.

ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے واضح الفاظ میں بغیر کسی اخفاء کے سنا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فلاں کی اولاد میرے قریبی نہیں ہیں میرا دوست اور قریبی اللہ ہے اور نیک ایمان دار ہیں لیکن ان کے ساتھ قرابت داری ہے تو میں اس کو صلہ رحمی کے ساتھ تر وتازہ رکھوں گا۔" (بخاری ومسلم، لفظ بخاری کے ہیں)

(۳۳۱) ﴿وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ خَالِدِ بْنِ زَیْدِنِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلاً قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ أَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ یُدْخِلُنِی الجَنَّۃَ، وَ یُبَاعِدُنِی مِنَ النَّارِ. فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "تَعْبُدُ اللّٰہَ، وَلاَ تُشْرِکُ بِہٖ شَیْئاً، وَ تُقِیْمُ الصَّلاَۃَ، وَتُؤْتِی الزَّکَاۃَ، وَ تَصِلُ الرَّحِمَ﴾ (متفق علیہ)

ترجمہ: "حضرت خالد بن زید انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کروادے اور جہنم سے دور کردے اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور صلہ رحمی کرو۔" (بخاری ومسلم)

(۳۳۲) ﴿وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا أَفْطَرَ أَحَدُکُمْ، فَلْیُفْطِرْ عَلٰی تَمْرٍ، فَإِنَّہٗ بَرَکَۃٌ فَإِنْ لَّمْ یَجِدْ تَمْراً، فَالْمَاءُ، فَإِنَّہٗ طَھُوْرٌ" وَقَالَ: "الصَّدَقَۃُ عَلَی الْمِسْکِیْنِ صَدَقَۃٌ، وَعَلٰی ذِی الرَّحِمِ ثِنْتَانِ: صَدَقَۃٌ وَصِلَۃٌ﴾ (رواہ الترمذی و قال: حدیث حسن)

ترجمہ: "حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص روزہ افطار کرے تو وہ کھجور سے افطار کرے اس لئے کہ اس میں برکت ہے لیکن اگر کھجور میسر نہ ہو تو پانی سے افطار کرے اس لئے کہ پانی پاکیزہ ہے اور فرمایا مسکین پر صدقہ کرنا صرف صدقہ ہے اور رشتہ دار پر صدقہ کرنا دگنا ثواب ہے ایک صدقہ کا دوسرا صلہ رحمی کا۔" (ترمذی اور صاحب ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن ہے)

(۳۳۳) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: کَانَتْ تَحْتِی امْرَأَۃٌ، وَ کُنْتُ أُحِبُّھَا، وَکَانَ عُمَرُ یَکْرَھُھَا، فَقَالَ لِی: طَلِّقْھَا، فَأَبَیْتُ، فَأَتَی عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَہٗ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "طَلِّقْھَا﴾ (رَوَاہُ أَبُو دَاؤد، والترمذی و قال حدیث حسن صحیح)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اس نے بیان کیا کہ میرے نکاح میں ایک عورت تھی اور میں اس کو محبوب رکھتا تھا لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو پسند نہیں کرتے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ کو حکم دیا کہ اس کو طلاق دے دو۔ میں نے انکار کیا چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں گئے اور آپ ﷺ کے سامنے اس کا تذکرہ کیا اس پر نبی کریم ﷺ نے مجھ سے کہا کہ تم اس کو طلاق دے دو۔" (ابوداؤد، ترمذی، ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے)

(۳۳٤) ﴿وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلاً أَتَاهُ فَقَالَ: إن لِیْ امْرَأَةً وَإنَّ أُمِّی تَأْمُرُنِیْ بِطَلاقِهَا؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمُ یَقُولُ "اَلْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، فَإنْ شِئْتَ، فَأَضِعْ ذٰلِکَ البَابَ، أَوِاحْفَظْهُ﴾ (رواه الترمذی و قال: حدیث حسنٌ صحیح)

ترجمہ: ”حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی اس کے پاس آیا اور کہا کہ میری ایک بیوی ہے اور میری والدہ مجھے کہتی ہے کہ اس کو طلاق دے دو اس نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ باپ جنت کے دروازوں میں سے بہترین دروازہ ہے پس اگر تم چاہو تو اس دروازے کو ضائع کردو یا اس کی حفاظت کرو۔“ (ترمذی، صاحب ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے)

(۳۳٥) ﴿وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمُ قَالَ: "اَلْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ﴾ (رواه الترمذی و قال: حدیث حسن صحیح)

ترجمہ: ”حضرت براء بن عازب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا خالہ ماں کے مرتبہ میں ہے۔ (ترمذی) صاحب ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔“

وَفِی الْبَابِ أحَادِیْثُ کَثِیْرَةٌ فِی الصَّحِیْحِ مَشْهُوْرَةٌ؛ مِنهَا حَدِیْثُ أَصْحَابِ الْغَارِ، وَحَدِیْثُ جُرَیْجٍ وَقَدْ سَبَقَا، وَأَحَادِیْثُ مَشْهُوْرَةٌ فِی الصَّحِیْحِ حَذَفْتُهَا اِخْتِصَاراً، وَمَنْ أَهَمِّهَا حَدِیْثُ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ الطَّوِیْلُ الْمُشْتَمِلُ عَلٰی جُمَلٍ کَثِیْرَةٍ مِنَ قَوَاعِدِ الْإسْلامِ وَآدَابِهِ، وَسَأَذْکُرُهُ بِتَمَامِهِ إنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ بَابِ الرَّجَاءِ، قَالَ فِیْهِ: دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمُ بِمَکَّةَ، یَعْنِی فِیْ أَوَّلِ النُّبُوَّةِ، فَقُلْتُ لَهٗ: مَاأَنْتَ؟ قَالَ: "نَبِیٌّ" فَقُلْتُ وَمَا نَبِیٌّ؟ قَالَ: "أَرْسَلَنِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی:"، فَقُلْتُ: بِأَیِّ شَیْءٍ أَرْسَلَکَ؟ قَالَ: أَرْسَلَنِیْ بِصِلَةِ الْأَرْحَامِ وَکَسْرِالْأَوْ ثَانِ، وَأَنْ یُوَحَّدَ اللّٰهُ لا یُشْرَکُ بِهٖ شَیْءٌ" وَذَکَرَ تَمَامَ الْحَدِیْثِ. والله أعلم.

اس باب میں کثرت کے ساتھ حدیثیں صحیح بخاری میں موجود ہیں اور معروف ومشہور ہیں۔ ان حدیثوں سے اصحاب الغار کی حدیث اور جریج راہب کی احادیث گذر چکی ہیں۔ اور کئی مشہور حدیثوں کو بطور اختصار کے حذف کردیا ہے۔ ان حدیثوں میں زیادہ اہمیت کی حامل عمرو بن عبسہ کی حدیث ہے جو بہت طویل ہے اور اسلام کے قواعد اور آداب کے لحاظ سے بہت سے جملوں پر مشتمل ہے عنقریب میں اس کو "باب الرجاء" میں مکمل طور پر ذکر کروں گا۔ انشاء اللہ۔

جس حدیث میں عمرو بن عبسہ نے بیان کیا کہ میں نبوت کے ابتدائی دنوں میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں مکہ حاضر ہوا۔ میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا آپ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نبی ہوں۔ میں نے پوچھا نبی کون ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ نے مجھے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے میں نے عرض کیا، کیا چیز دے کر آپ کو مبعوث فرمایا ہے۔

آپ نے فرمایا: اللہ پاک نے مجھے بھیجا ہے کہ صلہ رحمی کی جائے اور بتوں کو توڑا جائے اور اللہ کو ایک سمجھا جائے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے۔ مکمل حدیث کو ذکر کیا۔ واللہ اعلم۔

(٤١) بَابُ تَحْرِيمِ الْعُقُوقِ وَ قَطِيعَةِ الرَّحِمِ

والدین کی نافرمانی اور قطع رحمی کی حرمت کا بیان

(١٣٠) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْأَرْضِ وَ تُقَطِّعُوْا أَرْحَامَكُمْ أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَأَصَمَّهُمْ وَ أَعْمٰى أَبْصَارَهُمْ﴾ (محمد: ٢٢، ٢٣)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: ''اے منافقو! تم سے عجیب نہیں کہ تم حاکم ہو جاؤ تو ملک میں خرابی کرنے لگو اور اپنے رشتوں کو توڑ ڈالو یہی لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی ہے۔ اور ان کے کانوں کو بہرا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے۔''

(١٣١) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهِ وَ يَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ، أُولٰئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَ لَهُمْ سُوْءُ الدَّارِ﴾ (الرعد: ٢٥)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: ''اور جو لوگ خدا سے عہد واثق کر کے اس کو توڑ ڈالتے ہیں اور جن رشتہ ہائے قرابت کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے ان کو قطع کر دیتے ہیں اور ملک میں فساد کرتے ہیں ایسے لوگوں پر لعنت ہے اور ان کے لئے گھر بھی برا ہے۔''

(١٣٢) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَقَضٰى رَبُّكَ أَنْ لَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَ بِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا أُفٍّ وَ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلاً كَرِيماً. وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيْراً﴾

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: ''تمہارے رب کا ارشاد ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ بھلائی کرتے رہو اگر ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو اف تک نہ کہنا اور نہ انہیں جھڑکنا اور ان سے بات ادب کے ساتھ کرنا اور عجز و نیاز سے ان کے حق میں دعا کرو اے پروردگار! جیسا انہوں نے مجھے بچپن میں شفقت سے پرورش کی ہے تو بھی ان پر رحمت نازل فرما۔''

(٣٣٦) ﴿وَعَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ نُفَيْعِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟" ثَلَاثاً قُلْنَا: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: "اَلْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ" وَكَانَ مُتَّكِئاً فَجَلَسَ، فَقَالَ: "أَلَا وَ قَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ" فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا: لَيْتَهُ سَكَتَ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں بہت بڑے بڑے کبیرہ گناہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ آپ نے تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا۔ ہم نے عرض کیا ضرور یا رسول اللہ! آپ نے ارشاد فرمایا (١) اللہ کے ساتھ شریک بنانا (٢) والدین کی نافرمانی کرنا اس دوران آپ ﷺ ٹیک لگائے بیٹھے تھے کہ آپ بیٹھ گئے اور فرمایا خبردار! جھوٹی بات کہنا اور جھوٹی گواہی دینا بھی بہت بڑا کبیرہ گناہ ہے۔ آپ بار بار یہ جملہ دہراتے رہے یہاں تک کہ ہم نے (دل ہی دل میں) کہا کاش آپ خاموش ہوجائیں۔'' (بخاری ومسلم)

(۳۳۷) ﴿وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلْكَبَائِرُ" اَلْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَ الْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ﴾ (رواه البخاری)

"اليمين الغموس" التی يحلفها كاذباً عامداً، سُمِّيَتْ غموساً، لأنها تغمس الحالف فی الإثم.

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شریک بنانا اور والدین کی نافرمانی کرنا اور کسی نفس کو قتل کر دینا اور جھوٹی قسم کھانا کبیرہ گناہوں سے ہے۔'' (بخاری)

"الیمین الغموس" جو قسم آدمی جان بوجھ کر جھوٹی اٹھاتا ہے اس کا نام غموس اس لئے رکھا گیا ہے کہ یہ قسم کھانے والے کو گناہ میں ڈبو دیتی ہے اور غموس کا معنی ڈبونا ہے۔

(۳۳۸) ﴿وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ" قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟! قَالَ: "نَعَمْ؛ يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ، فَيَسُبُّ اَبَاهُ، وَيَسُبُّ أُمَّهُ، فَيَسُبُّ أُمَّهُ﴾ (متفق عليه)

وفی رواية: "إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ أَنْ يَّلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ!" قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ! قَالَ: "يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ، فَيَسُبُّ اَبَاهُ، وَيَسُبُّ أُمَّهُ، فَيَسُبُّ أُمَّهُ"

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کبیرہ گناہوں کی فہرست میں سے ایک یہ ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ کو گالی دے دے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ کیا آدمی اپنے والدین کو گالی دے سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! وہ کسی کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے اور یہ اُس کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ اِس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔'' (بخاری و مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ بہت بڑے کبیرہ گناہوں سے یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین کو لعنت بھیجے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کیسے کوئی شخص اپنے والدین کو لعنت کر سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ وہ کسی آدمی کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے اور اُس کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ اِس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔

(۳۳۹) ﴿وَعَنْ اَبِيْ مُحَمَّدٍ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ" قَالَ سُفْيَانُ فِيْ رِوَايَتِهِ يعنی: قَاطِعُ رَحْمٍ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ سفیان راوی نے اپنی روایت میں کہا اس سے مراد وہ شخص ہے جو رشتوں کو توڑنے والا ہے۔'' (بخاری و مسلم)

(۳٤۰) ﴿وَعَنْ أَبِيْ عِيْسٰى اَلْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوْقَ الْأُمَّهَاتِ،

ترجمہ: ''حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ پاک نے تم پر ① ماں باپ کی نافرمانی کرنا ② اور اپنے مال کو روک کر رکھنا اور دوسروں

وَمَنْعاً وَهَاتِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ، وَكَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَ قَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ﴾ (متفق عليه)

قوله: "منعاً" معناه: منع ما وجب عليه، و "هات": طلب ما ليس له. و "وأدالبنات" معناه: دفنهن في الحياة، و "قيل وقال" معناه: الحديث بكلّ ما يسمعه، فيقول: قيل كذا، وقال فلان كذا مما لا يعلم صحته، ولا يظنها، وكفى بالمرء كذباً أن يحدّث بكل ماسمع. و "إضاعة المال" تبذيره وصرفه في غير الوُجوه المأذون فيها من مقاصد الآخرة والدنيا، و ترك حفظه مع إمكان الحفظ.

و "كثرة السوال" الإلحاح فيما لا حاجة اليه.

وفي الباب أحاديث سبقت في الباب قبله كحديث: "وأقطع من قطعك" وحديث: "من قطعني قطعه الله"

کے مال کو ناجائز قبضے میں کرنا (۳) اور لڑکیوں کو زندہ در گور کرنے کو حرام قرار دیا ہے (۴) اور تمہارے لئے حرام کر دیا ہے بے مقصد گفتگو کرنا (۵) زیادہ سوال کرنا (۶) اور مال کو ضائع کرنا۔" (بخاری ومسلم)

"منعا" جو مال دینا ضروری ہے اس کو نہ دینا۔ "و هات:" جس مال پر کچھ حق نہ ہو اس کو طلب کرنا۔

"ووأد البنات" لڑکیوں کو زندہ گاڑ دینا "قیل و قال" جس بات کو سنا اس کو بیان کر دینا کہ فلاں بات کہی گئی ہے اور فلاں نے فلاں بات کہی ہے۔ جب تک اس بات کی صحت کا علم نہیں ہو اور آدمی کے لئے اتنا جھوٹ ہی کافی ہے کہ وہ جو بات سنے اس کو بیان کر دے۔

اضاعة المال: فضول خرچی کرنا اور جن راستوں پر مال خرچ کرنے کی اجازت ہے ان راستوں میں خرچ کرنا یعنی جن میں آخرت اور دنیا کے مقاصد موجود ہیں اس کے غیر میں مال کو خرچ کرنا اور مال کی حفاظت نہ کرنا جب کہ اس کے لئے حفاظت کرنا ممکن تھا یہ سب صورتیں مال کو ضائع کرنے کے مترادف ہیں۔

كثرة السؤال: بلاضرورت مبالغہ سے سوال کرنا۔

اس باب کی بہت سی حدیثیں اس سے پہلے باب میں گذر چکی ہیں۔ مثلاً یہ حدیث کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو تجھ کو قطع کرے گا اس سے میں تعلق منقطع کر لونگا اور یہ حدیث کہ صلہ رحمی کہتی ہے کہ جو مجھے قطع کرے گا اللہ اس کو قطع کرے گا۔

(٤٢) بَابُ فَضْلِ بِرِّ أَصْدِقَاءِ الْاَبِ وَالْاُمِّ وَالْاَقَارِبِ وَالزَّوْجَةِ وَسَائِرِ مَنْ يُنْدَبُ إِكْرَامُهُ

والد اور والدہ کے دوستوں اور رشتہ داروں اور بیوی اور وہ تمام لوگ جن کے ساتھ حسن سلوک مستحب ہے ان کے ساتھ بھلائی کرنے کی فضیلت کا بیان

(٣٤١) ﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ قَالَ: إِنَّ أَبَرَّا لبرّ أَنْ يَّصِلَ الرَّجُلُ وُدَّ أَبِيهِ﴾ (رواه مسلم)

(۳٤۲) ﴿وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلاً مِنَ الْاَعْرَابِ لَقِيَهُ بِطَرِيْقِ مَكَّةَ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، وَحَمَلَهُ عَلٰى حِمَارٍ كَانَ يَرْكَبُهُ، وَاَعْطَاهُ عَمَامَةً كَانَتْ عَلٰى رَأْسِهٖ، قَالَ ابْنُ دِيْنَارٍ: فَقُلْنَا لَهُ: اَصْلَحَكَ اللّٰهُ اِنَّهُمُ الْاَعْرَابُ وَهُمْ يَرْضَوْنَ بِالْيَسِيْرِ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَاِنَّ اَبَاهٰذَا كَانَ وُدًّا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ يَقُوْلُ: "اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّصِلَةُ الرَّجُلِ اَهْلَ وُدِّ أَبِيْهِ﴾ (رواه مسلم)

﴿عَنِ ابْنِ دِيْنَارٍعَنِ ابْنِ عُمَرَأَنَّهٗ كَانَ إِذَاخَرَجَ إِلٰى مَكَّةَ كَانَ لَهُ حِمَارٌ يَتَرَوَّحُ عَلَيْهِ إِذَا مَلَّ رُكُوْبَ الرَّاحِلَةِ، وَعَمَامَةٌ يَشُدُّ بِهَارَاْسَهٗ، فَبَيْنَا هُوَ يَوْمًا عَلٰى ذٰلِكَ الْحِمَارِ إِذْمَرَّبِهٖ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ: أَلَسْتَ ابْنَ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ؟ قَالَ: بَلٰى. فَاَعْطَاهُ الْحِمَارَ، فَقَالَ ارْكَبْ هٰذَا، وَاَعْطَاهُ الْعَمَامَةَ وَ قَالَ: اُشْدُدْ بِهَا رَأْسَكَ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهٖ: غَفَرَاللّٰهُ لَكَ أَعْطَيْتَ هٰذَا الْاَعْرَابِيَّ حِمَارًا كُنْتَ تَرُوْحُ عَلَيْهِ، وَعَمَامَةً كُنْتَ تَشُدُّ بِهَا رَأْسَكَ؟ فَقَالَ: إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ يَقُوْلُ: إِنَّ مِنْ اَبَرِّالْبِرِّ أَنْ يَصِلَ الرَّجُلُ اَهْلَ وُدِّأَبِيْهِ بَعْدَ أَنْ يُوَلِّيَ" وَإِنَّ أَبَاهُ كَانَ صَدِيْقًا لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، رَوٰى هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ كُلَّهَا مُسْلِمٌ﴾

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ بہت بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے والد کے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے۔''

ترجمہ: ''حضرت عبد اللہ بن دینار، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی آدمی مکہ کے راستہ میں عبد اللہ بن عمر کو ملا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کو سلام کیا اور اس کو اس گدھے پر سوار کیا جس پر وہ سوار ہوا کرتے تھے اور اپنے سر سے عمامہ اتار کر اس کو عطا فرمایا۔ عبد اللہ بن دینار کہتے ہیں کہ ہم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ اللہ تجھے صالحیت سے نوازتا رہے یہ لوگ تو دیہاتی ہیں اور یہ تو تھوڑے سے عطیہ پر خوش ہو جاتے ہیں اس پر عبداللہ بن عمر نے فرمایا: اس کے والد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دوست تھے اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ بہترین نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے والد کے دوستوں سے حسن سلوک کرے۔'' (مسلم)

ترجمہ: ''عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر جب مکہ کی طرف جاتے تو جب اونٹنی کی سواری سے اکتا جاتے تو ان کے ساتھ ایک گدھا ہوتا تھا اس پر سوار ہو جایا کرتے تھے اور ایک پگڑی ہوتی تھی جس کو اپنے سر پر باندھتے تھے۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ وہ اس گدھے پر سوار تھے کہ ان کے پاس سے ایک اعرابی گذرا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کیا تو فلان بن فلان ہے؟ اس نے کہا: ہاں! اس پر عبداللہ بن عمر نے اس کو گدھا دے دیا اور کہا اس پر سواری کرو اور اپنی پگڑی بھی اس کو دے دی کہ اس کو اپنے سر پر باندھو۔ عبداللہ بن عمر کے بعض دوستوں نے اس وقت کہا کہ اللہ پاک تجھے معاف کرے تم نے اپنا گدھا اس اعرابی کو دے دیا جس پر تم آرام کیا کرتے تھے اور پگڑی عطا کر دی جس کو تم اپنے سر پر باندھتے تھے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ بہتر نیک

کام یہ ہے کہ آدمی اپنے والد کے دوستوں سے حسن سلوک سے پیش آئے جب والد منہ پھیر جائے (یعنی انتقال ہو جائے یا سفر پر چلا جائے) اور اس کے والد (میرے والد) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دوست تھے۔ ان تمام روایات کو امام مسلم نے نقل کیا ہے۔

(۳٤۳) ﴿وَعَنْ أَبِىْ أُسَيْدٍ (بضم الهمزة وفتح السين) مَالِكِ بْنِ رَبِيْعَةَ السَّاعِدِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ إِذْجَاءَ هُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِىْ سَلَمَةَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ بَقِىَ مِنْ بِرِّ أَبَوَىَّ شَىْءٌ أَبَرُّ هُمَا بِهٖ بَعْدَ مَوْتِهِمَا؟ فَقَالَ: "نَعَمْ، اَلصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا، وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا، وَ إِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِ هِمَا، وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِىْ لَا تُوْصَلُ إِلَّا بِهِمَا، وَإِكْرَامُ صَدِيْقِهِمَا﴾ (رواه أبوداود)

ترجمہ: ''حضرت ابواسید (ہمزہ کے پیش اور سین کے زبر کے ساتھ) مالک بن ربیعہ الساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں رہتے تھے کہ بنوسلمہ قبیلہ کا ایک آدمی آپ ﷺ کے پاس آیا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میرے والدین کے فوت ہو جانے کے بعد کوئی ایسی نیکی بھی باقی ہے کہ میں اس کے ساتھ کر سکوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں! اس کے لئے دعا مانگنا اور ان کے حق میں مغفرت کی دعا کرنا اور ان کی وفات کے بعد ان کے وعدوں کو پورا کرنا اور ان کے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنا اور ان کے دوستوں کی عزت کرنا۔'' (ابوداود)

(۳٤٤) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَاغِرْتُ عَلٰى أَحَدٍ مِّنْ نِّسَاءِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ مَاغِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَمَا رَأَيْتُهَا قَطُّ، وَلٰكِنْ كَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا، وَ رُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ، ثُمَّ يُقَطِّعُهَا أَعْضَاءً، ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِىْ صَدَائِقِ خَدِيْجَةَ، فَرُبَّمَا قَالَتْ لَهٗ: كَانَ لَّمْ يَكُنْ فِى الدُّنْيَا إِلَّا خَدِيْجَةُ! فَيَقُوْلُ: "إِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِىْ مِنْهَا وَلَدٌ﴾

"متفق عليه وفى رواية وإن كان ليذبح الشاة، فيهدى فى خلائلهامنها مايسعهن"

(وفى رواية كان إذا ذبح الشاة، يقول: "أرسلوا بها إلى أصدقاء خديجة وفى رواية قالت: استأذنت هالة بنت خويلد أخت خديجة

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی عورتوں میں سے کسی پر اتنا رشک مجھ کو نہیں آتا جتنا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آتا تھا میں نے اس کو دیکھا بھی نہیں تھا۔ البتہ رسول اللہ ﷺ کثرت کے ساتھ ان کا تذکرہ فرماتے اور بسا اوقات بکری ذبح کر کے اس کے اعضاء علیحدہ علیحدہ کر کے حضرت خدیجہ کی سہیلیوں کی طرف بھیجتے۔ اس پر میں اکثر کہہ دیا کرتی یوں معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں حضرت خدیجہ کے علاوہ کوئی عورت ہی نہیں آپ فرماتے کہ وہ ایسی ایسی تھی یعنی تعریف کے کلمات فرماتے اور فرماتے کہ اس سے میری اولاد بھی ہے۔'' (بخاری ومسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ بکری ذبح فرما کر اس کی سہیلیوں میں مناسب گنجائش کے مطابق ہر ایک کی طرف ہدیہ بھیجتے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ جب بکری ذبح فرماتے تو فرماتے کہ اس کو خدیجہ رضی اللہ عنہا کی پیاری سہیلیوں کی طرف بھیج

علىٰ رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فعرف استئذان خديجة، فارتاح لذلك فقال: "اللهم هالة بنت خويلد"

دو۔ ایک اور روایت میں آتا ہے ہالہ بنت خویلد حضرت خدیجہؓ کی بہن نے آپ ﷺ کے پاس آنے کی اجازت طلب کی۔ تو آپ ﷺ کو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی اجازت لینا یاد آ گیا۔ آپ ﷺ اس پر جھوم گئے اور فرمایا کہ اے اللہ! ہالہ بنت خویلد ہے۔

"قولها: "فارتاح" هو بالحاء وفى الجمع بين الصحيحين للحميدى: "فارتاع" بالعين ومعناه: اهتم به"

"فارتاح" حا کے ساتھ منقول ہے اور حمیدی کی کتاب میں یہ لفظ عین کے ساتھ ہے اس کے معنی ہیں کہ آپ اس کے اجازت مانگنے پر فکر میں پڑ گئے۔

(٣٤٥) ﴿وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ سَفَرٍ، فَكَانَ يَخْدِمُنِيْ فَقُلْتُ لَهُ: لَاتَفْعَلْ فَقَالَ: إِنِّيْ قَدْرَأَيْتُ الْاَنْصَارَ تَصْنَعُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا آلَيْتُ عَلٰى نَفْسِي أَنْ لَّا أَصْحَبَ أَحَدًا مِّنْهُمْ إِلَّا خَدَمْتُهُ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں ایک سفر میں جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا وہ میری خدمت کیا کرتے تھے میں ان سے کہتا کہ ایسا نہ کرو، وہ جواب دیتا کہ میں نے دیکھا کہ انصار رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایسا ہی کرتے تھے تو میں نے قسم اٹھائی کہ میں انصار میں سے جس کی رفاقت میں جاؤں گا تو اس کی خدمت میں کیا کرونگا۔" (بخاری و مسلم)

(٤٣) بَابُ إِكْرَامِ أَهْلِ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَبَيَانِ فَضْلِهِمْ

نبی کریم ﷺ کے اہل بیت کی عزت کرنے اور ان کے فضائل کا بیان

(١٣٣) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْراً﴾ (الاحزاب: ٣٣)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: کہ اے نبی کے گھر والو! اللہ چاہتا کہ تم سے ناپاکی دور کر دے اور تمہیں بالکل صاف کر دے۔"

(١٣٤) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَاللّٰهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ﴾ (الحج: ٣٢)

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے۔ "جو شخص ادب کی چیزوں کی جو خدا نے مقرر کی ہیں عظمت رکھے تو یہ دلوں کی پرہیز گاری میں سے ہے۔"

(٣٤٦) ﴿وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ حَيَّانَ قَالَ: اِنْطَلَقْتُ أَنَا وَحُصَيْنُ بْنُ سَبْرَةَ، وَعَمْرُو بْنِ مُسْلِمٍ إِلَى زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فَلَمَّا جَلَسْنَا إِلَيْهِ قَالَ لَهُ حُصَيْنٌ: قَدْ لَقِيْتَ يَازَيْدُ خَيْرًا كَثِيْرًا، رَأَيْتَ رَسُوْلَ

ترجمہ: "حضرت یزید بن حیانؒ روایت کرتے ہیں کہ میں حصین بن سبرہؓ اور عمرو بن مسلمؒ، زید بن ارقمؓ کے پاس گئے جب ہم وہاں بیٹھے تو حصینؒ نے اس سے کہا اے زید بن ارقم! تو نے خیر کثیر کو پایا ہے۔ آپ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے آپ ﷺ سے احادیث

اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَمِعْتَ حَدِيْثَهُ، وَغَزَوْتَ مَعَهُ، وَصَلَّيْتَ خَلْفَهُ، لَقَدْ لَقِيْتَ يَازَيْدُ خَيْرًا كَثِيْرًا، حَدِّثْنَا يَا زَيْدُ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا ابْنَ أَخِيْ وَ اللّٰهِ لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّيْ، وَ قَدُمَ عَهْدِيْ، وَنَسِيْتُ بَعْضَ الَّذِيْ كُنْتُ أَعِيْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا حَدَّثْتُكُمْ، فَاقْبَلُوْا، وَمَا لَا فَلَا تُكَلِّفُوْنِيْهِ. ثُمَّ قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِيْنَا خَطِيْبًا بِمَاءٍ يُدْعٰى خَمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ، فَحَمِدَاللّٰهَ، وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، وَ وَعَظَ، وَذَكَّرَ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ: أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ، فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوْشِكُ أَنْ يَّأْتِيَ رَسُوْلُ رَبِّيْ فَأُجِيْبَ، وَأَنَا تَارِكٌ فِيْكُمْ ثَقَلَيْنِ: أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ، فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ، فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ، وَاسْتَمْسِكُوْا بِهِ. فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ، وَرَغَّبَ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ "وَأَهْلُ بَيْتِيْ أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ أَهْلِ بَيْتِيْ، أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ أَهْلِ بَيْتِيْ،

فَقَالَ لَهُ حُصَيْنٌ: وَمَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ يَازَيْدُ، أَلَيْسَ نِسَاؤُهُ مَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ؟ قَالَ: نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ، وَلٰكِنْ أَهْلُ بَيْتِهِ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ، قَالَ: وَمَنْ هُمْ؟ قَالَ: هُمْ آلُ عَلِيٍّ، وَآلُ عَقِيْلٍ وَآلُ جَعْفَرٍ، وَآلُ عَبَّاسٍ قَالَ: كُلُّ هٰؤُلَاءِ حُرِمَ الصَّدَقَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ﴾ (رواه مسلم)

وَفِيْ رِوَايَةٍ: "أَلَا وَإِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمْ ثَقَلَيْنِ: أَحَدُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ، مَنِ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى الْهُدٰى، وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلٰى ضَلَالَةٍ."

سنیں، آپ ﷺ کے ساتھ غزوات میں شریک ہوئے اور آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی یقیناً آپ خیر کثیر کی باریابی سے ہم کنار ہوئے۔ اے زید بن ارقم! جو باتیں آپ ﷺ سے آپ نے سنی ہیں ان میں سے ہمیں بھی بتاؤ۔ اس نے کہا اے میرے بھتیجے! خدا کی قسم میری عمر زیادہ ہوگئی ہے اور آپ ﷺ سے میری ملاقات کا زمانہ بہت پرانا ہے اور مجھ سے کچھ باتیں بھول بھی گئی ہیں جن کو نبی کریم ﷺ سے محفوظ کی تھی پس جو حدیثیں میں تم سے بیان کروں اسے تم تسلیم کرو اور جو نہ بیان کروں تو تم مجھے اس کے بیان کرنے کی زحمت میں نہ ڈالو۔ پھر زید بن ارقمؓ نے بیان کیا کہ ایک روز آپ ﷺ نے مکہ، مدینہ کے درمیان "خم" نامی پانی کے چشمہ پر خطبہ ارشاد فرمایا۔ حمد وثنا، وعظ وتذکیر کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اما بعد! خبر دار اے لوگوں! میں ایک انسان ہوں جلد ہی میرے رب کا فرشتہ میرے پاس حاضر ہو جائے گا۔ تو میں اس کی دعوت پر لبیک کہوں گا اور میں تم میں دو عظیم بھاری چیزیں چھوڑنے والا ہوں ایک اللہ کی کتاب جس میں نور ہدایت موجود ہے پس اللہ کی کتاب کو پکڑو اور اس کے ساتھ تمسک اختیار کرو اس طرح آپ ﷺ نے کتاب اللہ پر عمل کرنے کی ترغیب دی اور زور صرف فرمایا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں میں تمہیں ان کے بارے میں اللہ سے ڈراتا ہوں میں تمہیں ان کے بارے میں اللہ سے ڈراتا ہوں۔

یہ سن کر حصین نے زید بن ارقمؓ سے پوچھا کہ اہل بیت سے کون لوگ مراد ہیں کیا آپ کی ازواج مطہرات اہل بیت میں داخل ہیں؟ زید نے اس کو جواب دیا کہ ار ح مطہرات اہل بیت میں شامل ہیں اور آپ ﷺ کے اہل بیت پر آپ ﷺ کے بعد صدقہ لینا حرام ہے۔

حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا وہ کون ہیں زید نے فرمایا کہ آل علی، آل عقیل، آل جعفر، آل عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اہل بیت ہیں حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کیا ان پر صدقہ حرام ہے تو

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں! (مسلم)
ایک روایت میں ہے خبردار میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جانے والا ہوں ان میں سے ایک اللہ کی کتاب اور وہ اللہ کی رسی ہے جس نے اس کی اتباع کی وہ ہدایت پر ہے اور جس نے اس کو چھوڑ دیا وہ گمراہی پر ہے۔

(٣٤٧) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَرَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ أَبِیْ بَكْرٍ الصَّدِّيْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ أَنَّهُ قَالَ: اِرْقَبُوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ أَهْلِ بَيْتِهٖ﴾ (رواه البخاری)

معنی: "ارقبوا" رَاعُوْهُ وَاحْتَرِمُوْهُ وَاَكْرِمُوْهُ. والله أعلم.

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ کے اکرام و احترام کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اہل بیت کی عزت کرو۔“ (بخاری)
”ارقبوا“ بمعنی خیال رکھو۔ احترام کرو، عزت کرو۔

(٤٤) بَابُ تَوْقِيْرِ الْعُلَمَاءِ وَالْكِبَارِ وَاَهْلِ الْفَضْلِ وَتَقْدِيْمِهِمْ عَلٰى غَيْرِهِمْ وَرَفْعِ مَجَالِسِهِمْ وَاِظْهَارِ مَرْتَبَتِهِمْ

علماء، بزرگوں اور اہل فضل لوگوں کی عزت کرنا اور ان کو ان کے غیر پر مقدم کرنا اور ان کی مجالس کی قدر و مرتبت کو بڑھانے اور ان کے مرتبے کو نمایاں کرنے کا بیان

(١٣٥) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَايَعْلَمُوْنَ اِنَّمَايَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾ (الزمر: ٩)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے۔ ”اے پیغمبر! آپ کہہ دیجئے کیا وہ لوگ جو علم رکھتے ہوں اور جو علم نہیں رکھتے دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ نصیحت تو عقل مند لوگ ہی پکڑتے ہیں۔“

(٣٤٨) ﴿وَعَنْ أَبِیْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْبَدْرِیِّ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ، فَإِنْ كَانُوْا فِی الْقِرَاءَةِ سَوَاءً، فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ، فَاِنْ كَانُوْا فِی السُّنَّةِ سَوَاءً، فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً، فَاِنْ كَانُوْا فِی الْهِجْرَةِ سَوَاءً

ترجمہ: ”عقبہ بن عمرو بدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں کا امام وہ شخص بنے جو اللہ پاک کی کتاب کو سب سے زیادہ پڑھنے والا ہو اگر پڑھنے میں تمام برابر ہوں تو وہ انسان جو سنت کو زیادہ جاننے والا ہو اگر اس میں بھی سب برابر ہوں تو وہ شخص جو ہجرت کرنے میں دوسروں سے مقدم ہو، اور کوئی شخص کسی دوسرے آدمی کی حکومت میں امامت نہ کرے اور نہ کسی آدمی کے گھر

فَاَقْدَمُهُمْ سِنًّا وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلَ الرَّجُلُ فِيْ سُلْطَانِهٖ، وَلَا يَقْعُدُ فِيْ بَيْتِهٖ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ﴾ (رواه مسلم)

وفي رواية له: "فأقد مهم سلما" بدل "سنا": أو إسلاما.

وفي رواية: يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ، وَأَقْدَمُهُمْ قِرَائَةً فَاِنْ كَانَتْ قِرَاءَ تُهُمْ سَوَاءً فَيَؤُمُّهُمْ اَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَاِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَيَؤُمُّهُمْ أَكْبَرُهُمْ سِنًّا."

وَالْمُرَادُ "بِسُلْطَانِهٖ" مَحَلُّ وِلَايَتِهٖ، أَوَّلُ الْمَوَاضِعِ الَّذِيْ يَخْتَصُّ بِهٖ "وَتَكْرِمَتُهُ" بِفَتْحِ التَّاءِ وَكَسْرِ الرَّاءِ: وَهِيَ مَا يَنْفَرِدُ بِهٖ مِنْ فِرَاشٍ وَسَرِيْرٍ وَنَحْوِهِمَا.

(٣٤٩) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُوْلُ: "اِسْتَوُوْا وَلَا تَخْتَلِفُوْا، فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ، لِيَلِنِيْ مِنْكُمْ أُولُوا الْاَحْلَامِ وَ النُّهٰى، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ﴾ (رواه مسلم)

وقوله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ليلني" هو بتخفيف النون وليس قبلها ياء، وروى بتشديد النون مع ياء قبلها. "وَالنُّهٰى": العقول: "واولو الاحلام" هم البالغون، وقيل: أهل الحلم والفضل.

(٣٥٠) ﴿وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لِيَلِنِيْ مِنْكُمْ أُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى، ثُمَّ الَّذِيْنَ

میں اس کی عزت والی مسند پر اس کی اجازت کے بغیر بیٹھے۔" (مسلم)

اور مسلم کی ایک اور روایت میں "سِنًّا" کے بدلے میں "سلماً" کا لفظ مروی ہے یعنی وہ آدمی جس کا اسلام قدیم ہے۔ ایک اور روایت میں آتا ہے کہ لوگوں کی امامت وہ شخص کرے جو کتاب اللہ کو زیادہ جاننے والا ہو اور قرأت میں زیادہ تجربہ رکھتا ہو اور اگر قرأت میں سب برابر ہوں تو وہ شخص امامت کرے جو ہجرت میں مقدم ہو اگر ہجرت میں سب برابر ہوں تو جو عمر میں بڑا ہو وہ امام بنے۔

"سلطانہ": اس سے مراد کسی شخص کی حکومت کی جگہ یا وہ مقام جو اس کے ساتھ خاص ہے۔

"وتکرمتہ" تا کے زبر اور را کے زیر کے ساتھ بستر اور چارپائی اور اس قسم کی دوسری چیزوں کو کہتے ہیں جو کسی کے ساتھ خاص ہوں۔

ترجمہ: "حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نماز میں صفوں کو درست کرتے ہوئے ہمارے کندھوں پر ہاتھ رکھتے اور فرماتے سیدھے ہو جاؤ اور اختلاف نہ کرو کہ اس سے تمہارے دلوں میں اختلاف ہو جائے گا میرے قریب تم میں سے ان لوگوں کو ہونا چاہئے جو بالغ ہیں اور عقل مند ہیں پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہیں پھر وہ لوگ جو ان سے قریب ہیں۔" (مسلم)

"لِيَلِنِيْ" تخفیف نون کے ساتھ اور اس سے پہلے یا نہیں ہے اور یہ "لِيَلِيَنِّيْ" بھی مروی ہے یعنی نون مشدد اور اس سے پہلے یا۔ "نہی" بمعنی عقول۔ "اُولُوا الْاَحْلَامِ" سے مراد بالغ ہیں اور بعض کے نزدیک اہل علم و اہل فضل مراد ہیں۔

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ میرے قریب تم میں سے وہ لوگ رہیں جو کہ بالغ ہو چکے ہیں اور عقل مند ہیں پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہیں آپ

يَلُوْنَهُمْ" ثَـلاثًا "وَإِيَّاكُمْ وَ هَيْشَاتِ الْاَ سْوَاقِ﴾ (رواه مسلم)

ﷺ نے اس جملہ کو تین بار دھرایا اور کہا تم اپنے آپ کو بازار کے شور و شغب سے بچاؤ۔"

(۳۵۱) ﴿وَعَنْ أَبِیْ يَحْیٰ وَقِيْلَ: اَبُوْمُحَمَّدٍ سَهْلِ بْنِ أَبِیْ حَثْمَةَ. (بِفَتْحِ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَ إِسْكَانِ الثاء الْمُثَلَّثَةِ) الْأَنْصَارِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِنْطَلَقَ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ وَمُحَيَّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ إِلٰی خَيْبَرَ وَ هِیَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ، فَتَفَرَّقَا، فَأَتٰی مُحَيَّصَةُ إِلٰی عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ وَهُوَ يَتَشَحَّطُ فِیْ دَمِهٖ قَتِيْلًا، فَدَفَنَهٗ، ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَانْطَلَقَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ و مُحَيَّصَةُ وَحُوَيِّصَةُ ابْنَامَسْعُوْدٍ إِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ، فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ"كَبِّرْ كَبِّرْ" وَهُوَأَحْدَثُ الْقَوْمِ، فَسَكَتَ، فَتَكَلَّمَافَقَالَ: "أَتَحْلِفُوْنَ وَ تَسْتَحِقُّوْنَ قَاتِلَكُمْ؟ وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيْثِ﴾ (متفق عليه)

وقوله صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ: "كبر كبر" معنا ه: يتكلم الأكبر.

ترجمہ: "حضرت ابو یحییٰ رحمہ اللہ تعالیٰ اور بعض نے کہا ابو محمد سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ (حا مہملہ کے زبر اور ثا مثلثہ کے سکون کے ساتھ) سے روایت ہے کہ عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ اور محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ خیبر کی طرف روانہ ہوئے ان دنوں (خیبر والوں کی مسلمانوں سے) صلح ہو چکی تھی (وہاں پہنچ کر اپنی اپنی ضرورت کے مطابق) دونوں ایک دوسرے سے الگ ہو گئے پھر حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ عبد اللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کے پاس آئے (تو دیکھا کہ) انہیں قتل کر دیا گیا ہے۔ اور وہ خون میں لت پت تڑپ رہے ہیں چنانچہ انہوں نے انہیں دفن کیا پھر مدینہ آئے اور عبد الرحمٰن بن سہل رضی اللہ عنہ اور محیصہ رضی اللہ عنہ اور حویصہ رضی اللہ عنہ (حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بیٹے)، تینوں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ گفتگو کرنے لگے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بڑا آدمی بات کرے اس لئے کہ عبد الرحمٰن بن سہل رضی اللہ عنہ ان تینوں میں سب سے چھوٹی عمر کے تھے چنانچہ وہ خاموش ہو گئے پھر ان دونوں نے بات شروع کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم قسم اٹھا کر اپنے قاتل کا حق مانگتے ہو۔ اور مکمل حدیث بیان کی۔"

"کبر کبر" اس کے معنی ہیں کہ بڑا آدمی بات کرے۔

(۳۵۲) ﴿وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَیٰ أُحُدٍ يَعْنِیْ فِی الْقَبْرِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: أَيُّهُمَا أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ؟ فَإِذَا أُشِيْرَ لَهٗ إِلٰی أَحَدِهِمَا قَدَّمَهٗ فِی اللَّحْدِ﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غزوہ احد کے شہداء میں سے دو دو آدمیوں کو ایک ایک قبر میں اکٹھا دفن فرمایا۔ اس وقت پوچھتے کہ ان میں سے کس کو قرآن زیادہ یاد تھا؟ جب آپ کو ان میں سے کسی ایک طرف اشارہ کر کے بتایا جاتا تو آپ ﷺ قبر میں پہلے اس کو اتارتے۔"

(۳۵۳) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ قَالَ: "أَرَانِیْ فِی الْمَنَامِ

ترجمہ: "حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے آپ کو خواب میں دیکھا کہ میں مسواک

أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ، فَجَاءَ نِيْ رَجُلَانِ، أَحَدُهُمَا أَكْبَرُمِنَ الْآخَرِ، فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْأَصْغَرَ، فَقِيلَ لِيْ: كَبِّرْ، فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ مِنْهُمَا﴾ (رواه مسلم مسندا والبخاری تعلیقا)

کر رہا ہوں پس میرے پاس دو آدمی آئے ان میں سے ایک دوسرے سے بڑا تھا میں نے مسواک چھوٹے کو دے دی تو مجھے کہا گیا بڑے کو دیں تو میں نے وہ ان میں سے بڑے کو دے دی۔" (اس حدیث کو مسلم نے مسنداً اور بخاری نے تعلیقاً نقل کیا ہے)

(٣٥٤) ﴿وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللّٰهِ تَعَالٰى: إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ، وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيْهِ، وَالْجَافِيْ عَنْهُ وَإِكْرَامَ ذِي السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ﴾ (حدیث حسن رواه أبوداود)

ترجمہ: "حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ① بوڑھا مسلمان ② اور حافظ قرآن۔ جو قرآن میں حد سے تجاوز نہ کرنے والا ہو (٣) اور منصف بادشاہ کی عزت کرنا، اللہ کی تعظیم اور بزرگی میں سے ہے۔ ابوداؤد یہ حدیث حسن ہے۔"

(٣٥٥) ﴿وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيْسَ مِنَّامَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا، وَيَعْرِفْ شَرَفَ كَبِيْرِنَا﴾

"حدیث صحیح رواه أبوداودوالترمذی، وقال الترمذی: حدیث حسن صحیح. "وفی روایة أبی داود "حق کبیرنا"

ترجمہ: "حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کے شرف وفضل کو نہیں پہچانتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ ابوداود کی روایت میں ہے ہمارے بڑے کے حق کو نہیں پہچانتا۔"

(ابوداود اور ترمذی، یہ حدیث صحیح ہے امام ترمذی نے اسے حسن صحیح کہا ہے۔)

(٣٥٦) ﴿وَعَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ أَبِيْ شَبِيْبٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَرَّبِهَا سَائِلٌ، فَأَعْطَتْهُ كِسْرَةً، وَمَرَّبِهَارَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَهَيْئَةٌ، فَأَقْعَدَتْهُ، فَأَكَلَ، فَقِيْلَ لَهَا فِيْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْزِلُواالنَّاسَ مَنَازِلَهُمْ﴾ (رواه أبوداود. لكن قال: ميمون لم يدرك عائشة)

ترجمہ: "حضرت میمون بن ابی شبیب رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے ایک سائل گذرا آپ نے اس کو ایک روٹی کا ٹکڑا دے دیا۔ پھر ایک اور آدمی گذرا جس پر اچھے کپڑے اور اچھی حالت تھی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کو بٹھایا اور پھر کھلایا پس اس نے کھایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی بابت پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو ان کے مرتبوں پر اتارو۔"

وقد ذكره مسلم فی أول صحيحه تعليقًا فقال: وذكرعن عائشه رضی الله عنها قالت:

اسے ابوداؤد نے روایت کیا لیکن یہ بھی کہا کہ میمون نے حضرت عائشہ کو نہیں پایا۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے اسے اپنی صحیح کے

أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُنْزِلَ النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ، وَذَكَرَهُ الحاكم أبوعبد الله فى كتابه "معرفة علوم الحديث" وقال: هو حديث صحيح۔

شروع میں تعلیقاً ذکر کیا ہے اور کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مذکور ہے کہ انہوں نے کہا: ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم لوگوں کو ان کے مرتبوں پر اتاریں۔ اور اسے امام حاکم ابوعبد اللہؒ نے اپنی کتاب معرفۃ علوم الحدیث میں بھی ذکر کیا ہے یہ حدیث صحیح ہے۔

(۳۵۷) ﴿وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ، فَنَزَلَ عَلَى ابْنِ أَخِيْهِ الْحُرِّ بْنِ قَيْسٍ، وَكَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِيْنَ يُدْنِيْهِمْ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَكَانَ الْقُرَّاءُ أَصْحَابَ مَجْلِسِ عُمَرَ وَ مُشَاوَرَتِهٖ، كُهُوْلاً كَانُوْا أَوْ شُبَّانًا، فَقَالَ عُيَيْنَةُ لِابْنِ أَخِيْهِ: يَا ابْنَ أَخِيْ لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هٰذَا الْاَ مِيْرِ، فَاسْتَأْذِنْ لِيْ عَلَيْهِ، فَاسْتَأْذَنَ لَهٗ، فَأَذِنَ لَهٗ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَلَمَّا دَخَلَ: قَالَ هِيَ يَاابْنَ الْخَطَّابِ فَوَاللّٰهِ مَا تُعْطِيْنَا الْجَزْلَ، وَلَا تَحْكُمُ فِيْنَا بِالْعَدْلِ، فَغَضِبَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تعالىٰ عَنْهُ حَتّٰى هَمَّ أَنْ يُّوْقِعَ بِهٖ، فَقَالَ لَهُ الْحُرُّ: يَاأَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى: قَالَ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ أَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ" وَإِنَّ هٰذَا مِنَ الْجَاهِلِيْنَ. وَاللّٰهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِيْنَ تَلَاهَا عَلَيْهِ، وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى﴾ (رواه البخارى)

ترجمہ: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عیینہ بن حصن رضی اللہ عنہ (مدینہ) آئے اور اپنے بھتیجے حر بن قیس کے پاس ٹھہرے اور حر ان لوگوں میں سے تھے جنہیں حضرت عمر اپنے قریب جگہ دیتے تھے۔ قراء حضرات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس اور ان کی مشاورتی کمیٹی کے ارکان تھے وہ بوڑھے ہوں یا جوان۔ عیینہ نے اپنے بھتیجے سے کہا اے برادر زادے! تمہیں امیر المومنین کے ہاں خاص مقام حاصل ہے مجھے ان سے ملنے کی اجازت لے دیں، انہوں نے اس کے لئے اجازت مانگی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں اجازت دے دی۔ جب وہ اندر داخل ہوئے تو کہنے لگے اے عمر بن الخطاب! اللہ کی قسم، تم ہمیں زیادہ عطیے نہیں دیتے اور نہ ہمارے درمیان انصاف سے فیصلہ کرتے ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ سن کر غضب ناک ہوگئے حتیٰ کہ انہوں نے دست درازی کا ارادہ کیا۔ تو حر بن قیس نے کہا اے امیر المومنین! اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا ہے ''عفو اختیار کرو، نیکی کا حکم دو اور جہالت کا کام کرنے والوں سے رو گردانی کرو اور یہ شخص تو جاہلوں میں سے ہے۔

(ابن عباس کہتے ہیں) کہ جب اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر آیت خداوندی کو پڑھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس سے آگے نہیں بڑھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کتاب اللہ کے سننے کے بعد بہت زیادہ رک جانے والے تھے۔'' (بخاری)

(۳۵۸) ﴿وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَقَدْ كُنْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ

ترجمہ: ''حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں بچہ تھا اور میں آپ کی باتوں کو یاد کرتا تھا

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا، فَكُنْتُ أَحْفَظُ عَنْهُ، فَمَا يَمْنَعُنِي مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا أَنَّ هٰهُنَا رِجَالًا هُمْ أَسَنُّ مِنِّي﴾ (متفق عليه)

مجھے ان باتوں کے بیان کرنے سے صرف یہ چیز مانع ہے کہ یہاں کچھ ایسے لوگ موجود ہیں جو مجھ سے بڑے ہیں۔'' (بخاری)

(۳۵۹) ﴿عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَااَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا لِسِنِّهِ إِلَّا قَيَّضَ اللّٰهُ لَهُ مَنْ يُكْرِمُهُ عِنْدَ سِنِّهِ﴾ (وراه الترمذی وقال: حديث غريب)

ترجمہ: ''حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی نوجوان جب بوڑھے انسان کی بڑھاپے کی وجہ سے عزت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے بڑھاپے کے وقت ایسے شخص کو پیدا فرمادیتے ہیں جو اس کی عزت کرتا ہے۔'' (ترمذی، صاحب ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

(٤٥) بَابُ زِيَارَةِ أَهْلِ الْخَيْرِ وَمُجَالَسَتِهِمْ وَصُحْبَتِهِمْ وَ مُحَبَّتِهِمْ وَطَلَبِ زِيَارَتِهِمْ وَالدُّعَاءِ مِنْهُمْ وَزِيَارَةِ الْمَوَاضِعِ الْفَاضِلَةِ

نیک لوگوں کی زیارت کرنا اور ان کے ساتھ ہم نشینی، ان کی صحبت اٹھانا، محبت کرنا، ان سے ملاقات کر کے ان سے دعا کرانے اور متبرک مقامات کی زیارت کرنے کا بیان

(۱۳۶) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَإِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتَاهُ لَا أَبْرَحُ حَتّٰى أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْأَمْضِيَ حُقُبًاإِلٰى قَوْلِهِ تَعَالٰى: قَالَ لَهُ مُوْسٰى: هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلٰى أَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا﴾

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: اور جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنے شاگرد سے کہا کہ جب تک میں دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ نہ پہنچ جاؤں ہٹنے کا ارادہ نہیں خواہ برسوں چلتا رہوں۔ (اس آیت تک) کہ جب موسیٰ علیہ السلام نے خضر علیہ السلام سے کہا کہ جو علم خدا کی طرف سے آپ کو سکھایا گیا ہے اگر آپ اس میں سے مجھے کچھ بھلائی کی باتیں سکھائیں تو میں آپ کے ساتھ رہوں گا۔

(۱۳۷) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَاصْبِرْنَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهُ﴾ (الكهف: ٢٨)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے ''جو لوگ صبح و شام اپنے پروردگار کو پکارتے ہیں اور اس کی خوشنودگی کے طالب ہیں ان کے ساتھ صبر کرتے رہو۔''

(۳۶۰) ﴿وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ أَبُوْبَكْرٍلِعُمَرَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَابَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْطَلِقْ بِنَاإِلٰى أُمِّ أَيْمَنَ رَضِيَ

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ چلو ہم حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کی زیارت کریں جیسا کہ آپ

اللّٰهُ عَنهَا نَزُوْرُهَا كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُوْرُهَا، فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَيْهَا، بَكَتْ، فَقَالَا لَهَا: مَا يُبْكِيْكِ أَمَا تَعْلَمِيْنَ أَنَّ مَاعِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ؟ فَقَالَتْ: اِنِّيْ لَا أَبْكِيْ اِنِّيْ لَا أَعْلَمُ أَنَّ مَاعِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى خَيْرٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ، وَلٰكِنْ أَبْكِيْ أَنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ، فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ، فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا﴾ (رواه مسلم)

ﷺ ان کی زیارت کے لئے جاتے تھے۔ پس جب ان کے پاس پہنچے تو وہ رونے لگی۔ ان دونوں نے ان سے کہا کہ تم کیوں روتی ہو کیا تم نہیں جانتیں اللہ پاک کے ہاں آپ ﷺ کے لئے بہتر مقام ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں اس لئے نہیں روتی کہ مجھے اس کا علم نہیں کہ اللہ کے پاس آپ ﷺ کے لئے بہتر مقام ہے لیکن میں تو اس لئے روتی ہوں کہ آسمان سے وحی کا سلسلہ منقطع ہوگیا ہے پس حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا (کی اس بات) نے ان دونوں کو بھی رونے پر بھڑکا دیا وہ دونوں بھی ان کے ساتھ رونے لگے۔'' (مسلم)

(٣٦١) ﴿وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ: "أَنَّ رَجُلاً زَارَأَخَالَهُ فِيْ قَرْيَةٍ أُخْرٰى، فَأَرْصَدَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مَدْرَجَتِهٖ مَلَكًا، فَلَمَّا أَتٰى عَلَيْهِ قَالَ: أَيْنَ تُرِيْدُ؟ قَالَ: أُرِيْدُ أَخًالِيْ فِيْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ. قَالَ: هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِّعْمَةٍ تَرُبُّهَا عَلَيْهِ؟ قَالَ: لَا، غَيْرَأَنِّيْ أَحْبَبْتُهُ فِي اللّٰهِ تَعَالٰى، قَالَ فَإِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَيْكَ بِأَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيْهِ﴾ (رواه مسلم)

يقال: "أَرْصَدَهُ" لِكَذَا: إِذَا وَكَلَّهُ بِحِفْظِهٖ،

و"المدرجة" بفتح الميم والراء: الطريق،

ومعنى "تربها": تقوم بها، وتسعى فى صلاحها.

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک آدمی کسی دوسری بستی میں اپنے بھائی کی زیارت کے لئے گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتہ بٹھا دیا جو اس کا انتظار کر رہا تھا جب وہ شخص اس فرشتے کے پاس سے گذرا تو فرشتے نے پوچھا تم کہاں جا رہے ہو؟ اس نے کہا اس بستی میں میرا بھائی رہتا ہے اس کے پاس جا رہا ہوں۔ فرشتے نے پوچھا کیا اس کا تم پر کوئی احسان ہے؟ اس کی وجہ سے تم یہ تکلیف اٹھا رہے ہو؟ اور اس کا بدلہ اتارنے جا رہے ہو؟ اس نے کہا نہیں صرف اس لئے جا رہا ہوں کہ میں اس سے اللہ کے لئے محبت کرتا ہوں۔ فرشتے نے کہا میں تیری طرف اللہ کا پیغام لیکر آیا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تجھ سے بھی ایسی ہی محبت کرتے ہیں جیسے کہ تو اپنے دوست کو محبوب جانتا ہے۔''

"ارصده لكذا" یہ اس وقت بولا جاتا ہے جب اس کی حفاظت کے لئے کسی کو مقرر کرے۔

"مدرجة" میم اور را پر زبر بمعنی راستہ۔

"تربها" اس کی حفاظت کرتا اور اس کی دوستی کے لئے کوشش کرتا ہے۔

(٣٦٢) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ عَادَ مَرِيضًا أَوْزَارَ أَخَالَهُ فِي اللهِ، نَادَاهُ مُنَادٍ: بِاَنْ طِبْتَ، وَطَابَ مَمْشَاكَ، وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا﴾ (رواه الترمذی وقال: حديث حسن وفی بعض النسخ غريب)

نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی بیمار کی بیمار پرسی کرے یا محض اللہ کے لئے اپنے بھائی کی زیارت کرے تو ایک پکارنے والا یہ آواز بلند کرتا ہے کہ تجھے مبارک ہو اور تیرا چلنا خوش گوار ہو اور تجھے جنت میں ٹھکانا نصیب ہو۔ ترمذی اور صاحب ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے اور بعض نسخوں میں غریب ہے۔"

(٣٦٣) ﴿وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ قَالَ: "إِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَجَلِيسِ السُّوْءِ، كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيرِ، فَحَامِلُ الْمِسْكِ، إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً، وَنَافِخُ الْكِيرِ، إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهَا رِيحًا مُنْتِنَةً﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت ابوموسی الاشعری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ نیک ساتھی کی اور برے ساتھی کی مثال ایسی ہے جیسے مشک رکھنے والا اور آگ کی بھٹی پھونکنے والا۔ پس مشک والا تجھے مشک دے دے گا یا تو خود اس سے خرید لیگا (یا کم از کم) خوشبو آئے گی اور بھٹی پھونکنے والا یا تو تیرے کپڑے جلا دے گا یا کم از کم اس سے بدبو ہی ملے گی۔"

"یحذیک" بمعنی تجھ کو عطیہ دے گا۔

(٣٦٤) ﴿وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ قَالَ: تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِاَرْبَعٍ: لِمَالِهَا، وَلِحَسَبِهَا، وَلِجَمَالِهَا، وَلِدِينِهَا، فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ﴾ (متفق عليه)

ومعناه: أَنَّ النَّاسَ يَقْصُدُوْنَ فِي الْعَادَةِ مِنَ الْمَرْأَةِ هٰذِهِ الْخِصَالَ الْاَرْبَعَ، فَاحْرِصْ أَنْتَ عَلٰى ذَاتِ الدِّيْنِ، وَاظْفَرْ بِهَا، وَاحْرِصْ عَلٰى صُحْبَتِهَا.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ کسی عورت سے چار وجوہ کی بناء پر نکاح کیا جاتا ہے۔ ① اس کے مال کی بناء پر ② اس کے حسن و جمال کی بناء پر ③ اس کے حسب ونسب کی بناء پر ④ اس کے دین کی بناء پر۔ پس تو دین دار عورت کو حاصل کر۔ تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں۔" (بخاری و مسلم)

اس کے معنی یہ ہیں کہ لوگ عام طور پر نکاح کرتے وقت ان چار چیزوں کو پیش نظر رکھتے ہیں پس تم دین دار عورت سے نکاح کرو اسی کی کوشش بھی ہو اور اسی کی رفاقت اختیار کرنے کی خواہش ہو۔

(٣٦٥) ﴿وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ لِجِبْرِيْلَ: مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَزُوْرَنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُوْرُنَا؟" فَنَزَلَتْ وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَابَيْنَ أَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت جبرائیل امین علیہ السلام سے فرمایا: تمہیں کیا رکاوٹ ہے کہ تم ہماری ملاقات کے لئے زیادہ نہیں آتے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "وَ مَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّکَ"[1] کہ ہم تمہارے رب کے حکم سے ہی اترتے ہیں۔ اسی کیلئے ہے جو ہمارے آگے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے اور جو اس کے درمیان ہے۔"

(٣٦٦) ﴿وَعَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تُصَاحِبْ إِلَّامُؤْمِنًا، وَلَایَأْکُلْ طَعَامَکَ إِلَّا تَقِیٌّ﴾ (رواه أبوداود، و الترمذی بإسنادلابأس به)

ترجمہ: ”حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ صرف مؤمن ہی سے دوستی کرو اور تمہارا کھانا صرف متقی لوگ ہی کھائیں۔ ابوداؤد اور ترمذی نے ایسی سند کے ساتھ روایت کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں۔“

(٣٦٧) ﴿وَعَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلرَّجُلُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِهٖ، فَلْیَنْظُرْ أَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ﴾ (رواه أبوداود، والترمذی بإسناد صحیح، وقال الترمذی: حدیث حسن)

ترجمہ: ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے پس ہر آدمی دیکھ بھال کر دوست بنائے۔“ (ابوداود، ترمذی نے صحیح سند کے ساتھ روایت کی ہے اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔)

(٣٦٨) ﴿وَعَنْ أَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ﴾ (متفق علیه)

وفی روایة قَالَ: قِیْلَ لِلنَّبِیِّ ا: اَلرَّ جُلُ یُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا یَلْحَقْ بِهِمْ؟ قَالَ: "اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ"

ترجمہ: ”حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی اسی کے ساتھ (قیامت کے دن) ہوگا جس کے ساتھ وہ محبت کرتا ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ پوچھا گیا کہ آدمی کچھ لوگوں سے محبت کرتا ہے حالانکہ وہ اس سے نہیں ملا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی (قیامت کے دن) ان کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔“

(٣٦٩) ﴿وَعَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِیًّا قَالَ لِرَسُوْلِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَتَی السَّاعَةُ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَعْدَدْتَّ لَهَا؟ قَالَ: حُبُّ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَ: "أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ﴾ (متفق علیه، وهذا لفظ مسلم)

وفی روایة لهما: مَاأَعْدَدْتُّ لَهَامِنْ کَثِیْرِ صَوْمٍ، وَلَاصَلَاةٍ، وَلَا صَدَقَةٍ، وَ لٰکِنِّیْ أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ.

ترجمہ: ”حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ تم نے قیامت کے لئے کیا کچھ تیار کر رکھا ہے؟ اس نے کہا: اللہ اور اس کے رسول سے محبت۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم ان کے ہی ساتھ ہوگے جن کے ساتھ محبت کرتے ہو۔ یہ الفاظ مسلم شریف کے ہیں اور ان دونوں کی ایک روایت میں ہے کہ میں نے اس کے لئے نہ زیادہ روزے اور نہ زیادہ نماز اور نہ زیادہ صدقہ تیار کر رکھا ہے البتہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔“

(٣٧٠) ﴿وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ تَقُوْلُ فِیْ رَجُلٍ أَحَبَّ

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! اس شخص کے بارے میں آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں جو

قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ" (متفق عليه)

کچھ لوگوں سے محبت تو رکھتا ہے جب کہ عمل وغیرہ میں ان جیسا نہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی ان کے ساتھ (قیامت کے دن) ہوگا جن سے وہ محبت کرتا ہے۔" (بخاری ومسلم)

(۳۷۱) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلنَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُ هُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوْا وَالْأَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ، فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا، اِئْتَلَفَ، وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا، اِخْتَلَفَ" (رواه مسلم)

وروى البخارى قوله: "الارواح" إلخ من رواية عائشة رضى الله عنها.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ سونے چاندی کی طرح کانیں ہیں ان میں سے جو زمانہ جاہلیت کے بہتر لوگ تھے وہ اسلام کے زمانے میں بہتر ہوں گے جب وہ دین کی سمجھ رکھتے ہوں اور روحیں مختلف قسم کے لشکر ہیں پس ان روحوں میں سے جن روحوں میں ایک دوسرے سے (عالم ارواح) جان پہچان ہوگی وہ دنیا میں بھی آپس میں مانوس ہیں اور جو وہاں ایک دوسرے سے انجان رہے تو وہ دنیا میں بھی ایک دوسرے سے انجان ہیں۔ مسلم، اور بخاری نے نبی کریم ﷺ کا فرمان الارواح تا آخر حضرت عائشہ سے روایت کی ہے۔"

(۳۷۲) وَعَنْ أُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو وَيُقَالُ ابْنُ جَابِرٍ وَهُوَ "بِضَمِّ الْهَمْزَةِ وَفَتْحِ السِّيْنِ الْمُهْمَلَةِ" قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِذَا أَتٰى عَلَيْهِ أَمْدَادُ أَهْلِ الْيَمَنِ سَأَلَهُمْ: أَفِيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ؟ حَتّٰى أَتٰى عَلٰى أُوَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ لَهُ: أَنْتَ أُوَيْسُ ابْنُ عَامِرٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَكَانَ بِكَ بَرَصٌ، فَبَرَأْتَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعُ دِرْهَمٍ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: لَكَ وَالِدَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "يَأْتِيْ عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ اَمْدَادِ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ، ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهِ بَرَصٌ، فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ، لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ، فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَّسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ" فَاسْتَغْفِرْ لِيْ

ترجمہ: "حضرت اسیر بن عمرو (ہمزہ کے پیش اور سین مہملہ پر زبر) اور بعض کے نزدیک اسیر بن جابر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطابؓ کے پاس جب بھی اہل یمان میں سے غازیان اسلام آتے تو ان سے پوچھتے، کیا تمہارے اندر وہ اویس بن عامرؓ ہیں؟ حتیٰ کہ (ایک وفد میں) اویسؓ آ گئے تو حضرت عمرؓ نے ان سے پوچھا تم اویس بن عامر ہو؟ انہوں نے کہا ہاں! آپ نے پوچھا، مراد کے گھرانے اور قرن (قبیلے) سے تمہارا تعلق ہے؟ انہوں نے کہا ہاں! حضرت عمرؓ نے پوچھا، تمہارے جسم پر برص کے داغ تھے، وہ صحیح ہو گئے ہیں سوائے ایک درہم جتنے حصے کے؟ انہوں نے کہا، ہاں! آپ نے پوچھا، تمہاری والدہ (زندہ) ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں! حضرت عمرؓ نے فرمایا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "تمہارے پاس مراد (گھرانے) اور قرن قبیلے کا اویس بن عامرؓ اہل یمن کے ان غازیوں کے ساتھ آئے گا جو جہاد میں لشکر اسلام کی مدد کرتے ہیں، اس کے جسم پر برص کے داغ ہوں گے جو سوائے درہم جتنی جگہ کے صحیح ہو گئے

فَاسْتَغْفَرَ لَهُ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: أَيْنَ تُرِيْدُ؟ قَالَ: اَلْكُوْفَةَ، قَالَ: أَلا اَكْتُبُ لَكَ إِلٰى عَامِلِهَا؟ قَالَ: أَكُوْنُ فِيْ غَبْرَاءِ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيَّ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ حَجَّ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِهِمْ، فَوَافٰى عُمَرَ، فَسَالَهُ عَنْ أُوَيْسٍ، فَقَالَ: تَرَكْتُهُ رَثَّ الْبَيْتِ قَلِيْلَ الْمَتَاعِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ يَقُوْلُ: "يَأْتِيْ عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ اَمْدَادٍ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ، ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ، كَانَ بِهٖ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعُ دِرْهَمٍ، لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْأَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَا بَرَّهُ، فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَّسْتَغْفِرَلَكَ، فَافْعَلْ" فَأَتٰى أُوَيْسًا، فَقَالَ: اِسْتَغْفِرْ لِيْ قَالَ: أَنْتَ أَحْدَثُ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ، فَاسْتَغْفِرْ لِيْ. قَالَ: لَقِيْتَ عُمَرَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَاسْتَغْفَرَ لَهُ، فَفَطِنَ لَهُ النَّاسُ، فَانْطَلَقَ عَلٰى وَجْهِهٖ. (رواه مسلم)

وفي رواية لمسلم أيضا عن أُسَيْرِبْنِ جَابِرٍ رَضى الله عنه أَنَّ أَهْلَ الْكُوْفَةِ وَفَدُوْا عَلٰى عُمَرَ رضى الله عنه، وَفِيْهِمْ رَجُلٌ مِّمَّنْ كَانَ يَسْخَرُ بِأُوَيْسٍ، فَقَالَ عُمَرُ: هَلْ هُنَا أَحَدٌ مِنَ الْقَرَنِيِّيْنَ؟ فَجَاءَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ قَدْقَالَ: "إِنَّ رَجُلًا يَأْتِيْكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ: أُوَيْسٌ، لَايَدَعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ أُمٍّ لَهُ، قَدْ كَانَ بِهٖ بَيَاضٌ فَدَعَا اللّٰهَ تَعَالٰى، فَأَذْهَبَهُ إِلَّا مَوْضِعَ الدِّيْنَارِ أَوِ الدِّرْهَمِ، فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ، فَلْيَسْتَغْفِرْلَكُمْ"

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

ہوں گے، وہ اپنی والدہ کے ساتھ بڑا اچھا سلوک کرنے والا ہوگا، اگر وہ اللہ پر کوئی قسم کھا لے تو یقیناً اللہ اس کی قسم کو پورا فرمادے گا، پس اگر تم (اے عمر!) ان سے اپنے لئے مغفرت کی دعا کروا سکو تو ضرور کروانا۔ اس لئے تم میرے لئے بخشش کی دعا کرو! چنانچہ انہوں نے حضرت عمرؓ کے لئے بخشش کی دعا فرمائی۔ اس کے بعد حضرت عمر نے ان سے پوچھا، اب کدھر جانے کا ارادہ ہے؟ انہوں نے کہا کوفہ۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کیا میں کوفے کے گورنر کو تمہارے لئے لکھ کر نہ دے دوں؟ حضرت اویسؒ نے جواب دیا، میں ان لوگوں میں رہنا (یا شمار کرانا) زیادہ پسند کرتا ہوں جو غریب مسکین قسم کے ہیں، جنہیں کوئی جانتا ہے نہ ان کی کوئی پرواہ کی جاتی ہے۔ جب آئندہ سال آیا تو یمن کے معزز لوگوں میں سے ایک شخص حج پر آیا اور اس کی ملاقات حضرت عمرؓ سے ہوئی، انہوں نے حضرت اویس کی بابت پوچھا، تو انہوں نے بتلایا کہ میں انہیں اس حال میں چھوڑ کر آیا ہوں کہ ان کی زندگی نہایت سادہ ہے اور دنیا کا سامان بہت کم رکھتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تمہارے پاس مراد (گھرانے) اور قرن قبیلے کا اویس بن عامرؒ یمن کے رہنے والوں میں سے مجاہدین کے امدادی فوجی گروہ کے ساتھ آئے گا، اس کو برص کی تکلیف ہوگی، جو درست ہو چکی ہوگی سوائے ایک درہم جتنی جگہ کے۔ اس کی والدہ (زندہ) ہوگی جس کے ساتھ وہ بہت اچھا سلوک کرنے والا ہوگا، اگر وہ اللہ پر قسم کھا لے تو اللہ اس کی قسم پوری فرمادے گا، پس اگر تم ان سے مغفرت کی دعا کروا سکو تو ضرور کروانا۔ پس یہ (یمنی) شخص حج سے فراغت کے بعد حضرت اویس کے پاس گیا اور ان سے درخواست کی، میرے لئے بخشش کی دعا فرمائیں۔ اویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا، ایک نیک سفر سے تو تم نئے نئے آئے ہو، تم میرے لئے بخشش کی دعا کرو۔ نیز انہوں نے کہا، کیا تم عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملے؟ انہوں نے کہا، ہاں۔ پس اویس نے

إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "إِنَّ خَيْرَ التَّابِعِيْنَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: أُوَيْسٌ وَلَهُ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهٖ بَيَاضٌ، فَمُرُوْهُ، فَلْيَسْتَغْفِرْلَكُمْ"

قوله: "غبراء الناس" بفتح الغين المعجمة، وإسكان الباء وبالمد وهم فقراؤهم وصعاليكهم ومن لايعرف عينه من أخلاطهيم"والا مداد" جمع مدد وهم الا عوان والناصرون الذين كانوا يمدون المسلمين فى الجهاد.

حضرت عمرؓ کیلئے مغفرت کی دعا فرمائی، تب لوگوں نے ان کے مقام کو سمجھا اور وہ (اویس) اپنے سامنے (کی طرف) چل پڑے۔ (مسلم)

اور مسلم کی ایک اور روایت حضرت اسیر بن جابرؓ ہی سے ہے کہ کوفے کے کچھ لوگ حضرت عمرؓ کے پاس آئے، ان میں ایک ایسا آدمی بھی تھا جو حضرت اویس کا استہزاء کرنے والوں میں سے تھا (کیونکہ وہ ان کی فضیلت سے ناواقف تھا) حضرت عمرؓ نے پوچھا، کیا یہاں قرنیوں میں سے بھی کوئی ہے؟ پس یہ شخص آیا، حضرت عمرؓ نے فرمایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، تمہارے پاس یمن سے ایک آدمی آئے گا، اسے اویس کہا جاتا ہوگا، وہ یمن میں صرف اپنی والدہ کو چھوڑ کر آئے گا، اس کو برص کی بیماری تھی، پس اس نے اللہ سے دعا کی، جس پر اللہ نے اس سے وہ بیماری دور کردی اور اب (وہ برص کا داغ) صرف ایک دینار یا درہم جتنا باقی رہ گیا ہے، پس تم میں سے جو بھی اسے ملے، اس سے اپنے لئے مغفرت کی دعا کروائے۔

اور مسلم ہی کی ایک اور روایت میں حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے، کہ تابعین میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جسے اویس کہا جاتا ہے، اس کی والدہ (زندہ) ہے اور اس کے جسم میں (برص کے) سفید داغ ہیں، تم اس سے کہو کہ وہ تمہارے لئے بخشش کی دعا کرے۔

"غبراء الناس": غین پر زبر، با ساکن اور اس کے بعد الف۔ علاقے کے غریب، مفلس اور ان کے درمیان غیر معروف۔ امداد مدد کی جمع ہے، وہ اعوان وانصار جو جہاد میں مسلمانوں کی مدد کرتے تھے۔

(۳۷۳) ﴿وَعَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمُ فِي الْعُمْرَةِ، فَأَذِنَ لِيْ وَقَالَ: "لَا تَنْسَنَا يَا أُخَيَّ مِنْ دُعَائِكَ" فَقَالَ كَلِمَةً مَا يَسُرُّنِيْ أَنَّ لِيْ بِهَاالدُّنْيَا وَفِيْ رِوَايَةٍقَالَ: "أَشْرِكْنَايَا أُخَيَّ فِيْ دُعَائِكَ﴾

ترجمہ: "حضرت عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے عمرے پر جانے کی اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے مجھے اجازت عنایت فرمادی اور ارشاد فرمایا: اے میرے بھائی ہمیں بھی اپنی دعا میں فراموش نہ کرنا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ ﷺ کے اس ارشاد کے بدلے میں پوری دنیا مل جائے تب بھی مجھے پسند

(حديث صحيح رواه أبوداود، والترمذي وقال: حديث حسن صحيح)

نہیں۔ اور ایک روایت میں ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے میرے بھائی! ہمیں اپنی دعاؤں میں شریک رکھنا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔" (ابوداؤد وترمذی یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔

(٣٧٤) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُوْرُ قُبَاءَ رَاكِبًا وَمَا شِيًا، فَيُصَلِّي فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ﴾ (متفق عليه)

وَفِيْ رِوَايَةٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْ مَسْجِدَ قُبَاءَ كُلَّ سَبْتٍ رَاكِبًا وَمَا شِيًا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ.

ترجمہ: "حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ (مسجد) قباء تشریف لے جاتے تھے کبھی سوار ہو کر اور کبھی پیدل وہاں پہنچ کر آپ دو رکعت ادا فرماتے۔ (بخاری ومسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ ہر ہفتے قباء تشریف لے جایا کرتے کبھی سواری پر اور کبھی پیدل اور حضرت ابن عمر بھی آپ ﷺ کی اقتداء میں ایسا کرتے تھے۔"

(٤٦) بَابُ فَضْلِ الْحُبِّ فِي اللّٰهِ وَالْحِثِّ عَلَيْهِ وَإِعْلَامِ الرَّجُلِ مَنْ يُّحِبُّهُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ، وَمَاذَا يَقُوْلُ لَهُ إِذَا أَعْلَمَهُ

اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کی فضیلت اور اس کی ترغیب دینے کا بیان، نیز یہ کہ آدمی جس سے محبت رکھے اسے بتلا دے کہ وہ اس سے محبت رکھتا ہے اور آگاہ ہونے والے کے جوابی کلمات کا بیان

(١٣٨) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ إِلٰى آخِرِ السُّوْرَةِ﴾ (الفتح: ٢٩)

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے: "محمد (ﷺ) خدا کے پیغمبر ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے حق میں تو سخت ہیں اور آپس میں رحم دل ہیں۔" (سورت کے آخر تک)

(١٣٩) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُوا الدَّارَ وَالْإِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ﴾ (الحشر: ٩)

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے۔ "اور جو لوگ جگہ پکڑ رہے ہیں اس گھر میں اور ایمان میں ان سے پہلے۔ وہ محبت کرتے ہیں ان سے جو وطن چھوڑ کر آتے ہیں ان کے پاس۔"

(٣٧٥) ﴿وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ: أَنْ يَّكُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں جس شخص میں ہوں گی وہ ان کی وجہ سے ایمان کی حلاوت کو محسوس کرے گا۔ ① یہ کہ اللہ اور اس کا رسول

أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ، وَأَنْ يَّكْرَهَ أَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَأَنْ أَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ، كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُّقْذَفَ فِي النَّارِ﴾ (متفق عليه)

اسے ان کے سوا ہر چیز سے زیادہ محبوب ہو۔ (۲) اور یہ کہ وہ کسی آدمی سے صرف اللہ کے لئے محبت رکھے۔ (۳) اور یہ کہ وہ دوبارہ کفر میں لوٹنے کو اتنا ہی ناپسند سمجھے جتنا کہ آگ میں جانے کو وہ ناپسند سمجھتا ہے۔"

(٣٧٦) ﴿وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ قَالَ: "سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهِ يَوْمَ لَاظِلَّ إِلَّاظِلُّهُ: إِمَامٌ عَادِلٌ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ. وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ، وَ تَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتَ حُسْنٍ وَجَمَالٍ، فَقَالَ: إِنِّيْ أَخَافُ اللّٰهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ، فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمُ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں ایسے دن جگہ عنایت فرمائے گا جس دن کہ اللہ کے سایہ کے علاوہ دوسرا سایہ نہ ہوگا۔ (۱) امام عادل (۲) وہ نوجوان جو اللہ کی عبادت جوانی میں کرتا ہو (۳) وہ آدمی جس کا دل مسجد کے ساتھ اٹکا ہو (۴) وہ دو آدمی جن کی آپس میں محبت اللہ کے لئے ہی ہو اسی پر وہ جمع ہوئے اور اسی پر وہ جدا ہوتے ہوں۔ (۵) وہ آدمی جس کو کوئی حسن و جمال والی عورت اپنی طرف متوجہ کرے اور وہ یہ کہہ دے مجھے اللہ کا خوف مانع ہے (۶) وہ آدمی جو اس طرح صدقہ دے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔ (۷) وہ آدمی جو تنہائی میں اللہ کو یاد کرے اور اس کے آنسو بہنے لگیں۔"

(٣٧٧) ﴿وَعَنْهُ: قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ: "إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: أَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِيْ اَلْيَوْمَ أُظِلُّهُمْ فِيْ ظِلِّيْ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّيْ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ جل شانہ قیامت کے دن فرمائے گا کہاں ہیں وہ لوگ جو میرے جلال کے پیش نظر آپس میں محبت کرتے تھے؟ آج میں ان کو اپنے سایہ میں جگہ عطا کرونگا جب کہ میرے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔" (مسلم)

(٣٧٨) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ: "وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَاتَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوا، وَلَا تُؤْمِنُوا حَتّٰى تَحَابُّوْا، أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم جب تک ایمان دار نہیں ہوسکو گے جنت میں داخل نہیں ہوسکو گے اور جب تک آپس میں محبت نہیں کرو گے ایمان دار نہیں ہوسکو گے، کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتاؤں کہ تم جب اس کو کرو تو تم ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو؟ آپس میں سلام کو عام کر کے

پھیلاؤ۔'' (مسلم)

(۳۷۹) ﴿وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنَّ رَجُلاً زَارَ أَخاً لَهُ فِيْ قَرْيَةٍ أُخْرٰى، فَأَرْصَدَ اللّٰهُ لَهُ عَلٰى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا" وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ إِلٰى قَوْلِهِ: "إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيْهِ﴾ (رواه مسلم. وقد سبق في الباب قبله)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی اپنے بھائی کی ملاقات کرنے کے لئے دوسری بستی میں پہنچا پس اللہ نے اس کے راستہ پر ایک فرشتہ کو مقرر فرمایا۔ (اور تمام حدیث کو نقل کیا اس بات تک) کہ اللہ تجھے محبوب جانتا ہے جیسا کہ تو رضائے الٰہی کے لئے اس سے محبت کرتا ہے یہ حدیث اس سے پہلے باب میں گذر چکی ہے۔'' (مسلم)

(۳۸۰) ﴿وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْأَنْصَارِ: "لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ، مَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللّٰهُ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے انصار کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ ان سے محبت مؤمن ہی کرے گا اور ان سے بغض منافق ہی رکھے گا جو انصار سے محبت کرے گا اللہ اس سے محبت کرے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ بھی ان سے بغض رکھے گا۔''

(۳۸۱) ﴿وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِيْ جَلَالِيْ، لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَ الشُّهَدَاءُ﴾ (رواه الترمذي وقال: حديث حسن صحيح)

ترجمہ: ''حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا کہ میرے جلال و عظمت کی خاطر باہم محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ ان کے لئے نور کے منبر ہوں گے انبیاء اور شہداء ان پر رشک کریں گے۔''

(۳۸۲) ﴿وَعَنْ أَبِيْ إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: دَخَلْتُ مَسْجِدَ دِمَشْقَ، فَإِذَا فَتًى بَرَّاقُ الثَّنَايَا وَإِذَا النَّاسُ مَعَهُ، فَإِذَا اخْتَلَفُوْا فِيْ شَيْءٍ، أَسْنَدُوْهُ إِلَيْهِ، وَصَدَرُوْا عَنْ رَأْيِهِ، فَسَأَلْتُ عَنْهُ، فَقِيْلَ: هٰذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ، هَجَّرْتُ، فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَبَقَنِيْ بِالتَّهْجِيْرِ، وَوَجَدْتُهُ يُصَلِّيْ، فَانْتَظَرْتُهُ حَتّٰى قَضٰى صَلَاتَهُ، ثُمَّ جِئْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ قُلْتُ: وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأُحِبُّكَ لِلّٰهِ، فَقَالَ: آللّٰهِ؟ فَقُلْتُ: آللّٰهِ، فَقَالَ:

ترجمہ: ''حضرت ابوادریس خولانی بیان کرتے ہیں کہ میں دمشق کی مسجد میں داخل ہوا تو وہاں ایک نوجوان تھا جس کے دانت چمکدار تھے اور لوگ اس کے اردگرد بیٹھے تھے جب وہ آپس میں کسی چیز کی بابت اختلاف کرتے ہیں تو وہ اس کی رائے معلوم کر کے اس پر عمل کرتے ہیں چنانچہ میں نے اس نوجوان کے بارے میں پوچھا کہ یہ کون ہے تو مجھے بتلایا گیا کہ یہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں جب دوسرا دن ہوا تو صبح سویرے ہی مسجد میں آ گیا لیکن میں نے دیکھا جلدی آنے میں بھی وہ مجھ سے سبقت لے گئے ہیں اور میں نے انہیں وہاں نماز پڑھتے پایا پس میں ان کا انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ وہ اپنی نماز

آللّٰه؟ فَقُلْتُ: أَللّٰه، فَأَخَذَنِیْ بِحَبْوَةِ رِدَائِیْ، فَجَبَذَنِیْ إِلَیْهِ، فَقَالَ: أَبْشِرْ فَإِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ یَقُوْلُ: "قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: وَجَبَتْ مَحَبَّتِیْ لِلْمُتَحَابِّیْنَ فِیَّ، وَ الْمُتَجَا لِسِیْنَ فِیَّ، وَالْمُتَزَاوِرِیْنَ فِیَّ، وَالْمُتَبَاذِلِیْنَ فِیَّ﴾ (حدیث صحیح رواه مالک فی المؤطا یا سناده الصحیح)

قوله: "هَجَّرْتُ": أی بَکَّرْتُ، وهو بتشدید الجیم قوله: آللّٰهِ فَقُلْتُ: أَللّٰهِ" الأول بهمزه ممدودة للا ستفهام، والثانی بلا مد.

سے فارغ ہوگئے میں ان کے سامنے کی طرف سے ان کے پاس آیا۔ انہیں سلام عرض کیا اور کہا اللہ کی قسم میں آپ سے اللہ کے لئے محبت کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا کیا واقعی؟ میں نے کہا ہاں اللہ کی قسم۔ انہوں نے کہا کیا واقعی؟ میں نے کہا واقعی اللہ کی قسم۔ پس انہوں نے مجھے میری چادر کے کنارے سے پکڑا اور مجھے اپنی طرف کھینچا اور فرمایا خوش ہوجاؤ کیونکہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میری محبت واجب ہوگئی اس کے لئے جو میرے لئے آپس میں محبت کرتے ہیں اور میرے لئے ایک دوسرے سے ہم نشینی اختیار کرتے ہیں ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں اور میرے لئے ایک دوسرے پر مال خرچ کرتے ہیں۔ امام مالک نے اسے مؤطا میں صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔"

"هَجَّرْتُ" جیم پر شد صبح سویرے جلدی آنا۔ "آللہ اور اللہ میں" پہلا استفہام کے لئے ہے ہمزہ ممدودہ یعنی مد کے ساتھ اور دوسرا بغیر مد کے ہے۔

(۳۸۳) ﴿عَنْ أَبِیْ کَرِیْمَةَ الْمِقْدَادِ بْنِ مَعْدِیْکَرَبَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ قَالَ: "إِذَاأَحَبَّ الرَّجُلُ أَخَاهُ، فَلْیُخْبِرْهُ أَنَّهُ یُحِبُّهُ﴾ (رواه أبو داود، والترمذی وقال: حدیث حسن)

ترجمہ: "حضرت ابوکریمہ مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی اپنے بھائی سے محبت کرے تو اسے چاہئے کہ وہ اسے بتادے کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے۔" اس روایت کو ابوداود، ترمذی نے نقل کیا ہے اور امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

(۳۸٤) ﴿وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ، اَخَذَ بِیَدِهٖ وَقَالَ: "یَا مُعَاذُ، وَاللّٰهِ، إِنِّیْ لَاُحِبُّکَ، ثُمَّ أُوْصِیْکَ یَامُعَاذُ لَاتَدَعَنَّ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلَاةٍ تَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ أَعِنِّی عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ﴾ (حدیث صحیح، رواه ابوداود والنسائی باسناد صحیح)

ترجمہ: "حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا اے معاذ! اللہ کی قسم میں تم سے محبت کرتا ہوں پھر میں اے معاذ! میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد یہ کلمات کہنا ہرگز نہ چھوڑنا: "اللهم اعنی علی ذکرک و شکرک و حسن عبادتک" اے اللہ میری مدد فرما اس بات پر کہ میں تیرا ذکر، شکر اور تیری عبادت اچھی طرح کروں۔" (یہ حدیث صحیح ہے ابوداؤد اور نسائی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے)

(٣٨٥) ﴿وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَرَّ رَجُلٌ بِهِ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ لَأُحِبُّ هٰذَا، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَأَعْلَمْتَهُ؟" قَالَ: لَا: قَالَ: "أَعْلِمْهُ" فَلَحِقَهُ، فَقَالَ: إِنِّيْ أُحِبُّكَ فِي اللّٰهِ، فَقَالَ: أَحَبَّكَ الَّذِيْ أَحْبَبْتَنِيْ لَهُ﴾ (رواه أبو داؤد. بإسناد صحيح)

ترجمہ: "حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو اس کے پاس سے ایک اور آدمی گذرا اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں اس شخص سے محبت کرتا ہوں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا تم نے اسے اپنی محبت کے بارے میں بتا دیا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کو بتادو چنانچہ وہ شخص اس کے پاس گیا اور کہا میں محض اللہ کی محبت کی خاطر تم سے محبت کرتا ہوں تو اس نے کہا اللہ تجھ سے محبت رکھے جس کی رضا کی خاطر تم مجھ سے محبت کرتے ہو۔"

اس کو ابوداود نے روایت کیا ہے صحیح سند کے ساتھ۔

(٤٧) بَابُ عَلَامَاتِ حُبِّ اللّٰهِ تَعَالَى الْعَبْدَ وَالْحِثِّ عَلَى التَّخَلُّقِ بِهَا وَالسَّعْيِ فِيْ تَحْصِيْلِهَا

اللہ جل شانہ کے بندے کے ساتھ محبت کرنے کی علامات اور اس سے اپنے آپ کو آراستہ کرنے کی رغبت دلانے اور اس کو حاصل کرنے کی کوشش کے بیان میں

(١٤٠) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (آل عمران: ٣١)

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے: "اے نبی! لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، خدا بھی تم کو اپنا دوست بنا لے گا اور تمہارے گناہ معاف کردے گا اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔"

(١٤١) وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ﴾ (المائده: ٥٤)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: "اے ایمان والو! اگر کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے تو خدا ایسے لوگ پیدا کرے گا جن کو وہ دوست رکھے گا اور جسے وہ دوست رکھیں گے اور جو مؤمنوں کے حق میں نرمی کریں گے اور کافروں پر سخت ہوں گے خدا کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والی کی ملامت سے نہ ڈریں گے یہ خدا کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور خدا بڑی کشائش والا اور جاننے والا ہے۔"

(٣٨٦) ﴿وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ: مَنْ عَادٰى لِىْ وَلِيًّا، فَقَدْ آذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِىْ بِشَىْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا يَزَالُ عَبْدِىْ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى أُحِبَّهٗ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهٗ، كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِىْ يَسْمَعُ بِهٖ، وَبَصَرَهُ الَّذِىْ يُبْصِرُ بِهٖ، وَيَدَهُ الَّتِىْ يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِىْ يَمْشِىْ بِهَا وَإِنْ سَأَلَنِىْ، أَعْطَيْتُهٗ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِىْ، لَأُعِيْذَنَّهٗ﴾ (رواه البخاري)

معنى "آذنته" اعلمته بِأَنِّىْ مُحَارِبٌ لَهٗ وقوله: "اِسْتَعَاذَنِىْ" رُوِى بالباء ورُوِىَ بالنون.

نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا جو شخص میرے دوست سے دشمنی کرے یقیناً میرا اس سے اعلان جنگ ہے اور میرے بندے میرا قرب حاصل نہیں کر سکتے کسی عمل کے ساتھ جو مجھے زیادہ محبوب ہو اس عمل سے جس کے ادا کرنے کو میں نے ان پر فرض کیا ہے۔ میرا بندہ ہمیشہ میرا قرب نوافل کے ساتھ حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں پس جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ سنتا ہے۔ اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور جب وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اس کو عطا کرتا ہوں اور جب وہ مجھ سے کسی چیز کے بارے میں پناہ چاہے تو میں اس کو پناہ دے دیتا ہوں۔"

اذنته: یعنی میں اس کو بتلا دیتا ہوں کہ میں اس کی وجہ سے لڑائی کرنے والا ہوں۔ استعاذنی: با کے ساتھ یا نون کے ساتھ دونوں طرح سے پڑھا جاتا ہے۔

(٣٨٧) ﴿وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ تَعَالٰى الْعَبْدَ نَادٰى جِبْرِيْلَ إِنَّ اللّٰهَ تعالٰى يُحِبُّ فُلَانًا، فَأَحْبِبْهُ، فَيُحِبُّهٗ جِبْرِيْلُ، فَيُنَادِىْ فِىْ أَهْلِ السَّمَاءِ: إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا، فَأَحِبُّوْهُ، فَيُحِبُّهٗ أَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِى الْأَرْضِ﴾ (متفق عليه)

وفى رواية لمسلم: قال رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيْلَ، فَقَالَ: إِنِّىْ أُحِبُّ فَلَانًا فَأَحْبِبْهُ، فَيُحِبُّهٗ جِبْرِيْلُ، ثُمَّ يُنَادِىْ فِى السَّمَاءِ، فَيَقُوْلُ: إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا، فَأَحِبُّوْهُ فَيُحِبُّهٗ أَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ جل شانہ کسی بندے سے محبت فرماتے ہیں تو حضرت جبرائیل امین کو فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتے ہیں تو تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس جبرائیل اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں پھر جبرائیل آسمان والوں میں اعلان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتے ہیں تم بھی محبت کرو پس آسمان والے اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں پھر اس شخص کیلئے زمین میں قبولیت رکھ دی جاتی ہے۔" (بخاری ومسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو حضرت جبرائیل کو بلاتے ہیں اور ان سے فرماتے ہیں کہ میں فلاں بندے

يُوضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْاَرْضِ، وَإِذَا أَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيْلَ، فَيَقُوْلُ: إِنِّيْ أُبْغِضُ فُلَانًا، فَأَبْغِضْهُ، فَيُبْغِضُهُ جِبْرِيْلُ، ثُمَّ يُنَادِيْ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ: إِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ فُلَانًا، فَأَبْغِضُوْهُ، فَيُبْغِضُهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ تُوضَعُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي الْأَرْضِ."

سے محبت کرتا ہوں تو تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس جبرائیل اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں پھر حضرت جبرائیل آسمان میں اعلان کرتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتے ہیں تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں۔ پھر اس کے لئے زمین میں قبولیت رکھ دی جاتی ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے دشمنی کرتے ہیں تو حضرت جبرائیل کو بلا کر فرماتے ہیں کہ میں فلاں بندے سے بغض کرتا ہوں تو تم بھی اس سے بغض کرو پس جبرائیل بھی اس سے بغض کرنے لگ جاتے ہیں پھر حضرت جبرائیل آسمان پر اعلان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے بغض رکھتے ہیں تم بھی اس سے بغض کرو پھر آسمان والے اس سے بغض کرنے لگتے ہیں، پھر اس کیلئے زمین میں دشمنی رکھ دی جاتی ہے (یعنی زمین والے اس سے بغض وعناد کرنے لگ جاتے ہیں)

(۳۸۸) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَعَثَ رَجُلًا عَلٰى سَرِيَّةٍ، فَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِيْ صَلَاتِهِمْ، فَيَخْتِمُ "قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ" فَلَمَّا رَجَعُوْا، ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "سَلُوْهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذٰلِكَ؟" فَسَأَلُوْهُ، فَقَالَ: لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَبِهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَخْبِرُوْهُ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُحِبُّهُ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ایک آدمی کو لشکر پر (امیر بنا کر) بھیجا وہ شخص جب اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے تو وہ اپنی قراءت کو "قل هو الله احد" پر ختم کرتے۔ جب وہ لشکر واپس آیا تو آپ ﷺ کے سامنے اس بات کا بھی ذکر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے دریافت کرو کہ وہ اس طرح کیوں کرتا تھا؟ لوگوں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس سورت میں اللہ کی صفت ہے پس میں اس کے پڑھنے کو محبوب جانتا ہوں۔ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کو بتا دو کہ اللہ پاک بھی اس کو محبوب جانتا ہے۔" (بخاری ومسلم)

(٤٨) بَابُ التَّحْذِيْرِ مِنْ اِيْذَاءِ الصَّالِحِيْنَ وَالضَّعَفَةِ وَالْمَسَاكِيْنَ

نیک لوگوں، کمزوروں، اور مسکینوں کو ایذا پہنچانے سے ڈرانے کا بیان

(١٤٢) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَااكْتَسَبُوْا فَقَدِ

ترجمہ: "ارشاد خداوندی ہے: اور جو لوگ مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کو ایسے کام کی نسبت سے جو انہوں نے نہ کیا ہو ایذا دیں تو

احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا﴾ (الاحزاب: ۵۸)

انہوں نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اپنے سر پر رکھا۔"

(۱۴۳) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلاَ تَقْهَرْ وَ أَمَّا السَّائِلَ فَلاَ تَنْهَرْ﴾ (الضحى ۹، ۱۰)

ترجمہ: "ارشاد خداوندی ہے: یتیم پر ظلم نہ کرو اور مانگنے والوں کو نہ جھڑکو۔"

وَأَمَّا الْأَحَادِيْثُ فَكَثِيْرَةٌ مِنْهَا: ﴿حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْبَابِ قَبْلَ هٰذَا: مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ﴾

"وَمِنْهَا حَدِيْثُ سَعْدِبْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ السَّابِقُ فِيْ "بَابِ مُلَاطَفَةِ الْيَتِيْمِ" وَقَوْلُهُ ﷺ: "يَا أَبَابَكْرٍ لَئِنْ كُنْتَ أَغْضَبْتَهُمْ، لَقَدْ أَغْضَبْتَ رَبَّكَ"

ترجمہ: اس باب کے متعلق احادیث کثرت سے ہیں ان میں سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث ہے جو اس سے پہلے باب میں گذری ہے کہ جو میرے دوست سے دشمنی رکھتا ہو میرا اس سے اعلان جنگ ہے اور ان حدیثوں میں سے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے جو "باب ملاطفة اليتيم" میں گذر چکی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: اے ابوبکر اگر تم نے ان کو ناراض کر دیا تو تو نے اپنے پروردگار کو ناراض کیا۔

(۳۸۹) ﴿وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ صَلّٰى صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ، فَلاَ يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ مَنْ يَّطْلُبُهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ يُدْرِكُهُ، ثُمَّ يَكُبُّهُ عَلٰى وَجْهِهِ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح کی نماز پڑھ لیتا ہے پس اللہ جل شانہ کی ضمانت میں آجاتا ہے پس اللہ جل شانہ تم کو اپنی ضمانت کی وجہ سے کچھ باز پرس نہ کرے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ جس شخص سے اپنے ذمہ کو کسی وجہ سے طلب کرے گا تو وہ پکڑا جائے گا اور اس کو منہ کے بل جہنم کی آگ میں پھینک دے گا۔"

(۴۹) بَابُ إِجْرَاءِ أَحْكَامِ النَّاسِ عَلَى الظَّاهِرِ وَسَرَائِرُهِمْ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى

لوگوں کے ظاہری حالات پر احکام نافذ کرنا اور ان کے باطنی احوال کا معاملہ اللہ کے سپرد کرنے کا بیان

(۱۴۴) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَإِنْ تَابُوْا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ﴾ (التوبه: ۵)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: "پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز پڑھنے لگیں اور زکوٰۃ دینے لگیں تو ان کی راہ چھوڑ دو۔"

(۳۹۰) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود

مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، وَيُقِيْمُوا الصَّلَاةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، فَإِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ، عَصَمُوْا مِنِّى دِمَاءَ هُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى﴾ (متفق عليه)

نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور وہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں جب وہ ایسا کرلیں گے تو وہ مجھ سے اپنے خون اور اپنے مال کو محفوظ کرلیں گے سوائے حق اسلام کے اور ان کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔'' (بخاری ومسلم)

(۳۹۱) ﴿وَعَنْ أَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ طَارِقِ بْنِ أَشْيَمَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّااللّٰهُ، وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ، حَرُمَ مَالُهُ وَدَمُهُ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوعبداللہ طارق بن اشیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے لا الہ الا اللہ کہا اور اللہ کے سوا دوسرے معبودوں کا انکار کیا تو اس کا مال اور خون حرام ہوگیا اور اس کے باطن کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔'' (مسلم)

(۳۹۲) ﴿وَعَنْ أَبِيْ مَعْبَدِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيْتُ رَجُلاً مِنَ الْكُفَّارِ، فَاقْتَتَلْنَا، فَضَرَبَ إِحْدٰى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ، فَقَطَعَهَا، ثُمَّ لَا ذَمِنِّيْ بِشَجَرَةٍ، فَقَالَ: أَسْلَمْتُ لِلّٰهِ، أَأَقْتُلُهُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بَعْدَأَنْ قَالَهَا؟ فَقَالَ: "لَا تَقْتُلْهُ" فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَطَعَ إِحْدٰى يَدَيَّ، ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ بَعْدَمَا قَطَعَهَا؟! فَقَالَ: "لَا تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ، فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ، وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَّقُوْلَ كَلِمَتَهُ الَّتِيْ قَالَ﴾ (متفق عليه)

ومعنى "أنه بمنزلتك" أى: مَعْصُوْمُ الدَّمِ مَحْكُوْمٌ بِإِسْلَامِهِ، ومعنى "أنك بمنزلته" أى: مُبَاحُ الدَّمِ بِالْقِصَاصِ لِوَرَثَتِهِ، لَا أَنَّهُ بِمَنْزِلَتِهِ فِى الْكُفْرِ، والله أعلم.

ترجمہ: ''حضرت ابومعبد مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا آپ فرمائیں اگر میری ملاقات کسی کافر سے ہوجائے اور ہم آپس میں لڑیں وہ میرے ہاتھ کو تلوار سے کاٹ دے پھر وہ میرے وار سے بچنے کے لئے ایک درخت کی پناہ لے لے اور کہے میں اللہ کے لئے مسلمان ہوگیا ہوں۔ یا رسول اللہ اس کے اس لفظ کہنے کے بعد میں اس کو قتل کرسکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسے نہ قتل کر۔ اس پر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے تو میرا ہاتھ کاٹ ڈالا ہے اور اس کے بعد اس نے اسلام لانے کے کلمات کہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسے قتل نہیں کرسکتا اگر اس کو قتل کرے گا تو وہ تیرے اس مرتبے پر ہوجائے گا جس پر تم اس کے قتل سے پہلے تھے۔ اور تم اس کے اس مرتبے پر ہو جاؤ گے جس پر وہ اس کلمے کے کہنے سے پہلے تھا جو اس نے کہا۔''

''أَنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ'' یعنی اس کے مسلمان ہونے کی وجہ سے اس کا خون محفوظ ہوگیا۔ ''اِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ'' یعنی قصاصاً اس کے وارثوں کے لئے تجھے قتل کرنا درست ہوگا۔ یہ مطلب نہیں کہ تم کافر ہوجاؤ گے۔ (واللہ اعلم)

(۳۹۳) ﴿وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

ترجمہ: ''حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول

قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِلَى الْحُرُقَةِ مِنْ جُهَيْنَةَ، فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ عَلٰى مِيَاهِهِمْ، وَلَحِقْتُ اَنَا وَرَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ رَجُلًا مِّنْهُمْ، فَلَمَّا غَشِيْنَاهُ قَالَ: لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَكَفَّ عَنْهُ الْاَنْصَارِيُّ، وَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِيْ حَتّٰى قَتَلْتُهُ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ، بَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِيْ: "يَااُسَامَةُ! أَقَتَلْتَهُ بَعْدَمَا قَالَ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ؟" قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّمَا كَانَ مُتَعَوِّذًا، فَقَالَ: "أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ؟!" فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا عَلَيَّ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ﴾ (متفق عليه)

وفي رواية: فقال رسول الله، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَقَالَ: لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَقَتَلْتَهُ؟! قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّمَا قَالَهَا خَوْفًا مِّنَ السِّلَاحِ، قَالَ: "أَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ حَتّٰى تَعْلَمَ أَقَالَهَا أَمْ لَا؟! قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّمَا كَانَ مُتَعَوِّذًافَقَالَ(أَقَتَلْتَهُ بَعْدَمَا قَالَ لَا اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ؟!" فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى تَمَنَّيْتُ أَنِّيْ أَسْلَمْتُ يَوْمَئِذٍ.

"الحُرُقَة" بِضَمِّ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَفَتْحِ الرَّاءِ: بَطْنٌ مِنْ جُهَيْنَةَ الْقَبِيْلَةُ الْمَعْرُوْفَةُ، وقوله: "مُتَعَوِّذًا." أَيْ: مُعْتَصِمًا بِهَا مِنَ الْقَتْلِ لَا مُعْتَقِدًا لَّهَا.

(٣٩٤) ﴿وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَعَثَ بَعْثًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ إِلٰى قَوْمٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ، وَأَنَّهُمْ اِلْتَقَوْا، فَكَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِذَا شَاءَ اَنْ يَّقْصِدَ إِلٰى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَصَدَ لَهٗ فَقَتَلَهٗ وَاِنَّ

اللہ ﷺ نے ہمیں جہینہ قبیلے کی ایک شاخ حرقہ کی طرف بھیجا تو ہم صبح کے وقت ان کے پانی کے چشموں پر حملہ آور ہو گئے میری اور ایک انصاری کی دشمن قوم کے ایک آدمی سے مڈبھیڑ ہو گئی جب ہم اس پر غالب آ گئے تو اس نے کلمہ "لا الہ الا اللہ" پڑھا۔ چنانچہ انصاری نے اپنے ہاتھ کو دور کیا لیکن میں نے اپنا نیزہ اس کو مارا اور اس کو قتل کر دیا۔ جب ہم مدینہ واپس آئے تو یہ بات نبی کریم ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے اسامہ! کیا تم نے "لا الہ الا اللہ" کہنے کے بعد بھی قتل کر دیا؟ آپ ﷺ یہی فقرہ میرے سامنے بار بار دہراتے رہے یہاں تک کہ میں نے آرزو کی کہ میں آج سے پہلے مسلمان نہ ہوتا۔" (بخاری و مسلم)

ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا اس نے "لا الہ الا اللہ" کہا اور تم نے اسے قتل کر دیا؟ میں نے کہا اے اللہ کے رسول! اس نے ہتھیار کے خوف سے یہ کلمہ پڑھا تھا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا۔ کہ تمہیں علم ہو گیا کہ اس نے یہ کلمہ دل سے کہا ہے یا نہیں؟ پس آپ ﷺ یہ جملہ بار بار دہراتے رہے یہاں تک کہ مجھے آرزو ہوئی کہ میں آج ہی مسلمان ہوتا۔

"الحرقة" حا مہملہ پر پیش اور را پر زبر مشہور قبیلہ جہینہ کی ایک شاخ ہے۔

"متعوذا" بمعنی قتل سے بچاؤ کے لئے اس نے کلمہ پڑھا تھا اس لئے نہیں کہ وہ دل سے اللہ کی توحید کا اعتقاد رکھتا تھا۔

ترجمہ: "حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کے ایک اسلامی لشکر کو مشرکوں کی ایک جماعت کی طرف بھیجا چنانچہ ان دونوں کا مقابلہ ہوا مشرکین میں ایک آدمی تھا جب وہ کسی مسلمان کو قتل کرنے کا ارادہ کرتا تو اس کو قتل کر دیتا (یہ صورت حال دیکھ کر) مسلمانوں میں سے ایک آدمی

رَجُلاً مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَصَدَ غَفْلَتَهُ، وَكُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، فَلَمَّا رَفَعَ السَّيْفَ، قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَقَتَلَهُ، فَجَاءَ الْبَشِيْرُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ، فَسَأَلَهُ، وَأَخْبَرَهُ، حَتّٰى أَخْبَرَهُ خَبَرَ الرَّجُلِ كَيْفَ صَنَعَ، فَدَعَاهُ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: لِمَ قَتَلْتَهُ؟ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَوْجَعَ فِي الْمُسْلِمِيْنَ، وَقَتَلَ فُلَانًا وَ فُلَانًا وَسَمّٰى لَهُ نَفَرًا وَإِنِّيْ حَمَلْتُ عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَأَى السَّيْفَ قَالَ: لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ: "أَقَتَلْتَهُ؟" قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: "فَكَيْفَ تَصْنَعُ بِلاَ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، إِذَاجَاءَ تْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِسْتَغْفِرْ لِيْ. قَالَ: "وَكَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ إِذَاجَاءَ تْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟" فَجَعَلَ لاَ يَزِيْدُ عَلٰى أَنْ يَّقُوْلَ: "كَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا إِلٰهَ إِلَّا الله إِذَاجَاءَ تْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (رواه مسلم)

اس کی غفلت کی تاک میں رہنے لگا (کہ اس کو قتل کردیں) اور ہم آپس میں گفتگو کرتے تھے کہ وہ اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ تو جب انہوں نے اس پر تلوار بلند کی تو وہ "لا الہ الا اللہ" پڑھنے لگا لیکن اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل ہی کردیا جب خوشخبری دینے والا آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچا۔ آپ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا اس نے آپ کو اس آدمی کا واقعہ بھی سنایا تو آپ ﷺ نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بلایا اور پوچھا کہ تم نے اسے کیوں قتل کردیا۔ اسامہ نے جواب دیا یا رسول اللہ اس نے مسلمانوں کو بڑی تکلیف دی۔ اور ہمارے فلاں، فلاں آدمیوں کو اس نے قتل کیا، چند مسلمانوں کا نام لیا گیا۔ تو میں نے اس پر حملہ کردیا جب اس نے تلوار دیکھی تو اس نے "لا الہ الا اللہ" کہا اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اس کو قتل کردیا؟ اسامہ نے جواب دیا جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: جب کہ کلمہ "لا الہ الا اللہ" قیامت کے دن آئے گا تو تم کیا کروگے؟ اسامہ نے جواب دیا کہ آپ میرے لئے استغفار کریں پس آپ ﷺ یہ فقرہ دہراتے رہے اور اس پر کوئی زیادہ نہ فرماتے کہ جب کلمہ "لا الہ الا اللہ" قیامت کے دن آئے گا تو تم کیا کروگے؟۔" (مسلم)

(۳۹۵) ﴿وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: "إِنَّ نَاسًا كَانُوْا يُؤْخَذُوْنَ بِالْوَحْيِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ، وَإِنَّ الْوَحْيَ قَدِانْقَطَعَ، وَإِنَّمَا نَأْخُذُكُمْ اَلْاٰنَ بِمَاظَهَرَ لَنَا مِنْ اَعْمَالِكُمْ، فَمَنْ أَظْهَرَلَنَا خَيْرًا، أَمَنَّاهُ وَقَرَّبْنَاهُ، وَلَيْسَ لَنَامِنْ سَرِيْرَتِهِ شَيْءٌ، اَللّٰه يُحَاسِبُهُ فِيْ سَرِيْرَتِهِ، وَمَنْ أَظْهَرَ لَنَا سُوْءً، لَمْ نَأْمَنْهُ، وَلَمْ نُصَدِّقْهُ وَإِنْ قَالَ: سَرِيْرَتُهُ حَسَنَةٌ﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کچھ لوگوں کا مواخذہ وحی کے ذریعہ ہوجاتا تھا لیکن اب وحی کا سلسلہ منقطع ہوگیا اب تو ہم تمہارے ظاہری اعمال پر مواخذہ کریں گے جس آدمی کے ہمارے سامنے اچھے اعمال ہوں گے تو ہم اس کو امن دیں گے اور اپنے قریب کریں گے اور ہمیں اس کے پوشیدہ اعمال سے کچھ واسطہ نہیں ہے اس کے پوشیدہ اعمال کا محاسبہ اس سے اللہ کرے گا اور جو شخص ہمارے سامنے ظاہر برے اعمال کرے گا تو ہم اسے امن نہیں دیں گے اور نہ اس کی بات مانیں

گے اگر چہ وہ کہے کہ اس کی باطنی کیفیت اچھی ہے۔" (بخاری)

(٥٠) بَابُ الْخَوْفِ

اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا بیان

(١٤٥) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَإِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ﴾ (البقرة: ٤٠)

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے۔ "اور مجھ سے ہی ڈرو۔"

(١٤٦) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ﴾ (البروج: ١٢)

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے۔ "بے شک تمہارے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے۔"

(١٤٧) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَكَذٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ۞ إِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَآيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْآخِرَةِ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ۞ وَمَا نُؤَخِّرُهٗ إِلَّا لِأَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ۞ يَوْمَ يَأْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ إِلَّا بِإِذْنِهٖ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ۞ فَأَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ﴾ (هود: ١٠٢، ١٠٦)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: "تمہارا پروردگار جب نافرمان بستیوں کو پکڑتا ہے تو اس کی پکڑ اسی طرح ہوتی ہے۔ بے شک اس کی پکڑ دکھ دینے والی اور سخت ہے ان (قصوں) میں اس شخص کیلئے جو عذاب آخرت سے ڈرتا ہے عبرت ہے یہ وہ دن ہوگا جس میں اکھٹے کئے جائیں گے اور یہی وہ دن ہوگا جس میں (خدا کے سامنے) حاضر کئے جائیں گے اور ہم اس کے لانے میں ایک وقت متعین تک تاخیر کرتے ہیں جس دن وہ آئیگا تو کوئی جان دار خدا کے حکم کے بغیر بول بھی نہیں سکے گا پھر ان میں سے کچھ بد بخت ہوں گے اور کچھ نیک بخت، بد بخت جہنم میں ہوں گے اس میں ان کا چلانا اور دھاڑنا ہوگا۔"

(١٤٨) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ﴾ (آل عمران: ٢٨)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: "اللہ تم کو اپنے (غضب) سے ڈراتا ہے۔"

(١٤٩) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيْهِ وَأُمِّهٖ وَأَبِيْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُّغْنِيْهِ﴾ (عبس: ٣٨ تا ٣٤)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: "اس دن آدمی اپنے بھائی سے دور بھاگے گا اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے اور اپنی بیوی اور اپنے بیٹے سے ہر شخص اس روز ایک فکر میں ہوگا۔ جو دوسرے سے بے نیاز و بے پروا کر دے گی۔"

(١٥٠) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يٰأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ. يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: لوگوں اپنے پروردگار سے ڈرو کہ قیامت کا زلزلہ ایک حادثہ عظیم ہے جس دن تو اس کو دیکھے گا کہ تمام دودھ پلانے والی عورتیں اپنے بچوں کو بھول جائیں گی اور تمام حمل

حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ﴾ (الحج: ۱، ۲)

(۱۵۱) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ﴾ (الرحمن: ٤٦)

(۱۵۲) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَتَسَاءَلُوْنَ ۝ قَالُوْا إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْ أَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ۝ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَ وَقَانَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ۝ إِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ إِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ۝﴾ (الطور: ۲۵ تا ۲۸)

(وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ جِدًّا مَعْلُوْمَاتٌ وَالْغَرَضُ الْإِشَارَةُ إِلٰى بَعْضِهَا وَقَدْ حَصَلَ)

والیوں کے حمل گر پڑیں گے اور لوگ تم کو نشہ میں نظر آئیں گے مگر وہ نشے میں نہیں ہوں گے بلکہ وہ اللہ کے سخت عذاب میں ہوں گے۔

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: جو شخص اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اس کے لئے دو باغ ہیں۔

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: ''ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر بات کریں گے کہیں گے کہ اس سے پہلے ہم اپنے گھر میں خدا سے ڈرتے تھے تو خدا نے ہم پر احسان فرمایا اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالیا۔ اس سے پہلے ہم اس سے دعائیں کیا کرتے تھے بے شک وہ احسان کرنے والا مہربان ہے۔''

اس مضمون کی آیات کثرت کے ساتھ وارد ہوئی ہیں، مشہور ہیں۔ ہمارا مقصد بعض آیات کی طرف اشارہ کرنا ہے سو ہم نے وہ اشارہ کردیا۔

(۳۹٦) ﴿عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ: "إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهٗ فِيْ بَطْنِ أُمِّهٖ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا نُطْفَةً، ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ يُرْسَلُ الْمَلَكُ، فَيَنْفُخُ فِيْهِ الرُّوْحَ، وَ يُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ: بِكَتْبِ رِزْقِهٖ، وَأَجَلِهٖ، وَعَمَلِهٖ، وَ شَقِيٌّ أَوْ سَعِيْدٌ. فَوَالَّذِيْ لَا إِلٰهَ غَيْرُهٗ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں صادق ومصدوق ﷺ نے بتایا کہ تم میں سے ہر ایک شخص اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک نطفے کی شکل میں رہتا ہے پھر اس کی مثل منجمد خون بنا رہتا ہے پھر اتنی ہی مدت گوشت کا لوتھڑا رہتا ہے (پھر ۱۲۰ دن کے بعد) فرشتہ بھیجا جاتا ہے وہ اس میں روح پھونکتا ہے پھر فرشتے کو چار باتیں لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے اس کی روزی، اس کی موت، اس کا عمل اور وہ بد بخت ہے یا نیک بخت۔ اس ذات کی قسم جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں کہ بعض لوگ تم میں سے اہل جنت جیسے عمل کریں گے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ باقی رہ جاتا ہے کہ لکھا ہوا غالب آ جاتا ہے اور وہ جہنمیوں والے کام کرنے لگ جاتا ہے اور جہنم میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور بے شک تم میں سے ایک شخص جہنمیوں والے کام کرتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے کہ اس پر لکھا ہوا غالب آ جاتا ہے اور وہ جنتیوں والے کام کرنے لگ جاتا ہے پس

(۳۹۷) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ أَلْفَ زِمَامٍ، مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا﴾ (رواه مسلم)

(۳۹۸) ﴿وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَاباً يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَرَجُلٌ يُوْضَعُ فِيْ أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهُ مَايَرٰى أَنَّ أَحَداً أَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا، وَإِنَّهُ لَا هُوَنُهُمْ عَذَاباً﴾ (متفق عليه)

(۳۹۹) ﴿وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلٰى كَعْبَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلٰى حُجْزَتِهٖ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلٰى تَرْقُوَتِهٖ﴾ (رواه مسلم)

"اَلْحُجْزَةُ" مَعْقِدُ الْإِزَارِ تَحْتَ السُّرَّةِ وَ "التَّرْقُوَةُ" بِفَتْحِ التَّاءِ وَضَمِّ الْقَافِ: وَهِيَ الْعَظْمُ الَّذِيْ عِنْدَ ثُغْرَةِ النَّحْرِ، وَلِلْإِنْسَانِ تَرْقُوَتَانِ فِيْ جَانِبَيِ النَّحْرِ.

(٤٠٠) ﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ حَتّٰى يَغِيْبَ أَحَدُهُمْ فِيْ رَشْحِهٖ إِلٰى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ﴾ (متفق عليه)

و "الرشح" العرق.

(٤٠١) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

اس میں داخل ہوجاتا ہے۔''

ترجمہ: ''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس دن (قیامت والے دن) جہنم کو اس حالت میں لایا جائے گا کہ اس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اسے کھینچ رہے ہوں گے۔''

ترجمہ: ''حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن جہنمیوں میں سب سے زیادہ ہلکے عذاب والا وہ شخص ہوگا جس کے پاؤں کے تلووں میں دو انگارے رکھے جائیں گے جن سے اس کا دماغ کھولے گا وہ خیال کرے گا کہ اس سے زیادہ سخت عذاب والا کوئی نہیں حالانکہ وہ ان جہنمیوں میں سب سے زیادہ ہلکے عذاب والا ہوگا۔'' (بخاری ومسلم)

ترجمہ: ''حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جہنمیوں میں سے بعض وہ ہوں گے جن کو آگ نے ان کے ٹخنوں تک، بعض کو ان کے گھٹنوں تک اور بعض کو ان کی کمر تک اور بعض کو ان کی گردن تک پکڑے ہوئے ہوگا۔''

"الحجزة" ناف سے نیچے تہہ بند باندھنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔

"ترقوة" تا پر زبر اور قاف پر پیش وہ ہڈی جو سینے کے گڑھے کے پاس ہے جسے اردو میں ہنسلی کہتے ہیں ہر انسان کے سینہ کے دونوں کناروں پر دو ہڈیاں ہوتی ہیں۔

ترجمہ: ''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روز قیامت لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے تو کچھ لوگ نصف کانوں تک اپنے پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے۔'' (بخاری)

"الرشح" بمعنی: پسینہ۔

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے

خَطَبَنَارَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَاسَمِعْتُ مِثْلَهَا قَطُّ، فَقَالَ: "لَوْتَعْلَمُوْنَ مَااَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلاً وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْراً" فَغَطّٰى أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوْهَهُمْ وَلَهُمْ خَنِيْنٌ﴾ (متفق عليه)

وَفِيْ رِوَايَةٍ: بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَصْحَابِهِ شَيْءٌ فَخَطَبَ، فَقَالَ "عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّوَلَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلاً، وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْراً" فَمَا أَتٰى عَلٰى أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَوْمٌ أَشَدُّ مِنْهُ غَطُّوْا رُؤُوْسَهُمْ وَلَهُمْ خَنِيْنٌ.

"اَلْخَنِيْنُ" بِالْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ: هُوَ الْبُكَاءُ مَعَ غُنَّةٍ وَانْتِشَاقِ الصَّوْتِ مِنَ الْاَنْفِ.

(٤٠٢) ﴿وَعَنِ الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "يُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيْلٍ" قَالَ سُلَيْمُ بْنِ عَامِرِ الرَّاوِيّ عَنِ الْمِقْدَادِ: فَوَاللّٰهِ مَا أَدْرِيْ مَا يَعْنِيْ بِالْمِيْلِ، أَمَسَافَةَ الْاَرْضِ أَمِ الْمِيْلَ الَّذِيْ تُكْتَحَلُ بِهِ الْعَيْنُ" فَيَكُوْنُ النَّاسُ عَلٰى قَدَرِ أَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَّكُوْنُ إِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّكُوْنُ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَّكُوْنُ إِلٰى حِقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُّلْجِمُهُ الْعَرَقُ إِلْجَاماً" وَ أَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ إِلٰى فِيْهِ﴾ (رواه مسلم)

ہمیں ایک مرتبہ ایسا خطبہ ارشاد فرمایا کہ اس جیسا خطبہ میں نے کبھی نہیں سنا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم وہ باتیں جان لو جن کا مجھے علم ہے تو تم ہنسو کم اور روؤ زیادہ۔ چنانچہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے یہ بات سن کر اپنے چہروں کو ڈھانپ لیا اور وہ سسکیاں بھر کر رونے لگے۔'' (بخاری و مسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کو اپنے صحابہ کے بارے میں کوئی بات پہنچی تو آپ نے خطبہ دیا جس میں ارشاد فرمایا: کہ مجھ پر جنت اور جہنم پیش کی گئیں پس میں نے آج کے دن کی طرح بھلائی اور برائی نہیں دیکھی اور اگر تم وہ باتیں جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم ہنسو تھوڑا اور روؤ زیادہ۔ پس اصحاب رسول ﷺ پر اس سے زیادہ سخت دن کوئی نہیں آیا۔ انہوں نے اپنے سر ڈھانپ لئے اور وہ آہ و بکاء کرنے لگے۔

"الخنین" خا معجمہ کے ساتھ ناک سے آواز نکالتے ہوئے رونا۔

ترجمہ: ''حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا قیامت والے دن سورج کو مخلوق کے قریب کر دیا جائیگا حتیٰ کہ وہ ان سے ایک میل کے فاصلہ پر ہوگا۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے (تابعی یعنی حضرت سلیم بن عامر) فرماتے ہیں اللہ کی قسم میں نہیں جانتا کہ میل سے نبی کریم ﷺ کی کیا مراد تھی؟ کیا زمین کی مسافت یا سرمہ دانی کی وہ سلائی جس سے آنکھ میں سرمہ لگایا جاتا ہے (کیونکہ عربی زبان میں اس کو بھی میل کہا جاتا ہے) پس لوگ اپنے اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں ہوں گے۔ بعض ان میں سے وہ ہوں گے جو اپنے ٹخنوں تک اور بعض اپنے گھٹنوں تک اور بعض اپنی کمر تک پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے اور بعض ایسے ہوں گے کہ انہیں پسینے کی لگام ڈالی ہوگی اور آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اپنے منہ کی طرف اشارہ

فرمایا (یعنی جس طرح جانور کے منہ میں لگام ڈالی جاتی ہے اسی طرح پسینہ ان کے لئے لگام بنا ہوا ہوگا)۔''

(٤٠٣) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ قَالَ: "يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْاَرْضِ سَبْعِيْنَ ذِرَاعاً وَ يُلْجِمُهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ آذَانَهُمْ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن لوگ پسینہ میں ہوں گے یہاں تک کہ ان کا پسینہ زمین میں ستر ہاتھ تک سرایت کئے ہوئے ہوگا اور پسینہ کی ان کو لگام ڈالی ہوگی یہاں تک کہ پسینہ کی لگام ان کے کانوں تک پہنچ جائے گی۔''

وَمَعْنٰى "يَذْهَبُ فِي الْاَرْضِ": يَنْزِلُ وَ يَغُوْصُ.

''يَذْهَبُ فِي الْاَرْضِ'' زمین میں اترے گا اور سرایت کرے گا۔

(٤٠٤) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ إِذْ سَمِعَ وَجْبَةً فَقَالَ: "هَلْ تَدْرُوْنَ مَا هٰذَا؟" قُلْنَا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: هٰذَا حَجَرٌ رُمِيَ بِهِ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِيْنَ خَرِيْفاً فَهُوَ يَهْوِيْ فِي النَّارِ الْآنَ حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى قَعْرِهَا فَسَمِعْتُمْ وَجْبَتَهَا﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ اچانک آپ نے کسی چیز کے گرنے کی آواز سنی تو آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ وہ پتھر ہے جو ستر سال پہلے جہنم میں پھینکا گیا تھا پس وہ اب تک جہنم میں نیچے گرتا رہا یہاں تک کہ وہ آج اس کی تہہ میں پہنچا ہے اور ہم نے اس کے گرنے کی آواز سنی ہے۔'' (مسلم)

(٤٠٥) ﴿وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ: "مَامِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ، فَيَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ، فَلَا يَرٰى إِلَّا مَا قَدَّمَ، وَ يَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ، فَلَا يَرٰى إِلَّا مَاقَدَّمَ، وَ يَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَلَا يَرٰى إِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشَقِّ تَمْرَةٍ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ عنقریب تم میں سے ہر شخص سے اس کا رب اس طرح بات فرمائے گا کہ آدمی اور اس کے رب کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا۔ پس آدمی اپنے دائیں طرف دیکھے گا تو اسے آگے بھیجے ہوئے اپنے اعمال نظر آئیں گے۔ اپنے بائیں جانب دیکھے گا تو اس طرف بھی اس کو اپنے اعمال ہی نظر آئیں گے پھر اپنے سامنے کی طرف دیکھے گا تو اسے جہنم کی آگ کے سوا کچھ نظر نہیں آئے گا پس تم جہنم سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ساتھ ہو۔''

(٤٠٦) ﴿وَعَنْ أَبِیْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ: "إِنِّیْ أَرٰى

ترجمہ: ''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے، آسمان چر چراتا

مَالَاتَرَوْنَ، أَطَّتِ السَّمَاءُ وَحُقَّ لَهَاأَنْ تَئِطَّ، مَافِيْهَا مَوْضِعُ أَرْبَعِ أَصَابِعَ إِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهُ سَاجِداً لِلّٰهِ تَعَالٰى، وَاللّٰهِ لَوْتَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ، لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلاً وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْراً وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَآءِ عَلَى الْفُرُشِ وَلَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْأَرُوْنَ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى﴾ (رواه الترمذى و قال: حديث حسن)

و"أطت" بفتح الهمزة و تشديد الطاء، و "تئط" بفتح التاء و بعدها همزة مكسورة، والأطيط: صوت الرحل والقتب و شبههما، و معناه: أن كثرة من فى السماء من الملائكة العابدين قد أثقلتها حتى أطت. و"الصعدات" بضم الصاد والعين: الطرقات،

ومعنى "تجأرون": تستغيثون.

ہے اور اس کے یہی لائق ہے کہ وہ چر چرائے۔ اس میں چار انگلیوں کے مقدار کوئی جگہ بھی خالی نہیں کہ کوئی فرشتہ پیشانی زمین پر رکھے ہوئے سجدہ میں نہ ہو۔ اللہ کی قسم اگر تم ان باتوں کو معلوم کرلو جن کو میں جانتا ہوں تو تم ہنسو تھوڑا اور روؤ زیادہ اور اپنی عورتوں سے لذت حاصل نہ کرسکو اور تم اللہ سے پناہ چاہتے ہوئے جنگلوں کے راستوں کی طرف نکل جاؤ۔ (ترمذی اور امام ترمذی نے اسے حسن کہا ہے)۔"

"أطت": ہمزہ پر زبر اور طا پر تشدید۔

"تئط": تا پر زبر اس کے بعد ہمزہ پر زیر۔

"اطیط" بمعنی پالان، کجاوہ اور ان جیسی چیزوں کی آواز۔ مطلب یہ ہے کہ آسمان پر عبادت گذار فرشتوں کی کثرت نے آسمان کو اتنا بوجھل کر دیا ہے کہ وہ بوجھ سے چر چراتا ہے۔

"صعدات" صاد اور عین دونوں پر پیش، معنی ہے راستے۔

"تجارون": کے معنی پناہ اور مدد طلب کرو گے۔

(٤٠٧) ﴿وَعَنْ أَبِى بَرْزَةَ، (بِرَاءٍ ثُمَّ زَايٍ) نَضْلَةَ بْنِ عُبَيْدِ الْاَسْلَمِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَزُوْلُ قَدَمَا عَبْدٍ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا أَفْنَاهُ، وَعَنْ عِلْمِهٖ فِيْمَ فَعَلَ فِيْهٖ، وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهٗ، وَفِيْمَ أَنْفَقَهٗ وَعَنْ جِسْمِهٖ فِيْمَ أَبْلَاهُ﴾ (رواه الترمذى وقال: حديث حسن صحيح)

ترجمہ: "حضرت ابوبرزہ۔ پہلے راء اور پھر زاء۔ نضلہ بن عبید الاسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن کسی بندے کے قدم نہیں ہٹیں گے جب تک اس کی عمر کے بارے میں سوال نہ کرلیا جائے کہ اسے کن کاموں میں ختم کیا، مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور جسم کے متعلق کہ کن کاموں میں اس نے اپنے جسم کو کمزور کیا۔"

(ترمذی امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(٤٠٨) ﴿وَعَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنه قَالَ: قَرَأَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا" ثُمَّ قَالَ: "أَتَدْرُوْنَ مَا أَخْبَارُهَا؟" قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ. قَالَ "فَإِنَّ أَخْبَارَهَا أَنْ تَشْهَدَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے قرآن کریم کی آیت "يومئذ تحدث أخبارها" (اس دن زمین اپنی خبریں بتائیگی)۔ تلاوت فرمائی اور پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو اس کی خبریں کیا ہیں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی خبریں یہ ہیں کہ وہ ہر مرد اور

تَقُوْلُ: عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فِىْ يَوْمِ كَذَا وَكَذَا، فَهٰذِهٖ أَخْبَارُهَا﴾ (رواه الترمذی وقال: حديث حسن)

(٤٠٩) ﴿وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَيْفَ أَنْعَمُ وَصَاحِبُ الْقَرْنِ قَدِ الْتَقَمَ الْقَرْنَ، وَاسْتَمَعَ الْاِذْنَ مَتٰى يُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَيَنْفُخُ" فَكَأَنَّ ذٰلِكَ ثَقُلَ عَلٰى أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ: قُوْلُوْا: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ﴾ (رواه الترمذی و قال حديث حسن)

"اَلْقَرْنُ" هُوَ الصُّوْرُ الَّذِىْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: "وَنُفِخَ فِى الصُّوْرِ" كَذَا فَسَّرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(٤١٠) ﴿وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ خَافَ أَدْلَجَ، وَمَنْ أَدْلَجَ، بَلَغَ الْمَنْزِلَ. اَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ غَالِيَةٌ اَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ الْجَنَّةُ﴾ (رواه الترمذی و قال: حديث حسن)

و"أَدْلَجَ" بإسكان الدال، ومعناه: سار من أول الليل، والمراد: التشمير فى الطاعة. والله أعلم.

(٤١١) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلاً" قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلرِّجَالُ وَ النِّسَاءُ جَمِيْعاً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ!؟ قَالَ: "يَاعَائِشَةُ اَلْاَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يُهِمَّهُمْ ذٰلِكَ﴾

عورت کے خلاف ان کاموں کی گواہی دے گی جو اس کی پشت پر انہوں نے کئے وہ کہے گی تو نے فلاں فلاں کام فلاں فلاں دن میں کیا پس یہی اس کی خبریں ہیں۔ (ترمذی امام ترمذی نے اسے حسن کہا ہے۔)''

ترجمہ: حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں کیسے چین سے رہ سکتا ہوں جب کہ صور پھونکنے والے نے صور کو منہ میں لیا ہوا ہے اور کان اللہ کی اجازت پر لگائے ہوئے ہیں کہ کب اس کو صور پھونکنے کا حکم ملتا ہے کہ وہ صور پھونکے اس بات سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر پریشانی کی کیفیت طاری ہوگئی تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا تم "حسبنا اللہ و نعم الوکیل" پڑھو۔ ترمذی نے اس کو حدیث حسن کہا ہے۔

"القرن" وہ صور ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ''صور میں پھونکا جائے گا'' اسی طرح آپ ﷺ نے تفسیر بیان فرمائی ہے۔

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دشمن کے حملے سے ڈرا وہ رات کے ابتدائی حصے میں نکل گیا اور جو رات کی ابتداء میں نکل گیا وہ منزل کو پہنچ گیا۔ اچھی طرح سن لو! اللہ کا سودا مہنگا ہے خبردار اللہ کا سودا جنت ہے۔ (ترمذی اور امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے)

"ادلج" دال کے سکون کے ساتھ، رات کے پہلے حصے میں نکل کھڑا ہوا۔ مراد اللہ کی اطاعت میں سرگرم رہنا ہے۔ واللہ اعلم۔

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت والے دن لوگ ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بغیر ختنے کئے ہوئے اٹھائے جائیں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مرد اور عورتیں اکٹھے ہوں گے وہ ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: معاملہ اس سے کہیں زیادہ سخت ہوگا۔ دوسری روایت میں ہے معاملہ اس سے کہیں زیادہ اہم ہوگا

و فی روایة: "الامر أهم من أن ینظر بعضهم إلی بعض" (متفق علیه)

کہ ان کا بعض بعض کی طرف نظر اٹھائے۔"

"غُرْلًا" بضم الغین المعجمة، أی: غیر مختونین.

"غرلا": غین کے پیش کے ساتھ جن کے ختنے نہ ہوئے ہوں۔

(٥١) بَابُ الرَّجَاءِ

اللہ تعالیٰ سے پرامید رہنے کا بیان

(١٥٣) قال اللّٰه تعالیٰ: ﴿قُلْ یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ أَسْرَفُوْا عَلٰی أَنْفُسِهِمْ لاَ تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ﴾ (الزمر: ٥٣)

ترجمہ: "اے نبی! میری طرف سے لوگوں کو کہہ دو کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو اللہ تعالیٰ تو سب گناہوں کو معاف کر دینے والا ہے اور وہی تو بخشنے والا مہربان ہے۔"

(١٥٤) قَالَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی: ﴿وَهَلْ نُجَازِیْ اِلَّا الْکَفُوْرَ، الآیة﴾ (سبا: ١٧)

ترجمہ: "اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: ہم ناشکرے اور نافرمان ہی کو بدلہ دیتے ہیں۔"

(١٥٥) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّا قَدْ أُوْحِیَ اِلَیْنَا أَنَّ الْعَذَابَ عَلٰی مَنْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی﴾ (طه: ٤٨)

ترجمہ: "اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے یقیناً ہماری طرف وحی آئی ہے کہ جو جھٹلائے اور منہ پھیرے اس کے لئے عذاب ہے۔"

(١٥٦) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ﴾ (الاعراف: ١٥٦)

ترجمہ: "اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: جو میری رحمت ہے وہ ہر چیز کو شامل ہے۔"

(٤١٢) ﴿وعن عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ، رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ، قال: قال رسول اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْکَ لَهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، وَأَنَّ عِیْسٰی عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ، وَکَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِنْهُ، وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ حَقٌّ، أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰی ما کَانَ مِنَ الْعَمَلِ﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں اور یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور اس کے رسول اور اس کا کلمہ ہیں جو اللہ نے مریم کی طرف ڈالا اور اس کی روح ہیں اور جنت اور جہنم حق ہیں اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا خواہ اس کے اعمال جیسے بھی ہوں۔" (بخاری و مسلم)

وفی روایةٍ لمسلم: مَنْ شَهِدَ أَنْ لا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ النَّارَ.

مسلم کی روایت میں ہے جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں تو اللہ پاک

اس پر جہنم حرام کر دیتا ہے۔

(٤١٣) ﴿وعن أبی ذرّ، رَضِیَ اللّٰهُ تعالٰی عنه، قال: قال النبیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: یقولُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: مَنْ جاءَ بِالْحَسَنَةِ، فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا أَوْ أَزِیْدُ، وَمَنْ جَاءَ بِالسَّیِّئَةِ، فَجَزَاءُ سَیِّئَةٍ مثلُها أَوْ أَغْفِرُ. وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ شِبْرًا، تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا، وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ باعًا، وَمَنْ أَتَانی یَمْشِیْ، أَتَیْتُهُ هَرْوَلَةً، وَمَنْ لَقِیَنی بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطِیْئَةً لاَ یُشْرِکُ بی شَیْئًا، لَقِیْتُهُ بِمِثْلِها مَغْفِرَةً.﴾ (رواه مسلم)

معنی الحدیث: مَنْ تَقَرَّبَ إِلَیَّ بِطَاعَتی (تَقَرَّبْتُ) إِلَیْهِ بِرَحْمَتی، وَإِنْ زَادَ زِدْتُ، (فَإِنْ أَتَانی یَمْشی) وَأَسْرَعَ فی طاعَتی (أَتَیْتُهُ هَرْوَلَةً) أَیْ: صَبَبْتُ عَلَیْهِ الرَّحْمَةَ، وَسَبَقْتُهُ بها، وَلَمْ أُحوِجْهُ إلی المَشْیِ الْکَثِیْرِ فی الوُصُولِ إلی المَقْصُوْدِ، (وَقُرَابُ الأَرْضِ) بضمِّ القافِ ویقالُ بکسرها، والضمُّ أصح، وأشهر، ومعناه: ما یُقارِبُ مِلْأَها، واللّٰهُ أعلم.

ترجمہ: ''حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے جس نے ایک نیکی کی اس کے لئے دس گنا اجر ہے یا اس سے بھی زیادہ دوں گا اور جس نے برائی کی اس کا بدلہ اس کی مثل ہوگا۔ یا میں معاف کر دوں گا اور جو شخص مجھ سے ایک بالشت کے برابر قریب ہوگا میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہوں گا۔ اور جو شخص مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوگا میں اس سے دو ہاتھ قریب ہوں گا اور جو شخص میرے پاس پیدل چلتا ہوا آئے گا تو میں اس کی طرف دوڑتا ہوا آؤں گا اور جو مجھ سے زمین کے بھرنے کے برابر گناہ لے کر ملے گا بشرطیکہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو تو میں اس کے گناہوں کے برابر مغفرت کے ساتھ اس سے ملوں گا۔''

''مَنْ تَقَرَّبَ'': کے معنی یہ ہیں جو میری اطاعت کے ذریعہ میرے قریب ہوتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑتا ہوا آتا ہوں۔ اگر وہ اطاعت میں زیادتی کرتا ہے تو میں بھی رحمت میں زیادتی کرتا ہوں۔ ''فَاِنْ أَتَانِیْ'': یعنی اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے اور میری اطاعت میں سبقت کرتا ہے۔ ''اَتَیْتُهٗ هَرْوَلَةً'': یعنی میں نے اس پر اپنی رحمت کو برسایا اور اس رحمت کے ساتھ میں نے اس کی طرف سبقت اختیار کی اور میں نے اس کو مقصود حاصل کرنے کے لئے زیادہ چلنے کی تکلیف نہ دی۔ ''قُرَابُ الْاَرْضِ'': قاف کے پیش کے ساتھ اور اس کے زبر کے ساتھ بھی یہ منقول ہے۔ لیکن پیش کے ساتھ زیادہ صحیح اور مشہور ہے یعنی وہ چیز جو تقریباً زمین کو بھر دے۔ واللہ اعلم۔

(٤١٤) ﴿وَعَنْ جابر، رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِیٌّ إِلی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ما المُوجِبَتَانِ؟ فَقَالَ: (مَنْ مَاتَ لاَ یُشْرِکُ بِاللّٰهِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ مَاتَ یُشْرِکُ بِهِ شَیْئًا، دَخَلَ النَّارَ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! دو واجب کرنے والی چیزیں کیا ہیں؟ جو دوزخ اور جہنم کو واجب کرنے والی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص فوت ہو گیا اس حال میں کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراتا تھا جنت میں داخل ہوگا

(٤١٥) ﴿وَعَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمُعَاذٌ رَدِيْفُهُ عَلَى الرَّحْلِ قَالَ: (يا مُعاذُ) قال: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: (يَا مُعَاذُ) قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ. قَالَ: يَا مُعَاذُ قَال: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ثَلاثًا، قَالَ: (مَا مِنْ عَبْدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ) قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَفَلاَ أُخْبِرُ بها النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوْا؟ قال: (إِذًا يَتَّكِلُوا) فَأَخْبَرَ بها مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأَثُّمًا.﴾ (متفق عليه)

وقوله: (تَأَثُّمًا) أىْ: خَوْفًا مِنَ الإِثْمِ فى كَتْمِ هذا العِلْمِ.

اور جو شخص فوت ہوا اس حال میں کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا تھا تو وہ جہنم میں داخل ہوگا۔'' (مسلم)

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سواری پر تھے اور حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! انہوں نے جواب دیا میں حاضر ہوں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! انہوں نے جواب دیا: ''لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ'' تین مرتبہ یوں ہی جواب دیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں ہے کوئی بندہ جو صدق دل سے اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور آپ ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں مگر اللہ جل شانہ اس پر دوزخ کو حرام کر دیتے ہیں۔ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا میں اس بات کی لوگوں کو خبر نہ دوں تا کہ وہ خوش ہو جائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں ورنہ لوگ بھروسہ کر بیٹھیں گے۔ چنانچہ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انتقال کے وقت کتمان علم کے گناہ سے بچتے ہوئے اس حدیث کو بیان کیا۔''

تأثماً: کتماں علم کے گناہ سے ڈرتے ہوئے۔

(٤١٦) ﴿وَعَنْ أَبِي هريرةَ. أَوْ أبى سعِيدٍ الخُدْرِيّ. رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنهما: شَكَّ الرَّاوِي، وَلَا يَضُرُّ الشَّكُّ فى عَيْنِ الصَّحابِيّ، لأَنَّهُم كُلُّهُمْ عُدُوْلٌ، قال: لما كان غَزْوَةُ تَبُوْكَ، أصابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ، فقالُوا: يا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ أَذِنْتَ لَنَا فَنَحَرْنَا نَوَاضِحَنَا، فَأَكَلْنا وَادَّهَنَّا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (اِفْعَلُوا) فَجَاءَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، فقالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنْ

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ یا ابو سعید الخدریؓ، راوی کا شک ہے، اور صحابی کی تعیین میں شک کا ہونا کوئی مضر نہیں اس لئے کہ تمام صحابہ عادل ہیں ان سے روایت ہے کہ جب غزوہ تبوک ہوا تو لوگوں کو بھوک نے تنگ کیا تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر آپ ہمیں اجازت عطا فرمائیں تو ہم اپنے اونٹوں کو ذبح کریں اور اس کا گوشت کھائیں، اور اس کی چربی حاصل کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (ٹھیک ہے) ایسا کرلو۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! اگر آپ ایسا کریں گے تو سواریاں کم رہ جائیں گی۔ صحابہ کرام

فَعَلْتَ، قَلَّ الظهْرُ، وَلكِنْ ادْعُهُمْ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ، ثُمَّ ادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَ فِي ذٰلِكَ الْبَرَكَةَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (نَعَمْ) فَدَعَا بِنِطْعٍ فَبَسَطَهُ، ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يجيءُ بِكَفِّ ذُرَّةٍ، ويجيءُ الآخَرُ بِكَفِّ تَمْرٍ، ويجيءُ الآخَرُ بِكِسْرَةٍ حتى اجْتَمَعَ عَلَى النِّطْعِ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ يَسِيْرٌ، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ قَالَ: (خُذُوْا فِي أَوْعِيَتِكُمْ، فَأَخَذُوْا فِي أَوْعِيَتِهِمْ حتى ما تَرَكُوْا فِي الْعَسْكَرِ وِعَاءً إِلَّا مَلَؤُوْهُ، وَأَكَلُوْا حتى شَبِعُوْا وَفَضَلَ فَضْلَةٌ، فقالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ، لَا يَلْقَى اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرُ شاكٍّ، فَيُحْجَبَ عَنِ الْجَنَّةِ)﴾ (رواه مسلم)

(٤١٧) ﴿وَعَنْ عِتْبَانَ بنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، وهو مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا، قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّي لِقَوْمِيْ بَنِي سالمٍ، وَكَانَ يَحُوْلُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ وادٍ إذا جاءَتِ الأَمْطَارُ، فَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُهُ قِبَلَ مَسْجِدِهِمْ، فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقلتُ له: إِنِّي أَنْكَرْتُ بَصَرِي، وَإِنَّ الْوَادِيَ الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَ قَوْمِي يَسِيْلُ إِذا جَاءَتِ الأَمْطَارُ، فَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُهُ، فَوَدِدْتُ أَنَّكَ تَأْتِي، فَتُصَلِّي فِي بَيْتِي مَكَانًا أَتَّخِذُهُ مُصَلًّى، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (سَأَفْعَلُ) فَغَدَا عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَأَبُوْبَكْرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، بَعْدَ ما اشْتَدَّ النَّهَارُ، وَاسْتَأْذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

سے ان کے بچے کھچے کھانے منگوالیں پھر ان پر ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے برکت کی دعا فرمادیں۔ امید ہے اللہ اس میں برکت عطا فرمائے گا۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے چمڑے کا ایک دستر خوان منگوایا اور اسے بچھا دیا پھر آپ ﷺ نے صحابہ سے ان کے بچے کھچے کھانے منگوائے تو کوئی مٹھی بھر چنا لایا اور دوسرا مٹھی بھر کھجور لایا اور کوئی روٹی کا ٹکڑا لایا یہاں تک کہ دستر خوان پر تھوڑی سی چیزیں نظر آنے لگیں۔ تو آپ ﷺ نے اس میں برکت کی دعا فرمائی اور پھر فرمایا اس سے اپنے برتنوں کو بھر لو۔ صحابہ کرام نے اپنے اپنے برتنوں کو بھر لیا یہاں تک کہ لشکر میں کوئی ایسا برتن نہ تھا جس کو انہوں نے بھرا نہ ہو اور سب نے خوب سیر ہو کر کھایا اور کچھ بچ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں جو شخص ان دونوں کے اقرار کے ساتھ اللہ سے ملاقات کرے گا اور اس میں اسے کوئی شک وشبہ نہ ہوگا تو اس کو جنت سے روکا نہیں جائے گا۔"

ترجمہ: "حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ (یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو جنگ بدر میں شریک تھے) سے روایت ہے کہ میں اپنی قوم کو نماز پڑھایا کرتا تھا اور میرے اور ان کے درمیان ایک ایسا برساتی نالہ پڑتا تھا کہ جب بارشیں زیادہ ہو جاتیں، تو اسے پار کر کے مسجد تک جانا میرے لئے دشوار ہوتا ہے چنانچہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ وہ نالہ جو میرے اور میری قوم کے درمیان ہے بارش کی وجہ سے بہتا ہے، اسے پار کرنا میرے لئے دشوار ہوتا ہے، میری بینائی بھی کمزور ہو چکی ہے، میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے گھر تشریف لائیں اور اس میں کسی جگہ نماز پڑھیں تاکہ میں اس کو نماز پڑھنے کے لئے مقرر کر لوں۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اچھا میں آؤں گا۔ چنانچہ آپ ﷺ اور ابوبکر دوسرے دن سورج کے بلند ہونے کے وقت تشریف

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَذِنْتُ لَهُ، فَلَمْ يَجْلِسْ حتى قَالَ: (أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ؟) فَأَشَرْتُ لَهُ إلى المَكانِ الَّذِىْ أُحِبُّ أَنْ يُصَلِّيْ فيه، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَبَّرَ وَصَفَفْنَا وَرَاءَ هُ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا حِيْنَ سَلَّمَ، فَحَبَسْتُهُ عَلَى خَزِيْرَةٍ تُصْنَعُ لَهُ، فَسَمِعَ أَهْلُ الدَّارِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي بَيتى، فَثَابَ رِجَالٌ منهمْ حَتَّى كَثُرَ الرِّجَالُ فى البَيْتِ، فَقَالَ رَجُلٌ: مَا فَعَلَ مَالِكٌ لا أَرَاهُ! فَقَالَ رَجُلٌ: ذلكَ مُنَافِقٌ لا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لا تَقُلْ ذَلِكَ، أَلا تَرَاهُ قَالَ: لا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالَى؟) فَقَالَ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، أَمَّا نَحْنُ فَوَاللّٰهِ ما نَرَى وُدَّهُ، وَلَا حَدِيْثَهُ إِلَّا إِلى الْمُنَافِقِيْنَ! فقالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ)﴾ (متفق عليه)

و (عِتْبَان) بكسر العين المهملة، وإسكان التاء المُثَنَّاةِ فَوْقُ وَبَعْدَها باءٌ مُوَحَّدَةٌ و (الخَزِيْرَةُ) بالخَاءِ المُعْجَمَةِ، وَالزَّايِ: هى دَقِيقٌ يُطْبَخُ بِشَحْمٍ. وقوله: (ثَابَ رِجَالٌ) بِالثَّاءِ المُثَلَّثَةِ، أَىْ: جَاؤُوا وَاجْتَمَعُوا.

لائے، اندر داخل ہونے کی اجازت مانگی، میں نے اجازت دے دی، آپ ﷺ اندر تشریف لائے اور بیٹھنے سے پہلے آپ نے ارشاد فرمایا کہ کون سی جگہ پسند کرتے ہو جہاں میں نماز پڑھوں، میں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ میں اس جگہ میں نماز پڑھنے کو پسند کرتا ہوں۔ چنانچہ آپ کھڑے ہوئے آپ نے تکبیر کہی، ہم نے بھی آپ کے پیچھے صف بنائی، آپ ﷺ نے دو رکعت نماز نفل پڑھائی، آپ نے سلام پھیرا تو ہم نے بھی سلام پھیرا میں نے، آپ کو خزیرہ (خاص قسم کا حلوہ) کے لئے روکا جو آپ کے لئے تیار کیا گیا تھا، قریب کے گھر والوں کو جب معلوم ہوا کہ آپ میرے گھر تشریف فرما ہیں تو انہوں نے آنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ گھر میں بہت سے لوگ جمع ہو گئے۔

ایک آدمی نے کہا کہ مالک کو کیا ہو گیا ہے، نظر نہیں آ رہا ہے ایک دوسرے نے کہا کہ وہ تو منافق ہے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ اسے کچھ محبت نہیں ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسی بات نہ کہو کیا تم دیکھتے نہیں کہ وہ اس بات کا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اقرار کرتا ہے اور اسکے ساتھ وہ اللہ کی رضا چاہتا ہے اس پر اس نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول خوب جانتے ہیں لیکن ہم تو بظاہر اس کی محبت اور اس کی باتیں کرنا سوائے منافقین کے اور کسی کے ساتھ نہیں دیکھتے۔
آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ نے اس شخص پر جہنم کی آگ حرام کر دی ہے جو اقرار کرتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اس سے اس کا مقصود اللہ کی رضا جوئی کے علاوہ کچھ نہیں۔"

"عتبان" عین کے زیر تا کے سکون اور اس کے بعد با ہے۔ "الخزیرہ" خا اور زا کے ساتھ، باریک آٹے اور چربی سے بنایا ہوا کھانا۔ "ثاب الرجال" ثا کے ساتھ بمعنی لوگ آئے اور جمع ہو گئے۔

(٤١٨) ﴿وعن عُمَرَ بْنِ الخطَّابَ، رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، قال: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ترجمہ: "حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے ان میں سے ایک قیدی

وَسَلَّمَ، بِسَبْيٍ، فإذا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ تَسْعٰى، إذْ وَجَدَتْ صَبِيًا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ، فَأَلْزَقَتْهُ بِبَطْنِها، فَأَرْضَعَتْهُ، فقالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (أَتَرَوْنَ هَذِهِ المَرْأَةَ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ؟) قُلْنَا: لَا وَاللّٰهِ. فَقَالَ: (لَلّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هَذِهِ بِوَلَدِها)﴾ (متفق عليه)

(٤١٩) ﴿وعن أبي هريرة رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، قَالَ: قال رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (لَمَّا خلَقَ اللّٰهُ الخَلْقَ، كَتَبَ فِي كِتَابٍ، فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ العَرْشِ: إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِيْ).﴾

وفي روايةٍ (غَلَبَتْ غَضَبِي) وفي روايةٍ (سَبَقَتْ غَضَبِي) (متفق عليه)

(٤٢٠) ﴿وعنه قال: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يقول: (جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مائَةَ جُزْءٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ، وَأَنْزَلَ فِي الأَرْض، جُزْءًا واحِدًا، فَمِنْ ذَٰلِكَ الجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الخَلائِقُ حَتى تَرْفَعَ الدَّابَّةُ حَافِرَها عَنْ وَلَدِها خَشْيَةَ أَنْ تُصِيْبَهُ)﴾

وفي روايةٍ: (إِنَّ لِلّٰه تَعَالٰى مائَةَ رَحْمَةٍ أَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الجِنِّ وَالإِنسِ وَالبَهائِمِ وَالهَوامِّ، فَبِهَا يَتَعَاطَفُونَ، وبِهَا يَتَرَاحَمُوْنَ، وَبِها تَعْطِفُ الوَحْشُ عَلَى وَلَدِها، وَأَخَّرَ اللّٰهُ تَعَالَى تِسْعًا وتِسْعِيْنَ رَحْمَةً يَرْحَمُ بها عِبَادَهُ يَوْمَ القِيامَةِ) (متفق عليه)

ورواهُ مسلم أيضًا من روايةِ سَلْمَانَ الفَارِسِيّ، رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، قالَ: قالَ رَسُوْلُ

عورت دوڑتی پھر تی تھی، جب وہ کسی بچے کو دیکھتی تو اس کو اٹھا کر اپنی چھاتی سے لگا لیتی اور دودھ پلانے لگتی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے، کیا یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہے؟ ہم نے عرض کیا خدا کی قسم! نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس عورت سے زیادہ رحم کرنے والا ہے جس قدر کہ یہ اپنے بچے پر مہربانی کر رہی ہے۔" (بخاری و مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو اللہ نے اپنی خاص کتاب جو اس کے عرش پر ہے میں لکھ دیا کہ میری رحمت میرے غصے پر غالب ہوگی اور ایک روایت میں ہے (میری رحمت) میرے غضب پر غالب ہے، ایک اور روایت میں ہے کہ میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی ہے۔"

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کئے ان میں سے ننانوے اپنے پاس محفوظ رکھے اور ایک حصہ زمین میں اتارا، پس اسی ایک حصہ سے تمام مخلوقات ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے، یہاں تک کہ ایک جانور بھی اپنا کھر اپنے بچے سے ہٹالیتا ہے کہ کہیں اس کو تکلیف نہ پہنچے۔"

ایک روایت میں ہے کہ اللہ کے پاس سو رحمتیں ہیں، اس نے ان میں سے ایک رحمت جنوں اور انسانوں چار پایوں کیڑوں مکوڑوں کے درمیان اتاری ہے، پس اسی ایک حصے رحمت کی وجہ سے وہ ایک دوسرے پر نرمی کرتے ہیں اور رحم سے پیش آتے ہیں اور اسی وجہ سے وحشی جانور بھی اپنے بچے پر مہربانی کرتا ہے اور ننانوے رحمتوں کو اللہ نے آخرت کے دن کے لئے موخر کر رکھا ہے، جس کے ذریعے اپنے بندوں پر رحم فرمائے گا۔ (بخاری و مسلم)

اور امام مسلمؒ نے اس کو سلمان فارسیؓ سے روایت کیا ہے کہ

اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى مِائَةَ رَحْمَةٍ فَمِنْها رَحْمَةٌ يَتراحَمُ بها الخَلْقُ بَيْنَهُمْ وَتِسعٌ وَتِسْعُونَ لِيَوْمِ القِيامَةِ.

وفي روايةٍ: (إِنَّ اللّٰهَ تَعالٰى خَلَقَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰواتِ والأرض مَائَةَ رَحْمَةٍ كُلُّ رَحْمَةٍ طِبَاقُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إلى الأرضِ، فَجَعَلَ مِنها الأرض رَحْمَةً، فَبِها تَعْطِفُ الوَالِدَةُ على وَلَدِهَا، وَالْوَحْشُ وَالطَّيْرُ بَعْضُها عَلى بَعْضٍ، فَإذا كانَ يَوْمُ القِيَامَةِ، أَكْمَلَهَا بِهَذِهِ الرَّحْمَةِ.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ کے لئے سو رحمتیں ہیں پس ان میں سے ایک رحمت وہ ہے جس کی وجہ سے تمام مخلوق آپس میں ایک دوسرے سے (شفقت) رحمت کرتی ہے، اور ننانوے رحمتیں قیامت کے دن کے لئے محفوظ ہیں اور ایک روایت میں ہے بے شک اللہ نے جس روز آسمانوں وزمین کو پیدا کیا، اس نے سو رحمتوں کو پیدا فرمایا ہر ایک رحمت زمین و آسمان کے درمیان خلا کے برابر ہے، ان رحمتوں سے ایک رحمت کو زمین پر بھیجا اس کی وجہ سے ماں اپنے بچے پر شفقت کرتی ہے وحشی جانور، پرندے وغیرہ ایک دوسرے پر رحمت کرتے ہیں، پس جب قیامت کا دن ہوگا تو اس ایک رحمت کو بھی ان میں شامل فرما کر مکمل سو رحمتیں فرمائے گا۔

(٤٢١) ﴿وعنه عن النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيمَا يَحكِي عَن رَبِّهِ، تَبارَكَ وَ تَعالَى، قال: (أَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنبًا، فقالَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لى ذَنبى، فقالَ اللّٰهُ تَبارَكَ و تعالىٰ: أذنَبَ عبدى ذَنبًا، فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنبَ، وَيَأخُذُ بالذَّنبِ، ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ، فقال: أَىْ رَبِّ اغْفِرْ لى ذَنبى، فقال تبارك و تعالىٰ: أَذنَبَ عَبدِى ذَنبًا، فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنبَ، وَيَأخُذُ بالذَّنب، ثُمَّ عادَ فَأَذْنَبَ، فقال: أى رَبِّ اغْفِرلى ذَنبى، فقال: تَبارَكَ وَ تَعالَى: أذنَبَ عَبدِى ذَنبًا، فَعَلِمَ أَنْ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنبَ، وَيَأخُذُ بالذَّنبِ، قَد غَفَرْتُ لِعَبْدِى فَلْيَفْعَلْ مَا شَاءَ)﴾ (متفق عليه)

وقوله تعالىٰ: (فَلْيَفْعَلْ مَاشَاءَ) أى: مَادَامَ يَفْعَلُ هكَذا، يُذْنِبُ وَيَتُوبُ أَغفِرُ لَهُ، فَإِنَّ التَّوبَةَ تَهدِمُ ما قَبلَها.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہؓ نبی کریم ﷺ کا قول نقل کرتے ہیں، اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا: کہ بندہ گناہ کرتا ہے تو کہتا ہے اے اللہ! میرے گناہ معاف کر دے تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے نے گناہ کیا اور وہ جانتا ہے کہ میں اس کا رب ہوں جو گناہ معاف کرتا ہے اور گناہ پر گرفت بھی کر سکتا ہے، پھر وہ بندہ دوبارہ گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اور کہتا ہے اے میرے رب میرا گناہ معاف فرما دے، اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندہ نے گناہ کیا ہے اور اسے علم ہے کہ میں اس کا رب ہوں جو گناہ معاف کرتا ہے اور گناہ پر گرفت بھی کر سکتا ہے، پھر وہ گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اے میرے رب میرا گناہ معاف کر دے تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے نے گناہ کیا اور وہ جانتا ہے کہ میں اس کا رب ہوں جو گناہ معاف کرتا ہے اور اس کی وجہ سے گرفت بھی کر سکتا ہے۔ یقیناً میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا پس وہ جو چاہے کرے" (بخاری ومسلم)

"پس جو چاہے کرے" اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک وہ اس طرح کرے گا کہ گناہ کرے تو بہ کرتا رہے تو میں اسے معاف کرتا رہوں گا اس لئے کہ توبہ اپنے ماقبل کے گناہ کو ختم کر دیتی ہے۔

(٤٢٢) ﴿وعنه قال: قال رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (وَالَّذِىْ نَفْسِى بِيَدِهٖ لَوْلَمْ تُذْنِبُوْا، لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ، وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُوْنَ، فَيَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ تعالىٰ، فَيَغْفِرُ لَهُمْ)﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو لے جائے گا اور تمہاری جگہ ان لوگوں کو لائے گا جو گناہ کریں گے پس اللہ ان کو معاف فرمادے گا۔''

(٤٢٣) ﴿وعن أبى أَيُّوبَ خَالد بنِ زيد رضى الله تعالىٰ عنه، قال: سمعتُ رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يقول: (لَوْلا أَنَّكُم تُذْنِبُوْنَ، لخَلَقَ اللّٰهُ خَلقًا يُذنِبُونَ، فَيَسْتَغْفِرُونَ، فَيَغْفِرُ لَهُم)﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ اگر تم گناہ نہیں کرو گے تو اللہ ایسے لوگوں کو پیدا فرمائے گا، جو گناہ کریں گے اور استغفار کریں گے اللہ ان کو معاف فرمائے گا۔'' (مسلم)

(٤٢٤) ﴿وعن أبى هريرة رضى اللّٰهُ تعالىٰ عنه، قال: كُنَّا قُعُودًا مَعَ رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَعُنَا أَبُوْبَكْر وَ عُمَرُ رضى الله تعالىٰ عنهما فى نَفَرٍ، فَقَامَ رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِنَا، فَأَبْطَأَ عَلَيْنَا، فَخَشِيْنَا أَنْ يُقْتَطَعَ دُونَنَا، فَفَزِعْنَا، فَقُمْنَا، فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَزِعَ، فَخَرَجتُ أَبْتَغى رسولَ الله صَلَّى اللهَ عليهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى أَتَيْتُ حَائِطًا لِلْأَنْصَارِ. وَذَكَرَ الحَدِيثَ بطوله إلى قوله: فقال رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (اذْهَبْ فَمَنْ لَقِيتَ وَرَاءَ هَذَا الحَائِطِ يَشْهَدُ أَنْ لا إلهَ إلَّا الله، مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ فَبَشِّرْهُ بِالجَنَّةِ)﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم چند لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے ہمارے ساتھ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے، رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان سے اٹھے اور آپ کو ہمارے پاس واپس آنے میں دیر لگی ہمیں اندیشہ ہوا کہ کہیں ہماری غیر حاضری میں آپ ﷺ کو دشمن نقصان نہ پہنچائیں، چنانچہ ہم گھبرا کر اٹھ کھڑے ہوئے، گھبرانے والوں میں، میں سب سے پہلا شخص تھا پس میں آپ ﷺ کی تلاش میں نکلا، یہاں تک کہ میں انصار کے ایک باغ میں پہنچا، پھر انہوں نے لمبی حدیث ذکر فرمائی جس میں آپ ﷺ فرما رہے ہیں کہ اے ابوہریرہ جاؤ اور اس باغ کے پیچھے جس شخص کو ملو اس کو جنت کی بشارت دے دو بشرطیکہ وہ اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس بات پر اس کا دل بھی یقین رکھتا ہو۔''

(٤٢٥) ﴿وعن عبدالله بن عَمْرو بن العاص رضى الله تعالىٰ عنهما، أن النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تلا قَوْلَ الله، عَزَّوَجَلَّ فى إبراهيم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِنَ النَّاس فَمَنْ تَبِعَنى فَإِنَّهُ مِنِّى (ابراهم: ٣٦) وَقَوْلَ

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان پڑھا رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ الخ [1] اے رب ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا پس جس نے میری پیروی کی وہ مجھ سے ہیں۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول پڑھا اِنْ

عیسی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ تُعَذِّبْهُم فَإِنَّهُمْ عِبَادُکَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّکَ أَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیمُ (۱۱۸)

فَرَفَعَ یَدَیْه وقَال: (اللّٰهُمَّ أُمَّتِیْ أُمَّتِیْ) وَبَکٰی، فقال اللّٰه عَزَّوَجَلَّ: (یَا جبریلُ اذْهَبْ إلی مُحَمَّدٍ وَرَبُّکَ أَعْلَمُ، فَسَلْهُ مَا یُبْکِیهِ؟) فَاَتَاهُ جِبرِیلُ، فَأَخْبَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قالَ: وَهُوَ أَعْلَمُ، فقال اللّٰه تعالیٰ: (یاجبریلُ اذهَب إلی مُحمَّد فَقُلْ: إِنَّا سَنُرضِیکَ فی أُمَّتِکَ وَلاَ نَسُوْؤُکَ﴾ (رواہ مسلم)

تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ (۲) اگر ان کو عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو تو یقیناً غالب اور حکمت والا ہے۔"

اس کے بعد آپ ﷺ نے دونوں ہاتھ (دعا کے لئے) اٹھائے اور فرمایا اے اللہ! میری امت، میری امت اور آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے، اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا اے جبرائیل! محمد ﷺ کے پاس جاؤ، پوچھو کہ آپ کس لئے رو رہے ہیں "اور تمہارا رب خوب جانتا ہے" پس حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس آئے پس آپ ﷺ نے انہیں بتایا جو آپ ﷺ نے دعا کی تھی، حالانکہ اللہ تو خوب جانتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ محمد ﷺ کے پاس جاؤ اور کہہ دو کہ ہم آپ کو آپ کی امت کے بارے میں خوش کر دیں گے اور ہم آپ کو ناراض نہیں کریں گے۔

(٤٢٦) ﴿وعن مُعَاذِ بنِ جَبَل رضی اللّٰه تعالیٰ عنه، قال: کُنْتُ رِدْفَ النبیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی حِمار فقال: (یامُعَاذ هَل تَدری ما حَقُّ اللّٰه علی عِبَادِهِ،، وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلی اللّٰه؟ قلت: اللّٰه وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قال: (فَإِنَّ حَقَّ اللّٰه عَلی العِبَاد أَن یَعْبُدُوهُ، وَلاَ یُشْرِکُوا بِهِ شَیْئًا، وَحَقَّ العِبَادِ عَلی اللّٰه أَنْ لا یُعَذِّبَ مَنْ لا یُشرِکُ بِهِ شَیئًا، فقلتُ: یا رسولَ اللّٰه أَفَلا أُبَشِّرُ النَّاسَ؟ قال لا تُبَشِّرْهُم فَیَتَّکِلُوا)﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک گدھے پر نبی ﷺ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! کیا تجھے معلوم ہے کہ اللہ کا اس کے بندوں پر کیا حق ہے اور بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے۔ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کا بندوں پر حق یہ ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک قرار نہ دیں اور بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ اللہ جل شانہ اس کو عذاب نہیں دیں گے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ قرار دیتا ہو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کو اس کی خوشخبری نہ دے دوں، آپ نے ارشاد فرمایا نہیں کہ کہیں لوگ اس پر بھروسہ نہ کر بیٹھیں۔"

(٤٢٧) ﴿وعنِ البَرَاءِ بن عازب رضی اللّٰه تعالیٰ عنهما، عن النبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قال: (المُسْلمُ إِذَا سُئِلَ فی القَبْرِ یَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلَّا اللّٰه، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رسولُ اللّٰه، فذلکَ قولُه تعالیٰ: یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ آمَنُوا بِالقَوْلِ الثَّابِتِ فی الحَیاة

ترجمہ: "حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمان سے جب قبر میں سوال کیا جاتا ہے تو وہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اور یہی مطلب اللہ جل شانہ کے اس قول کا ہے یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ الخ اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو دنیا کی زندگی میں بھی

الدُّنيا وفي الآخِرَةِ (ابراهيم: ٢٧)﴾ (متفق عليه)

مضبوط بات کے ساتھ ثابت قدم رکھتا ہے اور آخرت میں بھی رکھے گا۔'' (بخاری ومسلم)

(٤٢٨) ﴿وعن أنس رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ الكَافِرَ إذَا عَمِلَ حَسَنَةً، أُطعِمَ بِهَا طُعْمَةً مِنَ الدُّنيَا، وَأَمَّا المُؤْمِنُ، فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَدَّخِرُ لَهُ حَسَنَاتِه فى الاخِرَةِ، وَيُعْقِبُهُ رِزْقًا فى الدُّنيَا عَلٰى طَاعَتِهٖ.﴾

وفي روايةٍ: (إِنَّ اللّٰه لا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُعْطَى بها في الدُّنيَا، وَيُجْزٰى بِهَا فى الاخِرَةِ، وَأَمَّالْكَافِرُ، فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ لِلّٰه تعالىٰ، فى الدُّنيَا حَتّٰى إذَا أَفْضٰى إلى الآخِرَة، لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يُجْزٰى بِهَا) (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کافر جب کوئی نیک کام کرتا ہے تو اس کی وجہ سے اس کو دنیا میں ہی مزا چکھا دیا جاتا ہے اور مؤمن آدمی کے لئے اللہ جل شانہ اس کی نیکیوں کو آخرت میں ذخیرہ بناتے ہیں اور اس کی فرمان برداری کی وجہ سے دنیا میں بھی رزق دیتے ہیں۔''

ایک روایت میں آتا ہے کہ بے شک اللہ کسی مؤمن کی نیکی کو ضائع نہیں کرتا، دنیا میں بھی اس کو بدلہ ملتا ہے اور آخرت میں بھی اس کو بدلہ دیا جائے گا۔ لیکن کافر کو ان نیکیوں کی وجہ سے جو اس نے اللہ کے لئے کی تھیں دنیا میں رزق دیا جاتا ہے اور جب وہ آخرت کی طرف جائے گا تو اس کے پاس کوئی نیکی ایسی نہیں ہوگی کہ جس کا اسے بدلہ دیا جائے۔

(٤٢٩) ﴿وعن جابرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قال: قال رسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلى بَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ)﴾ (رواه مسلم)

(الْغَمْرُ) الْكَثِيْرُ.

ترجمہ: ''حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پانچوں نمازوں کی مثال اس گہری نہر کی طرح ہے جو تم میں سے کسی ایک کے دروازے پر جاری ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ دفعہ غسل کرتا ہے۔'' (مسلم شریف)

الغمر زیادہ پانی والی نہر۔

(٤٣٠) ﴿وعن ابنِ عباسٍ رضى اللّٰه عنهما، قال: سَمِعْتُ رسولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يقول: (مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُوْنَ رَجُلاً لَا يُشْرِكُونَ بِاللّٰهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰه)﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو مسلمان آدمی مر جائے اور اس کے جنازے میں چالیس آدمی ایسے شریک ہوں جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ قرار دیتے ہوں تو اللہ تعالیٰ میت کے بارے میں ان کی سفارش کو قبول فرمائے گا۔'' (مسلم)

(٤٣١) ﴿وعن ابنِ مسعودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قال: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِى قُبَّةٍ

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم تقریباً چالیس آدمی ایک خیمے میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ

نَحْوًا مِنْ أَرْبَعِينَ، فقال: (أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟) قُلْنَا: نَعَمْ، قال: (أَتَرْضَونَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟) قُلْنَا: نَعَمْ، قال: (وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَذَلِكَ أَنَّ الْجَنَّةَ لاَ يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ، وَمَا أَنْتُمْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جلدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ، أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْداءِ فِي جلدِ الثَّورِ الْأَحْمَرِ) ﴾ (متفق عليه)

تھے، آپ ﷺ نے وہاں ارشاد فرمایا کے کیا تم پسند کرتے ہو کہ تم اہل جنت کے چوتھائی حصہ ہو۔ ہم نے کہا ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تم پسند کرتے ہو کہ تم اہل جنت کے تہائی حصہ ہو۔ ہم نے کہا ہاں! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے، میں یقیناً امید رکھتا ہوں کہ تمہاری تعداد اہل جنت میں آدھی ہوگی اور یہ اس لئے کہ جنت میں مسلمان ہی داخل ہوگا۔ اور تم مشرکین کے مقابلے میں ایسے ہی ہو جیسے کالے بیل کی کھال میں سفید بال یا سرخ بیل کی کھال میں سیاہ بال۔" (بخاری و مسلم)

(٤٣٢) ﴿وعن أبي موسىٰ الاشعري رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قال: قال رسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ دَفَعَ اللّٰهُ إلى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُودِيًّا أَوْنَصْرَانِيًّا فَيَقُولُ: هَذَا فِكَاكُكَ مِنَ النَّارِ). ﴾

وفي روايةٍ عَنْهُ عنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال: (يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِذُنُوبٍ أَمْثَالِ الجِبَالِ يَغْفِرُهَا اللّٰه لَهُمْ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ جل شانہ ہر مسلمان کو ایک یہودی یا عیسائی سپرد فرمادے گا اور کہے گا کہ یہ تیرا آگ سے فدیہ ہے۔ ایک اور روایت میں حضرت ابوموسیٰ اشعری فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن کچھ مسلمان ایسے بھی آئیں گے جن کے گناہ پہاڑوں کے مثل ہوں گے لیکن اللہ جل شانہ ان سب کو معاف فرمادیں گے۔"

قوله: (دَفَعَ إلى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُودِيًا أَوْ نَصْرَانِيًا فَيَقُولُ: هَذا فِكَاكُكَ مِنَ النَّارِ) مَعْنَاهُ مَا جَاءَ فِي حديث أبي هريرة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: (لِكُلِّ أَحَدٍ مَنْزِلٌ في الجَنَّةِ، وَمَنْزِلٌ فِي النَّارِ، فالمُؤْمِنُ إِذَا دَخَلَ الجَنَّةَ خَلَفَهُ الكَافِرُ فِي النَّارِ، لِأَنَّهُ مُسْتَحِقٌّ لِذٰلِكَ بِكُفْرِ ﴿﴾) وَمَعْنٰى (فِكَاكُكَ): أَنَّكَ كُنْتَ مُعَرَّضًا لِدُخُولِ النَّارِ، وَهَذا فِكَاكُكَ، لِأَنَّ اللّٰه تعالى قَدَّرَ لِلنَّارِ عَدَدًا يَمْلَؤُهَا،

دَفَعَ اِلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ: اس کا مطلب ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کو واضح کرنا ہے کہ ہر ایک آدمی کے لئے جنت میں ایک مقام ہے اور جہنم میں بھی ہے، پس ایمان دار آدمی جب جنت میں داخل ہو جائے گا تو کافر اس کی جگہ دوزخ میں جائے گا اس لئے کہ وہ کفر کی وجہ سے اس کا مستحق ہے۔

فکاکک: اس کا مطلب یہ ہے کہ بے شک تو دوزخ میں داخلے کے لئے پیش کیا جانے والا تھا مگر یہ تیرے لئے دوزخ سے فدیہ ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ کے لئے ایک تعداد مقرر فرمائی ہے کہ جن سے اس کو بھرے گا۔ تو جب کفار اپنے گناہوں اور کفر کی وجہ سے دوزخ میں داخل ہوں گے تو وہ مسلمانوں کے لئے

فَإِذا دَخَلَهَا الكُفَّارُ بِذُنُوبِهِمْ وَكُفْرِهِمْ، صَارُوا فى مَعنى الفِكَاكِ لِلْمُسْلِمِينَ. وَاللّٰهُ أعلم.

ایک طرح کا فدیہ بن جائیں گے۔ واللہ اعلم۔

(٤٣٣) ﴿وعن ابنِ عمرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قال: سَمِعْتُ رسولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يقول: (يُدْنَى المُؤْمِنُ يَوْمَ القِيَامَةِ مِنْ رَبِّهِ حَتَّى يَضَعَ كَنَفَهُ عَلَيْهِ، فَيُقَرِّرُهُ بِذُنُوبِهِ، فيقولُ: أتَعْرِفُ ذَنبَ كَذَا؟ أتعرِفُ ذَنبَ كَذَا؟ فَيقول: رَبِّ أعْرِفُ، قال: فَإِنِّيْ قَد سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فى الدُّنيا، وَأَنَا أَغْفِرُ هَا لَكَ اليَومَ، فَيُعطٰى صَحِيفَةَ حَسَنَاتِه)﴾ (متفق عليه)

كَنَفَهُ: سَتْرُهُ وَ رَحْمَتُهُ.

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ قیامت کے دن مؤمن اپنے پروردگار کے قریب ہوگا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور حفاظت میں لے لے گا پھر وہ اس کے گناہوں کا اقرار کروائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم اپنے فلاں گناہ کو پہچانتے ہو وہ کہے گا اے میرے پروردگار میں پہچانتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تیرے ان گناہوں پر دنیا میں پردہ ڈالا اور میں آج بھی تیرے ان گناہوں کو معاف کرتا ہوں۔ پس اس کو اس کی نیکیوں کا اعمال نامہ دے دیا جائے گا۔“ (بخاری ومسلم)

كنفه: اس کا معنی اس کا پردہ اور اس کی رحمت۔

(٤٣٤) ﴿وعن ابن مسعودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ، أَنَّ رَجُلاً أَصَابَ مِنِ امْرَأَةٍ قُبْلَةً، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فأخبره، فأنزل اللّٰه تعالىٰ: (وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ) (هود:١١٤) فقال الرجل: أَلِيَ هذا يا رسولَ اللّٰهِ؟ قال: (لِجَمِيعِ أُمَّتِي كُلِّهِمْ)﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ”حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کا بوسہ لے لیا پھر وہ نبی کریم ﷺ کے پاس گیا اور آپ کو بتایا جس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: واقم الصلاۃ الخ تم نماز قائم کرو دن کے دونوں سروں پر (یعنی صبح وشام) اور رات کے کچھ حصے میں، بے شک نیک کام برے کاموں کو مٹا دیتے ہیں، اس آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول! کیا یہ حکم میرے ہی لئے (خاص) ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا نہیں بلکہ میری تمام امت کے لئے ہے۔“ (بخاری ومسلم)

(٤٣٥) ﴿وعن أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ، قال: جَاءَ رَجُلٌ إلى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال: يا رسولَ اللّٰهِ أَصَبْتُ حَدًّا، فَأَقِمْهُ عَلَيَّ، وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَصَلَّى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قال: يا رسول اللّٰهِ إِنِّيْ أَصَبْتُ حَدًّا، فَأَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللّٰهِ، قال: (هَلْ

ترجمہ: ”حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا یا رسول اللہ! مجھ سے ایسا گناہ سرزد ہوگیا ہے جس پر میں سزا کا مستحق ہوگیا ہوں۔ آپ وہ سزا مجھ پر نافذ فرمائیں اتنے میں نماز کا وقت ہوگیا اس آدمی نے بھی نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی، جب نماز ختم ہو چکی تو اسی آدمی نے (پھر) کہا یا رسول اللہ! مجھ سے قابل سزا جرم ہوگیا ہے مجھ پر اللہ

حَضَرْتَ مَعَنَا الصَّلاةَ؟ قال: نَعَمْ. قال (قد غُفِرَ لَکَ) ﴾ (متفق علیه)

وقوله: (أَصَبْتُ حَدًّا) مَعناه: مَعْصِيَةً تُوجِبُ التَّعْزِير، وَليسَ المُرَادُ الحَدَّ الشَّرْعِيَّ الحَقِيْقِيَّ كَحَدِّ الزِّنَا والخمر وَغَيْرِهِمَا، فَإِنَّ هَذِهِ الحُدودَ لا تَسْقُطُ بالصلاةِ، ولا يجوزُ لِلإمَامِ تَرْكُهَا.

(٤٣٦) ﴿وعنه قال: قال رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (إنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى عن العَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الأَكلَةَ، فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ، فَيَحْمَدُهُ عليها) ﴾ (رواه مسلم)

(الأَكْلَة): بفتح الهمزة وهي المرةُ الواحدةُ مِنَ الأَكلِ كَالْغَدْوَةِ وَالْعَشْوَةِ، والله اعلم.

(٤٣٧) ﴿وعن أبي موسىٰ رضي الله عنه، عن النبيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قال: (إنَّ الله تعالىٰ، يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهارِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ اللَّيْلِ حتى تَطْلُعَ الشمسُ مِنْ مَغْرِبِها) ﴾ (رواه مسلم)

(٤٣٨) ﴿وعن أبي نجيح عَمرو بن عَبَسَةَ بفتحِ العين والباء. السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عنه قال: كنتُ وَأَنَا في الجَاهِلِيَّةِ أَظُنُّ أَنَّ النَّاسَ عَلى ضَلَالَةٍ، وَأَنَّهُمْ لَيْسُوا على شَيءٍ، وَهُمْ يَعْبُدُوْنَ الأَوْثَانَ، فَسَمِعْتُ بِرَجُلٍ بِمَكَّةَ يُخْبِرُ أَخْبَارًا، فَقَعَدْتُ على رَاحِلَتِي، فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ، فَإذا رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مُسْتَخْفِيًا جُرَآءُ عَلَيْهِ قَوْمُهُ، فَتَلَطَّفْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَيْهِ بِمَكَّةِ، فقلتُ له: ما أَنْتَ؟ قال:

کی کتاب کا فیصلہ نافذ فرمائیں آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا (اس نماز کی وجہ سے) تمہارا جرم معاف کر دیا گیا۔" (بخاری و مسلم)

اَصَبْتُ حَدًّا: اس کا مطلب یہ ہے کہ مجھ سے ایسا گناہ سرزد ہوا ہے جو قابل تعزیر ہے اس سے مراد حقیقی حد شرعی نہیں ہے جیسے زنا اور شراب نوشی وغیرہ کی حد کیونکہ وہ حدیں نماز سے معاف نہیں ہوتیں نہ حاکمِ وقت کو اختیار ہے کہ وہ اس کی حد کو چھوڑ دے۔

ترجمہ: "حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ بندے کی اس ادا پر خوش ہوتا ہے جو کھانا کھائے اور اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرے یا پانی پیئے اور اللہ کی حمد کرے۔"

الاکلۃ: ہمزہ پر زبر یہ ایک مرتبہ کھانے کو کہتے ہیں جیسے صبح کا کھانا یا شام کا کھانا۔

ترجمہ: "حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ رات کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن کے گناہ کرنے والے توبہ کر لیں اور دن کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کے گناہ کرنے والے توبہ کر لیں (یہ سلسلہ جاری رہے گا) جب تک کہ سورج مغرب کی طرف سے نہ طلوع ہو۔"

ترجمہ: "حضرت ابونجیح عمرو بن عبسہ السلمی (عین اور باء کے زبر کے ساتھ) سے روایت ہے کہ میں اسلام سے پہلے زمانہ جاہلیت میں گمان کرتا تھا کہ لوگ گمراہی پر ہیں کہ وہ کسی دین پر نہیں ہیں کہ وہ بتوں کی عبادت کرتے ہیں، پھر میں نے ایک شخص کے بارے میں سنا کہ وہ مکے میں کچھ نئی نئی باتیں کرتے ہیں چنانچہ میں اپنی سواری پر بیٹھا اور اس شخص کے پاس مکے میں آیا۔ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ چھپ کر اپنا تبلیغی کام کر رہے ہیں اور آپ ﷺ پر آپ کی قوم مخالفت میں دلیر ہے، پس میں نے چوری چھپے آپ ﷺ سے ملنے

أَنَا نَبِيٌّ قلتُ: وما نبيٌّ؟ قال: (أَرْسَلَنِى اللّٰه) قلت: وبأيّ شَيْءٍ أَرْسَلَكَ؟ قال: أَرْسَلنى بصِلَةِ الأرْحامِ، وكَسْرِ الأوْثَانِ، وَأنْ يُوَحَّدَ اللّٰهُ لاَ يُشْرَكُ بِهِ شَيْءٌ) قلت: فَمَنْ مَعَكَ عَلَى هٰذا؟ قال: (حُرٌّ وَعَبْدٌ) ومعهُ يَوْمَئِذٍ أبوبكرٍ وبلالٌ رضى اللّٰه عنهما، قلت: إنى مُتَّبِعُكَ، قال: (إنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ ذَلِكَ يَوْمَكَ هٰذا، ألاتَرىٰ حَالِى وحالَ النَّاسِ؟ وَلٰكِنِ ارْجِعْ إلى أَهْلِكَ فَإذا سَمِعْتَ بى قد ظَهَرْتُ فَأْتِنى) قال: فَذَهَبْتُ إلى أَهْلِى، وَقَدِمَ رسولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، المَدِيْنَةَ، وكنتُ فى أَهْلى، فَجَعَلْتُ أَتَخَبَّرُ الأَخْبَارَ، وَأَسْأَلُ النَّاسَ حينَ قَدِمَ المدينةَ، حَتَّى قَدِمَ نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ المدينةِ، فقلتُ: مَا فَعَلَ هذا الرَّجُلُ الذى قدِم المدينةَ؟ قالوا: النَّاسُ إليهِ سِرَاعٌ وَقَدْ أَرَادَ قَوْمُهُ قَتْلَهُ، فَلَمْ يَسْتَطِيعُوا ذَلِكَ، فَقَدِمتُ المَدِيْنَةَ، فَدَخلتُ عَلَيْهِ، فقلتُ: يا رسولَ اللّٰهِ أتعرِفُنى؟ قال: (نَعَمْ أَنْتَ الَّذِى لَقيتَنى بمكةَ) قال: فقلتُ: يا رسولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنى عمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ وَأَجْهَلُهُ، أخبِرْنى عَن الصَّلاةِ؟ قال: (صَلِّ صَلاةَ الصُّبْحِ، ثُمَّ اقْصُرْ، عَنِ الصَّلاةِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ قِيدَ رُمْحٍ، فَإنَّها تَطْلُعُ حِيْنَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَي شَيْطَانٍ، وَحِيْنَئِذٍ يَسْجُد لها الكُفَّارُ، ثُمَّ صَلِّ، فإنَّ الصَّلاةَ مَشْهُودةٌ مَحْضُورَةٌ حتى يَستَقِلَّ الظِّلُّ بالرُّمحِ، ثُمَّ اقْصُرْ عَنِ الصَّلاةِ، فَإنه حينئذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ، فإذا أقبلَ الفَيْءُ فَصَلِّ، فإنَّ الصَّلاةَ مَشْهُودَةٌ محضورة حتى تُصَلِّيَ العصرَ،

کی تدبیر کی حتی کہ میں مکے میں آپ ﷺ کے پاس پہنچ گیا میں نے آپ ﷺ سے کہا آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا میں نبی ہوں، میں نے عرض کیا نبی کون ہوتا ہے اس پر آپ ﷺ نے فرمایا (جسے اللہ اپنے احکام دے کر بھیجتا ہے) اور مجھے اللہ نے بھیجا ہے۔ میں نے کہا آپ کو اللہ نے کس چیز کے ساتھ بھیجا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ میں صلہ رحمی کا حکم دوں گا، بتوں کو توڑوں گا اور یہ کہ ایک اللہ کی عبادت کی جائے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جائے، میں نے عرض کیا اس کام پر آپ ﷺ کے ساتھ کون کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک آزاد شخص اور ایک غلام ہے، اس وقت آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہما موجود تھے۔ میں نے کہا کہ میں بھی آپ کا پیروکار ہوں، آپ نے ارشاد فرمایا تم آج اس کی ہرگز طاقت نہیں رکھتے کیا تم میرا اور ان لوگوں کا حال نہیں دیکھ رہے ہو؟ لہٰذا تم اپنے گھر والوں کی طرف چلا جا جب میرے بارے میں سن لو کہ میں غالب آگیا تو میرے پاس چلے آنا۔ پھر میں اپنے گھر لوٹ آیا یہاں تک کہ آپ ﷺ (مکہ سے ہجرت فرما کر) مدینہ تشریف لے آئے اور میں اپنے گھر والوں میں تھا۔ پس آپ کے بارے میں خبریں معلوم کرتا رہتا تھا یہاں تک کہ کچھ لوگ ہمارے اہل سے مدینہ منورہ گئے میں نے (واپسی پر) ان سے پوچھا اس آدمی کا کیا حال ہے جو مدینہ میں آیا ہوا ہے؟ انہوں نے جواب دیا لوگ تیزی کے ساتھ اس کی طرف جا رہے ہیں، ان کی قوم نے اس کے قتل کا منصوبہ بھی بنایا تھا مگر وہ اس کو قتل نہ کر سکے۔ یہ سن کر میں مدینہ آیا اور آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ فرمایا: ہاں۔ تم وہی ہو جو مجھے مکہ میں ملے تھے۔ پس میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ آپ مجھے وہ باتیں بتلائیں جو اللہ نے آپ ﷺ کو سکھائی ہیں اور میں ان باتوں سے ناواقف ہوں مجھے نماز کے بابت بتائیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم صبح کی نماز

ثم اقْصُر عن الصلاةِ حتى تَغْرُبَ الشمسُ، فإنها تغرُبُ بين قَرنَى شيطانٍ، وحينئذٍ يسجدُ لها الكُفَّارُ) قال: فقلت: يا نَبِيَّ الله، فالوضوءُ حدّثنى عنه؟ فقال: (ما مِنكُم رجُلٌ يُقَرِّبُ وَضُوءَ هُ، فَيَتَمَضْمَضُ ويسْتَنْشِقُ فَيَنْتَثِرُ، إلَّا خَرَّتْ خطايَا وجهِه وفيهِ وخياشِيمِه، ثم إذا غَسَلَ وجهَهُ كما أَمَرَهُ اللّٰهُ، إلَّا خَرَّتْ خطايَا وجهِه مِنْ أطرافِ لحْيَتِه مع الماءِ، ثم يغسل يديه إلى المِرفَقَيْنِ، إلَّا خرّت خطايا يديه من أنامِلِه مع الماءِ، ثم يَمسَحُ رَأسَهُ، إلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَأسِهِ من أطراف شَعْرِهِ مع الماء، ثم يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ إلى الكَعْبَيْنِ، إلَّا خَرَّتْ خطايا رِجْلَيه من أنامِلِه مع الماءِ، فإن هو قامَ فصلّى، فحمِدَ اللّٰه تعالىٰ، وأثنى عليه وَمَجَّدَهُ بالذى هو له أهلٌ، وفَرَّغَ قلبه للّٰه تعالىٰ، إلَّا انصَرَفَ مِن خطيئَتِهِ كهيئته يوم وَلَدَتْهُ أُمُّهُ). ﴾

فحدّث عَمرُو بن عَبَسَةَ بهذا الحديث أَبَا أُمَامَةَ صَاحِبَ رسولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فقال له أبو أُمَامَةَ: يا عَمْرُو بن عَبَسَةَ، انظُر ما تقولُ! فى مقامٍ وَاحِدٍ يعطى هذا الرَّجُلُ؟ فقال عَمْرو: يا أَبَا أُمامة، لقد كبِرَتْ سِنّى، ورَقَّ عظمِى، وَاقْتَرَبَ أَجَلى، وما بِىْ حَاجَةٌ أنْ أكذِبَ على اللّٰه تعالىٰ، ولا على رسول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لو لم أَسْمَعْهُ مِن رسولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثلاثًا، حَتَّى عَدَّ سبعَ مَرَّاتٍ، ما حَدَّثْتُ أَبدًا به، ولكنّى سمِعْتُهُ أكثر من ذلك (رواه مسلم)

پڑھو پھر سورج کے ایک نیزے کے مقدار بلند ہونے تک نماز سے رکے رہو اس لئے کہ جب تک سورج طلوع ہوتا رہتا ہے تو سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان نکلتا ہے اور اس وقت کافر لوگ شیطان کو سجدہ کرتے ہیں۔ پھر تم نماز پڑھو۔ اس لئے کہ نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں یہاں تک کہ سایہ نیزے کے برابر ہوجائے۔ پھر نماز سے رک جاؤ اس لئے کہ اس وقت جہنم بھڑکائی جاتی ہے۔ پھر جب سایہ بڑھنے لگے تو نماز پڑھو اس لئے کہ نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ تم عصر کی نماز پڑھو۔ پھر نماز سے رک جاؤ۔ یہاں تک کہ سورج غروب ہوجائے اس لئے کہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور اس وقت شیطان کو کافر سجدہ کرتے ہیں میں نے کہا کہ اللہ کے نبی آپ مجھے وضو کے متعلق بتلائیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جو شخص وضو کا پانی اپنے قریب کرے تو وہ مضمضہ (کلی) کرے اور ناک میں پانی ڈالے۔ پھر ناک صاف کرے تو اس کے چہرے، منہ اور ناک کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ پھر جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے جیسے اللہ نے حکم دیا ہے۔ تو اس کے چہرے کی غلطیاں اس کے گالوں کے کناروں کے ساتھ پانی سے صاف ہوتی ہیں پھر جب وہ اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں کے گناہ اس کے انگلیوں کے پانی کے ساتھ نکل جاتے ہیں۔ پھر وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے گناہ اس کے بالوں کے کناروں سے نکل جاتے ہیں۔ پھر جب وہ اپنے دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوتا ہے تو اس کے پاؤں کے گناہ اس کی انگلیوں سے نکل جاتے ہیں پھر وہ کھڑا ہوا اور نماز ادا کی اور اس میں اللہ کی حمد وثناء اور بزرگی کو اس طرح ادا کیا جس طرح اللہ جل شانہ کی شان ہے اور اپنے دل کو اللہ کے لئے فارغ کردیا۔ تو گناہوں سے وہ اس طرح صاف ہوکر نکلتا ہے جیسے کہ وہ اس وقت ہی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔

قوله: (جُرَآءُ عليهِ قومُه): هو بجيمٍ مضمومة وبالمدّ على وزنِ عُلماءَ، أى: جاسِرُونَ مُستطِيلونَ غيرُ هائِبينَ. هذه الرواية المشهورةُ، ورواه الحُمَيْدِى وغيرُه: (حِراءٌ) بكر الحاء المهملة، وقال: معناه: غضابٌ ذَوُ غَمٍّ وهمٍّ، قد عِيلَ صبرُهُمْ به، حتّى أثَّرَ فى أجسامِهِمْ، من قوْلِهم: حَرَى جِسمُهُ يَحْرَى، إذا نَقَصَ مِنْ ألَمٍ أوْ غمٍّ ونحوِهِ، والصَّحيحُ أنَّهُ بالجيمِ. قوله: صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (بين قَرنَى شيطانٍ) أىْ: ناحيتى رأسِه، والمرادُ التَّمثيلُ، معناهُ: أنه حينئذٍ يَتحرَّكُ الشَّيطانُ وشِيعتُه، وَيَتَسَلَّطُونَ. وقوله: (يُقَرِّبُ وَضُوءَهُ) معناه: يُحْضِرُ المَاءَ الذى يَتَوَضَّأُ به. وقوله: (إلّا خَرَّتْ خَطايا) هو بالخاء المعجمة: أىْ سقطَتْ، ورواه بعضُهُم (جرَتْ) بالجيم، والصحيح بالخاءِ، وهو رواية الجُمهور. وقوله: (فَيَنْتَثِرُ) أىْ: يَسْتَخرِجُ ما فى أنفِهِ مِنْ أذى والنَّثْرَةُ: طَرَفُ الانفِ.

(٤٣٩) ﴿وعن أبى موسىٰ الأشعرى رضى الله عنه، عن النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قال: (إذا أرادَ اللّٰه تَعالى، رحمةَ أُمَّةٍ، قَبضَ نَبيَّها قبلَها،

اس روایت کو عمرو بن عبسہؓ نے حضرت ابوامامہؓ رسول اللہ ﷺ کے صحابی سے بیان کیا ہے ان سے ابوامامہؓ نے فرمایا: اے عمرو دیکھو تم کیا بیان کر رہے ہو؟ ایک ہی جگہ پر ایک آدمی کو یہ مقام دے دیا جائے گا؟ حضرت عمرو نے کہا اے ابوامامہ میری عمر گھٹ گئی میری ہڈیاں کمزور ہوگئیں اور میری موت آئی مجھے تو کوئی ضرورت نہیں کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے جھوٹ بولوں اگر میں نے آپ ﷺ سے نہ سنا ہوتا مگر ایک بار یا دو بار یا تین بار یہاں تک کہ سات بار بیان کیا، تو کبھی بیان نہ کرتا لیکن میں نے تو اس کو اس سے بھی زیادہ مرتبہ سنا ہے۔

جُرَآءُ عليهِ قومُه: یعنی وہ آیت پر بڑی جسارت کرنے والے ہیں اور اس میں قطعاً ڈرنے والے نہیں یہ مشہور روایت ہے اور حمیدی نے اس کو حراء نقل کیا ہے اس کا معنی غضب ناک غم اور فکر کرنے کے ہیں یہاں تک کہ ان کا پیمانہ صبر سے لبریز ہوجائے۔ اور وہ غم ان کے جسم میں اثر کر جائے جیسے کہ محاورۃً کہا جاتا ہے حَرَى جِسمُهُ يَحْرَى یعنی جب جسم غم و رنج وغیرہ سے کمزور ہوجائے اور صحیح بات یہ ہے کہ یہ لفظ جسم کے ساتھ ہے۔ بين قَرنَى شيطانٍ: شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان۔ یعنی اس کے سر کے دونوں کناروں کے درمیان اور مطلب اس کا یہ ہے کہ شیطان اور اس کی جماعت اس وقت حرکت میں آتے ہیں اور تسلط وغلبہ کرتے ہیں۔ يُقَرِّبُ وَضُوءَه: بھی اس پانی کو خرید لاتے جس سے وضو کرنا ہے۔ الّا خَرَّتْ خَطايا: گناہ معاف ہوجاتے ہیں بعض نے جرت بھی روایت کیا ہے اور صحیح لفظ خاء کے ساتھ ہے اور جمہور کے نزدیک یہی صحیح ہے۔ فَيَنْتَثِرُ: ناک صاف کرنا۔ نثرۃ: ناک کی ایک جانب کو کہتے ہیں۔''

ترجمہ: ''حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی امت پر رحمت کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو امت سے پہلے اس امت کے نبی کی روح قبض فرمالیتا ہے۔

فجعَلَهُ لها فَرطًا وسلَفًا بين يَدَيها، وإذا أراد هَلَكَةَ أُمَّةٍ، عذّبها ونبيُّهَا حَيٌّ، فَأَهْلَكَهَا وهوَ حَيٌّ ينظُرُ، فأَقَرَّ عَيْنَهُ بِهَلاكِها حينَ كذّبوهُ وعَصَوا أمْرَهُ﴾ (رواه مسلم)

پس نبی کو اس کے لئے پیش رو اور پہلے پہنچ کر ترتیب بنانے والے کی طرح بنا دیتا ہے اور جب اللہ کسی امت کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو نبی زندہ ہوتا ہے ان کی تباہی اور بربادی کو دیکھ رہا ہوتا ہے اور قوم کی تباہی سے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کرتا ہے اس لئے کہ یہ لوگ نبی کو جھٹلاتے رہے اور اس کے حکم کی نافرمانی کرتے رہے۔''

(٥٢) بَابُ فَضْلِ الرَّجَاءِ

اللہ تعالیٰ سے اچھی امید رکھنے کی فضیلت

(١٥٧) قال اللّٰه تعالىٰ: ﴿إخبارًا عَنِ الْعَبْدِ الصَّالحِ: وَأُفَوِّضُ أَمْرِى إلى اللّٰه إِنَّ اللّٰهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ فوقاهُ اللّٰه سيِّئاتِ مَا مَكَرُوا﴾ (غافر: ٤٤، ٤٥)

ترجمہ: ''اللہ جل شانہ ایک نیک انسان کے قول کو نقل کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: اور میں اپنا کام خدا کے سپرد کرتا ہوں بے شک خدا بندوں کو دیکھنے والا ہے۔ غرض خدا نے ان کو (موسیٰ علیہ السلام سمیت) ان لوگوں کی تدبیروں کی برائیوں سے محفوظ رکھا۔''

(٤٤٠) ﴿وعن أبي هريرة رضيَ اللّٰه عنه، عن رسولِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قال: (قال اللّٰهُ، عَزَّوَجَلَّ: أَنَا عِندَ ظَنِّ عَبْدِى بى، وأنا مَعَهُ حَيْثُ يَذْكُرُنى، وَاللّٰهِ لَلّٰهُ أَفْرَحُ بتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ يَجدُ ضالَّتَهُ بالْفَلاةِ، وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شِبْرًا، تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِراعًا، تَقَرَّبْتُ إليه بَاعًا، وإذا أَقْبَلَ إِلَيَّ يَمْشى، أقبلتُ إلَيه أُهَرْوِلُ) متفقٌ عليه وهذا لفظ إحدى روايات مسلم.﴾

وتقدَّم شرحُهُ في الباب قبله. وروى في الصحيحين: (وأنا معه حينَ يذكُرُني) بالنون وفي هذه الرواية (حيثُ) بالثاء وكلاهما صحيح.

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ جل شانہ فرماتے ہیں، میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوں جیسے وہ میرے ساتھ گمان کرتا ہے میں اس کے ساتھ ساتھ ہوتا ہوں جہاں بھی وہ مجھے یاد کرتا ہے۔ خدا کی قسم اللہ پاک اپنے بندے کی توبہ کرنے پر اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جو جنگل میں اپنی گم شدہ چیز کے پا لینے کے بعد خوش ہوتا ہے اور جو شخص ایک بالشت مجھ سے قریب ہوتا ہے میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جو شخص میری طرف ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میں اس کے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جب وہ آہستہ آہستہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔ (بخاری و مسلم، یہ الفاظ مسلم کی روایات میں سے ایک روایت کے ہیں) اس کی تشریح اس سے پہلے باب میں گزر چکی ہے اور صحیحین کی روایت میں حیث کی جگہ حین کا لفظ منقول ہے اور دونوں صحیح ہیں۔''

(٤٤١) ﴿وعن جابرِ بنِ عبداللّٰهِ رضيَ اللّٰهُ

ترجمہ: ''حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے

عنهما، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ يقولُ: (لَا يَمُوْتَنَّ أَحَدُكُم إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ) ﴾ (راوه مسلم)

آپ ﷺ کی وفات سے تین دن پہلے یہ فرماتے ہوئے سنا، تم میں سے کسی شخص کو موت نہ آئے مگر یہ کہ وہ اللہ کے ساتھ اچھا گمان رکھتا ہو۔" (مسلم)

(٤٤٢) ﴿وعن أنسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قال: سمعتُ رسولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يقول: (قال اللّٰهُ تعالىٰ: يَا ابْنَ آدَمَ، إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلى ما كَانَ مِنْكَ وَلَا أُبَالِي، يَا ابْنَ آدَمَ، لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السماءِ، ثم اسْتَغْفَرْتَنِي غَفرتُ لَكَ، يَا ابْنَ آدَمَ، إِنَّكَ لَو أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خطايا، ثُمَّ لَقِيْتَنِي لَاتُشْرِكُ بِي شَيْئًا، لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً) رواه الترمذي. وقال: حديث حسن.﴾

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ جل شانہ فرماتے ہیں: اے انسان! تو نے مجھے نہ پکارا اور نہ مجھ سے امیدیں وابستہ کیں، میں تجھے معاف کردیتا خواہ جیسے بھی گناہ تجھ سے سرزد ہوجاتے مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ اے آدم کے بیٹے! اگر تیرے گناہ آسمان کے کنارے تک پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے معافی کا طلب گار ہوتو تجھے میں معاف کردوں گا۔"

اے آدم کے بیٹے! اگر تو زمین کے بھرنے کے برابر گناہ لے کر میرے پاس آئے لیکن میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہوتو میں زمین کے بھرنے کے بقدر مغفرت کے ساتھ تجھے ملوں گا۔ (ترمذی نے اسے روایت کیا ہے اور کہا: حدیث حسن ہے)۔

(عَنَانُ السمَاء) بفتح العين، قيل: هو مَا عَنَّ لَكَ منها، أي: ظَهَرَ إِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ وقيلَ: هو السَّحَابُ، و (قُرَابُ الأرض) بضم القاف، وقيلَ بكسرها، والضم أصح وأشهر، وهو: ما يُقَارِبُ مِلأَهَا، والله اعلم.

عَنَانُ السَّمَاءِ: عین کے زبر کے ساتھ بعض کے نزدیک اس کے معنی ہیں جو تیرے لئے اس سے ظاہر ہو یعنی جب اپنا سر اٹھا کر دیکھے۔ اور بعض کے نزدیک اس کا معنی بادل ہے "قُرَابُ الْاَرْض" قاف کے پیش کے ساتھ یا زیر کے ساتھ لیکن پیش کے ساتھ زیادہ صحیح اور مشہور ہے، اس کا معنی یہ ہے کہ جو چیز زمین بھرنے کے قریب ہو۔

(٥٣) بَابُ الْجَمعِ بَيْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ

خوف اور امید دونوں کو ایک ساتھ جمع رکھنے کا بیان

﴿اِعْلَمْ أَنَّ الْمُخْتَارَ لِلْعَبْدِ فِي حَالِ صِحَّتِهِ أَنْ يَكُوْنَ خائفًا راجيًا، ويَكونَ خَوْفُهُ ورجاؤُهُ سواءً، وفي حالِ المَرَضِ يُمَحّضُ الرَّجَاءَ. وقواعِدُ الشَّرْعِ من نُصُوصِ الكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَغَيْرِ ذلكَ

"انسان کے لئے حالت صحت میں پسندیدہ بات یہ ہے کہ وہ اللہ کا ڈر اور اس سے امید دونوں کو ایک ساتھ رکھے، حالت مرض میں خالص امید کو جمع خاطر رکھے۔ کتاب وسنت وغیرہ کے نصوص، شرعی قواعد اس پر واضح دلالت کرتے ہیں۔"

مُتظاهِرَةٌ على ذلک.﴾

(١٥٨) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَلاَ يَأمَنُ مَكْرَاللّٰهِ إِلَّا الْقَوْمُ الخَاسِرُوْنَ.﴾ (الاعراف: ٩٩)

ترجمہ: ''ارشاد خداوندی ہے: سو بے ڈر نہیں ہوتے اللہ کے ڈر سے مگر خرابی میں پڑنے والے۔''

(١٥٩) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّهُ لَا يَيْأَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُوْنَ.﴾ (يوسف: ٨٧)

ترجمہ: ''ارشاد خداوندی ہے: اللہ کے ڈر سے وہی لوگ نڈر ہوتے ہیں جو خسارہ پانے والے ہیں۔''

(١٦٠) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ. (سورة آل عمران: ١٠٦)

ترجمہ: ''جس دن بہت سے چہرے سفید ہوں گے اور بہت سے چہرے کالے سیاہ۔''

(١٦١) وَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ رَبَّکَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (سورة الاعراف: ١٦٧)

ترجمہ: ''اللہ جل شانہ فرماتے ہیں۔ بے شک تمہارا پروردگار جلد عذاب دینے والا ہے اور وہ یقیناً بخشنے والا مہربان ہے۔''

(١٦٢) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِىْ نَعِيْمٍ وَّإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِىْ جَحِيْمٍ﴾ (سورة الانفطار: ١٣، ١٤)

ترجمہ: ''بے شک نیک کار نعمتوں والی جنت میں ہوں گے اور بدکردار دوزخ میں ہوں گے۔''

(١٦٣) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهُ فَهُوَ فِىْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهُ فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ﴾ (سورة القارعة: ٦، ٧)

ترجمہ: ''ارشاد خداوندی ہے: جن کے اعمال کے وزن بھاری ہوں گے وہ دل پسند عیش میں ہوں گے اور جن کے وزن ہلکے نکلیں گے وہ ہاویہ میں ہوں گے۔''

وَالْاٰيَاتُ فِىْ هٰذَا الْمَعْنٰى كَثِيْرَةٌ فَيَجْتَمِعُ الْخَوْفُ وَالرَّجَاءُ فِىْ آيَتَيْنِ مُقْتَرِنَتَيْنِ أَوْ آيَاتٍ أَوْ آيَةٍ.

اس مضمون کی آیات جس میں خوف اور امید کو یکجا بیان کیا گیا ہے کثرت کے ساتھ موجود ہیں دو متصل آیتوں میں، یا زیادہ آیات میں، یا ایک آیت میں بھی ان دونوں کا اکٹھا ذکر موجود ہے۔

(٤٤٣) ﴿وعن أبى هريرة رضى الله عنه، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قال: (لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ ما عِنْدَاللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ، ما طَمِعَ بِجَنَّتِهٖ أَحَدٌ، وَلَوْ يَعْلَمُ الكافِرُ مَا عِنْدَاللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ، مَا قَنِطَ مِنْ جَنَّتِهٖ أَحَدٌ)﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر مؤمن کو اللہ کے عذاب کا پتہ چل جائے تو اس کی جنت میں جانے کی کوئی امید نہ رکھے اور اگر کافر کو اللہ کی رحمت کا علم ہو جائے تو کوئی شخص اس کی جنت سے ناامید نہ ہو۔'' (مسلم)

(٤٤٤) ﴿وعن أبى سعيدٍ الخدرىّ رضى اللّٰهُ عنه، أَنَّ رسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قال: (إذا وُضِعَتِ الجَنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا النَّاسُ أَوِ الرجالُ

ترجمہ: ''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب جنازہ رکھا جاتا ہے اور لوگ یا آدمی جب اس کو اپنے کندھوں پر اٹھاتے ہیں تو اگر وہ نیک آدمی کا جنازہ

عَلى أَعْنَاقِهِم، فَإِنْ كَانَتْ صالِحَةً قالَتْ: قَدِّمُونى قَدِّمُونى، وَإِنْ كانَتْ غيرَ صَالِحَةٍ، قَالَتْ: ياوَيْلَهَا أَيْنَ تَذْهَبُونَ بها؟ يَسْمَعُ صَوْتَها كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الإِنْسانُ، وَلَوْ سَمِعَهُ صَعِقَ﴾ (رواه البخارى)

ہوتا ہے تو کہتا ہے مجھے جلدی آگے لے چلو، مجھے جلد آگے لے چلو اور اگر وہ برا جنازہ ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے ہائے ہلاکت ہے اسے کہاں لئے جارہے ہو انسان کے سوا اس کی آواز ہر چیز سنتی ہے اور اگر انسان اسے سن لے تو بے ہوش ہو جائے۔"

(٤٤٥) ﴿وعن ابنِ مسعودٍ رضيَ اللّٰهُ عنه، قالَ: قالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (الجَنَّةُ أَقْرَبُ إلى أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ وَالنَّارُ مِثْلُ ذلك)﴾ (رواه البخارى)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے اور جہنم بھی اسی طرح ہے۔"

(٥٤) بَابُ فَضْلِ الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَشَوْقًا إِلَيْهِ

اللہ تعالیٰ کے خوف اور اس کی ملاقات کے شوق میں رونے کی فضیلت

(١٦٤) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا﴾ (سورة الاسراء: ١٠٩)

ترجمہ: "وہ روتے ہوئے ٹھوڑیوں کے بل گر پڑتے ہیں اور یہ قرآن ان میں زیادہ عاجزی کو بڑھا دیتا ہے۔"

(١٦٥) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿أَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ﴾ (سوره نجم: ٥٩، ٦٠)

ترجمہ: "اے منکرین خدا! کیا تم اس کلام سے تعجب کرتے ہو اور ہنستے ہو اور روتے نہیں۔"

(٤٤٦) ﴿وعَن ابن مَسعودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قالَ: قال لى النبيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (اقْرَأْ عليَّ القُرْآنَ) قُلْتُ: يا رسُولَ اللّٰهِ، أَقْرَأُ عَلَيْكَ، وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ؟ قالَ: (إنى أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِى) فقرأتُ عليه سورَةَ النِّسَاءِ، حتى جِئْتُ إلى هذِهِ الآيَة: (فَكَيْفَ إذا جِئْنا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنا بِكَ عَلَى هَؤلاءِ شَهِيْدًا (الاية: ٤١) قال: (حَسْبُكَ الآنَ) فَالْتَفَتُّ إِلَيْه، فإذا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ.﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ، کیا میں آپ کو قرآن پڑھ کر سناؤں، جب کہ قرآن آپ پر اترا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں دوسرے سے قرآن سننا پسند کرتا ہوں۔ چنانچہ میں نے آپ کے سامنے سورت نساء پڑھی یہاں تک کہ جب میں اس آیت پر پہنچا "فکیف اذا جئنا" پس اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو ان پر گواہ بنائیں گے تو آپ نے فرمایا: بس اب کافی ہے۔ میں آپ کی طرف متوجہ ہوا تو دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔"

(٤٤٧) ﴿وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خُطْبَةً مَا سَمِعْتُ مِثْلَهَا قَطُّ، فَقَالَ: "لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا" قَالَ: فَغَطّٰى أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوْهَهُمْ، وَلَهُمْ خَنِيْنٌ متفق عليه، وسبق بيانه فى باب الخوف﴾

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بار ایسا خطبہ ارشاد فرمایا کہ میں نے کبھی اس جیسا خطبہ نہیں سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم ان چیزوں کو جان لو جن کو میں جانتا ہوں تو تم کم ہنسو اور زیادہ روؤ، راوی کہتے ہیں کہ صحابہ نے اس بات کو سن کر اپنے چہروں کو کپڑوں سے چھپا لیا اور رونے لگ گئے (بخاری و مسلم یہ حدیث باب الخوف میں گزر چکی ہے)۔''

(٤٤٨) ﴿وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ، وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ودُخَانُ جَهَنَّمَ﴾ (رواه الترمذى وقال حديث حسن صحيح)

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جہنم میں نہیں جائے گا جو اللہ کے خوف سے رویا یہاں تک کہ دودھ تھنوں میں واپس چلا جائے اور اللہ کے راستے کا غبار اور جہنم کا دھواں اکٹھا نہیں ہوگا۔''

(٤٤٩) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ: إِمَامٌ عَادِلٌ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ، اِجْتَمَعَا عَلَيْهِ، وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ، فَقَالَ: إِنِّيْ أَخَافُ اللّٰهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سات قسم کے آدمی قیامت کے دن اللہ کے سایہ میں ہوں گے جب کہ اس کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔

1. انصاف کرنے والا حاکم۔
2. وہ نوجوان جو جوانی میں اللہ کی عبادت کرتا ہو۔
3. وہ آدمی جس کا دل مساجد کے ساتھ معلق رہتا ہے۔
4. وہ دو آدمی جن کی آپس میں محبت اللہ کے لئے ہو اسی پر ان کا اجتماع برقرار رہتا ہے اور اسی پر دونوں کی جدائی ہوتی ہے۔
5. وہ آدمی جس کو خاندانی اور حسن و جمال والی کوئی عورت گناہ کی طرف دعوت دے اور وہ جواب دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔
6. وہ آدمی جو اس قدر خفیہ طور سے صدقہ کرتا ہے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی معلوم نہیں ہوتا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔
7. وہ آدمی جو خلوت میں اللہ کا ذکر کرے اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔''

(٤٥٠) ﴿وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بن الشَّخِّيرِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يُصَلِّيْ وَلِجَوْفِهِ أَزِيْزٌ كَأَزِيْزِ الْمِرْجَلِ مِنَ الْبُكَاءِ﴾ (حديث صحيح رواه ابوداؤد، والترمذى فى شمائل باسناد صحيح)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے آپ ﷺ کے سینہ میں رونے کی آواز ہانڈی (جو چولہے پر ہو) کی آواز کی مانند تھی (ابوداؤد، یہ حدیث صحیح ہے، ترمذی نے شمائل میں صحیح سند کے ساتھ ذکر کی ہے۔''

(٤٥١) ﴿وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ، أَمَرَنِيْ أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ: "لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا" قَالَ: وَسَمَّانِيْ قَالَ: نَعَمْ" فَبَكَى أُبَيٌّ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اللہ رب العزت نے مجھے حکم دیا کہ میں تمہارے سامنے "لم یکن الذین کفروا الایة" سورت تلاوت کروں۔ حضرت ابی نے عرض کیا، کیا اللہ عزوجل نے میرا نام لیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں (یہ سنتے ہی) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ رونے لگے۔''

(٤٥٢) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ أَبُوْبَكْرٍ لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْطَلِقْ بِنَا إِلٰى أُمِّ أَيْمَنَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، نَزُوْرُهَا كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَزُوْرُهَا، فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهَا بَكَتْ، فَقَالَا لَهَا، مَا يُبْكِيْكِ؟ أَمَا تَعْلَمِيْنَ أَنَّ مَا عِنْدَاللّٰهِ تَعَالٰى خَيْرٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قالت اِنِّيْ لَا اَبْكِيْ اَنِّيْ لَا اَعْلَمُ اَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خير لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَلٰكِنِّيْ أَبْكِيْ أَنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ، فَجَعَلَا يُبْكِيَانِ مَعَهَا﴾ (رواه مسلم وقد سبق فى باب زيارة اهل الخير)

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: کہ چلو ہم ام ایمن کی زیارت کریں۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ ان کی زیارت کے لئے جایا کرتے تھے۔ جب ہم ان کے پاس پہنچے تو رو پڑیں، انہوں نے کہا کیوں روتی ہو؟ کیا تم نہیں جانتیں کہ اللہ جل شانہ کے ہاں جو ہے وہ آپ ﷺ کے لئے زیادہ بہتر ہے۔ انہوں نے جواب دیتے ہوئے کہا: میں اس لئے نہیں رو رہی کہ مجھے اس کا علم نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا مقام اللہ رب العزت کے ہاں بہتر نہیں ہے۔ میں تو اس لئے رو رہی ہوں کہ وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ اس بات کو سن کر ان دونوں کو بھی رونا آ گیا چنانچہ وہ بھی ان کے ساتھ رونے لگے (مسلم) یہ حدیث "باب الخیر" میں بھی گزر چکی ہے۔''

(٤٥٣) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَعُهُ قِيْلَ لَهُ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: "مُرُوْا أَبَابَكْرٍ

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کی بیماری شدت اختیار کر گئی تو آپ ﷺ سے نماز پڑھانے کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ" فَقَالَتْ عَائِشَةُ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: إِنَّ أَبَابَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيْقٌ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ غَلَبَهُ الْبُكَاءُ، فَقَالَ: "مُرُوْهُ فَلْيُصَلِّ" وَفِيْ رِوَايَةٍ: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ أَبَابَكْرٍ إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يُسَمِّعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ﴾ (متفق عليه)

ابوبکر کو کہو کہ وہ نماز پڑھائے۔ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: کہ حضرت ابوبکر نرم دل آدمی ہیں جب قرآن کی تلاوت کرتے ہیں تو ان پر گریہ طاری ہو جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ابوبکر کو ہی کہو کہ وہ نماز پڑھائیں۔"

ایک اور روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ وہ بیان فرماتی ہیں: ابوبکر جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو قرآن نہیں سنا سکیں گے۔ (بخاری ومسلم)

(٤٥٤) ﴿وَعَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أُتِيَ بِطَعَامٍ وَكَانَ صَائِمًا، فَقَالَ: قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّيْ، فَلَمْ يُوْجَدْ لَهُ مَا يُكَفَّنُ فِيْهِ إِلَّا بُرْدَةٌ إِنْ غُطِّيَ بِهَا رَأْسُهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ، وَإِنْ غُطِّيَ بِهَا رِجْلَاهُ بَدَا رَأْسُهُ، ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ. أَوْ قَالَ: أُعْطِيْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أُعْطِيْنَا قَدْ خَشِيْنَا أَنْ تَكُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا. ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِيْ حَتّٰى تَرَكَ الطَّعَامَ﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: "حضرت ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے (افطاری کا) کھانا لایا گیا اور وہ روزہ دار تھے انہوں نے فرمایا کہ مصعب شہید کر دیئے گئے وہ مجھ سے بہتر تھے ان کے کفن کے لئے صرف ایک چادر میسر آئی (وہ اتنی چھوٹی تھی کہ) اس سے ان کا سر ڈھانپا جاتا تو ان کے پاؤں کھل جاتے اور جب پاؤں کو چھپایا جاتا تو ان کا سر کھل جاتا۔ اس کے بعد ہمارے لئے دنیا فراخ کر دی گئی جو تم دیکھ رہے ہو یا یہ فرمایا کہ ہمیں دنیا اتنی عطا کر دی گئی جو ظاہر ہے۔ ہمیں تو اس بات سے ڈر ہے کہ کہیں دنیا میں ہی ہمیں ہماری نیکیوں کا بدلہ تو نہیں دے دیا گیا؟ پھر رونے لگے یہاں تک کہ کھانا بھی چھوڑ دیا۔" (بخاری)

(٤٥٥) ﴿وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ صُدَيِّ بْنِ عَجْلَانَ الْبَاهِلِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَأَثَرَيْنِ: قَطْرَةُ دُمُوْعٍ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ، وَقَطْرَةُ دَمٍ تُهَرَاقُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَأَمَّا الْأَثَرَانِ: فَأَثَرٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَأَثَرٌ فِيْ فَرِيْضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ تَعَالٰى﴾ (رواه الترمذی وقال: حديث حسن)

ترجمہ: "حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ جل شانہ کے نزدیک دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ اور کوئی چیز محبوب نہیں ہے۔ (۱) ایک آنسو کا قطرہ جو اللہ کے خوف سے گرتا ہے۔ (۲) وہ خون کا قطرہ جو اللہ کے راستے میں بہا ہو۔ اور دو نشانوں میں سے ایک نشانی وہ ہے جو اللہ کے راستے میں پہنچے اور دوسری نشانی جو اللہ کے فرائض میں سے کسی فرض کی ادائیگی کرتے ہوئے لگے۔ (ترمذی یہ حدیث حسن ہے)۔"

﴿وفی الباب احادیث کثیرة﴾

"اس مضمون کی حدیثیں کثرت کے ساتھ (کتب احادیث میں)

موجود ہیں۔"

(٤٥٦) ﴿منها حديث العرباض بن سارية، رضي الله عنه، قال: وعظنا رسول الله صلى الله عليه وسلم، موعظة وجلت منها القلوب، وذرفت منها العيون﴾

ترجمہ: "ان میں سے ایک حدیث عرباض بن ساریہ سے بھی منقول ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ایسا وعظ فرمایا جس سے ہمارے دل کانپنے لگے اور آنکھوں سے آنسو گرنے لگے (یہ حدیث بدعات سے منع کرنے کے باب میں گزر چکی ہے۔"

(٥٥) بَابُ فَضْلِ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا وَالْحَثِّ عَلَى التَّقَلُّلِ مِنْهَا وَفَضْلِ الْفَقْرِ

زہد کی فضیلت، دنیا کم حاصل کرنے کی ترغیب اور فقر کی فضیلت

(١٦٦) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ اَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ حَتّٰى اِذَا اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَا اَنَّهُمْ قَادِرُوْنَ عَلَيْهَا اَتَاهَا اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنَاهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيَاتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ﴾ (سورة يونس: ٢٤)

ترجمہ: "دنیا کی زندگی کی مثال اس پانی کی سی ہے جسے ہم نے آسمان سے اتارا، پس اس سے زمین کا سبزہ، جس کو لوگ اور چوپائے کھاتے ہیں، خوب گنجان ہو کر نکلا یہاں تک کہ جب زمین اپنی رونق کا پورا حصہ لے چکی اور خوب مزین ہوئی اور زمین کے مالکوں نے سمجھ لیا کہ ہم اب اس پر بالکل قابض ہو گئے ہیں تو اس حالت میں دن یا رات میں اس پر ہماری طرف سے کوئی حادثہ آپڑا تو وہ ایسی ہو گئی گویا بالکل یہاں پر کچھ بھی نہ تھا، ہم اسی طرح صاف صاف نشانیوں کو بیان کرتے ہیں ان لوگوں کے لئے جو غور وفکر کرتے ہیں۔"

(١٦٧) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيَاحُ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا، اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ اَمَلًا﴾ (الكهف: ٤٥، ٤٦)

ترجمہ: "ان سے دنیا کی زندگی کی مثال بیان کر دو جیسے پانی جسے ہم نے آسمان سے برسایا۔ پس اس کے ساتھ زمین کا سبزہ مل گیا وہ ریزہ ریزہ ہو جائے کہ اس کو ہوا اڑائے لئے پھرتی ہو اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتے ہیں۔ مال اور اولاد دنیوی زندگی کی ایک رونق ہے اور جو اعمال صالحہ باقی رہنے والے ہیں وہ آپ کے رب کے نزدیک ثواب کے اعتبار سے بھی (ہزار درجہ) بہتر ہیں اور امید کے اعتبار سے بھی (ہزار درجہ) بہتر ہیں۔"

(١٦٨) وَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿اِعْلَمُوْا اَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ

ترجمہ: "جان رکھو کہ دنیا کی زندگی محض کھیل اور تماشہ اور زینت و آرائش اور تمہارے آپس میں فخر اور مال و اولاد کی ایک دوسرے سے کثرت خواہش ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کہ بارش کہ اس سے

الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ﴾ (الحديد: ٢٠)

(١٦٩) وَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الْمَآبِ﴾ (آل عمران: ٤٠)

(١٧٠) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَاللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ﴾ (سورة فاطر: ٥)

(١٧١) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ، كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ﴾ (سورة التكاثر: ١ تا ٥)

(١٧٢) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا لَهْوٌ وَلَعِبٌ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ﴾ (سورة العنكبوت: ٦٤)

﴿وَالْاٰيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَشْهُوْرَةٌ﴾

﴿وَأَمَّا الْأَحَادِيْثُ فَأَكْثَرُ مِنْ أَنْ تُحْصَر فَنُنَبِّهُ بِطَرَفٍ مِنْهَا عَلٰى مَاسِوَاهُ﴾

(٤٥٧) ﴿عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَى

کھیتی کسانوں کو بھلی لگتی ہے پھر وہ خوب زور پر آتی ہے پھر اے دیکھنے والے! تو اس کو دیکھتا ہے کہ وہ پک کر زرد پڑ جاتی ہے، پھر وہ چورہ چورہ ہوتی ہے اور آخرت میں کافروں کے لئے سخت عذاب اور مؤمنوں کے لئے خدا کی طرف سے بخشش اور خوشنودی ہے اور دنیا کی زندگی تو فریب کا سامان ہے۔''

ترجمہ: ''لوگوں کو ان کی خواہشوں کی چیزوں میں یعنی عورتیں اور بیٹے اور سونے چاندی کے بڑے بڑے ڈھیر اور نشان لگے گھوڑے اور مویشی اور کھیتی بڑی زینت معلوم ہوتی ہے مگر یہ سب دنیا ہی کی زندگی کے سامان ہیں اور خدا کے پاس بہت اچھا ٹھکانا ہے۔''

ترجمہ: ''اے لوگو! اللہ کا وعدہ سچا ہے، تو تم کو دنیا کی زندگی دھوکہ میں نہ ڈالے اور فریب دینے والا شیطان تم کو فریب نہ دے دے۔''

ترجمہ: ''تم کو مال کی بہتات نے غافل کر دیا یہاں تک کہ تم نے قبریں جا دیکھیں۔ دیکھو تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا دیکھو اگر تم جانتے یعنی علم الیقین رکھتے (تو غافل نہ ہوتے)۔''

ترجمہ: ''اور یہ دنیا کی زندگی صرف کھیل اور تماشہ ہے اور ہمیشہ کی زندگی کا مقام تو آخرت کا گھر ہے کاش یہ سمجھتے۔''

''اور آیات اس بارے میں زیادہ اور مشہور ہیں۔''

''اس مضمون کی احادیث اس قدر زیادہ ہیں کہ اس کا حصر ممکن نہیں لہٰذا چند حدیثیں ہم ذکر کرتے ہیں۔''

ترجمہ: ''حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح کو بحرین کی طرف بھیجا، تا کہ وہاں کا جزیہ وصول کر کے لائیں، پس وہ بحرین سے مال

الْبَحْرَيْنِ يَأْتِيْ بِجِزْيَتِهَا فَقَدِمَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ، فَسَمِعَتِ الْاَنْصَارُ بِقُدُوْمِ أَبِيْ عُبَيْدَةَ، فَوَافَوْا صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْصَرَفَ، فَتَعَرَّضُوْا لَهُ، فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَآهُمْ ثُمَّ قَالَ "أَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ؟" فَقَالُوْا: أَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ: "أَبْشِرُوْا وَأَمِّلُوْا مَا يَسُرُّكُمْ، فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرَ أَخْشٰى عَلَيْكُمْ، وَلٰكِنِّيْ أَخْشٰى أَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا، فَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ﴾ (متفق علیه)

(٤٥٨) ﴿وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى الْمِنْبَرِ، وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ، فَقَالَ: "إِنَّ مِمَّا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِيْ مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتِهَا﴾ (متفق علیه)

(٤٥٩) ﴿وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ﴾ (رواہ مسلم)

(٤٦٠) ﴿وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ﴾ (متفق علیه)

(٤٦١) ﴿وَعَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ: أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ

لے کر آیا۔ انصار نے ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آنے کی جب خبر سنی تو وہ فجر کی نماز میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے جب نبی کریم ﷺ نماز پڑھا چکے تو انصار آپ کے سامنے آئے آپ ان کو دیکھ کر مسکرا پڑے اور فرمایا میرا خیال ہے کہ تم نے سنا ہے کہ ابوعبیدہ بحرین سے کچھ مال لے کر آئے ہیں، انصار نے عرض کیا جی ہاں! یا رسول اللہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خوش ہو جاؤ اور اس چیز کی امید رکھو جو تمہارے لئے خوشی کا باعث ہوگی اللہ کی قسم مجھے تمہاری فقیری کا اندیشہ نہیں ہے لیکن مجھے خوف رہتا ہے کہ تم پر بھی دنیا کی فراوانی اس طرح ہو جائے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر ہوئی تھی پس تم دنیا کی طرف رغبت کرنے لگو جیسا کہ انہوں نے رغبت کی تھی۔ پس دنیا تم کو بھی تباہ و برباد کر دے گی جیسا کہ دنیا نے ان کو تباہ و برباد کر دیا۔"

ترجمہ: "حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے اور ہم آپ کے ارد گرد بیٹھے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اپنے پیچھے تم پر جن چیزوں سے ڈرتا ہوں ان میں سے دنیا کی زینت و آرائش ہے جس کا دروازہ تم پر کھول دیا جائے گا۔"

ترجمہ: "حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک دنیا شیریں اور سرسبز ہے اور اللہ تعالیٰ تم کو دنیا میں خلیفہ بنانے والا ہے تاکہ تم کو دیکھے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو، بس تم دنیا سے بچو اور عورتوں سے بچو۔"

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے اللہ! زندگی تو بس آخرت کی زندگی ہے۔" (بخاری و مسلم)

ترجمہ: "حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تین چیزیں میت کے پیچھے جاتی ہیں ① اس کا اہل وعیال ② اس کا

فَيَرْجِعُ اِثْنَانِ، وَيَبْقٰى وَاحِدٌ يَرْجِعُ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَيَبْقٰى عَمَلُهٗ"﴾ (متفق عليه)

(٤٦٢) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُؤْتٰى بِأَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُصْبَغُ فِى النَّارِ صِبْغَةً، ثُمَّ يُقَالُ: يَاابْنَ آدَمَ! هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ؟ فَيَقُوْلُ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتٰى بِأَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِى الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيُصْبَغُ صِبْغَةً فِى الْجَنَّةِ، فَيُقَالُ لَهٗ: يَاابْنَ آدَمَ! هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّبِكَ شِدَّةٌ قَطُّ؟ فَيَقُوْلُ: لَا، وَاللّٰهِ، مَامَرَّبِىْ بُؤْسٌ قَطُّ، وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ﴾ (رواه مسلم)

(٤٦٣) ﴿وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا الدُّنْيَا فِى الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلَ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهٗ فِى الْيَمِّ، فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ؟﴾ (رواه مسلم)

(٤٦٤) ﴿وَعَنْ جَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِالسُّوْقِ وَالنَّاسُ كَنَفَتَيْهِ، فَمَرَّ بِجَدْىٍ أَسَكَّ مَيِّتٍ، فَتَنَاوَلَهٗ فَأَخَذَ بِأُذُنِهٖ، ثُمَّ قَالَ: "أَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَكُوْنَ هٰذَا لَهٗ بِدِرْهَمٍ؟ فَقَالُوْا مَا نُحِبُّ اَنَّهٗ لَنَا بِشَىْءٍ وَمَا نَصْنَعُ بِهٖ، ثُمَّ قَالَ اَتُحِبُّوْنَ اَنَّهٗ لَكُمْ؟ قَالُوْا: وَاللّٰهِ لَوْ كَانَ حَيًّا كَانَ عَيْبًا، اَنَّهٗ أَسَكُّ. فَكَيْفَ وَهُوَ مَيِّتٌ! فَقَالَ: فَوَاللّٰهِ لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذَا

مال (۳) اور اس کا عمل۔ پھر دو چیزیں تو واپس آ جاتی ہیں اور ایک باقی رہ جاتی ہے اس کے اہل وعیال اور اس کا مال واپس آ جاتے ہیں اور اس کا عمل باقی رہ جاتا ہے۔'' (بخاری ومسلم)

ترجمہ: ''حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت والے دن جہنمیوں میں سے ایک شخص کو لایا جائے گا جو دنیا میں سب سے زیادہ ناز ونعمت میں رہا ہوگا اس کو جہنم میں ایک غوطہ دیا جائے گا پھر اس سے پوچھا جائے گا: اے آدم کے بیٹے! کیا تو نے کبھی آرام دیکھا ہے؟ کیا تو کبھی ناز ونعمت سے ہمکنار ہوا ہے؟ وہ جواب دے گا نہیں! خدا کی قسم اے مرے خدا! پھر جنتیوں میں سے ایک شخص کو لایا جائے گا جو دنیا میں بہت زیادہ دکھی اور مصیبت زدہ تھا۔ اسے جنت کا غوطہ دیا جائے گا پھر اس سے پوچھا جائے گا کہ اے آدم کے بیٹے! کیا تو نے کبھی سختی اور تنگی دیکھی ہے کیا تیرے ساتھ کبھی سختی کا گزر ہوا ہے وہ کہے گا: نہیں اللہ کی قسم میرے ساتھ کبھی بھی سختی کا گزر نہیں ہوا اور نہ کبھی میں نے سختی اور تکلیف دیکھی ہے۔''

ترجمہ: ''حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا کی مثال آخرت کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے کوئی شخص اپنی انگلی دریا میں ڈبوتا ہے تو وہ دیکھے انگلی کتنے پانی کے ساتھ واپس آئی۔''

ترجمہ: ''حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ بازار سے گزرے اور آپ کے دونوں طرف لوگ تھے تو آپ ایک مردہ بکری کے بچے کے پاس سے گزرے۔ جو چھوٹے چھوٹے کانوں والا تھا۔ آپ ﷺ نے اس کا کان پکڑتے ہوئے فرمایا: تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ یہ مردہ بچہ اس کو ایک درہم میں دے دیا جائے، صحابہ نے عرض کیا ہم اس بچے کو کسی بھی چیز کے بدلے میں لینا پسند نہیں کرتے اور ہم اس کو لے کر کیا کریں گے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تم چاہتے ہو کہ یہ بچہ تمہیں بلاعوض دے دیا جائے۔

عَلَيْكُمْ﴾ (رواہ مسلم)

قوله: "كنفتيه" أي: من جانبيه. و "الأسک" الصغير الأذن.

صحابہ نے جواب دیا اگر یہ زندہ ہوتا تب بھی عیب دار تھا اس لئے کہ اس کے کان چھوٹے چھوٹے ہیں اب کس طرح ہم اسے پسند کر سکتے ہیں جب کہ یہ مرا ہوا ہے آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم دنیا اللہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے جس قدر یہ بکری کا بچہ تمہاری نظروں میں ذلیل ہے۔" (مسلم)

(٤٦٥) ﴿وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرَّةٍ بِالْمَدِيْنَةِ، فَاسْتَقْبَلَنَا أُحُدٌ فَقَالَ: "يَا أَبَا ذَرٍّ" قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ: مَا يَسُرُّنِيْ أَنَّ عِنْدِيْ مِثْلَ أُحُدٍ هٰذَا ذَهَبًا تَمْضِيْ عَلَيَّ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَعِنْدِيْ مِنْهُ دِيْنَارٌ، إِلَّا شَيْءٌ أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ، إِلَّا أَنْ أَقُوْلَ بِهٖ فِيْ عِبَادِاللّٰهِ هٰكَذَا، وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا" عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَعَنْ خَلْفِهٖ، ثُمَّ سَارَ فَقَالَ: "إِنَّ الْاَكْثَرِيْنَ هُمُ الْاَقَلُّوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَمِنْ خَلْفِهٖ وَقَلِيْلٌ مَّاهُمْ ثُمَّ قَالَ لِيْ: "مَكَانَكَ لَا تَبْرَحْ حَتّٰى آتِيَكَ" ثُمَّ انْطَلَقَ فِيْ سَوَادِ اللَّيْلِ حَتّٰى تَوَارٰى، فَسَمِعْتُ صَوْتًا قَدِ ارْتَفَعَ، فَتَخَوَّفْتُ أَنْ يَّكُوْنَ أَحَدٌ عَرَضَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَرَدْتُّ أَنْ آتِيَهٗ فَذَكَرْتُ قَوْلَهٗ: "لَا تَبْرَحْ حَتّٰى آتِيَكَ" فَلَمْ أَبْرَحْ حَتّٰى أَتَانِيْ، فَقُلْتُ: لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتًا تَخَوَّفْتُ مِنْهُ، فَذَكَرْتُ لَهٗ، فَقَالَ: "وَهَلْ سَمِعْتَهٗ"؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: "ذَاكَ جِبْرِيْلُ أَتَانِيْ فَقَالَ: مَنْ مَّاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، قُلْتُ: وَاِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ﴾

ترجمہ: "حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ کی پتھریلی زمین پر چل رہا تھا کہ ہمیں احد پہاڑ نظر آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! میں نے کہا لبیک یا رسول اللہ، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو پھر مجھ پر تین ایسے گزر جائیں کہ اس میں سے ایک دینار بھی میرے پاس موجود ہو سوائے اتنی رقم کے جس کو میں قرض کی ادائیگی کے لئے رکھوں مگر اسے اللہ کے بندوں میں اس طرح، اس طرح اور اس طرح تقسیم کر دوں، آپ نے دائیں بائیں اور پیچھے کی طرف اشارہ فرمایا پھر آپ چلے اور فرمایا: زیادہ مال و دولت والے ہی قیامت کے دن اجر و ثواب میں کم ہوں گے مگر وہ لوگ جو اپنے مال کو اس طرح، اس طرح اور اس طرح اپنے دائیں، بائیں اور پیچھے خرچ کریں اور ایسے لوگ بہت کم ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے مجھے فرمایا اپنی جگہ ٹھہرے رہو جب تک میں نہ آؤں یہیں رہنا۔ پھر آپ رات کے اندھیرے میں چلے گئے یہاں تک کہ آپ نظروں سے اوجھل ہو گئے پھر میں نے ایک زوردار آواز سنی مجھے اندیشہ ہوا کہ کوئی دشمن آپ کے درپے تو نہیں ہو گیا؟ چنانچہ میں نے آپ کے پاس جانے کا ارادہ کیا لیکن مجھے آپ کی بات یاد آگئی کہ میرے آنے تک یہاں سے نہ ہٹنا۔ پس میں وہیں رہا یہاں تک کہ آپ ﷺ واپس آگئے۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے ایک آواز سنی تھی جسے میں سن گھبرا گیا اور ساری بات آپ ﷺ سے ذکر کی۔ آپ ﷺ نے پوچھا تم نے وہ آواز سنی تھی؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! آپ ﷺ

(متفق عليه وهذا لفظ البخاری)

(٤٦٦) ﴿عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَوْ كَانَ لِیْ مِثْلُ اُحُدٍ ذَهَبًا، لَسَرَّنِیْ أَنْ لَّا تَمُرُّ عَلَی ثَلاثُ لَيَالٍ وَعِنْدِیْ مِنْهُ شَیْءٌ إِلَّا شَیْءٌ أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ"﴾ (متفق عليه)

(٤٦٧) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اُنْظُرُوْا إِلٰی مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا إِلٰی مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ اَجْدَرُ أَنْ لَّا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ"﴾ (متفق عليه)

وهذا لفظ مسلم. وفی رواية البخاری: "إِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ إِلٰی مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِی الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰی مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُ."

(٤٦٨) ﴿وَعَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ وَالْقَطِيْفَةِ وَالْخَمِيْصَةِ، إِنْ أُعْطِیَ رَضِیَ، وَإِنْ لَّمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ﴾ (رواه البخاری)

(٤٦٩) ﴿وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ سَبْعِيْنَ مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ، مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ،

نے ارشاد فرمایا وہ جبرائیل تھے جو میرے پاس آئے اور کہا کہ جو شخص تمہاری امت میں سے اس حال میں فوت ہو کہ اللہ کے ساتھ کوئی شریک نہ قرار دیتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے عرض کیا اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے؟ فرمایا اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے۔ بخاری ومسلم (یہ لفظ بخاری کے ہیں۔''

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا بھی ہو مجھے اس بات سے خوشی ہوگی کہ میری تین راتیں اس حال میں نہ گزریں کہ اس میں سے میرے پاس کچھ باقی ہو سوائے اتنے حصے کے جو میں قرض کی ادائیگی کیلئے سنبھال کر رکھ لوں۔'' (بخاری ومسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ایسے لوگوں کی طرف دیکھو جو (دنیا کے مال و اسباب کے لحاظ سے) تم سے نیچے کمتر ہوں اور ان کی طرف مت دیکھو (جو مال واسباب میں) تم سے اوپر ہوں اس طرح زیادہ لائق ہے کہ پھر تم اللہ کی ان نعمتوں کی ناقدری نہ کرو، جو اس کی طرف سے تم پر ہوئی ہیں (بخاری ومسلم، یہ الفاظ مسلم کے ہیں)

اور بخاری کی روایت میں ہے جب تم میں سے کوئی شخص ایسے آدمی کو دیکھے جو مال اور خوب صورتی میں اس سے بڑھا ہوا ہے تو وہ اس شخص کی طرف بھی دیکھے جو اس سے کم درجہ کا ہے۔''

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تباہ و برباد ہو گیا وہ آدمی جو مال و دولت (دینار و درہم) اور سیاہ چادر اور دھاری دار چادر کا غلام ہے اگر اسے کچھ مل جاتا ہے تو خوش ہو جاتا ہے اور اگر اسے کچھ نہیں ملتا تو وہ ناراض ہو جاتا ہے۔'' (بخاری)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اصحاب صفہ کے ستر آدمیوں کو دیکھا کہ ان میں سے کسی ایک پر

إِمَّا إِزَارٌ وَإِمَّا كِسَاءٌ، قَدْ رَبَطُوْا فِيْ أَعْنَاقِهِمْ، فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ، وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ، فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهِ كَرَاهِيَةَ أَنْ تُرٰى عَوْرَتُهُ﴾ (رواه البخاری)

بھی پوری چادر نہ تھی یا صرف تہبند یا صرف چادر تھی جس کو انہوں نے اپنے گردیوں لپیٹ رکھا تھا۔ بعض کی تہبند نصف پنڈلی تک تھی اور بعض کی ٹخنوں تک۔ پس وہ شخص جس کا تہبند چھوٹا تھا وہ اپنے تہبند کو اپنے ہاتھ کے ساتھ پکڑے رکھتا تا کہ اس کی ستر ظاہر نہ ہو جائے۔'' (رواہ البخاری)

(٤٧٠) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا مؤمن کے لئے قید خانہ اور کافروں کے لئے جنت ہے۔''

(٤٧١) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبَيَّ فَقَالَ: "كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ، أَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ". وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ: إِذَا أَمْسَيْتَ، فَلاَ تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ، وَإِذَا أَصْبَحْتَ، فَلاَ تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ، وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. قَالُوْا فِيْ شَرْحِ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَعْنَاهُ: لاَ تَرْكَنْ إِلَى الدُّنْيَا وَلاَ تَتَّخِذْهَا وَطَنًا، وَلاَ تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِطُوْلِ الْبَقَاءِ فِيْهَا، وَلاَ بِالْإِعْتِنَاءِ بِهَا، وَلاَ تَتَعَلَّقْ مِنْهَا إِلاَّ بِمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ الْغَرِيْبُ فِيْ غَيْرِ وَطَنِهِ، وَلاَ تَشْتَغِلْ فِيْهَا بِمَا لاَ يَشْتَغِلُ بِهِ الْغَرِيْبُ الَّذِيْ يُرِيْدُ الذِّهَابَ إِلٰى اَهْلِهِ. وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقِ﴾

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے دونوں کندھوں کو پکڑ کر فرمایا: کہ دنیا میں اس طرح رہو جس طرح مسافر یا راہ گیر رہتا ہے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ جب شام ہو جائے تو صبح کا انتظار نہ رکھو اور جب صبح ہو جائے تو شام کا انتظار نہ کرو اور اپنی تندرستی کے زمانے میں بیماری کے زمانے کے لئے تیاری کرو اور اپنی زندگی میں موت کے لئے تیاری کرو۔'' (بخاری)

علماء اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کی طرف میلان نہ کرو اور نہ دنیا کو مسکن بناؤ اور نہ دنیا میں زیادہ عرصہ رہنے کی آرزو کرو اور نہ اس کا زیادہ اہتمام کرو، دنیا کے ساتھ تمہارا تعلق صرف اتنا ہو جتنا ایک مسافر آدمی اپنے وطن کے غیر کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ اور دنیا میں ان چیزوں کے ساتھ مشغولیت اختیار نہ کرو جن کے ساتھ وہ مسافر مشغول نہیں ہوا کرتا جو اپنے گھر جانے کا ارادہ رکھتا ہے (وباللہ التوفیق)۔

(٤٧٢) ﴿وَعَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ نِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ أَحَبَّنِيَ اللّٰهُ، وَأَحَبَّنِيَ

ترجمہ: ''حضرت ابوالعباس سہل بن سعد الساعدی روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کوئی ایسا عمل بتا دیں کہ جب میں وہ کروں تو اللہ بھی مجھ سے محبت کرے اور لوگ بھی مجھے محبوب بنا لیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا

النَّاسُ، فَقَالَ "اِزْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبُّكَ اللّٰهُ، وازْهَدْ فِيمَا عِنْدَالنَّاسِ يُحِبُّكَ النَّاسُ"﴾ (حديث حسن رواه ابن ماجه وغيره باسانيد حسنة)

دنیا سے بے رغبت ہو جا، تو اللہ تم سے محبت کرنے لگے گا اور لوگوں کے پاس جو کچھ ہے ان چیزوں سے تم اعراض کرو تو لوگ تم سے محبت کرنے لگیں گے۔ (یہ حدیث حسن ہے ابن ماجہ وغیرہ نے حسن اسانید کے ساتھ روایت کی ہے)۔"

(٤٧٣) ﴿وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا أَصَابَ النَّاسُ مِنَ الدُّنْيَا، فَقَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَظَلُّ الْيَوْمَ يَلْتَوِىْ مَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَأُ بِهٖ بَطْنَهُ﴾ (رواه مسلم) "اَلدَّقَلُ" بفتح الدال المهملة والقاف: رَدِىْءُ التَّمْرِ.

ترجمہ: "حضرت نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذکر کیا کہ لوگوں کے پاس زیادہ مال اور دولت آگئی ہے اس پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ سارا دن بھوک کی وجہ سے پیٹ کے بل جھکے رہتے، آپ کو ردی کھجور بھی میسر نہ ہوتی جس سے آپ اپنا پیٹ بھر سکتے۔" (مسلم)

(٤٧٤) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: تُوَفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِي بَيْتِيْ مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ ذُوْ كَبِدٍ إِلَّاشَطْرُ شَعِيْرٍ فِيْ رَفٍّ لِيْ، فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتّٰى طَالَ عَلَيَّ فَكِلْتُهُ فَفَنِيَ﴾ (متفق عليه)

"شَطْرُ شَعِيْرٍ" أى: شَىْءٌ مِنْ شَعِيْرٍ، كَذَا فَسَّرَهُ التِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ دنیا سے رخصت ہوئے اس وقت میں بھی میرے گھر میں ایسی چیز نہیں تھی جس کو کوئی ذی روح کھا سکے البتہ تھوڑے سے جَو الماری میں موجود تھے جن کو عرصہ دراز تک کھاتی رہی بالآخر جب میں نے اس کو ناپا تو وہ ختم ہو گئے۔" (بخاری ومسلم)

شَطْرُ شَعِيْرٍ تھوڑے سے جو، صاحب ترمذی نے اس کی اسی طرح تفسیر کی ہے۔

(٤٧٥) ﴿وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَخِيْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عِنْدَ مَوْتِهٖ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً وَلَا شَيْئًا إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ الَّتِيْ كَانَ يَرْكَبُهَا، وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا لِابْنِ السَّبِيْلِ صَدَقَةً﴾ (رواه البخارى)

ترجمہ: "حضرت عمرو بن حارث جو ام المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بھائی ہیں، فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ اپنی وفات کے وقت دینار و درہم، غلام و لونڈی غرض کوئی چیز بھی چھوڑ کر نہیں گئے۔ ہاں آپ کا سفید خچر جس پر آپ سوار ہوا کرتے تھے اور آپ کے ہتھیار اور وہ زمین جس کو آپ نے مسافروں کے لئے وقف کر رکھا تھا۔" (بخاری)

(٤٧٦) ﴿وَعَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: "حضرت خباب بن الارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی اللہ کی رضا کے لئے

نَلْتَمِسُ وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَّاتَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ نَمِرَةً، فَكُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ، وَإِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رِجْلَيْهِ، بَدَا رَأْسُهُ، فَأَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ، وَنَجْعَلَ عَلٰى رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِنَ الْإِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِ بُهَا.﴾ (متفق عليه)

"اَلنَّمِرَةُ" كِسَاءٌ مُلَوَّنٌ مِنْ صُوْفٍ وَقَوْلُهُ: "أَيْنَعَتْ" أي نَضِجَتْ وَأَدْرَكَتْ. وقوله: "يَهْدِبُهَا" هو بفتح الياء وضم الدال وكسرها، لغتان، أي يقطفها ويجتنيها، و هذه استعارة لما فتح الله تعالىٰ عليهم من الدنيا وتمكنوا فيها.

ہمارا اجر اللہ پر ثابت ہو گیا پس ہم میں سے بعض وہ ہیں جو فوت ہو گئے اور اپنے اجر میں سے کوئی حصہ (مال غنیمت وغیرہ) انہوں نے نہیں کھایا ان میں سے ایک مصعب بن عمیر ہیں جو جنگ احد میں شہید ہو گئے۔ انہوں نے ایک چادر اپنے پیچھے چھوڑی تھی۔ ہم جب اس کے ساتھ ان کا سر ڈھانپتے تو ان کے پاؤں کھل جاتے اور جب پاؤں ڈھانپتے تو سر کھل جاتا۔ پس ہمیں آپ ﷺ نے حکم دیا کہ ہم ان کا سر ڈھانپ دیں اور ان کے پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دیں اور بعض ہم میں سے وہ ہیں جن کے پھل پک گئے تھے اور وہ اسے چن رہے ہیں (یعنی اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔" (بخاری ومسلم)

النمرة: اون سے بنائی ہوئی دھاری دار چادر۔ "اینعت" یعنی پھل پک گئے۔ "یھدبھا" یا کے زبر اور دال کے پیش اور دال کے زیر دونوں طرح منقول ہے۔ وہ پھل کاٹ اور چن رہے ہیں اور یہ اللہ نے ان پر دنیا کے مال واسباب کے جو دروازے کھولے ہیں اس پر ان کو قدرت عطا فرمائی اس سے استعارہ ہے۔

(٤٧٧) ﴿وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ نِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَاللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ، مَا سَقٰى كَافِرًا مِنْهَا شُرْبَةَ مَاءٍ" رواه الترمذي وقال: حديث حسن صحيح﴾

ترجمہ: "حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ جل شانہ کی نگاہ میں اگر دنیا کی ایک مچھر کے پر کے برابر بھی قدر و منزلت ہوتی تو وہ اس میں سے ایک گھونٹ پانی بھی کافر کو نہ پلاتا (ترمذی یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔"

(٤٧٨) ﴿وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ، مَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا، إِلَّا ذِكْرَاللّٰهِ تَعَالٰى وَمَا وَآلَاهُ وَعَالِمًا وَمُتَعَلِّمًا﴾ (رواه الترمذي وقال: حديث حسن)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے سنا، فرماتے تھے: خبردار بے شک دنیا ملعون ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے وہ بھی ملعون ہے، سوائے اللہ کے ذکر کے اور ان چیزوں کے جن کو اللہ پاک محبوب جانتا ہے اور سوائے عالم اور علم سیکھنے والے کے۔ ترمذی، صاحب ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔"

(٤٧٩) ﴿وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم جائیدادیں نہ بناؤ ورنہ اس کا نتیجہ یہ

"لَاتَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوا فِي الدُّنْيَا" رواه الترمذی وقال: حديث حسن﴾

ہوگا کہ تمہاری رغبت دنیا میں بڑھ جائے گی (ترمذی، صاحب ترمذی نے فرمایا: کہ یہ حدیث حسن ہے۔"

(٤٨٠) ﴿وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُعَالِجُ خُصًّالَنَا فَقَالَ: "مَا هٰذَا" فَقُلْنَا: قَدْوَهٰى، فَنَحْنُ نُصْلِحُهُ فَقَالَ "مَا أَرَى الْأَمْرَ إِلَّا أَعْجَلَ مِنْ ذٰلِکَ"﴾ (رواه ابوداؤد والترمذی باسناد البخاری و مسلم، وقال الترمذی: حديث حسن صحيح)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس سے رسول اللہ ﷺ گزرے جب کہ ہم اپنے چھپر کی مرمت کر رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا یہ کیا کر رہے ہو ہم نے عرض کیا یہ چھپر کمزور ہو کر گرنے کے قریب ہو گیا تھا ہم اس کو ٹھیک کر رہے ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں تو موت کو اس سے زیادہ قریب دیکھ رہا ہوں۔ (ابوداؤد اور ترمذی نے بخاری اور مسلم کی سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور امام ترمذیؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔"

(٤٨١) ﴿وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ أُمَّتِي الْمَالُ"﴾ (رواه الترمذی قال: حديث حسن صحيح)

ترجمہ: "حضرت کعب بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے ہیں بے شک ہر امت کی آزمائش ہوتی ہے اور میری امت کی آزمائش مال ہے۔"

(٤٨٢) ﴿وَعَنْ أَبِي عَمْرٍو وَيُقَالُ: أَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ، وَيُقَالُ: أَبُوْ لَيْلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَيْسَ لِابْنِ آدَمَ حَقٌّ فِيْ سِوَى هٰذِهِ الْخِصَالِ: بَيْتٌ يَسْكُنُهُ، وَثَوْبٌ يُوَارِيْ عَوْرَتَهُ وَجِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَاءِ"﴾ (رواه الترمذی وقال حديث صحيح)

ترجمہ: "حضرت ابوعمرو جس کو ابوعبداللہ اور ابولیلیٰ عثمان بن عفان بھی کہا جاتا ہے سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ابن آدم کا ان چیزوں کے علاوہ کسی چیز میں حق نہیں ہے ایک گھر جو رہنے کے لئے، کپڑا ہو شرم گاہ چھپانے کے لئے، خشک روٹی اور پانی ہو۔"

قال الترمذی: سمعت ابا داود و سليمان بن سالم البلخی يقول: سمعت النضر بن شُمَيْل يقول: الجلف: الخبز ليس معه أدام وقال غيره: هو غليظ الخبز. وقال الهروی: المراد به هنا وعاء الخبز، كالجوالق والخُرْج، والله اعلم.

(ترمذی، اور صاحب ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے) اور ترمذی نے کہا کہ میں نے ابوداؤد سلیمان بن سالم بلخی سے سنا وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نضر بن شمیل سے سنا کہتے تھے "الجلف" کا معنی وہ روٹی ہے جس کے ساتھ سالن نہ ہو لیکن اس کے علاوہ علماء نے کہا کہ اس سے مراد موٹی روٹی ہے اور علامہ ہروی نے فرمایا کہ اس سے مراد روٹی کے برتن جیسے بورے اور تھیلے وغیرہ ہیں۔

(٤٨٣) ﴿وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ (بکسر

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن شخیر (شین اور خا مشددہ معجمتین کے ساتھ)

الشین والخاء المشددة المعجمتین) رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَأُ ﴿أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ﴾ قَالَ: "يَقُولُ ابْنُ آدَمَ: مَالِیْ، مَالِیْ، وَهَلْ لَکَ يَاابْنَ آدَمَ مِنْ مَالِکَ إِلَّا مَا أَكَلْتَ، فَأَفْنَيْتَ، أَوْ لَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ أَوْ تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ؟"﴾ (رواه مسلم)

روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، آپ تلاوت فرما رہے تھے "اَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ" کی۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا آدم کا بیٹا کہتا ہے، میرا مال، میرا مال۔ حالانکہ اے آدم کے بیٹے! تیرے مال سے تیرا حصہ اتنا ہی ہے جو تو نے کھالیا ختم کر دیا، یا پہن کر بوسیدہ کر دیا، یا صدقہ کر کے آخرت کے لئے چلتا کر دیا۔" (مسلم)

(٤٨٤) ﴿وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَاللّٰهِ إِنِّیْ لَأُحِبُّکَ، فَقَالَ: "انْظُرْ مَا ذَا تَقُوْلُ؟" قَالَ وَاللّٰهِ إِنِّی لَأُحِبُّکَ، ثَلاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ: "إِنْ كُنْتَ تُحِبُّنِیْ فَأَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا، فَإِنَّ الْفَقْرَ أَسْرَعُ إِلٰى مَنْ يُحِبُّنِیْ مِنَ السَّيْلِ إِلٰى مُنْتَهَاهُ" رواه الترمذی وقال حديث حسن. "التجفاف" بكسر التاء المثناة فوق واسكان الجیم وبالفاء المكررة، وَهُوَ شَیْءٌ يَلْبَسُهُ الْفَرَسُ، لِيَتَّقِیَ بِهِ الْأَذٰى، وَقَدْ يَلْبَسُهُ الْإِنْسَانُ﴾

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا، یا رسول اللہ، اللہ کی قسم میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا دیکھو کیا کہتے ہو، اس نے کہا اللہ کی قسم میں آپ سے محبت کرتا ہوں، تین بار اسی طرح اس نے کہا۔ آپ ﷺ بھی یہی فرماتے رہے اور یہ فرمایا اگر تو مجھ سے محبت کرتا ہے تو فقیری کے لئے ڈھال تیار کر و اس لئے کہ غربت اور افلاس اس آدمی کی طرف تیزی سے آتا ہے جو مجھ سے محبت کرتا ہے اس سیلاب سے جو نیچے کی طرف جاتا ہے (ترمذی، یہ حدیث حسن ہے)۔" التجفاف: مثناۃ کے زیر اور جیم کے سکون اور فا مکرر کے ساتھ۔ وہ کپڑا جو گھوڑے کو پہنایا جاتا ہے تا کہ اس کپڑے کے ساتھ گھوڑے کو گندگی وغیرہ سے بچایا جائے اور کبھی اس قسم کے کپڑے کو انسان بھی پہنتا ہے۔

(٤٨٥) ﴿وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَاذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِیْ غَنَمٍ بِأَفْسَدَلَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ، لِدِيْنِهٖ﴾ (رواه الترمذی وقال: حديث حسن صحيح)

ترجمہ: "حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو بھوکے بھیڑیئے جنہیں بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیا جائے وہ بکریوں کو اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا نقصان آدمی کے مال اور جاہ کی حرص اس کے دین کو نقصان پہنچاتے ہیں (ترمذی، یہ روایت حسن صحیح ہے)۔"

(٤٨٦) ﴿وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَصِيْرٍ، فَقَامَ وَقَدْ أَثَّرَ فِیْ جَنْبِهٖ قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چٹائی پر سوئے ہوئے تھے۔ جب آپ ﷺ اٹھے تو آپ کے پہلو میں چٹائی کے نشانات تھے۔ ہم نے عرض کیا، یا رسول

لِو اتَّخَذْنَا لَکَ وِطَاءً! فَقَالَ: "مَالِیَ وَلِلدُّنیَا؟ مَا أَنَا فِی الدُّنیَا إِلَّا کَرَاکِبٍ اِستَظَلَّ تَحتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَکَهَا﴾ (رواه الترمذی وقال: حدیث حسن صحیح)

اللہ! اگر ہم آپ کے لئے ایک گدا بنا دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے دنیا کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ میں تو دنیا میں اس سوار کی طرح ہوں جو کسی درخت کے نیچے سائے میں بیٹھتا ہے پھر چلا جاتا ہے اور درخت چھوڑ جاتا ہے (ترمذی صاحب نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔"

(٤٨٧) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "یَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِیَاءِ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ"﴾ (رواه الترمذی وقال حدیث صحیح)

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فقیر لوگ جنت میں مال دار لوگوں سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے (ترمذی، اور انہوں نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔"

(٤٨٨) ﴿وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَیْنِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِطَّلَعْتُ فِی الْجَنَّةِ فَرَأَیْتُ أَکْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِی النَّارِ فَرَأَیْتُ أَکْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ﴾ (متفق علیه من روایة ابن عباس ورواه البخاری ایضاً من روایة عمران بن الحصین)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عباس اور عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: میں نے جنت کا مشاہدہ کیا تو میں نے اس میں اکثر فقراء کو دیکھا پھر میں نے جہنم میں جھانکا تو اس میں عورتوں کو زیادہ دیکھا (بخاری، مسلم) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، اور صرف بخاری عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں)۔"

(٤٨٩) ﴿وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قُمْتُ عَلٰی بَابِ الْجَنَّةِ فَکَانَ عَامَّةَ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاکِیْنُ، وَأَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ، غَیْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَبِهِمْ إِلَی النَّارِ﴾ (متفق علیه)

"والْجَدُّ" اَلْحَظُّ وَالْغِنٰی. وقد سبق بیان هذا الحدیث فی باب فضل الضَعَفَةِ.

ترجمہ: "حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اس میں اکثریت مسکینوں کی ہے اور مالدار لوگ روک دیئے گئے ہیں۔ البتہ دوزخیوں کو دوزخ کی طرف لے جانے کا حکم دیا گیا ہے (بخاری و مسلم)

"اَلْجَدُّ" مال و دولت۔ یہ حدیث دوزخیوں کی فضیلت کے باب میں گزر چکی ہے۔"

(٤٩٠) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَصْدَقُ کَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ کَلِمَةُ لَبِیْدٍ﴾

اَلا کُلُّ شَیءٍ مَا خَلاَ اللّٰهَ بَاطِلٌ: (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا نہایت سچا کلمہ جو لبید شاعر نے کہا: "خبردار ہر چیز اللہ کے سوا باطل ہے۔" (بخاری و مسلم)

(٥٦) بَابُ فَضْلِ الْجُوْعِ وَخُشُوْنَةِ الْعَيْشِ وَالْاِقْتِصَارِ عَلَى الْقَلِيْلِ مِنَ الْمَأْكُوْلِ وَالْمَشْرُوْبِ وَالْمَلْبُوْسِ وَغَيْرِهَا مِنْ حُظُوْظِ النَّفْسِ وَتَرْكِ الشَّهَوَاتِ

بھوکا رہنے، زہد کی زندگی بسر کرنے، کھانے پینے وغیرہ میں کم از کم پر اکتفا کرنے اور مرغوب چیزوں سے کنارہ کش رہنے کی فضیلت کا بیان

(١٧٣) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا اِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولٰئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا﴾ (سورہ مریم: ٥٩، ٦٠)

ترجمہ: ''ارشاد خداوندی ہے۔ نیک لوگوں کے بعد برے لوگ ان کے جانشین ہوں گے جنہوں نے نمازوں کو ضائع کیا خواہشات نفسانی کے پیچھے لگ گئے سو عنقریب ان کو ''غیًّا'' گمراہی کا عذاب ملے گا مگر جس نے توبہ کر لی اور ایمان لے آئے اور عمل صالح کئے، ایسے لوگ یقیناً جنت میں جائیں گے اور ان پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا۔''

(١٧٤) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يَالَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَا أُوْتِيَ قَارُوْنُ إِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ. وَقَالَ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِمَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا﴾ (سورة القصص: ٧٩، ٨٠)

ترجمہ: ''اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: ایک دن قارون (بڑی) آرائش کے ساتھ اپنی قوم کے سامنے نکلا، جو لوگ دنیا کی زندگی کے طالب تھے کہنے لگے کہ جیسا قارون کو ملا ہے کاش (ایسا ہی) ہمیں بھی ملے وہ تو بڑا صاحب نصیب ہے اور جن لوگوں کو علم دیا گیا تھا وہ کہنے لگے کہ تم پر افسوس مؤمنوں اور نیک کاروں کے لئے جو ثواب خدا کے ہاں تیار ہے وہ اس سے کہیں بہتر ہے۔''

(١٧٥) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ﴾ (سورة التكاثر: ٨)

ترجمہ: ''اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: پھر اس دن تم سے شکر گزاری نعمت کے بارے میں پوچھ ہوگی۔''

(١٧٦) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَاءُ لِمَنْ نُرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ يَصْلَاهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا﴾ (سورة الاسراء: ١٨)

ترجمہ: ''اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: جو شخص دنیاوی زندگی کا خواہش مند ہوا تو ہم اس میں سے جو چاہتے ہیں اور جسے چاہتے ہیں جلد دے دیتے ہیں پھر اس کے لئے جہنم کو مقرر کر رکھا ہے اس میں مذموم اور دھتکارا ہوا داخل ہوگا۔''

(٤٩١) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ خُبْزِ شَعِيْرٍ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ.﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کے گھر والوں نے جو کی روٹی بھی دو دن متواتر پیٹ بھر کر نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ ﷺ کا انتقال ہوگیا (بخاری و مسلم) ایک

وفی روایة: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ مِنْ طَعَامِ الْبُرِّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتّٰى قُبِضَ.

اور روایت میں آتا ہے آپ ﷺ کے گھر والوں نے جب سے وہ مدینے آئے تین دن متواتر گندم کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ ﷺ کی روح مبارک قبض کر لی گئی۔"

(٤٩٢) ﴿وَعَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ: وَاللّٰهِ يَابْنَ أُخْتِيْ إِنَّا كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهِلَالِ، ثُمَّ الْهِلَالِ، ثُمَّ الْهِلَالِ: ثَلَاثَةَ أَهِلَّةٍ فِيْ شَهْرَيْنِ، وَمَا أُوْقِدَ فِيْ أَبْيَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ. قُلْتُ: يَا خَالَةُ فَمَا كَانَ يُعِيْشُكُمْ؟ قَالَتْ: اَلْاَسْوَدَانِ: اَلتَّمْرُ وَالْمَاءُ، إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيْرَانٌ مِنَ الْاَنْصَارِ، وَكَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ وَكَانُوْا يُرْسِلُوْنَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَلْبَانِهَا فَيَسْقِيْنَا﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت عروہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا کرتی تھیں اے میرے بھانجے! اللہ! کی قسم بے شک ہم ایک چاند دیکھتے پھر دوسرا غرض دو ماہ میں تین چاند دیکھتے اس دوران آپ ﷺ کے کسی گھر میں آگ نہیں جلتی تھی، میں نے پوچھا خالہ جان پھر آپ کا گزارہ کس طرح ہوتا تھا؟ انہوں نے فرمایا دو سیاہ چیزوں پر، کھجور اور پانی۔ ہاں اتنی بات تھی کہ آپ ﷺ کے پڑوسی انصاری تھے جن کے پاس دودھ دینے والے جانور تھے وہ آپ ﷺ کی خدمت میں دودھ بھیج دیتے تھے وہ آپ ہمیں پلا دیتے تھے۔" (مسلم)

(٤٩٣) ﴿وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْمُقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ، فَدَعَوْهُ فَأَبٰى أَنْ يَّأْكُلَ، وَقَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ﴾ (رواه البخاری)

"مَصْلِيَّةٌ" بفتح المیم: ای: مَشْوِيَّةٌ.

ترجمہ: "حضرت ابوسعید مقبری حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ ایک قوم کے پاس سے گزرے جن کے سامنے بھنی ہوئی بکری رکھی ہوئی تھی، انہوں نے حضرت ابوہریرہ کو بھی دعوت دی لیکن انہوں نے اسے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ آپ ﷺ دنیا سے اس حال میں تشریف لے گئے کہ آپ نے جو کی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔" (بخاری)

مصلیة میم پر زبر کے ساتھ بمعنی بھنی ہوئی۔

(٤٩٤) ﴿وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمْ يَأْكُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خِوَانٍ حَتّٰى مَاتَ، وَمَا أَكَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتّٰى مَاتَ﴾ (رواه البخاری) وفی روایة لم: ولا رأى شَاةً سَمِيْطًا بِعَيْنِهِ قَطُّ.

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے چوکی یا میز پر کھانا نہیں کھایا اور نہ باریک آٹے کی چپاتی کھائی۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے (بخاری) بخاری کی دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے بھنی ہوئی بکری کبھی اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھی۔"

(٤٩٥) ﴿وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

ترجمہ: "حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَأُ بِهٖ بَطْنَهٗ﴾ (رواه مسلم)

"اَلدَّقَلُ تَمْرٌ رَدِیْءٌ.

(٤٩٦) ﴿وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلنَّقِيَّ مِنْ حِيْنَ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى، فَقِيْلَ لَهٗ هَلْ كَانَ لَكُمْ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَاخِلُ؟ قَالَ: مَا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْخَلاً مِنْ حِيْنَ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى، فَقِيْلَ لَهٗ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَأْكُلُوْنَ الشَّعِيْرَ غَيْرَ مَنْخُوْلٍ؟ قَالَ: كُنَّا نَطْحَنُهٗ وَنَنْفُخُهٗ، فَيَطِيْرُ مَا طَارَ، وَمَا بَقِيَ ثَرَّيْنَاهُ﴾ (رواه البخاری)

قَوْلُهٗ: "اَلنَّقِيُّ" هُوَ بِفَتْحِ النُّوْنِ وَكَسْرِ الْقَافِ وَتَشْدِيْدِ الْيَاءِ، وَهُوَ الْخُبْزُ الْحُوَّارِيّ، وَهُوَ: الدَّرْمَكُ، قَوْلُهٗ: "ثَرَّيْنَاهُ" هُوَ بِثَاءٍ مُثَلَّثَةٍ، ثُمَّ رَاءٍ مُشَدَّدَةٍ، ثُمَّ يَاءٍ مُثَنَّاةٍ مِنْ تَحْتٍ ثُمَّ نُوْنٍ أي: بَلَّلْنَاهُ وَعَجَنَّاهُ.

(٤٩٧) ﴿وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ، فَإِذَا هُوَ بِأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ: "مَا أَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوْتِكُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ"؟ قَالاَ: اَلْجُوْعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: "وَأَنَا، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، لَأَخْرَجَنِيَ الَّذِيْ أَخْرَجَكُمَا قُوْمَا" فَقَامَا مَعَهٗ، فَأَتٰى رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَإِذَا هُوَ لَيْسَ فِيْ بَيْتِهٖ فَلَمَّا رَأَتْهُ الْمَرْأَةُ قَالَتْ: مَرْحَبًا وَأَهْلًا. فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

میں نے تمہارے نبی کریم ﷺ کو اس حال میں دیکھا کہ ردی کھجور بھی اتنی مقدار میں آپ ﷺ کو میسر نہ تھی جس سے آپ ﷺ اپنا پیٹ بھر لیتے۔ "اَلدَّقَلُ" ردی کھجور، ادنیٰ قسم کی کھجور۔"

ترجمہ: "حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کو اللہ نے نبی بنایا پھر وفات تک آپ نے میدے کے آٹے کی روٹی نہیں دیکھی ان سے پوچھا گیا آپ لوگوں کے پاس آپ ﷺ کے زمانے میں چھلنیاں نہیں ہوتی تھیں؟ انہوں نے جواب دیا رسول اللہ ﷺ نے اپنی نبوت سے اپنی وفات تک چھلنی نہیں دیکھی پھر ان سے پوچھا گیا آپ لوگ بغیر چھنے ہوئے جو کی روٹی کیسے کھاتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا ہم جو کو پیتے پھر اس میں پھونک مارتے پس اس سے جو اڑتا وہ اڑ جاتا اور جو باقی رہتا اسے ہم گوندھ لیتے۔" (بخاری)

النقی: نون پر زبر، قاف پر زیر یا مشدد۔ میدے کی روٹی۔
"ثرینا" ثا پھر را مشدد پھر یا اور نون بمعنی اسے بھگوتے اور پھر آٹا گوندھ لیتے۔

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن یا ایک رات آپ ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے تو وہاں حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی موجود تھے آپ ﷺ نے پوچھا کہ اس وقت تم لوگوں کو تمہارے گھروں سے کس چیز نے نکالا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا یا رسول اللہ! بھوک نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اور مجھے بھی "قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میری جان ہے" اسی چیز نے نکالا ہے جس نے تم دونوں کو گھر سے نکالا ہے۔ پس وہ دونوں آپ ﷺ کے ساتھ چلے۔ پس ایک انصاری صحابی کے گھر پہنچے لیکن وہ گھر پر موجود نہ تھے جب ان کی بیوی نے آپ کو دیکھا تو

وَسَلَّمَ: "أَيْنَ فُلَانٌ"؟ قَالَتْ: ذَهَبَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا الْمَاءَ، إِذْ جَاءَ الْاَنْصَارِيُّ، فَنَظَرَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَصَاحِبَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، مَا أَحَدٌ الْيَوْمَ أَكْرَمَ أَضْيَافًا مِنِّيْ. فَانْطَلَقَ فَجَائَهُمْ بِعِذْقٍ فِيْهِ بُسْرٌ وَ تَمْرٌ وَرُطَبٌ، فَقَالَ: كُلُوْا، وَأَخَذَ الْمُدْيَةَ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِيَّاكَ وَالْحَلُوْبَ" فَذَبَحَ لَهُمْ، فَأَكَلُوْا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذٰلِكَ الْعِذْقِ وَشَرِبُوْا. فَلَمَّا أَنْ شَبِعُوْا وَرَوُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: "وَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتُسْأَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيْمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمُ الْجُوْعُ، ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰى أَصَابَكُمْ هٰذَا النَّعِيْمُ﴾ (رواہ مسلم)

قوله: "يَسْتَعْذِبُ" أيْ يَطْلُبُ الْمَاءَ الْعَذْبَ، وَ "الْعِذْقُ" بكسر العين وإسكان الذال المعجمة: وهو الْكِبَاسَةُ، وَهِيَ الْغُصْنُ، وَ "الْمُدْيَةُ" بضم الميم وكسرها: هِيَ السِّكِّيْنُ وَ "الْحَلُوْبُ" ذَاتُ اللَّبَنِ. وَالسُّؤَالُ عَنْ هٰذَا النَّعِيْمِ سُؤَالُ تَعْدِيْدِ النِّعَمِ لا سُؤَالُ تَوْبِيْخٍ وَتَعْذِيْبٍ. وَاللّٰهُ أَعْلَمُ. وَهٰذَا الْاَنْصَارِيُّ الَّذِيْ أَتَوْهُ هُوَ أَبُوْ الْهَيْثَمِ بْنُ التَّيِّهَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، كَذَا جَاءَ مُبَيَّنًا فِي رواية الترمذي وغيره.

(٤٩٨) ﴿وَعَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ: خَطَبَنَا عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ، وَكَانَ أَمِيْرًا عَلَى الْبَصْرَةِ، فَحَمِدَاللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ آذَنَتْ بِصُرْمٍ، وَ وَلَّتْ حَذَّاءَ، وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا إِلَّا

خوش آمدید کہا آپ ﷺ نے پوچھا کہ فلاں انصاری صحابی ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ ہمارے لئے میٹھا پانی لینے گئے ہیں، اتنے میں وہ انصاری بھی آ گئے، ان انصاری نے آپ ﷺ اور آپ کے دونوں ساتھیوں کو دیکھ فرمایا الحمد للہ! آج مجھ سے زیادہ کوئی شخص معزز اور مکرم ومہمان والا نہیں ہے اتنا کہا اور چلے گئے۔ کھجور کا ایک توشہ لے آئے جس میں گدری اور خشک اور تر کھجوریں تھیں انہوں نے کہا کہ کھائیں اور خود انہوں نے چھری لی آپ ﷺ نے فرمایا دودھ دینے والی بکری کو ذبح مت کرنا پس انہوں نے ایک بکری ذبح کی ان سب نے بکری کا گوشت اور کھجوریں کھائیں اور پانی پیا پس جب شکم سیر ہو گئے تو آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے قیامت کے دن ضرور تم سے ان نعمتوں کے بارے میں سوال ہوگا۔ تم کو تمہارے گھروں سے بھوک نے نکالا پھر تم اپنے گھروں کو واپس نہیں لوٹے یہاں تک کہ تمہیں یہ نعمتیں حاصل ہوگئیں۔ "یستعذب" میٹھا پانی لینے گئے۔ "العذق" عین کے زیر دال ساکن بمعنی ٹہنی، شاخ۔ "المدیة" میم پر پیش اور زیر دونوں طرح پڑھنا صحیح ہے بمعنی چھری۔ "الحلوب" بمعنی دودھ والا جانور، ان نعمتوں کے بارے میں سوال ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ پاک ان کو اپنی نعمتیں گنوائے گا ورنہ یہ سوال توبیخ اور عذاب کے انداز کا نہیں ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ جس انصاری صحابی کے پاس آپ ﷺ اور آپ کے دونوں ساتھی تشریف لے گئے ان کا نام ابوالہیثم بن التیہان ہے یہی ترمذی وغیرہ کی روایت میں صراحتاً مذکور ہے۔"

ترجمہ: "حضرت خالد بن عمیر عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں عتبہ بن غزوان نے خطبہ دیا اور یہ (اس وقت) بصرہ کے گورنر (امیر) تھے انہوں نے اللہ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا اما بعد: پس تحقیق دنیا ختم ہونے کا اعلان کر رہی ہے اور بڑی تیزی کے ساتھ منہ

صُبَابَةٌ كَصُبَابَةِ الْاِنَاءِ يَتَصَابُّهَا صَاحِبُهَا، وَاِنَّكُمْ مُنْتَقِلُوْنَ مِنْهَا اِلَى دَارٍ لاَ زَوَالَ لَهَا، فَانْتَقِلُوْا بِخَيْرِ مَا بِحَضْرَتِكُمْ، فَإِنَّهُ قَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ الْحَجَرَ يُلْقٰى مِنْ شَفِيْرِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِى فِيْهَا سَبْعِيْنَ عَامًا، لَايُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا، وَاللّٰهِ لَتُمْلَانَّ ...... أَفَعَجِبْتُمْ! وَلَقَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَا عَيْنِ مِنْ مَصَارِيْعِ الْجَنَّةِ مَسِيْرَةُ أَرْبَعِيْنَ عَامًا وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَيْهِ يَوْمٌ وَهُوَ كَظِيْظٌ مِنَ الزِّحَامِ، وَلَقَدْ رَأَيْتُنِى سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ، حَتّٰى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا، فَالْتَقَطْتُ بُرْدَةً فَشَقَقْتُهَا بَيْنِىْ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ، فَاتَّزَرْتُ بِنِصْفِهَا، وَاتَّزَرَ سَعْدٌ بِنِصْفِهَا، فَمَا أُصْبَحَ الْيَوْمَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا أَصْبَحَ أَمِيْرًا عَلٰى مِصْرٍ مِّنَ الْاَمْصَارِ. وَاِنِّىْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ أَنْ أَكُوْنَ فِىْ نَفْسِىْ عَظِيْمًا، وَعِنْدَاللّٰهِ صَغِيْرًا﴾ (رواه مسلم)

قوله: "آذنت" هو بمد الالف، أى: أعلمت وقوله: "بصرم": هو بضم الصاد. أى: بانقطاعها وفنائها وقوله: "وولت حذاء" هو بحاء مهملة مفتوحة، ثم ذال معجمة مشددة، ثم الف ممدودة، اى سريعة و "الصبابة" بضم الصاد المهملة: وهى البقية اليسيرة: وقوله: "يتصابها" هو بتشديد الباء قبل الهاء، اى: يجمعها. و "الكظيظ" الكثير الممتلىء. وقوله: "قرحت" هو بفتح القاف وكسر الراء، اى: صارت فيها قروح.

(٤٩٩) ﴿وَعَنْ أَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَخْرَجَتْ لَنَا عَائِشَةُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا

پھیر کر بھاگ رہی ہے اور دنیا سے صرف اتنا حصہ باقی ہے جتنا کہ برتن کے نچلے حصے میں پانی رہ جاتا ہے جس کو وہ پیتا ہے۔ بے شک تم کو اس دنیا سے ایسے گھر کی طرف جانا ہے جو کبھی فنا نہیں ہوگا پس جو چیز تمہارے پاس بہتر ہے اس کو لے کر اس جہاں کی طرف منتقل ہو اس لئے کہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ جہنم کے کنارے سے پتھر پھینکا جائے گا اور وہ جہنم کی گہرائی تک نہیں پہنچ سکے گا۔ اللہ کی قسم! جہنم کو بھرا جائے گا کیا تمہیں اس پر کچھ تعجب ہے اور ہمیں بتایا گیا ہے کہ جنت کے دروازوں کے دو کواڑوں کے درمیان ۴۰ سال کی مسافت کے بقدر فراخی ہوگی لیکن اس پر بھی ایک دن ایسا آئے گا جب وہ لوگوں کی بھیڑ سے بھرا ہوا ہوگا۔ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات آدمیوں میں سے ساتواں تھا، ہماری خوراک صرف پتے تھے اس کو کھاتے ہوئے ہماری باچھیں زخمی ہوگئیں۔ مجھ کو ایک چادر مل گئی اور اس کو اپنے اور سعد بن مالک کے درمیان نصف نصف کر دیا آدھے حصے کے ساتھ میں نے تہہ بند بنالیا اور دوسرے نصف کا سعد بن مالک نے تہہ بند بنالیا۔ لیکن آج ہم میں سے ہر آدمی کسی نہ کسی شہر کا گورنر ہے اور میں اللہ پاک کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں اپنے آپ کو بڑا آدمی سمجھوں جب کہ اللہ کے ہاں حقیر ہوں۔''

"اذنت" الف پر مد۔ اعلان کیا، آگاہ کیا "صرم" صاد پر پیش فنا اور ختم ہونا دنیا کا۔ "وولت حذاء" حا پر زبر دال پر شد پھر لمبا الف بمعنی تیزی سے۔ "الصبابة" صاد پر پیش بمعنی بچا ہوا، تھوڑا سا حصہ۔ "یتصابها" ہاء سے پہلے بائے مشدد اسے پیتا جمع کرتا ہے۔ "الكظيظ" بہت بھرا ہوا۔ "قرحت" قاف پر زبر را پر زیر بمعنی اس میں زخم ہوگئے۔

ترجمہ: ''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ہمیں (اوپر لینے والی) چادر (اور

كِسَاءً وَإِزَارًا غَلِيظًا قَالَتْ: قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَيْنِ﴾ (متفق عليه)

(٥٠٠) ﴿وَعَنْ سَعْدِبْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنِّيْ لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَىٰ بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَلَقَدْ كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ، وَهٰذَا السَّمُرُ حَتّٰى إِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَالَهُ خَلَطٌ﴾ (متفق عليه)

"الحبلة" بضم الحاء المهملة واسكان الباء الموحة: وهي والسمر، نوعان معروفان من شجر البادية.

(٥٠١) ﴿وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا﴾ (متفق عليه)

قَالَ اَهْلُ اللُّغَةِ وَالْغَرِيْبِ: مَعْنٰى "قُوْتًا" أَيْ: مَا يَسُدُّ الرَّمَقَ.

(٥٠٢) ﴿وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ إِلَّا هُوَ، إِنْ كُنْتُ لَا عَتِمُد بِكَبِدِيْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْجُوْعِ، وَإِنْ كُنْتُ لَاشُدُّ الْحَجَرَ عَلٰى بَطْنِيْ مِنَ الْجُوْعِ. وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلٰى طَرِيْقِهِمُ الَّذِيْ يَخْرُجُوْنَ مِنْهُ، فَمَرَّبِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَبَسَّمَ حِيْنَ رَاٰنِيْ، وَعَرَفَ مَا فِيْ وَجْهِيْ وَمَا فِيْ نَفْسِيْ، ثُمَّ قَالَ: "أَبَا هِرٍّ" قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: "اِلْحَقْ" وَمَضٰى فَاتَّبَعْتُهُ، فَدَخَلَ فَاسْتَأْذَنَ، فَأَذِنَ لِيْ فَدَخَلْتُ فَوَجَدَ لَبَنًا فِيْ قَدَحٍ فَقَالَ: "مِنْ أَيْنَ هٰذَا

نیچے لینے والی) موٹی چادر نکال کر دکھائی اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ان دو چادروں میں ہوئی۔" (بخاری و مسلم)

ترجمہ: "حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں میں پہلا عرب آدمی ہوں جس نے اللہ کے راستے میں تیراندازی کی اور ہم آپ ﷺ کے ساتھ جہاد کرتے تھے اور ہمارا یہ حال تھا کہ ہمارے پاس کھانے کے لئے جنگلی درخت اور کیکر کے پتوں کے علاوہ کچھ نہ ہوتا تھا یہاں تک کہ ہم بکری کی مینگنیوں کی طرح قضا حاجت کرتے اس میں لیس اور مادہ نہ ہوتا۔"

الحبلة حاء پر پیش اور باء ساکن یہ اور سمر (کیکر) یہ دونوں جنگل کے مشہور دو درخت ہیں۔

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! محمد کے گھر والوں کو صرف اتنی روزی دے جس سے جسم و روح کا تعلق برقرار رہے یعنی بقدر کفایت۔ اہل لغت کہتے ہیں کہ "قوتاً" کا معنی اتنی خوراک جس سے بھوک مٹ جائے (یعنی نہ بہت زیادہ اور نہ بالکل کم)۔"

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ بے شک میں بھوک کی شدت سے اپنے پیٹ کو زمین پر ٹیک دیتا تھا اور (اسی طرح بعض دفعہ) بھوک کی شدت سے میں اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا تھا۔ ایک روز میں اس راستے پر بیٹھ گیا جہاں سے لوگ گزرتے تھے چنانچہ میرے پاس سے نبی ﷺ گزرے۔ تو آپ ﷺ نے جس وقت مجھے دیکھا آپ ﷺ مسکرائے اور میرے چہرے اور دل کی کیفیت کو جان گئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، ابوہریرہ! میں نے کہا، حاضر یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا ساتھ آؤ! اور آپ ﷺ چل پڑے میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے ہولیا۔ آپ ﷺ گھر کے اندر تشریف لے گئے۔ میں

اللَّبَنُ" قَالُوْ: أَهْدَاهُ لَکَ فُلاَنٌ: أَوْ فُلاَنَةٌ، قَالَ: "أَبَاهِرٍّ" قُلْتُ: لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: "اِلْحَقْ إِلَی أَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ لِیْ" قَالَ: وَأَهْلُ الصُّفَّةِ أَضْیَافُ الْإِسْلَامِ، لَا یَأْوُوْنَ عَلٰی أَهْلٍ وَلاَ مَالٍ، وَلَا عَلٰی أَحَدٍ، وَکَانَ إِذَا أَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا إِلَیْهِمْ، وَلَمْ یَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَیْئًا، وَإِذَا أَتَتْهُ هَدِیَّةٌ أَرْسَلَ إِلَیْهِمْ، وَأَصَابَ مِنْهَا وَأَشْرَکَهُمْ فِیْهَا، فَسَاءَ نِیْ ذٰلِکَ فَقُلْتُ: وَمَا هٰذَا اللَّبَنُ فِیْ أَهْلِ الصُّفَّةِ! کُنْتُ أَحَقَّ أَنْ أُصِیْبَ مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ شَرْبَةً أَتَقَوّٰی بِهَا، فَإِذَا جَاؤُوْا وَأَمَرَنِیْ فَکُنْتُ أَنَا أُعْطِیْهِمْ، وَمَا عَسٰی أَنْ یَّبْلُغَنِیْ مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ، وَلَمْ یَکُنْ مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَطَاعَةِ رَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بُدٌّ، فَأَتَیْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ، فَأَقْبَلُوْا وَاسْتَأْذَنُوْا، فَأَذِنَ لَهُمْ وَأَخَذُوْا مَجَالِسَهُمْ مِنَ الْبَیْتِ قَالَ: "یَا أَبَا هِرٍّ" قُلْتُ: لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: "خُذْ فَأَعْطِهِمْ" قَالَ: فَأَخَذْتُ الْقَدَحَ، فَجَعَلْتُ أُعْطِیْهِ الرَّجُلَ فَیَشْرَبُ حَتّٰی یَرْوٰی، ثُمَّ یَرُدُّ عَلَیَّ الْقَدَحَ، فَأُعْطِیْهِ الرَّجُلَ فَیَشْرَبُ حَتّٰی یَرْوٰی ثُمَّ یَرُدُّ عَلَیَّ الْقَدَحَ، فَیَشْرَبُ حَتّٰی یَرْوٰی ثُمَّ یَرُدُّ عَلَیَّ الْقَدَحَ حَتّٰی انْتَهَیْتُ إِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْرَوِیَ الْقَوْمُ کُلُّهُمْ، فَأَخَذَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلٰی یَدِهٖ فَنَظَرَ إِلَیَّ فَتَبَسَّمَ، فَقَالَ: "أَبَا هِرٍّ" قُلْتُ: لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: "بَقِیْتُ أَنَا وَأَنْتَ" قُلْتُ صَدَقْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اُقْعُدْ فَاشْرَبْ فَقَعَدْتُ فَشَرِبْتُ، فَقَالَ: "اِشْرَبْ" فَشَرِبْتُ، فَمَازَالَ یَقُوْلُ: "اِشْرَبْ" حَتّٰی قُلْتُ: لاَ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ

نے اجازت طلب کی تو مجھے بھی اجازت مرحمت فرما دی اور میں بھی اندر چلا گیا، وہاں آپ ﷺ نے دودھ کا ایک پیالہ پایا، دریافت فرمایا یہ دودھ کہاں سے آیا؟ گھر والوں نے کہا فلاں مرد یا فلاں عورت نے آپ ﷺ کے لئے ہدیہ بھیجا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابوہریرہ میں نے کہا، یا رسول اللہ! (فرمایئے) حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا، اہل صفہ کے پاس جاؤ اور ان کو میرے پاس بلا لاؤ۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں اہل صفہ (درس گاہ نبوی کے طلباء) اسلام کے مہمان تھے۔ ان کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا، گھر بار تھا نہ کوئی مال اور نہ کسی اور کا سہارا۔ جب کبھی نبی کریم ﷺ کے پاس صدقے کی کوئی چیز آتی تو آپ ﷺ ان کی طرف بھیج دیتے۔ آپ ﷺ خود اس میں سے کچھ نہ لیتے اور جب آپ ﷺ کے پاس کوئی ہدیہ آتا تو آپ ﷺ ان کو بلا بھیجتے اور خود بھی اسے استعمال فرماتے اوران کو بھی اس میں شریک فرماتے (چنانچہ اپنی اس عادت مبارکہ کے مطابق جب آپ ﷺ نے فرمایا اہل صفہ کو بلا لاؤ) تو آپ ﷺ کی یہ بات مجھے ناگوار سی گزری (کہ ایک پیالہ دودھ ہے اور میں بھوک کی شدت سے نڈھال ہوں اور آپ ﷺ مجھے پلانے کے بجائے فرمارہے ہیں کہ اہل صفہ کو بلا لاؤ) میں نے (دل میں) کہا، اس دودھ سے اہل صفہ کا کیا بنے گا؟ میں اس بات کا زیادہ حق دار ہوں کہ میں اتنا پی لوں جس سے میں طاقت حاصل کرلوں۔ پس جب وہ آئیں گے تو آپ ﷺ مجھے ہی حکم دیں گے کہ میں انہیں دوں، اور مجھے امید نہیں کہ اس دودھ کا کچھ حصہ مجھے بھی ملے۔ لیکن اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے بغیر چارہ نہیں۔ چنانچہ (آپ ﷺ کے فرمان کے مطابق) میں ان (اہل صفہ رضوان اللہ علیہم اجمعین) کے پاس آیا اور ان کو بلایا، پس وہ سب آئے اور اندر داخل ہونے کی اجازت مانگی۔ آپ ﷺ نے انہیں اجازت دے دی اور وہ گھر میں اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا، اے ابوہریرہ! میں نے کہا حاضر ہوں یا رسول

بِالْحَقِّ مَا أَجِدُ لَهُ مَسْلَكًا! قَالَ: "فَأَرِنِيْ" فَأَعْطَيْتُهُ الْقَدَحَ، فَحَمِدَاللّٰهَ تَعَالٰى، وَسَمّٰى وَشَرِبَ الْفَضْلَةَ﴾ (رواه البخاری)

اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا، یہ پیالہ پکڑو اور ان کو (باری باری) پیش کرو۔ پس میں نے پیالہ لیا اور ایک ایک آدمی کو دینے لگا۔ ایک کو دیتا، پس وہ پیتا یہاں تک کہ سیراب ہو جاتا، پھر وہ پیالہ مجھے لوٹا دیتا میں وہ دوسرے کو دے دیتا پس وہ پیتا حتیٰ کہ میں نبی ﷺ تک پہنچ گیا اور سب لوگ پی کر سیراب ہو چکے تھے۔ آپ ﷺ نے پیالہ پکڑا اور اسے اپنے ہاتھ پر رکھا اور پھر میری طرف دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا، اے ابوہریرہ! میں نے کہا حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا، بیٹھ جاؤ اور پیو، چنانچہ میں بیٹھ گیا اور دودھ پیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا (اور) پیو! میں نے پھر پیا۔ پھر آپ ﷺ یہی فرماتے رہے، پیو! اور میں پیتا رہا یہاں تک کہ میں نے کہا، قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا، اب میں کوئی گنجائش اس کے لئے اپنے اندر نہیں پاتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اچھا مجھے دکھاؤ چنانچہ وہ پیالہ میں نے آپ ﷺ کو دے دیا پس آپ ﷺ نے اللہ کی حمد کی اور اس کا نام لیا اور (سب کا) بچا دودھ پی لیا۔" (بخاری)

(۵۰۳) ﴿وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنِيْ وَإِنِّيْ لَأَخِرُّ فِيْمَا بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِلٰى حُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَغْشِيًّا عَلَيَّ، فَيَجِيْءُ الْجَائِيْ، فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلٰى عُنُقِيْ وَيَرٰى أَنِّيْ مَجْنُوْنٌ وَمَا بِيَ مِنْ جُنُوْنٍ مَابِيَ اِلَّا الْجُوْعُ﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: "محمد بن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرا یہ حال ہوتا کہ منبر رسول اللہ ﷺ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے کے درمیان بے ہوش ہو کر گر جاتا پس چلنے والا آدمی میری گردن پر پاؤں رکھتا یہ سمجھتے ہوئے کہ مجھے جنون ہے حالانکہ مجھے جنون نہ ہوتا صرف بھوک ہوتی تھی۔"

(۵۰٤) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَدِرْعُهُ مَرْهُوْنَةٌ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ فِيْ ثَلَاثِيْنَ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کی وفات اس حال میں ہوئی آپ کی درع ایک یہودی کے پاس ۳۰ صاع کے بدلے میں گروی رکھی ہوئی تھی۔" (بخاری ومسلم)

(۵۰۵) ﴿وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَهَنَ

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعَهُ بِشَعِيْرٍ، وَمَشَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيْرٍ، وَإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ، وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: "وَمَا أَصْبَحَ لِآلِ مُحَمَّدٍ صَاعٌ وَلَا أَمْسٰى" وَإِنَّهُمْ لَتِسْعَةُ أَبْيَاتٍ﴾ (رواه البخاری)

"اَلْإِهَالَةُ" بكسر الهمزة: الشحم الذائب. و "السنخة" بالنون والخاء المعجمة، وهی: المتغيرة.

(٥٠٦) ﴿وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ سَبْعِيْنَ مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ، مَامِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ، إِمَّا إِزَارٌ وَإِمَّا كِسَاءٌ، قَدْ رَبَطُوْا فِيْ أَعْنَاقِهِمْ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ، فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهٖ كَرَاهِيَةَ أَنْ تُرٰى عَوْرَتُهٗ﴾ (رواه البخاری)

(٥٠٧) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهٗ لِيْفٌ﴾ (رواه البخاری)

(٥٠٨) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَدْبَرَ الْأَنْصَارِيُّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَاأَخَا الْأَنْصَارِ، كَيْفَ أَخِيْ سَعْدُ بْنُ عِبَادَةَ؟ فَقَالَ: صَالِحٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ يَعُوْدُهٗ مِنْكُمْ؟" فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهٗ، وَنَحْنُ بِضْعَةَ عَشَرَ مَا عَلَيْنَا نِعَالٌ وَلَا خِفَافٌ، وَلَا قَلَانِسُ، وَلَا قُمُصٌ، نَمْشِيْ فِيْ تِلْكَ السِّبَاخِ، حَتّٰى جِئْنَاهُ فَاسْتَأْخَرَ قَوْمُهٗ مِنْ حَوْلِهٖ حَتّٰى دَنَا

ﷺ نے اپنی ذرہ جو کے بدلے گروی رکھی اور میں آپ کے پاس جو کی روٹی اور پگھلی ہوئی چربی جس میں کچھ تغیر آ چکا تھا لے کر گیا اور میں نے آپ کی زبان مبارک سے فرماتے ہوئے سنا کہ محمد ﷺ کے گھر والوں کے پاس صبح اور شام کو ایک صاع خوراک بھی نہ ہوتی حالانکہ وہ نو گھر تھے۔"

"اھالة" ہمزہ پر زیر بمعنی پگھلی ہوئی چربی۔ "السنخة" نون اور خا کے ساتھ۔ جس میں تغیر آ چکا ہو۔

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ستر اصحاب الصفہ کو دیکھا ان میں سے کسی کے پاس اوپر نیچے کے لئے پورا کپڑا نہیں تھا یا صرف تہبند یا ایک چادر جس کو انہوں نے اپنی گردنوں میں باندھ رکھا تھا۔ بعض تہبند نصف پنڈلی تک پہنچتے اور بعض ٹخنوں تک پہنچتے تھے۔ پس وہ اپنے ہاتھ کے ساتھ اپنے تہبند کو سہلاتا رہتا تاکہ اس کی شرم گاہ ظاہر نہ ہو جائے۔"

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا بستر چمڑے کا تھا جس میں کھجور کی چھال اور پتے تھے۔" (بخاری)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک انصاری آدمی آیا اور آپ ﷺ کو سلام کیا پھر واپس چلا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے انصاری! میرے بھائی سعد بن عبادہ کا کیا حال ہے؟ اس نے بیان کیا کہ وہ ٹھیک ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی اس کی بیمار پرسی کرنا چاہتا ہے؟ اتنی بات کہہ کر آپ ﷺ کھڑے ہو گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ اس وقت ہم کچھ اوپر دس آدمی تھے نہ ہمارے پاؤں میں جوتیاں تھیں نہ موزے اور نہ سروں پر ٹوپیاں تھیں اور نہ قمیص۔ ہم شور والی زمین پر پیدل چل رہے تھے یہاں تک کہ ہم حضرت سعد کے گھر پہنچے اس پر حضرت سعد کی قوم کے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ الَّذِيْنَ مَعَهُ﴾ (رواه مسلم)

لوگ اس کے اردگرد سے آگے پیچھے ہٹ گئے اور رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے رفقاء اس کے قریب ہو گئے۔"

(۵۰۹) ﴿وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: "خَيْرُكُمْ قَرْنِيْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ" قَالَ عِمْرَانُ: فَمَا أَدْرِيْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ أَوْثَلَاثًا "ثُمَّ يَكُوْنُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ، وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ، وَيَنْذِرُوْنَ وَلاَ يُوْفُوْنَ، وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو میرے زمانہ میں ہیں پھر وہ جو ان کے بعد آئیں گے (یعنی تابعین) پھر وہ جو ان کے بعد ہوں گے (تبع تابعین) حضرت عمران فرماتے ہیں: مجھے یاد نہیں کہ نبی کریم ﷺ نے یہ کلمہ دو بار فرمایا یا تین بار پھر ان کے بعد ایسے لوگ ہوں گے جو گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی کا مطالبہ نہیں ہوگا اور خیانت کریں گے اور انہیں امین نہیں سمجھا جائے گا اور نذر مانیں گے اور نذر کا ایفاء نہیں کریں گے اور ان میں موٹاپا ظاہر ہوگا۔" (بخاری و مسلم)

(۵۱۰) ﴿وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَابْنَ آدَمَ إِنَّكَ أَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَّكَ، وَاَنْ تُمْسِكَهُ شَرٌّلَّكَ، وَلاَ تُلَامُ عَلٰى كَفَافٍ، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ﴾ (رواه الترمذي وقال: حديث حسن صحيح)

ترجمہ: "حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے آدم کے بیٹے! اگر تو زائد مال خرچ کرے گا تو تیرے لئے بہتر ہے اور اگر تو اس کو روکے گا تو تیرے لئے بری بات ہے اور تجھے ملامت نہیں کی جائے گی بقدر ضرورت مال رکھنے پر اور ان لوگوں سے ابتدا کر جو تیرے اہل و عیال ہیں (ترمذی، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔"

(۵۱۱) ﴿وَعَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ مِحْصَنٍ الْاَنْصَارِيِّ الْخُطْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ آمِنًا فِيْ سِرْبِهٖ، مُعَافًى فِيْ جَسَدِهٖ عِنْدَهُ قُوْتُ يَوْمِهٖ، فَكَأَنَّمَا حِيْزَتْ لَهُ الدُّنْيَا بِحَذَا فِيْرِهَا﴾ (رواه الترمذي وقال: حديث حسن) "سِرْبِهٖ" بكسر السين المهملة، اى: نفسه، وقيل: قومه.

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن محصن انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو صبح کرے اس حال میں کہ اپنی جان کے لحاظ سے امن والا ہو اور اس کے جسم میں صحت موجود ہے اور اس کے پاس ایک دن کی خوراک موجود ہے تو گویا کہ تمام کی تمام دنیا اس کو دے دی گئی ہے۔ (ترمذی، یہ حدیث حسن ہے) "سربہ" سین کے زیر کے ساتھ اس کے معنی جان یا قوم کے ہیں۔"

(۵۱۲) ﴿وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص کامیاب ہو گیا جس

وَسَلَّمَ قَالَ: "قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ، وَكَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا، وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا آتَاهُ﴾ (رواه مسلم)

نے اسلام قبول کر لیا اور اس کا رزق ضرورت کے مطابق ہے اور اللہ پاک نے اس کو جو مال دیا ہے اس پر اسے قناعت کی نعمت سے نوازا۔" (مسلم)

(٥١٣) ﴿وَعَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "طُوْبٰى لِمَنْ هُدِيَ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَكَانَ عَيْشُهُ كِفَافًا وَقَنِعَ﴾ (رواه الترمذی وقال: حديث حسن صحيح)

ترجمہ: "حضرت ابو محمد فضالہ بن عبید الانصاری سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اس شخص کے لئے خوش خبری ہے جسے اسلام کی ہدایت دے دی گئی اور جس کی گزران بقدر کفایت ہو اور قناعت پر بسر ہو۔"

(٥١٤) ﴿وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيْتُ اللَّيَالِيَ الْمُتَتَابِعَةَ طَاوِيًا، وَأَهْلُهُ لَا يَجِدُوْنَ عَشَاءً، وَكَانَ أَكْثَرُ خُبْزِهِمْ خُبْزَ الشَّعِيْرِ﴾ (رواه الترمذی وقال: حديث حسن صحيح)

ترجمہ: "حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کئی کئی راتیں بھوکے رہتے، آپ کے اہل وعیال کے پاس بھی شام کا کھانا نہیں ہوتا تھا جب کہ عام طور پر ان کی خوراک جو کی روٹی ہوا کرتی تھی۔ (ترمذی، اور یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔"

(٥١٥) ﴿وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلّٰى بِالنَّاسِ، يَخِرُّ رِجَالٌ مِنْ قَامَتِهِمْ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الْخَصَاصَةِ وَهُمْ أَصْحَابُ الصُّفَّةِ حَتّٰى يَقُوْلَ الْاَعْرَابُ: هٰؤُلَاءِ مَجَانِيْنُ، فَإِذَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ "لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَالَكُمْ عِنْدَاللّٰهِ تَعَالٰى، لَاَحْبَبْتُمْ أَنْ تَزْدَادُوْا فَاقَةً وَحَاجَةً﴾ (رواه الترمذی، وقال: حديث صحيح)

"الخصاصة": الفاقة والجوع الشديد.

ترجمہ: "حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب لوگوں کو نماز پڑھاتے تو صف میں کھڑے بعض لوگ بھوک کی شدت سے گر پڑتے تھے اور یہ اصحاب صفہ تھے یہاں تک کہ دیہاتی لوگ کہتے کہ یہ پاگل ہیں۔ پس جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوتے تو ان کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے کہ اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ اللہ جل شانہ کے ہاں تمہارے لئے کیا ہے تو تم اس بات کو پسند کرو کہ تم اس سے زیادہ حاجت اور فاقے میں مبتلا ہو (ترمذی، یہ حدیث صحیح ہے)۔"

"خصاصة" فاقے اور بھوک کو کہتے ہیں۔

(٥١٦) ﴿وَعَنْ أَبِي كَرِيْمَةَ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَا مَلَأَ آدَمِيٌّ

ترجمہ: "حضرت ابو کریمہ مقداد بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے فرماتے تھے کہ کوئی آدمی کسی برتن کو نہیں بھرتا جو پیٹ کے برتن سے برا ہو، انسان

وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ، بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ أُكُلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهُ، فَإِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ، فَثُلُثٌ لِطَعَامِهِ، وَثُلُثٌ لِشَرَابِهِ، وَثُلُثٌ لِنَفْسِهِ﴾ (رواه الترمذی وقال حديث حسن) "أُكُلَات" أی: لقم.

(۵۱۷) ﴿وَعَنْ أَبِى أُمَامَةَ إِيَاسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِيِّ الْحَارِثِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: ذَكَرَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عِنْدَهُ الدُّنْيَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَلَا تَسْمَعُوْنَ؟ أَلَا تَسْمَعُوْنَ؟ إِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِيْمَانِ، إِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِيْمَانِ" يَعْنِى اَلتَّقَحُّلَ﴾ (رواه ابوداود)

"اَلْبَذَاذَةُ" بالباء الموحدة والذالين المعجمتين، وهى رَثَاثَةُ الْهَيْئَةِ، وَتَرْكُ فَاخِرِ اللِّبَاسِ، وَأَمَّا "التَّقَحُّلُ" فبالقاف والحاء، قال أهل اللغة: اَلْمُتَقَحِّلُ: هُوَ الرَّجُلُ الْيَابِسُ الْجِلْدِ مِنْ خُشُوْنَةِ الْعَيْشِ، وَتَرْكِ التَّرَفُّهِ.

(۵۱۸) ﴿وَعَنْ أَبِىْ عَبْدِاللّٰهِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَمَّرَ عَلَيْنَا أَبَا عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، نَتَلَقَّى عِيْرًا لِقُرَيْشٍ وَزَوَّدَنَا جِرَابًا مِنْ تَمْرٍ لَمْ يَجِدْ لَنَا غَيْرَهُ، فَكَانَ أَبُوْعُبَيْدَةَ يُعْطِيْنَا تَمْرَةً تَمْرَةً، قِيْلَ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ بِهَا؟ قَالَ: نَمَصُّهَا كَمَا يَمَصُّ الصَّبِيُّ، ثُمَّ نَشْرَبُ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاءِ، فَتَكْفِيْنَا يَوْمَنَا إِلَى اللَّيْلِ، وَكُنَّا نَضْرِبُ بِعِصِيِّنَا الْخَبَطَ، ثُمَّ نَبُلُّهُ بِالْمَاءِ فَنَأْكُلُهُ قَالَ: وَانْطَلَقْنَا عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ، فَرُفِعَ لَنَا عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ كَهَيْئَةِ الْكَثِيْبِ

کے لئے چند لقمہ کفایت کر سکتے ہیں جو اس کی پیٹھ کو سیدھا رکھ سکتا ہے لیکن اگر زیادہ کھانا ضروری ہے تو پیٹ کا ایک تہائی کھانے کے لئے، ایک تہائی پینے کے لئے اور ایک تہائی سانس لینے کے لئے۔ (ترمذی) یہ حدیث حسن ہے۔ "اکلات" "ای لقم" چند لقمے۔"

ترجمہ: "حضرت ابوامامہ ایاس بن ثعلبہ انصاری حارثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کے صحابہ نے ایک دن آپ کے سامنے دنیا کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم سنتے نہیں ہو؟ کیا تم جانتے نہیں ہو کہ عیش و عشرت کو چھوڑ کر زاہدانہ زندگی بسر کرنا ایمان میں سے ہے یقیناً سادگی ایمان کا حصہ ہے اس سے مراد آپ ﷺ کی تکلّفات اور زیب و زینت کی چیزوں کا ترک ہے۔"

"البذاذة" باء اور ذال کے ساتھ اس کا معنی ہے انسان کی ظاہری حالت کا اچھا نہ ہونا اور عمدہ قیمتی پوشاک سے اجتناب کرنا۔ "تقحل" قاف اور حا کے ساتھ اہل لغت کے نزدیک متقحل وہ شخص ہے جس کی جلد، روکھی سوکھی کھانے، اور عیش و راحت کی زندگی سے گریز کی وجہ سے جھریوں والی اور خشک ہو جائے۔

ترجمہ: "حضرت جابر بن عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ہمیں بھیجا اور حضرت ابوعبیدہؓ کو ہمارا امیر بنایا کہ ہم قریش کے ایک قافلے کا تعاقب کریں اور زاد راہ کے طور پر آپ ﷺ نے کھجور کا ایک تھیلہ ہمیں دیا، اس کے علاوہ آپ کو کچھ اور میسر نہیں آیا (ورنہ آپ ﷺ ہمیں ضرور دیتے) پس حضرت ابوعبیدہ ہمیں ایک ایک کھجور دیتے، ان سے پوچھا گیا کہ آپ لوگ اس پر کیسے گزارہ کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہم اسے اس طرح چوستے جیسے بچہ چوستا ہے پھر اس پر ہم پانی پی لیتے۔ پس ہمیں پورے دن و رات تک کافی ہو جاتا (یعنی ایک کھجور اور پانی ایک دن اور رات کی خوراک ہوتی) اور ہم اپنی لاٹھیوں سے درختوں کے پتے جھاڑتے، پھر انہیں پانی میں تر

الصَّخْمِ، فَأَتَيْنَاهُ فَإِذَا هِيَ دَابَّةٌ تُدْعَى الْعَنْبَرُ، فَقَالَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ: مَيْتَةٌ، ثُمَّ قَالَ: لَا بَلْ نَحْنُ رُسُلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَقَدِ اضْطُرِرْتُمْ فَكُلُوْا، فَأَقَمْنَا عَلَيْهِ شَهْرًا، وَنَحْنُ ثَلاثُمِائَةٍ، حَتّٰى سَمِنَّا، وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا نَغْتَرِفُ مِنْ وَقْبِ عَيْنِهِ بِالْقِلَالِ الدُّهْنَ، وَنَقْطَعُ مِنْهُ الْفِدَرَ كَالثَّوْرِ أَوْ كَقَدْرِ الثَّوْرِ، وَلَقَدْ أَخَذَ مِنَّا أَبُوْعُبَيْدَةَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلاً فَأَقْعَدَهُمْ فِيْ وَقْبِ عَيْنِهِ وَأَخَذَ ضِلَعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَأَقَامَهَا ثُمَّ رَحَلَ أَعْظَمَ بَعِيْرٍ مَعَنَا فَمَرَّ مِنْ تَحْتِهَا وَتَزَوَّدْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَشَائِقَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ أَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: "هُوَ رِزْقٌ أَخْرَجَهُ اللّٰهُ لَكُمْ، فَهَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ فَتُطْعِمُوْنَا"؟ فَأَرْسَلْنَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَأَكَلَهُ﴾ (رواه مسلم)

"اَلْجِرَابُ": وِعَاءٌ مِنْ جِلْدٍ مَعْرُوْفٌ، هُوَ بِكَسْرِ الْجِيْمِ وفتحها، والكسر أفصح، قوله "نَمَصُّهَا" بفتح الميم "والخَبَطُ" ورق شجر معروف تأكله الابل. "وَالْكَثِيْبُ": التَّلُّ مِنَ الرَّمْلِ، "وَالْوَقْبُ": بفتح الواو واسكان القاف وبعدها باء موحدة، وهو نُقْرَةُ الْعَيْنِ. "وَالْقِلَالُ" الجِرَارُ. "وَالْفِدَرُ" بكسر الفاء وفتح الدال: الْقِطَعُ. "رَحَلَ الْبَعِيْرِ" بتخفيف الحاء: اى جَعَلَ عَلَيْهِ الرَّحْلَ. "الوَشَائِقُ" بالشين المعجمة والقاف: اللَّحْمُ الَّذِيْ اُقْتُطِعَ لِيُقَدَّدَ مِنْهُ، والله اعلم.

کرتے اور کھا لیتے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ ہم سمندر کے ساحل پر چلے تو ہمارے سامنے ساحل سمندر پر ریت کے بڑے ٹیلے کی طرح ایک چیز بلند ہوئی، ہم اس کے پاس آئے تو دیکھا کہ ایک بڑا جانور ہے جسے عنبر کے نام سے پکارا جاتا تھا (ہمارے امیر) حضرت ابوعبیدہؓ نے فرمایا: یہ مردار ہے (اس لئے ہمارے لئے بے کار ہے) پھر فرمایا: نہیں بلکہ ہم تو رسول اللہ ﷺ کے قاصد ہیں اور اللہ کے راستے میں نکلے ہوئے ہیں اور تم اضطرار کی حالت میں ہو اس لئے کھاؤ۔ پس ایک مہینہ ہم نے اسی کے گوشت پر گزارہ کیا اور ہم تین سو افراد تھے یہاں تک کہ ہم فربہ ہو گئے اور ہمارا یہ حال تھا کہ ہم اس جانور کی آنکھ کے گڑھے سے تیل کے گھڑے کے گھڑے نکالتے اور اس سے بیل کی مثل یا بیل کے بقدر (گوشت کے) ٹکڑے کاٹتے اور حضرت ابوعبیدہؓ نے ہم میں سے تیرہ آدمی لئے اور انہیں اس کی آنکھ کے گڑھے میں بٹھا دیا اور اس کی پسلیوں میں سے ایک پسلی پکڑ کر اسے کھڑا کیا پھر ہمارے پاس موجود سب سے بڑے اونٹ پر کجاوہ رکھا اور اسے اس کے نیچے سے گزار دیا اور ہم نے اس کے گوشت کے ٹکڑے کاٹ کر زاد راہ کے طور پر ساتھ لے لئے۔ جب ہم مدینہ پہنچ گئے تو ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے اس جانور کا ذکر کیا۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ رزق تھا جسے اللہ نے تمہارے لئے نکالا تھا، کیا تمہارے پاس اس کے گوشت میں سے کچھ باقی ہے؟ پس وہ ہمیں بھی تو کھلاؤ، چنانچہ ہم نے اس کا ایک حصہ آپ ﷺ کی خدمت میں بھیجا جسے آپ نے تناول فرمایا۔" (مسلم)

"جِرَابٌ" چمڑے کا مشہور تھیلا، برتن۔ جیم پر زیر اور زبر کے ساتھ دونوں طریقے سے پڑھنا جائز ہے تاہم زیر زیادہ فصیح ہے۔ "نَمَصُّهَا" میم پر زبر کے ساتھ۔ "الخَبَطُ" مشہور درخت کے پتے جسے اونٹ کھاتے ہیں۔ "الکثیب" ریت کا ٹیلہ۔ "الوَقْبُ" واؤ پر زبر اور قاف ساکن اور اس کے بعد با آنکھ کا گڑھا، "قلال" مٹکے۔

"الفِدَرُ" فا پر زیر دال پر زبر، ٹکڑے۔ "رَحَلَ الْبَعِيرِ" حا پر زبر بغیر شد کے ساتھ۔ اونٹ پر کجاوہ رکھا۔ "الوَشَائِق" شین اور قاف کے ساتھ۔ وہ گوشت جسے خشک کرنے کے لئے کاٹا جائے، یعنی ٹکڑے ٹکڑے کئے جائیں۔ واللہ اعلم۔

(۵۱۹) ﴿وَعَنْ أَسْمَاءِ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ كُمُّ قَمِيْصِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الرُّصْغِ﴾ (رواه ابوداود، والترمذی، وقال: حديث حسن)

"الرُّصُغُ" بِالصَّادِ وَالرَّسُغُ بِالسِّيْنِ أَيْضًا: هُوَ الْمَفْصِلُ بَيْنَ الْكَفِّ وَالسَّاعِدِ.

ترجمہ: "حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کی قمیص کی آستین پہنچے تک تھی (ابوداود، ترمذی نے نقل کر کے فرمایا ہے یہ حدیث حسن ہے)۔"

"الرصغ" اور "الرسغ" دونوں طرح استعمال ہوتا ہے، بازو اور ہتھیلی کے درمیان کے جوڑ کو کہتے ہیں۔

(۵۲۰) ﴿وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّا كُنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ، فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ شَدِيْدَةٌ، فَجَاؤُوْا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: هٰذِهِ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ، فَقَالَ: "أَنَا نَازِلٌ" ثُمَّ قَامَ، وَبَطْنُهُ مَعْصُوْبٌ بِحَجَرٍ، وَلَبِثْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لَا نَذُوْقُ ذَوَاقًا فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ، فَعَادَ كَثِيْبًا أَهْيَلَ، أَوْ أَهْيَمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِيْ إِلَى الْبَيْتِ، فَقُلْتُ لِامْرَأَتِيْ: رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا فِيْ ذٰلِكَ صَبْرٌ فَعِنْدَكِ شَيْءٌ؟ فَقَالَتْ: عِنْدِيْ شَعِيْرٌ وَعَنَاقٌ فَذَبَحْتُ الْعَنَاقَ، وَطَحَنْتُ الشَّعِيْرَ حَتّٰى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ، ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَجِيْنُ قَدِ انْكَسَرَ وَالْبُرْمَةُ بَيْنَ الْأَثَافِيِّ قَدْ كَادَتْ تَنْضَجُ، فَقُلْتُ طُعَيِّمٌ لِيْ فَقُمْ أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَرَجُلٌ أَوْ رَجُلَانِ، قَالَ: "كَمْ هُوَ"؟ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ: "كَثِيْرٌ طَيِّبٌ، قُلْ لَهَا لَا

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم خندق والے دن کھود رہے تھے کہ ایک نہایت سخت چٹان سامنے آگئی، (جسے توڑنے میں صحابہ ناکام رہے) چنانچہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یہ سخت چٹان خندق میں آگئی ہے (جو ٹوٹنے میں نہیں آرہی ہے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا (اچھا) میں خود خندق میں اترتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور بھوک کی شدت سے آپ ﷺ کے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا تھا اور تین دن ہمارے ایسے گزرے تھے کہ کوئی چیز ہم نے چکھی تک نہیں تھی۔ پس نبی کریم ﷺ نے کدال پکڑی اور چٹان پر ماری، جس سے وہ ریت کا ٹیلہ ہوگئی یعنی ریت کی طرح ریزہ ریزہ ہوگئی (حضرت جابر حدیث کے راوی کہتے ہیں کہ) میں نے کہا یا رسول اللہ! مجھے گھر جانے کی اجازت دیں (چنانچہ میں گھر آیا) اور اپنی بیوی سے کہا۔ میں نے نبی کریم ﷺ کی ایسی حالت دیکھی ہے جو میرے لئے ناقابل برداشت ہے کیا تیرے پاس (کھانے پینے کی) کوئی چیز ہے؟ اس نے کہا میرے پاس کچھ جو اور ایک بکری کا بچہ ہے۔ چنانچہ میں نے وہ بچہ ذبح کیا اور جو پیسے۔ یہاں تک کہ گوشت (پکنے کے لئے) ہنڈیا

تَنْزِعِ الْبُرْمَةَ، وَلاَ الْخُبْزَ مِنَ التَّنُّوْرِ حَتّٰى اٰتِیَ" فَقَالَ: "قُوْمُوْا" فَقَامَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا فَقُلْتُ: وَيْحَكِ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ وَمَنْ مَّعَهُمْ! قَالَتْ هَلْ سَأَلَكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: "اُدْخُلُوْا وَلَا تَضَاغَطُوْا" فَجَعَلَ يَكْسِرُ الْخُبْزَ، وَيَجْعَلُ عَلَيْهِ اللَّحْمَ وَيُخَمِّرُ الْبُرْمَةَ وَالتَّنُّوْرَ إِذَا أَخَذَ مِنْهُ، وَيُقَرِّبُ إِلٰى أَصْحَابِهٖ ثُمَّ يَنْزِعُ، فَلَمْ يَزَلْ يَكْسِرُ وَيَغْرِفُ حَتّٰى شَبِعُوْا، وَبَقِيَ مِنْهُ، فَقَالَ: "كُلِيْ هٰذَا وَأَهْدِيْ، فَإِنَّ النَّاسَ أَصَابَتْهُمْ مَجَاعَةٌ﴾ (متفق علیه)

وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ جَابِرٌ: لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا، فَانْكَفَأْتُ إِلٰى امْرَأَتِيْ فَقُلْتُ: هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ، فَإِنِّيْ رَأَيْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيْدًا؟ فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جِرَابًا فِيْهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيْرٍ، وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا، وَطَحَنَتِ الشَّعِيْرَ فَفَرَغَتْ إِلٰى فَرَاغِيْ وَقَطَّعْتُهَا فِيْ بُرْمَتِهَا، ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: لَا تَفْضَحْنِيْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ مَعَهُ فَجِئْتُهُ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ: إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُوْرًا فَحَيَّهَلاً بِكُمْ" فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِيْنَكُمْ حَتّٰى أَجِيْءَ "فَجِئْتُ، وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدُمُ النَّاسَ، حَتّٰى جِئْتُ

میں ڈال دیا۔ پھر میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا جب کہ آٹا تیار تھا اور ہنڈیا چولہے پر چڑھی ہوئی، پکنے کے قریب تھی۔ میں نے کہا میں نے تھوڑا سا کھانا تیار کیا ہے، یا رسول اللہ! آپ تشریف لے چلئے اور ایک یا دو آدمی ساتھ لے لیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ کھانا کتنا ہے؟ میں نے آپ ﷺ کو تفصیل بتلائی تو فرمایا وہ بہت ہے اور عمدہ ہے، تم اپنی بیوی سے کہہ دو کہ میرے آنے تک ہنڈیا چولہے سے نہ اتارے اور نہ تنور سے روٹیاں نکالے۔''

پھر آپ ﷺ نے (تمام صحابہ کو خطاب کر کے فرمایا) اٹھو (چلو) پس تمام مہاجرین اور انصار اٹھ کھڑے ہوئے (حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں) میں گھر آیا اور بیوی سے کہا، تیرا بھلا ہو، نبی کریم ﷺ اور آپ کے ساتھ تمام مہاجرین و انصار سب آگئے۔ بیوی نے کہا نبی ﷺ نے تم سے (کھانے کی مقدار کی بابت) پوچھا تھا؟ میں نے کہا ہاں (دارمی کی روایت میں اس کے بعد ہے، پس بیوی نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے، تم نے ان کو جو کچھ ہمارے پاس ہے بتلا دیا تھا، بیوی کی یہ بات سن کر مجھے کچھ حوصلہ ہوا اور میرے دل کا بوجھ دور ہو گیا اور میں نے بیوی سے کہا تو نے سچ کہا) نبی ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا اندر آ جاؤ اور تنگی نہ کرو۔ پھر آپ ﷺ نے روٹی کے ٹکڑے کرنے اور ان پر گوشت رکھنا شروع کر دیا اور ہانڈی سے گوشت اور تنور سے روٹی نکال لیتے تو انہیں ڈھک دیتے اور انہیں اپنے ساتھیوں کی خدمت میں پیش کر دیتے اور پھر نکالتے (اور اس طرح دوسروں کو دیتے) پس اس طرح آپ ﷺ روٹیاں توڑتے اور گوشت نکالتے رہے (اور سب کو دیتے رہے) یہاں تک کہ سب سیر ہو گئے اور اس میں سے کچھ کھانا (پھر بھی) بچ گیا۔ پھر آپ ﷺ نے (جابر کی بیوی سے) فرمایا تو بھی کھا لے اور دوسروں کو ہدیہ بھی بھیج، کیونکہ لوگ بھوکے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے

اِمْرَأَتِیْ فَقَالَتْ: بِکَ وَبِکَ! فَقُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ الَّذِیْ قُلْتِ، فَأَخْرَجَتْ عَجِیْنًا، فَبَسَقَ فِیْهِ وَبَارَکَ، ثُمَّ عَمَدَ إِلٰی بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَکَ، ثُمَّ قَالَ: "اُدْعِیْ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعَکِ، وَاقْدَحِیْ مِنْ بُرْمَتِکُمْ وَلاَ تُنْزِلُوْهَا" وَهُمْ أَلْفٌ، فَأُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَاَکَلُوْا حَتّٰی تَرَکُوْهُ وَانْحَرَفُوْا، وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ کَمَا هِیَ، وَإِنَّ عَجِیْنَنَا لَیُخْبَزُ کَمَا هُوَ.

قوله: "عَرَضَتْ کُدْیَةٌ" بضم الکاف واسکان الدال وبالیاء المثناة تحت، وهی قطعة غلیظة صلبة من الارض لا یعمل فیها الفأس. "وَالْکَثِیْبُ" أصله تلُّ الرمل، والمراد هنا صارت ترابانا عما، وهو معنی "أهیل" و "الأثافِیُّ" الاحجار التی یکون علیها القدر. تَضَاغَطُوْا" تَزَاحَمُوْا وَ "الْمَجَاعَةُ" اَلْجُوْعُ، وهو بفتح المیم و "اَلْخَمَصُ" بفتح الخاء المعجمة والمیم: الجُوْعُ وَ "انْکَفَأت" انقلبت ورجعت. و "اَلْبُهَیْمَةُ" بضم الباء: تصغیر بُهْمَة، وهی العناق بفتح العین و "والدَّاجِنُ" هی التی الفت البیت. "وَالسُّؤْرُ" الطعام الذی یدعی الناس الیه، وهو بالفارسیة، و "حَیَّهَلًا" ای: تعالوا وقَوْلُها: "بک وبک" ای: خاصمته وسَبَّتْه، لانها اعتقدت ان الذی عندها لایکفیهم، فاستحیت وخفی علیها ما اکرم اللّٰه سبحانه وتعالٰی به نبیه صلی اللّٰه علیه وسلم من هذه المعجزة الظاهرة والایة الباهرة. بسق" أی بصق، ویقال ایضاً: بزق ثلاث لغات و "عَمَدَ" بفتح المیم: أی قصد و "اقدحی" أی: اغرفی

ہیں جب خندق کھودی جا رہی تھی تو میں نے نبی کریم ﷺ کو بھوکا دیکھا، پس میں اپنی بیوی کی طرف لوٹا اور اس سے پوچھا کیا تیرے پاس کوئی چیز ہے؟ کیونکہ میں نے دیکھا ہے رسول اللہ ﷺ سخت بھوکے ہیں پس اس نے ایک تھیلا نکال کر مجھے دکھایا جس میں ایک صاع جو تھے، اور بکری کا ایک پالتو بچہ بھی ہمارے پاس تھا میں نے اسے ذبح کیا اور بیوی نے جو پیسے۔ اور میرے (گوشت بنانے سے) فارغ ہونے تک وہ بھی (جو پیس کر) فارغ ہوگئی۔ میں نے گوشت کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہنڈیا میں ڈالا، پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس جانے لگا تو بیوی نے کہا مجھے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کے سامنے رسوا نہ کرنا۔ پس میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے چپکے چپکے بات کی میں نے، یا رسول اللہ ﷺ! ہم نے اپنا بکری کا بچہ ذبحہ کیا ہے اور ایک صاع (ڈھائی کلو) جو پیسے ہیں پس آپ تشریف لائیں اور آپ کے ساتھ چند آدمی پس رسول اللہ ﷺ نے بلند آواز میں فرمایا اے خندق (کھودنے) والو! جابر نے کھانا تیار کیا ہے، پس تم سب آؤ اور نبی کریم ﷺ نے (مجھ سے) فرمایا کہ تم اپنی ہنڈیا (چولہے سے) نہ اتارنا اور نہ اپنے آٹے کی روٹی پکانا، یہاں تک کہ میں آ جاؤں۔ پس میں آیا اور نبی کریم ﷺ بھی لوگوں کے ساتھ آگے آگے چلنے لگے حتی کہ میں اپنی بیوی کے پاس آیا (اور اسے سب کے آنے کی خبر دی) اس نے مجھے کوسنا شروع کر دیا، میں نے کہا (میرا کیا قصور ہے؟) میں نے تو وہی کیا جو تو نے کہا تھا۔ (بہر حال رسول اللہ ﷺ) تشریف لے آئے بیوی نے آٹا نکال کر آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا، آپ ﷺ نے اس میں اپنا لعاب دہن ڈالا (یعنی تھوکا) اور برکت کی دعا فرمائی پھر ہماری ہنڈیا کی طرف آئے، اس میں اپنا لعاب دہن ڈالا (یعنی تھوکا اور برکت کی دعا فرمائی، پھر فرمایا کوئی روٹی پکانے والی بلا لے، پس وہ تیرے ساتھ روٹی پکائے اور اپنی ہنڈیا میں سے پیالوں میں (سالن) ڈالی جا، مگر

والمقدحة: المغرفة. و "تغط" ای لغلیانها صوت، واللّٰہ اعلم.

اسے چولہے سے نہ اتارنا اور یہ سب (شریک طعام) افراد ایک ہزار تھے۔ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ سب نے کھانا کھایا، یہاں تک کہ کھانا باقی چھوڑ گئے اور چلے گئے اور ہماری ہنڈیا یقیناً جوش مار رہی تھی جیسے وہ پہلے ابل رہی تھی اور ہمارے آٹے سے بھی پہلے کی طرح روٹیاں پک رہی تھیں۔

"کُدْیَة" کاف پر پیش، دال ساکن اور اس کے بعد یا، زمین کا ایسا سخت ٹکڑا، جس میں کلہاڑی بھی کام نہ کرے۔ "کَثِیب" کے اصل معنی تو تودہ، ریت ہیں لیکن یہاں مراد ہے کہ وہ چٹان ریت کی طرح نرم ہوگئی اور یہی معنی "اھیل" کے ہیں۔ "الا ثافی" وہ پتھر جن پر ہانڈی رکھی جاتی ہے (یعنی چولہے کے تین پتھر) "تضاغطوا" بھیڑ کرو "المجاعة" بھوک میم پر زبر ہے۔ "الخَمَص" خا اور میم پر زبر بھوک۔ "انکفات" میں پھرا اور لوٹا "البھیمة" با پر پیش "بھمة" کی تصغیر۔ یہ عناق (بکری کے چھوٹے بچے) کو کہتے ہیں اور عناق کی عین پر زبر ہے۔ "داجن" وہ جانور جو گھر سے مانوس ہو یعنی پالتو جانور "سؤر" اس کھانے کو کہتے ہیں جس کے لئے لوگوں کو دعوت دی جائے اور یہ فارسی زبان کا لفظ ہے۔

"حیھلا" کے معنی ہیں، آؤ "بک وبک" اپنے خاوند سے جھگڑی اور اسے برا بھلا کہا، اس لئے کہ اسے یہ یقین تھا کہ اس کے پاس جتنا سامان خوراک ہے، وہ ان سب مہمانوں کو کافی نہیں ہوگا، پس وہ شرمندہ ہوئی اور اس پر وہ ظاہر معجزہ اور واضح نشانی مخفی تھی جس کے ساتھ اللہ نے اپنے پیغمبر کو نوازا۔

"بسق، بصق" اور "بزق" تینوں لغتیں ہیں، معنی ایک ہی ہے بمعنی تھوکنا۔ "عَمَد" میم پر زبر بمعنی ارادہ کیا۔ "اِقْدَحِیْ" چمچے سے نکال کر دینا۔ "مِقْدَحَةٌ" چمچے اور ڈوئی کو کہتے ہیں۔ "تغط" ابلنے کی آواز کو کہتے ہیں۔

(۵۲۱) ﴿وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ أَبُوْ

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت

طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ: قَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيْفًا اَعْرِفُ فِيْهِ الْجُوْعَ، فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَتْ:، نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيْرٍ، ثُمَّ أَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا، فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ ثَوْبِيْ وَرَدَّتْنِيْ بِبَعْضِهٖ، ثُمَّ أَرْسَلَتْنِيْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَهَبْتُ بِهٖ، فَوَجَدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ، وَمَعَهُ النَّاسُ، فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قُوْمُوْا" فَانْطَلَقُوْا وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ حَتّٰى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ: قَدْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ! فَقَالَتْ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. فَانْطَلَقَ أَبُوْطَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ حَتّٰى دَخَلَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هَلُمِّيْ مَا عِنْدَكِ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ" فَأَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَأَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ، وَعَصَرَتْ عَلَيْهِ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَاَدَمَتْهُ، ثُمَّ قَالَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ، ثُمَّ قَالَ: "اِئْذَنْ لِعَشَرَةٍ" فَأَذِنَ لَهُمْ، فَأَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا، ثُمَّ خَرَجُوْا، ثُمَّ قَالَ: "اِئْذَنْ لِعَشَرَةٍ" فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا، ثُمَّ قَالَ: اِئْذَنْ لِعَشَرَةٍ"فَأَذِنَ لَهُمْ، فَأَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا، ثُمَّ خَرَجُوْا، ثُمَّ قَالَ: اِئْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ حَتّٰى أَكَلَ

ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (اپنی اہلیہ) حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز میں کمزوری محسوس کی ہے۔ میرا خیال ہے وہ بھوک کی وجہ سے ہے، کیا تیرے پاس (کھانے پینے کی) کوئی چیز ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں۔ پھر انہوں نے جو کی روٹیاں نکالیں، پھر اپنا دوپٹہ پکڑا اور اس کے ایک کنارے میں دو روٹیاں لپیٹیں اور میرے (یعنی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے) کپڑے کے نیچے چھپا دیں اور اس دوپٹے کا کچھ حصہ میرے جسم پر لپیٹ دیا، پھر مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا، چنانچہ میں وہ لے گیا، تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں تشریف فرما پایا۔ آپ ﷺ کے ساتھ لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے، میں ان کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا تو مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا۔ کیا تمہیں ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے پھر پوچھا کیا کھانے کے لئے؟ میں نے کہا جی ہاں! تو رسول اللہ ﷺ نے (ساتھیوں سے) کہا۔ اٹھو، پس وہ سب چلے اور میں ان کے آگے چلتا رہا، یہاں تک کہ میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچ گیا اور آپ کو اس بات کی خبر دی۔ پس ابوطلحہ نے فرمایا اے ام سلیم! رسول اللہ ﷺ اپنے ساتھیوں سمیت تشریف لے آئے ہیں۔ اور ہمارے پاس تو اتنا کھانا نہیں ہے جو ان سب کو کھلا سکیں۔ انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتا ہے۔ پس ابوطلحہ (باہر نکل کر) چلے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کو جا ملے۔ پس رسول اللہ ﷺ ان کے ساتھ آگے بڑھے حتی کہ یہ دونوں گھر میں داخل ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ام سلیم سے فرمایا، تمہارے پاس جو کچھ ہے لے آؤ، پس انہوں نے وہ روٹیاں پیش کر دیں۔ رسول اللہ ﷺ کے حکم سے ان روٹیوں کو توڑا گیا اور ام سلیم نے ان پر گھی کی کپی نچوڑ دی جس نے ان کو سالن والا بنا دیا (یعنی چپڑی روٹی سالن کا کام بھی دے گئی) پھر رسول اللہ ﷺ نے اس میں جو اللہ نے چاہا کہا (یعنی

الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا، وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ رَجُلًا أَوْ ثَمَانُوْنَ﴾ (متفق عليه)

وَفِي رِوَايَةٍ: فَمَا زَالَ يَدْخُلُ عَشَرَةٌ وَيَخْرُجُ عَشَرَةٌ، حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَ، فَأَكَلَ حَتّٰى شَبِعَ، ثُمَّ هَيَّأَهَا فَإِذَا هِيَ مِثْلُهَا حِيْنَ أَكَلُوْا مِنْهَا. وَفِي رِوَايَةٍ: فَأَكَلُوْا عَشَرَةً عَشَرَةً، حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ بِثَمَانِيْنَ رَجُلاً، ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَأَهْلُ الْبَيْتِ، وَتَرَكُوْا سُؤْرًا وَفِي رِوَايَةٍ: ثُمَّ أَفْضَلُوْا مَا بَلَغُوْا جِيْرَانَهُمْ. وفي روايةٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا، فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا مَعَ أَصْحَابِهِ، وَقَدْ عَصَبَ بَطْنَهُ بِعِصَابَةٍ، فَقُلْتُ لِبَعْضِ أَصْحَابِهِ لِمَ عَصَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنَهُ؟ فَقَالُوْا: مِنَ الْجُوْعِ فَذَهَبْتُ إِلٰى أَبِيْ طَلْحَةَ، وَهُوَ زَوْجُ أُمِّ سُلَيْمٍ بِنْتِ مِلْحَانَ، فَقُلْتُ: يَا أَبَتَاهُ، قَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَصَبَ بَطْنَهُ بِعِصَابَةٍ، فَسَأَلْتُ بَعْضَ أَصْحَابِهِ فَقَالُوْا: مِنَ الْجُوْعِ فَدَخَلَ أَبُوْ طَلْحَةَ عَلٰى أُمِّيْ فَقَالَ: هَلْ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ عِنْدِيْ كِسَرٌ مِّنْ خُبْزٍ وَتَمَرَاتٍ، فَإِنْ جَاءَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحْدَهُ أَشْبَعْنَاهُ وَإِنْ جَاءَ آخَرُ مَعَهُ قَلَّ عَنْهُمْ، وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيْثِ.

خیر و برکت کی دعا فرمائی) اور فرمایا، دس آدمیوں کو (کھانے کی) اجازت دو۔ پس ابوطلحہ نے انہیں اجازت دی انہوں نے کھانا کھایا یہاں تک کہ سیر ہو گئے۔ پھر چلے گئے۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا، دس آدمیوں کو اجازت دو۔ پس انہیں اجازت دی۔ انہوں نے بھی کھانا کھایا حتی کہ سیر ہو گئے اور نکل گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا دس آدمیوں کو اجازت دو۔ ابوطلحہ نے اجازت دی، یہاں تک کہ سب لوگوں نے (دس دس کر کے) سیر ہو کر کھانا کھالیا اور یہ ستر یا اسی آدمی تھے۔'' (بخاری ومسلم)

ایک اور روایت میں ہے پس انہوں نے دس دس آدمیوں کی صورت میں کھانا کھایا یہاں تک کہ ۸۰ آدمیوں نے ایسا کیا اور اس کے بعد آپ ﷺ نے اور گھر والوں نے کھانا کھایا۔ ایک اور روایت میں ہے پھر اتنا کھانا بچا کہ پڑوسیوں کو بھی پہنچایا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک اور روایت میں ہے کہ میں ایک دن آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ ﷺ کے پیٹ پر پٹی باندھی ہوئی دیکھی، میں نے بعض ساتھیوں سے پوچھا کہ آپ ﷺ نے پیٹ پر پٹی کیوں باندھی ہوئی ہے؟ تو انہوں نے بتلایا کہ بھوک کی وجہ سے۔ چنانچہ میں ام سلیم بنت ملحان کے خاوند حضرت ابوطلحہ کے پاس گیا اور کہا ابا جان! میں نے آپ ﷺ کے پیٹ پر پٹی باندھے ہوئے دیکھی ہے تو میں نے آپ کے بعض ساتھیوں سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتلایا کہ بھوک کی شدت کی وجہ سے ایسا کیا ہے۔ پس حضرت ابوطلحہ میری والدہ کے پاس آئے اور کہا کیا کچھ کھانے کو ہے؟ انہوں نے کہا ہاں! میرے پاس روٹی کے کچھ ٹکڑے اور چند کھجوریں ہیں اگر آپ ﷺ ہمارے پاس اکیلے تشریف لائیں تو ہم آپ کو سیر کر دیں گے اور اگر دوسرے لوگ بھی آپ ﷺ کے ساتھ آئے پھر ان کے لئے یہ کم ہو جائے گا اور باقی حدیث اوپر والی کی طرح بیان کی۔

(۵۷) بَابُ الْقِنَاعَةِ وَالْعَفَافِ وَالْاِقْتِصَادِ فِی الْمَعِیْشَةِ وَالْاِنْفَاقِ وَذَمِّ السُّؤَالِ مِنْ غَیْرِ ضَرُوْرَةٍ

قناعت اور سوال سے بچنے اور معیشت میں میانہ روی اختیار کرنے اور بغیر ضرورت کے سوال کرنے کی مذمت کا بیان

(۱۷۷) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا﴾ (سورة هود: ۷،۶)

ترجمہ: ''اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: اور کوئی زمین پر چلنے پھرنے والا نہیں مگر اس کا رزق خدا کے ذمہ ہے۔''

(۱۷۸) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿لِلْفُقَرَاءِ الَّذِیْنَ اُحْصِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ضَرْبًا فِی الْاَرْضِ یَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِیَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِیْمَاهُمْ لَا یَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا﴾ (سورة البقره: ۲۷۳)

ترجمہ: ''اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے۔ (صدقات کا) اصل حق ان حاجت مندوں کا ہے جو مقید ہو گئے ہوں اللہ کی راہ میں وہ لوگ کہیں ملک میں چلنے پھرنے کی طاقت نہیں رکھتے اور ناواقف ان کو مال دار خیال کرتا ہے ان کے سوال سے بچنے کے سبب سے، تم ان لوگوں کو ان کے طرز سے پہچان سکتے ہو، وہ لوگوں سے لپٹ کر مانگتے نہیں پھرتے۔''

(۱۷۹) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَالَّذِیْنَ اِذَا اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَلَمْ یَقْتُرُوْا وَکَانَ بَیْنَ ذٰلِکَ قَوَامًا﴾ (سورة الفرقان: ٦٧)

ترجمہ: ''اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے۔ جب وہ خرچ کرنے لگتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ تنگی کرتے ہیں ان کا خرچ کرنا اعتدال سے ہوتا ہے۔''

(۱۸۰) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ۝ مَا اُرِیْدُ مِنْهُمْ مِنْ رِّزْقٍ وَمَا اُرِیْدُ اَنْ یُطْعِمُوْنِ﴾ (سورة الزاریات: ٥٦، ٥٧)

ترجمہ: ''اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: اور میں نے جن و انسان کو اسی واسطے پیدا کیا کہ وہ میری عبادت کیا کریں، میں ان سے رزق رسانی کی درخواست نہیں کرتا اور نہ یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ مجھ کو کھلایا کریں۔''

(٥٢٢) ﴿عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَیْسَ الْغِنٰی عَنْ کَثْرَةِ الْعَرَضِ، وَلٰکِنَّ الْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ﴾ (متفق علیه)

"اَلْعَرَضُ" بِفَتْحِ الْعَیْنِ وَالرَّاءِ. هُوَ الْمَالُ.

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غنی مال و اسباب کے زیادہ ہونے کا نام نہیں غنی تو نفس کے استغناء کا نام ہے۔'' (بخاری و مسلم)

"اَلْعَرَضُ" بِفَتْحِ الْعَیْنِ وَالرَّاءِ: مال کو کہتے ہیں۔

(٥٢٣) ﴿وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ، وَرُزِقَ كَفَافًا، وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا آتَاهُ" (رواه مسلم)

(٥٢٤) وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِيْ، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِيْ، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِيْ، ثُمَّ قَالَ: "يَا حَكِيْمُ، إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ، فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهُ فِيْهِ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيْهِ، وَكَانَ كَالَّذِيْ يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى" قَالَ حَكِيْمٌ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرْزَأُ أَحَدً بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى أُفَارِقَ الدُّنْيَا فَكَانَ أَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَدْعُوْ حَكِيْمًا لِيُعْطِيَهُ، فَيَأْبٰى أَنْ يَّقْبَلَهُ مِنْهُ شَيْئًا، ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ، فَيَأْبٰى أَنْ يَّقْبَلَهُ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ، أُشْهِدُكُمْ عَلٰى حَكِيْمٍ أَنِّيْ أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ الَّذِيْ قَسَّمَهُ اللّٰهُ لَهُ فِيْ هٰذَا الْفَيْءِ، فَيَأْبٰى أَنْ يَّأْخُذَهُ فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيْمٌ أَحَدًا مِّنَ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تُوَفِّيَ (متفق عليه)

"يرزا" براء ثم زاى ثم همزة، اى: لم ياخذ من احد شيئا واصل الرزء: النقصان، اى: لم ينقص احدا شيئا بالاخذمنه. و "اشراف النفس": تطلعها وطمعها بالشىء و "سخاوة النفس": هى عدم الاشراف الى الشىء، والطمع فيه، والمبالاةِ بِهِ والشَّرِهِ.

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص کامیاب ہو گیا جس نے اسلام قبول کر لیا اور بقدر ضرورت اس کو رزق دیا گیا اور اللہ نے جو کچھ اس کو دیا اس پر اس کو قناعت کی توفیق بھی حاصل ہوگئی۔"

ترجمہ: "حضرت حکیم بن حزامؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا، آپ نے مجھے عطا فرمایا۔ میں نے پھر سوال کیا۔ آپ ﷺ نے پھر عطا فرمایا۔ پھر سوال کیا پھر عطا فرمایا۔ پھر فرمایا: اے حکیم بے شک یہ مال سرسبز اور شیریں ہے پس جو شخص سخاوت نفس کے ساتھ حاصل کرتا ہے اس کے لئے اس میں برکت دی جاتی ہے اور جو نفس کے لالچ کے ساتھ حاصل کرتا ہے اس کے لئے اس میں برکت نہیں دی جاتی اور وہ اس بیمار کی طرح ہوتا ہے جو کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا۔ اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔"

حضرت حکیم کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ میں آپ کے بعد کسی سے کوئی چیز نہیں لوں گا یہاں تک کہ میں دنیا سے رخصت ہو جاؤں۔ آپ ﷺ کے بعد ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت حکیم کو بلایا تا کہ انہیں کچھ دیں لیکن انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی انہیں کچھ دینے کے لئے بلایا لیکن انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا، پس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے مسلمانوں کی جماعت! تم گواہ رہنا کہ میں حضرت حکیم کو اس کا وہ حق دینا چاہتا ہوں جو اللہ جل شانہ نے اس مال فیء میں ان کے لئے مقرر کیا ہے لیکن وہ اسے لینے سے انکار کر رہے ہیں پس حضرت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ ﷺ کے بعد سے اپنی وفات تک کسی سے کچھ نہیں لیا۔ "یرزأ" را پھر زا پھر ہمزہ بمعنی کسی سے کوئی چیز نہیں لی۔ "رزء" بمعنی نقصان، یعنی کسی سے کوئی چیز لے کر اس کی چیز میں کمی نہیں کی "اشراف نفس" کسی چیز کی طرف جھانکنا، اور اس کا لالچ کرنا۔ "سخاوۃ نفس" کسی چیز کی طرف

(٥٢٥) ﴿وَعَنْ أَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزَاةٍ، وَنَحْنُ سِتَّةُ نَفَرٍ بَیْنَنَا بَعِیْرٌ نَعْتَقِبُهُ، فَنَقِبَتْ اَقْدَامُنَا، وَنَقِبَتْ قَدَمِیْ، وَسَقَطَتْ أَظْفَارِیْ، فَكُنَّا نَلُفُّ عَلٰی أَرْجُلِنَا الْخِرَقَ، فَسُمِّیَتْ غَزْوَةُ ذَاتِ الرِّقَاعِ لِمَا كُنَّا نَعْصِبُ عَلٰی أَرْجُلِنَا مِنَ الْخِرَقِ. قَالَ أَبُوْبُرْدَةَ: فَحَدَّثَ أَبُوْ مُوْسٰی بِهٰذَا الْحَدِیْثِ، ثُمَّ كَرِهَ ذٰلِكَ، وَقَالَ: مَا كُنْتُ أَصْنَعُ بِأَنْ أَذْكُرَهُ قَالَ: كَأَنَّهُ كَرِهَ أَنْ یَّكُوْنَ شَیْئًا مِّنْ عَمَلِهِ أَفْشَاهُ﴾ (متفق علیه)

نہ جھانکنا اور نہ لالچ کرنا اور اس کی پرواہ نہ کرنا۔ اور حرص نہ کرنا۔

ترجمہ: ''حضرت ابوبردہ رحمہ اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں آپ ﷺ کے ساتھ گئے اور ہم چھ آدمی تھے ہمارے درمیان ایک اونٹ تھا، جس پر ہم باری باری سوار ہوتے پس پیدل زیادہ چلنے کی وجہ سے ہم سب کے پیر زخمی ہو گئے تھے اور میرا پیر بھی زخمی ہو گیا تھا۔ اور میرے پیروں کے ناخن گر گئے تھے، پس ہم نے اپنے پیروں پر کپڑے کے چیتھڑے لپیٹ لئے تھے۔ پس اس غزوہ کا نام ہی غزوۃ ذات الرقاع پڑ گیا کیونکہ ہم نے اپنے پیروں پر چیتھڑے باندھے تھے۔ ابوبردہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ نے یہ روایت بیان کی پھر اسے ناپسند فرمایا اور فرمایا کہ میں اسے بیان کرنا نہیں چاہتا تھا۔ راوی حدیث (حضرت ابوبردہ) بیان کرتے ہیں گویا آپ نے اس بات کو ناپسند فرمایا کہ ان کے نیک اعمال کا افشاء ہو۔'' (بخاری و مسلم)

(٥٢٦) ﴿وَعَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ بِفَتْحِ التَّاءِ الْمُثَنَّاةِ فَوْقَ وَإِسْكَانِ الْغَیْنِ الْمُعْجَمَةِ وَكَسْرِ اللَّامِ. رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أُتِیَ بِمَالٍ أَوْسَبْیٍ فَقَسَّمَهُ، فَأَعْطٰی رِجَالًا وَتَرَكَ رِجَالًا، فَبَلَغَهُ اَنَّ الَّذِیْنَ تَرَكَ عَتَبُوْا، فَحَمِدَ اللّٰهَ، ثُمَّ أَثْنٰی عَلَیْهِ، ثُمَّ قَالَ: "أَمَّا بَعْدُ فَوَاللّٰهِ إِنِّیْ لَأُعْطِی الرَّجُلَ وَأَدَعُ الرَّجُلَ، وَالَّذِیْ أَدَعُ أَحَبُّ إِلَیَّ مِنَ الَّذِیْ أُعْطِیْ، وَلٰكِنِّیْ إِنَّمَا أُعْطِیْ أَقْوَامًا لِمَا أَرٰی فِیْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْجَزَعِ وَالْهَلَعِ، وَأَكِلُ أَقْوَامًا إِلٰی مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْغِنٰی وَالْخَیْرِ، مِنْهُمْ عَمْرُوْ بْنُ تَغْلِبَ" قَالَ عَمْرُو بْنِ تَغْلِبَ: فَوَاللّٰهِ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِیْ بِكَلِمَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَمِ﴾ (رواه

ترجمہ: ''حضرت عمرو بن تغلب (تا پر زبر، غین ساکن اور لام پر زیر) سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کے پاس کچھ مال یا قیدی آئے آپ نے ان کو تقسیم فرمایا پس کچھ لوگوں کو دیا اور کچھ لوگوں کو نہ دیا آپ کو جب یہ بات پہنچی کہ جن کو آپ ﷺ نے نہیں دیا۔ انہوں نے ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ (آپ نے خطبہ دیا) آپ نے اللہ کی تعریف وثنا کے بعد فرمایا: اما بعد! اللہ کی قسم میں کسی کو دیتا ہوں اور کسی کو نہیں دیتا، وہ لوگ جن کو میں چھوڑ دیتا ہوں وہ مجھے ان سے زیادہ محبوب ہیں جن کو میں دیتا ہوں۔ میں ان کو صرف اس لئے دیتا ہوں کہ میں ان کے دلوں میں گھبراہٹ اور سخت بے چینی دیکھتا ہوں اور دوسرے لوگوں کے دلوں میں استغنا وغیرہ موجود ہے ان کا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں ان میں سے عمرو بن تغلب بھی ہیں۔ عمرو بن تغلب کہتے ہیں کہ خدا کی قسم میں رسول اللہ ﷺ کی اس بات کے مقابلے میں سرخ اونٹ بھی لینا پسند نہیں کروں گا۔''

البخاری)

"اَلْهَلَعُ": هُوَ أَشَدُّ الْجَزَعِ، وَقِيْلَ: اَلضَّجَرُ.

"الھلع" شدید گھبراہٹ کو کہتے ہیں اور بعض نے بے قراری کا بھی ترجمہ کیا ہے۔

(۵۲۷) ﴿وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ، وَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفُّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ﴾ (متفق علیه)

وهذا لفظ البخاری، و لفظ مسلم اخصر.

ترجمہ: "حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور خرچ کرنے کی ابتدا ان لوگوں سے کرو جن کی کفالت تمہارے ذمے ہے اور بہترین صدقہ وہ ہے جو اپنی ضروریات پوری کرنے کے بعد ہو اور جو سوال سے بچنا چاہے اللہ تعالیٰ اسے بچا لیتا ہے اور جو لوگوں سے (استغنا) بے نیازی اختیار کرے اللہ جل شانہ اسے بے نیاز کر دیتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

الفاظ بخاری کے ہیں مسلم میں الفاظ مختصر ہیں۔"

(۵۲۸) ﴿وَعَنْ أَبِىْ سُفْيَانَ صَخْرِ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تُلْحِفُوْا فِى الْمَسْأَلَةِ، فَوَاللّٰهِ لَا يَسْأَلُنِىْ أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا، فَتُخْرِجُ لَهُ مَسْأَلَتُهُ مِنِّىْ شَيْئًا وَاَنَا لَهُ كَارِهٌ فَلَا يُبَارَكُ لَهُ فِيْمَا أَعْطَيْتُهُ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوسفیان صخر بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سوال کرنے میں اصرار نہ کرو اللہ کی قسم تم میں سے جو شخص مجھ سے جو کچھ مانگے گا اور میں ناپسندیدگی کے ساتھ اس کو دوں تو اس کو اس مال میں برکت حاصل نہ ہوگی۔" (مسلم)

(۵۲۹) ﴿وَعَنْ أَبِىْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةً أَوْ ثَمَانِيَةً أَوْ سَبْعَةً، فَقَالَ: "أَلَا تُبَايِعُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" وَكُنَّا حَدِيْثِىْ عَهْدٍ بِبَيْعَةٍ، فَقُلْنَا، قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ: "أَلَا تُبَايِعُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ فَبَسَطْنَا أَيْدِيَنَا وَقُلْنَا: قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَعَلَامَ نُبَايِعُكَ؟ قَالَ: "عَلٰى أَنْ تَعْبُدُوااللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا، وَالصَّلٰوتِ الْخَمْسِ وَتُطِيْعُوْا" وَأَسَرَّ كَلِمَةً خَفِيَّةً: "وَلَا

ترجمہ: "حضرت ابوعبدالرحمٰن عوف بن مالک سے روایت ہے کہ ہم ۷ یا ۸ یا ۹، آدمی آپ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے، آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم رسول اللہ سے بیعت نہیں کرتے؟ حالانکہ ہم نے تھوڑے ہی قبل آپ ﷺ کے ہاتھ میں بیعت کی تھی پس ہم نے کہا یا رسول اللہ! ہم آپ سے بیعت ہو چکے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم رسول اللہ سے بیعت نہیں کرتے؟ پس ہم نے بیعت کے لئے اپنے ہاتھ پھیلا دیئے اور ہم نے کہا یا رسول اللہ ہم آپ کی بیعت کر چکے ہیں پس اب کس چیز کی بیعت آپ سے کریں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس بات پر کہ تم ایک اللہ کی عبادت کرو گے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناؤ گے۔ پانچوں نمازیں پڑھو گے اللہ کی اطاعت کرو گے

تَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا" فَلَقَدْ رَأَيْتُ بَعْضَ أُولٰئِكَ النَّفَرِ يَسْقُطُ سَوْطُ أَحَدِهِمْ فَمَا يَسْأَلُ أَحَدًا يُنَاوِلُهُ إِيَّاهُ﴾ (رواه مسلم)

اور ایک بات آہستہ سے فرمائی کہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہیں کرو گے۔ عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان لوگوں میں سے بعض کو دیکھا کہ اگر ان کا کوڑا زمین پر گر جاتا تو وہ کسی سے اس کے اٹھا کر دینے کا سوال کرتے نہ تھے۔"

(۵۳۰) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَزَالُ الْمَسْأَلَةُ بِأَحَدِكُمْ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ تَعَالٰى وَلَيْسَ فِيْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ﴾

"اَلْمُزْعَةُ" بضم الميم واسكان الزاء وبالعين المهملة (القطعة). (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے جو شخص برابر سوال کرتا رہے گا تو قیامت کے دن جب اللہ سے ملاقات کرے گا تو اس کے چہرے پر گوشت کی بوٹی نہیں ہوگی۔" (بخاری ومسلم)

"الْمُزْعَة" جیم کے پیش اور زا کے سکون کے اور عین مہملہ کے ساتھ ٹکڑے کو کہتے ہیں۔

(۵۳۱) ﴿وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَ ذَكَرَ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْأَلَةِ: "اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى. وَالْيَدُ الْعُلْيَاهِيَ الْمُنْفِقَةُ، وَالسُّفْلٰى هِيَ السَّائِلَةُ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ جب کہ آپ منبر پر تشریف فرما تھے۔ اور آپ نے صدقہ کا اور سوال سے بچنے کا ذکر فرمایا اور فرمایا اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اوپر والے ہاتھ (سے مراد) خرچ کرنے والا ہاتھ، اور نیچے والے ہاتھ (سے مراد) مانگنے والا ہاتھ ہے۔"

(۵۳۲) ﴿وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَأَلَ النَّاسَ تَكَثُّرًا فَإِنَّمَا يَسْأَلُ جَمْرًا، فَلْيَسْتَقِلَّ أَوْ لِيَسْتَكْثِرْ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں سے مال میں اضافہ کرنے کے لئے سوال کرتے ہیں تو وہ آگ کے انگارے کا سوال کرتا ہے۔ خواہ کم طلب کرے یا زیادہ طلب کرے۔"

(۵۳۳) ﴿وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: "إِنَّ الْمَسْأَلَةَ كَدٌّ يَكُدُّبِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهٗ إِلَّا أَنْ يَّسْأَلَ الرَّجُلُ سُلْطَانًا أَوْ فِيْ أَمْرٍ لَا بُدَّمِنْهُ﴾ (رواه الترمذی وقال: حديث حسن صحيح)

"اَلْكَدُّ": اَلْخَدَشُ وَنَحْوُهٗ.

ترجمہ: "حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سوال کرنا ایک عمل جراحی ہے جس کے ذریعے سے آدمی اپنے چہرے کو چھیلتا ہے اور زخمی کرتا ہے مگر یہ کہ حاکم وقت سے سوال کرے یا حالت مجبوری میں سوال کرے جس کے بغیر چارہ کار نہ ہو۔"

(۵۳۴) ﴿وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهُ، وَمَنْ أَنْزَلَهَا بِاللّٰهِ، فَيُوْشِكُ اللّٰهُ لَهُ بِرِزْقٍ عَاجِلٍ أَوْ آجِلٍ﴾ (رواه ابوداود، والترمذی وقال: حديث حسن)

"يُوْشِكُ" بِكَسْرِ الشِّيْنِ: أي يُسْرِعُ.

کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کو فاقہ پہنچے وہ اس کا لوگوں کے سامنے اظہار کرے تو اس کا فاقہ ختم نہیں ہوگا اور جو اس کا اظہار اللہ کے سامنے کرے تو اللہ جل شانہ جلد یا کچھ دیر میں روزی عطا کر دیتے ہیں۔ (ابوداؤد، ترمذی، امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا یہ حدیث حسن ہے)

"یوشک"، شین کے زیر بمعنی جلدی کرتا ہے۔"

(٥٣٥) ﴿وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ تَكَفَّلَ لِيْ أَنْ لَّا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا، وَأَتَكَفَّلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ؟" فَقُلْتُ: أَنَا، فَكَانَ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا﴾ (رواه ابوداود باسناد صحيح)

ترجمہ: "حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھے اس بات کی ضمانت دے کہ وہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہیں کرے گا تو میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں میں نے عرض کیا کہ میں اس کی ضمانت دیتا ہوں۔ چنانچہ اس کے بعد ثوبان کسی سے بھی کوئی سوال نہیں کرتے تھے (ابوداؤد، اس کی سند صحیح ہے)۔"

(٥٣٦) ﴿وَعَنْ أَبِيْ بِشْرٍ قَبِيْصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ فِيْهَا، فَقَالَ "أَقِمْ حَتّٰى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ بِهَا" ثُمَّ قَالَ "يَا قَبِيْصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ: رَجُلٌ تَحَمَّلَ حَمَالَةً، فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ، فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ، أَوْ قَالَ: سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ، وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ، حَتّٰى يَقُوْلَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجٰى مِنْ قَوْمِهٖ: لَقَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ، فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَا هُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَاقَبِيْصَةُ سُحْتٌ، يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوبشر قبیصہ بن مخارق سے روایت ہے کہ میں نے ضمانت کو اپنے ذمہ لے لیا اس سلسلہ میں، میں آپ ﷺ کی خدمت میں سوال کرنے کی غرض سے حاضر ہوا آپ ﷺ نے فرمایا ٹھہرو تاکہ ہمارے پاس صدقے کا مال آئے پھر ہم اس سے تمہاری مدد کریں گے اس کے بعد پھر ارشاد فرمایا اے قبیصة! سوال کرنا صرف تین آدمیوں کے لئے جائز ہے (١) ایک وہ شخص جس نے کسی کی ضمانت اٹھالی اس کیلئے سوال کرنا حلال ہے یہاں تک کہ ضرورت کے مطابق وہ اس کو حاصل کر لے پھر وہ رک جائے۔ (٢) وہ آدمی جو کسی آفت یا حادثے کا شکار ہو جائے جس نے اس کے مال کو تباہ و برباد کر دیا اس کیلئے بھی اس حد تک سوال کرنا جائز ہے جس سے وہ اپنی گزران کے مطابق مال حاصل کرے۔ (٣) وہ شخص جو فاقے کی حالت کو پہنچ جائے یہاں تک کہ اس کی قوم کے تین عقل مند آدمی اس کی گواہی دے دیں کہ فلاں آدمی فاقے میں مبتلا ہے تو اس کیلئے بھی سوال کرنا جائز ہے۔ یہاں تک کہ وہ گزران کے مطابق مال حاصل کر

"اَلْحَمَالَةُ" بِفَتْحِ الْحَاءِ: أَنْ يَقَعَ قِتَالٌ وَنَحْوُهُ بَيْنَ فَرِيقَيْنِ، فَيُصْلِحُ اِنْسَانٌ بَيْنَهُمْ عَلٰى مَالٍ يَتَحَمَّلُهُ وَيَلْتَزِمُهُ عَلٰى نَفْسِهِ وَ "الْجَائِحَةُ" اَلْآفَةُ تُصِيبُ مَالَ الْإِنْسَانِ، وَ"الْقِوَامُ" بِكَسْرِ الْقَافِ وَفَتْحِهَا: هُوَ مَا يَقُوْمُ بِهِ أَمْرُ الْإِنْسَانِ مِنْ مَالٍ وَنَحْوِهِ. وَ "السِّدَادُ" بِكَسْرِ السِّيْنِ: مَا يَسُدُّ حَاجَةَ الْمُعْوِزِ وَيَكْفِيهِ وَ "الْفَاقَةُ" اَلْفَقْرُ وَ "الْحِجٰى": اَلْعَقْلُ.

لے (یا فرمایا) جو اس کی حاجت کو پورا کر دے اس کے سوائے قبیصہ! سوال کرنا حرام ہے اور ایسا سوال کرنے والا حرام کھاتا ہے۔"

"الحمالة" حا پر زبر بمعنی دو فریقوں کے درمیان لڑائی وغیرہ ہو جائے پھر کوئی شخص ان کے درمیان مال پر صلح کروا دے اور مال کی ذمہ داری خود اٹھالے "جائحة" بمعنی ایسی آفت جو انسان کے مال کو تباہ و برباد کر دیتی ہے۔ "والقوام" قاف پر زبر اور زیر دونوں طرح پڑھنا صحیح ہے بمعنی مال یا اس طرح کی کوئی چیز جس سے انسان کا معاملہ درست ہو جائے "سداد" سین کے زیر کے ساتھ بمعنی ضرورت مند کی حاجت کو پورا کر دے۔ اور وہ اسے کافی بھی ہو جائے۔ "والفاقة" بمعنی فقیری۔ "الحِجٰی" عقل کو کہتے ہیں۔

(۵۳۷) ﴿وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ يَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ، وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ، وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنَ الَّذِيْ لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيْهِ، وَلَا يُفْطَنُ لَهُ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ، وَلَا يَقُوْمُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسکین وہ نہیں جو لوگوں کے گھروں کا چکر لگائے اور ایک ایک دو دو لقمے یا ایک ایک دو دو کھجوریں اس کو وہاں سے لوٹا دیں۔ لیکن اصل مسکین وہ ہے جس کے پاس اتنا مال نہ ہو جو اسے دوسروں سے مستغنی کر دے اور نہ اس کے بارے میں پتہ چلتا ہے کہ اسے صدقہ دیا جائے اور نہ وہ خود لوگوں سے مانگنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔"

(۵۸) بَابُ جَوَازِ الْأَخْذِ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَلَا تَطَلُّعٍ إِلَيْهِ

بلا سوال، بلا لالچ جو مال مل جائے اس کا لینا جائز ہے

(۵۳۸) ﴿وَعَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِى الْعَطَاءَ، فَأَقُوْلُ اَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّىْ، فَقَالَ: "خُذْهُ، إِذَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ شَيْءٌ، وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ، فَخُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ فَإِنْ شِئْتَ كُلْهُ وَإِنْ شِئْتَ تَصَدَّقْ بِهِ، وَمَالَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ"

ترجمہ: "حضرت سالم اپنے والد عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ مجھے عطیہ دیتے تو میں کہتا یہ آپ اس کو دے دیں جو مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہے تو آپ فرماتے اس کو لے لو۔ جب تمہارے پاس کوئی مال اس طرح آئے کہ تم کو اس کی حرص وطمع نہ ہو اور نہ اس کے بارے میں تم نے سوال کیا ہو تو اسے لے لو اور اس کو اپنے مال میں شامل کر لو پھر اگر تم چاہو تو اسے کھالو اور اگر تم چاہو تو اسے صدقہ کر دو اور جو مال اس طرح نہ ملے تو اس کے پیچھے اپنے آپ

قَالَ سَالِمٌ فَكَانَ عَبْدُاللهِ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا، وَلَا يَرُدُّ شَيْئًا أُعْطِيَهُ﴾ (متفق عليه)

"مُشْرِفٌ" بِالشِّينِ الْمُعْجَمَةِ: أَيْ مُتَطَلِّعٌ إِلَيْهِ.

کو نہ لگاؤ۔ حضرت سالم کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر کسی سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتے تھے اور کوئی چیز آپ کو بغیر مانگے مل جاتی تو اسے لینے سے انکار بھی نہیں فرماتے تھے۔" (بخاری ومسلم)

"مشرف" شین کے ساتھ بمعنی اس کی طرف میلان ہو اور جھانک رہا ہو یعنی دل میں اس کی حرص وطمع رکھنے والا ہو۔

(۵۹) بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْاَكْلِ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ وَالتَّعَفُّفِ بِهٖ عَنِ السُّؤَالِ وَالتَّعَرُّضِ لِلْاِعْطَاءِ

اپنے ہاتھ سے کما کر کھانے، سوال سے بچنے اور دوسروں کو مال دینے سے گریز نہ کرنے کی ترغیب وتاکید

(۱۸۱) قَالَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللهِ﴾ (سورة الجمعه: ۱۰)

ترجمہ: "اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: پھر جب نماز (جمعہ) پوری ہو چکے تو تم زمین پر چلو پھرو اور خدا کی روزی تلاش کرو۔"

(۵۳۹) ﴿عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَاَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ أَحْبُلَهٗ ثُمَّ يَأْتِي الْجَبَلَ، فَيَأْتِيَ بِحِزْمَةٍ مِنْ حَطَبٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعُهَا، فَيَكُفَّ اللهُ بِهَا وَجْهَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ أَنْ يَّسْأَلَ النَّاسَ، أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوْهُ﴾ (رواه البخاري)

ترجمہ: "حضرت زبیر بن العوام سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی ایک شخص کا رسیاں لے کر پہاڑ پر جانا کہ ان لکڑیوں کا گٹھا باندھ کر اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے پھر اسے بیچے، پس اس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو ذلت سے بچائے یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے سوال کرے وہ اسے دیں یا نہ دیں۔" (بخاری)

(۵۴۰) ﴿وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَاَنْ يَحْتَطِبَ أَحَدُكُمْ حُزْمَةً عَلٰى ظَهْرِهٖ، خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّسْأَلَ أَحَدًا، فَيُعْطِيَهٗ أَوْ يَمْنَعَهٗ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے ایک شخص لکڑی کا گٹھا اپنی پیٹھ پر لاد کر لاتا ہے اور اسے بیچ کر گزارا کرتا ہے یہ اس کیلئے اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی سے سوال کرے وہ اس کو دے یا نہ دے۔" (بخاری ومسلم)

(۵۴۱) ﴿وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَ دَاوٗدُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلِ

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام

يَدِهٖ﴾ (رواه البخاری)

اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھایا کرتے تھے۔'' (بخاری)

(٥٤٢) ﴿وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "كَانَ زَكَرِيَّا عَلَيْهِ السَّلَامُ نَجَّارًا"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت زکریا علیہ السلام بڑھئی تھے۔'' (مسلم)

(٥٤٣) ﴿وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ، وَإِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامِ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: ''حضرت مقداد بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کسی شخص نے اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر کبھی کوئی کھانا نہیں کھایا اور اللہ تعالیٰ کے پیغمبر حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے کما کر کھایا کرتے تھے۔'' (بخاری)

(٦٠) بَابُ الْكَرَمِ وَالْجُوْدِ وَالْاِنْفَاقِ فِيْ وُجُوْهِ الْخَيْرِ ثِقَةً بِاللّٰهِ تَعَالٰى

اللہ جل شانہ پر بھروسہ کرتے ہوئے کرم، سخاوت اور نیک کاموں میں مال خرچ کرنے کی فضیلت کا بیان

(١٨٢) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ﴾ (سورة سبا: ٣٩)

ترجمہ: ''اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: کہ تم جو چیز بھی خرچ کرو گے وہ اس کا تمہیں بدلہ دے گا۔''

(١٨٣) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ﴾ (سورة بقره آیت: ٢٧٣)

ترجمہ: ''اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: اور جو کچھ تم خرچ کرتے ہو اپنے فائدہ کی غرض سے اور جو کچھ تم خرچ کرتے ہو اللہ جل شانہ کی رضا جوئی کے لئے اور جو کچھ تم مال میں سے خرچ کرتے ہو یہ سب پورا پورا تم کو مل جائے گا اور اس میں ذرا کمی نہ کی جائے گی۔''

(١٨٤) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ﴾ (سورة بقره: ٢١٥)

ترجمہ: ''ارشاد خداوندی ہے: جو کچھ تم کرو گے بھلائی سو وہ بے شک اللہ کو خوب معلوم ہے۔''

(٥٤٤) ﴿وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا حَسَدَ اِلَّا فِيْ اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا، فَسَلَّطَهٗ عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِي الْحَقِّ، وَ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً، فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا صرف دو آدمیوں پر رشک کرنا جائز ہے (۱) ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا ہو اور پھر اسے حق کی راہ میں اس کو خرچ کرنے پے مسلط کر دیا (۲) دوسرا وہ

وَيُعَلِّمُهَا﴾ (متفق علیه)

مَعْنَاهُ: يَنبَغِيْ أَنْ لَا يُغْبَطَ أَحَدٌ إِلَّا عَلٰى إِحْدٰى هَاتَيْنِ الْخَصْلَتَيْنِ.

شخص جس کو اللہ جل شانہ نے علم وحکمت عطا فرمائی اور وہ اس کے ساتھ ہی فیصلہ کرتا ہے اور دوسرے کو بھی اس کی تعلیم دیتا ہے۔''

مطلب یہ ہے کہ کسی پر رشک نہ کیا جائے سوائے ان دو خصلتوں کے کسی ایک پر یعنی ان پر رشک کرنا درست ہے۔

(٥٤٥) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ؟" قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَامِنَّا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ. قَالَ: "فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِهِ مَا أَخَّرَ﴾ (رواه البخاري)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کون ہے جسے اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ محبوب ہو؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں ہر شخص کو اپنا مال زیادہ محبوب ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا پس انسان کا مال تو وہی ہے جو اس نے صدقہ کر کے آگے بھیجا اور اس کے وارث کا مال وہ ہے جو وہ پیچھے چھوڑ گیا۔'' (بخاری)

(٥٤٦) ﴿وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: ''حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو۔'' (بخاری ومسلم)

(٥٤٧) ﴿وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ: لَا﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: ''حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ سے کبھی کسی چیز کا سوال نہیں کیا گیا کہ آپ ﷺ نے اس کے جواب میں ''نہیں'' فرمایا ہو۔''

(٥٤٨) ﴿وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ، فَيَقُوْلُ اَحَدُهُمَا: اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا، وَيَقُوْلُ الْآخَرُ: اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر دن جس میں بندے صبح کرتے ہیں دو فرشتے آسمان سے اترتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے اے اللہ! خرچ کرنے والے کو بدلہ عطا فرما اور دوسرا کہتا ہے اے اللہ! روک کر رکھنے والے کے مال کو ہلاک کر دے۔''

(٥٤٩) ﴿وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَنْفِقْ يَاابْنَ آدَمَ يُنْفَقْ عَلَيْكَ﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ جل شانہ فرماتے ہیں اے آدم کے بیٹے! تو خرچ کر تجھ پر بھی خرچ کیا جائے گا۔'' (بخاری مسلم)

(٥٥٠) ﴿وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ کون سا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ﴾ (متفق عليه)

عمل بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھانا کھلانا اور لوگوں کو سلام کرنا چاہے تم اس کو پہچانتے ہو یا نہیں پہچانتے ہو۔'' (بخاری و مسلم)

(٥٥١) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَرْبَعُوْنَ خَصْلَةً أَعْلَاهَا مَنِيْحَةُ الْعَنْزِ مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِّنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيْقَ مَوْعُوْدِهَا إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهَا الْجَنَّةَ﴾ (رواه البخاری)

"وَقَدْ سَبَقَ بَيَانُ هٰذَا الْحَدِيْثِ فِيْ بَابِ بَيَانِ كَثْرَةِ طُرُقِ الْخَيْرِ"

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا چالیس خصلتیں ہیں ان میں سب سے اعلیٰ دودھ دینے والے جانور کا عطیہ دینا ہے، جو شخص بھی ان خصلتوں میں سے کسی ایک خصلت اور ان پر کئے ہوئے وعدہ کی تصدیق کرتے ہوئے عمل کرے گا تو حق تعالیٰ شانہ اس کی وجہ سے اسے جنت میں داخل فرمائیں گے۔'' اس حدیث کا بیان "باب بیان کثرة طرق الخیر" میں گزر چکا ہے۔

(٥٥٢) ﴿وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ صُدَيِّ بْنِ عَجْلَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَاابْنَ آدَمَ إِنَّكَ أَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَّكَ وَأَنْ تُمْسِكَهُ شَرٌّ لَكَ، وَلَا تُلَامُ عَلٰى كَفَافٍ، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابن آدم! اگر تو ضرورت سے زائد مال خرچ کرے تو تیرے لئے بہتر ہے اور اگر تو اسے روک کر رکھے گا تو یہ تیرے لئے برا ہوگا اور تجھے بقدر ضرورت روکنے پر تو ملامت نہیں اور مال خرچ کرنے کی ابتدا اپنے اہل وعیال سے کرو اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔'' (مسلم)

(٥٥٣) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ، وَلَقَدْ جَاءَهُ رَجُلٌ، فَأَعْطَاهُ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَرَجَعَ إِلٰى قَوْمِهِ فَقَالَ: يَا قَوْمِ أَسْلِمُوْا، فَإِنَّ مُحَمَّدًا يُعْطِيْ عَطَاءَ مَنْ لَّا يَخْشَى الْفَقْرَ، وَإِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيُسْلِمُ مَا يُرِيْدُ إِلَّا الدُّنْيَا فَمَا يَلْبَثُ إِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى يَكُوْنَ الْإِسْلَامُ اَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ سے اسلام کے نام پر کوئی سوال کیا جاتا تو آپ ﷺ اس کو ضرور عطا فرماتے چنانچہ ایک آدمی آپ ﷺ کے پاس آیا، آپ ﷺ کے پاس دو پہاڑوں کے درمیان جتنی بکریاں تھیں اسے دے دیں۔ وہ آدمی اپنی قوم کے پاس گیا اور جا کر کہا۔ اے میری قوم! اسلام قبول کر لو اس لئے کہ محمد ﷺ اس شخص کی طرح عطا کرتے ہیں جسے فقر کا اندیشہ نہیں ہوتا یقیناً ایک آدمی صرف دنیا حاصل کرنے کی غرض سے اسلام قبول کرتا لیکن تھوڑا ہی عرصہ گزرتا کہ اسلام اسے دنیا میں موجود تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہو جاتا۔'' (مسلم)

(٥٥٤) ﴿وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَسَّمَ

ترجمہ: ''حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ مال

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَغَيْرُ هٰؤُلَاءِ كَانُوا أَحَقَّ بِهٖ مِنْهُمْ؟ قَالَ: "إِنَّهُمْ خَيَّرُوْنِىْ أَنْ يَّسْأَلُوْنِىْ بِالْفُحْشِ، أَوْ يُبَخِّلُوْنِىْ، وَلَسْتُ بِبَاخِلٍ﴾ (رواه مسلم)

تقسیم فرمایا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان کے مقابلے میں دوسرے لوگ زیادہ حقدار ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انہوں نے میرے بارے میں دو باتوں میں سے ایک نہ ایک اختیار کر کے مجھے مجبور کر دیا یا تو یہ مجھ سے سختی سے سوال کرتے۔ پس مجھے ان کو دینا پڑتا یا یہ مجھے بخیل قرار دیتے حالانکہ میں بخل کرنے والا نہیں ہوں۔" (مسلم)

(۵۵۵) ﴿وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهٗ قَالَ: بَيْنَمَا هُوَ يَسِيْرُ مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَهٗ مِنْ حُنَيْنٍ، فَعَلِقَهُ الْاَعْرَابُ يَسْأَلُوْنَهٗ، حَتّٰى اضْطَرُّوْهُ إِلٰى سَمُرَةٍ، فَخَطِفَتْ رِدَاءَهٗ فَوَقَفَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَعْطُوْنِىْ رِدَائِىْ، فَلَوْ كَانَ لِىْ عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا، لَقَسَمْتُهٗ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِىْ بَخِيْلًا وَّلَا كَذَّابًا وَلَا جَبَانًا﴾ (رواه البخارى)

"مَقْفَلَهٗ" أَىْ: حَالَ رَجُوْعِهٖ وَ"السَّمُرَةُ" شَجَرَةٌ وَ "الْعِضَاهُ" شَجَرٌ لَهٗ شَوْكٌ.

ترجمہ: "حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ غزوہ حنین سے واپسی پر آپ ﷺ کے ساتھ تھے چند دیہاتی لوگ آپ سے چمٹ گئے آپ ﷺ سے کچھ مانگ رہے تھے یہاں تک کہ انہوں نے آپ ﷺ کو ایک درخت کی طرف سہارا لینے پر مجبور کر دیا چنانچہ آپ ﷺ کی چادر بھی انہوں نے چھین لی۔ اس پر آپ ﷺ ٹھہر گئے اور فرمانے لگے میری چادر تو مجھے واپس کر دو (اور فرمایا) کہ اگر میرے پاس ان خاردار درختوں کے برابر بھی اونٹ ہوتے تو میں یقیناً انہیں تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا پھر تم مجھے نہ بخیل پاتے نہ جھوٹا اور نہ بزدل۔" (بخاری)

"مقفله" واپسی آتے ہوئے۔ "السَّمُرَةُ" ایک قسم کا درخت ہے۔ "العِضَاهُ" خاردار درخت کو کہتے ہیں۔

(۵۵۶) ﴿وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَّالٍ، وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا، وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ، إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صدقہ خیرات کرنے سے مال کم نہیں ہوتا اور بندے کو معاف کرنے میں اس کی عزت میں اللہ کے ہاں اضافہ ہوتا ہے اور جو شخص اللہ کی رضا جوئی کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ جل شانہ اس کو بلندی عطا فرماتے ہیں۔"

(۵۵۷) ﴿وَعَنْ اَبِىْ كَبْشَةَ عُمَرَ بْنِ سَعْدِ نِ الْاَنْمَارِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "ثَلَاثَةٌ أُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ وَأُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فَاحْفَظُوْهُ: مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِنْ

ترجمہ: "حضرت ابوکبشہ عمرو بن سعد الانماریؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں تین باتوں پر قسم کھاتا ہوں اسے یاد کر لو۔ (۱) کسی بندے کا مال صدقہ کرنے سے کم نہیں ہو جاتا (۲) جس پر ظلم کیا جائے وہ اس پر صبر کر لے تو اللہ

صَدَقَةٍ، وَلا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلَمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا إِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ عِزًّا، وَلاَ فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْأَلَةٍ إِلَّافَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ، أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا وَأُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فَاحْفَظُوْهُ قَالَ: إِنَّمَا الدُّنْيَا لِأَ رْبَعَةِ نَفَرٍ عَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالاً وَعِلْمًا، فَهُوَ يَتَّقِيْ فِيْهِ رَبَّهُ، وَيَصِلُ فِيْهِ رَحِمَهُ، وَيَعْلَمُ لِلّٰهِ فِيْهِ حَقًّا، فَهٰذَا بِأَفْضَلِ الْمَنَازِلِ، وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ عِلْمًا، وَلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا، فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ يَقُوْلُ: لَوْ أَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ فُلاَنٍ، فَهُوَ نِيَّتُهُ، فَأَجْرُ هُمَا سَوَاءٌ. وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا، فَهُوَ يَخْبِطُ فِيْ مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ، لَا يَتَّقِيْ فِيْهِ رَبَّهُ، وَلاَ يَصِلُ فِيْهِ رَحِمَهُ، وَلَا يَعْلَمُ لِلّٰهِ فِيْهِ حَقًّا، فَهٰذَا بِأَخْبَثِ الْمَنَازِلِ. وَعَبْدٍ لَمْ يَرْزُقْهُ اللّٰهُ مَالاً وَلاَ عِلْمًا، فَهُوَ يَقُوْلُ: لَوْ أَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِيْهِ بِعَمَلِ فُلاَنٍ، فَهُوَ نِيَّتُهُ فَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ﴾ (رواه الترمذی وقال: حديث حسن صحيح)

تعالیٰ ضرور اس کی عزت میں اضافہ فرماتا ہے۔ (۳) اور جو مانگنے کا درواز کھولتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر فقر ومحتاجی کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے فقر فرمایا یا اس جیسا کوئی اور کلمہ فرمایا اور ایک بات تمہیں بتاتا ہوں پس اسے یاد رکھنا دنیا میں چار قسم کے لوگ ہیں۔ ایک وہ بندہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال اور علم دونوں عطا کئے پھر وہ ان کے بارے میں اللہ سے ڈرتا ہے اور رشتہ داروں سے حسن سلوک کرتا ہے اور اس میں اللہ کے حق کو جانتا پہچانتا ہے اور یہ شخص سب سے اعلیٰ مرتبہ میں ہے۔ دوسرا وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے علم عطا فرمایا مگر مال عطا نہیں فرمایا پس وہ انسان اپنے ارادے میں سچا ہے جب وہ یہ کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی فلاں انسان کی طرح عمل کرتا۔ پس اس کو نیت کا ثواب ملے گا ان دونوں کا ثواب برابر ہے۔''

تیسرا وہ آدمی ہے جس کو اللہ جل شانہ نے مال دیا ہے اور علم نہیں دیا وہ اپنے مال میں علم و بصیرت نہیں رکھتا، اندھا دھند طریقے سے خرچ کرتا ہے اس کے بارے میں نہ اپنے رب سے ڈرتا ہے نہ اس میں رشتے داروں کے جو حقوق ہیں وہ پورے کرتا ہے اور نہ اللہ تعالیٰ کا کوئی حق اس میں پہچانتا ہے یہ سب سے بدتر مرتبہ والا ہے۔

چوتھا وہ آدمی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے نہ مال دیا ہے اور نہ ہی علم لیکن وہ کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں فلاں آدمی کی طرح عمل کرتا (یعنی اندھا دھند خرچ کرتا) پس جب اس کی نیت یہ ہے تو ان دونوں کا (تیسرے اور چوتھے) کا گناہ برابر ہوگا۔ (ترمذی، اور صاحب ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔

(۵۵۸) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهُمْ ذَبَحُوْا شَاةً، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا بَقِيَ مِنْهَا؟" قَالَتْ: مَا بَقِيَ مِنْهَا إِلَّا كَتِفُهَا، قَالَ: "بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَتِفِهَا﴾ (رواه الترمذی وقال: حديث صحيح)

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک بکری ذبح کی تو نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا: کہ بکری میں سے کچھ باقی ہے؟ حضرت عائشہ نے جواب دیا کہ صرف اس کا دست باقی ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دست کے علاوہ سب ہی باقی رہ گیا ہے۔''

وَمَعْنَاهُ: تَصَدَّقُوْا بِهَا إِلَّا كَتِفَهَا فَقَالَ: بَقِيَتْ لَنَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا كَتِفَهَا.

(٥٥٩) ﴿وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَاتُوْكِيْ فَيُوْكٰى عَلَيْكِ" وَفِيْ رِوَايَةٍ "أَنْفِقِيْ أَوْ انْفِحِيْ، أَوْ انْضِحِيْ وَلَا تُحْصِيْ فَيُحْصِي اللّٰهُ عَلَيْكِ، وَلَا تُوْعِيْ فَيُوْعِي اللّٰهُ عَلَيْكِ﴾ (متفق عليه)

وَ "انْفِحِيْ" بالحء المهملة: وهو معنى أَنْفِقِيْ، كذلك: "أَنْضِحِيْ".

ترجمہ: ”حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مال کو روک روک کر نہ رکھو کہ اللہ جل شانہ بھی تم سے روک لے گا ایک اور روایت میں ہے خرچ کرو یا عطیہ دو یا مال کو پھینکو اور مال کو گن گن کر ذخیرہ بنا کر نہ رکھو کہ اللہ جل شانہ بھی تم سے مال کو محفوظ کر لے گا۔“

وانفحی: حا کے ساتھ۔ انضحی ضاد کے ساتھ ان دونوں کے معنی بھی انفقی خرچ کرو، ہی ہے۔

(٥٦٠) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ مِنْ ثُدِيِّهِمَا إِلَى تَرَاقِيْهِمَا، وَأَمَّا الْمُنْفِقُ، فَلَا يُنْفِقُ إِلَّا سَبَغَتْ، أَوْوَفَرَتْ عَلٰى جِلْدِهٖ حَتّٰى تُخْفِيَ بَنَانَهُ، وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ، وَأَمَّا الْبَخِيْلُ، فَلَا يُرِيْدُ أَنْ يُنْفِقَ شَيْئًا إِلَّا لَزِقَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَكَانَهَا، فَهُوَ يُوَسِّعُهَا فَلَا تَتَّسِعُ﴾ (متفق عليه)

وَ "الْجُنَّةُ" الدِّرْعُ، وَمَعْنَاهُ: أَنَّ الْمُنْفِقَ كُلَّمَا أَنْفَقَ سَبَغَتْ، وَطَالَتْ حَتّٰى تَجُرَّ وَرَاءَهُ، وَتُخْفِيَ رِجْلَيْهِ وَأَثَرَ مَشْيِهٖ وَخُطُوَاتِهٖ.

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بخیل اور خرچ کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے دو آدمی ہوں ان کے بدن پر سینے سے ہنسلی تک لوہے کی زرہیں ہیں۔ پس خرچ کرنے والا خرچ کرتا ہے تو یہ زرہ اس کے بدن پر کھل جاتی ہے یا چوڑی ہو جاتی ہے یہاں تک کہ اس کے پاؤں کی انگلیوں کے پوروں کو چھپا لیتی ہے اور اس کے نشان قدم کو مٹا دیتی ہے اور بخیل آدمی جب خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس زرہ کا ہر حلقہ اپنی جگہ پر چمٹ جاتا ہے پس وہ اسے ڈھیلا کرتا ہے لیکن وہ ڈھیلا نہیں ہوتا۔“

الجنۃ: (جیم کے پیش کے ساتھ) بمعنی زرہ اور مطلب یہ ہے کہ خرچ کرنے والا جب خرچ کرتا ہے تو وہ زرہ مکمل اور لمبی ہو جاتی ہے حتی کہ اس کے پیچھے سے گھسٹنے لگتی ہے اور اس کے پیروں کو اور اس کے چلنے کے نشان اور قدموں کو چھپا لیتی ہے۔

(٥٦١) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ، وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ، إِلَّا الطَّيِّبَ، فَإِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُهَا

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص پاکیزہ مال کی کمائی سے ایک کھجور کے برابر بھی صدقہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ صرف پاکیزہ صدقہ کو ہی قبول

بِيَمِينِهِ، ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهَا، كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ حَتّٰى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ﴾ (متفق عليه)

"اَلْفَلُوُّ" بِفَتْحِ الْفَاءِ وَضَمِّ اللَّامِ وَتَشْدِيدِ الْوَاوِ، وَيُقَالُ أَيْضًا: بِكَسْرِ الْفَاءِ وَإِسْكَانِ اللَّامِ وَتَخْفِيفِ الْوَاوِ: وَهُوَ الْمُهْرُ.

فرماتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے دائیں ہاتھ میں لیتا ہے پھر وہ اسے صاحب صدقہ کے لئے بڑھاتا رہتا ہے جیسے تم میں سے کوئی شخص اپنے بچھیرے کو پالتا ہے اور پرورش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ کھجور پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے۔"

الفَلُوّ فا پر زبر لام پر پیش اور واؤ مشدد اور "فلو" فلا پر زیر لام ساکن اور واؤ مخفف کے ساتھ بھی پڑھا جاتا ہے بمعنی گھوڑے کا بچہ۔

(٥٦٢) ﴿وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ، فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ: اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ، فَتَنَحّٰى ذٰلِكَ السَّحَابُ فَأَفْرَغَ مَاءَهُ فِي حَرَّةٍ، فَإِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ، فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيقَتِهِ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهِ، فَقَالَ لَهُ: يَا عَبْدَاللّٰهِ مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: فُلَانٌ لِلِاسْمِ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ، فَقَالَ لَهُ: يَا عَبْدَاللّٰهِ لِمَ تَسْأَلُنِي عَنِ اسْمِي؟ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِي هٰذَا مَاؤُهُ يَقُولُ: اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ لِاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيهَا؟ فَقَالَ: أَمَّا إِذَا قُلْتَ هٰذَا، فَإِنِّي أَنْظُرُ إِلٰى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا، فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ وَآكُلُ أَنَا وَعِيَالِي ثُلُثًا، وَأَرُدُّ فِيهَا ثُلُثَهُ﴾ (رواه مسلم)

"اَلْحَرَّةُ" الْأَرْضُ الْمُلْبَسَةُ حِجَارَةً سَوْدَاءَ. "وَالشَّرْجَةُ" بِفَتْحِ الشِّينِ الْمُعْجَمَةِ وَإِسْكَانِ الرَّاءِ وَبِالْجِيمِ هِيَ مَسِيلُ الْمَاءِ.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، ایک آدمی ایک جنگل میں جا رہا تھا کہ اس نے بادل سے ایک آواز سنی کہ فلاں انسان کے باغ پر بارش برساؤ۔ پس وہ بادل کا ٹکڑا الگ ہوا اور اس نے اپنا پانی ایک پتھریلی زمین پر برسایا تو نالوں میں سے ایک نالہ میں وہ پانی جمع ہوا۔ اور پانی نالے میں چلنے لگا یہ شخص بھی اس پانی کے پیچھے پیچھے چلا، تو کیا دیکھتا ہے کہ وہاں ایک آدمی اپنے باغ میں کھڑا بیلچے سے پانی لگا رہا ہے اس نے اس سے پوچھا اے اللہ کے بندے! تیرا نام کیا ہے؟ اس نے وہی نام بتایا جو اس نے بادل سے سنا تھا، پس باغ کے مالک نے کہا، اے اللہ کے بندے! تو میرا نام کیوں پوچھتا ہے؟ اس نے کہا اس بادل میں جس کا یہ پانی ہے میں نے ایک آواز سنی کہ فلاں کے باغ کو سیراب کر اور یہ وہی نام ہے جو تو نے اپنا بتایا ہے تو اس باغ میں ایسا کون سا عمل کرتا ہے کہ تیرے باغ کی سیرابی کے لئے اللہ نے بادل کو حکم دیا؟ اس باغ والے نے کہا جب تم یہ کہہ رہے ہو تو میں (بتا دیتا ہوں کہ میں) اس باغ کی پیداوار کا اندازہ لگاتا ہوں اور اس میں سے ایک تہائی حصہ صدقہ کرتا ہوں۔ ایک تہائی میرے اہل وعیال کی ضرورت کے لئے ہو جاتا ہے اور ایک تہائی حصہ اس باغ میں دوبارہ لگا دیتا ہوں۔"

الحَرَّة: سیاہ پتھریلی زمین۔ الشرعة شین پر زبر را ساکن اور جیم پانی کا نالہ یا پانی کی گزرگاہ ہے۔

(٦١) بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبُخْلِ وَالشُّحِّ

بخل اور حرص سے روکنے کا بیان

(١٨٥) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرٰى وَمَا يُغْنِىْ عَنْهُ مَالُهٗ إِذَا تَرَدّٰى﴾ (سورة الليل: ٨ تا ١١)

ترجمہ: ''اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: جس نے نہ دیا اور بے پرواہ رہا اور جھوٹ جانا بھلی بات کو، سو ہم اس کو عنقریب پہنچادیں گے سختی میں اور کام نہ آئے گا اس کا مال جب یہ گڑھے میں گرے گا۔''

(١٨٦) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَنْ يُوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَأُوْلٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (سورة التغابن: ١٦)

ترجمہ: ''اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: اور جو شخص نفسانی حرص سے محفوظ رہا ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔''

(٥٦٣) ﴿وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِتَّقُوا الظُّلْمَ، فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاتَّقُوا الشُّحَّ، فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، حَمَلَهُمْ عَلٰى أَنْ سَفَكُوْا دِمَاءَ هُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ظلم کرنے سے بچو اس لئے کہ ظلم قیامت کے دن اندھیرے کا باعث ہوگا اور بخل وحرص سے بھی بچو۔ اس لئے کہ حرص اور بخل نے ہی تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا اس حرص اور بخل نے ہی اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ آپس میں خون ریزی کریں اور حرام چیزوں کو حلال سمجھیں۔''

(٦٢) بَابُ الْإِيْثَارِ وَالْمُؤَاسَاةِ

ایثار اور غم خواری کی فضیلت کے بیان میں

(١٨٧) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ (سورة الحشر: ٩)

ترجمہ: ''اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: اور مقدم رکھتے ہیں ان کو اپنی جان سے اور اگرچہ وہ اپنے اوپر فاقہ ہی کریں۔''

(١٨٨) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّأَسِيْرًا﴾ (سورة الدهر: ٨)

ترجمہ: ''اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: اور کھلاتے ہیں کھانا اس کی محبت پر محتاج کو اور یتیم اور قیدی کو۔''

(٥٦٤) ﴿وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّيْ مَجْهُوْدٌ فَأَرْسَلَ إِلٰى بَعْضِ نِسَائِهٖ، فَقَالَتْ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِيْ إِلَّا مَاءٌ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلٰى أُخْرٰى، فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى قُلْنَ كُلُّهُنَّ

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ میں (بھوک سے) نڈھال ہوں پس آپ ﷺ نے بعض ازواج مطہرات کی طرف پیغام بھیجا، انہوں نے جواب دیا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا۔ میرے پاس پانی کے سوا کچھ نہیں۔ آپ ﷺ نے دوسری بیوی کی

مِثْلَ ذٰلِکَ: لَا وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِیْ إِلَّا مَاءٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "مَنْ یُضِیْفُ ھٰذَا اللَّیْلَۃَ" فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ: أَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، فَانْطَلَقَ بِہٖ إِلٰی رَحْلِہٖ فَقَالَ لِاِمْرَأَتِہٖ: أَکْرِمِیْ ضَیْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ﴾

وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ لِاِمْرَأَتِہٖ: ھَلْ عِنْدَکِ شَیْءٌ؟ فَقَالَتْ: لَا، إِلَّا قُوْتَ صِبْیَانِیْ. قَالَ: عَلِّلِیْھِمْ بِشَیْءٍ وَإِذَا أَرَادُوا الْعَشَاءَ فَنَوِّمِیْھِمْ، وَإِذَا دَخَلَ ضَیْفُنَا فَأَطْفِئِی السِّرَاجَ، وَأَرِیْہِ أَنَّا نَأْکُلُ، فَقَعَدُوْا وَأَکَلَ الضَّیْفُ وَبَاتَا طَاوِیَیْنِ، فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: فَقَالَ: "لَقَدْ عَجِبَ اللّٰہُ مِنْ صَنِیْعِکُمَا بِضَیْفِکُمَا اللَّیْلَۃَ. (متفق علیہ)

طرف پیغام بھیجا انہوں نے بھی اس کے مثل جواب دیا حتی کہ سب نے یہی کہا۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا میرے پاس سوائے پانی کے کچھ نہیں ہے۔ پس نبی ﷺ نے فرمایا آج کی رات کون اس کی مہمان نوازی کرے گا؟ ایک انصاری آدمی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! میں، پس وہ اسے اپنے ساتھ اپنے گھر لے گیا۔ اور بیوی سے کہا رسول اللہ ﷺ کے مہمان کی عزت کرنا اور ایک روایت میں ہے کہ اس نے اپنی بیوی سے کہا کیا تیرے پاس کوئی چیز ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ صرف بچوں کے لئے خوراک ہے اس نے کہا بچوں کو کسی چیز کے ساتھ بہلا دو، اور جب وہ رات کا کھانا مانگیں تو انہیں کسی طریقے سے سلا دینا اور جب ہمارا مہمان گھر میں داخل ہو تو چراغ بجھا دینا اور اس پر ظاہر کرنا کہ ہم بھی اس کے ساتھ کھانا کھا رہے ہیں چنانچہ وہ سب (کھانے کے لئے) بیٹھ گئے اور مہمان نے کھانا کھا لیا اور دونوں نے بھوکے رات گزار دی جب صبح ہوئی اور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا تم نے آج کی رات اپنے مہمان کے ساتھ جو سلوک کیا اللہ اس پر بہت خوش ہوا ہے۔"

(٥٦٥) ﴿وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "طَعَامُ الْاِثْنَیْنِ کَافِی الثَّلَاثَۃِ، وَطَعَامُ الثَّلَاثَۃِ کَافِی الْاَرْبَعَۃِ"﴾ (متفق علیہ)

وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "طَعَامُ الْوَاحِدِ یَکْفِی الْاِثْنَیْنِ، وَطَعَامُ الْاِثْنَیْنِ یَکْفِی الْاَرْبَعَۃَ وَطَعَامُ الْاَرْبَعَۃِ یَکْفِی الثَّمَانِیَۃَ.

ترجمہ: "سابقہ راوی ہی سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: دو آدمیوں کا کھانا تین آدمیوں کو اور تین آدمیوں کا کھانا چار آدمیوں کو کافی ہے۔" (بخاری و مسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی کا کھانا دو آدمیوں کو اور دو کا کھانا چار کو اور چار کا کھانا آٹھ آدمیوں کو کافی ہے۔

(٥٦٦) ﴿وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: بَیْنَمَا نَحْنُ فِیْ سَفَرٍ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلٰی رَاحِلَۃٍ لَہٗ، فَجَعَلَ

ترجمہ: "حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک آدمی اپنی سواری پر آیا اور دائیں بائیں اپنی نظر کو گھمانے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

يَصْرِفُ بَصَرَهُ يَمِينًا وَشِمَالًا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلٰى مَنْ لَّا ظَهْرَ لَهُ، وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ مِّنْ زَادٍ، فَلْيَعُدْبِه عَلٰى مَنْ لَّا زَادَ لَهُ، وَذَكَرَ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ مَا ذَكَرَ حَتّٰى رَأَيْنَا أَنَّهُ لَاحَقَّ لِأَحَدٍ مِّنَّا فِيْ فَضْلٍ﴾ (رواه مسلم)

فرمایا کہ جس کے پاس زائد سواری ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ اسے دے دے جس کے پاس سواری نہ ہو اور جس کے پاس زائد توشہ ہو تو وہ اس کو دے دے جس کے پاس توشہ نہ ہو، اسی طرح آپ ﷺ نے مختلف مالوں کا ذکر کیا یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا کہ ہم میں سے کسی شخص کا ضرورت سے زائد مال پر کوئی حق نہیں۔"

(٥٦٧) ﴿وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَ تْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَةٍ مَنْسُوْجَةٍ، فَقَالَتْ: نَسَجْتُهَا بِيَدَيَّ لِأَكْسُوَكَهَا، فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا، فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَإِنَّهَا لِإِزَارُهُ فَقَالَ فُلَانٌ: أُكْسُنِيْهَا مَا أَحْسَنَهَا! فَقَالَ: "نَعَمْ" فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ، ثُمَّ رَجَعَ فَطَوَاهَا، ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ: فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ: مَا أَحْسَنْتَ! لَبِسَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا، ثُمَّ سَأَلْتَهُ، وَعَلِمْتَ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ سَائِلًا! فَقَالَ: إِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا سَأَلْتُهُ لِأَلْبَسَهَا إِنَّمَا سَأَلْتُهُ لِتَكُوْنَ كَفَنِيْ قَالَ سَهْلٌ: فَكَانَتْ كَفَنَهُ.﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: "حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کے پاس ایک بنی ہوئی چادر لے کر آئی اور کہنے لگی، میں نے اسے اپنے ہاتھ سے بنا ہے تا کہ آپ ﷺ کو پہناؤں۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنی ضرورت کی چیز سمجھتے ہوئے قبول فرما لیا پھر اسے آپ ﷺ تہبند کے طور پر باندھ کر تشریف لائے۔ ہمارے ایک آدمی نے عرض کیا یہ چادر کس قدر خوبصورت ہے یہ مجھے پہنا دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اچھا، آپ مجلس میں بیٹھ گئے پھر واپس چلے گئے اور اس چادر کو لپیٹا اور اس آدمی کی طرف اس کو بھیج دیا۔ پس لوگوں نے اس سے کہا تو نے اچھا نہیں کیا، آپ ﷺ نے اس کو اپنی ضرورت سمجھ کر لپیٹا تھا۔ پھر تو نے آپ ﷺ سے اس کا سوال کیا اور تجھے یہ بھی معلوم تھا کہ آپ ﷺ کسی سائل کو واپس نہیں کرتے۔ تو اس نے کہا خدا کی قسم میں نے اس لئے سوال نہیں کیا تھا کہ میں اس کو پہنوں، میں نے تو اس چادر کا سوال اس لئے کیا تھا کہ یہ چادر میرا کفن بن جائے حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ چادر ان کے کفن میں لگائی گئی۔" (بخاری)

(٥٦٨) ﴿وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى اَشْعَرِيْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ الْأَشْعَرِيِّيْنَ إِذَا أَرْمَلُوْا فِي الْغَزْوِ، أَوْقَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِيْنَةِ، جَمَعُوْا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، ثُمَّ اقْتَسَمُوْا بَيْنَهُمْ فِيْ إِنَاءٍ وَّاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ

ترجمہ: "حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اشعری (قبیلہ کے) لوگ جب جہاد میں زادراہ ختم ہو جاتا ہے یا ختم ہونے کے قریب ہوتا ہے یا مدینہ میں (حالت قیام میں) ان کے اہل وعیال کا کھانا کم ہو جاتا ہے تو ان کے پاس جو کچھ ہوتا ہے سب کو ایک کپڑے میں جمع کر لیتے ہیں پھر

فَهُمْ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُمْ﴾ (متفق علیه)
"أَرْمَلُوْا": فَرَغَ زَادُهُمْ، أَوْقَارَبَ الْفَرَاغَ.

اس کو سب کے برتنوں میں برابر تقسیم کر لیتے ہیں پس یہ لوگ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ "اَرْمَلُوْا" ان کا زاد راہ ختم ہو گیا یا ختم ہونے کے قریب ہو گیا۔"

(٦٣) بَابُ اَلتَّنَافُسِ فِیْ اُمُوْرِ الْاٰخِرَةِ وَالْاِسْتِكْثَارِ مِمَّا يُتَبَرَّكُ بِهٖ

آخرت کے امور میں رغبت کرنے اور متبرک چیزوں کی زیادہ خواہش کرنے کے بیان میں

(١٨٩) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَفِیْ ذٰلِکَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ﴾ (سورة المطففين:)

ترجمہ: "اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: حرص کرنے والوں کو ایسی چیز کی حرص کرنا چاہئے۔"

(٥٦٩) ﴿وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَّمِيْنِهٖ غُلَامٌ وَعَنْ يَّسَارِهٖ الْاَشْيَاخُ، فَقَالَ لِلْغُلَامِ: "اَتَأْذَنُ لِیْ أَنْ أُعْطِیَ هٰؤُلَاءِ؟" فَقَالَ الْغُلَامُ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا أُوْثِرُ بِنَصِيْبِیْ مِنْکَ أَحَدًا، فَتَلَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ يَدِهٖ﴾ (متفق علیه)
"تَلَّهٗ، بِالتَّاءِ الْمُثَنَّاةِ فَوْق، أی وَضَعَهٗ، وَهٰذَا الْغُلَامُ هُوَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

ترجمہ: "حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پینے کی کوئی چیز لائی گئی آپ ﷺ نے اس میں سے پیا آپ کے دائیں جانب ایک لڑکا اور بائیں جانب بوڑھے لوگ (بیٹھے) تھے آپ ﷺ نے لڑکے سے کہا: کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ میں ان بوڑھوں کو دے دوں۔ پس لڑکے نے کہا نہیں اللہ کی قسم یا رسول اللہ ﷺ! میں اپنے حصہ کو جو آپ ﷺ سے مل رہا ہے کسی ایک کو بھی اپنے اوپر ترجیح نہیں دوں گا پس نبی ﷺ نے وہ پیالا اس لڑکے کے ہاتھ میں رکھ دیا۔"
"تَلَّهٗ" تاء مثناة کے ساتھ یعنی اس کے ہاتھ پر رکھ دیا اور یہ لڑکے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما تھے۔

(٥٧٠) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَا اَيُّوْبُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا، فَخَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِّنْ ذَهَبٍ، فَجَعَلَ أَيُّوْبُ يَحْثِیْ فِیْ ثَوْبِهٖ، فَنَادَاهُ رَبُّهٗ عَزَّوَجَلَّ: يَا اَيُّوْبُ اَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُکَ عَمَّا تَرٰی؟ قَالَ: بَلٰی وَعِزَّتِکَ، وَلٰكِنْ لَا غِنٰی بِیْ عَنْ بَرَكَتِکَ﴾

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک بار حضرت ایوب علیہ السلام برہنہ غسل فرما رہے تھے تو ان پر سونے کی ٹڈیاں گرنے لگیں۔ حضرت ایوب علیہ السلام لپ بھر کر اپنے کپڑے میں رکھنے لگے تو پس ان کو اللہ نے پکارا اے ایوب! کیا میں نے تم کو ان چیزوں سے بے پرواہ نہیں کر دیا۔ حضرت ایوب علیہ السلام نے عرض کیا کیوں نہیں۔ آپ کی عزت کی

(رواہ البخاری)

قسم لیکن مجھے آپ کی برکتوں سے بے نیازی نہیں ہو سکتی۔''

(٦٤) بَابُ فَضْلِ الْغَنِيّ الشَّاكِرِ وَهُوَ مَنْ أَخَذَ الْمَالَ مِنْ وَّجْهِهٖ وَصَرَفَهٗ فِيْ وُجُوْهِهِ الْمَأْمُوْرِ بِهَا

شکر گزار مالدار کی فضیلت کا بیان اور شکر گزار مالدار وہ ہے جو جائز طریقہ سے مال حاصل کرے اور ایسی جگہوں پر خرچ کرے جہاں خرچ کرنے کا حکم ہے

(١٩٠) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰى وَاتَّقٰى ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ۝﴾ (سورة الليل: ٥ تا ٧)

ترجمہ: ''ارشاد خداوندی ہے: کہ جس نے (خدا کی راہ میں مال) دیا اور پرہیز گاری کی اور نیک بات کو سچ جانا ہم اس کو آسان راستہ (نیکی) کی توفیق دیں گے۔''

(١٩١) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۝ الَّذِىْ يُؤْتِىْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ۝ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰى ۝ اِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ۝ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ۝﴾ (سورة الليل: ١٧ تا ٢١)

ترجمہ: ''ارشاد خداوندی ہے: بچا لیا جائے گا اس کو جہنم سے جو بڑا پرہیز گار ہے جو اپنا مال محض اس غرض سے دیتا ہے کہ پاک ہو جائے اور بجز اپنے عالیشان پروردگار کی رضا جوئی کے۔ اس کے ذمہ کسی کا احسان نہیں کہ اس کا بدلہ دیا جائے یہ شخص عنقریب خوش ہو جائے گا۔''

(١٩٢) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِنْ سَيِّئَاتِكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ﴾ (سورة البقرہ: ٢٧١)

ترجمہ: ''ارشاد خداوندی ہے: اگر تم ظاہر کرکے صدقہ دو تب بھی اچھی بات ہے اور اگر اس کو مخفی طور سے فقیروں کو دو تو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے اللہ تعالیٰ تمہارے کچھ گناہ بھی دور کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ تمہارے کئے ہوئے کاموں کی خوب خبر رکھتے ہیں۔''

(١٩٣) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ﴾ (سورة آل عمران: ٩٢)

ترجمہ: ''ارشاد خداوندی ہے: تم خیر کامل کو کبھی نہ حاصل کر سکو گے یہاں تک کہ اپنی پیاری چیز کو خرچ نہ کرو گے اور جو کچھ بھی خرچ کرو گے اللہ اس کو خوب جانتے ہیں۔''

وَالْآيَاتُ فِيْ فَضْلِ الْاِنْفَاقِ فِي الطَّاعَاتِ كَثِيْرَةٌ مَعْلُوْمَةٌ

''اور انفاق فی سبیل الطاعات میں آیتیں بہت زیادہ ہیں جو معروف و مشہور ہیں۔''

(٥٧١) ﴿وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا، فَسَلَّطَهٗ

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، دو آدمیوں پر رشک کرنا جائز ہے ایک وہ آدمی جس کو اللہ نے مال دیا اور اس کو نیک راستے میں خرچ کرنے کی

عَلٰى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا" مُتَفقٌ عَلَيْهِ وَتَقَدَّمَ شَرْحُهُ قَرِيْبًا﴾

توفیق بھی دی۔ اور ایک وہ آدمی جس کو اللہ نے حکمت سے نوازا وہ اس کے ذریعے فیصلے کرتا ہے اور دوسروں کو اس کی تعلیم بھی دیتا ہے۔ بخاری ومسلم اور اس کی شرح قریب ہی گزری ہے۔"

(٥٧٢) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ، فَهُوَ يَقُوْمُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا، فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ متفق عليه. "الآنَاءُ": الساعات﴾

ترجمہ: "حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صرف دو خصلتوں پر رشک کرنا جائز ہے ایک اس آدمی پر جسے اللہ جل شانہ نے قرآن مجید عطا فرمایا پس وہ رات کے اوقات میں بھی اس پر عمل کرتا ہے اور دن میں بھی۔ دوسرا وہ شخص ہے جسے اللہ جل شانہ نے مال عطا فرمایا ہو پس وہ اسے رات کے اوقات میں بھی خرچ کرتا ہے اور دن کے اوقات میں بھی۔"

(٥٧٣) ﴿وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ أَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا: ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى، وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ، فَقَالَ: "وَمَا ذَاكَ" فَقَالُوْا: يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ، وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ، وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَلَا نَتَصَدَّقُ، وَيُعْتِقُوْنَ وَلَا نُعْتِقُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفَلَا أُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُوْنَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ، وَتَسْبِقُوْنَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ، وَلَا يَكُوْنُ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ؟" قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: "تُسَبِّحُوْنَ وَتَحْمَدُوْنَ وَتُكَبِّرُوْنَ، دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ مَرَّةً، فَرَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: سَمِعَ إِخْوَانُنَا أَهْلُ الْاَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا، فَفَعَلُوْا مِثْلَهُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ﴾ (متفق عليه وهذا لفظ رواية مسلم)

"اَلدُّثُوْرُ": الْاَمْوَالُ الْكَثِيْرَةُ، والله أعلم.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فقراء مہاجرین رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ دولت مند لوگ بلند درجہ اور ہمیشہ رہنے والی نعمتیں لے گئے آپ ﷺ نے پوچھا وہ کیسے؟ تو انہوں نے کہا وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے کہ ہم نماز پڑھتے ہیں۔ وہ روزہ رکھتے ہیں جیسے کہ ہم روزے رکھتے ہیں وہ صدقہ خیرات کرتے ہیں اور ہم صدقہ کرنے کی قوت نہیں رکھتے وہ غلام آزاد کرتے ہیں، اور ہم آزاد نہیں کر سکتے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جس کے ذریعے تم اپنے سے آگے بڑھنے والوں کو پالو گے اور اپنے بعد والوں سے آگے بڑھ جاؤ گے اور کوئی تم سے زیادہ فضیلت والا نہیں ہوگا مگر وہی جو تم جیسا عمل کرے گا۔ انہوں نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم ہر نماز کے بعد ٣٣ مرتبہ سبحان اللہ ٣٣ مرتبہ الحمد للہ ٣٤ مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ پس فقراء مہاجرین نبی ﷺ کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے دولت مند بھائیوں کو معلوم ہو گیا جو ہم کرتے تھے اور وہ بھی اس طرح کرنے لگے۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔ "الدثور" بہت زیادہ مال واللہ اعلم۔" (بخاری ومسلم)

(٦٥) بَابُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَقَصْرِ الْاَمَلِ

موت کو یاد کرنے اور آرزوؤں کو کم کرنے کا بیان

(١٩٤) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَاالْحَيٰوةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ﴾ (سورة آل عمران: ١٨٥)

ترجمہ: ''اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ہر جان (دار) کو موت کا مزہ چکھنا ہے تم کو پوری پاداش قیامت ہی کے دن ملے گی جو شخص جہنم سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا سو وہ پورا کامیاب ہوا دنیاوی زندگی تو کچھ بھی نہیں صرف دھوکہ کا سودا ہے۔''

(١٩٥) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَا تَدْرِىْ نَفْسٌ مَا ذَا تَكْسِبُ غَدًا وَّمَا تَدْرِىْ نَفْسٌ بِأَىِّ أَرْضٍ تَمُوْتُ﴾ (سورة لقمان: ٣٤)

ترجمہ: ''اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا عمل کرے گا اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا۔''

(١٩٦) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ﴾ (سورة النحل: ٦١)

ترجمہ: ''اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: پھر جب ان کا وقت معین آپہنچے گا اس وقت ایک ساعت نہ پیچھے ہٹ سکیں گے اور نہ آگے بڑھ سکیں گے۔''

(١٩٧) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِاللّٰهِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُوْلٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُوْنَ ۞ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنَا كُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَّأْتِىَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْ لَا أَخَّرْتَنِىْ إِلٰى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَأَصَّدَّقَ وَأَكُنْ مِنَ الصَّالِحِيْنَ ۞ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ﴾ (سورة المنافقون: ٩ تا ١٨)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! تم کو تمہارے مال اور اولاد اللہ کی یاد سے غافل نہ کرنے پاویں اور جو ایسا کرے گا ایسے لوگ ناکام رہنے والے ہیں اور ہم نے جو کچھ تم کو دیا ہے اس میں سے اس سے پہلے پہلے خرچ کر لو کہ تم میں سے کسی کی موت آئے پھر وہ کہنے لگے کہ اے میرے پروردگار! مجھ کو اور تھوڑے دنوں مہلت کیوں نہ دی کہ میں خیر و خیرات دے لیتا اور نیک کام کرنے والوں میں شامل ہو جاتا اللہ تعالیٰ کسی شخص کو جب اس کی میعاد آجاتی ہے ہرگز مہلت نہیں دیتا اور اللہ کو تمہارے سب کاموں کی پوری خبر ہے۔''

(١٩٨) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿حَتّٰى إِذَا جَاءَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ لَعَلِّىْ أَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا إِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا وَمِنْ وَّرَائِهِمْ بَرْزَخٌ إِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۞ فَإِذَا نُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَاءَ لُوْنَ ۞ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهُ فَأُوْلٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۞ وَمَنْ

ترجمہ: ''اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی پر موت آتی ہے تو کہتا ہے اے میرے رب! مجھ کو پھر واپس بھیج دے تاکہ جس کو میں چھوڑ کر آیا ہوں اس میں نیک کام کروں ہرگز نہیں ہوگا ایک ہی بات ہے جس کو وہ کہے جا رہا ہے ان لوگوں کے آگے ایک آڑ ہے قیامت کے دن تک۔ پھر جب صور پھونکا جائے گا ان میں باہمی رشتے ناطے اس دن نہ رہیں گے اور نہ کوئی کسی کو پوچھے گا سو جس شخص کا پلہ

خَفَّتْ مَوَازِيْنُهُ فَأُولٰئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْا أَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خَالِدُوْنَ۝ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ۝ أَلَمْ تَكُنْ آيَاتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ﴾ إِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْأَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ۝ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَاسْأَلِ الْعَادِّيْنَ۝ قَالَ إِنْ لَبِثْتُمْ إِلَّا قَلِيْلًا لَوْ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۝ أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَّأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ۝﴾ (سورة المؤمنون: ۹۹ تا ۱۱۵)

بھاری ہوگا تو ایسے لوگ کامیاب ہوں گے اور جس شخص کا پلہ ہلکا ہوگا سو یہ وہ لوگ ہوں گے جنھوں نے اپنا نقصان کرلیا اور جہنم میں ہمیشہ کیلئے رہیں گے ان کے چہروں کو آگ جھلساتی ہوگی اور اس میں ان کے منہ بگڑے ہوں گے کیوں کیا میری آیتیں تم کو پڑھ کر سنائیں نہیں جایا کرتی تھیں اور تم ان کو جھٹلایا کرتے تھے، ارشاد ہوگا کہ تم برسوں کے شمار سے کس قدر مدت زمین میں رہے ہوگے وہ جواب دیں گے کہ ایک دن یا ایک دن سے بھی کم رہے ہوں گے سو گننے والوں سے پوچھ لیجئے ارشاد گرامی ہوگا کہ تم تھوڑی ہی مدت رہے کیا خوب ہوتا کہ تم سمجھتے ہوتے ہاں تو کیا تم نے یہ خیال کیا تھا کہ ہم نے تم کو یوں ہی پیدا کر دیا ہے اور یہ کہ تم ہمارے پاس نہیں لائے جاؤ گے۔"

(۱۹۹) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِيْنَ آمَنُوْا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُوْنَ﴾ (سورة الحديد: ۱۶)

ترجمہ: "اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے۔ کیا ایمان والوں کے لئے اس بات کا وقت نہیں آیا کہ ان کے دل خدا کی نصیحت اور جو دین نازل ہوا ہے اس کے سامنے جھک جائیں اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جن کو ان کے قبل کتاب ملی تھی ان پر ایک زمانہ دراز گزر گیا پھر ان کے دل سخت ہوگئے اور بہت سے لوگ ان میں سے فاسق ہیں۔"

(۵۷٤) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبَيَّ فَقَالَ: "كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ" وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ: إِذَا أَمْسَيْتَ، فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ، وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ، وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ، وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ دنیا میں اس طرح رہو جس طرح کہ کوئی مسافر یا راہ گزر رہتا ہے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بھی فرمایا جب تم شام کرلو تو صبح کا انتظار مت کرو اور جب صبح کر لو تو شام کا انتظار مت کرو اور اپنی صحت کے زمانے میں بیماری کے لئے اور اپنی زندگی میں موت کے لئے تیاری کرلو۔" (بخاری)

(۵۷۵) ﴿وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ، لَهٗ شَيْءٌ يُوْصِيْ فِيْهِ، يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهٗ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهٗ"﴾ (متفق عليه هذا لفظ البخاری)

وفی رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ "يَبِيْتُ ثَلَاثَ لَيَالٍ" قَالَ

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی آدمی کے لئے یہ جائز نہیں کہ اس کے پاس مال موجود ہو کہ جس میں وہ وصیت کرنا چاہے اور دو راتیں اس حال میں گزر جائیں کہ اس نے وصیت لکھی نہ ہو (بخاری ومسلم، یہ بخاری کے الفاظ ہیں)۔"

ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: مَا مَرَّتْ عَلَيَّ لَيْلَةٌ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ إِلَّا وَعِنْدِيْ وَصِيَّتِيْ.

اور مسلم کی روایت میں ہے یہ جائز نہیں ہے کہ وصیت کے بغیر تین راتیں گزارے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے جب سے یہ بات سنی ہے مجھ پر ایک رات بھی ایسی نہ گزری کہ میرے پاس میری وصیت موجود نہ ہو۔

(٥٧٦) ﴿وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطُوْطًا فَقَالَ: "هٰذَا الْإِنْسَانُ، وَهٰذَا أَجَلُهُ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ جَاءَ الْخَطُّ الْأَقْرَبُ﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے کچھ لکیریں کھینچی اور فرمایا کہ یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت ہے۔ پس انسان اسی طرح تمناؤں کے درمیان ہوتا ہے کہ سب سے قریب لکیر (موت) آ پہنچتی ہے۔" (بخاری)

(٥٧٧) ﴿وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا، وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسَطِ خَارِجًا مِنْهُ، وَخَطَّ خُطَطًا صِغَارًا إِلَى هٰذَا الَّذِيْ فِي الْوَسَطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِيْ فِي الْوَسَطِ، فَقَالَ: "هٰذَا الْإِنْسَانُ، وَهٰذَا أَجَلُهُ مُحِيْطًا بِهِ، أَوْ قَدْ أَحَاطَ بِهِ، وَهٰذَا الَّذِيْ هُوَ خَارِجٌ أَمَلُهُ، وَهٰذَا الْخُطَطُ الصِّغَارُ الْأَعْرَاضُ، فَإِنْ أَخْطَأَهُ هٰذَا، نَهَشَهُ هٰذَا، وَإِنْ أَخْطَأَهُ هٰذَا نَهَشَهُ هٰذَا رواه البخاری وَهٰذِهِ صُوْرَتُهُ﴾

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مربع قسم کا خط کھینچا اور اس کے درمیان میں ایک خط کھینچا جو اس سے باہر نکل رہا تھا اور درمیان والے خط کے ساتھ چھوٹی چھوٹی لکیریں کھینچی اس کے بعد فرمایا یہ درمیان والا خط انسان ہے اور مربع شکل کا خط اس کی موت ہے جس نے اس کو گھیر رکھا ہے اور باہر نکلنے والا خط اس کی امیدیں ہیں اور چھوٹی چھوٹی لکیریں حوادث ہیں اگر ایک حادثہ اس سے خطا کر جاتا ہے تو دوسرا اسے آ دبوچتا ہے اور اگر اس سے جان چھوٹتی ہے تو کوئی دوسرا اسے آ پکڑتا ہے (بخاری) اس کی شکل یوں ہے۔......شکل۔"

(٥٧٨) ﴿وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بَادِرُوْا بِالْأَعْمَالِ سَبْعًا هَلْ تَنْتَظِرُوْنَ إِلَّا فَقْرًا مُنْسِيًا أَوْ غِنًى مُطْغِيًا، أَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا، أَوْ هَرَمًا مُفَنِّدًا،
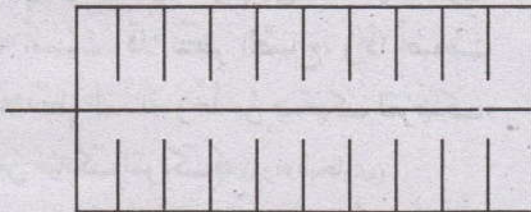
ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سات چیزوں سے پہلے پہلے نیک اعمال میں جلدی کیا کرو کیا تم بھلا دینے والے فقر کا انتظار کر رہے ہو، یا سرکش کر دینے والی مالداری کا، فاسد کر دینے والی بیماری کا یا سٹھیا دینے

أَوْمَوْتًا مُجْهِزًا، أَوِالدَّجَّالَ، فَشَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ، أَوِالسَّاعَةَ وَالسَّاعَةُ أَدْهٰى وَأَمَرُّ؟"﴾ (رواه الترمذى وقال: حديث حسن)

والے بڑھاپے کا یا تیزی سے آجانے والی موت کا یا دجال کا پس وہ ایک بدترین غائب چیز ہے جس کا انتظار کیا جا رہا ہے یا قیامت کا پس وہ دہشت ناک اور کڑوی ہے۔ ترمذی حدیث حسن ہے۔''

(٥٧٩) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَكْثِرُوْا ذِكْرَهَاذِمِ اللَّذَّاتِ" يَعْنِى الْمَوْتَ﴾ (رواه الترمذى، وقال: حديث حسن)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لذتوں کو توڑنے والی چیز یعنی موت کو کثرت سے یاد کرو۔ ترمذی (یہ حدیث حسن ہے)۔''

(٥٨٠) ﴿وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ، قَامَ فَقَالَ: "يَاأَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوااللّٰهَ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ، جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ، جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ" قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّىْ أُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ، فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِىْ؟ قَالَ: "مَا شِئْتَ" قُلْتُ: اَلرُّبُعَ؟ قَالَ: "مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ: فَالنِّصْفَ؟ قَالَ: مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ" قُلْتُ: فَالثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ" قُلْتُ: أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِىْ كُلَّهَا؟ قَالَ: "إِذًا تُكْفٰى هَمَّكَ، وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ﴾ (رواه الترمذى وقال: حديث حسن)

ترجمہ: ''حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں جب ایک تہائی رات گزر جاتی تو آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے پس آپ ﷺ فرماتے اے لوگو! اللہ کو یاد کرو۔ موت اپنی تمام خوفنا کیوں کے ساتھ آگئی ہے میں نے کہا یا رسول اللہ! میں آپ پر کثرت سے درود پڑھتا ہوں پس میں آپ پر درود کے لئے کتنا وقت مقرر کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جتنا تم چاہو۔ میں نے کہا چوتھائی، فرمایا جتنا تم چاہو اگر زیادہ کرو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے کہا پھر آدھا، آپ ﷺ نے فرمایا جتنا تم چاہو اگر زیادہ کرو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے کہا دو تہائی؟ آپ ﷺ نے فرمایا جتنا تم چاہو اگر تم زیادہ کرو تو تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے کہا آپ پر سارا وقت درود کے لئے وقف کر دیتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تمہارے غم دور کرنے کے لئے کافی ہو جائے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (ترمذی یہ حدیث حسن ہے)۔''

(٦٦) بَابُ اِسْتِحْبَابِ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ لِلرِّجَالِ وَمَا يَقُوْلُهُ الزَّائِرُ

مردوں کا قبروں کی زیارت کرنا مستحب ہے اور زیارت کرنے والا کیا کہے

(٥٨١) ﴿وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے روک دیا تھا پس (اب) تم زیارت کیا کرو (مسلم) ایک روایت میں ہے کہ جو شخص قبروں کی زیارت کرنا چاہے پس وہ زیارت کرے بے شک

قبروں کی زیارت آخرت کو یاد دلانے والی ہے۔''

(٥٨٢) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيْعِ، فَيَقُوْلُ: "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَأَتَاكُمْ مَاتُوْعَدُوْنَ، غَدًا مُؤَجَّلُوْنَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ الْبَقِيْعِ الْغَرْقَدِ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ جب ان کی رات کی باری میں قیام فرماتے تو رات کے آخری حصہ میں بقیع تشریف لے جاتے اور فرماتے تم پر سلامتی ہو اے مؤمنین کے گھر تمہارے پاس وہ کل آگیا جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا اور اگر اللہ نے چاہا تو ہم بھی تمہیں ملنے والے ہیں اے اللہ! بقیع والوں کی مغفرت فرما۔''

(٥٨٣) ﴿وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوْا إِلَى الْمَقَابِرِ أَنْ يَقُوْلَ قَائِلُهُمْ: "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ، أَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب لوگ قبروں کی طرف جاتے تھے تو آپ ﷺ ان کو سکھاتے کہ وہ یہ دعا پڑھیں۔ اے مؤمنوں اور مسلمانوں کی بستیوں والو! تم پر سلامتی ہو اگر اللہ نے چاہا تو ہم یقیناً تم سے آملیں گے ہم اللہ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔''

(٥٨٤) ﴿وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرٍ بِالْمَدِيْنَةِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ: "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَاأَهْلَ الْقُبُوْرِ، يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ، أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْأَثَرِ﴾ (رواه الترمذى وقال: حديث حسن)

ترجمہ: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ کی قبروں کے پاس سے گزرتے تو اپنا رخ ان کی جانب کر کے فرماتے: اے قبروں والو! تم پر سلامی ہو اللہ ہمارے اور تمہارے گناہوں کو معاف فرمائے تم ہم سے پہلے آگئے اور ہم بھی تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔''

(٦٧) بَابُ كَرَاهِيَةِ تَمَنِّى الْمَوْتِ بِسَبَبِ ضُرٍّ نَزَلَ بِهٖ وَلَا بَأْسَ بِهٖ لِخَوْفِ الْفِتْنَةِ فِى الدِّيْنِ

کسی تکلیف کے آنے پر موت کی آرزو کرنے کی کراہیت کا بیان اور دین میں فتنہ کے خوف سے موت کی آرزو کرنے کا جواز

(٥٨٥) ﴿عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی آدمی موت کی تمنا نہ کرے اس لئے

الْمَوْتَ إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ يَزْدَادُ، وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ يَسْتَعْتِبُ﴾ (متفق عليه وهذا لفظ البخارى)

وَفِى رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ "قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَتَمَنّٰى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُ بِهٖ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَّأْتِيَهُ، إِنَّهُ إِذَا مَاتَ انْقَطَعَ عَمَلُهُ، وَإِنَّهُ لَا يَزِيْدُ الْمُؤْمِنَ عُمُرُهُ إِلَّا خَيْرًا.

کہ اگر وہ نیک ہے تو شاید وہ نیکیوں میں زیادہ بڑھ جائے اگر وہ بدکار ہے تو شاید وہ توبہ کر لے۔" (بخاری ومسلم)

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے جو ابوہریرہؓ ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے اور نہ اس کے آنے سے پہلے اس کی دعا کرے اس لئے کہ جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے اعمال ختم ہوجاتے ہیں اور مؤمن کی عمر کی زیادتی اس کی بھلائی میں زیادتی کا سبب بنتی ہے۔

(٥٨٦) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ "قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ أَصَابَهُ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا، فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِىْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِىْ، وَتَوَفَّنِىْ إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِىْ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص تکلیف پہنچنے کی وجہ سے موت کی آرزو نہ کرے اگر اس نے ضروری ہی کرنی ہے تو یہ کہے اے اللہ! مجھ کو اس وقت تک زندہ رکھ جب تک کہ میرے لئے زندہ رہنا بہتر ہو اور مجھے موت اس وقت دے جب میرے لئے موت بہتر ہو۔"

(٥٨٧) ﴿وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ حَازِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ نَعُوْدُهُ وَقَدِ اكْتَوٰى سَبْعَ كَيَّاتٍ فَقَالَ: إِنَّ أَصْحَابَنَا الَّذِيْنَ سَلَفُوْا مَضَوْا، وَلَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا، وَإِنَّا أَصَبْنَا مَالَا نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا التُّرَابَ وَلَوْ لَا أَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهٖ، ثُمَّ أَتَيْنَا مَرَّةً أُخْرٰى وَهُوَ يَبْنِىْ حَائِطًا لَهُ فَقَالَ: إِنَّ الْمُسْلِمَ لَيُؤْجَرُ فِىْ كُلِّ شَىْءٍ يُنْفِقُهُ إِلَّا فِىْ شَىْءٍ يَجْعَلُهُ فِىْ هٰذَا التُّرَابِ﴾ (متفق عليه وهذا لفظ رواية البخارى)

ترجمہ: "حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کرنے گئے اور انہوں نے سات داغ لگوائے تھے۔ انہوں نے کہا ہمارے وہ ساتھی جو پہلے گزر چکے ہیں۔ جو چلے گئے ان کو دنیا نے عیب ناک نہیں کیا اور ہمیں اتنا مال حاصل ہوگیا ہے کہ ہم اس کے لئے مٹی کے سوا اور کوئی جگہ نہیں پاتے۔ اگر نبی کریم ﷺ ہم کو موت کی دعا کرنے سے منع نہ فرماتے تو میں اس کی ضرور دعا کرتا۔ پھر ہم دوبارہ ان کے پاس آئے تو وہ اپنی دیوار بنا رہے تھے پس انہوں نے کہا کہ مؤمن جہاں بھی خرچ کرتا ہے تو اسے اجر ملتا ہے سوائے اس خرچ کے جو وہ اس مٹی پر کرتا ہے۔"

(٦٨) بَابُ الْوَرَعِ وَتَرْكِ الشُّبُهَاتِ

پرہیزگاری اختیار کرنے اور شبہات کو چھوڑنے کا بیان

(٢٠٠) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَتَحْسَبُوْنَهُ هَيِّنًا وَّهُوَ

ترجمہ: "اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے۔ تم سمجھتے ہو اس کو

عِنْدَاللّٰهِ عَظِيْمٌ﴾ (سورة النور: ١٥)

(٢٠١) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ رَبَّکَ لَبِا لْمِرْصَادِ﴾ (سورة الفجر: ١٤)

(٥٨٨) ﴿وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "إِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ، وَإِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ، وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ، اِسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ، وَمَنْ وَّقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ، وَقَعَ فِيْ الحرام كالراعى يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِکُ اَنْ يَّرْتَعَ فِيْهِ اَلاَ وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، أَلا وَإِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ، أَلا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ﴾ (متفق عليه)

ورروياه من طرق بالفاظ متقاربة.

(٥٨٩) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَدَ تَمْرَةً فِي الطَّرِيْقِ، فَقَالَ: "لَوْ لَا أَنِّيْ أَخَافُ أَنْ تَكُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَاَكَلْتُهَا﴾ (متفق عليه)

(٥٩٠) ﴿وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَاحَاکَ فِيْ نَفْسِکَ، وَكَرِهْتَ أَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ﴾ (رواه مسلم) "حَاکَ" بالحاء المهملة والكاف اى: تردد فيه.

(٥٩١) ﴿وَعَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہلکی بات اور یہ اللہ کے یہاں بہت بڑی بات ہے"

ترجمہ: "اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: ...... بے شک تمہارا رب لگا ہے گھات میں۔"

ترجمہ: "حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان دونوں چیزوں کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں جن کو اکثر لوگ نہیں جانتے پس جو شخص شبہات سے بچا اس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو بچالیا اور جو شخص شبہات میں گر پڑا تو وہ حرام میں مبتلا ہو گیا کہ وہ چرواہا جو چراگاہ کے اردگرد چراتا ہے قریب ہے کہ وہ چراگاہ میں بھی چرانے لگے۔ خبردار ہر بادشاہ کی چراگاہ ہوتی ہے، خبردار اللہ کی چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں، خبردار جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے اگر وہ صحیح ہوا تو سارا جسم صحیح اور اگر وہ خراب ہو تو تمام جسم خراب ہوتا ہے، خبردار وہ ٹکڑا دل ہے (بخاری ومسلم) اور ان دونوں نے اس روایت کو مختلف طریقوں سے متقارب الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے۔"

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے راستے میں ایک کھجور کو پایا تو فرمایا اگر مجھے صدقہ کی ہونے کا خوف نہ ہوتا تو ضرور میں اسے کھالیتا۔" (بخاری ومسلم)

ترجمہ: "حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا نیکی، اچھے اخلاق ہیں اور برائی وہ ہے جو تیرے نفس میں کھٹکے اور تو اس کو ناپسند کرے کہ لوگوں کو اس کی خبر ہو جائے۔" (مسلم) "حاک" حائے مہملہ اور کاف کے ساتھ یعنی جس میں شک ہو۔

ترجمہ: "حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نیکی کے متعلق

فَقَالَ: "جِئْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْبِرِّ؟" قُلْتُ: نَعَمْ فَقَالَ: "اِسْتَفْتِ قَلْبَکَ، اَلْبِرُّ: مَا اطْمَأَنَّتْ إِلَيْهِ النَّفْسُ وَاطْمَأَنَّ إِلَيْهِ الْقَلْبُ، وَالْإِثْمُ مَاحَاکَ فِي النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ، وَإِنْ أَفْتَاکَ النَّاسُ وَأَفْتَوْکَ حديث حسن، رواه احمد، والدارمی فی "مسنديهما"﴾

سوال کرنے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے دل سے پوچھو نیکی وہ ہے جس پر نفس مطمئن ہو اور دل بھی اس پر مطمئن ہو اور گناہ وہ ہے جو نفس میں کھٹکے اور دل میں تردد (شک) ہو اگرچہ لوگ تجھے فتویٰ دے دیں اگرچہ لوگ تجھے فتویٰ دے دیں۔ یہ حدیث حسن ہے، احمد اور دارمی نے اپنی مسند کتابوں میں روایت کی ہے۔"

(۵۹۲) ﴿وَعَنْ اَبِیْ سِرْوَعَةَ. بِکَسْرِ السِّيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَنَصْبِهَا. عُقْبَةَ ابْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ اِبْنَةً لِأَبِیْ إِهَابِ ابْنِ عَزِيْزٍ، فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: إِنِّیْ قَدْ أَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِیْ قَدْ تَزَوَّجَ بِهَا، فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ: مَا أَعْلَمُ أَنَّکِ أَرْضَعْتِنِیْ وَلَا أَخْبَرْتِنِیْ، فَرَکِبَ إِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ، فَسَأَلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "کَيْفَ، وَقَدْ قِيْلَ؟" فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ وَنَکَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾ (رواه البخاری) "إِهَاب" بکسر الهمزة، و "عزيز" بفتح العين وبزای مکررة.

ترجمہ: "حضرت ابوسروعہ (سین مہملہ اور اس پر کسرہ یا فتحہ کے ساتھ) عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ابواہاب بن عزیز کی ایک بیٹی سے نکاح کیا تو ان کے پاس ایک عورت آئی اور اس نے کہا کہ میں نے عقبہ اور جس کے ساتھ انہوں نے نکاح کیا ہے دونوں کو دودھ پلایا ہے عقبہؓ نے اس سے کہا میں نہیں جانتا کہ تم نے مجھے دودھ پلایا ہے اور نہ ہی تو نے مجھے بتایا ہے۔ عقبہ سوار ہو کر مدینہ آئے اور آپ ﷺ سے سوال کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ نکاح کیسے قائم رہ سکتا ہے جب کہ یہ بات کہی گئی ہو پس عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے (عورت سے) جدائی اختیار کر لی اور اس عورت نے کسی اور سے نکاح کر لیا۔" "اہاب" ہمزہ کے کسرہ کے ساتھ۔ عزیز عین کے زبر کے ساتھ اور دو زاء کے ساتھ۔

(۵۹۳) ﴿وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ: "دَعْ مَا يُرِيْبُکَ إِلٰی مَالَا يُرِيْبُکَ﴾ (رواه الترمذی وقال: حديث حسن صحيح) مَعْنَاهُ: "اُتْرُکْ مَا تَشُکُّ فِيْهِ، وَخُذْ مَالَا تَشُکُّ فِيْهِ.

ترجمہ: "حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یاد کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا چھوڑ دو جو تمہیں شک میں ڈالے اور اسے اختیار کرو جو تمہیں شک میں نہ ڈالے (ترمذی حدیث صحیح حسن ہے) اس کے معنی ہیں جس میں تمہیں شک ہو وہ چھوڑ دو جس میں شک نہ ہو اختیار کر لو۔"

(۵۹٤) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: کَانَ لِأَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، غُلَامٌ يُخْرِجُ لَهُ الْخَرَاجَ وَکَانَ أَبُوْبَکْرٍ يَأْکُلُ مِنْ خَرَاجِهِ، فَجَاءَ يَوْمًا بِشَيْءٍ، فَأَکَلَ مِنْهُ أَبُوْبَکْرٍ،

ترجمہ: "حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ایک غلام تھا جو آپ کے لئے کماتا تھا اور حضرت ابوبکرؓ اسی کمائی سے کھاتے تھے ایک دن وہ غلام کوئی چیز لایا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو کھا لیا کھانے کے بعد اس غلام نے کہا آپ نے جو کھایا ہے

فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ: تَدْرِیْ مَا هٰذَا؟ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: كُنْتُ تَكَهَّنْتُ لِإِنْسَانٍ فِی الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا أُحْسِنُ الْكَهَانَةَ إِلَّا أَنِّیْ خَدَعْتُهُ فَلَقِيَنِیْ، فَأَعْطَانِیْ بِذٰلِكَ هٰذَا الَّذِیْ أَكَلْتَ مِنْهُ، فَأَدْخَلَ أَبُوْبَكْرٍ يَدَهُ فَقَاءَ كُلَّ شَیْءٍ فِیْ بَطْنِهِ﴾ (رواہ البخاری)

"اَلْخَرَاجُ: شَیْءٌ يَجْعَلُهُ السَّيِّدُ عَلٰى عَبْدِهٖ يُؤَدِّيْهِ إِلَى السَّيِّدِ كُلَّ يَوْمٍ، وَبَاقِیْ كَسْبِهٖ يَكُوْنُ لِلْعَبْدِ".

کیا چیز ہے؟ حضرت ابوبکر نے کہا کیا ہے؟ اس نے کہا میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک شخص کے لئے نجومیوں والا کام کیا تھا حالانکہ میں نجومیوں والے علم سے اچھی طرح واقف بھی نہیں پس میں نے اس کو دھوکہ دیا تھا۔ آج وہ مجھے ملا اور اس نے مجھے یہ چیز دی جس سے آپ نے کھایا پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا ہاتھ منہ میں ڈالا اور اس چیز کو پیٹ سے قے کر کے باہر نکال دیا۔"

"الخراج" وہ آمدنی جو آقا اپنے غلام کیلئے لازم کر دیتا ہے کہ روزانہ اسے ادا کرنا ہے اسکے علاوہ باقی آمدنی اس غلام کی ہوتی ہے۔

(۵۹۵) ﴿وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ فَرَضَ لِلْمُهَاجِرِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ أَرْبَعَةَ آلَافٍ، وَفَرَضَ لِابْنِهٖ ثَلَاثَةَ آلَافٍ وَخَمْسَمِائَةٍ، فَقِيْلَ لَهُ: هُوَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَلِمَ نَقَصْتَهُ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا هَاجَرَ بِهٖ أَبُوْهُ، يَقُوْلُ: لَيْسَ هُوَ كَمَنْ هَاجَرَ بِنَفْسِهٖ﴾ (رواہ البخاری)

ترجمہ: "حضرت نافع کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے مہاجرین اولین کے لئے چار چار ہزار اور اپنے بیٹے کے لئے ساڑھے تین ہزار وظیفہ مقرر فرمایا ان سے پوچھا گیا کہ یہ بھی تو مہاجرین میں سے ہیں پھر آپ نے ان کا وظیفہ کیوں کم کر دیا؟ حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ ان کے ساتھ ان کے باپ نے بھی ہجرت کی تھی مقصد یہ ہے کہ ان لوگوں کی طرح نہیں ہے جنہوں نے انفرادی طور پر ہجرت کی ہو۔"

(۵۹۶) ﴿وَعَنْ عَطِيَّةَ بْنِ عُرْوَةَ السَّعْدِیِّ الصَّحَابِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ أَنْ يَكُوْنَ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ حَتّٰى يَدَعَ مَالَا بَأْسَ بِهٖ، حَذَرًا لِمَابِهٖ بَأْسٌ﴾ (رواہ الترمذی وقال: حدیث حسن)

ترجمہ: "حضرت عطیہ بن عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بندہ اس وقت تک متقیوں میں شمار ہو نہیں سکتا جب تک کہ وہ ان چیزوں کو نہ چھوڑ دے جن کے کرنے میں کوئی حرج نہیں تا کہ وہ ان چیزوں سے بچ سکے جن میں حرج ہے۔"

(٦٩) بَابُ اِسْتِحْبَابِ الْعُزْلَةِ عِنْدَ فَسَادِ الزَّمَانِ أَوِ الْخَوْفِ مِنْ فِتْنَةٍ فِی الدِّيْنِ أَوْ وُقُوْعٍ فِیْ حَرَامٍ أَوْ شُبُهَاتٍ وَنَحْوِهَا

لوگوں اور زمانے کے فساد کے وقت اور دین میں فتنہ کے خوف سے نیز حرام اور مشتبہ چیزوں میں مبتلا ہونے کے اندیشے سے گوشہ نشینی کے پسندیدہ ہونے کا بیان

(۲۰۲) قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿فَفِرُّوْا إِلَى اللّٰهِ

ترجمہ: "اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: بھاگو اللہ کی طرف، میں تم کو اس کی

إِنِّیْ لَکُمْ مِنْهُ نَذِیْرٌ مُبِیْنٌ﴾ (سورة الزريات: ٥٠)

(٥٩٧) ﴿وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: إِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِیَ الْغَنِیَّ الْخَفِیَّ﴾ (رواه مسلم)

اَلْمُرَادُ "بِالْغَنِیِّ" غَنِیُّ النَّفْسِ، کَمَا سَبَقَ فِی الْحَدِیْثِ الصَّحِیْحِ.

(٥٩٨) ﴿وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: أَیُّ النَّاسِ أَفْضَلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "مُؤْمِنٌ مُجَاهِدٌ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ" قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: "ثُمَّ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِیْ شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ یَعْبُدُ رَبَّهٗ". وفی روایة: "یَتَّقِی اللّٰهَ، وَیَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهٖ﴾ (متفق علیه)

(٥٩٩) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "یُوْشِکُ أَنْ یَکُوْنَ خَیْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ یَتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ، وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ یَفِرُّ بِدِیْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ﴾ (رواه البخاری)

وَ "شَعَفُ الْجِبَالِ": أَعْلَاهَا.

(٦٠٠) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِیًّا إِلَّا رَعَی الْغَنَمَ" فَقَالَ أَصْحَابُهٗ: وَأَنْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، کُنْتُ أَرْعَاهَا عَلٰی قَرَارِیْطَ لِاَهْلِ مَکَّةَ﴾ (رواه البخاری)

(٦٠١) ﴿وَعَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ: "مِنْ خَیْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ

طرف سے ڈرسناتا ہوں۔"

ترجمہ: "حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ اس بندے سے محبت رکھتا ہے جو پرہیز گار، مخلوق سے بے نیاز اور پوشیدہ ہو۔"

"غَنِیّ" کا مطلب دل کا غنی ہونا ہے یعنی جو صرف اللہ سے امید وابستہ کرے لوگوں سے نہیں جیسا کہ صحیح حدیث میں اس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

ترجمہ: "حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! لوگوں میں کون سا آدمی افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ مؤمن جو اللہ کے راستے میں اپنی جان و مال کے ساتھ جہاد کرے پھر اس نے پوچھا پھر کون؟ آپ نے فرمایا پھر وہ آدمی جو کسی گھاٹی میں الگ تھلگ ہو کر اپنے رب کی عبادت کرے اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ سے ڈرتا ہو اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔" (بخاری و مسلم)

ترجمہ: "سابق راوی ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریب ہے کہ مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہوں گی جن کو لے کر وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش برسنے والی جگہوں پر چلا جائے گا اس کا یہ فرار فتنوں سے اپنے دین کو بچانے کے لئے ہوگا۔" (بخاری)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جو نبی بھی بھیجا اس نے بکریاں ضرور چرائیں۔ آپ ﷺ کے صحابہ نے پوچھا اور آپ نے بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا، ہاں! میں نے مکہ والوں کی بکریاں چند قراریط کے عوض چرائیں۔" (بخاری)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا لوگوں میں سب سے اچھی

مُمسِکٌ عِنَانَ فَرَسِهٖ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ، یَطِیۡرُ عَلٰی مَتۡنِهٖ، کُلَّمَا سَمِعَ هَیۡعَةً أوۡفَزۡعَةً، طَارَ عَلَیۡهِ یَبۡتَغِی الۡقَتۡلَ، أَوِ الۡمَوۡتَ مَظَانَّهٗ، أَوۡ رَجُلٌ فِیۡ غُنَیۡمَةٍ فِی رَأۡسِ شَعَفَةٍ مِنۡ هٰذِهِ الشَّعَفِ أَوۡ بَطۡنِ وَادٍ مِنۡ هٰذِهِ الۡاَوۡدِیَةِ، یُقِیۡمُ الصَّلَاةَ ویُؤۡتِی الزَّکَاةَ، وَیَعۡبُدُ رَبَّهٗ حَتّٰی یَأۡتِیَهُ الۡیَقِیۡنُ لَیۡسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِیۡ خَیۡرٍ﴾ (رواه مسلم)

زندگی اس آدمی کی ہے جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے ہو اس کی پیٹھ پر سوار ہو کر اڑتا ہے جب بھی کوئی لڑائی یا گھبراہٹ کی آواز سنتا ہے تو فوراً اس پر اڑ کر وہاں پہنچتا ہے، قتل ہو جانے یا موت کے متوقع مقامات کو تلاش کرتا ہے۔ یا وہ آدمی جو تھوڑی سی بکریوں کے ساتھ پہاڑ کی چوٹی پر یا ان وادیوں میں سے کسی وادی میں اقامت گزیں ہو۔ وہاں نماز قائم کرتا ہو زکوۃ ادا کرتا ہو اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہو حتی کہ اسے موت آجائے وہ لوگوں سے اچھی حالت میں ہے۔'' (مسلم)

"یَطِیۡرُ" أیۡ یُسۡرِعُ "وَمَتۡنُهٗ": ظَهۡرُهٗ "وَالۡهَیۡعَةُ": الصَّوۡتُ لِلۡحَرۡبِ. "وَالۡفَزۡعَةُ": نَحۡوُهٗ وَ "مَظَانُّ الشَّیۡءِ" اَلۡمَوَاضِعُ الَّتِیۡ یُظَنُّ وَجُوۡدُهٗ فِیۡهَا. "وَالۡغُنَیۡمَةُ" بِضَمّ الۡغَیۡنِ تَصۡغِیۡرُ الۡغَنَمِ. "وَالشَّفۡعَةُ" بِفَتۡحِ الشِّیۡنِ وَالۡعَیۡنِ. فِیۡ أَعۡلَی الۡجَبَلِ.

"یطیر" معنی جلدی کرتا ہے۔ "متنه" اس کی پیٹھ۔ "هیعة" لڑائی کی آواز، دھماکہ، فائرنگ کی آواز۔ "فزعة" لڑائی کی گھبراہٹ کو کہتے ہیں۔ "مظان الشیء" جن مواقع میں جنگ کی شدت متوقع ہو۔ "اَلۡغُنَیۡمَةُ" (غین کے پیش کے ساتھ) غنم کی تصغیر ہے۔ "الشعفة" (شین اور عین کے فتح کے ساتھ) پہاڑ کی بلندی کو کہتے ہیں۔

(۷۰) بَابُ فَضۡلِ الۡاِخۡتِلَاطِ بِالنَّاسِ وَحُضُوۡرِ جَمۡعِهِمۡ وَجَمَاعَاتِهِمۡ وَمَشَاهِدِ الۡخَیۡرِ، وَمَجَالِسِ الذِّکۡرِ مَعَهُمۡ، وَعِیَادَةِ مَرِیۡضِهِمۡ، وَحُضُوۡرِ جَنَائِزِهِمۡ، وَمُؤَاسَاةِ مُحۡتَاجِهِمۡ، وَإِرۡشَادِ جَاهِلِهِمۡ، وَغَیۡرِ ذٰلِکَ مِنۡ مَصَالِحِهِمۡ لِمَنۡ قَدَرَ عَلَی الۡاَمۡرِ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَالنَّهۡیِ عَنِ الۡمُنۡکَرِ، وَقَمَعَ نَفۡسَهٗ عَنِ الۡاِیۡذَاءِ، وَصَبَرَ عَلَی الۡاَذٰی

لوگوں سے میل جول رکھنے کی فضیلت کے بیان میں، نماز جمعہ، جماعتوں میں، نیکی کے مقامات میں، ذکر کی مجالس میں لوگوں کے ساتھ حاضر ہونا، بیمار کی عیادت کرنا، جنازوں میں شامل ہونا محتاجوں کی غم خواری کرنا، جاہل کی رہنمائی کرنا وغیرہ، مصالح

کے لئے لوگوں سے ربط و تعلق رکھنا، اس شخص کے لئے جو نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کی قدرت رکھتا ہو، اور لوگوں کو تکلیف پہنچانے سے اپنے نفس کو باز رکھے اور تکلیف پہنچنے پر صبر کرے

﴿اِعْلَمْ أَنَّ الْاِخْتِلَاطَ بِالنَّاسِ عَلَى الْوَجْهِ الَّذِیْ ذَكَرْتُهُ هُوَ الْمُخْتَارُ الَّذِیْ كَانَ عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَسَائِرُ الْاَنْبِیَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَیْهِمْ، وَكَذٰلِكَ الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُوْنَ، وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِیْنَ، وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنْ عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ وَأَخْیَارِ هِمْ وَهُوَ مَذْهَبُ أَكْثَرِ التَّابِعِیْنَ وَمَنْ بَعْدَ هُمْ، وَبِهٖ قَالَ الشَّافِعِیُّ وَأَحْمَدُ، وَأَكْثَرُ الْفُقَهَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِیْنَ﴾

''یاد رکھو کہ لوگوں کے ساتھ اختلاط رکھنے کی وہ صورت جس کا میں نے ذکر کیا ہے پسندیدہ صورت ہے اسی پر آپ ﷺ، تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام، حضرات خلفاء راشدین، صحابہ کرام، تابعین علماء و صلحاء کار بند ہیں، اکثر تابعین اور مابعد کے لوگوں کا بھی یہی مذہب ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ اور اکثر فقہاء اسی کے قائل ہیں۔''

(۲۰۳) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى﴾ (سورۃ المائدہ: ۲)

ترجمہ: ''ارشاد خداوندی ہے: نیکی اور پرہیز گاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو۔''

﴿وَالْآیَاتُ فِیْ مَعْنٰى مَا ذَكَرْتُهُ كَثِیْرَةٌ مَعْلُوْمَةٌ﴾

اس مضمون کی آیات کثرت کے ساتھ وارد ہیں اور مشہور اور معروف ہیں۔

(۷۱) بَابُ التَّوَاضُعِ وَخَفْضِ الْجَنَاحِ لِلْمُؤْمِنِیْنَ

ایمان داروں کے ساتھ تواضع اور نرمی کے ساتھ پیش آنے کا بیان

(۲۰۴) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ﴾ (سورۃ الشعراء: ۲۱۵)

ترجمہ: ''اور مومنین میں سے جو تمہاری اتباع کرنے والے ہیں ان سے تواضع کے ساتھ پیش آؤ۔''

(۲۰۵) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَسَوْفَ یَأْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِیْنَ﴾ (سورۃ المائدہ: ۵۴)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! جو تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے تو عنقریب اللہ تعالیٰ ایسے لوگ پیدا فرما دے گا جن سے اللہ محبت کرے گا اور وہ اللہ سے محبت کریں گے مؤمنوں کے لئے وہ نرم ہوں گے اور کافروں پر سخت ہوں گے۔''

(۲۰۶) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿یَاۤ اَیُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَا

ترجمہ: ''اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا

كُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَّأُنْثٰى وَجَعَلْنَا كُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوْا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَاللّٰهِ اَتْقَاكُمْ﴾ (سورة الحجر: ١٣)

ہے پھر تم کو مختلف قومیں اور مختلف خاندان بنایا تا کہ ایک دوسرے کو شناخت کرسکو اللہ کے نزدیک تم میں سب سے بڑا شریف وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہو۔"

(٢٠٧) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَلَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى﴾ (سورة النجم: ٣٢)

ترجمہ: "اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: تم اپنے آپ کو مقدس نہ سمجھا کرو تقوی والوں کو وہی خوب جانتا ہے۔"

(٢٠٨) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَنَادٰى أَصْحَابُ الْاِعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمَاهُمْ قَالُوْا مَا أَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ اَهٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ أَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَا اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ﴾ (سورة الاعراف: ٤٨، ٤٩)

ترجمہ: "اہل اعراف بہت سے آدمیوں کو جنہیں وہ پہچانیں گے پکاریں گے کہیں گے کہ تمہاری جماعت اور تمہارا بڑا سمجھنا تمہارے کچھ کام نہ آیا۔ کیا یہ وہی ہیں جن کی نسبت تم قسمیں کھا کھا کر کہا کرتے تھے کہ ان پر اللہ جل شانہ رحمت نہ کرے گا، ان کو یہ حکم ہوگا کہ جاؤ جنت میں تم پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور نہ تم مغموم ہو گے۔"

(٦٠٢) ﴿وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللّٰهَ أَوْحٰى إِلَيَّ أَنْ تَرَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلٰى أَحَدٍ، وَلَا يَبْغِيَ أَحَدٌ عَلٰى أَحَدٍ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی ہے کہ آپس میں تواضع اختیار کرو حتی کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے اور نہ کسی پر زیادتی کرے۔"

(٦٠٣) ﴿وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا، وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا صدقہ خیرات کرنے سے مال کم نہیں ہوتا اور معاف کرنے سے اللہ تعالیٰ عزت کو بڑھاتے ہیں اور جو کوئی اللہ کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ جل شانہ اسے سرفرازی عطا فرماتے ہیں۔"

(٦٠٤) ﴿وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گزر چند بچوں کے پاس سے ہوا تو انہوں نے ان کو سلام کیا اور فرمایا کہ آپ ﷺ اس طرح کرتے تھے۔" (بخاری و مسلم)

(٦٠٥) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: إِنْ كَانَتِ الْاَمَةُ مِنْ إِمَاءِ الْمَدِيْنَةِ لَتَأْخُذُ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَنْطَلِقُ بِهٖ حَيْثُ شَاءَ ت﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ مدینہ کی باندیوں میں سے کوئی بھی باندی آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑ لیتی اور اپنی ضرورت کے لئے جہاں چاہتی آپ کو لے جاتی۔" (بخاری)

(٦٠٦) ﴿وَعَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: سُئِلَتْ

ترجمہ: "حضرت اسود بن یزیدؒ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی

عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا: مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِيْ بَيْتِهِ؟ قَالَتْ: كَانَ يَكُوْنُ فِيْ مِهْنَةِ أَهْلِهِ. يَعْنِيْ: خِدْمَةِ أَهْلِهِ. فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ﴾ (رواه البخاری)

اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا گیا کہ آپ ﷺ اپنے گھر میں کیا کام کرتے تھے؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا آپ ﷺ اپنے گھر والوں کی خدمت میں لگے رہتے تھے پس جب نماز کا وقت ہو جاتا تو آپ نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔'' (بخاری)

(۶۰۷) ﴿وَعَنْ اَبِيْ رِفَاعَةَ تَمِيْمِ بْنِ أُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِنْتَهَيْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، رَجُلٌ غَرِيْبٌ جَاءَ يَسْأَلُ عَنْ دِيْنِهِ لَا يَدْرِيْ مَا دِيْنُهُ؟ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَرَكَ خُطْبَتَهُ حَتّٰى اِنْتَهٰى إِلَيَّ، فَأُتِيَ بِكُرْسِيٍّ، فَقَعَدَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ يُعَلِّمُنِيْ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ، ثُمَّ أَتٰى خُطْبَتَهُ، وَاَتَمَّ آخِرَهَا﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابورفاعہ تمیم بن اسیدؓ سے روایت ہے کہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے پس میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایک مسافر آدمی اپنے دین کے بارے میں پوچھنے آیا ہے کیونکہ وہ اپنے دین کے بارے میں نہیں جانتا۔ پس آپ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور اپنا خطبہ چھوڑ دیا حتیٰ کہ میرے پاس آ گئے پھر آپ ﷺ کیلئے ایک کرسی لائی گئی جس پر آپ ﷺ تشریف فرما ہو گئے آپ مجھے دین کے احکامات کی تعلیم دینے لگے جن کا علم اللہ جل شانہ نے آپ کو عطا فرمایا تھا مجھ سے فارغ ہو کر پھر آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور پہلے والے خطبہ کو مکمل فرمایا''

(۶۰۸) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ اَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ قَالَ: وَقَالَ "إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْاَذٰى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ" وَأَمَرَ أَنْ تُسْلَتَ الْقَصْعَةُ. قَالَ: "فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ أَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کھانا تناول فرماتے تو اپنی تینوں انگلیاں چاٹ لیتے۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اس سے مٹی وغیرہ صاف کر کے کھا لے اور اس کو شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور آپ ﷺ نے حکم دیا کہ پیالے کو چاٹ کر کے صاف کیا جائے اور فرمایا تم نہیں جانتے تمہارے کھانے کے کون سے حصے میں برکت ہے۔'' (مسلم)

(۶۰۹) ﴿وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا إِلَّا رَعَى الْغَنَمَ" قَالَ أَصْحَابُهُ: وَأَنْتَ: فَقَالَ: "نَعَمْ كُنْتُ أَرْعَاهَا عَلٰى قَرَارِيْطَ لِاَهْلِ مَكَّةَ﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہ نے کسی بھی نبی کو دنیا میں نہیں بھیجا کہ اس سے بکریاں نہ چرائیں ہوں صحابہ کرام نے عرض کیا کیا آپ نے بھی چرائیں ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چند قیراط کے عوض اہل مکہ کی بکریوں کو میں چرایا کرتا تھا۔'' (بخاری)

(۶۱۰) ﴿وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد

قَالَ: لَوْ دُعِيتُ إِلٰى كُرَاعٍ أَوْ ذِرَاعٍ لَأَجَبْتُ، وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ ذِرَاعٌ أَوْ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ﴾ (رواه البخاری)

فرمایا: کہ اگر مجھے (بکری وغیرہ) کے پائے یا بازو کے کھانے کی دعوت دی جائے میں ضرور جاؤں گا اور اگر مجھے بازو یا پائے ہدیہ کے طور پر دیئے جائیں تو میں اس کو ضرور قبول کروں گا۔" (بخاری)

(٦١١) ﴿وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ نَاقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَضْبَاءُ لَاتُسْبَقُ، أَوْ لَاتَكَادُ تُسْبَقُ، فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلٰى قَعُوْدٍ لَهُ، فَسَبَقَهَا، فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى عَرَفَهُ، فَقَالَ: "حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَّا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کی اونٹنی عضباء تھی جس سے کوئی اونٹ آگے نہیں نکل سکتا تھا ایک دیہاتی اپنے اونٹ پر آیا اور آپ ﷺ کی اونٹنی سے آگے نکل گیا۔ یہ بات مسلمانوں پر بہت گراں گزری یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اس بات کو پہچان لیا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ پر یہ بات حق ہے کہ دنیا میں جو چیز بھی بلند ہوگی اللہ جل شانہ اس کو نیچا پست کر دیتے ہیں۔" (بخاری)

(۷۲) بَابُ تَحْرِيْمِ الْكِبْرِ وَالْإِعْجَابِ

تکبر اور خود پسندی کے حرام ہونے کا بیان

(٢٠٩) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾ (سورة القصص: ٨٣)

ترجمہ: "اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: آخرت کا گھر ہم نے ایسے لوگوں کے لئے تیار کر رکھا ہے جو زمین میں ظلم اور فساد کا ارادہ نہیں رکھتے اور انجام نیک تو پرہیزگاروں کا ہی ہے۔"

(٢١٠) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا﴾ (سورة الاسراء: ٣٧)

ترجمہ: "اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے:......زمین پر اکڑ کر مت چلو۔"

(٢١١) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ. وَمَعْنٰى "تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ" أَيْ: تَمِيْلُهُ وَتُعْرِضُ بِهِ عَنِ النَّاسِ تَكَبُّرًا. وَالْمَرَاحُ: اَلتَّبَخْتُرُ﴾ (سورة لقمان: ١٨)

ترجمہ: "اور نہ لوگوں کے لئے اپنا منہ پھیرو نہ زمین پر اترا کر چلو بے شک اللہ جل شانہ ہر تکبر کرنے والے اور فخر کرنے والے کو ناپسند کرتے ہیں۔ "وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ" اس کا معنی یہ ہے تو اپنا چہرہ لوگوں سے تکبر کے ساتھ نہ پھیرو اور "المراح" اکڑ کر چلنے کو کہتے ہیں۔"

(٢١٢) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ وَآتَيْنَاهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَا إِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوْءُ بِالْعُصْبَةِ أُولِي الْقُوَّةِ إِذْ قَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا تَفْرَحْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ﴾ (القصص: ٧٦)

ترجمہ: "قارون موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں سے تھا اور اس نے ان پر سرکشی کی اور ہم نے اسے اتنے خزانے دیئے کہ ان کی کنجیاں ایک طاقت ور جماعت بمشکل اٹھاتی تھی۔ جب اس سے اس کی قوم نے کہا مت اِترا، اللہ جل شانہ اِترانے والے کو پسند نہیں کرتے۔

إلى قوله تَعالٰى: ﴿فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ﴾ (الايات)

اللہ کے اس قول تک ''پس ہم نے اس کو اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا۔''

(٦١٢) ﴿وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَّكُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا وَنَعْلُهٗ حَسَنَةً؟ قَالَ: "إِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ: اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ﴾ (رواه مسلم)

بَطَرُ الْحَقِّ: دَفْعُهٗ وَرَدُّهٗ عَلٰى قَائِلِهٖ، وَغَمْطُ النَّاسِ: اِحْتِقَارُهُمْ.

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے دل میں ایک ذرے کے برابر بھی تکبر ہوگا ایک آدمی نے سوال کیا کہ آدمی کو یہ پسند ہوتا ہے کہ اس کا لباس اچھا ہو اور اس کے جوتے اچھے ہوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ جمیل ہے اور جمال کو پسند فرماتا ہے۔''

تکبر یہ ہے کہ حق کی بات کو ٹھکرانا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا۔ ''بَطَرُ الْحَقِّ'' حق کو ٹھکرا دینا اور اس کے قائل پر اس کو لوٹا دینا۔ ''غَمْطُ النَّاسِ'' لوگوں کو حقیر سمجھنا۔

(٦١٣) ﴿وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلاً أَكَلَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهٖ فَقَالَ: "كُلْ بِيَمِيْنِكَ" قَالَ: لاَ أَسْتَطِيْعُ! قَالَ: "لَا اسْتَطَعْتَ" مَا مَنَعَهٗ إِلَّا الْكِبْرُ قَالَ: فَمَا رَفَعَهَا إِلٰى فِيْهِ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے آپ ﷺ کے پاس اپنے بائیں ہاتھ سے کھایا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ اس نے کہا مجھے طاقت نہیں ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تجھ میں اس کی طاقت نہ ہو۔ اس کو صرف تکبر نے آپ علیہ السلام کی بات کے ماننے سے روکا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد وہ آدمی اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے منہ کی طرف نہیں اٹھا سکا۔''

(٦١٤) ﴿وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَلَا أُخْبِرُ كُمْ بِأَهْلِ النَّارِ؟: كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ﴾ (متفق عليه)

وتقدم شرحه في باب ضعفة المسلمين.

ترجمہ: ''حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کیا میں تمہیں جہنمیوں کی خبر نہ دوں؟ ہر سرکش، بخیل اور متکبر جہنمی ہے (بخاری و مسلم)

اس کی شرح ''باب ضعفة المسلمين'' میں گزر چکی ہے۔''

(٦١٥) ﴿وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِحْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَقَالَتِ النَّارُ: فِيَّ

ترجمہ: ''حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت اور دوزخ نے باہم جھگڑا کیا۔ دوزخ نے کہا میرے اندر بڑے بڑے سرکش اور متکبر لوگ ہوں گے

الْجَبَّارُوْنَ وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ، وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: فِيَّ ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَمَسَاكِيْنُهُمْ. فَقَضَى اللّٰهُ بَيْنَهُمَا: إِنَّكِ الْجَنَّةُ رَحْمَتِيْ، أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ وَإِنَّكِ النَّارُ عَذَابِيْ، أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ، وَلِكِلَيْكُمَا عَلَيَّ مِلْؤُهَا.﴾ (رواه مسلم)

(٦١٦) ﴿وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: 'لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلٰى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا﴾ (متفق عليه)

(٦١٧) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ: شَيْخٌ زَانٍ، وَمَلِكٌ كَذَّابٌ، وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ﴾ (رواه مسلم)

"العائل" الفقير.

(٦١٨) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اَلْعِزُّ إِزَارِيْ، وَالْكِبْرِيَاءُ رِدَائِيْ، فَمَنْ يُنَازِ عُنِيْ عَذَّبْتُهُ﴾ (رواه مسلم)

(٦١٩) ﴿وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ فِيْ حُلَّةٍ تُعْجِبُهُ نَفْسُهُ، مُرَجِّلٌ رَأْسَهُ، يَخْتَالُ فِيْ مِشْيَتِهِ، إِذْ خَسَفَ اللّٰهُ بِهِ، فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْاَرْضِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ﴾ (متفق عليه)

"مُرَجِّلٌ رَأْسَهُ" أَيْ: مُمَشِّطُهُ "يَتَجَلْجَلُ" بِالْجِيْمَيْنِ، أَيْ: يَغُوْصُ وَيَنْزِل.

اور جنت نے کہا میرے اندر کمزور اور مسکین قسم کے لوگ ہوں گے۔ تو اللہ جل شانہ نے ان کے درمیان فیصلہ فرمایا کہ اے جنت! تو میری رحمت ہے میں تیرے ذریعے سے جس پر چاہوں گا رحم کروں گا اور اے دوزخ! تو میرا عذاب ہے میں تیرے ذریعے سے جسے چاہوں گا عذاب دوں گا اور تم دونوں کے بھرنے کی ذمہ داری مجھ پر ہے۔"

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ جل شانہ اس شخص کی طرف نہیں دیکھے گا جو تکبر سے اپنے تہہ بند (شلوار وغیرہ) کو ٹخنوں سے نیچے گھسیٹتا ہوا چلے۔" (بخاری و مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین آدمی ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت والے دن نہ کلام فرمائیں گے نہ ان کو پاک فرمائیں گے اور نہ ان کی طرف نظر (رحمت) سے دیکھیں گے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا (۱) بوڑھا زنا کرنے والا (۲) جھوٹا بادشاہ (۳) تکبر کرنے والا فقیر۔ "العائل"، فقیر کو کہتے ہیں۔"

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ جل شانہ فرماتے ہیں کہ عزت میرا تہبند اور تکبر میری چادر ہے جو شخص ان دونوں میں سے کسی کو بھی مجھ سے چھیننے کی کوشش کرے گا تو میں اس کو عذاب میں مبتلا کروں گا۔" (مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک آدمی عمدہ جوڑے میں ملبوس سر میں کنگھی کئے ہوئے اتراتا ہوا اکڑ کر چل رہا تھا کہ اللہ جل شانہ نے اس کو زمین میں دھنسا دیا پس وہ قیامت کے دن تک زمین میں دھنستا جائے گا۔" (بخاری و مسلم)

"مُرَجِّلٌ رَأْسَهُ" بمعنی کنگھی سے بالوں کو آراستہ کرنے والا۔ "يَتَجَلْجَلُ" زمین میں دھنس رہا ہے، نیچے جا رہا ہے۔

(٦٢٠) ﴿وَعَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْاَكْوَعِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهٖ حَتّٰى يُكْتَبَ فِى الْجَبَّارِيْنَ، فَيُصِيْبُهٗ مَا أَصَابَهُمْ﴾ (رواه الترمذى)

وقال: حديث حسن "يَذْهَبُ بِنَفْسِهٖ" أى: يَرْتَفِعُ وَيَتَكَبَّرُ.

ترجمہ: ''حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی تکبر کا اظہار کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اسے سرکش لوگوں میں لکھ دیا جاتا ہے پھر اسے وہی سزا ہوگی جو سرکش لوگوں کی ہوتی ہے۔ ترمذی۔ اور صاحب ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔ "يذهب بنفسه" کے معنی ہیں وہ برتری اور تکبر کا اظہار کرتا ہے۔''

(٧٣) بَابُ حُسْنِ الْخُلُقِ

اچھے اخلاق کا بیان

(٢١٣) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ﴾ (سورة النون: ٤)

ترجمہ: ''اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے ...... بے شک آپ اخلاق کے اعلیٰ پیمانے پر ہیں۔''

(٢١٤) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ﴾ (سورة آل عمران: ١٣٤)

ترجمہ: ''اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: اور غصے کو روکنے اور لوگوں کے قصور معاف کرنے والے ہیں اللہ جل شانہ نیکو کاروں کو دوست رکھتے ہیں۔''

(٦٢١) ﴿وَعَنْ أَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ اچھے اخلاق کا مجموعہ تھے۔'' (بخاری ومسلم)

(٦٢٢) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: مَا مَسَسْتُ دِيْبَاجًا وَلَا حَرِيْرًا أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمَمْتُ رَائِحَةً قَطُّ أَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَقَدْ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَ سِنِيْنَ، فَمَا قَالَ لِىْ قَطُّ: اُفٍّ، وَلَا قَالَ لِشَىْءٍ فَعَلْتُهٗ: لِمَ فَعَلْتَهٗ وَلَا لِشَىْءٍ لَمْ أَفْعَلْهُ: أَلَّا فَعَلْتَ كَذَا؟﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم کوئی ریشم نہیں پایا۔ اور میں نے آپ ﷺ کے جسم مبارک سے نکلنے والی خوشبو سے زیادہ کوئی خوشبو نہیں سونگھی اور میں نے دس سال تک آپ ﷺ کی خدمت کی، آپ ﷺ نے مجھے کبھی اف تک نہیں کہا اور جو کام میں نے کیا اس کے بارے میں آپ ﷺ نے یہ کبھی نہیں فرمایا کہ یہ کیوں کیا اور جو کام میں نے نہیں کیا اس کے بارے میں یہ نہیں فرمایا کہ اس طرح یہ کام کیوں نہ کیا۔''

(٦٢٣) ﴿وَعَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

ترجمہ: ''حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

قَالَ: أَهْدَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا فَرَدَّهُ عَلَيَّ، فَلَمَّا رَأَى مَا فِيْ وَجْهِيْ قَالَ: "إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ" (متفق عليه)

کہ میں نے آپ ﷺ کو ایک وحشی گدھا ہدیہ کے طور پر پیش کیا آپ ﷺ نے اس کو مجھ کو واپس لوٹا دیا پس جب آپ نے میرے چہرے کے (اثرات) دیکھے تو فرمایا ہم نے تیرا ہدیہ اس لئے واپس کیا کہ ہم احرام باندھے ہوئے ہیں۔"

(٦٢٤) وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ: "اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْإِثْمُ: مَا حَاكَ فِيْ نَفْسِكَ، وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ" (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے کام کے متعلق سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا کہ نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے سینے پر کھٹکا پیدا کر دے اور تو برا جانے کہ اس کا لوگوں کو پتہ چل جائے۔"

(٦٢٥) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا. وَكَانَ يَقُوْلُ: "إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا" (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نہ تو طبعاً فحش گو تھے اور نہ ہی تکلفاً فحش گوئی فرماتے تھے اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اچھے اخلاق والا ہو۔" (بخاری ومسلم)

(٦٢٦) وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلُ فِيْ مِيْزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ، وَإِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيَّ" (رواه الترمذى)

وقال: حديث حسن صحيح "البذى" هو الذى يتكلم بالفحش، ورديء الكلام.

ترجمہ: "حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت والے دن مؤمن بندے کے ترازو میں حسن اخلاق سے بھاری چیز کوئی نہ ہوگی اور اللہ تعالیٰ فحش گوئی اور بدزبانی کرنے والے کو ناپسند فرماتے ہیں۔ (ترمذی)

اور صاحب ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ "اَلْبَذِيَّ" وہ شخص جو بے حیا اور بے ہودہ باتیں کرتا ہے۔"

(٦٢٧) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: "تَقْوَى اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ"، وَسُئِلَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ، فَقَالَ: "اَلْفَمُ وَالْفَرْجُ" (رواه الترمذى)

وقال: حديث حسن صحيح.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کونسا عمل ایسا ہے جس سے لوگ بہت زیادہ جنت میں داخل ہوں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کا ڈر اور اچھے اخلاق۔ پھر پوچھا گیا کہ کون سی چیزیں انسان کو سب سے زیادہ جہنم میں لے جائیں گی آپ ﷺ نے فرمایا منہ اور شرم گاہ۔ (ترمذی، اور صاحب ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے)۔"

(٦٢٨) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ﴾ (رواه الترمذی)

وقال: حديث حسن صحيح.

فرمایا سب سے زیادہ کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں جو مسلمانوں میں سب سے زیادہ اچھے اخلاق والے ہیں اور تم میں سے سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو اپنی بیویوں کے حق میں سب سے بہتر ہوں (ترمذی، اور صاحب ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔"

(٦٢٩) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ﴾ (رواه ابوداؤد)

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک مؤمن آدمی اپنے حسن اخلاق سے وہ درجہ پالیتا ہے جو ایک روزہ دار اور شب بیدار شخص پاتا ہے۔" (ابوداؤد)

(٦٣٠) ﴿وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنَا زَعِيْمٌ بِبَيْتٍ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ، وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا، وَبِبَيْتٍ فِيْ وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ، وَإِنْ كَانَ مَازِحًا، وَبِبَيْتٍ فِيْ أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسُنَ خُلُقُهُ﴾

حديث صحيح رواه ابوداؤد باسناد صحيح. الزعيم: الضامن.

ترجمہ: "حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں اس شخص کے لئے بیرونی جنت میں محل دلانے کی ضمانت لیتا ہوں جو حق پر ہوتے ہوئے بھی جھگڑا چھوڑ دے۔ اور اس شخص کو جنت کے درمیان میں محل دلانے کی ضمانت لیتا ہوں جو حق پر ہوتے ہوئے بھی جھگڑا چھوڑ دے۔ اور اس شخص کو جنت کے درمیان میں محل دلانے کی ضمانت دیتا ہوں جو جھوٹ بولنا ترک کر دے اگر چہ وہ مزاح کے طور پر ہی کیوں نہ ہو۔ اور اس شخص کو جنت کے بلند ترین حصہ میں محل دلانے کی ضمانت لیتا ہوں جس کے اخلاق اچھے ہوں۔" (ابوداؤد)

(٦٣١) ﴿وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَحَبَّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبَكُمْ مِنِّيْ مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، اَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا، وَإِنَّ أَبْغَضَكُمْ إِلَيَّ، وَأَبْعَدَ كُمْ مِنِّيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَلثَّرْ ثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ وَالْمُتَفَيْهِقُوْنَ" قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْنَا الثَّرْ ثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ، فَمَا الْمُتَفَيْهِقُوْنَ؟ قَالَ: اَلْمُتَكَبِّرُوْنَ رواه الترمذی وقال حديث حسن.﴾

"اَلثَّرْ ثَارُ" هُوَ كَثِيْرُ الْكَلَامِ تَكَلُّفًا.

ترجمہ: "حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تم سب سے زیادہ محبوب مجھے وہ شخص ہوگا اور اس کی مجلس تم سب سے بڑھ کر میرے قریب ہوگی جو تم میں اچھے اخلاق والا ہے اور تم سب سے زیادہ مبغوض ترین اور زیادہ دور رہنے والا وہ شخص ہوگا جو بات کرتے ہوئے منہ بھر لیتا ہے اور فخر کر لیتا ہے اور دوسروں پر اپنی بڑائی اور برتری جتلانے کے لئے متکبرانہ انداز سے عجیب وغریب باتیں کرتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم کو معلوم ہے کہ "ثر ثارون" اور "متشدقون" کون ہوتے ہیں مگر "متفیہقون" کون ہیں ہم کو نہیں معلوم۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"وَالْمُتَشَدِّقُ": اَلْمُتَطَاوِلُ عَلَى النَّاسِ بِكَلَامِهٖ، وَيَتَكَلَّمُ بِمَلْءِ فِيْهِ تَفَاصُحًا وَتَعْظِيْمًا لِكَلَامِهٖ، "وَالْمُتَفَيْهِقُ" أَصْلُهُ مِنَ الْفَهْقِ، وَهُوَ الْاِمْتِلَاءُ، وَهُوَ الَّذِيْ يَمْلَاُ فَمَهُ بِالْكَلَامِ، وَيَتَوَسَّعُ فِيْهِ، وَيُغْرِبُ بِهٖ تَكَبُّرًا وَارْتِفَاعًا، وَاِظْهَارًا لِلْفَضِيْلَةِ عَلٰى غَيْرِهٖ وروى الترمذى عن عبدالله بن المبارك رحمه الله فِيْ تَفْسِيْرِ حُسْنِ الْخُلُقِ قَالَ: هُوَ طَلَاقَةُ الْوَجْهِ، وَبَذْلُ الْمَعْرُوْفِ، وَكَفُّ الْاَذٰى.

تکبر کرنے والے، ترمذی، امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے"
"الثر ثار" تکلف کے ساتھ زیادہ باتیں بنانے والا۔ "المتشدقون" جوگفتگو میں لوگوں پر فخر کرتا ہو اور فصاحت و بلاغت کے اعتبار سے عظمت جتاتے ہوئے گفتگو کرتا ہو۔ "المتفيهق" یہ فہق سے مشتق ہے بمعنی بھرنا وہ آدمی جو باتیں کرنے میں منہ بھر کر بات کرتا ہے اور منہ چوڑا کر لیتا ہے اور دوسروں پر اپنی بڑائی اور برتری جتلانے کے لئے متکبرانہ انداز سے عجیب وغریب باتیں کرتا ہے۔
امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حسن خلق کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ حسن خلق خندہ پیشانی، سخاوت اور کسی کو بھی تکلیف نہ دینے کا نام ہے۔

(٧٤) بَابُ الْحِلْمِ وَالْأَنَاةِ وَالرِّفْقِ

حلم، بردباری اور نرمی کرنے کا بیان

(٢١٥) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (سورة آل عمران: ١٣٤)

ترجمہ: "اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: غصے کو پی جانے والے اور لوگوں کو معاف کر دینے والے اور اللہ نیکو کاروں کو پسند کرتا ہے۔"

(٢١٦) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ﴾ (سورة الاعراف: ١٩٩)

ترجمہ: "اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ...... (اے محمد ﷺ) عفو و درگزر کو اختیار کرو اور نیکی کا حکم دو اور جاہلوں سے اعراض کرو۔"

(٢١٧) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تَسْتَوِى الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ، فَإِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ۝ وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا، وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ﴾ (سورة حم سجده: ٣٤، ٣٥)

ترجمہ: "بھلائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی برائی کا اس طریق سے جواب دو جو بہت اچھا ہو (ایسا کرنے سے تم دیکھو گے) کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی وہ تمہارا سرگرم دوست بن جائے گا یہ بات ان ہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو برداشت کرنے والے ہیں اور ان کو ہی نصیب ہوتی ہے جو بڑے نصیبوں والے ہوتے ہیں۔"

(٢١٨) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلَمَنْ صَبَرَ وَ غَفَرَ إِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ﴾ (سورة الشورى: ٤٣)

ترجمہ: "اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: جو صبر کرے اور قصور معاف کر دے تو یہ ہمت کے کاموں میں سے ہے۔"

(٦٣٢) ﴿وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَ شَجِّ عَبْدِالْقَيْسِ "اِنَّ فِيْكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ: اَلْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ"﴾ (رواه مسلم)

کہ نبی کریم ﷺ نے اشج عبدالقیس سے فرمایا: تمہارے اندر دو عادتیں ایسی ہیں جن کو اللہ جل شانہ پسند فرماتے ہیں (۱) برد باری (۲) سوچ سمجھ کر کام کرنا۔'' (مسلم)

(٦٣٣) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْاَمْرِ كُلِّهِ"﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والے ہیں اور ہر معاملے میں نرمی کو پسند فرماتے ہیں۔'' (بخاری ومسلم)

(٦٣٤) ﴿وَعَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ، وَيُعْطِيْ عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِيْ عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِيْ عَلٰى مَا سِوَاهُ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ نرمی کرنے والے ہیں اور نرمی کو ہی پسند فرماتے ہیں نرمی پر وہ کچھ عطا فرماتے ہیں جو سختی پر عطا نہیں فرماتے نہ اس کے علاوہ کسی اور چیز پر عطاء فرماتے ہیں۔''

(٦٣٥) ﴿وَعَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهُ، وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهُ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نرمی جس کام میں بھی ہوگی وہ اس کو مزین بنا دیتی ہے اور جس کام سے نرمی نکال لی جاتی ہے تو وہ اس کو عیب دار بنا دیتی ہے۔'' (مسلم)

(٦٣٦) ﴿وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَالَ أَعْرَابِيٌّ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَامَ النَّاسُ اِلَيْهِ لِيَقَعُوْا فِيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "دَعُوْهُ وَأَرِيْقُوْا عَلٰى بَوْلِهِ سَجْلًا مِنْ مَّاءٍ، أَوْذَنُوْبًا مِنْ مَاءٍ، فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا لوگ اس کی طرف دوڑے تا کہ اس کو ماریں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو چھوڑ دو اور اس کے پیشاب پر پانی کا ایک ڈول بہا دو اس لئے کہ تم آسانی کرنے والے بنا کر بھیجے گئے ہو سختی کرنے والے بنا کر نہیں بھیجے گئے ہو۔'' (بخاری)

"اَلسَّجْلُ" بفتح السين المهملة وإسكان الجيم: وَهِيَ الدَّلْوُ الممتلئة ماءً، وَكَذٰلِكَ الذَّنُوْبُ.

(٦٣٧) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا، وَبَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آسانی کرو، سختی نہ کرو خوش خبری دو اور نفرت نہ دلاؤ۔'' (بخاری ومسلم)

(٦٣٨) ﴿وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ترجمہ: ''حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنْ يُّحْرَمُ الرِّفْقَ يُحْرَمُ الْخَيْرَ كُلَّهُ"﴾ (رواه مسلم)

میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص نرمی سے محروم کر دیا گیا وہ ہر قسم کی بھلائی سے محروم کر دیا گیا۔" (مسلم)

(٦٣٩) ﴿وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْصِنِيْ قَالَ: "لَا تَغْضَبْ" فَرَدَّدَ مِرَارًا، قَالَ "لَا تَغْضَبْ"﴾ (رواه البخارى)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے وصیت فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا غصہ نہ ہوا کرو۔ اس نے کئی بار اپنا سوال دہرایا تو آپ نے (ہر مرتبہ) فرمایا کہ غصہ نہ ہوا کرو۔" (بخاری)

(٦٤٠) ﴿وَعَنْ اَبِيْ يَعْلٰى شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ "إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ، فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ، وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ، وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهُ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابویعلیٰ شداد بن اوسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر کام کو اچھے انداز میں کرنے کو ضروری قرار دیا ہے۔ پس جب تم قتل کرو تو اچھی طرح سے قتل کرو اور جب کسی جانور کو ذبح کرو تو اچھی طرح سے ذبح کرو کہ اپنی چھری کو تیز کر لو اور ذبح ہونے والے جانور کو آرام پہنچاؤ۔" (مسلم)

(٦٤١) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ قَطُّ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَ هُمَا، مَالَمْ يَكُنْ إِثْمًا، فَإِنْ كَانَ إِثْمًا، كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ، وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهٖ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ، إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ، فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ تَعَالٰى﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب بھی آپ ﷺ کو دو کاموں کے درمیان اختیار دیا گیا تو آپ ﷺ نے ان میں سے زیادہ آسان کام کو اختیار فرمایا، بشرطیکہ اس میں گناہ نہ ہوتا ہو اگر وہ گناہ کا کام ہوتا تو آپ اس سے سب سے زیادہ بھاگنے والے ہوتے اور آپ ﷺ نے اپنی ذات کے لئے کسی معاملے میں کبھی بھی انتقام نہیں لیا مگر یہ کہ اللہ جل شانہ کی حرمتوں کو پامال کیا جاتا تو آپ ﷺ محض اللہ کے لئے انتقام لیتے۔" (بخاری و مسلم)

(٦٤٢) ﴿وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَّحْرُمُ عَلَى النَّارِ أَوْ بِمَنْ تَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ؟ تَحْرُمُ عَلٰى كُلِّ قَرِيْبٍ هَيِّنٍ لَيِّنٍ سَهْلٍ. رواه الترمذى وقال: حديث حسن﴾

ترجمہ: "حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں ایسے لوگوں کی خبر نہ دوں جو جہنم کی آگ پر حرام ہیں یا جہنم کی آگ ان پر حرام ہے؟ یہ ہر اس شخص پر حرام ہے جو لوگوں سے نزدیکی اختیار کرے آسانی کرنے والا ہو۔ نرمی کرنے والا اور سہولت کا معاملہ کرنے والا ہو (ترمذی اور صاحب ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے)۔"

(۷۵) بَابُ الْعَفْوِ وَالْإِعْرَاضِ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ

عفوو درگزر کرنے اور جاہلوں سے اعراض کرنے کا بیان

(۲۱۹) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ﴾ (سورة اعراف: ۱۹۹)

ترجمہ: ''اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے:...... (اے محمد ﷺ) عفوو درگزر کو اختیار کرو اور نیکی کا حکم دو اور جاہلوں سے اعراض کرو۔''

(۲۲۰) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ﴾ (سورة الحجر: ۸۵)

ترجمہ: ''اللہ جل شانہ کا ارشادگرامی ہے:...... تم ان لوگوں سے اچھی طرح درگزر کرو۔''

(۲۲۱) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا، أَلَا تُحِبُّوْنَ أَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ﴾ (سورة النور: ۲۲)

ترجمہ: ''اللہ جل شانہ کا ارشادگرامی ہے:...... چاہئے کہ وہ معاف کر دیں اور درگزر کریں کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کر دیں۔''

(۲۲۲) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (سورة آل عمران: ۱۳٤)

ترجمہ: ''اللہ جل شانہ کا ارشادگرامی ہے:...... لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں اللہ جل شانہ نیک لوگوں کو دوست رکھتے ہیں۔''

(۲۲۳) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ﴾ (سورة الشورى: ٤۳)

ترجمہ: ''اللہ جل شانہ کا ارشادگرامی ہے:...... وہ شخص جس نے صبر کیا اور معاف کیا یہ یقیناً ہمت کے کاموں میں سے ہے۔''

(٦٤۳) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ أَتٰى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ؟ قَالَ: "لَقَدْ لَقِيْتُ مِنْ قَوْمِكِ، وَكَانَ أَشَدُّ مَالَقِيْتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ، إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِيْ عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيْلِ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِيْ إِلٰى مَا أَرَدْتُّ، فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُوْمٌ عَلٰى وَجْهِيْ، فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا وَأَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ، فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ، فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِيْ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيْهَا جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَنَادَانِيْ فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ، وَمَا رَدُّوْا عَلَيْكَ، وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهٗ بِمَا شِئْتَ فِيْهِمْ، فَنَادَانِيْ مَلَكُ

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ آپ ﷺ پر غزوہ احد سے بھی کوئی دن سخت آیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ میں نے تیری قوم سے بہت تکلیف اٹھائی ہے اور سب سے زیادہ تکلیف مجھے عقبہ والے دن پہنچی جب میں نے اپنے آپ کو ابن عبد یالیل بن عبد کلال پر پیش کیا (جو طائف کا سردار تھا) اس نے میری دعوت کو قبول نہیں کیا تو میں وہاں سے سخت پریشانی کی حالت میں نکلا۔ قرن ثعالب پہنچ کر مجھے کچھ افاقہ ہوا میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو بادل نے مجھ پر سایہ کیا ہوا تھا میں نے جب غور سے دیکھا تو اس میں حضرت جبرئیل امین علیہ السلام تھے انہوں نے مجھے آواز دی اور کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی قوم کی وہ باتیں سنیں جو انہوں نے آپ ﷺ سے کیں اور وہ بھی جو انہوں نے آپ ﷺ کو جواب دیا۔''

الْجِبَالِ، فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ، وَأَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ، وَقَدْ بَعَثَنِيْ رَبِّيْ إِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِيْ بِأَمْرِكَ، فَمَا شِئْتَ: إِنْ شِئْتَ أَطْبَقْتُ عَلَيْهِمُ الْاَخْشَبَيْنِ" فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَلْ أَرْجُوْ أَنْ يُخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا"﴾ (متفق عليه)

"اَلْاَخْشَبَانِ" اَلْجَبَلَانِ الْمُحِيْطَانِ بِمَكَّةَ وَالْاَخْشَبُ: هُوَ الْجَبَلُ الْغَلِيْظُ.

(٦٤٤) ﴿وَعَنْهَا قَالَتْ: مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهٖ وَلَا امْرَأَةً وَلَا خَادِمًا، إِلَّا أَنْ يُجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَمَا نِيْلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمُ مِنْ صَاحِبِهٖ، إِلَّا أَنْ يُنْتَهَكَ شَيْءٌ مِنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ تَعَالٰى﴾ (رواه مسلم)

(٦٤٥) ﴿وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ، فَأَدْرَكَهٗ اَعْرَابِيٌّ، فَجَبَذَهٗ بِرِدَائِهٖ جَبْذَةً شَدِيْدَةً، فَنَظَرْتُ إِلٰى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ أَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهٖ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِيْ مِنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْ عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ، فَضَحِكَ، ثُمَّ أَمَرَ لَهٗ بِعَطَاءٍ﴾ (متفق عليه)

اللہ جل شانہ نے آپ ﷺ کی طرف پہاڑوں پر مقرر فرشتہ بھیجا ہے آپ ﷺ اس کو جو حکم دیں گے وہ حکم بجالائے گا۔ پھر مجھے اس پہاڑوں پر مقرر فرشتے نے آواز دی اور سلام کیا اور کہا: اے محمد ﷺ بے شک اللہ جل شانہ نے آپ ﷺ کی قوم کی وہ گفتگو جو آپ سے انہوں نے کی، سنی اور میں پہاڑوں پر مقرر فرشتہ ہوں مجھے میرے رب نے آپ کی طرف بھیجا ہے تاکہ آپ مجھے حکم دیں پس آپ کیا چاہتے ہیں؟ اگر آپ چاہیں تو میں دو پہاڑوں کے درمیان ان کو پیس ڈالوں اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تو امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسلوں سے ایسے لوگ پیدا فرمائے گا جو ایک اللہ کی عبادت کریں گے اسکے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ (بخاری و مسلم)

"الاخشبان" مکہ کے اردگرد دو پہاڑوں کا نام ہے۔ اخشب دشوار گزار (عظیم) پہاڑ کو کہتے ہیں۔

ترجمہ: ''حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے کبھی کسی چیز کو، نہ کسی عورت کو، نہ خادم کو اپنے ہاتھ سے مارا۔ ہاں! مگر جب آپ ﷺ اللہ کے راستہ میں جہاد کرتے اور کبھی ایسا بھی نہیں ہوا کہ آپ ﷺ کو کسی کی طرف سے تکلیف پہنچی اور آپ ﷺ نے تکلیف پہنچانے والے سے بدلہ لیا ہو۔ ہاں اگر اللہ کے محارم میں سے کسی چیز کی بے حرمتی محسوس فرماتے تو اللہ کے لئے انتقام لیتے۔'' (مسلم)

ترجمہ: ''حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں آپ ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا اور آپ ﷺ کے اوپر نجران کی بنی ہوئی موٹے کنارے والی چادر تھی۔ ایک دیہاتی آپ کو ملا اور آپ ﷺ کی چادر مبارک کو اس نے سختی کے ساتھ کھینچا۔ میں نے آپ ﷺ کے کندھے مبارک کی جانب دیکھا تو چادر کے کنارے سختی کے ساتھ کھینچنے کی وجہ سے اس میں نشان پڑ گئے تھے۔ پھر اس دیہاتی نے کہا: اے محمد ﷺ تمہارے پاس جو مال اللہ کا ہے اس میں سے میرے لئے بھی دینے کا حکم فرمائیں۔ آپ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور مسکرائے

پھر آپ ﷺ نے اس کو دینے کا حکم ارشاد فرمایا۔'' (بخاری ومسلم)

(٦٤٦) ﴿وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَأَنِّیْ أَنْظُرُ إِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِیْ نَبِيًّا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ، صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ، ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَأَدْمَوْهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ، وَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کو انبیاء علیہم السلام میں سے کسی نبی کا واقعہ سناتے ہوئے دیکھ رہا ہوں کہ اس نبی کو اس کی قوم نے مار مار کر لہو لہان کر دیا تھا وہ اپنے چہرے سے خون صاف کرتا تھا اور کہتا جاتا تھا اے اللہ! میری قوم کو معاف فرما دے کیونکہ وہ جانتے نہیں ہیں۔'' (بخاری ومسلم)

(٦٤٧) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِیْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ طاقت ور وہ نہیں ہے جو پچھاڑ دے اصل طاقت ور وہ ہے جو غصے میں اپنے نفس کو قابو میں رکھے۔'' (بخاری مسلم)

(٧٦) بَابُ اِحْتِمَالِ الْاَذٰی

لوگوں کی اذیت برداشت کرنے کے بیان میں

(٢٢٤) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (آل عمران: ١٤٣)

ترجمہ: ''الہ جل شانہ کا ارشاد ہے: غصے کو پی جانے والے اور لوگوں کو معاف کر دینے والے اور اللہ نیکو کاروں کو پسند کرتا ہے۔''

(٢٢٥) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ﴾ (الشورٰی: ٤٣)

ترجمہ: ''اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: ...... جو صبر کرے اور قصور معاف کر دے تو یہ ہمت کے کاموں میں سے ہے۔''

(٦٤٨) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلاً قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ لِیْ قَرَابَةً أَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُوْنِیْ، وَاُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسِيْئُوْنَ إِلَیَّ، وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُوْنَ عَلَیَّ! فَقَالَ: "لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی ظَهِيْرٌ عَلَيْهِمْ مَادُمْتَ عَلٰی ذٰلِكَ رواه مسلم. وَقَدْ سَبَقَ شَرْحُهٗ فِیْ "بَابِ صِلَةِ الْاَرْحَامِ﴾

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں اپنے قریبی رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرتا ہوں۔ وہ مجھ سے قطع رحمی کرتے ہیں۔ میں ان سے حسن سلوک کرتا ہوں۔ وہ مجھے ایذائیں پہنچاتے ہیں۔ میں ان سے بردباری سے پیش آتا ہوں۔ وہ مجھ سے جاہلیت کا برتاؤ کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تو ویسا ہی ہے، جیسا تو نے بیان کیا تو گویا تم ان کے منہ پر گرم راکھ ڈال رہے ہو اور جب تک تو ایسا کرتا رہے گا اللہ کی طرف سے تیرا ایک مددگار ہے (مسلم۔ اس کی تشریح صلہ رحمی

کے باب میں گزر چکی ہے)۔"

(۷۷) بَابُ الْغَضَبِ إِذَا انْتَهَكَتْ حُرُمَاتُ الشَّرْعِ وَالْاِنْتِصَارِ لِدِيْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى

احکام شرعیہ کی بے حرمتی کے وقت غصہ ہونے اور اللہ جل شانہ کے دین کی حمایت کرنے کا بیان

(٢٢٦) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَنْ يُعَظِّمْ حُرُمَاتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ عِنْدَ رَبِّهِ﴾ (سورة الحج: ٣٠)

ترجمہ: "اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: جو اللہ کی محترم کردہ چیزوں کی تعظیم کرے گا وہ اس کیلئے اس کے رب کے پاس بہتر (اجر) ہے۔"

(٢٢٧) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ﴾ (سورة محمد: ٧)

ترجمہ: "اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: اگر تم اللہ کی مدد کرو گے اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدموں کو مضبوط کر دے گا۔"

(٦٤٩) ﴿وَعَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنِّيْ لَا تَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيْلُ بِنَا! فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضِبَ فِيْ مَوْعِظَةٍ قَطُّ أَشَدَّ مِمَّا غَضِبَ يَوْمَئِذٍ، فَقَالَ: "يَاأَيُّهَا النَّاسُ: إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ. فَأَيُّكُمْ أَمَّ النَّاسَ فَلْيُوْجِزْ فَإِنَّ مِنْ وَّرَائِهِ الْكَبِيْرَ وَالصَّغِيْرَ وَذَا الْحَاجَةِ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت ابومسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: میں صبح کی نماز میں اس لئے پیچھے رہ جاتا ہوں کہ فلاں آدمی ہمیں نماز لمبی پڑھاتا ہے۔ پس میں نے نبی کریم ﷺ کو کسی وعظ میں اتنے غصہ میں نہیں دیکھا جیسا کہ اس دن غصے میں آئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! تم میں سے جو شخص لوگوں کی امامت کرائے اسے چاہئے کہ وہ ہلکی نماز پڑھائے اس لئے کہ اس کے پیچھے بوڑھے بچے اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔" (بخاری ومسلم)

(٦٥٠) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ، وَقَدْ سَتَرْتُ سَهْوَةً لِيْ بِقِرَامٍ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ، فَلَمَّا رَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَتَكَهُ وَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ وَقَالَ: "يَا عَائِشَةُ: أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَاللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر سے واپس لوٹے اور میں نے گھر کے سامنے کے چبوترے پر ایک پردہ ڈالا ہوا تھا جس میں تصویریں تھیں۔ پس جب رسول اللہ ﷺ نے اس کو دیکھا تو اس کو پھاڑ دیا آپ ﷺ کے چہرے مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا اور فرمایا: اے عائشہ! قیامت کے دن اللہ کے نزدیک وہ لوگ شدید عذاب میں مبتلا ہوں گے جو اللہ کی صفت خلق کی مشابہت کرتے ہیں۔" (بخاری ومسلم)

"اَلسَّهْوَةُ" كَالصُّفَةِ تَكُوْنُ بَيْنَ يَدَيِ الْبَيْتِ. وَ "الْقِرَامُ" بِكَسْرِ الْقَافِ: سِتْرٌ رَقِيْقٌ، وَ "هَتَكَهُ" أَفْسَدَ الصُّوْرَةَ الَّتِيْ فِيْهِ.

"السهوۃ" وہ انگیٹھی جو گھر کے سامنے بنی ہوتی ہے "القرام" قاف کے زیر کے ساتھ، باریک کپڑے کے پردے کو کہتے ہیں۔ "هتكه" تصویر والے کپڑے کو پھاڑ ڈالا۔

(٦٥١) ﴿وَعَنْهَا أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا: مَنْ يُّكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالُوْا: مَنْ يَّجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى؟" ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ ثُمَّ قَالَ: "إِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوْا إِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ أَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ! وَايْمُ اللّٰهِ، لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ قریش کو اس مخزومیہ عورت نے پریشان کر دیا جس نے چوری کا ارتکاب کیا تھا۔ پس انہوں نے کہا کہ اس بات کو رسول اللہ ﷺ سے کون ذکر کرے گا؟ تو کہنے لگے اس کی جرأت صرف اسامہ بن زید ہی کریں گے جو آپ ﷺ کے چہیتے ہیں چنانچہ اسامہ بن زید نے بات کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو اللہ کی حدود میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کرنے لگا ہے؟ پھر آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا پھر فرمایا بے شک تم سے پہلے لوگ ہلاک ہو گئے اس لئے کہ جب ان میں سے کوئی شریف آدمی چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے اور جب ان میں سے کوئی ضعیف آدمی چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دیتے اور اللہ کی قسم اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔" (بخاری و مسلم)

(٦٥٢) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ حَتّٰى رُؤِيَ فِيْ وَجْهِهِ فَقَامَ فَحَكَّهُ بِيَدِهِ فَقَالَ: "إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِيْ صَلَاتِهِ فَإِنَّهُ يُنَاجِيْ رَبَّهُ، وَإِنَّ رَبَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَلَا يَبْزُقَنَّ أَحَدُكُمْ قِبَلَ الْقِبْلَةِ، وَلٰكِنْ عَنْ يَّسَارِهِ، أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ" ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ فَبَصَقَ فِيْهِ، ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ فَقَالَ: "أَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا"﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جانب قبلہ میں تھوک لگا ہوا دیکھا آپ ﷺ کو یہ بات گراں گزری یہاں تک کہ اس کے اثرات آپ ﷺ کے چہرے پر دیکھے گئے پس نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور اپنے ہاتھ سے اس کو کھرچ دیا۔ اور فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے اس کا رب اس کے اور قبلے کے درمیان ہوتا ہے پس تم میں سے کوئی قبلہ کی طرف نہ تھوکے بلکہ اپنے بائیں جانب یا اپنے پیر کے نیچے تھوکے پھر آپ ﷺ نے اپنی چادر کا ایک کونا پکڑا اور اس میں تھوکا پھر اس کے ایک حصہ کو دوسرے حصہ سے رگڑ دیا اور فرمایا یا اس طرح کرے۔" (بخاری و مسلم)

وَالْاَمْرُ بِالْبُصَاقِ عَنْ يَّسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ هُوَ فِيْمَا إِذَا كَانَ فِيْ غَيْرِ الْمَسْجِدِ، فَأَمَّا فِي

بائیں جانب اور اپنے پیر کے نیچے تھوکنے کا حکم اس وقت ہے

الْمَسْجِدِ فَلا يَبْصُقُ إِلَّا فِيْ ثَوْبِهِ.

جب کہ نماز پڑھنے والا مسجد میں نہ ہو اور اگر وہ مسجد میں ہو تو صرف اپنے کپڑے میں تھوکے۔

(٧٨) بَابُ أَمْرِ وُلَاةِ الْأُمُوْرِ بِالرِّفْقِ بِرَعَايَاهُمْ وَنَصِيْحَتِهِمْ وَالشَّفْقَةِ عَلَيْهِمْ وَالنَّهْيِّ عَنْ غَشِّهِمْ، وَالتَّشْدِيْدِ عَلَيْهِمْ، وَإِهْمَالِ مَصَالِحِهِمْ، وَالْغَفْلَةِ عَنْهُمْ وَعَنْ حَوَائِجِهِمْ

حاکموں کو اپنی رعایا کے ساتھ نرمی کرنے اور ان کی خیر خواہی کرنے اور ان پر شفقت کرنے کا حکم اور ان پر سختی کرنے اور ان کے مصالح کو نظر انداز کرنے اور ان کی ضرورتوں سے غفلت برتنے کی ممانعت کا بیان

(٢٢٨) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (سورة الشعراء: ٢١٥)

ترجمہ: ''اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ...... آپ اپنے متبعین مؤمنوں کے لئے اپنے بازو کو پست رکھیں۔''

(٢٢٩) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيْتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ﴾ (سورة النحل: ٩٠)

ترجمہ: ''اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: بے شک اللہ تعالیٰ عدل اور احسان کرنے اور رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتے ہیں اور بے حیائی، منکرات اور ظلم زیادتی کرنے سے منع فرماتے ہیں وہ تمہیں نصیحت کرتے ہیں تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔''

(٦٥٣) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ اَلْإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِيْ أَهْلِهِ وَمَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْؤُوْلَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِيْ مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تم سب کے سب نگہبان ہو اور تم سب سوال کئے جاؤ گے اپنی رعیت کے بارے میں، امیر نگہبان ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا، آدمی اپنے گھر والوں کا نگہبان ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا، عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگہبان ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا، خادم اپنے آقا کے مال کا ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے

میں سوال کیا جائے گا تم سب کے سب نگہبان ہو تم سب کے سب سوال کئے جاؤ گے اپنی رعیت کے بارے میں۔"

(٦٥٤) ﴿وَعَنْ اَبِیْ یَعْلٰی مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: مَا مِنْ عَبْدٍ یَسْتَرْعِیْهِ اللّٰهُ رَعِیَّةً یَمُوْتُ یَوْمَ یَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِیَّتِهٖ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ﴾ (متفق علیه)

وفی روایة: "فَلَمْ یَحُطْهَا بِنُصْحِهٖ لَمْ یَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ".

وفی روایة لمسلم: "مَا مِنْ أَمِیرٍ یَلِی أُمُوْرَ الْمُسْلِمِیْنَ، ثُمَّ لَا یَجْهَدُ لَهُمْ، وَیَنْصَحُ لَهُمْ، إِلَّا لَمْ یَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ.

ترجمہ: "حضرت ابویعلی معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس بندے کو اللہ تعالیٰ رعیت کا حکمراں بنا دیتا ہے اور وہ اپنی رعایا کے ساتھ دھوکہ بازی کرنے والا ہے تو جس دن فوت ہوگا اللہ اس پر جنت حرام کر دیں گے۔" (بخاری و مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ اس نے خیر خواہی کے ساتھ ان کے حقوق کی حفاظت نہیں کی تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا اور مسلم کی ایک روایت ہے کہ جو حاکم بھی مسلمانوں کے معاملات کا ذمہ دار بنتا ہے پھر ان کے مسائل حل کرنے کی کوشش نہیں کرتا اور ان کے ساتھ خیر خواہی نہیں کرتا تو وہ ان کے ساتھ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

(٦٥٥) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ بَیْتِیْ هٰذَا "اَللّٰهُمَّ مَنْ وَلِیَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِیْ شَیْئًا فَشَقَّ عَلَیْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَیْهِ وَمَنْ وَلِیَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِیْ شَیْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهٖ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے اپنے اس گھر میں رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ جو شخص میری امت کے کسی معاملے کا ذمہ دار بنے اور ان کو مشقت میں ڈالے تو اے اللہ! تو بھی اس پر مشقت فرما اور جو شخص میری امت کے کسی معاملے کا حاکم بنے اور ان کے ساتھ نرمی کرے تو اے اللہ! تو بھی اس کے ساتھ نرمی فرما۔" (مسلم)

(٦٥٦) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِیَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِیٌّ خَلَفَهٗ نَبِیٌّ وَاِنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَسَیَكُوْنُ بَعْدِیْ خُلَفَاءُ فَیَكْثُرُوْنَ" قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: "أَوْفُوْا بِبَیْعَةِ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ، ثُمَّ أَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ، وَاسْأَلُوا اللّٰهَ الَّذِیْ لَكُمْ، فَإِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل کی سیاست انبیاء کے ہاتھ میں تھی۔ جب بھی کوئی نبی ہلاک ہوا تو اس کے پیچھے دوسرا نبی آیا اور بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ میرے بعد خلفاء آئیں گے جو تعداد میں بہت زیادہ ہوں گے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہم کو کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس سے پہلے بیعت کرو اسے پورا کرو پھر اس کے بعد والے سے بیعت کرو پھر ان کو ان کے حق عطا کرو اور اپنے حق کا سوال اللہ سے کرو۔ پس بے شک اللہ ان

(٦٥٧) ﴿وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ، فَقَالَ لَهُ: أَيْ بُنَيَّ، إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "إِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ" فَإِيَّاكَ أَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت عائذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ عبیداللہ بن زیاد کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ اے بیٹے! میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بدترین حاکم رعایا پر ظلم کرنے والے ہیں۔ پس تو اس سے بچ کہ تو ان میں سے ہو۔'' (بخاری ومسلم)

(٦٥٨) ﴿وَعَنْ اَبِيْ مَرْيَمَ الْاَزْدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ شَيْئًا مِنْ أُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ، فَاحْتَجَبَ دُوْنَ حَاجَتِهِمْ وَخَلَّتِهِمْ وَفَقْرِهِمْ، اِحْتَجَبَ اللّٰهُ دُوْنَ حَاجَتِهِ وَخَلَّتِهِ وَفَقْرِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ رَجُلاً عَلٰى حَوَائِجِ النَّاسِ﴾ (رواه ابوداؤد والترمذی)

ترجمہ: ''حضرت ابومریم ازدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جس کو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے کچھ امور کا والی بنائے اور وہ ان کی ضرورتوں، حاجتوں اور فقر کے درمیان آجائے تو اللہ بھی قیامت کے دن اس کی ضرورت حاجت اور فقر کے درمیان آجائے گا۔ پس معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کی حاجات معلوم کرنے کے لئے ایک آدمی مقرر فرمایا۔''

(٧٩) بَابُ الْوَالِي الْعَادِلِ

انصاف کرنے والے حکمران کا بیان

(٢٣٠) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ﴾ (سورة النحل: ٩٠)

ترجمہ: ''اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ...... بے شک اللہ جل شانہ عدل وانصاف اور احسان کرنے کا حکم دیتا ہے۔''

(٢٣١) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَأَقْسِطُوْا إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ﴾ (سورة الحجرات: ٩)

ترجمہ: ''اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ...... انصاف کرو یقیناً اللہ جل شانہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتے ہیں۔''

(٦٥٩) ﴿وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: إِمَامٌ عَادِلٌ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ، اجْتَمَعَا عَلَيْهِ، وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سات آدمی ہیں جن کو اللہ اپنے سائے میں جگہ دے گا اس دن جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا (١) انصاف کرنے والا حکمران (٢) وہ نوجوان جو اللہ کی عبادت میں پل کر بڑا ہو (٣) وہ آدمی جس کا دل مسجد میں اٹکا ہوا ہو (۴) وہ دو آدمی جو محض اللہ کے لئے آپس میں محبت کرتے ہوں اسی پر جمع ہوتے

مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ، فَقَالَ: إِنِّيْ أَخَافُ اللّٰهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لاَ تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ﴾ (متفق عليه)

ہوں اور اسی پر جدا ہوتے ہوں (۵) وہ آدمی جس کو حسب نسب والی حسن و جمال والی عورت اپنی طرف بلائے اور وہ کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں (۶) وہ آدمی جس نے اس طرح پوشیدہ صدقہ کیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو نہیں علم ہوا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا (۷) وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ کا ذکر کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو رواں دواں ہو گئے۔" (بخاری و مسلم)

(٦٦٠) ﴿وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ: الَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِيْ حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيْهِمْ وَمَاوَلُوْا﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک انصاف کرنے والے اللہ کے پاس نور کے منبروں پر ہوں گے وہ لوگ جو اپنی حکومت میں اور اپنے گھر والوں میں اور ان کاموں میں جو ان کے حوالے ہیں۔ عدل و انصاف کرتے ہیں۔" (مسلم)

(٦٦١) ﴿وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "خِيَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَيُحِبُّوْنَكُمْ، وَتُصَلُّوْنَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْكُمْ، وَشِرَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَيُبْغِضُوْنَكُمْ، وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَيَلْعَنُوْنَكُمْ!" قَالَ: قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَفَلاَنُنَابِذُهُمْ؟ قَالَ: "لاَ، مَا أَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلَاةَ، لاَ، مَا أَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلَاةَ﴾ (رواه مسلم)

قوله: "تُصَلُّوْنَ عَلَيْهِمْ": تَدْعُوْنَ لَهُمْ.

ترجمہ: "حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ تمہارے بہترین حکمران وہ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت کریں تم ان کے حق میں دعا کرو اور وہ تمہارے حق میں دعا کریں اور بدترین حکمران تمہارے وہ ہیں جن کو تم ناپسند کرتے ہو اور وہ تم کو ناپسند کرتے ہوں تم ان پر لعنت کرو اور وہ تم پر لعنت کریں۔"

راوی کہتے ہیں ہم نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہم ان کی بیعت کو توڑ کر ان کے خلاف بغاوت نہ کریں آپ ﷺ نے فرمایا نہیں جب تک وہ تمہارے اندر نماز قائم کرتے ہیں نہیں جب تک وہ تمہارے اندر نماز قائم کرتے ہیں۔ "تُصَلُّوْنَ عَلَيْهِمْ" ان کے حق میں دعا کرتے ہو۔

(٦٦٢) ﴿وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "أَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ: ذُوْسُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُوَفَّقٌ، وَرَجُلٌ رَحِيْمٌ رَقِيْقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِيْ قُرْبٰى

ترجمہ: "حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تین قسم کے لوگ جنتی ہیں، انصاف کرنے والا بادشاہ، وہ آدمی جو مسلمانوں اور رشتہ داروں کے لئے مہربان اور نرم دل ہو، وہ آدمی جو پاک دامن ہو سوال

وَمُسْلِمٍ، وَعَفِيفٌ ذُوْعِيَالٍ﴾ (رواه مسلم)

سے بچنے والا ہو اگرچہ اہل وعیال والا ہو۔“

(٨٠) بَابُ وُجُوْبِ طَاعَةِ وُلاَةِ الْاُمُوْرِ فِیْ غَيْرِ مَعْصِيَةٍ وَتَحْرِيْمِ طَاعَتِهِمْ فِی الْمَعْصِيَّةِ

جائز کاموں میں حکمرانوں کی اطاعت کے واجب ہونے اور ناجائز کاموں میں ان کی اطاعت حرام ہونے کا بیان

(٢٣٢) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُوْلِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ﴾ (سورة النساء: ٥٩)

ترجمہ: ”اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ......اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور ان کی جو تمہارے حکمران ہیں۔“

(٦٦٣) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِيْمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ إِلَّا أَنْ يُّؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ، فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلاَ سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ”حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان آدمی کے لئے ضروری ہے کہ مسلمان حکمران کی بات سنے اور اطاعت کرے خواہ اس کو پسند ہو یا ناپسند ہو مگر یہ کہ اس کو (اللہ کی) نافرمانی کا حکم دے تو نہ سنے اور نہ اطاعت کرے۔“ (بخاری ومسلم)

(٦٦٤) ﴿وَعَنْهُ قَالَ كُنَّا إِذَا بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُوْلُ لَنَا "فِيْمَا اسْتَطَعْتُمْ"﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم آپ ﷺ سے اس بات کی بیعت کرتے تھے کہ آپ ﷺ کی بات سنیں گے اور اطاعت کریں گے تو آپ ﷺ فرماتے کہ ان چیزوں میں جس میں تم طاقت رکھتے ہو۔“ (بخاری ومسلم)

(٦٦٥) ﴿وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ لَقِیَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا حُجَّةَ لَهٗ وَمَنْ مَّاتَ وَلَيْسَ فِیْ عُنُقِهٖ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً﴾ (رواه مسلم)

وفی رواية لَهٗ: "وَمَنْ مَّاتَ وَهُوَ مُفَارِقٌ لِلْجَمَاعَةِ، فَإِنَّهٗ يَمُوْتُ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً "اَلْمِيْتَةُ" بِكَسْرِ الْمِيْمِ.

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہی روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جس نے اطاعت سے ہاتھ کھینچ لیا تو وہ اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن اس حال میں ملے گا کہ اس کے پاس کوئی دلیل نہیں ہوگی اور جو شخص اس حال میں مرے گا کہ اس کی گردن میں کسی کی بیعت نہیں تو وہ زمانہ جاہلیت کی موت پر مرا "مِيْتَةٌ" میم کے کسرہ کے ساتھ ہے۔“

(٦٦٦) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ

ترجمہ: ”حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِسْمَعُوْا وَأَطِيْعُوْا، وَاِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ، كَأَنَّ رَأْسَهٗ زَبِيْبَةٌ﴾ (رواه البخارى)

نے ارشادفرمایا: سنو اور اطاعت کرو اگر چہ تم پر کسی حبشی غلام کو ہی حاکم مقرر کر دیا جائے گویا کہ اس کا سر انگور ہے۔" (بخاری)

(٦٦٧) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَلَيْكَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِیْ عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ وَأَثَرَةٍ عَلَيْكَ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ تجھ پر سننا اور اطاعت کرنا تنگی، آسانی، خوشی، ناراضی نیز حکمرانوں کے تجھ پر دوسروں کو ترجیح دینے کی صورت میں لازم ہے۔"

(٦٦٨) ﴿وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ، فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا، فَمِنَّا مَنْ يُّصْلِحُ خِبَاءَهٗ، وَمِنَّا مَنْ يَّنْتَضِلُ وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِیْ جَشَرِهٖ، اِذْ نَادٰی مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّلَاةُ جَامِعَةٌ. فَاجْتَمَعْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ نَبِیٌّ قَبْلِیْ اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ اَنْ يَّدُلَّ اُمَّتَهٗ عَلٰی خَيْرِ مَا يَعْلَمُهٗ لَهُمْ، وَيُنْذِرُ هُمْ شَرَّمَا يَعْلَمُهٗ لَهُمْ، وَاِنَّ اُمَّتَكُمْ هٰذِهٖ جُعِلَ عَافِيَتُهَا فِیْ اَوَّلِهَا، وَسَيُصِيْبُ آخِرَهَا بَلَاءٌ وَاُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا، وَتَجِیْءُ فِتَنٌ يُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَتَجِیْءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ: هٰذِهٖ مُهْلِكَتِیْ، ثُمَّ تَنْكَشِفُ، وَتَجِیْءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ: هٰذِهٖ هٰذِهٖ، فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ، وَيَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَلْتَاْتِهٖ مَنِيَّتُهٗ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَلْيَاْتِ اِلَى النَّاسِ الَّذِیْ يُحِبُّ اَنْ يُّؤْتٰی اِلَيْهِ.﴾

وَمَنْ بَايَعَ اِمَامًا فَاَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهٖ، وَثَمَرَةَ قَلْبِهٖ، فَلْيُطِعْهُ اِنِ اسْتَطَاعَ، فَاِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهٗ، فَاضْرِبُوْا عُنُقَ الْآخِرِ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک سفر میں ہم آپ ﷺ کے ساتھ تھے ہم ایک جگہ پر اترے ہم میں سے بعض اپنے خیمے کو درست کرنے میں مصروف ہو گئے اور کچھ لوگ تیر اندازی کا مقابلہ کرنے میں اور بعض اپنے مویشیوں میں۔ اچانک آپ ﷺ کے منادی نے آواز دی کہ نماز تیار ہے۔ پس ہم سب آپ ﷺ کے پاس جمع ہو گئے آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ سے پہلے جتنے انبیاء بھی دنیا میں تشریف لائے ان کے لئے یہ بات ضروری تھی کہ وہ اپنی امت کی راہنمائی ایسے کاموں کی طرف کریں جس کو وہ ان کے حق میں بہتر جانتے تھے اور ان کو ایسے کاموں سے ڈرائیں جن کو وہ ان کے حق میں برا جانتے تھے لیکن یہ امت اس کی عافیت ابتدائی حصہ میں رکھی گئی ہے اس کے آخری حصہ میں آزمائش اور ہلاکت رکھی گئی ہے اور ایسے امور جن کو تم برا سمجھو گے اور ایسے فتنے ظاہر ہوں گے کہ ایک دوسرے کو وہ ہلکا کر دیں گے۔ یہاں تک کہ ایک فتنہ ایسا بھی ہوگا کہ مؤمن یہ سمجھے گا کہ میں اس فتنہ میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ پھر وہ فتنہ ختم ہو جائے گا پھر ایک دوسرا فتنہ سر نکالے گا تو پھر مؤمن یہ سمجھے گا کہ یہ فتنہ تو میری تباہی کا باعث بن جائے گا۔ پس جو شخص یہ پسند کرے کہ دوزخ سے دور ہو جائے اور جنت میں داخل ہو جائے تو اس کو ایسے حال میں موت آنی چاہئے کہ وہ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں کے ساتھ وہ معاملہ کرے جو اپنے

قوله: "يَنْتَضِلُ" أَيْ: يُسَابِقُ بِالرَّمْيِ بِالنَّبْلِ وَالنُّشَّابِ. "وَالْجَشَرُ" بِفَتْحِ الْجِيمِ وَالشِّينِ الْمُعْجَمَةِ وَبِالرَّاءِ: وَهِيَ الدَّوَابُّ الَّتِيْ تَرْعٰى وَتَبِيْتُ مَكَانَهَا. وَقَوْلُهُ: "يُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا" أَيْ: يُصَيِّرُ بَعْضَهَا رَقِيْقًا، أَيْ: خَفِيْفًا لِعَظْمِ مَا بَعْدَهُ، فَالثَّانِيْ يُرَقِّقُ الْاَوَّلَ وَقِيْلَ: مَعْنَاهُ يَسُوْقُ بَعْضُهَا إِلٰى بَعْضٍ بِتَحْسِيْنِهَا وَتَسْوِيْلِهَا، وَقِيْلَ: يُشْبِهُ بَعْضُهَا بَعْضًا.

ساتھ کرنے کو وہ پسند کرتا ہے۔ اور جو شخص کسی امام کی بیعت کرے اور اسے اپنا ہاتھ اور دل کا پھل دے چکا ہو تو اب اس کو چاہئے کہ جہاں تک ممکن ہو اس کی اطاعت کرے پھر اگر کوئی دوسرا (اس کو اپنا تابع بنانے کے لئے) اس امارت کو چھیننا چاہے تو اس کی گردن قلم کر دو۔"

"ینتضل" تیر اندازی میں مقابلہ کر رہے تھے۔ "جشر" جیم اور شین پر زبر اور را کے ساتھ۔ وہ مویشی جو چراگاہ میں چرتے ہیں۔ اور وہیں رات گزارتے ہیں۔ "یرقق بعضها بعضًا" یعنی ایک دوسرے کو ہلکا کر دیتا ہے کیونکہ اس کے بعد آنے والا فتنہ اس سے بڑا ہوتا ہے تو وہ دوسرے کو ہلکا سمجھتا ہے۔ بعض کے نزدیک اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ فتنے ایسے حسین اور دل لبھانے والے ہوں گے کہ ایک فتنہ دوسرے فتنہ کا شوق پیدا کرے گا اور بعض نے اس کے معنی یہ لئے ہیں کہ فتنے ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہوں گے۔

(٦٦٩) ﴿وَعَنْ اَبِيْ هُنَيْدَةَ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلَ سَلَمَةُ بْنِ يَزِيْدَ الْجُعْفِيُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا أُمَرَاءُ، يَسْأَلُوْنَا حَقَّهُمْ، وَيَمْنَعُوْنَا حَقَّنَا، فَمَاتَأْمُرُنَا؟ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِسْمَعُوْا وَأَطِيْعُوْا، فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوْا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہنیدہ وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ مسلمہ بن یزید جعفی نے آپ ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ ہمیں بتائیں اگر ہم سے حاکم اپنا حق مانگیں لیکن ہمیں ہمارا حق نہ دیں۔ تو ہمارے لئے آپ کا کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے یہ سن کر اعراض فرمایا: انہوں نے پھر آپ ﷺ سے یہی سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا تم ان کی بات سنو اور مانو ان کے ذمہ ضروری ہے کہ وہ اپنی ذمہ داریاں پوری کریں اور جو ذمہ داریاں تم پر ہیں تم انہیں پورا کرو۔"

(٦٧٠) ﴿وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّهَا سَتَكُوْنُ بَعْدِيْ أَثَرَةٌ، وَأُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا!" قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ تَأْمُرُ مَنْ أَدْرَكَ مِنَّا ذٰلِكَ؟ قَالَ: "تُؤَدُّوْنَ الْحَقَّ الَّذِيْ عَلَيْكُمْ، وَتَسْأَلُوْنَ اللّٰهَ الَّذِيْ لَكُمْ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے بعد اپنوں کو ترجیح دی جائے گی اور ایسے کام ہوں گے جس کو تم ناپسند کرو گے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے جو شخص اس زمانہ کو پائے تو آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا تم وہ حقوق ادا کرو جو تم پر واجب ہیں اور اپنے حقوق کا اللہ سے سوال کرو جو تمہارے لئے ہیں۔" (بخاری و مسلم)

(٦٧١) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ، وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ، وَمَنْ يُّطِعِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ أَطَاعَنِیْ، وَمَنْ يَّعْصِ الْأَمِيْرَ فَقَدْ عَصَانِیْ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی، جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے حاکم کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔'' (بخاری ومسلم)

(٦٧٢) ﴿وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ كَرِهَ مِنْ أَمِيْرِهٖ شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ، فَإِنَّهٗ مَنْ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ شِبْرًا مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو اپنے حاکم کا کوئی کام ناپسندیدہ دیکھے تو اس کو چاہئے کہ صبر کرے۔ اس لئے کہ جو شخص امیر کی اطاعت سے ایک بالشت کے برابر بھی نکلا تو جاہلیت کی موتِ مرے گا۔'' (بخاری ومسلم)

(٦٧٣) ﴿وَعَنْ أَبِیْ بَكْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنْ أَهَانَ السُّلْطَانَ أَهَانَهُ اللّٰهُ رواه الترمذی وقال: حديث حسن. وفی الباب احاديث كثيرة فی الصحيح، وقد سبق بعضها فی ابواب﴾

ترجمہ: ''حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے حاکم کی بے عزتی کی اللہ اس کو ذلیل کرے گا (ترمذی) صاحب ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے اور اس مسئلہ میں بہت سی صحیح احادیث موجود ہیں ان میں سے کچھ احادیث اس سے پہلے ابواب بھی گزر چکی ہیں۔''

(٨١) بَابُ النَّهْیِ عَنْ سُؤَالِ الْاِمَارَةِ وَاخْتِيَارِ تَرْكِ الْوِلَايَاتِ إِذَا لَمْ يَتَعَيَّنْ عَلَيْهِ أَوْ تَدْعُ حَاجَةٌ إِلَيْهِ

عہدہ ومنصب کا سوال کرنے کی ممانعت اور جب تک کسی عہدہ کے لئے متعین نہ ہوجائے یا اس کی کوئی حاجت نہ ہو تو امارت اختیار نہ کرنے کا بیان

(٢٣٣) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَّالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾ (سورة القصص: ٨٣)

ترجمہ: ''اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: آخرت کا گھر ہم نے ان ہی لوگوں کے لئے (تیار) کر رکھا ہے جو ملک میں ظلم اور فساد کا ارادہ نہیں رکھتے اور اچھا انجام تو پرہیزگاروں کے لئے ہی ہے۔''

(٦٧٤) ﴿وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ! لَا تَسْأَلِ

ترجمہ: ''حضرت ابوسعید عبدالرحمٰن بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عبدالرحمٰن بن سمرۃ! تم امارت کا سوال نہ کرنا اگر بغیر خواہش کے امارت مل جائے تو

الْاَمَارَةَ، فَإِنَّکَ إِنْ أُعْطِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا، وَإِنْ أُعْطِيْتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِّلْتَ إِلَيْهَا، وَإِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ، فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا، فَأْتِ الَّذِیْ هُوَ خَيْرٌ، وَكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِکَ ﴾ (متفق عليه)

اس میں مدد دی جاتی ہے اور سوال کرنے کے بعد امارت ملی تو اب تو اس کے سپرد کر دیا جائے گا اور جب تم کوئی قسم کھاؤ اور اس کے خلاف کو اس سے بہتر دیکھو تو جو بہتر ہے وہ کام کر لو اور قسم کا کفارہ دے دو۔"

(٦٧٥) ﴿وَعَنْ أَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا أَبَا ذَرٍّ إِنِّیْ أَرَاکَ ضَعِيْفًا، وَإِنِّیْ أُحِبُّ لَکَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِیْ، لَا تَأَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيْمٍ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے ابوذر! میں تجھے کمزور دیکھتا ہوں اور میں تیرے لئے وہی پسند کرتا ہوں جو میں اپنے لئے پسند کرتا ہوں پس دو آدمیوں کا بھی امیر نہ بننا اور یتیم کے مال کا ذمہ دار نہ بننا۔"

(٦٧٦) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِیْ؟ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى مَنْكِبِیْ ثُمَّ قَالَ: "يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّکَ ضَعِيْفٌ وَإِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْیٌ وَنَدَامَةٌ، إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا، وَأَدَّى الَّذِیْ عَلَيْهِ فِيْهَا﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے کسی جگہ کا گورنر کیوں نہیں بنا دیتے؟ آپ نے میرے کندھے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اے ابوذر! تم کمزور ہو اور یہ منصب ایک امانت ہے یہ قیامت والے دن رسوائی اور ندامت ہوگی۔ سوائے اس شخص کے جو اسے حق کے ساتھ حاصل کرے اور ان ذمہ داریوں کو پورا کرے جو اس پر عائد ہوتی ہیں۔"

(٦٧٧) ﴿وَعَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُوْنَ عَلَى الْإِمَارَةِ، وَسَتَكُوْنُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم عنقریب امارت کی لالچ کرو گے لیکن امارت قیامت کے دن ندامت کا باعث ہوگی۔"

(٨٢) بَابُ حَثِّ السُّلْطَانِ وَالْقَاضِیْ وَغَيْرِهِمَا مِنْ وُّلَاةِ الْأُمُوْرِ عَلٰى اِتِّخَاذِ وَزِيْرٍ صَالِحٍ وَتَحْذِيْرِهِمْ مِنْ قُرَنَاءِ السُّوْءِ وَالْقُبُوْلِ مِنْهُمْ

امیر قاضی اور دیگر حکام کو نیک وزیر مقرر کرنے کی ترغیب اور برے ہم نشینوں سے ڈرانے اور ان کی باتوں کو قبول نہ کرنے کا بیان

(٢٣٤) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اَلْاَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ

ترجمہ: "اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ...... اس دن دوست ایک

لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ﴾ (سورة الزخرف: ٦٧)

دوسرے کے دشمن ہوں گے سوائے پرہیز گاروں کے۔"

(٦٧٨) ﴿وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَبِيٍّ، وَلَا اِسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيْفَةٍ إِلَّا كَانَتْ لَهُ بِطَانَتَانِ، بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ، وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ، وَالْمَعْصُوْمُ مَنْ عَصَمَ اللّٰهُ﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: "حضرت ابوسعیدؓ اور حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو بھی نبی بھیجا اور اس کے بعد جس کو بھی خلیفہ بنایا تو اس کے دو رفیق ہوتے تھے ایک رفیق اس کو نیکی کا حکم دیتا رہتا تھا اور اس پر رغبت دلاتا رہتا تھا اور دوسرا رفیق اس کو برائی کا حکم دیتا اور اس پر رغبت دلاتا تھا اور گناہوں سے تو وہی آدمی محفوظ رہ سکتا ہے جس کو اللہ بچائے۔" (بخاری)

(٦٧٩) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِالْاَمِيْرِ خَيْرًا، جَعَلَ لَهُ وَزِيْرَ صِدْقٍ، إِنْ نَسِىَ ذَكَّرَهُ، وَإِنْ ذَكَرَ أَعَانَهُ، وَإِذَا أَرَادَ بِهِ غَيْرَ ذٰلِكَ جَعَلَ لَهُ وَزِيْرَ سُوْءٍ، إِنْ نَسِىَ لَمْ يُذَكِّرْهُ، وَإِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعِنْهُ﴾ (رواه ابوداود باسناد جيد على شرط مسلم)

ترجمہ: "حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی حاکم کے ساتھ بھلائی کا معاملہ فرماتے ہیں تو اس کے لئے سچا وزیر عطا فرما دیتے ہیں وہ اگر بھولتا ہے تو وہ اس کو یاد دلا دیتا ہے اور اگر اس کو وہ بات یاد رہتی ہے تو وہ اس کی مدد کرتا ہے۔" اور جب کسی حاکم کے ساتھ اللہ تعالیٰ شر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کو ایسا وزیر عطا فرماتے ہیں کہ اگر وہ بھول جائے تو اس کو یاد دہانی نہیں کرواتا اور اگر یاد ہو تو اس کی مدد بھی نہیں کرتا۔ (ابوداؤد نے سند جید کے ساتھ اور صحیح مسلم کے شرط کے مطابق اس روایت کو نقل کیا ہے)

(٨٣) بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَوْلِيَةِ الْإِمَارَةِ وَالْقَضَاءِ وَغَيْرِهِمَا مِنَ الْوِلَايَاتِ لِمَنْ سَأَلَهَا أَوْ حَرَصَ عَلَيْهَا فَعَرَّضَ بِهَا

امارت قضاء اور دیگر عہدے ان لوگوں کو نہ دیئے جائیں جو ان عہدوں کی خواہش کریں اور ان عہدوں کا مطالبہ کریں

(٦٨٠) ﴿وَعَنْ أَبِىْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِىْ عَمِّىْ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَمِّرْنَا عَلٰى بَعْضِ مَا وَلَّاكَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ، وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَقَالَ: "إِنَّا

ترجمہ: "حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور میرے دو چچا زاد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے دونوں میں سے ایک نے عرض کیا کہ جن علاقوں پر اللہ نے آپ کو حاکم بنایا ہے ان میں سے کسی علاقے کا مجھے بھی گورنر بنا دیں۔ دوسرے آدمی نے بھی اسی طرح عرض کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد

وَاللّٰهِ لَا نُوَلِّیْ هٰذَا الْعَمَلَ أَحَدًا سَأَلَهُ، أَوْ أَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ﴾ (متفق علیه)

فرمایا: خدا کی قسم ہم اس آدمی کو کوئی عہدہ حوالے نہیں کرتے جو اس کا سوال یا اس کی لالچ رکھے۔"

کتاب الادب

(٨٤) بَابُ الْحَيَاءِ وَفَضْلِهِ وَالْحَثِّ عَلَى التَّخَلُّقِ بِهِ

حیا اور اس کی فضیلت اور حیا اختیار کرنے کی ترغیب کا بیان

(٦٨١) ﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيْمَانِ"﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک انصاری آدمی کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو شرم وحیا کرنے کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کو چھوڑ دے یقیناً شرم وحیا کرنا تو ایمان کا حصہ ہے۔" (بخاری ومسلم)

(٦٨٢) ﴿وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْحَيَاءُ لَا يَأْتِيْ إِلَّا بِخَيْرٍ﴾ (متفق علیه)

وفي رواية لمسلم: "اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ" أَوْ قَالَ: "اَلْحَيَاءُ كُلُّهُ خَيْرٌ".

ترجمہ: "حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شرم وحیا خیر ہی لاتی ہے۔ (بخاری ومسلم)

مسلم کی روایت میں ہے حیا تو ساری کی ساری خیر ہی خیر ہے۔"

(٦٨٣) ﴿وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلْإِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ، أَوْ بِضْعٌ وَسِتُّوْنَ شُعْبَةً، فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيْمَانِ﴾ (متفق علیه)

"البضع" بكسر الباء، ويجوز فتحها، وهو من الثلاثة الى العشرة. "والشعبة" القطعة والخَصْلَةُ. "الاِ مَاطَة" الا زالة "والاذى" ما يوذى كحجر وشوكٍ وطينٍ ورمادٍ وقذرٍ ونحو

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان کی کچھ اوپر ستر یا کچھ اوپر ساٹھ شاخیں ہیں۔ ان میں سے سب سے افضل لا الہ الا اللہ کا کہنا ہے اور سب سے ادنی راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا اور "حیا" بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔"

البضع با پر زیر اور زبر دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔ تین سے دس تک عدد کے لئے اس کا استعمال ہوتا ہے۔ شعبۃ بمعنی شاخ اور خصلت کے آتا ہے۔ اماطۃ کے معنی ہیں دور کر دینا۔ ہٹا دینا۔ اذی تکلیف دہ چیز جیسے پتھر کانٹا، مٹی، راکھ۔ گندگی اور اسی قسم کی اور

ذلک.

(٦٨٤) ﴿وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَشَدُّ حَیَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِیْ خِدْرِهَا، وَإِذَا رَأٰی شَیْئًا یَکْرَهُهٗ، عَرَفْنَاهُ فِیْ وَجْهِهٖ﴾ (متفق علیه)

"قَالَ الْعُلَمَاءُ: حَقِیْقَةُ الْحَیَاءِ خُلُقٌ یَبْعَثُ عَلٰی تَرْکِ الْقَبِیْحِ، وَیَمْنَعُ مِنَ التَّقْصِیْرِ فِیْ حَقِّ ذِی الْحَقِّ. وَرَوَیْنَا عَنْ اَبِی الْقَاسِمِ الْجُنَیْدِ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: اَلْحَیَاءُ رُؤْیَةُ الآلَاءِ أیْ: اَلنِّعَمِ. وَرُؤْیَةُ التَّقْصِیْرِ، فَیَتَوَلَّدُ بَیْنَهُمَا حَالَةٌ تُسَمّٰی حَیَاءً".

چیزیں۔

ترجمہ: ''حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ ایک کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیا والے تھے جو شرم وحیا کے پیش نظر پردے میں رہتی ہے جب آپ کسی چیز کو ناپسند سمجھتے، تو ہم اس کی ناگواری کے اثرات کو آپ ﷺ کے چہرۂ انور سے پہچان لیتے۔'' (بخاری ومسلم)

علماء فرماتے ہیں کہ حقیقت میں حیا ایسے کردار کا نام ہے جو قبیح چیزوں کے چھوڑنے پر آمادہ کرے اور صاحب حق کو حق پہنچانے میں سرزد ہونے والی کمی وکوتاہی سے روکے ہم نے ابوالقاسم جنید سے نقل کیا ہے کہ ایک طرف نعمتوں کو دیکھنا اور اس کے مقابل کوتاہیوں کو دیکھ لینا چنانچہ ان دونوں کے درمیان پیدا ہونے والی حالت کو حیا کہتے ہیں۔

(٨٥) بَابُ حِفْظِ السِّرِّ

رازوں کی حفاظت کے بیان میں

(٢٣٥) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ کَانَ مَسْؤُوْلًا﴾ (سورة الاسراء: ٣٤)

ترجمہ: ''اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: عہد کو پورا کرو بے شک عہد کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا۔''

(٦٨٥) ﴿وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ مِنْ أَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَاللّٰهِ مَنْزِلَةً یَوْمَ الْقِیَامَةِ الرَّجُلُ یُفْضِیْ إِلَی الْمَرْأَةِ وَتُفْضِیْ إِلَیْهِ ثُمَّ یَنْشُرُ سِرَّهَا﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ کے ہاں سب سے بدتر مرتبے والا وہ شخص ہوگا جو اپنی عورت سے مباشرت کرے اور وہ اس کے ساتھ مباشرت کرے پھر وہ راز کو پھیلائے۔''

(٦٨٦) ﴿وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حِیْنَ تَأَیَّمَتْ بِنْتُهٗ حَفْصَةُ قَالَ: لَقِیْتُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَعَرَضْتُ عَلَیْهِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتَ اَنْکَحْتُکَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ؟ قَالَ: سَأَنْظُرُ فِیْ

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت عمرؓ کی صاحبزادی حضرت حفصہ بیوہ ہوگئیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور انہیں حفصہ سے نکاح کرنے کی پیش کش کی اور کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کا نکاح حفصہ سے کر دیتا ہوں انہوں

أَمْرِیْ. فَلَبِثْتُ لَيَالِیْ، ثُمَّ لَقِيَنِیْ فَقَالَ: قَدْ بَدَالِیْ أَنْ لَّا أَتَزَوَّجَ يَوْمِیْ هٰذَا فَلَقِيْتُ أَبَابَكْرِ الصِّدِّيْقَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ؟ فَصَمَتَ أَبُوْبَكْرِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَیَّ شَيْئًا! فَكُنْتُ عَلَيْهِ أَوْ جَدَ مِنِّیْ عَلٰی عُثْمَانَ، فَلَبِثْتُ لَيَالِیْ، ثُمَّ خَطَبَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ فَلَقِيَنِیْ أَبُوْبَكْرِ فَقَالَ: لَعَلَّكَ وَجَدْتَّ عَلَیَّ حِيْنَ عَرَضْتَ عَلَیَّ حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ شَيْئًا؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِیْ أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيْمَا عَرَضْتَ عَلَیَّ إِلَّا أَنِّیْ كُنْتُ عَلِمْتُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَهَا، فَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِیْ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَوْ تَرَكَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَبِلْتُهَا﴾ (رواه البخاری)

قوله: "تَأَيَّمَتْ" أی: صَارَتْ بِلَا زَوْجٍ، وَكَانَ زَوْجُهَا تُوُفِّیَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ "وَجَدْتَّ": غَضِبْتَ.

(٦٨٧) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنَّ أَزْوَاجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا تَمْشِیْ، مَا تُخْطِیءُ مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا، فَلَمَّا رَآهَا رَحَّبَ بِهَا وَقَالَ: "مَرْحَبًا بِابْنَتِیْ" ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِيْنِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيْدًا، فَلَمَّا رَایٰ جَزَعَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَضَحِكَتْ، فَقُلْتُ لَهَا: خَصَّكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ نِسَائِهِ بِالسِّرَارِ، ثُمَّ أَنْتِ

نے فرمایا کہ میں اپنے معاملے میں غور کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں چند دن انتظار میں رہا پھر ان سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا مجھے یوں معلوم ہوتا ہے کہ ان دنوں مجھے شادی نہیں کرنا چاہئے۔ پھر میں ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو آپ کا نکاح حفصہ سے کر دوں اس پر حضرت ابوبکر خاموش رہے اور مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ پس میں ان پر حضرت عثمان سے زیادہ رنجیدہ ہوا تو میں کئی راتیں ٹھہرا رہا پھر آپ ﷺ نے حفصہ کے لئے نکاح کا پیغام دیا۔ تو میں نے حفصہ کا نکاح آپ ﷺ سے کر دیا۔ پھر مجھے ابوبکر ملے تو انہوں نے فرمایا شاید تم مجھ سے ناراض ہو جب تم نے میرے لئے حفصہ سے نکاح کی پیش کش کی تھی تو میں نے تم کو کوئی جواب نہیں دیا تھا؟ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہاں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب تم نے مجھے پیش کش کی تھی تو میرے لئے تمہیں جواب دینے میں صرف یہ بات رکاوٹ بنی کہ میں جانتا تھا کہ آپ ﷺ نے حفصہ کے ساتھ نکاح فرمانے کا ذکر کیا تھا۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ آپ ﷺ کے راز کو افشا کروں ہاں! اگر آپ ﷺ یہ ارادہ ترک فرما دیتے تو میں حفصہ کے ساتھ نکاح کرنے کی پیش کش یقیناً قبول کر لیتا۔"

ترجمہ: "حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کے پاس آپ کی تمام بیویاں موجود تھیں کہ حضرت فاطمہؓ آپ ﷺ کے پاس تشریف لائیں، ان کی چال اور آپ ﷺ کی چال میں کوئی فرق نہیں تھا۔ جب آپ ﷺ نے ان کو آتے دیکھا تو انہیں خوش آمدید کہا اور فرمایا میری بیٹی کو خوش آمدید ہے۔ پھر انہیں اپنے دائیں یا بائیں طرف بٹھا لیا پھر ان سے نہایت راز داری کے ساتھ کچھ کہا جس سے وہ خوب روئیں پس جب آپ ﷺ نے ان کی یہ بے قراری دیکھی تو دوبارہ چپکے سے ان سے بات کی جس سے وہ بہت خوش ہوئیں اور ہنس پڑی۔ میں نے حضرت فاطمہؓ سے کہا کہ آپ ﷺ نے اپنی

تَبْكِيْنَ؟ فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا: مَا قَالَ لَكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: مَا كُنْتُ لَأُفْشِيَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهُ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَالِيْ عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ، لَمَا حَدَّثْتِنِيْ مَا قَالَ لَكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَتْ: أَمَّا الْآنَ فَنَعَمْ، أَمَّا حِيْنَ سَارَّنِيْ فِي الْمَرَّةِ الْأُوْلٰى فَأَخْبَرَنِيْ (أَنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً أَوْمَرَّتَيْنِ، وَإِنَّهُ عَارَضَهُ الْآنَ مَرَّتَيْنِ، وَ إِنِّيْ لَا أُرَى الْأَجَلَ إِلَّاقَدِ اقْتَرَبَ، فَاتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِيْ، فَإِنَّهُ نِعْمَ السَّلَفُ أَنَالَكِ) فَبَكَيْتُ بُكَائِيَ الَّذِيْ رَأَيْتِ فَلَمَّا رَأٰى جَزَعِيْ سَارَّنِيَ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ: (يَافَاطِمَةُ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُوْنِيْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ، أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ؟) فَضَحِكْتُ ضِحْكِيَ الَّذِيْ رَأَيْتِ﴾ (وهذا لفظ مسلم)

بیویوں کو چھوڑ کر تم سے کوئی خاص بات آہستہ سے کی تو تم رونے لگیں؟ جب آپ ﷺ مجلس سے اٹھ کر چلے گئے تو میں نے حضرت فاطمہؓ سے پوچھا کہ تم سے آپ ﷺ نے کیا کیا فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا میں آپ ﷺ کے راز کو کیسے افشا کروں؟ جب آپ ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے تو میں نے حضرت فاطمہؓ سے کہا میرا تم پر (بحیثیت ماں) جو حق ہے میں اس کے حوالے سے تمہیں قسم دے کر پوچھتی ہوں کہ مجھے بتلاؤ کہ تم سے آپ ﷺ نے کیا بات کی تھی؟۔"

حضرت فاطمہؓ نے کہا ہاں! اب میں بتلاتی ہوں۔ پہلی مرتبہ آپ ﷺ نے مجھ سے رازدارانہ گفتگو فرمائی تو آپ ﷺ نے مجھے یہ بتلایا کہ حضرت جبرائیل سال میں ایک یا دو مرتبہ میرے ساتھ قرآن کا دور کرتے ہیں۔ اب اس سال دو مرتبہ یہ دور فرمایا اور میں دیکھ رہا ہوں کہ موت قریب آگئی ہے پس تم اللہ سے ڈرنا اور صبر کرنا کیونکہ میں تیرے لئے اچھا پیشرو ہوں پس میں نے یہ بات سنی تو میں رو پڑی جیسا کہ تم نے دیکھا۔ پس جب آپ ﷺ نے میری پریشانی دیکھی پھر دوبارہ مجھ سے آپ ﷺ نے چپکے سے یہ بات فرمائی اے فاطمہ! کیا تجھے یہ بات پسند نہیں کہ تو تمام مؤمن عورتوں کی سردار ہو یا یہ فرمایا کہ اس امت کی تمام عورتوں کی سردار ہو میں ہنسنے لگی جو کہ تم نے دیکھا۔ (بخاری و مسلم یہ الفاظ مسلم کے ہیں)۔

(٦٨٨) ﴿وَعَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَتٰى عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا أَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ، فَسَلَّمَ عَلَيْنَا، فَبَعَثَنِيْ فِيْ حَاجَةٍ، فَأَبْطَأْتُ عَلٰى أُمِّيْ. فَلَمَّا جِئْتُ قَالَتْ: مَا حَبَسَكَ؟ فَقُلْتُ: بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ، قَالَتْ: مَاحَاجَتُهُ؟ قُلْتُ: إِنَّهَا سِرٌّ. قَالَتْ: لَا تُخْبِرَنَّ بِسِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا. قَالَ أَنَسٌ: وَاللّٰهِ لَوْ حَدَّثْتُهُ بِهِ

ترجمہ: "حضرت ثابت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے پاس آپ ﷺ تشریف لائے جب کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا پس آپ ﷺ نے ہم کو سلام کیا اور مجھے ایک کام کے لئے بھیج دیا چنانچہ مجھے اپنی ماں کے پاس آنے میں دیر ہوگئی۔ پس جب والدہ نے پوچھا کہ تجھے کس چیز نے روک لیا تھا؟ میں نے بتایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے کسی کام کے لئے بھیج دیا تھا۔ انہوں نے پوچھا کہ وہ کام کیا تھا؟ میں نے کہا وہ ایک راز کا کام تھا والدہ نے فرمایا:

أَحَدًا لَحَدَّثْتُکَ بِهِ یَا ثَابِتُ رواه مسلم وروی البخاری بعضه مختصرا﴾

ٹھیک ہے کہ آپ ﷺ کا راز کسی کو مت بتلانا۔“
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم اگر وہ راز کسی کو بیان کرنا ہوتو تو اے ثابت! میں تمہیں ضرور بیان کر دیتا۔ (مسلم) اس کا کچھ حصہ مختصراً امام بخاری نے بھی روایت کیا ہے۔

(٨٦) بَابُ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَإِنْجَازِ الْوَعْدِ

عہد کے نبھانے اور وعدہ کے پورا کرنے کا بیان

(٢٣٦) قَالَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی: ﴿وَأَوْفُوْا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ کَانَ مَسْئُوْلًا﴾ (سورة الاسراء: ٣٤)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ”عہد کو پورا کرو بے شک عہد کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا۔“

(٢٣٧) قَالَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی: ﴿وَأَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ﴾ (سورة نحل: ٩١)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ”اللہ کے عہد کو پورا کرو جو کہ تم نے اس سے عہد کیا ہے۔“

(٢٣٨) قَالَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی: ﴿یٰأَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ﴾ (سورة مائده: ١)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ”اے ایمان والو! عہدوں کو پورا کرو۔“

(٢٣٩) قَالَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی: ﴿یٰأَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ ۝ کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَالَا تَفْعَلُوْنَ﴾ (سورة الصف: ٢، ٣)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ”اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو تم کرتے نہیں ہو، اللہ کے ہاں یہ بات بڑی ناراضی والی ہے کہ وہ باتیں کہو جو تم کرو نہیں۔“

(٦٨٩) ﴿عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: آیَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ کَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا أُوْتُمِنَ خَانَ﴾ (متفق علیه)

زَادَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ: ﴿وَإِنْ صَامَ وَصَلّٰی وَ زَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ﴾

ترجمہ: ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ منافق کی تین نشانیاں ہیں (١) جب بات کرے تو جھوٹ بولے (٢) جب وعدہ کرے تو اسے پورا نہ کرے (٣) جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے تو خیانت کرے۔“ (بخاری ومسلم)
اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں: اگرچہ وہ روزے رکھے اور نماز پڑھے اور گمان رکھے کہ وہ مسلمان ہے۔

(٦٩٠) ﴿وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَرْبَعٌ مَنْ کُنَّ فِیْهِ کَانَ مُنَافِقاً خَالِصًا. وَمَنْ کَانَتْ فِیْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ کَانَتْ فِیْهِ خَصْلَةٌ مِنَ

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا چار چیزیں ہیں جس آدمی میں وہ ہونگی وہ خالص منافق ہوگا۔ اور جس میں کوئی ایک خصلت ہوگی اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی یہاں تک کہ وہ اسے چھوڑ دے۔

النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا: إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ، وَإِذَاحَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَاعَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَاخَاصَمَ فَجَرَ﴾ (متفق عليه)

جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے اور جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب وہ وعدہ کرے تو عہد شکنی کرے اور جب جھگڑا کرے تو گالی گلوچ کرے۔'' (بخاری ومسلم)

(٦٩١) ﴿وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْقَدْجَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا. فَلَمْ يَجِئْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتَّى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّاجَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَمَرَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَنَادَى: مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ أَوْدَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا. فَأَتَيْتُهُ وَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيْ كَذَاوَكَذَا. فَحَثَى لِيْ حَثْيَةً، فَعَدَدْتُهَا، فَإِذَا هِيَ خَمْسُ مِائَةٍ، فَقَالَ لِيْ: خُذْمِثْلَيْهَا.﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر بحرین کا مال آیا میں تم کو اتنا، اتنا، اتنا دوں گا۔ پس آپ کی زندگی میں تو بحرین کا مال نہیں آیا یہاں تک کہ آپ ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے۔ جب بحرین کا مال آیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اعلان کروایا کہ جس شخص سے آپ ﷺ کو کوئی عہد یا آپ ﷺ پر کسی کا کوئی قرض ہو تو وہ ہمارے پاس آئے چنانچہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور میں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے اتنا، اتنا مال دینے کا فرمایا تھا۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے دونوں ہتھیلیوں کو بھر کر دیا۔ میں نے شمار کیا تو وہ پانچ سو درہم تھے اس کے بعد مجھ سے فرمایا اس سے دو گنا اور لے لو۔ (تاکہ تین مرتبہ ہتھیلیاں بھر کر ہوجائے جیسے آپ ﷺ نے فرمایا تھا)''

(٨٧) بَابُ الْاَمْرِبِالْمُحَافَظَةِ عَلَى مَا اِعْتَادَهُ مِنَ الْخَيْرِ

اچھی عادتوں پر جن کی عادت ہو ان کی پابندی کرنے کا بیان

(٢٤٠) قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿إِنَّ اللّٰهَ لَايُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُوْا مَابِأَنْفُسِهِمْ﴾ (سورۃ رعد: ١١)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''اللہ تعالیٰ کسی قوم کی اچھی حالت کو نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدلے۔''

(٢٤١) قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِقُوَّةٍ أَنْكَاثًا. (وَالْاَنْكَاثُ) جَمْعُ: نِكْثٍ، وَهُوَالْغَزْلُ الْمَنْقُوْضُ﴾ (سورة النحل: ٩٢)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''تم اس عورت کی طرح نہ ہو جس نے اپنا کاتا ہوا سوت مضبوط کرنے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے کر کے توڑ ڈالا۔''

(٢٤٢) قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿وَلَايَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''اور وہ ایمان والے ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جن کو ان سے پہلے کتاب دی گئی پس جب ان

فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ﴾ (سورة حديد: ١٦)

پر مدت لمبی ہوگئی تو ان کے دل سخت ہو گئے۔''

(٢٤٣) قَالَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی: ﴿فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا﴾ (سورة حديد: ٢٧)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''پھر جیسا کہ ان کو نبھانا چاہیئے تھا نبھا نہ سکے۔''

(٦٩٢) ﴿وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَبْدَاللّٰهِ، لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ، كَانَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ فَتَرَکَ قِيَامَ اللَّيْلِ.﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے عبداللہ! تم فلاں شخص کی طرح نہ ہونا، وہ رات کو قیام (تہجد) کیا کرتا تھا پھر اس نے رات کے قیام کو چھوڑ دیا۔''

(٨٨) بَابُ اِسْتِحْبَابِ طِيْبِ الْكَلَامِ وَطَلَاقَةِ الْوَجْهِ عِنْدَ اللِّقَاءِ

ملاقات کے وقت اچھی طرح بات کرنا اور خندہ پیشانی سے پیش آنا پسندیدہ عمل ہے

(٢٤٤) قَالَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی: ﴿وَاخْفِضْ جَنَاحَکَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (سورة حجر: ٨٨)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''اے نبی! آپ اپنے بازو مومنوں کے لئے پست کر دیں۔''

(٢٤٥) قَالَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی: ﴿وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِکَ﴾ (سورة آل عمران: ١٥٩)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''اگر آپ تندخو اور سخت دل ہوتے تو یہ یقیناً آپ کے پاس سے بھاگ جاتے۔''

(٦٩٣) ﴿وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے سے ہی ہو اور جو شخص اس کو نہ پائے تو وہ اچھی بات کے ذریعے سے بچے۔''

(٦٩٤) ﴿وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ. متفق عليه. وَهُوَ بَعْضُ حَدِيْثٍ تَقَدَّمَ بِطُوْلِهِ.﴾

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اچھی بات بھی صدقہ ہے۔ یہ ایک حدیث کا ٹکڑا ہے جو پوری کی پوری پہلے گزر چکی ہے۔''

(٦٩٥) ﴿وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَلَوْ اَنْ تَلْقَى اَخَاکَ بِوَجْهٍ طَلِيْقٍ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ کسی نیک کام کو معمولی نہ سمجھنا اگرچہ تمہارا اپنے بھائی کو خندہ پیشانی سے ملنا ہی ہو۔''

(٨٩) بَابُ اِسْتِحْبَابِ بَيَانِ الْكَلَامِ وَ إِيْضَاحِهِ لِلْمُخَاطِبِ وَ تَكْرِيْرِهِ لِيَفْهَمَ إِذَالَمْ يَفْهَمْ إِلَّا بِذَالِكَ

”مخاطب کو سمجھانے کے لئے بات کا مکرر اور وضاحت سے کرنا جب کہ اس کے بغیر مخاطب کا سمجھنا ممکن نہ ہو اس کے استحباب کا بیان“

(٦٩٦) ﴿عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا حَتّٰى تُفْهَمَ عَنْهُ، وَإِذَا أَتٰى عَلٰى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثًا﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: ”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب کوئی بات ارشاد فرماتے تو تین مرتبہ اسے دہراتے حتیٰ کہ وہ خوب سمجھ میں آجاتی اور جب کسی قوم کے پاس آتے تو ان پر تین بار سلام کرتے۔“ (بخاری)

(٦٩٧) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ: كَانَ كَلَامُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَامًا فَصْلاً. يَفْهَمُهُ كُلُّ مَنْ يَسْمَعُهُ﴾ (رواه ابوداؤد)

ترجمہ: ”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کی گفتگو اتنی صاف اور واضح ہوتی جسے ہر سننے والا سمجھ لیتا۔“

(٩٠) بَابُ اِصْغَاءِ الْجَلِيْسِ لِحَدِيْثِ جَلِيْسِهِ الَّذِيْ لَيْسَ بِحَرَامٍ وَاِسْتِنْصَاتِ الْعَالِمِ وَالْوَاعِظِ حَاضِرِيْ مَجْلِسِهِ

”ایک آدمی کا دوسرے آدمی کی بات پر کان لگانا جب کہ وہ بات ناجائز نہ ہو اور عالم اور واعظ کا حاضرین مجلس کو خاموش کروانے کا بیان“

(٦٩٨) ﴿وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوِدَاعِ: اِسْتَنْصِتِ النَّاسَ ثُمَّ قَالَ: لَاتَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ”حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے آپ ﷺ نے حجۃ الوداع میں فرمایا: تم لوگوں کو خاموش کرواؤ۔ پھر فرمایا تم میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔“ (بخاری ومسلم)

(٩١) بَابُ الْوَعْظِ وَالْاِقْتِصَادِ فِيْهِ

وعظ ونصیحت میں اعتدال رکھنے کا بیان

(٢٤٦) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ”اپنے رب کے راستے کی

بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (سورۃ نحل: ۱۲۵)

طرف دانائی اور اچھے وعظ کے ذریعے بلاؤ۔“

(۶۹۹) ﴿عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُذَكِّرُنَا فِيْ كُلِّ خَمِيْسٍ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ! لَوَدِدْتُ أَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ، فَقَالَ: أَمَا إِنَّهُ يَمْنَعُنِيْ مِنْ ذٰلِكَ أَنِّيْ أَكْرَهُ أَنْ أُمِلَّكُمْ وَإِنِّيْ أَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ، كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّامَةِ عَلَيْنَا.﴾ متفق عليه. يَتَخَوَّلُنَا: اى يَتَعَهَّدُنَا.

ترجمہ: ”حضرت ابووائل شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہر جمعرات کو وعظ فرمایا کرتے تھے ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ ہمیں روزانہ وعظ فرمایا کریں۔ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: روزانہ وعظ کرنے سے یہ بات روکتی ہے کہ میں تمہیں اکتاہٹ میں ڈالوں میں وعظ ونصیحت میں تمہارا خیال رکھتا ہوں جس طرح آپ ﷺ ہمارا خیال رکھتے تھے کہ کہیں ہم اکتا نہ جائیں۔“

(۷۰۰) ﴿وَعَنْ اَبِی الْيَقْظَانِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ طُوْلَ صَلَاةِ الرَّجُلِ، وَقِصَرَ خُطْبَتِهِ مَئِنَّةٌ مِنْ فِقْهِهِ، فَأَطِيْلُوا الصَّلَاةَ وَاَقْصِرُوا الْخُطْبَةَ.﴾ رواه مسلم. مَئِنَّةٌ: بِمِيْمٍ مَفْتُوْحَةٍ، ثُمَّ هَمْزَةٌ مَكْسُوْرَةٌ، ثُمَّ نُوْنٌ مُشَدَّدَةٌ أَيْ: عَلَامَةٌ دَالَّةٌ عَلَى فِقْهِهِ.

ترجمہ: ”حضرت ابوالیقظان عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی کا لمبی نماز پڑھنا اور اپنے خطبے کو مختصر کرنا اس کی سمجھداری کی علامت ہے، اس لئے تم نماز لمبی کرو اور خطبہ مختصر رکھو۔“ (مسلم)

مئنة: میم پر زبر، ہمزہ پر زیر پھر نون مشدد یعنی ایسی علامت جو اس کی سمجھ داری پر دلالت کرے۔

(۷۰۱) ﴿وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا أَنَا أُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ: وَاثُكْلَ أُمِّيَاهُ! مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُوْنَ إِلَيَّ؟ فَجَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَ بِأَيْدِيْهِمْ عَلَى أَفْخَاذِهِمْ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُصَمِّتُوْنَنِيْ لٰكِنِّيْ سَكَتُّ، فَلَمَّا صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبِأَبِيْ هُوَ وَأُمِّيْ، مَارَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيْمًا مِنْهُ، فَوَاللّٰهِ مَا

ترجمہ: ”حضرت معاویہ بن الحکم سلمی روایت فرماتے ہیں کہ ایک وقت میں آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ نمازیوں میں سے ایک شخص کو چھینک آئی تو میں نے کہا ”یرحمک اللہ“ پس لوگ مجھے گھور کر دیکھنے لگے۔ میں نے کہا ہائے ماں کی جدائی (یہ عرب ایک محاورہ کے طور سے استعمال کرتے ہیں) تمہیں کیا ہوا کہ تم مجھے گھور گھور کر دیکھ رہے ہو، پس وہ اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر مارنے لگے جب میں نے دیکھا کہ وہ مجھے خاموش کرانا چاہتے ہیں تو میں خاموش ہوگیا۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوگئے۔ پس میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں میں نے آپ ﷺ جیسا معلم، آپ سے پہلے کبھی نہ

كَهَرَنِیْ وَلَا ضَرَبَنِیْ وَلَا شَتَمَنِیْ، قَالَ: إِنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَیْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ، إِنَّمَاهِیَ التَّسْبِيحُ وَ التَّكْبِيرُ، وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ أَوْكَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنِّیْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ، وَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ بِالْإِسْلَامِ، وَإِنَّ مِنَّا رِجَالاً يَأْتُوْنَ الْكُهَّانَ؟ قَالَ: فَلَا تَأْتِهِمْ قُلْتُ: وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُوْنَ؟ قَالَ: ذَاكَ شَیْءٌ يَجِدُوْنَهُ فِیْ صُدُوْرِهِمْ فَلَا يَصُدُّوْنَهُمْ.﴾ رواه مسلم. اَلثُّكْلُ: بضم الثاء المثلثة: اَلْمُصِيْبَةُ وَالْفَجِيْعَةُ. مَاكَهَرَنِیْ. أی: مَانَهَرَنِیْ

دیکھا اور نہ آپ ﷺ کے بعد دیکھا جو آپ ﷺ سے زیادہ اچھی تعلیم دینے والا ہو، اللہ کی قسم! آپ ﷺ نے نہ مجھے ڈانٹا اور نہ مارا اور نہ برا بھلا کہا پس اتنا فرمایا بے شک یہ نماز اس میں انسانوں سے بات کرنا جائز نہیں یہ تو صرف سبحان اللہ، الحمد للہ کہنے اور قرآن پاک کی تلاوت کرنے کا نام ہے یا اس طرح سے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں زمانہ جاہلیت کے قریب ہوں اور اب میں اسلام لے آیا ہوں اور ہم میں سے کچھ لوگ نجومیوں کے پاس جاتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم ان کے پاس نہ جاؤ۔ میں نے کہا اور ہم میں سے کچھ لوگ بدشگونی لیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ ایک ایسی چیز ہے جسے وہ اپنے سینوں میں محسوس کرتے ہیں، ان کو کام سے ہرگز نہ روکے۔" اَلثُّكْلُ: ثاء پر پیش، مصیبت اور ناگہانی آفت۔ ما کھرنی: مجھے ڈانٹا جھڑکا نہیں۔

(۷۰۲) ﴿وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْعِظَةً وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ وَ ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ﴾ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَ قَدْ سَبَقَ بِكَمَالِهِ فِیْ بَابِ "اَلْاَمْرِ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى السُّنَّةِ" وَذَكَرْنَا أَنَّ الترمذی قَالَ: إِنَّهُ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

ترجمہ: "حضرت عرباض بن ساریہ سے روایت ہے کہ ہمیں آپ ﷺ نے ایسا موثر وعظ ارشاد فرمایا کہ آنسو جاری ہوگئے۔" حضرت عرباض نے ساری حدیث بیان کی۔ حدیث مکمل باب الامر بالمحافظۃ علی السنۃ میں گزر چکی ہے اور ہم نے ذکر کیا تھا کہ امام ترمذی نے اسے حسن صحیح کہا ہے۔

(۹۲) بَابُ الْوَقَارِ وَالسَّكِيْنَةِ

وقار اور سکونت کے بیان میں

(۲۴۷) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَ إِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا﴾ (سورۃ فرقان: ۶۳)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "رحمٰن کے بندے تو ایسے ہیں جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے جاہلانہ گفتگو کرتے تو سلام کہہ کر گزر جاتے ہیں۔"

(۷۰۳) ﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَارَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو اتنے زور سے ہنستے ہوئے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ کے منہ کا

مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكاً حَتّٰى تُرَى مِنْهُ لَهَوَاتُهُ، إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ. ﴾ (متفق عليه)

"اَللَّهَوَاتُ" جَمْعُ لَهَاةٍ: وَهِيَ اللَّحْمَةُ الَّتِيْ فِيْ أَقْصَى سَقْفِ الْفَمِ.

کو نظر آنے لگے، آپ صرف مسکراتے تھے۔" (بخاری و مسلم)

اللهوات: لهاة کی جمع ہے حلق کا کوا یعنی گوشت کا وہ ٹکڑا جو منہ کے آخری بالائی حصے پر ہوتا ہے۔

(۹۳) بَابُ النَّدْبِ اِلَى إِتْيَانِ الصَّلَاةِ وَالْعِلْمِ وَنَحْوِهِمَا مِنَ الْعِبَادَاتِ بِالسَّكِيْنَةِ وَالْوَقَارِ

نماز، علم اور اس قسم کی دیگر عبادات کی طرف سکینت اور وقار کے ساتھ آنا مستحب ہے

(۲٤۸) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ﴾

ترجمہ: "اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: اور جو شخص ادب کی چیزوں کی جو خدا نے مقرر کی ہیں عظمت رکھے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری میں سے ہے۔"

(۷۰٤) ﴿وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتُوْهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَأْتُوْهَا وَأَنْتُمْ تَمْشُوْنَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَافَاتَكُمْ فَأَتِمُّوْا. ﴾ (متفق عليه)

وَزَادَ مُسْلِمٌ فِيْ رِوَايَةٍ لَهُ: فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ يَعْمِدُ إِلَى الصَّلَاةِ فَهُوَ فِيْ صَلَاةٍ

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب نماز کھڑی ہو جائے تو تم اس کے لئے دوڑتے ہوئے نہ آؤ (آرام سے) چلتے ہوئے آؤ اور سکینت اختیار کرو۔ جو نماز امام کے ساتھ ملے وہ پڑھ لو اور جو تم سے فوت ہو جائے اس کو پورا کرلو۔ (بخاری و مسلم)

مسلم نے اپنی روایت میں یہ الفاظ زیادہ بیان کئے ہیں تمہارا ایک آدمی جب نماز کا ارادہ کر لیتا ہے تو نماز کی حالت میں ہی اس کا شمار ہوتا ہے۔"

(۷۰۵) ﴿وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهُ زَجْرًا شَدِيْدًا وَضَرْبًا وَصَوْتًا لِلْإِبِلِ، فَأَشَارَ بِسَوْطِهِ إِلَيْهِمْ وَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْإِيْضَاعِ. ﴾ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَرَوَى مُسْلِمٌ بَعْضَهُ.

"اَلْبِرُّ" اَلطَّاعَةُ "اَلْإِيْضَاعُ" بِضَادٍ مُعْجَمَةٍ قَبْلَهَا يَاءٌ

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ عرفہ کے دن آپ ﷺ کے ساتھ (عرفات) سے واپس لوٹ رہے تھے۔ آپ ﷺ نے اپنے پیچھے سخت شور و غل سنا تو آپ ﷺ نے اپنے چابک کے ساتھ ان کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا اے لوگو! سکینت اختیار کرو کہ سواریوں کو دوڑانے میں کوئی نیکی نہیں ہے۔ بخاری۔ مسلم نے کچھ حصے کو نقل کیا ہے۔"

اَلْبِرُّ: بمعنی نیکی۔ اِیْضَاعُ: ضاد کے ساتھ جس سے پہلے یا اور

وَهَمْزَةٌ مَكْسُورَةٌ وَهُوَ: اَلْاِسْرَاعُ.

ہمزہ مکسورہ ہے بمعنی تیز روی۔

(۹۴) بَابُ اِكْرَامِ الضَّيْفِ

مہمان کے احترام کے بارے میں

(۲۴۹) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرَاهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ، اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا: سَلَاماً، قَالَ: سَلَامٌ قَوْمٌ مُنْكَرُوْنَ ۞ فَرَاغَ اِلٰى أَهْلِهٖ فَجَاءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ۞ فَقَرَّبَهٗ إِلَيْهِمْ قَالَ أَلَا تَأْكُلُوْنَ ۞﴾ (سورة الذاريات: ۲۴ تا ۲۷)

ترجمہ: ''اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: کیا تمہارے پاس ابراہیم علیہ السلام کے معزز مہمانوں کی خبر پہنچی ہے جب وہ ان کے پاس آئے تو سلام کیا انہوں نے بھی سلام کیا، انجانے لوگ ہیں۔ پھر اپنے گھر کی طرف چلے اور ایک تلا ہوا بچھڑا (بھون) کر لائے اور ان کے قریب کیا فرمایا تم کھاتے کیوں نہیں؟''

(۲۵۰) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَجَاءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ إِلَيْهِ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّئَاتِ قَالَ يَا قَوْمِ هٰؤُلَاءِ بَنَاتِيْ هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ لَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ أَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَشِيْدٌ﴾ (سورة هود: ۷۸)

ترجمہ: ''اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: حضرت لوط علیہ السلام کے پاس ان کی قوم دوڑتی ہوئی آئی اور اس سے پہلے بھی وہ ان برائیوں کا ارتکاب کرتے تھے۔ حضرت لوط علیہ السلام نے فرمایا اے میری قوم! یہ میری بیٹیاں تمہارے لئے زیادہ پاکیزہ ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور مجھے میرے مہمانوں کے بارے میں رسوا نہ کرو۔ کیا تم میں سے کوئی بھی سمجھ دار آدمی نہیں ہے؟''

(۷۰۶) ﴿عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ وَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْراً أَوْ لِيَصْمُتْ.﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر یقین رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ صلہ رحمی کرے۔ اور جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ بھلائی کی بات کہے یا پھر خاموش رہے۔''

(۷۰۷) ﴿وَعَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ خُوَيْلِدِ بْنِ عَمْرٍو نِ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ جَائِزَتَهٗ. قَالُوْا: وَمَا جَائِزَتُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ: "يَوْمُهٗ وَلَيْلَتُهٗ.

ترجمہ: حضرت ابوشریح خویلد بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے تو اسے اپنے مہمان کی عزت کرنا چاہیئے اور اس کا حق ادا کرنا چاہیئے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک دن اور رات (اپنی طاقت کے

وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، فَمَاكَانَ وَرَاءَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ﴾ (متفق عليه)

وفى رواية لِمُسْلِمٍ: ﴿لَايَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُقِيمَ عِنْدَ أَخِيهِ حَتّٰى يُؤْثِمَهُ" قَالُوا: يَارَسُولَ اللّٰهِ، وَكَيْفَ يُؤْثِمُهُ؟ قَالَ: يُقِيمُ عِنْدَهُ وَلَا شَيْءَ لَهُ يَقْرِيهِ بِهٖ﴾

مطابق) بہتر کھانا کھلائے۔ اور مہمان نوازی تین دن ہے پس جو اس کے علاوہ ہو وہ صدقہ ہے۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کے پاس (اتنا) ٹھہرے کہ وہ اسے گناہ گار کردے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کو گناہ گار کیسے کرے گا؟ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا اس کے پاس ٹھہرا رہے اور اس کے پاس کچھ نہ رہے جس سے ساتھ وہ اس کی مہمان نوازی کرے۔

(۹۵) بَابُ اِسْتِحْبَابِ التَّبْشِيرِ وَالتَّهْنِئَةِ بِالْخَيْرِ

نیک کاموں پر بشارت اور مبارک بادی دینے کے استحباب کا بیان

(۲۵۱) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ أَحْسَنَهُ﴾ (سورة زمر: ۱۷، ۱۸)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ”خوش خبری سنا دو میرے بندوں کو جو سنتے ہیں بات، پھر چلتے ہیں اس کی اچھی باتوں پر۔“

(۲۵۲) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَجَنَّاتٍ لَّهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُّقِيمٌ﴾ (سورة توبه: ۲۱)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ”ان کا رب ان کو خوش خبری سناتا ہے اپنی طرف سے بڑی رحمت اور بڑی رضامندی اور ایسے باغوں کی ان کے لئے کہ ان میں دائمی نعمت ہوگی۔“

(۲۵۳) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ أَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ﴾ (سورة فصلت: ۳۰)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ”خوش خبری سنو جنت کی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا رہا تھا۔“

(۲۵٤) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ﴾ (سورة صآفات: ۱۰۱)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ”ہم نے ان کو ایک حلیم المزاج صاحبزادے کی بشارت دی۔“

(۲۵۵) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلَقَدْجَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرٰى.﴾ (سورة هود: ٦٩)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ”اور ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس بشارت لے کر آئے۔“

(۲٥٦) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَامْرَأَتُهُ قَائِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنَاهَابِإِسْحَاقَ وَمِنْ وَّرَاءِ إِسْحَاقَ يَعْقُوبَ﴾ (سورة هود: ۷)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ”حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اہلیہ کھڑی تھیں پس ہنسیں، سو ہم نے ان کو بشارت دی اسحٰق اور اسحٰق کے پیچھے یعقوب کی۔“

(۲۵۷) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَنَادَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَهُوَ

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ”پس پکار کر کہا اس سے

قَائِمٌ يُصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ أَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى﴾ (سورة آل عمران: ۳۹)

فرشتوں نے جب کہ وہ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے محراب میں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بشارت دیتے ہیں یحییٰ کی۔"

(۲۵۸) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِذْقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَامَرْيَمُ إِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ﴾ (سورة آل عمران: ۴۵)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "جب فرشتوں نے کہا کہ اے مریم! بے شک اللہ تعالیٰ تم کو بشارت دیتے ہیں ایک کلمہ کی جو من جانب اللہ ہوگا، اس کا نام (لقب) مسیح ہوگا۔"

﴿وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَعْلُوْمَةٌ﴾

"اس باب میں متعدد مشہور آیات ہیں۔"

﴿وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَكَثِيْرَةٌ جِدًّا وَهِيَ مَشْهُوْرَةٌ فِي الصَّحِيْحِ، مِنْهَا﴾

"احادیث بھی بکثرت ہیں اور صحیح میں مشہور ہیں ان میں چند مندرجہ ذیل ہیں۔"

(۷۰۸) ﴿عَنْ اَبِيْ اِبْرَاهِيْمَ وَيُقَالُ اَبُوْمُحَمَّدٍ وَيُقَالُ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَّرَ خَدِيْجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَانَصَبَ.﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت ابوابراہیم جن کو ابومحمد اور ابومعاویہ بھی کہا جاتا ہے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو خوش خبری دی کہ ان کے لئے جنت میں موتیوں کا گھر ہوگا جس میں نہ شور ہوگا اور نہ ہی تھکاوٹ۔"

"اَلْقَصَبُ" هُنَا اللُّؤْلُؤُ الْمُجَوَّفُ وَ "الصَّخَبُ" اَلصِّيَاحُ وَاللَّغَطُ "وَالنَّصَبُ" اَلتَّعَبُ.

"اَلْقَصَبُ" وہ موتی جو درمیان سے خالی ہو۔ "صَخَبٌ": شور و شغب۔ "نَصَبٌ": تھکاوٹ۔

(۷۰۹) ﴿وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فِيْ بَيْتِهٖ ثُمَّ خَرَجَ، فَقَالَ: لَاَلْزَمَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَاَكُوْنَنَّ مَعَهٗ يَوْمِيْ هٰذَا، فَجَاءَ الْمَسْجِدَ، فَسَأَلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: وَجَّهَ هٰهُنَا، قَالَ فَخَرَجْتُ عَلٰى اَثَرِهٖ اَسْأَلُ عَنْهُ، حَتّٰى دَخَلَ بِئْرَ اَرِيْسٍ، فَجَلَسْتُ عِنْدَالْبَابِ حَتّٰى قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتَهٗ وَتَوَضَّأَ، فَقُمْتُ إِلَيْهِ، فَاِذَا هُوَ قَدْ جَلَسَ عَلٰى بِئْرِأَرِيْسٍ، وَتَوَسَّطَ قُفَّهَا، وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَ دَلَّا هُمَا فِي الْبِئْرِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ، فَجَلَسْتُ عِنْدَالْبَابِ فَقُلْتُ:

ترجمہ: "حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے گھر میں وضو فرمایا اور باہر نکلے اور اپنے دل میں کہا میں آج کا دن آپ ﷺ کی صحبت میں رہوں گا۔ چنانچہ اس نیت کے ساتھ مسجد میں گیا، آپ ﷺ کے بارے میں لوگوں سے پوچھا۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ ﷺ اس طرف تشریف لے گئے ہیں۔ حضرت ابوموسیٰؓ کہتے ہیں کہ میں اس طرف چلتا رہا اور آپ ﷺ کے بارے میں پوچھتا رہا۔ آپ ﷺ کے پاس جا کھڑا ہوا حتیٰ کہ آپ ﷺ بیئر اریس (قبا کے پاس ایک باغ تھا) پہنچ گئے اور میں وہاں اس کے دروازے پر بیٹھ گیا۔ جب آپ ﷺ نے قضائے حاجت کے بعد وضو فرمایا تو میں آپ ﷺ کی طرف گیا تو میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ بیئر اریس کی منڈیر پر بیٹھے ہیں۔ بخاری کی ایک دوسری روایت

لَاَكُونَنَّ بَوَّابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ، فَجَاءَ أَبُوبَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَدَفَعَ الْبَابَ فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ، فَقُلْتُ: عَلٰى رِسْلِكَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا أَبُوبَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ، فَقَالَ: اِئْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، فَأَقْبَلْتُ حَتّٰى قُلْتُ لِاَبِىْ بَكْرٍ: اُدْخُلْ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ، فَدَخَلَ أَبُوبَكْرٍ حَتّٰى جَلَسَ عَنْ يَمِيْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ فِى الْقُفِّ، وَدَلّٰى رِجْلَيْهِ فِى الْبِئْرِ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ، ثُمَّ رَجَعْتُ وَجَلَسْتُ، وَقَدْ تَرَكْتُ أَخِىْ يَتَوَضَّأُ وَيَلْحَقُنِىْ، فَقُلْتُ: إِنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِفُلَانٍ يُرِيْدُ أَخَاهُ خَيْراً يَأْتِ بِهٖ، فَإِذَا إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ. فَقُلْتُ: عَلٰى رِسْلِكَ، ثُمَّ جِئْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَ قُلْتُ: هٰذَا عُمَرُ يَسْتَأْذِنُ؟ فَقَالَ: اِئْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، فَجِئْتُ عُمَرَ، فَقُلْتُ: أَذِنَ وَ يُبَشِّرُكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ، فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ الْقُفِّ عَنْ يَسَارِهٖ، وَدَلّٰى رِجْلَيْهِ فِى الْبِئْرِ، ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ: إِنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِفُلَانٍ خَيْراً يَعْنِىْ اَخَاهُ يَأْتِ بِهٖ، فَجَاءَ إِنْسَانٌ فَحَرَّكَ الْبَابَ. فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ. فَقُلْتُ: عَلٰى رِسْلِكَ، وَجِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: "اِئْذَنْ لَهُ وَ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ

"عَلٰى قُفِّ الْبِئْرِ" کے الفاظ بھی آئے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنی پنڈلیوں سے کپڑا اتار رکھا ہے اور منڈیر پر کنوئیں میں پاؤں لٹکا کر تشریف فرما ہیں۔ میں نے آپ ﷺ پر سلام کہا اور پھر واپس آ کر دروازہ پر بیٹھ گیا۔ میں نے خیال کیا کہ میں تو آج آپ ﷺ کا دربان رہوں گا۔ اتنے میں حضرت ابوبکر آ گئے، انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے پوچھا کون ہے؟ انہوں نے فرمایا ابوبکر میں نے کہا ٹھہریں۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ حضرت ابوبکرؓ آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ان کو اجازت دے دو اور جنت کی خوش خبری بھی سنا دو۔"

چنانچہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان کو اندر آنے کی اجازت کے ساتھ جنت کی خوش خبری بھی سنائی۔ حضرت ابوبکر داخل ہوئے اور آپ ﷺ کے دائیں جانب کنویں میں پاؤں لٹکا کر اور اپنی پنڈلیوں سے کپڑا اتار کر وہ بھی بیٹھ گئے جیسے کہ آپ ﷺ تشریف فرما تھے۔ میں پھر واپس دروازے پر جا کر بیٹھ گیا میں (گھر سے نکلتے وقت) اپنے بھائی کو وضوء کرتا چھوڑ کر آیا تھا۔ مجھے خیال آیا کہ اگر اللہ جل شانہ نے اس کے حق میں بھی خیر کو مقدر فرمایا تو وہ بھی ضرور آ جائے گا۔ اچانک ایک آدمی نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے پوچھا کہ کون؟ جواب دیا عمر بن الخطاب ہوں۔ میں نے کہا کہ ٹھہریئے۔ اس کے بعد میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ پر سلام کہنے کے بعد عرض کیا یہ حضرت عمر اجازت مانگ رہے ہیں۔ فرمایا ان کو اجازت دے دو اور جنت کی بشارت بھی دے دو۔ چنانچہ میں پھر حضرت عمر کے پاس حاضر ہوا اور کہا آپ کو اجازت ہے، مزید یہ کہ آپ ﷺ آپ کو جنت کی خوش خبری عطاء فرما رہے ہیں۔ وہ اندر آئے وہ بھی آپ کے ساتھ کنویں کے بائیں جانب کنویں میں پاؤں لٹکا کر بیٹھ گئے۔ میں واپس آ کر پھر بیٹھ گیا۔ دل میں کہنے لگا کہ اگر میرے بھائی کے ساتھ اللہ جل شانہ کی بھلائی منظور

مَعَ بَلْوَى تُصِيبُهُ" فَجِئْتُ فَقُلْتُ: اُدْخُلْ وَيُبَشِّرُكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ مَعَ بَلْوَى تُصِيبُكَ، فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقُفَّ قَدْ مُلِىءَ، فَجَلَسَ وِجَاهَهُمْ مِنَ الشِّقِ الْآخَرِ. قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: فَأَوَّلْتُهَا قُبُوْرَهُمْ. متفق عليه. وَزَادَفِيْ رواية: "وَ أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. بِحِفْظِ الْبَابِ. وَفِيْهَا: أَنَّ عُثْمَانَ حِيْنَ بَشَّرَهُ حَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ.﴾

قوله "وَجَّهَ" بفتح الواو وتشديد الجيم، أى: تَوَجَّهَ: وقوله "بِئْرِأَرِيْسٍ": هو بفتح الهمزة وكسرالراء وبعدها ياء مثناة من تحت ساكنة، ثم سين مهملة، وهو منصرف، ومنهم من منع صرفه "وَالْقُفُّ" بضم القاف و تشديد الفاء: هُوَ الْمَبْنِيُّ حَوْلَ الْبِئْرِ. قوله: "عَلٰى رِسْلِكَ" بكسرالراء على المشهور، وقيل بفتحها، أى: اُرْفُقْ.

ہوگی تو اس کو لائے گا۔ اچانک پھر ایک آدمی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے پوچھا کہ کون؟ اس نے کہا کہ عثمان بن عفان۔ میں نے کہا ٹھہریں۔ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو ان کے آنے کی اطلاع دی آپ ﷺ نے فرمایا کہ اجازت دے دو اور ساتھ میں جنت کی خوش خبری بھی دے دو البتہ ان پر ایک مصیبت آئے گی۔ میں واپس آیا اور عرض کیا کہ اندر تشریف لے آئیں میں نے جنت کی خوشخبری دی اور کہا فرما رہے تھے کہ تم پر ایک مصیبت آئے گی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ داخل ہوگئے۔ منڈیر پر جگہ نہ پاکر وہ سامنے کی جانب بیٹھ گئے۔ سعید بن مسیب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس واقعہ سے میں جو سمجھا ہوں یہ ہے کہ ان تینوں کی قبر تو ایک ساتھ ہوگی مگر حضرت عثمان کی قبر الگ ہوگی۔

ایک روایت میں ان الفاظ کی زیادتی بھی ہے کہ آپ ﷺ نے مجھے دروازے کی نگرانی کا حکم مرحمت فرمایا اور یہ کہ جب آپ ﷺ نے حضرت عثمان کو بشارت دی تو انہوں نے الحمدللہ کہا اور پھر واللہ المستعان یعنی اللہ جل شانہ سے ہی مدد مانگی جائے گی۔

"وَجَّهَ" واؤ پر زبر اور جیم پر تشدید بمعنی رخ کیا۔ "بِئْرِاَرِيْسٍ" ہمزہ پر زبر اور راء پر زیر اور اس کے یاء ساکنہ اور پھر سین -یہ منصرف ہے اور بعض کے نزدیک یہ غیر منصرف ہے۔ "قُفٌّ" قاف پر پیش اور فاء پر تشدید۔ کنویں کے اردگرد چبوترہ یا منڈیر۔ "عَلٰى رِسْلِكَ" راء پر زیر مشہور ہے اور بعض کے نزدیک راء پر زبر ہے بمعنی ذرا ٹھہریں اور انتظار فرمائیں۔"

(۷۱۰) ﴿وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا قُعُوْداً حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِىْ نَفَرٍ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مِنْ بَيْنَ أَظْهُرِنَا فَأَبْطَأَ عَلَيْنَا، وَخَشِيْنَا أَنْ يُقْتَطَعَ دُوْنَنَا وَفَزِعْنَا فَقُمْنَا، فَكُنْتُ

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم آپ ﷺ کے اردگرد بیٹھے تھے اور ہمارے ساتھ لوگوں میں حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ پس اچانک آپ ﷺ ہمارے درمیان سے اٹھ کر چلے گئے۔ آپ ﷺ نے پھر ہمارے پاس آنے میں کافی تاخیر کی، تو ہم ڈر گئے کہ ہماری غیر موجودگی میں آپ ﷺ کو قتل نہ کر دیا گیا ہو، اور

أَوَّلَ مَنْ فَزِعَ، فَخَرَجْتُ أَبْتَغِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى أَتَيْتُ حَائِطاً لِلْاَنْصَارِ لِبَنِي النَّجَّارِ، فَدُرْتُ بِهٖ هَلْ أَجِدُ لَهٗ بَابًا؟ فَلَمْ أَجِدْ، فَإِذَا رَبِيْعٌ يَدْخُلُ فِيْ جَوْفِ حَائِطٍ مِنْ بِئْرٍ خَارِجَةٍ. وَالرَّبِيْعُ: اَلْجَدْوَلُ الصَّغِيْرُ، فَاحْتَفَزْتُ، فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ: "اَبُوْهُرَيْرَةَ؟" فَقُلْتُ: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: "مَا شَأْنُکَ" قُلْتُ: كُنْتَ بَيْنَ ظَهْرَيْنَا، فَقُمْتَ فَأَبْطَأْتَ عَلَيْنَا، فَخَشِيْنَا أَنْ تُقْتَطَعَ دُوْنَنَا، فَفَزِعْنَا، فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَزِعَ، فَأَتَيْتُ هٰذَا الْحَائِطَ، فَاحْتَفَزْتُ كَمَا يَحْتَفِزُ الثَّعْلَبُ، وَهٰؤُلَاءِ النَّاسُ وَرَائِي. فَقَالَ: "يَا أَبَاهُرَيْرَةَ" وَ أَعْطَانِيْ نَعْلَيْهِ فَقَالَ: "اِذْهَبْ، بِنَعْلَيَّ هَاتَيْنِ، فَمَنْ لَقِيْتَ مِنْ وَرَاءِ هٰذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ، فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ" وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ﴾ (رواه مسلم)

"اَلرَّبِيْعُ" اَلنَّهْرُ الصَّغِيْرُ، وَهُوَ الْجَدْوَلُ. بفتح الجيم. كَمَافَسَّرَهٗ فِي الْحَدِيْثِ. وقوله: "اِحْتَفَزْتُ" روى بالراء و الزاء، ومعناه بالزاء: تَضَامَمْتُ وَ تَصَاغَرْتُ حَتّٰى أَمْكَنَنِي الدُّخُوْلُ.

ہم گھبرا کر اٹھ کھڑے ہوئے اور میں سب سے پہلے گھبرانے والا تھا۔ پس میں آپ ﷺ کی تلاش میں نکلا یہاں تک کہ میں انصار کے بنو نجار قبیلے کے باغ کی چار دیواری تک پہنچ گیا۔ میں اس کے ارد گرد گھوما مگر مجھے کوئی دروازہ نہ مل سکا تاہم ایک چھوٹے سے نالے پر نظر پڑی جو باغ سے باہر ایک کنوئیں سے نکل کر باغ کے اندر جارہا تھا (اور ربیع چھوٹی سی نہر یا چھوٹے سے نالے کو کہتے ہیں) پس میں اس میں سے سمٹ کر نالے کے راستے سے اندر داخل ہوا تو آپ ﷺ وہاں تشریف فرما تھے آپ ﷺ نے فرمایا ابوہریرہ؟ میں نے کہا آپ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے۔ پس آپ وہاں سے اٹھ کر چلے گئے اور واپسی میں آپ نے دیر فرمادی۔ تو ہمیں ڈر محسوس ہوا کہ کہیں آپ کو ہماری غیر موجودگی میں قتل نہ کردیا گیا ہو؟ چنانچہ ہم گھبرا اٹھے۔ گھبرانے والوں میں سب سے پہلا آدمی میں تھا۔ پس میں اس باغ تک آگیا (اندر آنے کے لئے) اور لوگ میرے پیچھے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے ابوہریرہ! اور آپ ﷺ نے مجھے اپنے دونوں جوتے دے کر ارشاد فرمایا کہ جاؤ میرے یہ دونوں جوتے ساتھ لے جاؤ۔ اس باغ کی دیوار کے باہر جو بھی ملے اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس پر اس کے دل میں پورا یقین ہو، تو اس کو جنت کی خوش خبری دے دو۔ اور پوری حدیث ذکر کی۔"

اَلرَّبِيْعُ: چھوٹی نہر اور یہ نالہ ہے اس کا مترادف "الجدول" جیم کے فتح کے ساتھ ہے جیسا کہ حدیث میں اس کی تفسیر اس کے ساتھ کی گئی ہے۔ اِحْتَفَزْتُ: یہ راء اور زاء کے ساتھ دونوں طرح مروی ہے، زاء کے ساتھ معنیٰ: میں نے سمٹ سمٹا کر اپنے وجود کو اتنا چھوٹا کرلیا حتیٰ کہ میرے لئے نالے سے اندر جانا ممکن ہوگیا۔

(۷۱۱) ﴿وَعَنِ ابْنِ شُمَاسَةَ قَالَ: حَضَرْنَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ فِيْ سِيَاقَةِ الْمَوْتِ فَبَكٰى طَوِيْلًا وَحَوَّلَ وَجْهَهٗ إِلَى الْجِدَارِ، فَجَعَلَ

ترجمہ: "حضرت ابن شماسہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمرو بن عاصؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب کہ وہ قریب المرگ تھے۔ پس وہ کافی دیر تک روئے اور اپنا چہرہ دیوار کی طرف کرلیا۔ تو ان کا

اِبْنُهُ يَقُوْلُ: يَاأَبَتَاهُ أَمَا بَشَّرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا؟ أَمَا بَشَّرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا؟ فَأَقْبَلَ بِوَجْهِهِ فَقَالَ: إِنَّ أَفْضَلَ مَانُعِدُّ شَهَادَةُ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًارَسُوْلُ اللّٰهِ، إِنِّي قَدْ كُنْتُ عَلَى أَطْبَاقٍ ثَلَاثٍ: لَقَدْ رَأَيْتُنِيْ وَمَا أَحَدٌ أَشَدُّ بُغْضاً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّيْ، وَلَاَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكُوْنَ قَدْ اِسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ فَقَتَلْتُهُ، فَلَوْمُتُّ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ لَكُنْتُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَلَمَّا جَعَلَ اللّٰهُ الْإِسْلَامَ فِيْ قَلْبِيْ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: اُبْسُطْ يَمِيْنَكَ فَلَاُبَايِعُكَ، فَبَسَطَ يَمِيْنَهُ فَقَبَضْتُ يَدِيْ، فَقَالَ: "مَالَكَ يَا عَمْرُو؟" قُلْتُ: أَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِطَ، قَالَ: "تَشْتَرِطُ مَاذَا؟" قُلْتُ: أَنْ يُغْفَرَلِيْ، قَالَ: "أَمَاعَلِمْتَ أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَاكَانَ قَبْلَهُ، وَأَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَاكَانَ قَبْلَهَا، وَأَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَاكَانَ قَبْلَهُ؟" وَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلاَ أَجَلَّ فِيْ عَيْنِيْ مِنْهُ، وَمَا كُنْتُ أُطِيْقُ أَنْ أَمْلَأَ عَيْنِيْ مِنْهُ إِجْلَالاً لَهُ، وَلَوْسُئِلْتُ أَنْ أَصِفَهُ مَا أَطَقْتُ لِاَنِّيْ لَمْ أَكُنْ أَمْلَأُ عَيْنِيْ مِنْهُ، وَلَوْمُتُّ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ لَرَجَوْتُ أَنْ أَكُوْنَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ وُلِّيْنَا أَشْيَاءَ مَا أَدْرِيْ مَا حَالِيْ فِيْهَا؟ فَإِذَا أَنَامُتُّ فَلَا تَصْحَبْنِيْ نَائِحَةٌ وَلَا نَارٌ، فَإِذَا دَفَنْتُمُوْنِيْ، فَشُنُّوْاعَلَيَّ التُّرَابَ شَنًّا، ثُمَّ أَقِيْمُوْاحَوْلَ قَبْرِيْ قَدْرَ مَا تُنْحَرُ جَزُوْرٌ، وَيُقْسَمُ لَحْمُهَا، حَتَّى أَسْتَأْنِسَ بِكُمْ. وَأَنْظُرَ مَا أُرَاجِعُ بِهِ

صاحبزادہ کہنے لگا۔ ابا جان کیا آپ کو آپ ﷺ نے فلاں خوش خبری نہیں دی تھی؟ (دو مرتبہ انہوں نے کہا) تو آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا بے شک سب سے افضل (آخرت کا توشہ) جو ہم تیار کرلیں، وہ ہے اللہ کی توحید کی گواہی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ کی رسالت کی گواہی کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ مجھ پر تین قسم کے حالات آئے، میں نے اپنا یہ حال دیکھا کہ مجھ سے زیادہ رسول اللہ ﷺ سے بغض رکھنے والا کوئی نہ تھا، اس وقت سب سے زیادہ محبوب میرے لئے یہی بات تھی کہ اگر میں آپ ﷺ پر قابو پالوں تو آپ ﷺ کو قتل کردوں۔ اگر میری موت اسی حالت میں آجاتی تو یقیناً میں جہنمیوں میں سے ہوتا۔ جب اللہ نے اسلام کی محبت میرے دل میں ڈال دی تو میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ آپ ﷺ اپنا دایاں ہاتھ پھیلائیں تاکہ میں آپ ﷺ کی بیعت کرلوں۔"

پس آپ ﷺ نے ہاتھ پھیلایا تو میں نے اپنا ہاتھ واپس کھینچ لیا، آپ ﷺ نے فرمایا، اے عمرو! کیا بات ہے؟ میں نے کہا، میں ایک شرط کرنا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا بتلاؤ، تمہاری کیا شرط ہے؟ میں نے کہا یہ کہ میرے گناہ بخش دیئے جائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اسلام پہلے کے گناہوں کو گرادیتا ہے (ختم کردیتا ہے) اور ہجرت اپنے ماقبل کے گناہوں کو گرادیتی ہے اور حج پہلے کے گناہوں کو گرا (مٹا) دیتا ہے؟ (چنانچہ اسلام قبول کرکے میں نے آپ ﷺ کی بیعت کرلی، اس کے بعد یہ حال ہوگیا کہ) مجھے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ محبوب اور میری نظر میں آپ ﷺ سے زیادہ جلیل القدر کوئی نہ تھا۔ آپ ﷺ کی عظمت وجلالت کا نقش اس طرح میرے دل میں تھا کہ میں نظر بھر کر آپ ﷺ کی طرف دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا اور اگر مجھ سے آپ ﷺ کا حلیہ مبارک بیان کرنے کو کہا جائے تو میں اسے بیان نہیں کرسکتا، اس لئے کہ میں نے

رُسُلَ رَبِّیْ.﴾ (رواه مسلم)

قوله: "شُنُّوا" بالشين المعجمة وبالمهملة، أى: صَبُّوهُ قَلِيْلاً قَلِيْلاً وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ أَعْلَمُ.

کبھی نظر بھر کر آپ ﷺ کو دیکھا ہی نہیں۔ اگر میری موت اسی حال میں آجاتی تو یقیناً امید تھی کہ میں جنتیوں میں سے ہوتا (اس کے بعد) پھر ہم کئی چیزوں کے ذمے دار بنائے گئے (حکومتی مناصب پر فائز ہوئے) میں نہیں جانتا ان کے بارے میں میرا کیا حال ہوگا؟ پس جب میں فوت ہوجاؤں تو میرے جنازے کے ساتھ کوئی رونے والی عورت نہ ہو نہ کوئی آگ۔ اور جب مجھے دفنا چکو تو مجھ پر تھوڑی تھوڑی مٹی ڈالنا، پھر میری قبر پر اتنی دیر ٹھہرے رہنا جتنی دیر میں ایک اونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت بانٹ دیا جائے تاکہ میں تم سے مانوس رہوں اور دیکھوں کہ اپنے رب کے بھیجے ہوئے فرشتوں کو کیا جواب دیتا ہوں (مسلم)

شنوا: یہ شین اور سین دونوں کے ساتھ مروی ہے یعنی تھوڑی تھوڑی مٹی ڈالو۔ (واللہ سبحانہ اعلم)

(٩٦) بَابُ وَدَاعِ الصَّاحِبِ وَوَصِيَّتِهِ عِنْدَ فِرَاقِهِ لِسَفَرٍ وَغَيْرِهِ وَالدُّعَاءِ لَهُ وَطَلَبِ الدُّعَاءِ مِنْهُ

ساتھی کو رخصت کرنے اور سفر وغیرہ کی جدائی کے وقت وصیت کرنے، نیز اس کے حق میں دعاء کرنے اور اپنے لئے اس سے دعا کروانے کا بیان

(٢٥٩) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ وَصّٰى بِهَا إِبْرَاهِيْمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ: يَابَنِيَّ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ، أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ إِذْقَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ قَالُوْا نَعْبُدُ إِلٰهَكَ وَإِلٰهَ آبَائِكَ إِبْرَاهِيْمَ وَإِسْمَاعِيْلَ وَ إِسْحَاقَ إِلٰهًا وَّاحِدًا وَنَحْنُ لَهُ

ترجمہ: ''اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: اور ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو اس بات کی وصیت کی، یعقوب نے بھی کہا کہ اے بیٹو! بے شک اللہ نے تمہارے لئے اس دین کو پسند کرلیا ہے۔ پس جب تمہیں موت آئے تو اس حال میں آئے کہ تم مسلمان ہو۔ کیا تم اس وقت حاضر تھے جب یعقوب علیہ السلام کو موت آئی جب انہوں نے اپنے بیٹوں سے کہا: تم میرے بعد کس کی عبادت کروگے؟ انہوں نے

مُسْلِمُوْنَ"﴾ (سورة بقرة: ۱۳۲، ۱۳۳)

(۷۱۲) وَامَّا الْاَحَادِیْثُ! ﴿فَمِنْهَاحَدِیْثُ زَیْدِبْنِ اَرْقَمَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ الَّذِیْ سَبَقَ فِیْ بَابِ إِکْرَامِ أَهْلِ بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْنَا خَطِیْبًا، فَحَمِدَ اللّٰهَ، وَأَثْنٰی عَلَیْهِ وَوَعَظَ وَذَکَّرَ، ثُمَّ قَالَ: "أَمَّا بَعْدُ، أَلَا أَیُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ یُوْشِکُ أَنْ یَأْتِیَ رَسُوْلُ رَبِّیْ فَأُجِیْبُ، وَأَنَا تَارِکٌ فِیْکُمْ ثَقَلَیْنِ: أَوَّلُهُمَا: کِتَابُ اللّٰهِ، فِیْهِ الْهُدٰی وَالنُّوْرُ، فَخُذُوْا بِکِتَابِ اللّٰهِ، وَاسْتَمْسِکُوْا بِهٖ" فَحَثَّ عَلٰی کِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِیْهِ، ثُمَّ قَالَ: "وَأَهْلُ بَیْتِیْ، أُذَکِّرُکُمُ اللّٰهَ فِیْ أَهْلِ بَیْتِیْ﴾ رَوَاهُ مُسْلِم وَقَدْسَبَقَ بِطُوْلِهِ.

(۷۱۳) ﴿وَعَنْ اَبِیْ سُلَیْمَانَ مَالِکِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ، فَأَقَمْنَا عِنْدَهٗ عِشْرِیْنَ لَیْلَةً، وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَحِیْمًا رَفِیْقًا، فَظَنَّ أَنَّاقَدِ اشْتَقْنَا أَهْلَنَا، فَسَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَکْنَامِنْ أَهْلِنَا، فَأَخْبَرْنَاهُ، فَقَالَ: اِرْجِعُوْا إِلٰی أَهْلِیْکُمْ، فَأَقِیْمُوْا فِیْهِمْ، وَعَلِّمُوْهُمْ، وَمُرُوْهُمْ، وَصَلُّوْا صَلَاةَ کَذَا فِیْ حِیْنِ کَذَا، وَصَلُّوْا کَذَا فِیْ حِیْنِ کَذَا، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْیُؤَذِّنْ لَکُمْ أَحَدُکُمْ، وَ لْیَؤُمَّکُمْ أَکْبَرُکُمْ". متفق علیه. زَادَالْبُخَارِیُّ فی روایةٍ لَهٗ: وَصَلُّوْا کَمَا رَأَیْتُمُوْنِیْ أُصَلِّیْ﴾ قَوْلُه: "رَحِیْمًا

کہا: ہم تمہارے اور تمہارے باپ دادا ابراہیم، اسمٰعیل اور اسحٰق کے معبود کی عبادت کریں گے جو ایک ہے اور ہم اس کے فرمانبردار ہیں۔"

ترجمہ: "احادیث میں سے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جو باب اکرام اہل بیت رسول اللہ میں گزر چکی ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا، پس آپ ﷺ نے اللہ جل شانہ کی حمد وثنا کی، وعظ فرمایا اور نصیحت فرمائی اور فرمایا امابعد! اے لوگو! یقیناً میں بھی ایک انسان ہوں، قریب ہے کہ میرے پاس بھی میرے رب کا قاصد آئے اور میں اس کا پیغام قبول کرلوں۔ میں تمہارے اندر دو بھاری چیزیں چھوڑے جارہا ہوں۔ ان میں سے پہلی اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور روشنی ہے، پس تم اللہ کی کتاب پکڑو اور اس کے ساتھ مضبوطی سے قائم رہو۔ چنانچہ آپ ﷺ نے کتاب اللہ کے بارے میں رغبت دلائی اور زور دیا اور پھر ارشاد فرمایا (دوسری چیز) میرے اہل بیت ہیں، میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں نصیحت کرتا ہوں (مسلم) یہ روایت اس سے پہلے گزر چکی ہے۔"

ترجمہ: "حضرت ابوسلیمان مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم ایک جیسے عمر کے نوجوان تھے۔ ہم نے بیس راتیں آپ ﷺ کے پاس قیام کیا، آپ ﷺ بڑے مہربان اور نرم دل تھے۔ چنانچہ آپ کو خیال آیا کہ ہم اپنے گھر واپس جانے کا شوق کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے ہم سے دریافت فرمایا کہ ہم نے اپنے گھروں میں کن کو پیچھے چھوڑا ہے، ہم نے آپ ﷺ کو بتایا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے گھر واپس چلے جاؤ، وہاں رہو اور ان کو بھی دین سکھاؤ اور بھلائی کا حکم کرو اور فلاں فلاں وقتوں میں نماز ادا کرنا۔ پس نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے ایک آذان کہے اور تم میں سے جو بڑا ہو وہ تمہیں نماز پڑھائے (بخاری ومسلم) بخاری کی ایک روایت میں یہ بھی اضافہ ہے اور تم اس طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے

رَفِيْقًا" رُوِیَ بِفَاءٍ وَقَافٍ، وَرُوِیَ بِقَافَيْنِ.

دیکھا ہے۔" رحیمار فیقا: فاء اور قاف کے ساتھ اور رقیقا دو قاف کے ساتھ بھی مروی ہے، معنی ایک ہی ہونگے۔

(۷۱٤) ﴿وَعَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ، فَأَذِنَ وَ قَالَ: "لَا تَنْسَنَا يَا أُخَيَّ مِنْ دُعَائِکَ" فَقَالَ: کَلِمَةً مَایَسُرُّنِیْ أَنَّ لِیْ بِهَا الدُّنْيَا وَفِیْ رِوَايَةٍ قَالَ: أَشْرِکْنَا يَا أُخَيَّ فِیْ دُعَائِکَ﴾ رواه ابوداود، والترمذی وقال: حديث حسن صحيح.

ترجمہ: "حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے عمرہ کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے اجازت عطاء فرماتے ہوئے فرمایا۔ اے بھائی! اپنی دعاؤں میں ہمیں فراموش نہ کرنا۔ یہ آپ ﷺ نے ایسا کلمہ ارشاد فرمایا کہ اس کے بدلے میں مجھے ساری دنیا بھی مل جائے تو مجھے اتنی خوشی نہ ہوتی۔ اور ایک روایت میں ہے اے میرے پیارے بھائی اپنی دعا میں ہمیں بھی شریک رکھنا۔"

(۷۱۵) ﴿وَعَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَأَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَاکَانَ يَقُوْلُ لِلرَّجُلِ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا: أُدْنُ مِنِّیْ حَتّٰی أُوَدِّعَکَ کَمَاکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَدِّعُنَا، فَيَقُوْلُ: أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَکَ وَأَمَانَتَکَ، وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِکَ.﴾ رواه الترمذی وقال: حديث حسن صحيح.

ترجمہ: "حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر ایسے آدمی سے ارشاد فرماتے جو سفر کا ارادہ کرتا: میرے قریب ہوجاؤ تاکہ میں تجھے الوداع کہوں جیسا آپ ﷺ ہمیں الوداع کہا کرتے تھے۔ آپ ﷺ یوں فرماتے "استودع اللہ الخ" میں تیرے دین کو، تیری امانت کو اور تیرے آخری اعمال کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں (ترمذی، یہ حدیث حسن صحیح ہے)"

(۷۱٦) ﴿وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُوَدِّعَ الْجَيْشَ قَالَ: "أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَکُمْ، وَأَمَانَتَکُمْ، وَخَوَاتِيْمَ أَعْمَالِکُمْ.﴾ حديث صحيح، رواه ابوداود وغيره باسناد صحيح.

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن یزید خطمی سے روایت ہے کہ آپ ﷺ جب کسی لشکر کو رخصت کرنے کا ارادہ فرماتے تو ارشاد فرماتے "استودع اللہ الخ" میں تمہارے دین، تمہاری امانت اور تمہارے خاتمہ اعمال کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ ابوداود، حدیث صحیح ہے۔ ابوداود اور اس کے علاوہ نے بھی اس کو صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔"

(۷۱۷) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّیْ أُرِيْدُ سَفَراً، فَزَوِّدْنِیْ، فَقَالَ: "زَوَّدَکَ اللّٰهُ التَّقْوٰی" قَالَ: زِدْنِیْ، قَالَ: "وَغَفَرَ

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرا سفر کرنے کا ارادہ ہے آپ مجھے توشہ عنایت فرمائیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ کے ساتھ آراستہ فرمائے۔ اس نے کہا

ذَنْبَکَ" قَالَ: "زِدْنِیْ قَالَ: وَیَسَّرَلَکَ الْخَیْرَ حَیْثُمَا کُنْتَ﴾ رواه الترمذی وقال: حدیث حسن.

میرے لئے مزید دعاء فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اور تیرے گناہ معاف فرمائے۔ اس نے کہا کچھ اور۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا تم جہاں بھی ہو اللہ تعالیٰ تیرے لئے بھلائی کو آسان کردے۔ (ترمذی یہ حدیث حسن درجے کی ہے)"

(۹۷) بَابُ الْاِسْتِخَارَةِ وَالْمُشَاوَرَةِ

استخارہ کرنے اور باہمی مشورہ کرنے کا بیان

(۲۶۰) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَشَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ﴾ (سورة آل عمران: ۱۵۹)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اور اپنے کاموں میں ان سے مشورہ کرتے رہیئے۔"

(۲۶۱) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَأَمْرُهُمْ شُوْرٰی بَیْنَهُمْ﴾ (سورة شوری: ۳۸) أیْ: یَتَشَاوَرُوْنَ بَیْنَهُمْ فِیْهِ.

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اپنے کام آپس کے مشورے کے ساتھ کرتے ہیں۔" یعنی اس میں ایک دوسرے سے مشورہ کرتے ہیں۔

(۷۱۸) ﴿عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِی الْاُمُوْرِ کُلِّهَا کَالسُّوْرَةِ مِنَ الْقُرْآنِ، یَقُوْلُ: إذَا هَمَّ اَحَدُکُمْ بِالْاَمْرِ، فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ مِنْ غَیْرِ الْفَرِیْضَةِ ثُمَّ لِیَقُلْ: اَللّٰهُمَّ إنِّیْ أَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ، وَأَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ، وَأَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ، فَإِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ. اَللّٰهُمَّ إنْ کُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌلِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِیْ" أوْقَالَ: "عَاجِلِ أَمْرِیْ وَآجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ، ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْهِ، وَإنْ کُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّلِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِیْ" أوْقَالَ: "عَاجِلِ أَمْرِیْ وَآجِلِهٖ، فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ، وَ اصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْلِیَ الْخَیْرَحَیْثُ کَانَ، ثُمَّ رَضِّنِیْ بِهٖ" قَالَ: وَیُسَمِّی

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ ہمیں قرآن کی سورتوں کی طرح تمام کاموں کے لئے استخارہ کی تعلیم دیتے ہوئے فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی آدمی کسی کام کے کرنے کا ارادہ کرے تو دو رکعت نفل نماز پڑھے اور پھر دعا کرے (جس کا ترجمہ یہ ہے) "اے اللہ میں تیرے علم کے ساتھ تجھ سے بھلائی طلب کرتا ہوں اور تیری طاقت کے ذریعے سے تجھ سے طاقت مانگتا ہوں اور تجھ سے تیرے بڑے فضل کا سوال کرتا ہوں، اس لئے کہ تو قدرت رکھنے والا ہے اور میرے اندر کوئی طاقت نہیں، تو علم والا ہے اور میں بے علم ہوں اور تو تمام غیب کی باتوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ کام میرے دین، معاش، انجام کار کے اعتبار سے میرے لئے بہتر ہے تو اسے میرے لئے مقدر فرما، یا یہ فرمایا دنیا اور آخرت کے لحاظ سے بہتر ہے تو اس کو میرے لئے مقدر فرمادے اور اس کے کرنے کو میرے لئے آسان فرمادے، پھر میرے لئے اس میں برکت ڈال دے۔ اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین، معاش، انجام کار کے لحاظ سے میرے لئے برا ہے یا دنیا و آخرت کے لحاظ

خَاجَتَهُ.﴾ (رواه البخاری).

سے بُرا ہے تو اس کو مجھ سے دور فرمادے اور مجھ کو اس سے دور کردے اور مجھے بھلائی مقدر فرما جہاں بھی وہ ہے، پھر مجھے اس پر راضی کردے" اس کے بعد اپنی ضرورت کا ذکر کرے۔"

(۹۸) بَابُ اِسْتِحْبَابِ الذَّهَابِ اِلَى الْعِيدِ وَعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَالْحَجِّ وَالْغَزْوِ وَالْجَنَازَةِ وَنَحْوِهَامِنْ طَرِيقٍ وَالرُّجُوعِ مِنْ طَرِيقٍ آخَرَ لِتَكْثِيرِ مَوَاضِعِ الْعِبَادَةِ

نمازعید، مریض کی عیادت، حج، جہاد اور جنازہ اور اسی قسم کے دوسرے اچھے کاموں میں ایک راستے سے جانے اور دوسرے راستے سے واپس آنے کے مستحب ہونے کے بیان میں، تاکہ عبادت کی جگہیں زیادہ ہوجائیں

(۷۱۹) ﴿عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَاكَانَ يَوْمُ عِيدٍخَالَفَ الطَّرِيقَ.﴾ (رواه البخاری).

قوله: خَالَفَ الطَّرِيقَ: يَعْنِيْ: ذَهَبَ فِيْ طَرِيقٍ، وَرَجَعَ فِيْ طَرِيقٍ آخَرَ.

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب عید کا دن آتا تو آتے جاتے ہوئے راستے بدل لیتے (بخاری) "خالف الطریق" بمعنی ایک راستے سے جاتے اور واپس دوسرے راستے سے آتے۔"

(۷۲۰) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيقِ الشَّجَرَةِ، وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيقِ الْمُعَرَّسِ، وَإِذَا دَخَلَ مَكَّةَ دَخَلَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلٰى.﴾ (متفق علیه).

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ شجرہ کے راستے سے باہر نکلتے اور معرس کے راستے سے داخل ہوتے اور جب مکے میں داخل ہوتے تو ثنیہ علیا (اوپر کی طرف والی کھائی) کے راستے سے داخل ہوتے اور ثنیہ سفلی (نچلی طرف والی کھائی) کے راستے سے واپس آتے۔"

(۹۹) بَابُ اِسْتِحْبَابِ تَقْدِيمِ الْيَمِينِ فِيْ كُلِّ مَاهُوَمِنْ بَابِ التَّكْرِيمِ كَالْوُضُوْءِ وَالْغُسْلِ وَالتَّيَمُّمِ وَلُبْسِ الثَّوْبِ وَالنَّعْلِ وَالْخُفِّ وَالسَّرَاوِيْلِ وَدُخُوْلِ الْمَسْجِدِ وَ السِّوَاكِ، وَالِاكْتِحَالِ، وَتَقْلِيمِ الْاَظْفَارِ، وَقَصِّ

الشَّارِبِ وَنَتفِ الْاِبْطِ وَحَلْقِ الرَّأْسِ، وَالسَّلَامِ مِنَ الصَّلَاةِ، وَ الْاَكْلِ
وَالشُّرْبِ، وَالْمُصَافَحَةِ وَاِسْتِلَامِ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ، وَالْخُرُوْجِ مِنَ الْخَلَاءِ،
وَالْاَخْذِوَ الْعَطَاءِ، وَغَيْرِ ذٰلِكَ. مِمَّا هُوَفِيْ مَعْنَاهُ، وَيَسْتَحِبُّ تَقْدِيْمُ
الْيَسَارِفِيْ ضِدِّ ذٰلِكَ، كَالْاِمْتِخَاطِ وَالْبُصَاقِ عَنِ الْيَسَارِ، وَدُخُوْلِ الْخَلَاءِ،
وَالْخُرُوْجِ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَخَلَعِ الْخُفِّ وَ النَّعْلِ وَالسَّرَاوِيْلِ وَالثَّوْبِ،
وَالْاِسْتِنْجَاءِ وَفِعْلِ الْمُسْتَقْذِرَاتِ وَأَشْبَاهِ ذٰلِكَ

نیک کاموں میں داہنے ہاتھ کو مقدم کرنے کے مستحب ہونے کا بیان مثلاً
(نیک کاموں کی چند مثالیں) وضو، غسل، تیمّم، کپڑے پہننا، جوتے،
موزے، شلوار پہننا، مسجد میں داخل ہونا، مسواک کرنا، سرمہ ڈالنا،
ناخنوں کا تراشنا، مونچھوں کو کتروانا، بغل کے بالوں کو اکھیڑنا، سر منڈانا،
نماز سے سلام پھیرنا، کھانا، پینا، مصافحہ کرنا، حجر اسود کو چومنا، بیت الخلاء
سے باہر آنا، کوئی چیز لینا کوئی چیز دینا وغیرہ۔ اس قسم کے کاموں میں اور
اس کے برعکس دوسرے کاموں میں بائیں ہاتھ کو مقدم کرنا مستحب ہے
جیسے ناک صاف کرنا، بائیں طرف تھوکنا، بیت الخلاء میں داخل ہونا،
مسجد سے باہر نکلنا، موزے، جوتے، شلوار اور کپڑے اتارنا اور استنجاء کرنا اور
گندے اعمال کرنا اور ان جیسے دوسرے کام

(٢٦٢) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''پس جس شخص کو اس کا اعمال

بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ هَآؤُمُ اقْرَءُ وُا كِتَابِيَهْ﴾ (سورة حاقة: ١٩)

نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو کہے گا کہ میرا نامہ اعمال پڑھو۔"

(٢٦٣) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ: ﴿فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ مَآأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ۝ وَأَصْحَابُ الْمَشْئَمَةِ مَآ أَصْحَابُ الْمَشْئَمَةِ ۝﴾ (سوره واقعة: ٨، ٩)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "پس دائیں ہاتھ والے دائیں ہاتھ والے (کتنے آرام میں) ہیں۔ اور بائیں ہاتھ والے (افسوس) بائیں ہاتھ والے کیا (عذاب میں) ہیں۔"

(٧٢١) ﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنَ فِيْ شَأْنِهِ كُلِّه: فِيْ طُهُوْرِهِ، وَ تَرَجُّلِهِ، وَتَنَعُّلِهِ.﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ اپنے تمام کاموں (مثلاً) وضو، کنگھی کرنے اور جوتے پہننے میں دائیں طرف سے شروع کرنے کو پسند فرماتے تھے۔" (بخاری ومسلم)

(٧٢٢) ﴿وَعَنْهَا قَالَتْ: كَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيُمْنىٰ لِطُهُوْرِهِ وَطَعَامِهِ، وَكَانَتِ الْيُسْرٰى لِخَلَائِهِ وَمَاكَانَ مِنْ أَذًى﴾ حديث صحيح، رواه ابوداود وغيره بإسناد صحيح.

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے کہ آپ ﷺ کا دایاں ہاتھ تو وضوء اور کھانے کے لئے اور آپ ﷺ کا بایاں ہاتھ استنجاء اور دوسرے گندے کاموں کے لئے استعمال ہوتا تھا۔ ابوداود وغیرہ نے یہ حدیث صحیح سند کے ساتھ روایت کی ہے۔"

(٧٢٣) ﴿وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَاأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُنَّ فِيْ غُسْلِ ابْنَتِهِ زَيْنَبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا: "ابْدَأْنَ بِمَيَا مِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے عورتوں کو اپنی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے غسل وفات کے بارے میں فرمایا کہ اس کے داہنے اعضاء اور وضوء کے اعضاء سے ابتداء کرو۔" (بخاری ومسلم)

(٧٢٤) ﴿وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُ كُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيُمْنىٰ، وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ. لِتَكُنِ الْيُمْنىٰ أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ﴾ (متفق عليه).

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو دائیں پیر سے ابتداء کرے اور جب اتارے تو پہلے بایاں پاؤں سے اتارے کہ جوتا پہنتے وقت دائیں پیر سے پہل کرے اور جوتا اتارتے وقت اسے آخر میں اتارا جائے۔" (بخاری ومسلم)

(٧٢٥) ﴿وَعَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَاأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْعَلُ يَمِيْنَهُ لِطَعَامِهِ وَشَرَابِهِ وَثِيَابِهِ وَيَجْعَلُ يَسَارَهُ لِمَاسِوٰى ذٰلِكَ.﴾ رواه ابوداودوالترمذی وغيره.

ترجمہ: "حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ اپنا داہنا ہاتھ اپنے کھانے، پینے اور کپڑے پہننے کے لئے استعمال فرماتے تھے اور بایاں ہاتھ ان کاموں کے علاوہ کاموں کے لئے تھا۔ (ابوداود اور ترمذی وغیرہ نے اس کو روایت کیا ہے)"

(۷۲٦) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا لَبِسْتُمْ وَإِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَؤُوْا بِأَيَامِنِكُمْ﴾ حديث صحيح. رواه ابو داود والترمذی بإسناد صحیح.

ترجمہ: ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم کپڑا پہنو اور وضو کرو تو دائیں اعضاء سے شروع کرو۔ (یہ حدیث صحیح ہے ابوداود، ترمذی نے اس کو صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے)“

(۷۲۷) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتٰی مِنًی: فَأَتَی الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا، ثُمَّ أَتٰی مَنْزِلَهٗ بِمِنًی وَنَحَرَ ثُمَّ قَالَ لِلْحَلَّاقِ: ”خُذْ“ وَأَشَارَ إِلٰی جَانِبِهِ الْاَیْمَنِ، ثُمَّ الْاَیْسَرِ، ثُمَّ جَعَلَ یُعْطِیْهِ النَّاسَ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ. وَفِیْ رِوَایَةٍ: لَمَّارَمَی الْجَمْرَةَ وَنَحَرَ نُسُکَهٗ وَحَلَقَ: نَاوَلَ الْحَلَّاقَ شِقَّهُ الْاَیْمَنَ فَحَلَقَهٗ، ثُمَّ دَعَا اَبَاطَلْحَةَ الْاَنْصَارِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَأَعْطَاهَا إِیَّاهُ، ثُمَّ نَاوَلَهُ الشِّقَّ الْاَیْسَرَفَقَالَ: ”اِحْلِقْ“ فَحَلَقَهٗ فَأَعْطَاهُ أَبَاطَلْحَةَفَقَالَ: ”اقْسِمْهُ بَیْنَ النَّاسِ﴾

ترجمہ: ”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ منی میں تشریف لائے پھر جمرہ پر آئے اس کو کنکر مارے پھر منی سے اپنے مقام پر تشریف لے گئے۔ اور قربانی فرمائی۔ اس کے بعد پھر سر مونڈنے والے سے اپنے سر کے دائیں جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: یہ بال پہلے کاٹو، پھر بائیں جانب والے بال کو کٹوایا پھر آپ ﷺ نے یہ بال لوگوں میں تقسیم کروادیئے۔ (بخاری ومسلم) اور ایک روایت میں ہے جب آپ ﷺ نے جمرے کو کنکریاں مارلیں اور اپنی قربانی کا جانور ذبح کیا اور سر منڈوانے لگے تو آپ ﷺ نے سر مونڈنے والے کی طرف اپنے سر کا دایاں حصہ کیا، اس نے اسے مونڈا۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت ابوطلحہ انصاریؓ کو بلا کر وہ بال عطاء فرمائے۔ پھر آپ ﷺ نے سر مونڈنے والے کی طرف سر کا بایاں حصہ کیا اور فرمایا: اس طرف کے بال مونڈو، اس نے اس طرف کے بال کو مونڈا۔ آپ ﷺ نے اس طرف کے بال بھی حضرت ابوطلحہؓ کے حوالے فرمائے اور فرمایا اس کو بھی لوگوں میں تقسیم کردو۔“

کتاب آداب الطعام

کھانے کے آداب

(۱۰۰) بَابُ التَّسْمِیَةِ فِیْ أَوَّلِهٖ وَالْحَمْدِ فِیْ آخِرِهٖ

شروع میں بسم اللہ پڑھے اور آخر میں الحمد للہ پڑھے

(۷۲۸) ﴿عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

ترجمہ: ”حضرت عمرو بن ابی سلمۃ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا اللہ کا نام لے کر کھاؤ اور دائیں ہاتھ سے کھاؤ

وَسَلَّمَ: "سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ. ﴾ (متفق عليه)

(٧٢٩) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى، فَإِنْ نَسِيَ أَنْ يَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِي أَوَّلِهِ، فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَ آخِرَهُ﴾ رواه ابوداود، والترمذي، وقال: حديث حسن صحيح.

(٧٣٠) ﴿وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ، فَذَكَرَاللّٰهَ تَعَالٰى عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ لِاَصْحَابِهِ: لَامَبِيتَ لَكُم وَلَا عَشَاءَ، وَإِذَا دَخَلَ، فَلَمْ يَذْكُرِاللّٰهَ تَعَالٰى عِنْدَ دُخُولِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ: أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ، وَ إِذَا لَمْ يَذْكُرِاللّٰهَ تَعَالٰى عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ: أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَ الْعَشَاءَ﴾ (رواه مسلم)

(٧٣١) ﴿وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا إِذَا حَضَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَاماً لَمْ نَضَعْ أَيْدِيَنَا حَتَّى يَبْدَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ يَدَهُ. وَإِنَّاحَضَرْنَامَعَهُ مَرَّةً طَعَاماً، فَجَاءَ تْ جَارِيَةٌ كَأَنَّهَا تُدْفَعُ، فَذَهَبَتْ لِتَضَعَ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ، فَأَخَذَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهَا، ثُمَّ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ كَأَنَّمَا يُدْفَعُ، فَأَخَذَ بِيَدِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ أَنْ لَا

اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔'' (بخاری و مسلم)

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو اللہ کا نام لے، اگر کھانے کے شروع میں اللہ کا نام لینا بھول جائے تو اس طرح کہہ لے بسم اللہ اولہ وآخرہ کہ شروع اور آخر دونوں ہی حالتوں میں اللہ کا نام ہے۔ (ابوداود و ترمذی) صاحب ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔''

ترجمہ: ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھتا ہے تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے تمہارے لئے (اس گھر میں) نہ رات گزارنے کی جگہ ہے اور نہ ہی کھانا ملے گا، اور جب داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر نہ کرے تو شیطان کہتا ہے تمہیں یہاں رات گزارنے کا ٹھکانہ مل گیا، اور جب کھانے کے وقت اللہ کا نام نہ لے تو شیطان کہتا ہے تمہیں رات گزارنے کا ٹھکانا بھی مل گیا ہے اور شام کا کھانا بھی۔''

ترجمہ: ''حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ جب ہم آپ ﷺ کے ساتھ کسی کھانے میں شریک ہوتے تو ہم کھانے میں اس وقت تک ہاتھ نہ ڈالتے جب تک رسول اللہ ﷺ اپنا ہاتھ ڈال کر پہل نہ فرماتے۔ ایک مرتبہ ہم کھانے میں آپ ﷺ کے ساتھ شریک تھے کہ اچانک ایک لڑکی آئی گویا کہ اسے دھکیلا جا رہا ہے اور کھانے میں اپنا ہاتھ ڈالنے لگی، تو آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر ایک دیہاتی آیا گویا اسے بھی دھکیلا جا رہا ہے۔ پس آپ ﷺ نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: جس کھانے پر اللہ کا نام نہ لیا جائے تو شیطان اس کو اپنے لئے حلال سمجھتا ہے، اور وہی شیطان اس

يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ، وَإِنَّهُ جَاءَ بِهٰذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا، فَأَخَذْتُ بِيَدِهَا، فَجَاءَ بِهٰذَا الْاَعْرَابِيِّ لِيَسْتَحِلَّ بِهِ، وَأَخَذْتُ بِيَدِهِ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ إِنَّ يَدَهُ فِيْ يَدِيْ مَعَ يَدَيْهِمَا" ثُمَّ ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَأَكَلَ.﴾ (رواه مسلم).

لڑکی کو لایا تھا تاکہ اس کے ذریعے وہ اس کھانے کو اپنے لئے حلال کرے، تو میں نے اس لڑکی کا ہاتھ پکڑ لیا، پھر وہ اس دیہاتی کو لایا تاکہ اس کے ذریعے سے کھانے کو حلال کرے، تو میں نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یقیناً اس شیطان کا ہاتھ ان دونوں کے ہاتھوں سمیت میرے ہاتھ میں ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اللہ جل شانہ کا نام لیا اور کھانے کو تناول فرمایا۔" (مسلم)

(٧٣٢) ﴿وَعَنْ أُمَيَّةَ بْنِ مَخْشِيٍّ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِساً، وَرَجُلٌ يَأْكُلُ، فَلَمْ يُسَمِّ اللّٰهَ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْ طَعَامِهِ، فَلَمَّا رَفَعَهَا اِلٰى فِيْهِ، قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: "مَا زَالَ الشَّيْطَانُ يَأْكُلُ مَعَهُ، فَلَمَّا ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ اسْتَقَاءَ مَافِيْ بَطْنِهِ﴾ رواه ابوداود، والنسائي.

ترجمہ: "حضرت امیہ بن مخشی صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ تشریف فرما تھے اور ایک آدمی کھانا کھا رہا تھا، لیکن اس نے بسم اللہ نہیں پڑھی تھی۔ جب اس کے کھانے کا ایک لقمہ رہ گیا تو اس نے اس لقمہ کو اپنے منہ کی طرف اٹھاتے وقت بسم اللہ اولہ وآخرہ پڑھ لی۔ یہ دیکھ کر آپ ﷺ مسکرائے اور فرمایا: شیطان اس کے ساتھ کھانا کھاتا رہا مگر جب اس نے بسم اللہ پڑھی تو شیطان نے اپنے پیٹ میں جو کچھ کھایا تھا سب قے کر کے باہر نکال دیا۔" (ابوداود، نسائی)

(٧٣٣) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَأْكُلُ طَعَاماً فِيْ سِتَّةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ، فَأَكَلَهُ بِلُقْمَتَيْنِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَمَا إِنَّهُ لَوْ سَمَّى لَكَفَاكُمْ﴾ رواه الترمذي وقال: حديث حسن صحيح.

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ ایک دن اپنے چھ صحابہ کے ساتھ کھانا تناول فرما رہے تھے۔ ایک دیہاتی آیا اور وہ دو لقموں میں سارا کھانا کھا گیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سن لو! اگر یہ اللہ کا نام لیتا تو یہ کھانا تم سب کو کافی ہو جاتا۔" (ترمذی۔ صاحب ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(٧٣٤) ﴿وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رُفِعَ مَائِدَتُهُ قَالَ: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيراً طَيِّباً مُبَارَكاً فِيْهِ، غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ. وَلَا مُسْتَغْنىً عَنْهُ رَبَّنَا﴾ (رواه البخاري).

ترجمہ: "حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کے سامنے جب دسترخوان اٹھایا جاتا تو آپ ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے "الحمد لله الخ" کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، ایسی تعریف جو بہت پاکیزہ ہو اور اس میں برکت دی گئی ہو، نہ اس سے کفایت کی گئی ہو اور نہ اس کھانے سے بے نیازی ہو سکتی ہے، اے ہمارے

رب!" (بخاری)

(۷۳۵) ﴿وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَكَلَ طَعَاماً فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَطْعَمَنِیْ هٰذَا، وَ رَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ، غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ﴾ رواه ابوداود والترمذی، وقال: حدیث حسن.

ترجمہ: "حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے کھانا کھایا پھر یہ دعا پڑھی "الحمدلله اطعمنی الخ" کہ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور مجھ کو بغیر میری قوت اور طاقت کے رزق دیا تو اس کے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ (ابوداود، ترمذی۔ صاحب ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے)"

(۱۰۱) بَابُ لَا يَعِيبُ الطَّعَامَ وَاسْتِحْبَابِ مَدْحِهِ

کھانے میں عیب نہ نکالنے اور کھانے کی تعریف کرنے کے مستحب ہونے کا بیان

(۷۳٦) ﴿عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: "مَاعَابَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَاماً قَطُّ، إِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَ إِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ.﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا، اگر وہ کھانا پسند ہوتا تو نوش فرمالیتے، اگر ناپسند ہوتا تو اس کو چھوڑ دیتے۔" (بخاری و مسلم)

(۷۳۷) ﴿وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ أَهْلَهُ الْأُدُمَ فَقَالُوْا: مَاعِنْدَنَا إِلَّا خَلٌّ، فَدَعَابِهِ، فَجَعَلَ يَأْكُلُ وَيَقُولُ: "نِعْمَ الْأُدُمُ اَلْخَلُّ، نِعْمَ الْأُدُمُ اَلْخَلُّ"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے گھر والوں سے سالن مانگا تو انہوں نے کہا ہمارے پاس سرکہ کے علاوہ کچھ نہیں، تو آپ ﷺ نے اس کو ہی منگوایا اور اس کے ساتھ کھانا شروع کردیا اور فرماتے جارہے تھے: کہ سرکہ تو بہت اچھا سالن ہے، سرکہ تو بہت اچھا سالن ہے۔" (مسلم)

(۱۰۲) بَابُ مَايَقُولُهُ مَنْ حَضَرَ الطَّعَامَ وَهُوَ صَائِمٌ إِذَالَمْ يُفْطِرْ

روزہ دار کے سامنے جب کھانا آئے اور وہ روزہ توڑنا نہ چاہے تو وہ کیا کہے؟

(۷۳۸) ﴿عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ، فَلْيُجِبْ، فَإِنْ كَانَ صَائِماً فَلْيُصَلِّ، وَإِنْ كَانَ مُفْطِراً فَلْيَطْعَمْ﴾ (رواه مسلم).

قَالَ الْعُلَمَاءُ: مَعْنَى "فَلْيُصَلِّ": فَلْيَدْعُ،

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے تو اس کو چاہیئے کہ وہ اس دعوت کو قبول کرلے۔ اگر وہ روزہ دار ہو تو (دعوت کرنے والے کے حق میں) دعا کردے۔ اور اگر روزے سے نہ ہو تو دعوت کھالے۔ (مسلم)"

وَمَعْنَى "فَلْيَطْعَمْ"، فَلْيَأْكُلْ.

علماء فرماتے ہیں "فلیصل" کا معنی یہ ہے کہ خیر و برکت کی دعا کردے "فلیطعم" کا معنی یہ ہے کھانا کھالے۔

(۱۰۳) بَابُ مَايَقُوْلُهُ مَنْ دُعِيَ اِلٰى طَعَامٍ فَتَبِعَهُ غَيْرُهُ

جس شخص کو کھانے کی دعوت دی جائے اور کوئی اور اس کے ساتھ لگ جائے تو وہ میزبان کو کیا کہے

(۷۳۹) ﴿عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ ن الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَعَا رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ لَهُ خَامِسَ خَمْسَةٍ، فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ، فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ هٰذَا تَبِعَنَا فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَأْذَنَ لَهُ، وَإِنْ شِئْتَ رَجَعَ" قَالَ: بَلْ آذَنُ لَهُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ.﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آپ ﷺ کو کھانے کی دعوت کی جو کھانا اس نے تیار کیا تھا۔ آپ ﷺ پانچویں آدمی تھے۔ (یعنی اس دعوت میں آپ ﷺ کے علاوہ چار آدمی اور بھی تھے) پس ان کے ساتھ ایک آدمی اور پیچھے ہوگیا۔ جب آپ ﷺ دروازے پر پہنچے تو آپ ﷺ نے اس (میزبان) سے کہا: یہ شخص بھی ہمارے ساتھ آگیا ہے، اگر تم چاہو تو اسے اجازت دے دو اور اگر چاہو تو یہ واپس چلا جائے گا۔ اس (میزبان) نے کہا یا رسول اللہ میں اس کو بھی اجازت دیتا ہوں۔" (بخاری و مسلم)

(۱۰٤) بَابُ الْاَكْلِ مِمَّايَلِيْهِ وَوَعْظِهٖ وَتَأْدِيْبِهٖ مَنْ يُسِيْءُ أُكْلَهُ

اپنے سامنے سے کھانے اور اس شخص کو تادیب کرنے اور وعظ کرنے کا بیان جو کھانے کو اس کے آداب کے مطابق نہیں کھائے

(۷٤۰) ﴿عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ غُلَاماً فِيْ حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ يَدِيْ تَطِيْشُ فِي الصَّحْفَةِ، فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَاغُلَامُ! سَمِّ اللّٰهَ تَعَالٰى، وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ، وَكُلْ مِمَّايَلِيْكَ﴾ (متفق عليه).

قوله: "تَطِيْشُ" بِكَسْرِ الطَّاءِ وَبَعْدَ هَا يَاءٌ

ترجمہ: "حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کی پرورش میں تھا اور اس وقت نو عمر تھا۔ میرا ہاتھ پوری پلیٹ میں گھومتا تھا۔ تو مجھ سے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لڑکے! بسم اللہ پڑھو اور اپنے داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔"

"تطیش" طاء پر زبر اور اس کے بعد یاء۔ اس کے معنی ہیں اس کا ہاتھ حرکت کرتا اور برتن کے کناروں تک گھوم رہا تھا۔

مُثَنَّاةٌ مِنْ تَحْتٍ، مَعْنَاهُ: تَتَحَرَّكُ وَتَمْتَدُّ إِلَى نَوَاحِي الصَّحْفَةِ.

(٧٤١) ﴿وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ، فَقَالَ: "كُلْ بِيَمِيْنِكَ" قَالَ: لَا أَسْتَطِيْعُ، قَالَ: "لَا اسْتَطَعْتَ"! مَامَنَعَهُ إِلَّا الْكِبْرُ فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فِيْهِ.﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے آپ ﷺ کے پاس بائیں ہاتھ سے کھانا کھایا۔ آپ ﷺ نے اس کو فرمایا: دائیں ہاتھ سے کھاؤ، تو اس نے کہا کہ میں اس کی طاقت نہیں رکھتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تجھ کو پھر طاقت ہی نہ ہو (اس کو آپ ﷺ کے حکم ماننے سے) تکبر نے روکا تھا۔ چنانچہ پھر وہ اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے منہ تک نہ اٹھا سکا۔'' (مسلم)

(١٠٥) بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْقِرَانِ بَيْنَ تَمْرَتَيْنِ وَنَحْوِهِمَا إِذَا أَكَلَ جَمَاعَةٌ إِلَّا بِإِذْنِ رُفْقَتِهِ

جب چند لوگ مل کر کھا رہے ہوں تو ساتھیوں کی اجازت کے بغیر کھجوروں یا اس قسم کی دوسری چیزوں کو اکٹھا کھانے کے منع ہونے کا بیان

(٧٤٢) ﴿عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ: أَصَابَنَا عَامُ سَنَةٍ مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ، فَرُزِقْنَا تَمْراً، وَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَمُرُّ بِنَا وَنَحْنُ نَأْكُلُ فَيَقُوْلُ: لَا تُقَارِنُوا، فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْإِقْرَانِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: "إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ أَخَاهُ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت جبلہ بن سحیمؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی خلافت میں جب قحط سالی ہوئی تو ہمیں چند کھجوریں دی گئیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہمارے پاس سے گزرے تو ہم کھجوریں کھا رہے تھے، تو انہوں نے فرمایا کہ دو دو کو ملا کر نہ کھاؤ اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں ملا کر کھانے سے منع فرمایا تھا۔ پھر فرمایا مگر یہ کہ آدمی اپنے بھائی (ساتھی) سے اجازت لے لے۔''

(١٠٦) بَابُ مَايَقُوْلُهُ وَيَفْعَلُهُ مَنْ يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ

جو شخص کھانا کھائے اور سیر نہ ہو تو وہ کیا کہے اور کیا کرے؟

(٧٤٣) ﴿عَنْ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّا نَأْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ؟ قَالَ:

ترجمہ: ''حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کھانا کھاتے ہیں، مگر سیر نہیں ہوتے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شاید کہ تم الگ الگ

"فَلَعَلَّكُمْ تَفْتَرِقُونَ" قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: "فَا جْتَمِعُوا عَلَى طَعَامِكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ، يُبَارَكْ لَكُمْ فِيهِ﴾ (رواه ابوداود).

کھاتے ہوانہوں نے عرض کیا ہاں، آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: پس تم کھانا اجتماعی طریقے سے کھاؤ اور بسم اللہ پڑھو تمہارے لئے کھانے میں برکت ڈال دی جائے گی۔" (ابوداود)

(۱۰۷) بَابُ الْاَمْرِ بِالْاَكْلِ عَنْ جَانِبِ الْقَصْعَةِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْاَكْلِ مِنْ وَسْطِهَا

برتن کے کنارے سے کھانے کا حکم اور اس کے درمیان سے کھانے کی ممانعت

﴿فِيهِ قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ كُلْ مِمَّا يَلِيكَ. متفق عليه﴾

"اس باب میں آپ ﷺ کا ارشاد گرامی، جو پہلے گزر چکا ہے کہ اپنے سامنے سے کھاؤ۔"

(٧٤٤) ﴿وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلْبَرَكَةُ تَنْزِلُ وَسَطَ الطَّعَامِ، فَكُلُوا مِنْ حَافَتَيْهِ وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ وَسَطِهِ﴾ رواه أبوداود والترمذى وقال: حديث حسن صحيح.

ترجمہ: "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا برکت کھانے کے درمیان میں اترتی ہے پس تم برتن کے دونوں کناروں سے کھاؤ اور اس کے درمیان سے نہ کھاؤ (ابوداود، ترمذی۔ اور صاحب ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے)"

(٧٤٥) ﴿وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْعَةٌ يُقَالُ لَهَا الْغَرَّاءُ، يَحْمِلُهَا أَرْبَعَةُ رِجَالٍ، فَلَمَّا أَضْحَوْا وَسَجَدُوا الضُّحَى، أُتِيَ بِتِلْكَ الْقَصْعَةِ، يَعْنِي وَ قَدْ ثُرِدَ فِيهَا، فَالْتَفُّوا عَلَيْهَا، فَلَمَّا كَثُرُوا، جَثَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: مَاهٰذِهِ الْجِلْسَةُ؟ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللّٰهَ جَعَلَنِي عَبْداً كَرِيماً، وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّاراً عَنِيداً"، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُوا مِنْ حَوَالَيْهَا، وَدَعُوا ذِرْوَتَهَا يُبَارَكْ فِيهَا﴾ (رواه ابوداود بإسناد جيد).

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ کا ایک پیالہ تھا جس کا نام غراء تھا۔ اس کو چار آدمی اٹھاتے تھے۔ جب چاشت کا وقت ہوتا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چاشت کی نماز پڑھ لیتے تو وہ پیالہ لایا جاتا۔ اس میں ثرید ہوتی۔ لوگ اس کے اردگرد جمع ہوجاتے، اور جب لوگ زیادہ ہوتے تو آپ ﷺ گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتے۔ چنانچہ ایک دیہاتی نے یہ کہا یہ کس طرح کا بیٹھنا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشادفرمایا بے شک اللہ جل شانہ نے مجھ کو مہربان بندہ بنا کر بھیجا ہے، متکبر اور سرکش نہیں بنایا۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم اس کے کناروں سے کھاؤ اور اس کا اوپر (درمیانی) والا حصہ چھوڑ دو، اس میں برکت نازل ہوتی ہے (ابوداود، اس حدیث کی سند عمدہ ہے)"

"ذروتها": أعلاها: بكسر الذال وضمها.

"ذِرْوَتَهَا" ذال کے کسرہ، ضمہ کے ساتھ بمعنی پیالہ کا درمیانی حصہ۔

(۱۰۸) بَابُ كَرَاهِيَةِ الْاَكْلِ مُتَّكِئًا

ٹیک لگا کر کھانا کھانے کی کراہیت کا بیان

(۷٤٦) ﴿عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ وَهْبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "لَا آكُلُ مُتَّكِئًا﴾ (رواه البخاری).

"قَالَ الْخَطَّابِیُّ: اَلْمُتَّكِیُٔ هُنَا: هُوَالْجَالِسُ مُعْتَمِداً عَلٰی وِطَاءٍ تَحْتَهٗ، قَالَ: وَأَرَادَأَنَّهٗ لَا يَقْعُدُ عَلَی الْوِطَاءِ وَالْوَسَائِدِ كَفِعْلِ مَنْ يُرِيْدُ الْاِكْثَارَ مِنَ الطَّعَامِ، بَلْ يَقْعُدُ مَسْتَوفِزاً لاَ مُسْتَوْطِئًا، وَيَأْكُلُ بُلْغَةً، هٰذَاكَلَامُ الْخَطَّابِیِّ، وَأَشَارَ غَيْرُهٗ إِلٰی أَنَّ الْمُتَّكِیءَ هُوَالْمَائِلُ عَلٰی جَنْبِهٖ. واللّٰه أعلم.

ترجمہ: "حضرت ابوجحیفہ وہب بن عبداللہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا میں ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔

امام خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہاں ٹیک لگانے سے وہ آدمی مراد ہے جو اپنے نیچے بچھائے ہوئے گدے پر سہارا لے کر بیٹھے، مقصد اس سے یہ ہے کہ آپ ﷺ گدے اور تکیوں پر اس آدمی کی طرح نہیں بیٹھتے تھے جو زیادہ کھانے کا ارادہ رکھتا ہے، بلکہ آپ ﷺ اپنے آپ کو سہارا دے کر بیٹھتے اور کسی چیز پر ٹیک نہ لگاتے اور بقدر کفایت کھانا کھاتے تھے۔ علامہ خطابی کے علاوہ دوسرے علماء فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ شخص ہے جو ایک پہلو کی طرف جھک کر کھائے۔ واللہ اعلم۔"

(۷٤۷) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِساً مُقْعِياً يَأْكُلُ تَمْراً﴾ (رواه مسلم).

"اَلْمُقْعِیْ" هُوَالَّذِیْ يُلْصِقُ أَلْيَتَيْهِ بِالْاَرْضِ، وَيَنْصُبُ سَاقَيْهِ.

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو اس حالت میں بیٹھے ہوئے دیکھا کہ آپ ﷺ کے دونوں زانو کھڑے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کھجور تناول فرما رہے تھے۔ "المقعی" بمعنی وہ شخص جو اپنے سرین کو زمین کے ساتھ رکھے اور اپنی پنڈلیوں کو کھڑا رکھتا ہو۔ (مسلم)"

(۱۰۹) بَابُ اِسْتِحْبَابِ الْاَكْلِ بِثَلَاثِ أَصَابِعَ، وَاِسْتِحْبَابِ لَعْقِ الْاَصَابِعِ وَكَرَاهَةِ مَسْحِهَاقَبْلَ لَعْقِهَا وَاِسْتِحْبَابِ لَعْقِ الْقَصْعَةِ وَأَخْذِاللُّقْمَةِ اللَّتِیْ تَسْقُطُ مِنْهُ وَأَكْلِهَا وَجَوَازِ مَسْحِهَا بَعْدَ اللَّعْقِ بِالسَّاعِدِوَالْقَدَمِ وَغَيْرِ هِمَا

تین انگلیوں سے کھانے، انگلیوں اور برتن کو چاٹنے، اور چاٹنے سے پہلے انہیں صاف

کرنے کی کراہیت، اور گرے ہوئے لقمہ کو اٹھا کر کھانے کا پسندیدہ ہونا، اور چاٹنے کے بعد انگلیوں کو کلائی اور تلووں وغیرہ سے صاف کرنے کے مستحب ہونے کا بیان

(٧٤٨) ﴿عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا، فَلَا يَمْسَحْ حَتّٰى يَلْعَقَهَا أَوْيُلْعِقَهَا﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو اپنی انگلیاں صاف نہ کرے یہاں تک کہ انہیں چاٹ لے یا چٹوادے۔ (بخاری و مسلم)''

(٧٤٩) ﴿وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعَ وَإِذَا فَرَغَ لَعِقَهَا﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو تین انگلیوں سے کھانا کھاتے ہوئے دیکھا، پھر جب آپ کھا کر فارغ ہوگئے تو آپ ﷺ نے ان کو چاٹ لیا۔''

(٧٥٠) ﴿وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِلَعْقِ الْأَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ، وَ قَالَ: "إِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ أَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ" ؟﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بے شک آپ ﷺ نے انگلیاں اور پیالہ چاٹنے کا حکم فرمایا ہے۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا۔ یقیناً تم نہیں جانتے کہ تمہارے کون سے کھانے میں برکت ہے۔'' (مسلم)

(٧٥١) ﴿وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ، فَلْيَأْخُذْ فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَامِنْ أَذًى وَلْيَأْ كُلْهَا، وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ، وَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيْلِ حَتّٰى يَلْعَقَ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِيْ فِيْ أَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اسے اٹھالے اور اس میں جو گندگی لگ جائے تو اسے صاف کرلے اور کھالے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور اپنے ہاتھ کو تولیئے سے نہ پونچھے یہاں تک کہ اپنی انگلیاں چاٹ لے، اس لئے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے کون سے کھانے میں برکت ہے؟'' (مسلم)

(٧٥٢) ﴿وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَأْنِهِ، حَتّٰى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهِ، فَإِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَذًى، ثُمَّ لِيَأْ كُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ، فَإِذَا فَرَغَ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِيْ فِيْ أَيِّ طَعَامِهِ

ترجمہ: ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلا شبہ شیطان تمہارے ایک کے ساتھ اس کے ہر کام کے وقت موجود رہتا ہے حتیٰ کہ اس کے کھانے کے وقت بھی اس کے پاس موجود رہتا ہے، پس جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اسے اٹھالے اور اس میں جو گندگی (مٹی وغیرہ) لگ گئی ہو اس کو صاف کر لے پھر اسے کھالے۔ اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے۔ پھر

الْبَرَكَةُ﴾ (رواه مسلم)

جب کھا کر فارغ ہوجائے تو اپنی انگلیاں چاٹ لے، اس لئے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے کون سے کھانے میں برکت ہے۔''

(٧٥٣) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إذَا أَكَلَ طَعَاماً لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلاثَ، وَقَالَ: "إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ أَحدِكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا، وَلْيُمِطْ عَنْهَا الْاَذَى، وَلْيَأْ كُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ، وَأَمَرَنَا أنْ نَسْلُتَ الْقَصْعَةَ وَقَالَ: إنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ أيّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ جب کھانا کھاتے تو اپنی تینوں انگلیاں چاٹ لیتے اور فرماتے: کہ جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اسے اٹھالے اور اس سے گندگی (مٹی وغیرہ) کو صاف کر لے اور کھالے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے۔ اور آپ ﷺ ہمیں یہ حکم دیتے کہ ہم سالن کا برتن چاٹ کر صاف کیا کریں اور فرماتے: کیونکہ تم نہیں جانتے کہ تمہارے کون سے کھانے میں برکت ہے۔'' (مسلم)

(٧٥٤) ﴿وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ أنَّهُ سَأَلَ جَابِراً رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ، فَقَالَ: لَا، قَدْ كُنَّازَ مَنَ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَجِدُمِثْلَ ذٰلِكَ الطَّعَامِ إلَّا قَلِيْلاً، فَإِذَا نَحْنُ وَجَدْ نَاهُ، لَمْ يَكُنْ لَنَا مَنَادِيْلُ إلَّا اَكُفَّنَا وَسَوَاعِدَنَا وَأَقْدَامَنَا، ثُمَّ نُصَلِّيْ وَلَا نَتَوَضَّأُ.﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: ''حضرت سعید بن حارثؒ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت جابرؓ سے آگ پر پکی ہوئی چیز کے کھانے سے وضوء (ٹوٹنے) کا مسئلہ معلوم کیا تو انہوں نے فرمایا: کہ اس سے وضوء نہیں ٹوٹتا۔ اور فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ اقدس میں اس قسم کے کھانے (آگ میں پکے ہوئے) بہت کم میسر آتے تھے۔ پس جب ہم اس قسم کا کھانا کھاتے، رومال تو ہمارے پاس ہوتے نہیں تھے، پس یہ ہتھیلیاں، کلائیاں اور تلوے ہی تھے (یعنی یہ اس سے ہاتھ پونچھ لیتے) پھر بلا وضو نماز پڑھ لیتے اور نیا وضو نہیں کرتے تھے۔'' (بخاری)

(١١٠) بَابُ تَكْثِيْرِ الْاَيْدِيْ عَلَى الطَّعَامِ

کھانے پر ہاتھوں کی کثرت کا بیان

(٧٥٥) ﴿عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِيْ الثَّلاثَةِ، وَطَعَامُ الثَّلاثَةِ كَافِي الْاَرْبَعَةِ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دو آدمیوں کا کھانا تین کو اور تین کا کھانا چار آدمیوں کے لئے کافی ہے۔''

(٧٥٦) ﴿وَعَنْ جَابِرٍرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ، وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَرْبَعَةَ،

ترجمہ: ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی کا کھانا دو کو، اور دو کا کھانا چار کو، اور چار کا کھانا آٹھ آدمیوں کے لئے کافی ہے۔''

وَطَعَامُ الْاَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ﴾ (رواہ مسلم)

(۱۱۱) بَابُ اَدَبِ الشُّرْبِ وَاِسْتِحْبَابِ التَّنَفُّسِ ثَلَاثًا خَارِجَ الْإِنَاءِ، وَكَرَاهِيَةِ التَّنَفُّسِ فِي الْإِنَاءِ، وَاِسْتِحْبَابِ إِدَارَةِ الْإِنَاءِ عَلَى الْاَيْمَنِ فَالْاَيْمَنِ بَعْدَ الْمُبْتَدِئِ

پانی پینے کے آداب، برتن سے باہر تین مرتبہ سانس لینے کا استحباب، برتن میں سانس لینے کی کراہیت، اور برتن کو پہلے آدمی کے لینے کے بعد دائیں طرف باری باری گھمانے کا پسندیدہ ہونا

(۷۵۷) ﴿عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا.﴾ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. يَعْنِيْ: يَتَنَفَّسُ خَارِجَ الْإِنَاءِ.

ترجمہ: ”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ پینے کی چیز میں پینے کے دوران تین بار سانس لیتے تھے۔ (مسلم) یعنی برتن سے باہر سانس لیتے تھے۔“

(۷۵۸) ﴿وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَشْرَبُوْا وَاحِداً كَشُرْبِ الْبَعِيْرِ، وَلٰكِنِ اشْرَبُوْا مَثْنٰى وَثُلَاثَ، وَسَمُّوْا إِذَا أَنْتُمْ شَرِبْتُمْ، وَاحْمَدُوْا إِذَا أَنْتُمْ رَفَعْتُمْ﴾ رواہ الترمذی وقال: حدیث حسن.

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک ہی سانس میں اونٹ کی طرح پانی مت پیو بلکہ دو دو اور تین تین سانس میں پیا کرو اور جب پینا شروع کرو تو اللہ کا نام لو اور جب فارغ ہو جاؤ تو الحمدللہ کہو۔“

(۷۵۹) ﴿وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ.﴾ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. يَعْنِيْ: يَتَنَفَّسُ فِيْ نَفْسِ الْإِنَاءِ.

ترجمہ: ”حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ برتن میں سانس لیا جائے۔“

آپ ﷺ کی مراد یہ ہے کہ پیتے وقت خود برتن کے اندر ہی سانس لیا جائے یہ منع ہے۔ (برتن سے منہ کو ہٹا کر سانس لینا چاہئے)

(۷۶۰) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيْبَ بِمَاءٍ، وَعَنْ يَمِيْنِهِ أَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَشَرِبَ، ثُمَّ أَعْطَى الْاَعْرَابِيَّ وَقَالَ: اَلْاَيْمَنُ

ترجمہ: ”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کے پاس پانی میں ملا کر دودھ لایا گیا اور آپ ﷺ کے دائیں جانب ایک دیہاتی تھا اور بائیں جانب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ ﷺ نے اس کو نوش فرمایا پھر دیہاتی کو دے دیا اور ارشاد فرمایا کہ دائیں

فَالْاَيْمَنُ. ﴾ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. قَوْلُهُ: "شِيْبَ" أيْ: خُلِطَ.

جانب والا ہی (مقدم) ہے پھر دائیں والا۔"

"شیب"، بمعنی: ملا ہوا یعنی دودھ جس میں پانی ملایا ہوا ہو۔

(٧٦١) ﴿وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِشَرَابٍ، فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِيْنِهِ غُلَامٌ، وَعَنْ يَسَارِهِ أَشْيَاخٌ، فَقَالَ لِلْغُلَامِ: "أَتَأْذَنُ لِيْ أَنْ أُعْطِيَ هٰؤُلَاءِ"؟ فَقَالَ الْغُلَامُ: لَا وَاللّٰهِ، لَا أُوْثِرُ بِنَصِيْبِيْ مِنْكَ أَحَداً، فَتَلَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَدِهِ.﴾ (متفق عليه)

قَوْلُهُ: "تَلَّهُ" أيْ: وَضَعَهُ، وَهٰذَا الْغُلَامُ هُوَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

ترجمہ: "حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک پینے کی چیز لائی گئی، آپ ﷺ نے اس کو نوش فرمایا اور آپ ﷺ کے دائیں جانب ایک لڑکا تھا اور بائیں جانب کچھ بزرگ لوگ تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے لڑکے سے فرمایا: کیا تم مجھے اس بات کی اجازت دیتے ہو کہ میں ان بڑے لوگوں کو پہلے دے دوں؟ اس لڑکے نے کہا نہیں، خدا کی قسم! میں آپ کے ملنے والے اپنے حصے میں کسی کو ترجیح نہیں دوں گا، چنانچہ آپ ﷺ نے وہ پیالہ اس کے ہی ہاتھ میں دے دیا۔" (بخاری ومسلم)

(١١٢) بَابُ كَرَاهَةِ الشُّرْبِ مِنْ فَمِ الْقِرْبَةِ وَنَحْوِهَا وَبَيَانِ أَنَّهُ كَرَاهَةُ تَنْزِيْهٍ لَا تَحْرِيْمٍ

مشک وغیرہ کو منہ لگا کر پینا مکروہ تنزیہی ہے تاہم حرام نہیں ہے

(٧٦٢) ﴿عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ. يَعْنِيْ: أَنْ تُكْسَرَ أَفْوَاهُهَا، وَيُشْرَبَ مِنْهَا.﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مشکوں کے منہ موڑ کر اس سے پانی پینے کو منع فرمایا۔ یعنی مشک کے منہ کو موڑا جائے اور اس سے پانی کو پیا جائے۔" (بخاری ومسلم)

(٧٦٣) ﴿وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُشْرَبَ مِنْ فِي السِّقَاءِ أَوِ الْقِرْبَةِ.﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ مشک سے یا مشکیزے کو منہ لگا کر پانی پیا جائے۔" (بخاری ومسلم)

(٧٦٤) ﴿وَعَنْ أُمِّ ثَابِتٍ كَبْشَةَ بِنْتِ ثَابِتٍ أُخْتِ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

ترجمہ: "حضرت ام ثابت کبشہ بنت ثابت ہمشیرہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ نے کھڑے کھڑے ایک لٹکی ہوئی مشک

فَشَرِبَ مِنْ فِیْ قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَائِماً، فَقُمْتُ إِلٰی فِیْهَا فَقَطَعْتُهُ.﴾ (رواه الترمذی)

وَقَالَ: حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ. وَاِنَّمَا قَطَعْتُهَا: لِتَحْفَظَ مَوْضِعَ فَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَتَتَبَرَّکَ بِهٖ، وَتَصُوْنَهُ عَنِ الْاِبْتِذَالِ. وَهٰذَا الْحَدِیْثُ مَحْمُوْلٌ عَلٰی بَیَانِ الْجَوَازِ، وَالْحَدِیْثَانِ السَّابِقَانِ لِبَیَانِ الْاَفْضَلِ وَالْاَکْمَلِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

کے منہ سے پانی پیا۔ پس میں اٹھی اور اس کے منہ والا حصہ میں نے کاٹ لیا (بطور تبرک کے)'' (ترمذی حسن صحیح)

حضرت ام ثابت رضی اللہ عنہا نے اس کو اس لئے کاٹا تاکہ وہ آپ ﷺ کے منہ کے لگنے کی جگہ کو محفوظ کرلیں اور پھر اس سے برکت حاصل کریں اور اس کو عام استعمال سے بچائیں۔ اور یہ حدیث اس کے جواز پر محمول ہے اور پہلی دونوں حدیثیں افضل واکمل طریقے کی کیفیت کو بیان کر رہی ہیں۔

(١١٣) بَابُ کَرَاهَةِ النَّفْخِ فِی الشَّرَابِ

پیتے وقت پانی میں پھونک مارنے کی ممانعت

(٧٦٥) ﴿عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ النَّفْخِ فِی الشَّرَابِ، فَقَالَ رَجُلٌ: اَلْقَذَاةُ اَرَاهَا فِی الْاِنَاءِ؟ فَقَالَ: "أَهْرِقْهَا" قَالَ: إِنِّیْ لَا أَرْوٰی مِنْ نَفَسٍ وَاحِدٍ؟ قَالَ: "فَأَبِنِ الْقَدَحَ إِذًا عَنْ فِیْکَ﴾ رواه الترمذی وقال: حدیث حسن صحیح.

ترجمہ: ''حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے پینے والی چیز میں پھونک مارنے سے منع فرمایا۔ تو ایک آدمی نے عرض کیا بعض مرتبہ برتن میں تنکے وغیرہ کو دیکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو گرادو۔ اس نے پھر عرض کیا ایک سانس میں میں سیراب نہیں ہوتا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پس برتن کو منہ سے دور کر کے سانس لو۔'' (ترمذی حدیث حسن صحیح ہے)

(٧٦٦) ﴿وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی أَنْ یُتَنَفَّسَ فِی الْاِنَاءِ، أَوْ یُنْفَخَ فِیْهِ.﴾ رواه الترمذی وقال: حدیث حسن صحیح.

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے برتن میں سانس لینے سے یا اس میں پھونک مارنے سے منع فرمایا۔'' (ترمذی حدیث حسن صحیح ہے)

(١١٤) بَابُ بَیَانِ جَوَازِ الشُّرْبِ قَائِماً وَبَیَانِ أَنَّ الْاَکْمَلَ وَالْاَفْضَلَ الشُّرْبُ قَاعِداً

کھڑے ہوکر پانی پینے کا جواز، البتہ اکمل وافضل صورت بیٹھ کر ہی پینا ہے

﴿وَفِیْهِ حَدِیْثُ کَبْشَةَ السَّابِقُ﴾

''اس مضمون کی حدیث حضرت کبشة رضی اللہ عنہا پہلے گزر چکی ہے۔''

"تقدم تخریجه فی باب کراهیة الشرب من فم القربة و نحوها"

(۷٦۷) ﴿وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَقَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ، فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ.﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو زمزم کا پانی پلایا آپ ﷺ نے اس کو کھڑے ہو کر پیا۔"

(۷٦۸) ﴿وَعَنِ النَّزَالِ بْنِ سَبْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَتٰی عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بَابَ الرَّحْبَةِ فَشَرِبَ قَائِمًا، وَقَالَ: إِنِّیْ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ کَمَا رَأَیْتُمُوْنِیْ فَعَلْتُ.﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: "حضرت نزال بن سبرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ باب الرحبہ (کوفہ میں ایک جگہ کا نام ہے) پر تشریف لائے اور کھڑے ہو کر پانی پیا اور بیان فرمایا کہ میں نے آپ ﷺ کو اسی طرح پیتے ہوئے دیکھا تھا جس طرح تم مجھے کرتا ہوا دیکھ رہے ہو۔"

(۷٦۹) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: کُنَّا نَأْکُلُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَمْشِیْ، وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِیَامٌ.﴾ رواه الترمذی، وقال: حدیث حسن صحیح.

ترجمہ: "حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں چلتے چلتے کھالیتے اور کھڑے کھڑے پانی پی لیتے تھے۔" (ترمذی، یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(۷۷۰) ﴿وَعَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَشْرَبُ قَائِماً وَقَاعِداً.﴾ رواه الترمذی وقال: حدیث حسن صحیح.

ترجمہ: "حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد شعیب سے اور وہ اپنے دادا سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو کھڑے ہوئے اور بیٹھے ہوئے دونوں طرح سے پیتے دیکھا ہے۔" (ترمذی، یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(۷۷۱) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ نَهٰی أَنْ یَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا، قَالَ قَتَادَةُ: فَقُلْنَا لِاَنَسٍ: فَالْاَکْلُ؟ قَالَ: ذَالِکَ أَشَرُّأَوْ أَخْبَثُ. رواه مسلم.﴾ وفی روایة له أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَجَرَعَنِ الشُّرْبِ قَائِماً.

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا کہ کوئی آدمی کھڑے ہو کر پانی پیئے۔ حضرت قتادہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کھڑے ہو کر کھانا کھانے کا کیا حکم ہے، تو انہوں نے فرمایا یہ تو اس سے بھی بدتر ہے۔" (مسلم) ایک دوسری روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے روکا۔

(۷۷۲) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "لَا یَشْرَبَنَّ

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص ہرگز کھڑے ہو کر نہ

أَحَدٌ مِنْكُمْ قَائِماً، فَمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِيءْ﴾ (رواه مسلم)

پیئے اور جو بھول کر پی لے تو اسے چاہئے کہ وہ اس کو قے کر دے۔'' (مسلم)

(۱۱۵) بَابُ اِسْتِحْبَابِ كَوْنِ سَاقِي الْقَوْمِ آخِرَهُمْ شُرْباً

مستحب ہے کہ پلانے والا خود سب سے آخر میں پیئے

(۷۷۳) ﴿عَنْ اَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ. يَعْنِيْ: شُرْبًا.﴾ رواه الترمذی وقال: حدیث حسن صحیح.

ترجمہ: ''حضرت ابوقتادۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگوں کو پلانے والا سب سے آخر میں پیئے۔'' (ترمذی، یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(۱۱۶) بَابُ جَوَازِ الشُّرْبِ مِنْ جَمِيعِ الْاَوَانِي الطَّاهِرَةِ غَيْرَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَجَوَازِ الْكَرْعِ وَهُوَ الشُّرْبُ بِالْفَمِ مِنَ النَّهْرِ وَغَيْرِهٖ بِغَيْرِ اِنَاءٍ وَلَا يَدٍ، وَتَحْرِيمِ اِسْتِعْمَالِ إِنَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فِي الشُّرْبِ وَالْاَكْلِ وَالطَّهَارَةِ وَسَائِرِ وُجُوهِ الْاِسْتِعْمَالِ

سونے چاندی کے برتنوں کے علاوہ باقی تمام پاکیزہ برتنوں سے پانی پینے، اور نہر وغیرہ سے بغیر برتن اور بغیر ہاتھوں کے منہ لگا کر پینے کا جائز ہونا، کھانے پینے طہارت وغیرہ کے استعمال میں سونے چاندی کے برتنوں کے استعمال کی حرمت کا بیان

(۷۷٤) ﴿عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيبَ الدَّارِ إِلَى أَهْلِهِ، وَبَقِيَ قَوْمٌ فَأُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْضَبٍ مِنْ حِجَارَةٍ، فَصَغُرَ الْمِخْضَبُ أَنْ يَبْسُطَ فِيهِ كَفَّهُ، فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ، قَالُوا: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: ثَمَانِيْنَ وَزِيَادَةً.﴾ (متفق علیه هذه

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ جب نماز کا وقت آیا تو قریب قریب گھر والے تو اپنے گھروں میں (وضو کیلئے) جانے کے لئے کھڑے ہوگئے اور کچھ لوگ باقی رہ گئے۔ آپ ﷺ کے پاس پتھر کا ایک ٹب پانی سے بھرا ہوا لایا گیا۔ وہ ٹب اتنا چھوٹا تھا کہ اس میں ہتھیلی بھی نہیں پھیل سکتی تھی لیکن سارے ہی لوگوں نے اس سے وضو کر لیا۔ لوگوں نے پوچھا کہ تم کتنے تھے؟ تو حضرت

روایة البخاری).

وفی روایةٍ لَهُ وَلِمُسْلِمٍ: ﴿أنّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِإنَاءٍ مِنْ مَاءٍ، فَأُتِیَ بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ فِیْهِ شَیْءٌ مِن مَاءٍ، فَوَضَعَ أصَابِعَهُ فِیْهِ، قَالَ أَنَسٌ: فَجَعَلْتُ أَنْظُرُإلَی الْمَاءِ یَنْبُعُ مِنْ بَیْنِ أَصَابِعِهِ، فَحَزَرْتُ مَنْ تَوَضَّأمَابَیْنَ السَّبْعِیْنَ إلَی الثَّمَانِیْنَ﴾

انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسی سے کچھ زیادہ۔ (بخاری ومسلم)

یہ بخاری کی روایت ہے۔ اور صحیحین کی ایک اور روایت میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پانی کا ایک برتن منگوایا چنانچہ آپ ﷺ کے پاس ایک ایسا برتن لایا گیا جس کا منہ کھلا ہوا تھا مگر گہرائی کم تھی، اس میں پانی بھی تھوڑا تھا۔ آپ ﷺ نے اس میں اپنی انگلیاں رکھ دی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پس میں پانی کو دیکھ رہا تھا کہ آپ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے (چشمہ کی مانند) پھوٹ رہا تھا۔ پس جن لوگوں نے اس سے وضو کیا ان کا میں نے شمار کیا تو وہ ستر اور اسی کے درمیان تھے۔"

(۷۷۵) ﴿وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أتَانَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْرَ جْنَالَهُ مَاءً فِیْ تَوْرٍمِنْ صُفْرٍفَتَوَضَّأَ.﴾ (رواه البخاری)

"الصفر" بضم الصاد، وَ یَجُوْزُ کسرها، وَهُوَ النَّحَاسُ، وَ "التَّوْرُ": کَالْقَدَحِ، وَهُوَبالتاء المثناة من فوق.

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس نبی کریم ﷺ تشریف لائے، تو ہم نے ایک برتن میں آپ ﷺ کو پانی پیش کیا۔ آپ ﷺ نے اس سے وضو فرمایا۔

"الصفر" صاد پر پیش اور اس پر زیر پڑھنا صحیح ہے اس کے معنی پیتل کے ہیں، "تور" بمعنی پیالے کی طرح ایک برتن، تاء کے ساتھ ہے۔"

(۷۷٦) ﴿وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَی رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ، وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "إنْ کَانَ عِنْدَکَ مَاءٌ بَاتَ هٰذِهِ اللَّیْلَةَ فِیْ شَنَّةٍ وَإلَّا کَرَعْنَا.﴾ (رواه البخاری).

"اَلشَّنُّ" اَلْقِرْبَةُ.

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ ایک انصاری آدمی کے پاس تشریف لے گئے آپ ﷺ کے ساتھ آپ کے ایک صحابی بھی تھے، آپ ﷺ نے اس انصاری سے فرمایا کہ اگر تمہارے پاس مشکیزے میں رات کا باسی پانی موجود ہے (تو ہمیں پینے کیلئے دو) ورنہ ہم نہر وغیرہ سے خود منہ لگا کر پی لیں گے۔" (بخاری) "شن" بمعنی مشکیزہ۔

(۷۷۷) ﴿وَعَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: إنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنِ الْحَرِیْرِ وَ الدِّیْبَاجِ وَالشُّرْبِ فِیْ آنِیَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَقَالَ: "هِیَ لَهُمْ فِی الدُّنْیَا، وَهِیَ لَکُمْ فِی الآخِرَةِ﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں ریشمی لباس کے پہننے سے اور سونے چاندی کے برتنوں میں کھانے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا: کہ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں ہیں۔" (بخاری)

(۷۷۸) ﴿وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلَّذِیْ يَشْرَبُ فِيْ آنِيَةِ الْفِضَّةِ إِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ﴾ (متفق عليه).

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: "إِنَّ الَّذِیْ يَأْكُلُ أَوْيَشْرَبُ فِيْ آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ"

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ: "مَنْ شَرِبَ فِيْ إِنَاءٍ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ فَإِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهِ نَاراً مِنْ جَهَنَّمَ"﴾

ترجمہ: ''حضرت ام سلمۃ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص چاندی کے برتنوں میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ کو بھر رہا ہے۔'' (بخاری)

مسلم کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ بے شک وہ آدمی جو سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھاتا یا پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتا ہے۔

كتاب اللباس

لباس کا بیان

(۱۱۷) بَابُ اِسْتِحْبَابِ الثَّوْبِ الْاَبْيَضِ وَجَوَازِ الْاَحْمَرِ وَ الْاَخْضَرِ وَالْاَسْوَدِ وَجَوَازِهٖ مِنْ قُطْنٍ وَكَتَّانٍ وَشَعْرٍوَصُوْفٍ وَغَيْرِهِمَا اِلَّا الْحَرِيْرَ

سفید کپڑے کے مستحب ہونے اور سرخ، سبز اور سیاہ رنگ کے، نیز ریشم کے علاوہ سوت، بالوں اور اون وغیرہ کے کپڑوں کے جائز ہونے کا بیان

(۲٦٤) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يَابَنِیْ آدَمَ قَدْ أَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاساً يُوَارِیْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشاً، وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ﴾ (سورة اعراف: ٢٦)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''اے بنی آدم! ہم نے تم پر لباس اتارا جو تمہاری ستر پوشی کرتا ہے، اور زینت کا سامان اتارا، اور پرہیزگاری کا لباس یہ زیادہ بہتر ہے۔''

(٢٦٥) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ، وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَأْسَكُمْ﴾ (سورة نحل: ٨١)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''کرتے بنائے جو تم کو گرمی سے بچائیں اور ایسے کرتے جو تم کو (اسلحہ) جنگ سے محفوظ رکھیں۔''

(۷۷۹) ﴿وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِلْبَسُوْا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ، وَكَفِّنُوْا

ترجمہ: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سفید کپڑے پہنا کرو اس لئے کہ یہ تمہارے کپڑوں میں سے بہترین کپڑے ہیں اور اپنے مردوں کو بھی

فِيهَا مَوْتَاكُمْ﴾ (رواه ابوداود، والترمذی و قال: حديث حسن صحيح)

(۷۸۰) ﴿وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِلْبَسُوْا الْبِيَاضَ، فَإِنَّهَا اَطْهَرُ وَ أَطْيَبُ، وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ﴾ رواه النسائی والحاكم وقال: حديث صحيح.

(۷۸۱) ﴿وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوْعاً وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ، مَارَأَيْتُ شَيْئاً قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ.﴾ (متفق عليه)

(۷۸۲) ﴿وَعَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ وَهَبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَ هُوَ بِالْاَبْطَحِ فِيْ قُبَّةٍ لَهُ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ، فَخَرَجَ بِلَالٌ بِوَضُوْئِهِ، فَمِنْ نَاضِحٍ وَنَائِلٍ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ، كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ سَاقَيْهِ، فَتَوَضَّا وَأَذَّنَ بِلَالٌ، فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا، يَقُوْلُ يَمِيْنًا وَشِمَالاً حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، ثُمَّ رُكِزَتْ لَهُ عَنَزَةٌ، فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْكَلْبُ وَ الْحِمَارُ لَا يُمْنَعُ.﴾ (متفق عليه)

"الْعَنَزَة" بفتح النون: نَحْوَ الْعُكَّازَةِ.

(۷۸۳) ﴿وَعَنْ اَبِيْ رِمْثَةَ رِفَاعَةَ التَّيْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ

اسی میں کفن دیا کرو۔" (ترمذی، یہ حدیث حسن صحیح ہے)

ترجمہ: "حضرت سمرة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا سفید کپڑے پہنا کرو اس لئے کہ وہ پاکیزہ اور عمدہ ہیں اور اپنے مردوں کو بھی اسی میں کفن دیا کرو۔" (نسائی، حاکم، حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح ہے)

ترجمہ: "حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا قد درمیانہ تھا میں نے آپ ﷺ کو سرخ جوڑا پہنے ہوئے دیکھا، میں نے آپ ﷺ سے زیادہ کوئی حسین نہیں دیکھا۔" (بخاری ومسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوجحیفۃ وھب بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو مکے میں جب کہ آپ ﷺ ابطح وادی میں تھے، سرخ رنگ کے چمڑے سے بنے ہوئے خیمے میں دیکھا، حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے وضو کا پانی لے کر باہر آئے تو کچھ لوگ وہ تھے جنہیں صرف چھینٹے مل سکے اور بعض وہ تھے جنہیں کچھ پانی میسر آیا۔ پس آپ ﷺ بھی باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ کے جسم اطہر پر سرخ رنگ کا جوڑا تھا گویا کہ میں آپ ﷺ کی پنڈلیوں کی سفیدی کو دیکھ رہا تھا تو آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آذان دی اور میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے منہ کا ادھر ادھر کرنا دیکھ رہا تھا کہ وہ حی علی الصلاۃ، کہتے ہوئے دائیں طرف اور حی علی الفلاح، کہتے ہوئے بائیں طرف منہ پھیرتے، پھر آپ ﷺ کے لئے ایک نیزہ گاڑ دیا گیا پس آپ ﷺ آگے بڑھے اور نماز پڑھائی، آپ ﷺ کے سترے کے آگے سے کتا اور گدھا گزر رہے تھے ان کو روکا نہیں جاتا تھا۔" (بخاری ومسلم)

"اَلْعَنَزَةُ" نون کے زبر کے ساتھ چھوٹے نیزے کو کہتے ہیں۔

ترجمہ: "حضرت ابورمثہ رفاعۃ تیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں

عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ. رواه ابوداود، والترمذى باسناد صحيح﴾

(۷۸٤) ﴿وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ.﴾ (رواه مسلم)

(۷۸٥) ﴿وَعَنْ اَبِى سَعِيْدٍ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَاَنِّىْ أَنْظُرُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ، قَدْ اَرْخٰى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ.﴾ (رواه مسلم).

وفى رِوايةٍ لَهُ: ﴿أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ، وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ﴾

(۷۸٦) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُفِّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ، بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ، لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَلَا عِمَامَةٌ.﴾ (متفق عليه).

"اَلسَّحُوْلِيَّةُ" بفتح السين وضمهاوضم الحاء المهملتين: ثِيَابٌ تُنْسَبُ إِلٰى سَحُوْلٍ: قَرْيَةٍ بِالْيَمَنِ "وَ الْكُرْسُفُ" اَلْقُطْنُ.

(۷۸۷) ﴿وَعَنْهَا قَالَتْ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ، وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ﴾ (رواه مسلم)

"اَلْمِرْطُ" بِكَسْرِالْمِيْمِ وَهُوَكِسَاءٌ "وَالْمُرَحَّلُ" بالحاء المهملة: هُوَ الَّذِىْ فِيْهِ صُوْرَةُ رِحَالِ الْإِبِلِ، وَهِيَ الْاَكْوَارُ.

(۷۸۸) ﴿وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ کے جسم مبارک پر دو سبز رنگ کے کپڑے تھے۔" (ابوداود، ترمذی نے صحیح سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے)

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ فتح مکہ والے دن مکے میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ کے سر مبارک پر سیاہ رنگ کا عمامہ تھا۔" (مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوسعید عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے گویا کہ میں آپ ﷺ کی طرف دیکھ رہا ہوں اور آپ ﷺ کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ ہے۔ آپ ﷺ نے اس کے دونوں کناروں کو اپنے کندھوں کے درمیان لٹکایا ہوا ہے۔

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو تین سوتی کپڑوں میں کفن دیا گیا جو (یمن کے علاقہ) سحول کے بنے ہوئے تھے، اس میں نہ قمیص تھی اور نہ ہی عمامہ۔ (بخاری و مسلم)

"السحولیۃ" سین پر زبر اور پیش دونوں صحیح ہیں اور حاء پر پیش ہے، ایسے کپڑے جو یمن کی بستی "سحول" کی طرف منسوب ہیں "الکرسف" بمعنی روئی۔"

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن آپ ﷺ گھر سے باہر تشریف لے گئے اور آپ ﷺ کے جسم اطہر پر سیاہ بالوں کی بنی ہوئی ایک نقش و نگار والی چادر تھی۔

"المرط" میم پر زیر بمعنی: چادر "المرحل" حاء کے ساتھ وہ کپڑا جس میں اونٹ کے کجاووں کی تصویریں ہوں اور اسی کو اکوار بھی کہتے ہیں۔"

ترجمہ: "حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں

قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْ مَسِيْرٍ. فَقَالَ لِيْ: "أَمَعَكَ مَاءٌ"؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَنَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهِ، فَمَشَى حَتَّى تَوَارَى فِيْ سَوَادِ اللَّيْلِ، ثُمَّ جَاءَ، فَأَفْرَغْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوْفٍ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْهَا حَتَّى أَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ، فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ: "دَعْهُمَا فَإِنِّيْ أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ" وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا﴾ (متفق عليه).

ایک سفر میں رات کے وقت آپ ﷺ کے ساتھ تھا، آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں، پس آپ ﷺ اپنی سواری سے اترے اور پیدل چلے یہاں تک کہ رات کی تاریکی میں آپ ﷺ نظروں سے اوجھل ہو گئے، پھر آپ ﷺ واپس تشریف لائے تو میں نے برتن سے آپ ﷺ پر پانی ڈالا، پس آپ ﷺ نے اپنا چہرہ مبارک دھویا اور آپ ﷺ کے جسم پر اونی جبہ تھا۔ آپ ﷺ نے اس سے اپنے بازو کو نکالنے کی کوشش فرمائی لیکن وہ نہ نکل سکا یہاں تک کہ آپ ﷺ نے انہیں جبے کے نیچے سے نکالا۔ پس آپ ﷺ نے اپنے بازو دھوئے اور سر کا مسح کیا۔ پھر میں آپ ﷺ کے موزے اتارنے کیلئے جھکا تو آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں چھوڑ دو، اس لئے کہ میں نے پاک پاؤں میں پہنے تھے، آپ نے ان پر مسح فرمایا (بخاری و مسلم)

وفي رواية: ﴿وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ﴾

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کے جسم اطہر پر شامی جبہ تھا جس کی آستینیں تنگ تھیں۔

وفي رواية: ﴿أَنَّ هٰذِهِ الْقَضِيَّةَ كَانَتْ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ﴾

اور ایک روایت میں ہے کہ یہ غزوہ تبوک کا واقعہ ہے۔"

(١١٨) بَابُ اِسْتِحْبَابِ الْقَمِيْصِ

قمیص پہننے کے مستحب ہونے کا بیان

(٧٨٩) ﴿عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ: كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيْصُ.﴾ رواه ابوداود، والترمذی وقال: حديث حسن.

ترجمہ: "حضرت ام سلمۃ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کو کپڑوں میں سب سے زیادہ پسندیدہ قمیص تھی۔" (ابوداود، ترمذی، صاحب ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے)

(١١٩) بَابُ صِفَةِ طُوْلِ الْقَمِيْصِ وَالْكُمِّ وَالْإِزَارِ وَطَرَفِ الْعَمَامَةِ وَتَحْرِيْمِ إِسْبَالِ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ عَلَى سَبِيْلِ الْخُيَلَاءِ وَكَرَاهَتِهِ مِنْ غَيْرِ خُيَلَاءِ

قمیص، آستین اور تہبند (یعنی شلوار پاجامہ) اور پگڑی کا کنارہ کتنا لمبا ہو؟ نیز تکبر کے طور پر ان میں سے کسی کو بھی لٹکانے کی حرمت اور بغیر تکبر کے لٹکانے کی کراہیت کا بیان

(۷۹۰) ﴿عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ كُمُّ قَمِيْصِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الرُّسْغِ﴾ (رواه ابوداود والترمذی وقال: حديث حسن)

ترجمہ: ”حضرت اسماء بنت یزید انصاری رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کی قمیص کی آستین پہنچوں تک تھی۔“ (ابوداود، ترمذی۔ یہ حدیث حسن ہے)

(۷۹۱) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ إِزَارِيْ يَسْتَرْخِيْ إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَهٗ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّكَ لَسْتَ مِمَّنْ يَفْعَلُهٗ خُيَلَاءَ﴾ (رواه البخاری وروی مسلم بعضه)

ترجمہ: ”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بھی تکبر کی وجہ سے اپنا کپڑا زمین پر گھسیٹتا ہوا چلتا ہے اللہ جل شانہ قیامت کے دن اس کی طرف (رحمت کی نگاہ سے) نہیں دیکھیں گے۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! میرا تہبند بھی نیچے لٹک جاتا ہے مگر یہ کہ میں بہت خیال رکھوں، تو آپ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو جو تکبر کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں۔“ (بخاری، مسلم نے بھی اس کا کچھ حصہ روایت کیا ہے)

(۷۹۲) ﴿وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلٰى مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ بَطَرًا﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی طرف رحمت کی نظر سے نہیں دیکھے گا جو اپنا تہبند تکبر کے طور پر لٹکاتا ہے۔“ (بخاری و مسلم)

(۷۹۳) ﴿وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فَفِي النَّارِ﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تہبند کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہوگا وہ آگ میں جائے گا۔“

(۷۹٤) ﴿وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ

ترجمہ: ”حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تین آدمی ایسے ہیں جن سے قیامت کے دن اللہ جل شانہ، نہ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلاَ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ، وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ" قَالَ: فَقَرَأَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مِرَارٍ. قَالَ اَبُوْذَرٍّ: خَابُوْا وَخَسِرُوْا مَنْ هُمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ: "اَلْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ، وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ﴾ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ: ﴿اَلْمُسْبِلُ إِزَارَه﴾

کلام فرمائے گا اور نہ ان کی طرف (نظر رحمت) سے دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ حضرت ابوذر فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہ کلمات دہرائے، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا یہ نامراد ہوئے اور خسارے میں پڑ گئے یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (۱) ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے والا (۲) احسان کر کے احسان جتلانے والا (۳) جھوٹی قسم کھا کر اپنا سامان بیچنے والا۔" (مسلم)

اور مسلم کی ایک اور روایت میں ہے اپنا تہبند (یا شلوار، پائجامہ) ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا۔

(۷۹۵) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلْإِسْبَالُ فِي الْإِزَارِ وَ الْقَمِيْصِ، وَالْعَمَامَةِ، مَنْ جَرَّشَيْئًا خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِاللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اسبال (لٹکانا) تہبند، قمیص اور عمامہ تینوں میں ہوتا ہے جو بھی تکبر کے طور پر کپڑا لٹکائے گا اللہ جل شانہ قیامت کے دن اس کی طرف (نظر رحمت) سے نہیں دیکھے گا۔" (ابوداود، نسائی، یہ روایت صحیح ہے)

(۷۹۶) ﴿وَعَنْ اَبِيْ جُرَيٍّ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَجُلاً يَصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَأْيِهِ لَا يَقُوْلُ شَيْئًا اِلَّاصَدَرُوْا عَنْهُ، قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ: عَلَيْكَ السَّلَامُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ قَالَ: "لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ، عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمُوْتٰى، قُلْ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ" قَالَ: قُلْتُ: أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؟ قَالَ: "أَنَارَسُوْلُ اللّٰهِ الَّذِيْ إِذَا اَصَابَكَ ضُرٌّ فَدَعَوْتَهُ كَشَفَهُ عَنْكَ، وَإِذَا اَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهُ أَنْبَتَهَا لَكَ، وَ إِذَا كُنْتَ بِاَرْضٍ قَفْرٍ أَوْفَلَاةٍ، فَضَلَّتْ رَاحِلَتُكَ، فَدَعَوْتَهُ رَدَّهَا عَلَيْكَ" قَالَ: قُلْتُ: اِعْهَدْ اِلَيَّ. قَالَ: "لَا تَسُبَّنَّ

ترجمہ: "حضرت ابوجری جابر بن سلیمؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ لوگ اس کی رائے پر عمل کرتے ہیں وہ جو کچھ کہتا ہے اسے لوگ قبول کرتے ہیں میں نے پوچھا یہ کون شخص ہے؟ لوگوں نے بتلایا جناب رسول اللہ ﷺ ہیں۔ میں نے کہا: علیک السلام یا رسول اللہ، دو مرتبہ، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علیک السلام مت کہو، علیک السلام تو مردوں کا سلام ہے، تم کہو السلام علیک۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں میں نے کہا آپ اللہ کے رسول ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں، میں اس اللہ کا رسول ہوں کہ جب تجھے کوئی تکلیف پہنچے اور تو اسے پکارے تو وہ تجھ سے اس تکلیف کو دور کردے گا اور جب تو قحط سالی میں مبتلا ہو اور تو اس سے دعا کرے تو وہ تیرے لئے زمین سے پیداوار نکال دے گا اور جب تو کسی جنگل بیاباں میں ہو اور تیری سواری گم ہوجائے، تو اس سے دعا کرے تو وہ اسے تجھ پر واپس لوٹا

اَحَداً" قَالَ: فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهُ حُراً، وَلاَ عَبْداً، وَلاَ بَعِيْراً وَلا شَاةً "وَلَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا، وَ أَنْ تُكَلِّمَ أَخَاكَ وَأَنْتَ مُنْبَسِطٌ اِلَيْهِ وَجْهُكَ، إِنَّ ذٰلِكَ مِنَ الْمَعْرُوْفِ وَارْفَعْ إِزَارَكَ اِلٰى نِصْفِ السَّاقِ، فَاِنْ أَبَيْتَ فَاِلَى الْكَعْبَيْنِ، وَاِيَّاكَ وَاِسْبَالَ الْاِزَارِ فَاِنَّهَا مِنَ الْمَخِيْلَةِ، وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيْلَةَ، وَاِنِ امْرُؤٌ شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيْكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَاتَعْلَمُ فِيْهِ، فَاِنَّمَاوَبَالُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ﴾ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَ التِّرْمِذِيُّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

دے گا۔ (حضرت جابر بن سلیم کہتے ہیں) میں نے کہا آپ مجھے ہدایات دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کسی کو ہرگز گالی نہ دینا چنانچہ اس کے بعد میں نے نہ کسی آزاد کو گالی دی اور نہ کسی غلام کو اور نہ کسی اونٹ کو اور نہ کسی بکری کو نیکی کے کسی بھی کام کو ہرگز معمولی مت سمجھنا اور تمہارا اپنے بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ بات کرنا یہ بھی نیک کاموں میں سے ہے۔ اور اپنا تہبند آدھی پنڈلی تک اونچا، رکھنا اگر یہ تیرے لئے ممکن نہ ہو تو ٹخنوں تک تو ضرور اونچا رکھنا اور ٹخنوں سے نیچے لٹکانے سے بچنا، کیونکہ یہ تکبر ہے اور اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والے کو پسند نہیں فرماتے اور اگر کوئی شخص تجھے گالی دے یا تجھے ایسی بات پر عار دلائے جو تیرے اندر موجود ہے، جس کو وہ جانتا ہے، تو تم اس کو ایسی بات پر عار مت دلانا جو اس کے اندر موجود ہے اور وہ تیرے علم میں ہے، اس وقت اس کا وبال اسی پر ہوگا۔" (ابوداود، ترمذی۔ صاحب ترمذی نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا، یہ روایت حسن صحیح ہے)

(۷۹۷) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَارَجُلٌ يُصَلِّىْ مُسْبِلٌ اِزَارَهُ، قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذْهَبْ فَتَوَضَّأْ" فَذَهَبَ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ: "اِذْهَبْ فَتَوَضَّأْ" فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَالَكَ أَمَرْتَهُ أَن يَّتَوَضَّأَثُمَّ سَكَتَّ عَنْهُ؟ قَالَ: "اِنَّهُ كَانَ يُصَلِّىْ وَهُوَ مُسْبِلٌ إِزَارَهُ وَاِنَّ اللّٰهَ لاَ يَقْبَلُ صَلَاةَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ.﴾ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی اپنی تہبند (ٹخنوں سے نیچے) لٹکائے نماز پڑھ رہا تھا اس کو آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ وضو کرو۔ وہ آیا، آپ ﷺ نے دوبارہ فرمایا: جاؤ وضو کرو۔ ایک دوسرے شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اس کو کس وجہ سے وضو کرنے کا حکم دیتے ہیں اور پھر خاموش ہوجاتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اس حال میں نماز پڑھ رہا تھا کہ اس کا تہبند (ٹخنوں سے نیچے) لٹک رہا تھا اور اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز قبول نہیں فرماتا جس کا کپڑا (ٹخنوں سے نیچے) لٹک رہا ہو۔ ابوداود نے صحیح سند کے ساتھ امام مسلم کی شرط پر اس روایت کو روایت کیا ہے۔"

(۷۹۸) ﴿وَعَنْ قَيْسِ بْنِ بِشْرٍ التَّغْلِبِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِیْ أَبِیْ وَكَانَ جَلِيْساً لِاَبِى الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ بِدِمَشْقَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ سَهْلُ بْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ،

ترجمہ: "حضرت قیس بن بشر تغلبی بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے والد بشر نے جو حضرت ابوالدرداءؓ کے ہم نشین تھے خبر دی کہ دمشق میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک صحابیؓ تھے جن کو ابن حنظلیہ کہا جاتا تھا اور وہ تنہائی پسند تھے، لوگوں کے ساتھ کم ہی اٹھتے بیٹھتے تھے،

وَكَانَ رَجُلاً مُتَوَحِّداً قَلَّمَا يُجَالِسُ النَّاسَ، اِنَّمَا هُوَ صَلاَةٌ، فَاِذَا فَرَغَ فَاِنَّمَا هُوَ تَسْبِيْحٌ وَ تَكْبِيْرٌ حَتّٰى يَأْتِىَ أَهْلَهُ، فَمَرَّ بِنَا وَنَحْنُ عِنْدَ اَبِى الدَّرْدَاءِ، فَقَالَ لَهُ اَبُو الدَّرْدَاءِ: كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ. قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً، فَقَدِمَتْ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَجَلَسَ فِى الْمَجْلِسِ الَّذِىْ يَجْلِسُ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِرَجُلٍ اِلٰى جَنْبِهٖ: لَوْ رَأَيْتَنَا حِيْنَ الْتَقَيْنَا نَحْنُ وَالْعَدُوُّ، فَحَمَلَ فُلَانٌ وَطَعَنَ، فَقَالَ: خُذْهَا مِنِّىْ، وَأَنَا الْغُلَامُ الْغِفَارِىُّ، كَيْفَ تَرَى فِىْ قَوْلِهٖ؟ قَالَ: مَا أُرَاهُ اِلَّا قَدْ بَطَلَ أَجْرُهُ. فَسَمِعَ بِذٰلِكَ آخَرُ فَقَالَ: مَاأَرَى بِذٰلِكَ بَأْساً، فَتَنَازَعَا حَتّٰى سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "سُبْحَانَ اللّٰهِ لَا بَأْسَ أَن يُّؤْجَرَ وَيُحْمَدَ" فَرَأَيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ سُرَّ بِذٰلِكَ، وَجَعَلَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَيْهِ وَيَقُوْلُ: أَنْتَ سَمِعْتَ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ! ؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ. فَمَا زَالَ يُعِيْدُ عَلَيْهِ حَتّٰى إِنِّىْ لَاَقُوْلُ لَيَبْرُكَنَّ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ. قَالَ: فَمَرَّ بِنَايَوْماً آخَرَ، فَقَالَ لَهُ اَبُو الدَّرْدَاءِ: كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ، قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْمُنْفِقُ عَلَى الْخَيْلِ كَالْبَاسِطِ يَدَهُ بِالصَّدَقَةِ لَا يَقْبِضُهَا" ثُمَّ مَرَّبِنَايَوْماً آخَرَ، فَقَالَ لَهُ اَبُوالدَّرْدَاءِ: كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "نِعْمَ الرَّجُلُ خُرَيْمُ الْاَسَدِىُّ! لَوْ لَا طُوْلُ جُمَّتِهٖ وَإِسْبَالُ إِزَارِهٖ!" فَبَلَغَ خُرَيْماً، فَعَجَّلَ، فَاَخَذَ شَفْرَةً فَقَطَعَ

ان کی توجہ نماز پڑھنے پر ہی رہتی تھی، جب نماز سے فارغ ہوتے تو اپنے گھر آنے تک تسبیح وتکبیر میں مصروف رہتے۔ پس یہ ایک مرتبہ ہمارے پاس سے گزرے جب کہ ہم حضرت ابوالدرداءؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، تو ان سے حضرت ابوالدرداءؓ نے کہا ایسی بات بیان فرمایئے جس سے ہمیں فائدہ ہو اور آپ کو نقصان نہ ہو، انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے (جہاد کے لئے) ایک لشکر بھیجا، جب وہ واپس آیا تو ان میں سے ایک آدمی آیا اور اس مجلس میں بیٹھ گیا جس میں آپ ﷺ تشریف فرما تھے، پس اس نے اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے آدمی سے کہا اگر تم ہمیں اس وقت دیکھتے جب ہم اور دشمن ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوئے، ایک آدمی نے نیزہ اٹھایا اور کسی کو مارا (ساتھ میں یہ بھی کہا) لو مجھ سے لڑائی کا مزہ چکھ لو، میں ایک غفاری لڑکا ہوں۔ اس آدمی کی اس بات کے بارے میں آپ ﷺ کی کیا رائے ہے؟ اس نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ اس کا اجر تو ضائع ہوگیا۔ اس کی یہ بات ایک دوسرے شخص نے سنی تو کہا میرے خیال میں تو اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ اس سے مقصود فخر وغرور کا اظہار نہیں، بلکہ دشمن کو مرعوب اور خوفزدہ کرنا ہے۔ پس یہ دونوں جھگڑنے لگے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے سن لیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ، اس میں کوئی حرج نہیں کہ اسے اجر بھی دیا جائے اور اس کی تعریف بھی کی جائے۔ پس میں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اس بات سے وہ خوش ہوئے ہیں اور اس کی طرف سر اٹھا کر فرمانے لگے، کیا آپ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ وہ کہنے لگے، ہاں۔ پس وہ مسلسل ان پر یہ بات موڑتے رہے یہاں تک کہ میں کہنے لگا یہ ضرور ابن حنظلیہ رضی اللہ عنہ کے گھٹنوں پر بیٹھ جائیں گے (یعنی قربت کے طور پر، یہ زیادہ قربت کے اظہار کے لئے استعارہ ہے) راوی نے بیان کیا کہ ایک اور دوسرے دن وہ صحابی شخص ہمارے پاس سے گزرے تو ان سے حضرت ابوالدرداءؓ نے کہا ہمیں

بِهَاجُمَّتَهُ اِلٰى اُذُنَيْهِ، وَرَفَعَ اِزَارَهُ اِلٰى اَنْصَافِ سَاقَيْهِ. ثُمَّ مَرَّبِنَايَوماً آخَرَ فَقَالَ لَهُ اَبُو الدَّرْدَاءِ: كَلِمَةً تَنفَعُنَا وَلاَ تَضُرُّكَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "إِنَّكُمْ قَادِمُوْنَ عَلٰى اِخْوَانِكُمْ، فَأَصْلِحُوْا رِحَالَكُمْ، وَ أَصْلِحُوْا لِبَاسَكُمْ حَتّٰى تَكُوْنُوْا كَأَنَّكُمْ شَامَةٌ فِي النَّاسِ، فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَلَا التَّفَحُّشَ﴾ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ، اِلَّاقَيْس بْن بِشْرٍ، فَاخْتَلَفُوْا فِيْ تَوْثِيْقِهٖ وَتَضْعِيْفِهٖ، وَقَدْ رَوٰى لَهُ مُسْلِم)

ایسی بات بیان فرمائیے جو ہمیں نفع دے اور آپ کو نقصان نہ پہنچائے۔ انہوں نے کہا ہم سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (جہاد کے) گھوڑوں پر خرچ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جو صدقے کے لئے اپنا ہاتھ کھلا رکھے اسے (کبھی) بند نہ کرے۔ پھر ایک اور دن ہمارے پاس سے گزرے تو ان سے حضرت ابوالدرداءؓ نے کہا: ہمیں ایسی بات بیان فرمائیے جو ہمارے لئے نفع بخش ہو اور آپ کے لئے نقصان کا باعث نہ ہو۔ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خریم اسدی اچھا آدمی ہے اگر اس کے سر کے بال لمبے نہ ہوتے اور اس کا تہ بند ٹخنوں سے نیچے لٹکا ہوا نہ ہوتا۔ یہ بات خریم کو پہنچی تو انہوں نے فوری طور پر ایک چھری لی اور اس سے اپنے سر کے بڑھے ہوئے بالوں کو کاٹ کر اپنے کانوں تک کر لیا اور اپنا تہ بند اٹھا کر آدھی پنڈلی تک اونچا کر لیا۔ ابن الحنظلیہ پھر ایک اور دن ہمارے پاس سے گزرے تو ان سے حضرت ابوالدرداءؓ نے کہا، ہمیں ایسی بات ارشاد فرمائیے جس سے ہمیں فائدہ ہو اور آپ کو نقصان نہ ہو۔ انہوں نے کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم اپنے بھائیوں کے پاس جانے والے ہو، پس اپنے کجاووں اور اپنے لباس کو درست کر لو، یہاں تک کہ تم ایسے ہو جاؤ جیسے چہرے پر تل والا شخص لوگوں میں نمایاں اور خوصورت ہوتا ہے (یعنی سفر سے واپسی پر گھر جانے سے پہلے اپنے کو بنا سنوار لو، تا کہ گھر والے تمہیں دیکھ کر خوش ہوں، متوحش نہ ہوں) یقیناً اللہ تعالیٰ ان کو بھی پسند نہیں فرماتا جو بغیر ارادے کے بدہیئتی (مکروہ شکل وصورت) اختیار کرتے ہیں اور ان کو جو بہ تکلف ایسا کرتے ہیں۔

اس کو ابوداود نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ البتہ اس کے راوی قیس بن بشر کے ثقہ اور ضعیف ہونے میں محدثین کے درمیان اختلاف ہے (یعنی کوئی ثقہ قرار دیتا ہے اور کوئی ضعیف) اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے حدیث روایت کی ہے۔"

(۷۹۹) ﴿وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "إِزَارَةُ الْمُسْلِمِ اِلٰی نِصْفِ السَّاقِ، وَلَا حَرَجَ أَوْ لَا جُنَاحَ فِیْمَا بَیْنَهٗ وَ بَیْنَ الْکَعْبَیْنِ، فَمَا کَانَ أَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ فَهُوَفِی النَّارِ، وَمَنْ جَرَّ إِزَارَهٗ بَطَراً لَمْ یَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَیْهِ﴾ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ)

ترجمہ: ''حضرت ابوسعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: مسلمان کا تہبند آدھی پنڈلی تک ہوتا ہے، اس میں کوئی گناہ نہیں کہ آدھی پنڈلی سے ٹخنوں تک کے درمیان میں ہو اور جو ٹخنوں سے نیچے ہوگا پس وہ آگ میں ہوگا اور جو اپنا تہبند تکبر کے طور پر ٹخنوں سے نیچے گھسیٹتا ہوا چلے گا اللہ جل شانہ اس کی طرف (رحمت کی نظر سے) نہیں دیکھے گا۔'' (اس کو ابوداود نے صحیح سند سے روایت کیا ہے)

(۸۰۰) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَرْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَفِیْ إِزَارِیْ اِسْتِرْخَاءٌ، فَقَالَ: "یَا عَبْدَاللّٰهِ، اِرْفَعْ إِزَارَکَ" فَرَفَعْتُهٗ ثُمَّ قَالَ "زِدْ" فَزِدْتُ، فَمَا زِلْتُ أَتَحَرَّاهَا بَعْدُ. فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: اِلٰی أَیْنَ؟ فَقَالَ: اِلٰی أَنْصَافِ السَّاقَیْنِ﴾ (رَوَاهُ مُسْلِم)

ترجمہ: ''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں آپ ﷺ کے پاس سے گزرا، میرا تہبند لٹکا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے عبداللہ! اپنا تہبند اوپر کرلو۔ چنانچہ میں نے اسے اونچا کرلیا، پھر فرمایا اور اونچا کرلو پس میں نے اور اونچا کرلیا۔ اس کے بعد سے تو میں اس کا خیال رکھنے لگا۔ پس بعض لوگوں نے پوچھا کہ تہبند کہاں تک ہو؟ تو ابن عمرؓ نے فرمایا آدھی پنڈلیوں تک۔'' (مسلم)

(۸۰۱) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُیَلَاءَ لَمْ یَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَیْهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ" فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ: فَکَیْفَ تَصْنَعُ النِّسَاءُ بِذُیُوْلِهِنَّ، قَالَ: "یُرْخِیْنَ شِبْراً" قَالَتْ: إِذاً تَنْکَشِفُ أَقْدَامُهُنَّ. قَالَ: "فَیُرْخِیْنَ ذِرَاعاً لَایَزِدْنَ.﴾ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ)

ترجمہ: ''حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا جو شخص تکبر کی وجہ سے اپنا کپڑا لٹکا کر اور گھسیٹ کر چلے، اللہ جل شانہ قیامت کے دن اس کی طرف (رحمت کی نگاہ) سے نہیں دیکھے گا۔ یہ سن کر حضرت ام سلمہؓ نے عرض کیا: عورتیں اپنے دامنوں کے بارے میں کیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ نصف پنڈلی سے ایک بالشت نیچے لٹکالیں۔ انہوں نے عرض کیا تب ان کے پاؤں نظر آئیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ایک ہاتھ کے برابر لٹکالیں اس سے زائد نہیں۔'' (ابوداود، ترمذی، امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(۱۲۰) بَابُ اِسْتِحْبَابِ تَرْکِ التَّرَفُّعِ فِی اللِّبَاسِ تَوَاضُعًا

تواضع کے طور پر عمدہ لباس چھوڑ دینا پسندیدہ ہے

﴿قَدْ سَبَقَ فِیْ بَابِ فَضْلِ الْجُوْعِ وَخُشُوْنَةِ الْعَیْشِ جُمَلٌ تَتَعَلَّقُ بِهٰذَا الْبَابِ﴾

''باب "فضل الجوع وخشونة العیش" میں کچھ باتیں گزر چکی ہیں جو اس باب کے ساتھ بھی متعلق ہیں۔''

(۸۰۲) ﴿وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ

ترجمہ: ''حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ تَرَكَ اللِّبَاسَ تَوَاضُعًا لِلّٰهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ، دَعَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ مِنْ أَيِّ حُلَلِ الْإِيْمَانِ شَاءَ يَلْبَسُهَا﴾ (رواه الترمذى وقال: حديث حسن)

ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے محض اللہ کی رضاء کے لئے تواضع کے طور پر عمدہ لباس کو پہننا چھوڑ دیا حالانکہ وہ اس کے پہننے پر قادر تھا، تو قیامت کے دن اللہ جل شانہ تمام مخلوقات کے سامنے اسے بلائے گا اور اسے اختیار دے گا کہ ایمان کے جوڑوں میں سے جو جوڑا وہ پسند کرے اس کو پہن لے۔'' (ترمذی، یہ حدیث حسن ہے)

(۱۲۱) بَابُ اِسْتِحْبَابِ التَّوَسُّطِ فِي اللِّبَاسِ وَلَا يَقْتَصِرُ عَلَى مَا يَزْرِيْ بِهٖ لِغَيْرِ حَاجَةٍ وَلَا مَقْصُوْدٍ شَرْعِيٍّ

لباس میں میانہ روی اختیار کرنا پسندیدہ ہے اور بلاضرورت اور بغیر کسی حاجت کے ایسا معمولی لباس نہ پہنے جو اس شخص کو عیب ناک کردے

(۸۰۳) ﴿عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ يَرَى أَثَرَ نِعْمَتِهٖ عَلَى عَبْدِهٖ.﴾ (رواه الترمذى وقال: حديث حسن)

ترجمہ: ''حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند فرماتا ہے کہ وہ اپنے بندے پر اپنی نعمت کا اثر دیکھے۔'' (ترمذی، امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے)

(۱۲۲) بَابُ تَحْرِيْمِ لِبَاسِ الْحَرِيْرِ عَلَى الرِّجَالِ وَتَحْرِيْمِ جُلُوْسِهِمْ عَلَيْهِ وَاسْتِنَادِهِمْ اِلَيْهِ وَجَوَازِ لُبْسِهٖ لِلنِّسَاءِ

مردوں کے لئے ریشم کا پہننا اور اس پر بیٹھنا اور اسکا تکیہ استعمال کرنا حرام ہے۔ ہاں، عورتوں کے لئے ریشمی لباس پہننا جائز ہے

(۸۰۴) ﴿عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ، فَإِنَّ مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ریشم کا لباس مت پہنو، اس لئے کہ جو اسے دنیا میں پہنے گا وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا۔'' (بخاری و مسلم)

(٨٠٥) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ﴾ متفق عليه. وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ: ﴿مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ﴾.

قوله: "مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ" أي: لَا نَصِيبَ لَهُ.

ترجمہ: ''حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ریشم تو وہی شخص پہنتا ہے جس کا کوئی حصہ نہیں۔'' (بخاری ومسلم) اور بخاری کی ایک دوسری روایت میں ہے اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں

''من لاخلاق لہ'' بمعنی اس کا کوئی حصہ نہیں۔

(٨٠٦) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا۔'' (بخاری ومسلم)

(٨٠٧) ﴿وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: "رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ حَرِيْرًا، فَجَعَلَهُ فِيْ يَمِيْنِهِ، وَذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِيْ شِمَالِهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ أُمَّتِيْ﴾ (رواه ابوداود باسنادحسن)

ترجمہ: ''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے ریشم کو اٹھا کر اپنے دائیں ہاتھ میں رکھا اور پھر سونا پکڑا پھر اسے بائیں ہاتھ پر رکھا پھر فرمایا: یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔'' اس کو ابوداود نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا۔

(٨٠٨) ﴿وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "حُرِّمَ لِبَاسُ الْحَرِيْرِ وَالذَّهَبِ عَلٰى ذُكُوْرِ أُمَّتِيْ، وَأُحِلَّ لِاِنَاثِهِمْ﴾ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

ترجمہ: ''حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ریشم کا لباس اور سونا میری امت کے مردوں پر حرام اور ان کی عورتوں کے لئے حلال کیا گیا ہے۔'' (ترمذی، امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(٨٠٩) ﴿وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَشْرَبَ فِيْ آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَأَنْ نَأْكُلَ فِيْهَا، وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ، وَاَنْ نَجْلِسَ عَلَيْهِ﴾ (رواه البخاري)

ترجمہ: ''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا کھانے اور پانی پینے سے اور ریشم کا لباس پہننے سے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔'' (بخاری)

(١٢٣) بَابُ جَوَازِ لُبْسِ الْحَرِيْرِ لِمَنْ بِهٖ حِكَّةٌ

جس کو خارش ہو اس کے لئے ریشمی لباس پہننے کے جواز کا بیان

(٨١٠) ﴿عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَخَّصَ

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ وَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ لِحِكَّةٍ بِهِمَا. ﴾ (متفق علیه)

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو ریشم کا لباس پہننے کی اجازت دی تھی کیونکہ ان دونوں کو خارش تھی۔'' (بخاری ومسلم)

(۱۲۴) بَابُ النَّهْيِ عَنْ اِفْتِرَاشِ جُلُوْدِ النُّمُوْرِ وَالرُّكُوْبِ عَلَيْهَا

چیتے کی کھال پر بیٹھنے اور اس پر سوار ہونے کی ممانعت کا بیان

(۸۱۱) ﴿عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَرْكَبُوا الْخَزَّ وَلَا النِّمَارَ﴾ (حَدِيْثٌ حَسَنٌ، رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَغَيْرُهُ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ)

ترجمہ: ''حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ریشم اور چیتے کی کھال پر مت سوار ہونا۔'' (اس روایت کو ابوداود وغیرہ نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے)

(۸۱۲) ﴿وَعَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ﴾ (رواه ابوداود والترمذی والنسائی بأسانید صحاح.

وفی رواية الترمذی: ﴿نَهٰى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ أَنْ تُفْتَرَشَ﴾

ترجمہ: ''حضرت ابوالملیح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے درندوں کی کھالوں کے استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔'' (ابوداود، ترمذی، نسائی۔ ان کی سندیں صحیح ہیں)

اور ترمذی کی روایت میں ہے: درندوں کی کھالوں پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

(۱۲۵) بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيْدًا اَوْ نَعْلًا اَوْ نَحْوَهٗ

نیا لباس یا جوتا وغیرہ پہنتے وقت کون سی دعاء پڑھنی چاہیئے؟

(۸۱۳) ﴿عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهٖ عَمَامَةً، أَوْقَمِيْصًا، أَوْرِدَاءً يَقُوْلُ:" اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ، أَسْأَلُكَ خَيْرَهٗ وَخَيْرَمَاصُنِعَ لَهٗ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّمَا صُنِعَ لَهٗ﴾ (رواه ابوداود و الترمذی وقال: حديث حسن)

ترجمہ: ''حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ جب کوئی نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لیتے (مثلاً عمامہ، قمیص، چادر) اور پھر یہ دعا پڑھتے "اللهم لک الحمد الخ" اے اللہ تیرے لئے تمام تعریفیں ہیں، تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا ہے، میں اس کی بھلائی کا اور جس غرض کے لئے اس کو بنایا گیا ہے اس کی بھلائی کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور اس کے شر سے اور جس غرض کے لئے اس کو بنایا گیا ہے اس کے شر سے تجھ سے پناہ طلب کرتا ہوں۔'' (ابوداود،

ترمذی۔ امام ترمذیؒ نے کہا یہ حدیث حسن ہے)

(۱۲۶) بَابُ اِسْتِحْبَابِ الْاِبْتِدَاءِ بِالْیَمِیْنِ فِی اللِّبَاسِ

لباس پہنتے وقت دائیں طرف سے ابتداء کرنے کا استحباب

﴿هٰذَا الْبَابُ قَدْ تَقَدَّمَ مَقْصُوْدُهٗ وَ ذَکَرْنَا الْاَحَادِیْثَ الصَّحِیْحَةَ فِیْهِ﴾

اس باب کا ماحصل اور مقصود پہلے گزر چکا ہے اور اس میں صحیح احادیث بیان ہو چکی ہیں۔

کتاب آداب النوم والاضطجاع

سونے کے آداب

باب آداب النوم وَالْاِضْطِجَاعِ وَالْقُعُوْدِ وَالْمَجْلِسِ وَالْجَلِیْسِ وَالرُّؤْیَا

سونے، لیٹنے، بیٹھنے، مجلس، ہم نشین اور خواب کے آداب

(۱۲۷) بَابُ مَا یَقُوْلُ عِنْدَ النَّوْمِ

سونے کے وقت کی دعائیں

(۸۱٤) ﴿عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوٰی اِلٰی فِرَاشِهٖ نَامَ عَلٰی شِقِّهِ الْاَیْمَنِ، ثُمَّ قَالَ: "اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِیْ اِلَیْکَ، وَ فَوَّضْتُ أَمْرِیْ اِلَیْکَ، وَأَلْجَاْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْکَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَیْکَ، لَا مَلْجَاً وَلَا مَنْجٰی مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ، آمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ أَنْزَلْتَ. وَ نَبِیِّکَ الَّذِیْ أَرْسَلْتَ"﴾ (رواه البخاری بهذا اللفظ فی کتاب الادب من صحیحه)

ترجمہ: "حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب بستر پر تشریف لاتے تھے تو دائیں کروٹ پر لیٹتے تھے، پھر یہ دعاء پڑھتے: "اللهم لسلمت نفسی الیک الخ" اے اللہ میں نے اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا اور اپنی پیٹھ کو تیری طرف پھیر دیا، تجھ سے ثواب حاصل کرتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے، تیرے سواء کوئی جائے پناہ اور چھٹکارے کی جگہ نہیں۔ میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے اتاری اور تیرے اس پیغمبر پر جو تو نے بھیجا" امام بخاری نے ان الفاظ سے یہ روایت اپنی صحیح کے کتاب الادب میں روایت کی ہے۔"

(۸۱۵) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَتَیْتَ مَضْجَعَکَ فَتَوَضَّأْ

ترجمہ: "حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے خواب گاہ پر آؤ

وُضُوئَکَ لِلصَّلاۃِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰی شِقِّکَ الْاَیْمَنِ، وَقُلْ" وَذَکَرَ نَحْوَہٗ، وفیہ: "وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُوْلُ﴾ (متفق علیہ)

تو اس طرح وضو کرو جس طرح نماز کے لئے وضو کیا جاتا ہے پھر اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جاؤ۔ اور یہ دعا پڑھو (جو دعا پہلے حدیث میں ذکر کی) اس میں یہ بھی ہے کہ یہ کلمات سب سے آخر میں کہے۔" (یعنی اس کے بعد کسی سے کوئی بات نہ کرے)

(۸۱۶) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَتْ: کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ إِحْدٰی عَشْرَةَ رَکْعَةً، فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْمَنِ حَتّٰی یَجِیْءَ الْمُؤَذِّنُ فَیُؤْذِنَهٗ.﴾ (متفق علیہ)

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کو گیارہ رکعت پڑھا کرتے تھے پس جب صبح صادق ہوجاتی تو ہلکی سی دو رکعتیں (فجر کی سنتیں) پڑھتے، پھر آپ ﷺ اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن آتا اور آپ ﷺ کو جماعت فجر کی اطلاع دیتا۔" (بخاری و مسلم)

(۸۱۷) ﴿وَعَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهٗ مِنَ اللَّیْلِ وَضَعَ یَدَہٗ تَحْتَ خَدِّہٖ، ثُمَّ یَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ بِاسْمِکَ أَمُوْتُ وَ أَحْیَا" وَ إِذَا اسْتَیْقَظَ قَالَ: "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ أَحْیَانَا بَعْدَمَا أَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ﴾ (رواہ البخاری)

ترجمہ: "حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ رات کو اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے (دائیں) رخسار کے نیچے رکھتے اور یہ دعا پڑھتے: "اللھم باسمک الخ" اے اللہ! تیرے نام کے ساتھ ہی سوتا ہوں اور بیدار ہوتا ہوں، اور جب بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: الحمدللہ الذی احیانا" تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مارنے کے بعد دوبارہ زندگی عطا فرمائی اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ (بخاری)

(۸۱۸) ﴿وَعَنْ یَعِیْشَ بْنِ طِخْفَةَ الْغِفَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ اَبِیْ: بَیْنَمَا أَنَا مُضْطَجِعٌ فِی الْمَسْجِدِ عَلٰی بَطْنِیْ اِذَا رَجُلٌ یُحَرِّکُنِیْ بِرِجْلِہٖ فَقَالَ: "إِنَّ هٰذِہٖ ضِجْعَةٌ یُبْغِضُهَا اللّٰہُ" قَالَ: فَنَظَرْتُ، فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ.﴾ (رواہ ابوداود باسناد صحیح)

ترجمہ: "حضرت یعیش بن طخفہ الغفاری رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میرے والد نے بیان فرمایا ایک دن میں مسجد میں پیٹ کے بل سویا ہوا تھا کہ اچانک ایک آدمی نے مجھے اپنے پاؤں سے حرکت دی اور کہا: لیٹنے کی یہ کیفیت اللہ کو ناراض کرنے والی ہے، میں نے دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے۔ ابوداود نے صحیح سند کے ساتھ اس روایت کو نقل کیا ہے۔"

(۸۱۹) ﴿وَعَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ قَعَدَ مَقْعَداً لَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ تَعَالٰی فِیْہِ، کَانَتْ عَلَیْہِ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی تِرَةٌ، وَمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعاً لاَ یَذْکُرُ اللّٰہَ

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا اور وہاں اس نے اللہ کا ذکر نہ کیا تو اس پر اللہ کی طرف سے حسرت (وبال) ہوگی۔ اور جو شخص لیٹنے کے لئے لیٹا اور اس نے اللہ کا ذکر نہیں کیا تو اس پر اللہ کی

تَعَالٰی فِیهِ، کَانَتْ عَلَیْهِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی تِرَةٌ﴾ (رواه ابوداود باسناد حسن)

"التِرَة" بكسر التاء المثناة من فوق، وهی: النقص، وقيل: التَّبِعة.

طرف سے ناراضگی ہوگی۔" ابوداود نے حسن سند کے ساتھ اس روایت کو روایت کیا ہے۔

"الترة" تاء پر زیر بمعنی کوتاہی اور بعض کے نزدیک وبال کا معنی ہے۔

(۱۲۸) بَابُ جَوَازِ الْاِسْتِلْقَاءِ عَلَی الْقَفَا وَوَضْعِ إِحْدَی الرِّجْلَیْنِ عَلَی الْاُخْرٰی إِذَالَمْ یَخَفْ اِنْکِشَافَ الْعَوْرَةِ وَجَوَازِ الْقُعُوْدِ مُتَرَبِّعًا وَمُحْتَبِیًا

چت لیٹنے اور پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھ کر لیٹنے، جب کہ ستر کھلنے کا اندیشہ نہ ہو اور چوکڑی مار کر اور اکڑوں بیٹھ کر ہاتھوں کو ٹانگوں کے گرد کر کے بیٹھنے کے جواز کا بیان

(۸۲۰) ﴿عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِیًا فِی الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَی رِجْلَیْهِ عَلَی الْاُخْرٰی.﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں چت لیٹا ہوا دیکھا کہ آپ ﷺ نے ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھا ہوا تھا۔" (بخاری ومسلم)

(۸۲۱) ﴿وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّی الْفَجْرَ تَرَبَّعَ فِیْ مَجْلِسِهٖ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسْنَاءَ.﴾ (حديث صحيح. رواه ابوداؤد وغيره بأسانيد صحيحة)

ترجمہ: "حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ فجر کی نماز سے فارغ ہوجاتے تو آپ ﷺ چار زانوں ہوکر بیٹھ جاتے یہاں تک کہ سورج اچھی طرح طلوع ہوجاتا۔" (یہ حدیث صحیح ہے، ابوداؤد وغیرہ نے اسے صحیح سندوں کے ساتھ روایت کیا ہے)

(۸۲۲) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِفِنَاءِ الْکَعْبَةِ مُحْتَبِیًا بِیَدَیْهِ هٰکَذَا. وَ وَصَفَ بِیَدَیْهِ الْاِحْتِبَاءَ، وَهُوَ الْقُرْفُصَاءُ.﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: "حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو صحن کعبہ میں اپنے ہاتھوں کے ساتھ اس طرح احتباء کرتے ہوئے دیکھا۔ پھر حضرت ابن عمرؓ نے اپنے دونوں ہاتھوں کے ساتھ احتباء کو بیان کیا۔ اسی کا نام القرفصاء ہے (یعنی دونوں زانوں کھڑے ہوں اور دونوں ہاتھوں کا پنڈلیوں پر حلقہ بنا ہوا ہو)"

(۸۲۳) ﴿وَعَنْ قَیْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَاقَالَتْ: رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: "حضرت قیلة بن مخرمة رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو قرفصاء کی حالت میں بیٹھے ہوئے دیکھا، جب

وَهُوَ قَاعِدٌ الْقُرْفُصَاءَ، فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُتَخَشِّعَ فِي الْجِلْسَةِ أُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ.﴾ (رواہ ابوداؤد والترمذی)

میں نے آپ ﷺ کو اس خشوع وخضوع کی حالت میں دیکھا تو آپ ﷺ کے جلال سے مجھ پر کپکپی طاری ہوگئی۔"

(۸۲٤) ﴿وَعَنِ الشَّرِيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّبِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جَالِسٌ هٰكَذَا، وَقَدْ وَضَعْتُ يَدِيَ الْيُسْرٰى خَلْفَ ظَهْرِيْ، وَاتَّكَأْتُ عَلٰى أَلْيَةِ يَدِيْ فَقَالَ: "أَتَقْعُدُ قِعْدَةَ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ؟﴾ (رواہ ابوداؤد باسناد صحیح)

ترجمہ: "حضرت شرید بن سوید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے جب کہ میں اس طرح بیٹھا ہوا تھا کہ اپنا بایاں ہاتھ اپنے پیٹھ کے پیچھے رکھا ہوا تھا اور ہاتھ کے انگوٹھے کے نچلے حصے پر ٹیک لگائے ہوئے تھا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا ان لوگوں کی طرح بیٹھتے ہو جن پر اللہ کا غضب نازل ہوا ہے۔" (ابوداؤد نے اس کو صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے)

(۱۲۹) بَابُ آدَابِ الْمَجْلِسِ وَالْجَلِيْسِ

مجلس اور ہم نشین کے ساتھ بیٹھنے کے آداب کا بیان

(۸۲۵) ﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يُقِيْمَنَّ أَحَدُكُمْ رَجُلًا مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ، وَلٰكِنْ تَوَسَّعُوْا وَتَفَسَّحُوْا" وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اِذَا قَامَ لَهٗ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهٖ لَمْ يَجْلِسْ فِيْهِ.﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کرے کہ کسی آدمی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر پھر خود اس کی جگہ پر بیٹھ جائے لیکن تم مجلس میں فراخی اور گنجائش پیدا کرو۔ اور خود حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی عادت یہ تھی کہ جب کوئی شخص ان کے خاطر مجلس سے اٹھ کھڑا ہوتا تو وہ اس کی جگہ پر نہ بیٹھتے تھے۔" (بخاری ومسلم)

(۸۲٦) ﴿وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَجْلِسٍ، ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهٖ﴾ (رواہ مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کسی جگہ سے اٹھے پھر وہ واپس آجائے تو وہ اس جگہ پر بیٹھنے کا زیادہ حق دار ہے۔" (مسلم)

(۸۲۷) ﴿وَعَنْ جَابِرِبْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا اِذَا أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جَلَسَ أَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِيْ.﴾ (رواہ ابوداؤد، والترمذی وقال: حدیث حسن)

ترجمہ: "حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو ہم میں سے ہر کوئی جہاں پہنچتا وہیں بیٹھ جاتا۔" (ابوداؤد ترمذی، امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے)

(۸۲۸) ﴿وَعَنْ أَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "لَا یَغْتَسِلُ رَجُلٌ یَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَیَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ، وَیَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ، أَوْ یَمُسُّ مِنْ طِیْبِ بَیْتِهِ، ثُمَّ یَخْرُجُ فَلَا یُفَرِّقُ بَیْنَ اثْنَیْنِ، ثُمَّ یُصَلِّیْ مَاكُتِبَ لَهُ، ثُمَّ یُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ إِلَّا غُفِرَلَهُ مَابَیْنَهُ وَبَیْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰی.﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: ''حضرت ابوعبداللہ سلمان الفارسیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی جمعہ کے دن غسل کرے اور جس قدر ممکن ہو خوب پاکیزگی حاصل کرے اور تیل یا گھر میں موجود خوشبو استعمال کرے، پھر وہ جمعہ کے لئے گھر سے نکلے اور مسجد میں پہنچ کر دو آدمیوں کے درمیان گھس کر ان کو ایک دوسرے سے جدا نہ کرے، پھر اس کے لئے جو مقدر ہے وہ نماز پڑھے، پھر جب امام خطبہ دے تو وہ خاموش رہے، تو اس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک درمیانی مدت تک کے تمام (صغیرہ) گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔'' (بخاری)

(۸۲۹) ﴿وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ أَبِیْهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا یَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ یُفَرِّقَ بَیْنَ اثْنَیْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا".﴾ (رواه ابوداؤد والترمذی وقال: حدیث حسن.)

وفی روایة لأبی داؤد: ﴿لَا یَجْلِسُ بَیْنَ رَجُلَیْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا﴾

ترجمہ: ''حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی آدمی کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ دو شخصوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر بیٹھے۔ ابوداؤد، ترمذی اور امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے۔''

اور ابوداؤد کی ایک دوسری روایت میں ہے دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر بیٹھنا منع ہے۔

(۸۳۰) ﴿وَعَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ جَلَسَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ.﴾ (رواه ابوداؤد باسناد حسن)

وروی الترمذی ﴿عَنْ أَبِیْ مِجْلَزٍ: أَنَّ رَجُلًا قَعَدَ وَسْطَ حَلْقَةٍ، فَقَالَ حُذَیْفَةُ: مَلْعُوْنٌ عَلٰی لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ: لَعَنَ اللّٰهُ عَلٰی لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ.﴾ (قال الترمذی: حدیث حسن صحیح)

ترجمہ: ''حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس شخص پر لعنت فرمائی ہے جو حلقہ کے درمیان میں بیٹھے (اسے ابوداؤد نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے)

اور امام ترمذی نے ابومجلز سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی کسی حلقے کے درمیان میں بیٹھا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا حلقے کے درمیان میں بیٹھنے والا آپ ﷺ زبان مبارک سے ملعون ہے۔ یا اللہ جل شانہ نے خود آپ ﷺ کی زبان مبارک سے اس پر لعنت فرمائی ہے۔'' (امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(۸۳۱) ﴿وَعَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: "خَیْرُ الْمَجَالِسِ أَوْسَعُهَا"﴾ (رواه ابوداؤد

ترجمہ: ''حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے بہتر مجلس وہ ہے جو سب سے زیادہ فراخ ہو۔'' (اس روایت کو ابوداؤد نے صحیح سند کے

باسناد صحیح علی شرط البخاری)

(٨٣٢) ﴿وَعَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ جَلَسَ فِیْ مَجْلِسٍ، فَکَثُرَ فِیْهِ لَغَطُهٗ فَقَالَ قَبْلَ اَنْ یَّقُوْمَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِکَ: سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ، أَشْهَدُأَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَسْتَغْفِرُکَ وَأَتُوْبُ اِلَیْکَ اِلَّاغُفِرَلَهٗ مَاکَانَ فِیْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِکَ.﴾ (رواه الترمذی وقال: حدیث حسن صحیح)

(٨٣٣) ﴿وَعَنْ أَبِیْ بَرْزَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بِأَخَرَةٍ اِذَا أَرَادَ أَنْ یَقُوْمَ مِنَ الْمَجْلِسِ: "سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ أَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ" فَقَالَ رَجُلٌ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّکَ لَتَقُوْلُ قَوْلاً مَاکُنْتَ تَقُوْلُهٗ فِیْمَا مَضٰی؟ قَالَ: "ذٰلِکَ کَفَّارَةٌ لِمَایَکُوْنُ فِی الْمَجْلِسِ"﴾ (رواه ابوداؤد. ورواه الحاکم ابوعبدالله فی "المستدرک" من روایة عائشة رضی الله عنها وقال: صحیح الاسناد)

(٨٣٤) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَلَّمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْمُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتّٰی یَدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الدَّعْوَاتِ: "اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَامِنْ خَشْیَتِکَ مَاتَحُوْلُ بِهٖ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ مَعَاصِیْکَ، وَمِنْ طَاعَتِکَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَکَ، وَمِنَ الْیَقِیْنِ مَا تُهَوِّنُ عَلَیْنَا مَصَائِبَ الدُّنْیَا، اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا، وَأَبْصَارِنَا، وَقُوَّتِنَا مَا أَحْیَیْتَنَا، وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا، وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا،

ساتھ شرط بخاری پر روایت کیا ہے)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے اور اس میں اس نے لا یعنی (فضول) باتیں کیں، پس اپنی مجلس سے اٹھنے سے پہلے اس نے یہ دعا پڑھ لی: ''سبحانک اللھم'' الخ ''اے اللہ! تو پاک ہے اپنی تمام خوبیوں کے ساتھ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔'' تو اس کے اس مجلس کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔''
(ترمذی، امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

ترجمہ: ''حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مجلس سے کھڑے ہونے کا ارادہ فرماتے تو آخر میں یہ دعا کرتے: سبحٰنک اللھم الخ ''اے اللہ! تو پاک ہے اپنی تعریفوں کے ساتھ، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔'' ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایسی بات (دعا) فرمارہے ہیں جو پہلے نہیں فرماتے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ان (فضول) باتوں کا کفارہ ہے جو مجلس میں ہوجاتی ہیں۔'' ابوداؤد و مستدرک حاکم، امام حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے۔

ترجمہ: ''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ ان کلمات کو کہے بغیر مجلس سے کھڑے ہوں، اللھم اقسم لنا الخ ''اے اللہ! اپنے خوف کا اتنا حصہ ہمیں عطا فرما جو ہمارے اور تیری معصیت کے درمیان حائل ہوجائے اور اتنی اطاعت وعبادت کی توفیق دے جو ہمیں تیری جنت کا مستحق بنادے اور اتنا یقین عنایت فرما کہ جس کے ذریعے سے تو ہم پر دنیا کی مصیبتیں ہلکی کردے۔ اے اللہ جب تک تو ہمیں زندہ رکھے ہمیں اپنے کانوں آنکھوں اور اپنی قوت سے نفع اٹھانے کا موقع عطا فرما اور

وَانْصُرْنَا عَلٰی مَنْ عَادَانَا، وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا، وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا، وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا، وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا"﴾ (رواه الترمذی وقال حديث حسن)

اس کو ہمارا وارث بنا (یعنی یہ حواس جانشین کی طرح باقی رہیں) اور تو ہمارا بدلہ اور انتقام ان سے لے جو ہم پر ظلم کرے اور ان لوگوں کے مقابلہ میں مدد فرما جو ہم سے دشمنی رکھیں، اور ہمیں ہمارے دین کے بارے میں آزمائش میں نہ ڈالنا اور دنیا کو ہماری سب سے بڑی سوچ اور ہماری انتہائے علم نہ بنانا اور ہم پر ایسے لوگوں کا غلبہ نہ فرما جو ہم پر رحم نہ کریں۔" (ترمذی، امام ترمذی نے فرمایا یہ حسن درجہ کی روایت ہے)

(۸۳۵) ﴿وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ قَوْمٍ يَقُوْمُوْنَ مِنْ مَجْلِسٍ لا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى فِيْهِ، اِلَّا قَامُوْا عَنْ مِثْلِ جِيْفَةِ حِمَارٍ، وَكَانَ لَهُمْ حَسْرَةً"﴾ (رواه ابو داؤد باسناد صحيح)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگ کسی مجلس سے اللہ کا ذکر کئے بغیر اٹھ جاتے ہیں تو وہ ایسے ہیں جیسے وہ کسی مردار گدھے کے پاس سے اٹھے ہیں اور یہ مجلس ان کے لئے (قیامت کے دن) باعث حسرت ہوگی۔"

(۸۳۶) ﴿وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ تَعَالٰى فِيْهِ، وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ فِيْهِ، اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةٌ، فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَلَهُمْ".﴾ (رواه الترمذی وقال: حديث حسن)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرۃ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں پھر اس میں اللہ کا ذکر نہ ہو اور نہ اپنے نبی پر درود بھیجیں تو یہ مجلس ان کے لئے اللہ کی ناراضگی کا باعث ہوگی۔ پس اگر اللہ چاہے گا تو عذاب دے گا اور چاہے گا تو معاف فرما دے گا۔" (ترمذی، اور امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے)

(۸۳۷) ﴿وَعَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ قَعَدَ مَقْعَداً لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ تَعَالَى فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ، وَمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ تَعَالَى فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ"﴾ (رواه ابو داؤد وقد سبق قريبا وشرحنا "اَلتِّرَةَ" فيه)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا اس میں اللہ کا ذکر نہیں کیا تو یہ مجلس اس پر اللہ کی طرف سے حسرت و ندامت کا باعث ہوگی اور جو کسی بستر پر لیٹا پھر اس نے اللہ کا ذکر نہیں کیا تو یہ اس کے لئے اللہ کی طرف سے ناراضگی کا سبب ہوگا۔"

(۱۳۰) بَابُ الرُّؤْيَا وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا

خواب اور اس کے متعلقات کا بیان

(۲۶۶) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمِنْ اٰيَاتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ﴾ (سورة روم: ۲۳)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اللہ کی قدرت کی نشانیوں میں سے تمہارا رات اور دن میں سونا بھی ہے۔"

(٨٣٨) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ" قَالُوْا: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: "اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ"﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبوت کے حصوں میں سے مبشرات باقی رہ گئے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے پوچھا کہ مبشرات سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اچھے خواب۔'' (بخاری)

(٨٣٩) ﴿وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءً مِنَ النُّبُوَّةِ"﴾ (متفق عليه)

وفی رواية: ﴿اَصْدَقُكُمْ رُؤْيَا اَصْدَقُكُمْ حَدِيْثًا﴾

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب زمانہ (قیامت کے) قریب ہوجائے گا تو مؤمن کا خواب جھوٹا نہیں ہوگا اور مؤمن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔''

اور ایک روایت میں ہے: زیادہ سچا خواب اس کا ہوتا ہے جو زیادہ سچی بات کہتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

(٨٤٠) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ رَآنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَيَرَانِیْ فِی الْيُقْظَةِ أَوْ كَاَنَّمَا رَآنِیْ فِی الْيُقْظَةِ لَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِیْ"﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب مجھے (قیامت کے دن) حالت بیداری میں دیکھے گا یا یہ فرمایا: گویا کہ اس نے مجھے بیداری میں دیکھا، اسلئے کہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا۔''

(٨٤١) ﴿وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اِذَارَاٰی اَحَدُكُمْ رُؤْيَا يُحِبُّهَا، فَاِنَّمَا هِیَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی، فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ عَلَيْهَا، وَلْيُحَدِّثْ بِهَا.﴾ وَ فِیْ رِوَايَةٍ: ﴿فَلَا يُحَدِّثْ بِهَا اِلَّا مَنْ يُحِبُّ، وَاِذَا رَاٰی غَيْرَ ذٰلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ، فَاِنَّمَا هِیَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَلْيَسْتَعِذْ مِنَ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِاَحَدٍ، فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ"﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت ابوسعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی شخص پسندیدہ خواب دیکھے تو وہ اللہ کی طرف سے ہے پس وہ اس پر اللہ کی حمد کرے اور اسے بیان کردے۔ ایک اور روایت میں ہے پس اسے ایسے لوگوں کے سامنے بیان کرے جو اس سے محبت رکھتے ہیں اور جب اس کے برعکس ناپسندیدہ خواب دیکھے تو وہ شیطان کی طرف سے ہے، پس وہ اس کے شر سے پناہ مانگے اور کسی کے سامنے اسے بیان نہ کرے اس طرح وہ (خواب) اسے نقصان نہیں پہنچا سکے گا'' (بخاری ومسلم)

(٨٤٢) ﴿وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ. وَفِیْ رِوَايَةٍ: اَلرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ اللّٰهِ، وَالْحُلْمُ مِنَ

ترجمہ: ''حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اشادفرمایا: نیک خواب اور ایک روایت میں ہے کہ اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے۔ پس جو

الشَّیْطَانِ، فَمَنْ رَأٰی شَیْئًا یَکْرَهُهٗ فَلْیَنْفُثْ عَنْ شِمَالِهٖ ثَلَاثًا، وَلْیَتَعَوَّذْ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهٗ﴾ (متفق علیه)

شخص کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اپنی بائیں جانب تین مرتبہ پھونک دے اور شیطان سے پناہ مانگے۔ پس یہ خواب اسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔" (بخاری ومسلم)

"اَلنَّفْثُ" نَفْخٌ لَطِیْفٌ لَا رِیْقَ مَعَهٗ.

"النفث" ایسی غیر محسوس پھونک جس میں تھوک نہ ہو۔

(۸۴۳) ﴿وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا رَاٰی اَحَدُ کُمُ الرُّؤْیَا یَکْرَهُهَا، فَلْیَبْصُقْ عَنْ یَسَارِهٖ ثَلَاثًا، وَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ ثَلَاثًا، وَلْیَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِیْ کَانَ عَلَیْهِ"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اپنی بائیں جانب تین مرتبہ پھونک دے اور تین مرتبہ اللہ کی بارگاہ میں شیطان سے پناہ مانگے اور اپنے اس پہلو کو بدل لے جس پر وہ پہلے تھا۔"

(۸۴۴) ﴿وَعَنْ اَبِی الْاَسْقَعِ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْفِرَی اَنْ یَدَّعِیَ الرَّجُلُ اِلٰی غَیْرِ اَبِیْهِ اَوْ یُرِیَ عَیْنَهٗ مَالَمْ تَرَ، اَوْیَقُوْلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَالَمْ یَقُلْ﴾

ترجمہ: "حضرت ابو اسقع واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا بلا شبہ سب سے بڑا بہتان یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرے۔ یا اپنی آنکھوں کو وہ دکھائے جو اس نے نہیں دیکھا یا نبی کریم ﷺ کی طرف ایسی بات منسوب کرے جو آپ نے ارشاد نہیں فرمائی۔"

کتاب السلام

سلام کا بیان

(۱۳۱) بَابُ فَضْلِ السَّلَامِ وَالْاَمْرِ بِاِفْشَائِهٖ

سلام کرنے کی فضیلت اور اس کے پھیلانے کا حکم

(۲۶۷) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰی اَهْلِهَا﴾ (سورة نور: ۲۷)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اے ایمان والو! تم اپنے گھروں کے علاوہ دوسرے گھروں میں اس وقت تک داخل نہ ہو جب تک تم اجازت نہ لے لیا کرو اور گھر والوں کو سلام نہ کر لیا کرو۔"

(۲۶۸) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ تَحِیَّةً مِّنْ عِنْدِاللّٰهِ مُبٰرَکَةً طَیِّبَةً.﴾ (سورة نور: ۶۱)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "پس جب تم گھروں میں داخل ہونے لگو تو اپنے (گھر والوں) کو سلام کرو یہ اللہ کی طرف سے مبارک اور پاکیزہ تحفہ ہے۔"

(٢٦٩) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِأَحْسَنَ مِنْهَا اَوْرُدُّوْهَا﴾ (سورة نساء: ٨٦)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اور جب تم کو کوئی دعا دے تو تم اس سے بہتر دعا دو یا انہی لفظوں سے دعا دو۔"

(٢٧٠) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرَاهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ۞ إِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلَامًا، قَالَ سَلَامٌ ۞﴾ (سورة زاريات: ٢٤، ٢٥)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "کیا تمہارے پاس ابراہیم علیہ السلام کے معزز مہمانوں کی خبر پہنچی؟ جب وہ ان کے پاس آئے تو انہوں نے سلام کیا تو انہوں نے بھی جواب میں سلام کہا۔"

(٨٤٥) ﴿وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: "تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ" (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے آپ ﷺ سے سوال کیا اسلام کا کون سا عمل زیادہ بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کھانا کھلانا اور سلام کہنا، چاہے تم اسے پہچانو یا نہ پہچانو۔" (بخاری ومسلم)

(٨٤٦) ﴿وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰی آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ: اِذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰی اُولٰئِكَ نَفَرٍمِنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوْسٍ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ. فَاِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ، فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالُوْا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَزَادُوْهُ: وَرَحْمَةُ اللّٰهِ".﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو کہا: ان بیٹھے ہوئے فرشتوں کے پاس جاؤ اور ان کو سلام کہو اور غور سے سنو کہ وہ تمہارے سلام کا کیا جواب دیتے ہیں، پس وہی اور تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہوگا۔ پس حضرت آدم علیہ السلام نے جا کر فرشتوں کو "السلام علیکم" کہا۔ فرشتوں نے ورحمۃ اللہ کا اضافہ کر دیا۔"

(٨٤٧) ﴿وَعَنْ اَبِيْ عُمَارَةَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ: "بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ، وَنَصْرِ الضَّعِيْفِ، وَعَوْنِ الْمَظْلُوْمِ وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ، وَإِبْرَارِ الْمُقْسَمِ"﴾ (متفق عليه، وهذالفظ إحدى روايات البخارى)

ترجمہ: "حضرت ابوعمارہ براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ساتھ باتوں کا حکم فرمایا: ① بیمار کی بیمار پرسی کرنا ② جنازوں کے پیچھے جانا ③ چھینکنے والے کی چھینک کا جواب "یرحمک اللّٰہ" کہہ کر دینا ④ کمزور کی مدد کرنا ⑤ مظلوم کی مدد کرنا ⑥ سلام کو عام کرنا ⑦ قسم کھانے والے کی قسم کو پورا کرنا (بخاری ومسلم) بخاری کی ایک روایت میں یہی الفاظ ہیں۔"

(٨٤٨) ﴿وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا، وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا، أَوَلَا

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جنت میں داخل نہیں ہوسکو گے جب تک ایمان نہ لاؤ اور تم ایمان نہیں لا سکتے جب تک ایک دوسرے سے محبت نہ کرو،

أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ؟ اَفْشُوْا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ.﴾ (رواه مسلم)

کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتلاؤں کہ جب تم اسے اختیار کرو گے تو آپس میں محبت کرنے لگو گے؟ تم آپس میں سلام کو پھیلاؤ اور عام کرو۔''

(٨٤٩) ﴿وَعَنْ اَبِیْ يُوْسُفَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْاَرْحَامَ، وَصَلُّوْاوَالنَّاسُ نِيَامٌ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ"﴾ (رواه الترمذی وقال: حديث حسن صحيح)

ترجمہ: ''حضرت ابو یوسف عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! سلام کو پھیلاؤ، لوگوں کو کھانا کھلاؤ، صلہ رحمی کر واور جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو نماز پڑھو، تم جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہوجاؤ گے۔'' (ترمذی، اور امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(٨٥٠) ﴿وَعَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّهُ كَانَ يَاْتِيْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، فَيَغْدُوْ مَعَهُ اِلَى السُّوْقِ، قَالَ: فَاِذَا غَدَوْنَا اِلَى السُّوْقِ، لَمْ يَمُرَّ عَبْدُاللّٰهِ عَلٰى سَقَّاطٍ وَلَا صَاحِبِ بَيْعَةٍ، وَلَا مِسْكِيْنٍ، وَلَا اَحَدٍ اِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ، قَالَ الطُّفَيْلُ: فَجِئْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَوْمًا فَاسْتَتْبَعَنِی اِلَى السُّوْقِ فَقُلْتُ لَهٗ: مَا تَصْنَعُ بِالسُّوْقِ، وَاَنْتَ لَا تَقِفُ عَلَى الْبَيْعِ، وَ لَا تَسْأَلُ عَنِ السِّلَعِ، وَلَا تَسُوْمُ بِهَا، وَلَا تَجْلِسُ فِیْ مَجَالِسِ السُّوْقِ؟ وَاَقُوْلُ: اِجْلِسْ بِنَاهٰهُنَا نَتَحَدَّثُ، فَقَالَ: "يَا اَبَابَطْنٍ. وَكَانَ الطُّفَيْلُ ذَابَطْنٍ. إِنَّمَا نَغْدُوْ مِنْ اَجَلِ السَّلَامِ، فَنُسَلِّمُ عَلٰى مَنْ لَقِيْنَاهُ"﴾ (رواه مالک فی الموطاباسنادصحيح)

ترجمہ: ''حضرت طفیل بن ابی بن کعبؒ بیان کرتے ہیں کہ وہ عبداللہ بن عمرؓ کے پاس آیا جایا کرتے تھے، وہ ان کو بازار لے جاتے۔ وہ بیان کرتے ہیں پس جب ہم بازار جاتے تو عبداللہ بن عمرؓ کا گزر خردہ فروش (کباڑیے) یا کسی تاجر یا کسی مسکین کے پاس سے ہوتا تو وہ سلام کرتے۔ حضرت طفیل کہتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت عبداللہ بن عمر کے پاس آیا تو انہوں نے مجھے اپنے ساتھ بازار چلنے کو کہا، میں نے ان سے کہا آپ بازار میں کیا کریں گے؟ آپ تو نہ کسی کے متعلق پوچھتے ہیں اور نہ کسی چیز کا بھاؤ دریافت کرتے ہیں اور نہ بازار کی کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں، میں کہتا ہوں کہ آپ یہیں تشریف رکھیں ہم آپس میں کچھ باتیں کریں۔ انہوں نے فرمایا اے پیٹ والے (ان کا پیٹ بڑا تھا) ہم تو صرف سلام کرنے کی غرض سے ہی بازار جاتے ہیں کہ جو بھی ملے ہم اسے سلام کریں۔'' (اس حدیث کو امام مالک نے موطا میں صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے)

(١٣٢) بَابُ كَيْفِيَّةِ السَّلَامِ

سلام کی کیفیت کا بیان

﴿يُسْتَحَبُّ اَنْ يَقُوْلَ الْمُبْتَدِئُ بِالسَّلَامِ: "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ" فَيَأْتِیْ

''امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ یہ بات مستحب ہے کہ سلام کرنے والا صیغہ جمع کے ساتھ ''السلام علیکم و رحمة الله و بر کاته'' کہے

بِضَمِيرِ الْجَمْعِ، وَاِنْ كَانَ الْمُسَلَّمُ عَلَيْهِ وَاحِدًا، وَيَقُوْلُ الْمُجِيْبُ: "وَ عَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ" فَيَأْتِي بِوَاوِ الْعَطْفِ فِي قَوْلِهٖ: وَعَلَيْكُمْ﴾

اگر چہ جس کو وہ سلام کر رہا ہے وہ ایک ہی آدمی کیوں نہ ہو (اور پھر جواب دینے والا بھی جمع کے صیغہ کے ساتھ جواب دے) اور واو عطف بھی ساتھ میں لگائے "و علیکم السلام و رحمة اللّٰہ و بر کاته" کہے۔

(۸۵۱) ﴿عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَرَدَّ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَشْرٌ" ثُمَّ جَاءَ آخَرُ، فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ، فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ، فَقَالَ: "عِشْرُوْنَ" ثُمَّ جَاءَ آخَرُ، فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ، فَقَالَ: "ثَلَاثُوْنَ"﴾ (رواہ ابوداؤد والترمذی وقال: حديث حسن)

ترجمہ: "حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا "السلام علیکم"، آپ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب دیا، پھر وہ آدمی بیٹھ گیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دس نیکیاں ملیں۔ پھر ایک دوسرا آدمی آیا اور اس نے کہا "السلام علیکم و رحمة اللّٰہ"، آپ ﷺ نے اس کے سلام کا بھی جواب دیا، پھر وہ بھی بیٹھ گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو بیس نیکیاں ملیں۔ پھر ایک اور آدمی آیا اس نے کہا "السلام علیکم و رحمة اللّٰہ و بر کاته"، آپ ﷺ نے اس کے سلام کا بھی جواب دیا، پس وہ بھی بیٹھ گئے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو تمیں نیکیاں ملیں۔" (ابوداؤد، ترمذی، امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے)

(۸۵۲) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هٰذَاجِبْرِيْلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ" قَالَتْ: قُلْتُ: "وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ"﴾ (متفق عَلَيْهِ)

وَهٰكَذَاوَقَعَ فِيْ بَعْضِ روايات الصحيحين: "وَبَرَكَاتُهُ" وفی بعضها بحذفها، وزيادة الثقة مقبولة.

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مجھ سے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ جبرئیل ہیں جو تجھے سلام کر رہے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے جواب میں کہا و علیه السلام و رحمة اللہ وبر کاته." (بخاری ومسلم)

بخاری ومسلم کی بعض روایات میں اسی طرح "و بر کاته" کے ساتھ ہے اور بعض میں اس کے بغیر ہے اور ثقہ راوی کی زیادتی مقبول ہے (اس لئے وبرکاتہ کا اضافہ صحیح ہے)

(۸۵۳) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا حَتّٰى تُفْهَمَ عَنْهُ وَاِذَا أَتٰى عَلٰى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثًا.﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب کوئی بات ارشاد فرماتے تو اسے تین مرتبہ دہراتے تاکہ اسے اچھی طرح سمجھ لیا جائے اور جب کسی قوم کے پاس آکر سلام کرتے تو سلام بھی تین مرتبہ فرماتے (بخاری) یہ حدیث محمول ہے اس صورت پر

وَ هٰذَا مَحْمُوْلٌ عَلٰی مَا اِذَاکَانَ الْجَمْعُ کَثِیْرًا.

جب کہ لوگ بہت زیادہ ہوں۔''

(٨٥٤) ﴿وَعَنِ الْمِقْدَادِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ حَدِیْثِهٖ الطَّوِیْلِ قَالَ: کُنَّا نَرْفَعُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَصِیْبَهٗ مِنَ اللَّبَنِ، فَیَجِیْءُ مِنَ اللَّیْلِ، فَیُسَلِّمُ تَسْلِیْمًا لَا یُوْقِظُ نَائِمًا، وَیُسْمِعُ الْیَقْظَانَ، فَجَاءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ کَمَاکَانَ یُسَلِّمُ''﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت مقداد رضی اللہ عنہ اپنی لمبی حدیث میں بیان فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے لئے ان کے حصے کا دودھ اٹھا کر رکھ دیا کرتے تھے۔ پس آپ ﷺ رات کو تشریف لاتے اور اس طرح سلام کرتے کہ سوئے ہوئے بیدار نہ ہوں اور بیدار آدمی آپ ﷺ کے سلام کو سن لے، پس نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور اس طرح سلام کیا جس طرح آپ ﷺ کیا کرتے تھے۔'' (مسلم)

(٨٥٥) ﴿وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّفِی الْمَسْجِدِ یَوْمًا، وَ عُصْبَةٌ مِنَ النِّسَاءِ قُعُوْدٌ، فَأَلْوٰی بِیَدِهٖ بِالتَّسْلِیْمِ.﴾ (رواه الترمذی وقال: حدیث حسن)

ترجمہ: ''حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک روز مسجد سے گزرے۔ وہاں عورتوں کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی پس آپ ﷺ نے ہاتھ کے اشارے سے سلام کیا۔'' (ترمذی اور یہ حدیث حسن ہے)

وَهٰذَا مَحْمُوْلٌ عَلٰی اَنَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، جَمَعَ بَیْنَ اللَّفْظِ وَالْاِشَارَةِ، وَیُؤَیِّدُهٗ ان فی رِوایة أبی داؤد فَسَلَّمَ عَلَیْنَا.

یہ اس صورت پر محمول ہے کہ آپ ﷺ نے لفظ اور اشارہ دونوں کو جمع فرما لیا یعنی منہ سے تو السلام علیکم کے الفاظ ادا فرمائے اور ہاتھ کے ساتھ اشارہ بھی فرمایا۔ اس بات کی تائید ابوداؤد کی اس روایت سے ہوتی ہے جس میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے ہمیں سلام کہا۔

(٨٥٦) ﴿وَعَنْ أَبِیْ جُرِیِّ الْهُجَیْمِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: عَلَیْکَ السَّلَامُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ . قَالَ: ''لَا تَقُلْ عَلَیْکَ السَّلَامُ، فَاِنَّ عَلَیْکَ السَّلَامُ تَحِیَّةُ الْمَوْتٰی''﴾ (رواه أبوداؤدوالترمذی وقال: حدیث حسن صحیح وقدسبق بطوله)

ترجمہ: ''حضرت ابوجری الہجیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا علیک السلام یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علیک السلام مت کہو اس لئے کہ علیک السلام مردوں کا سلام ہے۔'' ابوداؤد، ترمذی اور امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے (یہ حدیث پوری پہلے گزر چکی ہے)

(١٣٣) بَابُ آدَابِ السَّلَامِ

سلام کے آداب کا بیان

(٨٥٧) ﴿عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ، وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ" ﴾ (متفق عليه).

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ: ﴿وَ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ﴾

ﷺ نے ارشاد فرمایا سوار پیادہ چلنے والے کو اور چلنے والا بیٹھنے والے کو سلام کرے اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔ (بخاری و مسلم)

بخاری کی ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔"

(٨٥٨) ﴿وَعَنْ أَبِيْ اُمَامَةَ صُدَيِّ بْنِ عَجْلَانَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِاللّٰهِ مَنْ بَدَأَهُمْ بِالسَّلَامِ" ﴾ (رواه ابو دأود باسناد جيد).

وَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ﴿عن أبى امامة رضى الله عنه: قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلرَّجُلَانِ يَلْتَقِيَانِ، اَيُّهُمَا يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ؟ قَالَ: "أَوْلَاهُمَا بِاللّٰهِ تَعَالٰى". ﴾ (قال الترمذى: هذا حديث حسن)

ترجمہ: "حضرت ابوامامہ صدی بن عجلان باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک لوگوں میں اللہ جل شانہ کے مقرب وہ شخص ہے جو سلام میں پہل کرے اس کو ابوداؤد نے عمدہ سند کے ساتھ روایت کیا۔" اور ترمذی نے بھی اسے حضرت ابوامامہ سے رویت کیا ہے اس میں یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا اے اللہ کے رسول! جب دو آدمی آپس میں ملیں ان میں سے سلام میں پہل کون کرے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو ان میں سے اللہ کے زیادہ نزدیک ہے (ترمذی، یہ حدیث حسن درجہ کی ہے)

(١٣٤) بَابُ اِسْتِحْبَابِ إِعَادَةِ السَّلَامِ عَلٰى مَنْ تَكَرَّرَ لِقَاؤُهُ عَلٰى قُرْبٍ بِأَنْ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ، ثُمَّ دَخَلَ فِي الْحَالِ، أَوْحَالَ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ وَنَحْوُهَا

بار بار سلام کہنے کے مستحب ہونے کا بیان جیسے کوئی مل کر اندر گیا پھر فوراً باہر آ گیا پھر باہر سے اندر گیا یا ان کے درمیان درخت اور کسی قسم کی کوئی چیز حائل ہوگئی تو پھر سلام کرنا

(٨٥٩) ﴿عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِ الْمُسِيْءِ صَلَاتَهُ اَنَّهُ جَاءَ فَصَلَّى، ثُمَّ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ، فَقَالَ: "اِرْجِعْ فَصَلِّ، فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ" فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ (حدیث مسئ الصلاۃ) نماز کو بگاڑ کر پڑھنے والے کے قصے میں بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص آیا، نماز پڑھی۔ پھر آپ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ کو سلام کیا، آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور ارشاد فرمایا: جاؤ پھر نماز پڑھو، چنانچہ وہ واپس گیا اور نماز پڑھی۔ پھر آیا اور نبی کریم ﷺ کو سلام کیا یہاں تک کہ اس نے اسی طرح تین مرتبہ کیا۔" (بخاری و مسلم)

(۸۶۰) ﴿وَعَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا لَقِيَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ، فَيُسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَإِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ أَوْجِدَارٌ أَوْحَجَرٌ، ثُمَّ لَقِيَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ" (رواه ابوداؤد)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے ملے تو اس کو سلام کرے۔ پس اگر اس کے درمیان کوئی درخت یا دیوار یا پتھر حائل ہوجائے پھر اس سے ملاقات ہو تو پھر وہ سلام کرے۔'' (ابوداؤد)

(۱۳۵) بَابُ اِسْتِحْبَابِ السَّلَامِ اِذَا دَخَلَ بَيْتَهٗ

اپنے گھر میں بھی داخل ہوتے وقت سلام مستحب ہونے کا بیان

(۲۷۱) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِنْ عِنْدِاللّٰهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً﴾

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''پس جب تم گھروں میں داخل ہونے لگو تو اپنے (گھر والوں) کو سلام کرو، یہ اللہ کی طرف سے مبارک اور پاکیزہ تحفہ ہے۔''

(۸۶۱) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَابُنَيَّ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰى اَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُنْ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ"﴾ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بیٹے! جب تم اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ تو سلام کرو، اس سے تم پر اور تمہارے گھر والوں پر برکت ہوگی۔'' (ترمذی، اور امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(۱۳۶) بَابُ السَّلَامِ عَلَى الصِّبْيَانِ

بچوں کو سلام کرنے کا بیان

(۸۶۲) ﴿عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ مَرَّعَلٰى صِبْيَانٍ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، وَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ.﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بچوں کے پاس سے گزرے تو انہیں سلام کیا اور فرمایا: آپ ﷺ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔'' (بخاری و مسلم)

(۱۳۷) بَابُ سَلَامِ الرَّجُلِ عَلٰى زَوْجَتِهِ وَالْمَرْأَةِ مِنْ مَحَارِمِهِ وَعَلٰى أَجْنَبِيَّةٍ وَأَجْنَبِيَّاتٍ لَا يَخَافُ الْفِتْنَةَ بِهِنَّ، وَسَلَامُهُنَّ بِهٰذَا الشَّرْطِ

آدمی کا اپنی بیوی کو، اپنی محرم عورتوں کو اور اجنبی عورتوں پر سلام کرنے کے جائز ہونے

کا بیان جب کہ ان پر سلام کرنے سے فتنہ کا خوف نہ ہو اور بشرط مذکور عورتوں کے سلام کرنے کا بیان

(٨٦٣) ﴿عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ فِينَا امْرَأَةٌ وَفِي رِوَايَةٍ: كَانَتْ لَنَا عَجُوزٌ تَأْخُذُ مِنْ اُصُولِ السِّلْقِ فَتَطْرَحُهُ فِي الْقِدْرِ، وَتُكَرْكِرُ حَبَّاتٍ مِنْ شَعِيرٍ، فَاِذَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ وَانْصَرَفْنَا، نُسَلِّمُ عَلَيْهَا، فَتُقَدِّمُهُ اِلَيْنَا.﴾ (رواه البخاری).

قوله: "تُكَرْكِرُ" اَیْ: تَطْحَنُ.

ترجمہ: ''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے محلے میں ایک عورت تھی اور ایک روایت میں ہے کہ وہ بوڑھی عورت تھی۔ وہ چقندر کی جڑیں لیتی اور ان کو ہانڈی میں ڈال کر پکاتی اور پھر اس میں جو کے دانوں کو پیس کر ڈالتی۔ جب ہم جمعہ کی نماز پڑھ کر واپس آتے اسے سلام کرتے تو وہ یہ کھانا ہمارے سامنے پیش کرتی۔

''تکرکر'' بمعنی: پیستی تھی۔''

(٨٦٤) ﴿وَعَنْ اُمِّ هَانِئٍ فَاخِتَةَ بِنْتِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَهُوَ يَغْتَسِلُ، وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ، فَسَلَّمْتُ وَذَكَرَتِ الْحَدِيثَ.﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ام ہانی (فاختہ بنت ابی طالب) سے روایت ہے کہ وہ فتح مکہ والے دن نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ ﷺ غسل فرما رہے تھے اور حضرت فاطمہ آپ ﷺ کو کپڑے سے پردہ کئے ہوئی تھیں۔ پس میں نے سلام کیا اور پھر آگے لمبی حدیث کو بیان کیا۔'' (مسلم)

(٨٦٥) ﴿وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: "مَرَّ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا"﴾ (رواه ابوداؤد والترمذی وقال: حديثٌ حَسَنٌ، وَهٰذَ الفظ أبی داؤد)

ولفظ الترمذی: ﴿اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا، وَعُصْبَةٌ مِنَ النِّسَاءِ قُعُودٌ، فَاَلْوَى بِيَدِهِ بِالتَّسْلِيمِ﴾

ترجمہ: ''حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کا ہم چند عورتوں کے پاس سے گزر ہوا تو آپ ﷺ نے ہمیں سلام کیا (ابوداؤد، ترمذی اور یہ حدیث حسن ہے) اور یہ الفاظ ابوداؤد کے ہیں۔

اور ترمذی کے الفاظ میں اس طرح ہے آپ ﷺ ایک دن مسجد سے گزرے وہاں عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں تو آپ ﷺ نے ان کو ہاتھ کے اشارہ کے ساتھ سلام کیا۔''

(١٣٨) بَابُ تَحْرِيمِ اِبْتِدَائِنَا الْكُفَّارَ بِالسَّلَامِ وَكَيْفِيَةِ الرَّدِّ عَلَيْهِمْ وَ اِسْتِحْبَابِ السَّلَامِ عَلَى اَهْلِ مَجْلِسٍ فِيهِمْ مُسْلِمُونَ وَ كُفَّارٌ

کافر کو سلام میں پہل کرنے کے حرام ہونے اور ان کو سلام کا جواب دینے کا طریقہ،

اور مجلس میں مسلمان اور کافر موجود ہوں تو ان کو سلام کہنے کے مستحب ہونے کے بیان میں

(٨٦٦) ﴿عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَبْدَؤُا الْيَهُوْدَ وَلَا النَّصَارٰى بِالسَّلَامِ، فَاِذَا لَقِيْتُمْ اَحَدَهُمْ فِىْ طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ اِلٰى أَضْيَقِهِ"﴾ (رواہ مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہود و نصاریٰ کو سلام کرنے میں پہل مت کرو جب تم ان سے کسی راستے میں ملو تو ان کو راستے کے تنگ حصے پر چلنے پر مجبور کرو۔''

(٨٦٧) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا: وَعَلَيْكُمْ"﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تمہیں اہل کتاب سلام کریں تو تم ''وعلیکم'' کہا کرو۔''

(٨٦٨) ﴿وَعَنْ اُسَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى مَجْلِسٍ فِيْهِ اَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ وَالْيَهُوْدِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: ''حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا گزر ایک ایسی مجلس پر ہوا جس میں مسلمان، مشرک، بت پرست اور یہود سب ملے جلے موجود تھے، پس آپ ﷺ نے ان کو سلام کیا۔'' (بخاری و مسلم)

(١٣٩) بَابُ اِسْتِحْبَابِ السَّلَامِ اِذَا قَامَ مِنَ الْمَجْلِسِ وَفَارَقَ جُلَسَاءَهُ اَوْ جَلِيْسَهُ

مجلس سے کھڑے ہوتے وقت اور اپنے ساتھیوں یا ساتھی سے جدا ہوتے وقت سلام کے مستحب ہونے کا بیان

(٨٦٩) ﴿عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا انْتَهٰى اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَجْلِسِ فَلْيُسَلِّمْ، فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَقُوْمَ فَلْيُسَلِّمْ، فَلَيْسَتِ الْاُوْلٰى بِاَحَقَّ مِنَ الْاٰخِرَةِ"﴾ (رواہ ابوداؤد والترمذی وقال: حدیث حسن)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص مجلس میں پہنچے تو سلام کرے اور جب اٹھ کر جانے لگے تب بھی سلام کرے اس لئے کہ پہلا سلام دوسرے سلام سے زیادہ بہتر نہیں ہے۔'' (ابوداؤد، ترمذی۔ امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن درجے کی ہے)

(١٤٠) بَابُ الْاِسْتِئْذَانِ وَآدَابِهٖ

اجازت طلب کرنے اور اس کے آداب کا بیان

(٢٧٢) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَأْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰى اَهْلِهَا﴾ (سورة نور: ٢٧)

''اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: اے ایمان والو! تم اپنے گھروں کے علاوہ دوسرے گھروں میں اس وقت تک داخل نہ ہو جب تک اجازت نہ لے لو اور گھر والوں کو سلام نہ کر لو۔''

(٢٧٣) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوْا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ﴾ (سورة نور: ٥٩)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''اور جب تمہارے بچے بلوغت کو پہنچ جائیں تو وہ اسی طرح اجازت طلب کریں جیسے ان سے پہلے لوگ اجازت مانگتے تھے۔''

(٨٧٠) ﴿وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْاِسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ، فَاِنْ اُذِنَ لَكَ وَ اِلَّا فَارْجِعْ"﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اجازت طلب کرنا تین بار ہے، پس اگر اجازت مل جائے (تو اندر چلے جائیں) ورنہ واپس لوٹ جائیں۔'' (بخاری و مسلم)

(٨٧١) ﴿وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّمَا جُعِلَ الْاِسْتِئْذَانُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ"﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اجازت کا طلب کرنا اس لئے مقرر کیا گیا ہے کہ نامحرم پر نظر نہ پڑے۔'' (بخاری و مسلم)

(٨٧٢) ﴿وَعَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ عَامِرٍ اِسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ بَيْتٍ فَقَالَ: أَأَلِجُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَادِمِهٖ: "اُخْرُجْ اِلٰى هٰذَا فَعَلِّمْهُ الْاِسْتِئْذَانَ فَقُلْ لَهٗ: قُلْ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، أَأَدْخُلُ؟" فَسَمِعَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، أَأَدْخُلُ؟ فَأَذِنَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ"﴾ (رواه ابو داؤد باسناد صحيح)

ترجمہ: ''حضرت ربعی بن حراش بیان کرتے ہیں کہ ہمیں بنو عامر قبیلے کے ایک آدمی نے بتلایا کہ اس نے نبی کریم ﷺ سے اجازت طلب کی جب کہ آپ گھر کے اندر موجود تھے۔ اس نے کہا کیا میں داخل ہو جاؤں؟ آپ ﷺ نے اپنے خادم سے فرمایا: کہ اس شخص کے پاس جاؤ اور اس کو اجازت طلب کرنے کا طریقہ سکھلاؤ اور اس سے کہو کہ ان الفاظ کے ساتھ اجازت مانگو السلام علیکم کیا میں اندر آ جاؤں؟ پس اس آدمی نے سن کر کہا السلام علیکم کیا میں اندر آ جاؤں؟ پس آپ ﷺ نے ان کو اجازت مرحمت فرمائی اور وہ اندر داخل ہوئے۔'' (ابوداؤد نے اسے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے)

(٨٧٣) ﴿وَعَنْ كِلْدَةَ بْنِ الْحَنْبَلِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ترجمہ: ''حضرت کلدہ بن حنبل بیان کرتے ہیں میں نبی کریم ﷺ

قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَلَمْ اُسَلِّمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِرْجِعْ فَقُلْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ ءَاَدْخُلُ؟"﴾ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ)

کے پاس آیا اور سلام کئے بغیر ہی اندر داخل ہوا تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: واپس لوٹ جاؤ اور اس طرح کہو کہ السلام علیکم کیا میں اندر آجاؤں؟" (ابوداؤد، ترمذی اور امام ترمذی نے فرمایا یہ روایت حسن ہے)

(۱۴۱) بَابُ بَيَانِ اَنَّ السُّنَّةَ اِذَا قِيْلَ لِلْمُسْتَاْذِنِ: مَنْ أَنْتَ؟ اَنْ يَقُوْلَ: فُلَانٌ، فَيُسَمِّيْ نَفْسَهٗ بِمَايُعْرَفُ بِهٖ مِنْ اِسْمٍ اَوْ كُنْيَةٍ وَكَرَاهَةِ قَوْلِهٖ: "أَنَا" وَنَحْوِهَا

اجازت طلب کرنے والے سے جب پوچھا جائے کہ تم کون ہو؟ تو سنت یہ ہے کہ وہ جس نام یا کنیت سے مشہور ہو وہ بیان کردے اور اس بات کی کراہت کا بیان کہ وہ جواب میں "میں" یا اس قسم کے (مہمل) الفاظ کہے

(٨٧٤) ﴿عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِهِ الْمَشْهُوْرِ فِي الْاِسْرَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثُمَّ صَعِدَبِيْ جِبْرِيْلُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ، فَقِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ، قِيْلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. ثُمَّ صَعِدَ إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ وَالثَّالِثَةِ وَ الرَّابِعَةِ وَ سَائِرِهِنَّ، وَيُقَالُ فِيْ بَابِ كُلِّ سَمَاءٍ: مَنْ هٰذَا؟ فَيَقُوْلُ: جِبْرِيْلُ"﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ان کی مشہور حدیث اسراء (معراج میں آپ کے جانے کے بارے میں) میں ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر مجھے جبرئیل امین آسمان دنیا پر لے گئے اور پھر دروازہ کھولنے کو کہا تو پوچھا گیا کہ کون ہو؟ کہا کہ جبرئیل، پھر پوچھا گیا تمہارے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا محمد ﷺ. پھر دوسرے، تیسرے، چوتھے اور باقی آسمانوں پر چڑھے اور ہر آسمان کے دروازے پر پوچھا گیا یہ کون ہیں؟ تو جبرئیل امین جواب میں کہتے: جبرئیل۔" (بخاری ومسلم)

(٨٧٥) ﴿وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْتُ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِيْ، فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ وَحْدَهٗ، فَجَعَلْتُ اَمْشِيْ فِيْ ظِلِّ الْقَمَرِ، فَالْتَفَتَ فَرَآنِيْ فَقَالَ: "مَنْ هٰذَا"؟ فَقُلْتُ: أَبُوْ ذَرٍّ، فَجَعَلَنِيَ اللّٰهُ فَدَاكَ.﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات کو میں گھر سے باہر نکلا تو میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ اکیلے چل رہے ہیں تو میں بھی چاند کے سائے (چاندنی) میں آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے چلنے لگا، پس آپ ﷺ مڑے تو مجھے دیکھ لیا فرمایا: کون ہو؟ میں نے کہا ابوذر۔ اللہ مجھے آپ ﷺ پر قربان کردے۔" (بخاری ومسلم)

(٨٧٦) ﴿وَعَنْ أُمِّ هَانِیءٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَتْ: أَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَغْتَسِلُ وَ فَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ فَقَالَ: "مَنْ هٰذِهِ" ؟ فَقُلْتُ: اَنَا اُمُّ هَانِیءٍ.﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: ''حضرت ام ہانی (فاختہ بنت ابی طالب) سے روایت ہے کہ وہ فتح مکہ والے دن نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ ﷺ غسل فرما رہے تھے اور حضرت فاطمہ آپ ﷺ کو کپڑے سے پردہ کیے ہوئی تھیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا کون؟ میں نے کہا میں ام ہانی ہوں۔'' (بخاری ومسلم)

(٨٧٧) ﴿وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَقَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ: "مَنْ ذَا" ؟ فَقُلْتُ: أَنَا فَقَالَ: "أَنَا أَنَا" ؟! کَأَنَّهُ کَرِهَهَا.﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور دروازہ کھٹکھٹایا تو آپ ﷺ نے پوچھا کون ہے؟ میں نے عرض کیا ''میں'' ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں، میں، گویا کہ آپ ﷺ نے اس کلمے کو ناپسند فرمایا۔'' (بخاری مسلم)

(١٤٢) بَابُ اِسْتِحْبَابِ تَشْمِیْتِ الْعَاطِسِ اِذَاحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰی وَ کَرَاهَةِ تَشْمِیْتِهٖ اِذَا لَمْ یَحْمَدِ اللّٰهَ تَعَالٰی، وَبَیَانِ آدَابِ التَّشْمِیْتِ وَالْعُطَاسِ وَالتَّثَاؤُبِ

چھینکنے والا جب الحمدللہ کہے تو اس کے جواب میں یرحمک اللہ کہنا مستحب ہے اور جب وہ الحمدللہ نہ کہے تو اس کا جواب دینا بھی مکروہ ہے اور چھینک کا جواب دینے، چھینکنے اور جمائی کے آداب کا بیان

(٨٧٨) ﴿عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْعُطَاسَ، وَیَکْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَاِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ وَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰی کَانَ حَقًّا عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهٗ اَنْ یَقُوْلَ لَهٗ: یَرْحَمُکَ اللّٰهُ، وَاَمَّا التَّثَاؤُبُ فَاِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّیْطَانِ، فَاِذَا تَثَائَبَ اَحَدُکُمْ فَلْیَرُدَّهٗ مَا اسْتَطَاعَ، فَاِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا تَثَاءَ بَ ضَحِکَ مِنْهُ الشَّیْطَانُ" رواه البخاری﴾

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند فرماتے ہیں اور جمائی کو ناپسند کرتے ہیں۔ پس جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے اور وہ الحمدللہ کہے تو ہر اس مسلمان نے جس نے الحمداللہ سنا تو اس کو ''یرحمک اللہ'' کہنا ضروری ہے۔ لیکن جمائی تو شیطان کی طرف سے ہے پس جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اپنی طاقت سے اسے روکنے کی کوشش کرے، اس لئے کہ جب تم میں سے کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان اس سے ہنستا ہے۔'' (بخاری)

(٨٧٩) ﴿وَعَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد

قَالَ: "اِذَاعَطَسَ اَحَدُکُم فَلْيَقُلْ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلْيَقُلْ لَهٗ اَخُوْهُ اَوْصَاحِبُهٗ: يَرْحَمُکَ اللّٰهُ . فَاِذَا قَالَ لَهٗ: يَرْحَمُکَ اللّٰهُ، فَلْيَقُلْ: يَهْدِيْکُمُ اللّٰهُ وَيَصْلِحُ بَالَکُمْ"﴾ (رواه البخاری)

(۸۸۰) ﴿وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلیَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اِذَاعَطَسَ اَحَدُ کُمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتُوْهُ، فَاِنْ لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَا تُشَمِّتُوْهُ"﴾ (رواه مسلم)

(۸۸۱) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَالنَّبِیِّ صَلیَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ اَحَدَ هُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ، فَقَالَ الَّذِیْ لَمْ يُشَمِّتْهُ: عَطَسَ فُلَانٌ فَشَمَّتَّهٗ، وَعَطَسْتُ فَلَمْ تُشَمِّتْنِیْ! فَقَالَ: "هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ، وَاِنَّکَ لَمْ تَحْمَدِاللّٰهَ"﴾ (متفق عليه)

(۸۸۲) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَطَسَ وَضَعَ يَدَهٗ اَوْ ثَوْبَهٗ عَلٰی فِيْهِ، وَخَفَضَ اَوْغَضَّ بِهَاصَوْتَهٗ. شَکَّ الرَّاوِی. رواه ابوداؤد والترمذی وقال: حديث حسن صحيح﴾

(۸۸۳) ﴿وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: کَانَ الْيَهُوْدُ يَتَعَاطَسُوْنَ عِنْدَرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلیَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَرْجُوْنَ اَنْ يَقُوْلَ لَهُمْ: يَرْحَمُکُمُ اللّٰهُ، فَيَقُوْلُ: "يَهْدِيْکُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَکُمْ﴾ (رواه

فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو اسے چاہئے کہ "الحمد لله" کہے (سننے والا) اس کا بھائی یا اس کا ساتھی اس کے لئے "یرحمک اللّٰه" کی دعا دے پس جب اس کو "یرحمک اللّٰه" کہے تو چھینکنے والا "یهدیکم اللّٰه ویصلح بالکم" کہے۔ (اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے حال کی اصلاح فرمائے)'' (بخاری)

ترجمہ: ''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے اور وہ اس پر اللہ کی حمد کرے (''الحمد الله" کہے) تو تم اس کا جواب دو (''یرحمک الله" کے ساتھ) اور اس نے ''الحمد الله" نہیں کہا تو تم بھی اس کو''یرحمک الله" کا جواب مت دو۔''

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس دو آدمیوں کو چھینک آئی تو آپ ﷺ نے ان میں سے ایک کو جواب دیا اور دوسرے کو جواب نہیں دیا۔ پس جس کو آپ ﷺ نے جواب نہیں دیا تھا اس نے کہا: فلاں شخص کو چھینک آئی تو آپ نے اسے جواب دیا اور مجھے چھینک آئی تو آپ نے مجھے جواب نہیں دیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص نے "الحمد الله" کہا اور تم نے "الحمد الله نہیں کہا تھا۔'' (بخاری ومسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کو جب چھینک آتی تو آپ ﷺ اپنے منہ پر اپنا ہاتھ یا اپنا کپڑا رکھ لیتے اور اس کے ذریعے سے اپنی آواز کو ہلکا یا پست کر لیتے۔ راوی کو شک ہے کہ لفظ خفض استعمال کیا گیا یا غض.'' (ابوداؤد، ترمذی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

ترجمہ: ''حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہودی آپ ﷺ کے پاس بتکلف چھینکتے تھے اس امید پر کہ آپ ان کے لئے "یرحمک الله" کہیں گے لیکن آپ ان کو "یرحمک الله" کے بجائے "یهدیکم الله ویصلح بالکم" کہتے۔'' (ابوداؤد،

ابو داود والترمذی وقال: حدیث حسن صحیح)

ترمذی۔ امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(۸۸٤) ﴿وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلیَّ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا تَثَاءَ بَ اَحَدُکُمْ فَلْیُمْسِکْ بِیَدِهٖ عَلٰی فِیْهِ، فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَدْخُلُ﴾ (رواہ مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کو جمائی آئے تو اپنے ہاتھ سے اپنا منہ بند کر لے، اس لئے کہ شیطان اندر داخل ہوجاتا ہے۔'' (مسلم)

(۱٤۳) بَابُ اِسْتِحْبَابِ الْمُصَافَحَةِ عِنْدَاللِّقَاءِ، وَبَشَاشَةِ الْوَجْهِ، وَتَقْبِیْلِ یَدِالرَّجُلِ الصَّالِحِ، وَتَقْبِیْلِ وَلَدِهٖ شَفَقَةً، وَمُعَانَقَةِ الْقَادِمِ مِنْ سَفَرٍ، وَکَرَاهِیَةِ الْاِنْحِنَاءِ

ملاقات کے وقت مصافحہ کرنے، خندہ پیشانی سے پیش آنے اور نیک آدمی کے ہاتھ کو بوسہ دینے اور اپنی اولاد کو شفقت کے ساتھ چومنے اور سفر سے آنے والے سے معانقہ کرنے کا جواز، لیکن سر جھکانے کی کراہیت کا بیان

(۸۸۵) ﴿عَنْ اَبِی الْخَطَّابِ قَتَادَةَ قَالَ: قُلْتُ لِاَنَسٍ: أَکَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِیْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ: نَعَمْ﴾ (رواہ البخاری)

ترجمہ: ''حضرت ابوالخطاب قتادہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں مصافحہ کا معمول تھا؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں۔'' (بخاری)

(۸۸٦) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّاجَاءَ اَهْلُ الْیَمَنِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "قَدْجَاءَ کُمْ اَهْلُ الْیَمَنِ، وَهُمْ اَوَّلُ مَنْ جَاءَ بِالْمُصَافَحَةِ"﴾ (رواہ ابو داؤد باسناد صحیح)

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یمن والے آئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے پاس یمن والے آئے ہیں اور یہ پہلے لوگ ہیں جنہوں نے آکر مصافحہ کیا۔'' (ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ اس روایت کو نقل کیا ہے۔)

(۸۸۷) ﴿وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "مَامِنْ مُسْلِمَیْنِ یَلْتَقِیَانِ فَیَتَصَا فَحَانِ اِلَّا غُفِرَلَهُمَا قَبْلَ اَنْ یَفْتَرِقَا"﴾ (رواہ ابو داؤد)

ترجمہ: ''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو دو مسلمان آپس میں ملاقات کریں اور مصافحہ کریں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے اللہ ان کے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں۔'' (ابوداؤد)

(۸۸۸) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلرَّجُلُ مِنَّا یَلْقٰی اَخَاهُ اَوْ

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی یا دوست

صَدِيْقَهُ، أَيَنْحَنِى لَهُ؟ قَالَ: "لَا" قَالَ: أَفَيَلْتَزِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ؟ قَالَ: "لَا" قَالَ فَيَأْخُذُ بِيَدِهٖ وَ يُصَافِحُهُ؟ قَالَ: "نَعَمْ"﴾ (رواه الترمذى وقال: حديث حسن)

سے ملتا ہے تو کیا وہ اس کے لئے سر کو جھکائے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں۔ اس نے پوچھا کیا پس اس سے لپٹ جائے اور اس کا بوسہ لے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ اس نے کہا پس اس کا ہاتھ پکڑے اور اس سے مصافحہ کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔" (ترمذی، امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے)

(۸۸۹) ﴿وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ يَهُوْدِىٌّ لِصَاحِبِهٖ: اِذْهَبْ بِنَا اِلَى هٰذَا النَّبِىِّ، فَأَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَاهُ عَنْ تِسْعِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ اِلَى قَوْلِهٖ: فَقَبَّلَا يَدَهُ وَرِجْلَهُ، وَقَالَا: نَشْهَدُ اَنَّكَ نَبِىٌّ﴾ (رواه الترمذى وغيره باسناد صحيح)

ترجمہ: "حضرت صفوان بن عسال ؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے اپنے ساتھی سے کہا چلو ہم اس نبی کے پاس چلیں۔ پس وہ دونوں آپ ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ سے موسیٰ علیہ السلام کے نو معجزات کے بارے میں پوچھا۔ راوی نے آگے حدیث میں بیان کیا جس میں یہ بھی ہے کہ ان دونوں یہودیوں نے آپ ﷺ کے ہاتھ اور پیر کو بوسہ دیا اور کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ پیغمبر ہیں۔" (اس حدیث کو ترمذی وغیرہ نے صحیح سندوں کے ساتھ روایت کیا ہے۔)

(۸۹۰) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قِصَّةٌ قَالَ فِيْهَا: فَدَنَوْنَا مِنَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلْنَا يَدَهُ.﴾ (رواه ابوداؤد)

ترجمہ: "حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک قصہ منقول ہے جس میں وہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم آپ ﷺ کے قریب آئے اور آپ ﷺ کے ہاتھ کو ہم نے بوسہ دیا۔" (ابوداؤد)

(۸۹۱) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: "قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِيْنَةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ بَيْتِىْ، فَاَتَاهُ فَقَرَعَ الْبَابَ، فَقَامَ اِلَيْهِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجُرُّ ثَوْبَهُ، فَاعْتَنَقَهُ وَقَبَّلَهُ".﴾ (رواه الترمذى وقال حديث حسن)

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضرت زید بن حارثہ جب مدینہ آئے جب کہ آپ ﷺ میرے گھر میں تھے۔ پس زید رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ پس نبی کریم ﷺ اپنے کپڑے گھسیٹتے ہوئے ان کی طرف تشریف لے گئے اور ان سے معانقہ کیا اور ان کو پیار کیا۔ (ترمذی اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے)"

(۸۹۲) ﴿وَعَنْ أَبِىْ ذَرٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَحْقِرَنَّ الْمَعْرُوْفَ شَيْئًا، وَلَوْ اَنْ تَلْقَى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلِيْقٍ.﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ کسی بھی بھلائی کو ہرگز حقیر نہ جاننا اگرچہ وہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملنا ہی کیوں نہ ہو۔" (مسلم)

(۸۹۳) ﴿وَعَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

قَبَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ: اِنَّ لِيْ عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِمَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ اَحَدًا. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ لَايَرْحَمْ لَا يُرْحَمْ"﴾ (متفق علیه)

ﷺ نے حضرت حسن بن علی کو بوسہ دیا تو اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے کہا میرے تو دس بچے ہیں میں نے تو ان میں سے کسی کا بھی بوسہ نہیں لیا۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔" (بخاری ومسلم)

كتاب عيادة المريض، وتشييع الميت،

والصلاة عَلَيْهِ، وَحُضُوْرِ دَفْنِهِ، وَالْمُكْثِ عِنْدَ قَبْرِهِ بَعْدَ دَفْنِهِ

بیمار کی مزاج پرسی، جنازے کے ساتھ جانے، جنازے کی نماز پڑھنے اور دفن کے وقت میں موجود رہنے اور دفن کرنے کے بعد قبر پر کچھ دیر ٹھہرنے کا بیان

(١٤٤) بَابُ الامر بالعيادة وتشييع الميت

(٨٩٤) ﴿عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَمَرَنَارَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ، وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ، وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ، وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ، وَإِجَابَةِ الدَّاعِيْ، وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ.﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے مریض کی بیمار پرسی کرنے، جنازے کے ساتھ جانے، چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دینے، قسم دلانے والے کی قسم پوری کرنے، مظلوم کی مدد کرنے، دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرنے اور سلام کو پھیلانے اور اس کو عام کرنے کا حکم فرمایا" (بخاری ومسلم)

(٨٩٥) ﴿وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّالسَّلَامِ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ، وَ إِجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ.﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں (۱) سلام کا جواب دینا (۲) بیمار کی مزاج پرسی کرنا (۳) جنازوں میں پیچھے چلنا (۴) دعوت کا قبول کرنا (۵) چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دینا۔" (بخاری ومسلم)

(٨٩٦) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: "يَا ابْنَ آدَمَ! مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِيْ! قَالَ: يَارَبِّ

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ جل شانہ قیامت کے دن فرمائیں گے اے آدم کے بیٹے میں بیمار ہوگیا تھا تو نے میری بیمار پرسی نہ کی۔ انسان کہے گا میرے رب! میں کیسے تیری

كَيُفَ اَعُوُدُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟! قَالَ: اَمَاعَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِىْ فُلاَ نًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ؟ اَمَاعَلِمْتَ اَنَّكَ لَوُعُدْتَّهُ لَوَجَدْتَّنِىُ عِنْدَهُ؟ يَا ابْنَ آدَمَ اِسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِىُ! قَالَ: يَارَبِّ كَيْفَ اُطْعِمُكَ؟ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ! قَالَ: اَمَاعَلِمْتَ اَنَّهُ اِسْتَطْعَمَكَ عَبْدِىْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ، أَمَاعَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِىْ؟ يَا ابْنَ آدَمَ اِسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِىْ! قَالَ: يَارَبِّ كَيْفَ أَسْقِيْكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟! قَالَ: اِسْتَسْقَاكَ عَبْدِىْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ! أَمَاعَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْسَقَيْتَهُ لَوَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِىْ"﴾ (رواه مسلم)

عیادت کرتا جب کہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے؟ اللہ جل شانہ فرمائے گا: کیا تجھے علم نہیں تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا لیکن تو نے اس کی مزاج پرسی نہیں کی، کیا تجھے علم نہیں تھا؟ اگر تو اس کی بیمار پرسی کرتا، تو یقیناً تو مجھے اس کے پاس ہی پاتا۔ اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا لیکن تو نے مجھے کھلایا نہیں۔ وہ کہے گا اے میرے رب! میں تجھے کس طرح کھانا کھلاتا جب کہ تو ہی تمام جہانوں کا پالنے والا ہے؟ اللہ جل شانہ فرمائے گا: کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا؟ پس تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا تھا۔ کیا تجھے علم نہیں تھا کہ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو یقیناً اس کے ثواب کو میرے پاس پاتا۔ اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا تھا تو نے مجھے پانی نہیں پلایا۔ وہ کہے گا اے میرے رب! میں تجھے کیسے پانی پلاتا جب کہ تو ہی تمام جہانوں کا رب ہے؟ اللہ جل شانہ فرمائے گا: کہ تجھ سے میرے فلاں بندے نے پانی مانگا، مگر تو نے اسے پانی نہیں پلایا۔ کیا تجھ کو نہیں معلوم تھا کہ اگر اس کو پانی پلاتا تو یقیناً تو میرے پاس ہی اس کے ثواب کو پاتا؟'' (مسلم)

(۸۹۷) ﴿وَعَنْ اَبِىْ مُوْسَى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عُوْدُوا الْمَرِيْضَ، وَأَطْعِمُوا الْجَائِعَ، وَفُكُّوا الْعَانِىَ". ﴾ (رواه البخارى). "اَلْعَانِىُ" اَلْاَسِيْرُ.

ترجمہ: ''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ بیمار کی بیمار پرسی کرو، بھوکے کو کھانا کھلاؤ، قیدی کو رہا کراؤ۔'' (بخاری)

''العانی'' بمعنی: قیدی۔

(۸۹۸) ﴿وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا عَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِىْ خُرُفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ" قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا خُرُفَةُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: "جَنَاهَا"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو واپسی آنے تک وہ جنت کے تازہ پھلوں کو چننے میں مصروف رہتا ہے۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا ''خرفة الجنة'' کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تازہ پھل۔''

(۸۹۹) ﴿وَعَنْ عَلِىٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَامِنْ

ترجمہ: ''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو مسلمان کسی مسلمان کی صبح کے وقت

مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مُسْلِمًا غُدْوَةً اِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمْسِىَ، وَاِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً اِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبِحَ، وَكَانَ لَهُ خَرِيْفٌ فِى الْجَنَّةِ"﴾ (رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ)

"اَلْخَرِيْفُ" اَلثَّمَرُ الْمَخْرُوْفُ، اى: المجتنى.

مزاج پرسی کرتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے (مغفرت) کی دعائے خیر کرتے رہتے ہیں۔ اگر وہ شام کے وقت بیمار پرسی کرتا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کی مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور جنت میں اس کے لئے پھلوں کا چننا ہوتا ہے۔" (ترمذی۔ امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے)

"الخریف" معنی: چنے ہوئے پھل۔

(۹۰۰) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ غُلَامٌ يَهُوْدِىٌّ يَخْدِمُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهُ، فَقَعَدَعِنْدَ رَاْسِهِ فَقَالَ لَهُ: "أَسْلِمْ" فَنَظَرَاِلَى اَبِيْهِ وَهُوَعِنْدَهُ؟ فَقَالَ: أَطِعْ اَبَا الْقَاسِمِ، فَاَسْلَمَ، فَخَرَجَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ، وَهُوَ يَقُوْلُ: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ".﴾ (رواه البخارى)

ترجمہ: "حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی لڑکا تھا جو نبی کریم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہوگیا تو نبی کریم ﷺ اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ پس آپ ﷺ اس کے سر کے نزدیک بیٹھ گئے اور اس سے فرمایا: کہ اسلام قبول کر لے، اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اس کے پاس موجود تھا تو اس کے والد نے کہا ابوالقاسم ﷺ کی بات مان لو پس وہ مسلمان ہوگیا۔ پس آپ ﷺ یہ فرماتے ہوئے تشریف لائے: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے اس لڑکے کو جہنم کی آگ سے بچالیا۔" (بخاری)

(۱٤٥) بَابُ مَايُدْعٰى بِهٖ لِلْمَرِيْضِ

بیمار کو کس طرح دعا دی جائے

(۹۰۱) ﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اشْتَكَى الْاِنْسَانُ الشَّىْءَ مِنْهُ، اَوْكَانَتْ بِهٖ قَرْحَةٌ اَوْجُرْحٌ، قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُصْبَعِهٖ هٰكَذَا، وَوَضَعَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ الرَّاوِىُّ سَبَّابَتَهٗ بِالْاَرْضِ ثُمَّ رَفَعَهَا وَقَالَ: "بِسْمِ اللّٰهِ، تُرْبَةُ اَرْضِنَا، بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا، يُشْفٰى بِهٖ سَقِيْمُنَا، بِاِذْنِ رَبِّنَا"﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے جب کوئی آدمی اپنی بیماری کی شکایت کرتا یا اس کو کوئی پھوڑا یا زخم ہوتا تو نبی کریم ﷺ اپنی انگلی مبارک کے ساتھ اس طرح کرتے۔ پھر راوی حضرت سفیان نے اپنی انگلی شہادت زمین پر رکھی پھر اسے اٹھایا اور پھر یہ دعا پڑھی بسم اللّٰہ تربة ارضنا الخ "اللہ کے نام سے، ہماری زمین کی مٹی، ہم میں سے بعض کے لعاب دھن سے مل کر، ہمارے رب کے حکم سے، ہمارے مریض کی شفایابی کا ذریعہ ہوجائے۔" (بخاری ومسلم)

(۹۰۲) ﴿وَعَنْهَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعُوْدُ بَعْضَ اَهْلِهٖ يَمْسَحُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى وَيَقُوْلُ:

ترجمہ: "حضرت عائشہؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے بعض گھر والوں کی بیمار پرسی جب کرتے تو اپنا دایاں ہاتھ مریض کے

اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ، اَذْھِبِ الْبَأْسَ، وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُکَ، شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا"﴾ (متفق علیه)

(۹۰۳) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ لِثَابِتٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی أَلَا أُرْقِیْکَ بِرُقْیَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ: بَلٰی، قَالَ: اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ، مُذْھِبَ الْبَأْسِ، اِشْفِ أَنْتَ الشَّافِیْ لَا شَافِیَ إِلَّا اَنْتَ، شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا.﴾ (رواه البخاری)

(۹۰۴) ﴿وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: عَادَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "اَللّٰھُمَّ اشْفِ سَعْدًا، اَللّٰھُمَّ اشْفِ سَعْدًا، اَللّٰھُمَّ اشْفِ سَعْدًا"﴾ (رواه مسلم)

(۹۰۵) ﴿وَعَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عُثْمَانَ بْنَ اَبِی الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ شَکَا إِلٰی رَسُوْلِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَجْعًا یَجِدُهٗ فِیْ جَسَدِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: ضَعْ یَدَکَ عَلَی الَّذِیْ یَأْلَمُ مِنْ جَسَدِکَ، وَقُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ: اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّمَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ"﴾ (رواه مسلم)

(۹۰۶) ﴿وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ عَادَ مَرِیْضًا لَمْ یَحْضُرْهُ اَجَلُهٗ فَقَالَ عِنْدَهٗ سَبْعَ مَرَّاتٍ: اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَشْفِیَکَ: إِلَّا عَافَاهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِکَ الْمَرَضِ"﴾ (رواه ابوداؤد

درد والے حصہ پر پھیرتے اور پھر یہ دعا پڑھتے: اللھم رب الناس الخ اے اللہ لوگوں کے پروردگار تکلیف کو دور فرمادے، تو شفاء عطاء فرما، تو ہی شفاء دینے والا ہے، تیری شفاء کے سواء کوئی شفاء دینے والا نہیں ہے، تو ایسی شفاء دے کہ اس سے یہ بیماری باقی نہ رہے۔''

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ثابت (بنانی) سے کہا کیا میں تم پر آپ ﷺ کا بتلایا ہوا دم نہ کروں؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ دعا پڑھی: اے اللہ! لوگوں کے پروردگار، تکلیف کو لے جانے والے، تو شفاء عطاء فرما، تو ہی شفاء دینے والا ہے، تیرے سواء کوئی شفاء دینے والا نہیں، تو ایسی شفاء عطاء فرما جو بیماری کو نہ چھوڑے۔''

ترجمہ: ''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ میری عیادت کو تشریف لائے تو یہ دعا فرمائی: اے اللہ! سعد کو شفاء عطا فرما۔ اے اللہ! سعد کو شفاء عطا فرما۔ اے اللہ! سعد کو شفاء عطاء فرما۔'' (مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوعبداللہ عثمان بن ابی العاصؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو اپنے اس درد کے بارے میں شکایت کی جو وہ اپنے جسم میں محسوس کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے ان کو فرمایا اپنا ہاتھ جسم کے اس حصے پر رکھ جو درد کر رہا ہے اور پھر تین مرتبہ بسم اللہ اور سات مرتبہ "اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّمَا اَجِدُوَاُحَاذِرُ'' کہو یعنی ''میں اللہ کی پناہ اور اس کی قدرت میں آتا ہوں اس برائی سے جو میں پاتا ہوں اور جس سے مجھے ڈر لگ رہا ہے۔''

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مریض کی عیادت کرے جس کی موت کا وقت ابھی نہ آیا ہو، اس کے پاس سات مرتبہ یہ دعا پڑھے: میں اللہ برتر سے جو عرش عظیم کا مالک بھی ہے یہ سوال کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفاء عطاء فرمادے تو اللہ تعالیٰ اسے اس بیماری سے عافیت عطاء

والترمذی وقال: حدیث حسن، وقال الحاکم: حدیث صحیح علی شرط البخاری)

(۹۰۷) ﴿وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰی اَعْرَابِیٍّ یَعُوْدُهٗ، وَکَانَ اِذَادَخَلَ عَلٰی مَنْ یَعُوْدُهٗ قَالَ: "لَا بَأْسَ، طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ"﴾ (رواه البخاری)

(۹۰۸) ﴿وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ جِبْرِیْلَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: یَا مُحَمَّدُ اِشْتَکَیْتَ؟ قَالَ: "نَعَمْ" قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِیْکَ، مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُؤْذِیْکَ، مِنْ شَرِّ کُلِّ نَفْسٍ أَوْعَیْنٍ حَاسِدٍ، اللّٰهُ یَشْفِیْکَ، بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِیْکَ"﴾ (رواه مسلم)

(۹۰۹) ﴿وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُمَاشَهِدَ اعَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ: "مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ، صَدَّقَهٗ رَبُّهٗ فَقَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَأَنَا اَکْبَرُوَاِذَاقَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ قَالَ: یَقُوْلُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَحْدِیْ، لَاشَرِیْکَ لِیْ. وَاِذَا قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا، لِیَ الْمُلْکُ وَلِیَ الْحَمْدُ وَاِذَا قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ، قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِیْ". وَکَانَ یَقُوْلُ: "مَنْ قَالَهَا فِیْ مَرَضِهٖ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ"﴾ (رواه الترمذی وقال: حدیث

فرما دیتے ہیں۔" (ابوداؤد، ترمذی اور امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے اور امام حاکم نے کہا یہ حدیث امام بخاری کی شرط پر ہے)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عباسؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ دیہاتی آدمی کی عیادت کے لئے ان کے پاس تشریف لے گئے اور جب بھی آپ کسی بیمار کی عیادت کو تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھتے: "لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ" کوئی فکر نہیں، اللہ جل شانہ نے چاہا تو یہ بیماری گناہوں سے پاک کرنے والی ہے۔" (بخاری)

ترجمہ: "حضرت ابوسعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور پوچھا اے محمد! کیا آپ بیمار ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں! تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ان الفاظ سے دعا دی: بسم اللہ ارقیک الخ "اللہ کے نام سے آپ پر دم کرتا ہوں اور ہر اس چیز سے جو آپ کو تکلیف پہنچائے، ہر حسد کرنے والے کے نفس سے اور حاسد کی آنکھ کے شر سے اللہ جل شانہ آپ کو شفاء عطاء فرمائے۔ اللہ کے نام سے آپ پر دم کرتا ہوں۔" (مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوسعید الخدریؓ اور حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ وہ دونوں آپ ﷺ کے بارے میں اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے بھی کہا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر تو اللہ جل شانہ اس کی تصدیق کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں سب سے بڑا ہوں۔ اور جب وہ کہتا ہے: لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، تو آپ ﷺ نے فرمایا تو اللہ جل شانہ فرماتے ہیں: میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں اکیلا ہوں، میرا کوئی شریک نہیں۔ اور جب وہ یہ کہتا ہے لا الہ الا اللہ لہ الملک ولہ الحمد تو اللہ جل شانہ فرماتے ہیں: میرے سوا کوئی معبود نہیں، میرے ہی لئے تعریف ہے اور میری ہی بادشاہی ہے۔ اور جب وہ کہتا ہے لا الہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے سوا کوئی معبود نہیں، گناہ سے پھیرنا اور نیکی کرنے

حسن)

کی ہمت دینا صرف میرا ہی کام ہے۔ اور نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے جو شخص ان کلمات کو اپنی بیماری میں پڑھے پھر وہ اس بیماری میں مرجائے تو اسے جہنم کی آگ نہیں کھائے گی۔" (ترمذی اور امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے)

(۱٤٦) بَابُ اِسْتِحْبَابِ سُؤَالِ اَهْلِ الْمَرِيْضِ عَنْ حَالِهٖ

بیمار کے گھر والوں سے بیمار کی حالت دریافت کرنا مستحب ہے

(۹۱۰) ﴿عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَجعِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ، فَقَالَ النَّاسُ: يَا اَبَا الْحَسَنِ، كَيْفَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ: اَصْبَحَ بِحَمْدِاللّٰهِ بَارِئًا.﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس سے اس بیماری میں باہر آئے جس میں آپ ﷺ کا انتقال ہوا تو لوگوں نے پوچھا اے ابوالحسن! آپ ﷺ کا حال کیسا ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا آپ ﷺ بحمد اللہ خیریت سے ہیں۔" (بخاری)

(۱٤٧) بَابُ مَايَقُوْلُهُ مَنْ أَيِسَ مِنْ حَيَاتِهٖ

اپنی زندگی سے مایوس ہونے والا شخص کیا دعا پڑھے؟

(۹۱۱) ﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ اِلَيَّ يَقُوْلُ: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ، وَأَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى"﴾ (متفق علیہ)

ترجمہ: "حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ میری طرف سہارا لگائے ہوئے تھے فرماتے تھے: اے میرے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق اعلیٰ سے (یعنی اپنے سے) ملا دے۔"

(۹۱۲) ﴿وَعَنْهَا قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ، عِنْدَهُ قَدَحٌ فِيْهِ مَاءٌ، وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ، ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ بِالْمَاءِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: "اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَكَرَاتِ الْمَوْتِ".﴾ (رواه الترمذی)

ترجمہ: "حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو انتقال کے وقت دیکھا کہ آپ ﷺ کے پاس ایک پیالہ رکھا ہوا تھا جس میں پانی تھا، آپ ﷺ اپنا ہاتھ پیالے میں ڈالتے پھر اپنے چہرۂ مبارک پر پانی کو ملتے اور ارشاد فرماتے: اے اللہ! موت کی سختیوں اور بے ہوشیوں پر میری مدد فرما۔"

(۱۴۸) بَابُ اِسْتِحْبَابِ وَصِيَّةِ اَهْلِ الْمَرِيْضِ وَمَنْ يَخْدِمُهٗ بِالْاِحْسَانِ اِلَيْهِ وَالصَّبْرِ عَلٰى مَايَشُقُّ مِنْ اَمْرِهٖ وَكَذَا الْوَصِيَّةُ بِمَنْ قَرُبَ سَبَبُ مَوْتِهٖ بِحَدٍّ أَوْ قِصَاصٍ وَنَحْوِهِمَا

مریض کے گھر والوں اور اس کے خدمت گاروں کو مریض کے ساتھ اچھا سلوک کرنے، اور مریض کی طرف سے پیش آنے والی مشقتوں پر صبر کرنے کی تلقین، اسی طرح جس کی موت کا سبب قریب ہو یعنی حد یا قصاص وغیرہ نافذ ہونے والی ہو اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی تاکید کا بیان

(۹۱۳) ﴿عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ اِمْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلٰى مِنَ الزِّنَا، فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّهَا، فَقَالَ: اَحْسِنْ اِلَيْهَا، فَإِذَا وَضَعَتْ فَائْتِنِيْ بِهَا" فَفَعَلَ، فَاَمَرَبِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشُدَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ اُمِرَبِهَا فَرُجِمَتْ، ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا.﴾ (رواہ مسلم)

ترجمہ: ''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ جہینہ کی ایک عورت جو زنا کی وجہ سے حاملہ تھی وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا اے اللہ کے رسول میں حد کو پہنچ گئی ہوں، آپ مجھ پر حد قائم فرمائیں۔ آپ ﷺ نے اس عورت کے سرپرست کو بلایا اور فرمایا اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو پس جب یہ بچہ جن لے تو اسے میرے پاس لے آنا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا، تو آپ ﷺ نے حکم فرمایا کہ اس کے کپڑے کو مضبوطی سے باندھ دیا جائے پھر آپ ﷺ نے اس کو رجم کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ پھر آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔'' (مسلم)

(۱۴۹) بَابُ جَوَازِ قَوْلِ الْمَرِيْضِ: اَنَاوَجِعٌ، اَوْشَدِيْدُ الْوَجَعِ، اَوْ مَوْعُوْكٌ اَوْ وَارَأْسَاهُ! وَنَحْوِ ذٰلِكَ، وَبَيَانِ اَنَّهٗ لَا كَرَاهَةَ فِيْ ذٰلِكَ اِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَى التَّسَخُّطِ وَاِظْهَارِ الْجَزَعِ

بیمار کا یہ کہنا کہ مجھے تکلیف ہے یا سخت تکلیف ہے یا بخار ہے یا ہائے میرا

سر وغیرہ بلا کراہیت جائز ہے، بشرطیکہ اللہ سے ناراضگی اور جزع فزع کے اظہار کے طور پر نہ ہو

(٩١٤) ﴿عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوْعَكُ، فَمَسَسْتُهُ، فَقُلْتُ: اِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا، فَقَالَ: "أَجَلْ، اِنِّيْ اُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ"﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آپ کو بخار تھا۔ میں نے آپ ﷺ کے جسم کو ہاتھ لگایا اور عرض کیا کہ آپ ﷺ کو تو بہت شدید بخار ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اتنا بخار ہوتا ہے جتنا تم میں سے دو آدمیوں کو ہوتا ہے۔''

(٩١٥) ﴿وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّبِيْ، فَقُلْتُ: بَلَغَ بِيْ مَا تَرَى، وَ اَنَا ذُوْمَالٍ، وَلَا يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَتِيْ، وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ.﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ میری بیمار پرسی کے لئے تشریف لائے، مجھے سخت درد تھا۔ میں نے عرض کیا مجھے وہ تکلیف ہو رہی ہے جس کو آپ دیکھ رہے ہیں اور میں مالدار آدمی ہوں لیکن میری وارث میری ایک بیٹی ہے۔ پھر آگے حدیث کو بیان کیا۔'' (بخاری ومسلم)

(٩١٦) ﴿وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَتْ: عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَارَأْسَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَلْ أَنَا وَا رَأْسَاهُ" وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ.﴾ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ترجمہ: ''حضرت قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہائے میرا سر! تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلکہ میں کہتا ہوں ہائے میرے سر کا درد اور پھر باقی حدیث بیان کی۔''

(١٥٠) بَابُ تَلْقِيْنِ الْمُحْتَضَرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

قریب المرگ شخص کو لا الٰہ الا اللہ کی تلقین کا بیان

(٩١٧) ﴿عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ"﴾ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ)

ترجمہ: ''حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کا آخری کلام لا الٰہ الا اللہ ہو تو وہ جنت میں جائے گا۔'' (ابوداؤد، حاکم، امام حاکم نے اس کو صحیح اسناد کہا ہے)

(٩١٨) ﴿وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

ترجمہ: ''حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں کو لا الٰہ الا اللہ پڑھنے کی تلقین

"لَقِّنُوا مَوْتَاکُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ"﴾ (رواہ مسلم)

کرو۔" (مسلم)

(۱۵۱) بَابُ مَایَقُوْلُهٗ بَعْدَ تَغْمِیْضِ الْمَیِّتِ

مرنے والے کی آنکھیں بند کرنے کے بعد کون سی دعا پڑھی جائے؟

(۹۱۹) ﴿عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَبِیْ سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهٗ فَاَغْمَضَهٗ ثُمَّ قَالَ: "اِنَّ الرُّوْحَ اِذَاقُبِضَ، تَبِعَهُ الْبَصَرُ" فَضَجَّ نَاسٌ مِنْ اَهْلِهٖ، فَقَالَ: "لَا تَدْعُوْاعَلٰی اَنْفُسِکُمْ اِلَّابِخَیْرٍ، فَاِنَّ الْمَلٰئِکَةَ یُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَا تَقُوْلُوْنَ" ثُمَّ قَالَ: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِیْ سَلَمَةَ، وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِی الْمَهْدِیِّیْنَ، وَاخْلُفْهُ فِیْ عَقِبِهٖ فِی الْغَابِرِیْنَ، وَاغْفِرْلَنَا وَلَهٗ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ، وَافْسَحْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ، وَنَوِّرْلَهٗ فِیْهِ"﴾ (رواہ مسلم)

ترجمہ: "حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ ابوسلمہ کے پاس حاضر ہوئے جب کہ ان کی آنکھیں پتھرا چکی تھیں۔ تو آپ ﷺ نے ان کی آنکھیں بند کرتے ہوئے فرمایا: کہ جب روح قبض کی جاتی ہے تو آنکھیں اس کے پیچھے لگتی ہیں۔ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے گھر والے رونے اور چلانے لگے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے لئے بھلائی کے سوا اور کوئی دعا نہ کرو اس لئے کہ فرشتے جو تم کہتے ہو اس پر آمین کہتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ابوسلمہ کو بخش دے اور اس کے درجات ہدایت یافتہ لوگوں میں بلند فرما اور اس کے بعد ان کے پیچھے رہنے والوں میں ان کا حلقہ بنا اور ہمیں اور ان کو اے رب العالمین معاف کردے، اس کی قبر کشادہ فرمادے اور ان کی قبر کو روشن فرمادے۔" (مسلم)

(۱۵۲) بَابُ مَایُقَالُ عِنْدَ الْمَیِّتِ وَمَا یَقُوْلُهٗ مَنْ مَاتَ لَهٗ مَیِّتٌ

میت کے پاس کیا کہا جائے اور مرنے والے کے ورثہ کے پاس کیا کلمات کہے جائیں؟

(۹۲۰) ﴿عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِیْضَ، اَوِالْمَیِّتَ، فَقُوْلُوْا خَیْرًا فَاِنَّ الْمَلَائِکَةَ یُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَاتَقُوْلُوْنَ" قَالَتْ: فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْسَلَمَةَ، اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّ اَبَاسَلَمَةَ قَدْ مَاتَ، قَالَ: "قُوْلِیْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلَهٗ، وَاَعْقِبْنِیْ مِنْهُ عُقْبٰی حَسَنَةً" فَقُلْتُ: فَاَعْقَبَنِیَ اللّٰهُ مَنْ هُوَخَیْرٌ لِیْ مِنْهُ:

ترجمہ: "حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم بیمار یا میت کے پاس آؤ تو اس کے لئے اچھی بات کہو کیونکہ فرشتے جو تم کہتے ہو اس پر آمین کہتے ہیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب (میرے خاوند) ابوسلمہ فوت ہوئے تو میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! ابوسلمہ کا انتقال ہوگیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہ دعا پڑھو: اللھم اغفر لی و له الخ "اے اللہ! مجھے اور اس کو بخش دے اور مجھے اس سے بہتر بدلہ عطاء فرما۔ پس میں نے انہی الفاظ کے ساتھ دعا کی

مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.﴾ (رواه مسلم هكذا: "اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيْضَ" اَو "الْمَيِّتَ" عَلَى الشَّكِّ)

ورواه ابوداؤد وغيره: "اَلْمَيِّتُ" بِلَا شَكٍّ.

تو اللہ جل شانہ نے مجھے ان سے بہتر بدل محمد ﷺ عطاء فرما دیا۔ مسلم میں اس طرح ہے جب تم مریض یا میت کے پاس آؤ - شک کے ساتھ روایت ہے۔ مگر ابوداؤد وغیرہ میں بغیر شک کے "المیت" کے ساتھ روایت ہے یعنی جب تم میت کے پاس آؤ۔"

(٩٢١) ﴿وَعَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَامِنْ عَبْدٍ تُصِيْبُهُ مُصِيْبَةٌ، فَيَقُوْلُ: اِنَّالِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ: اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِىْ فِىْ مُصِيْبَتِىْ، وَاخْلُفْ لِىْ خَيْرًا مِنْهَا، اِلَّا أَجَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِىْ مُصِيْبَتِهٖ وَأَخْلَفَ لَهٗ خَيْرًا مِنْهَا. قَالَتْ: فَلَمَّا تُوَفِّىَ اَبُوْسَلَمَةَ، قُلْتُ كَمَا أَمَرَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَاخْلَفَ اللّٰهُ خَيْرًا مِنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلىَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ام المؤمنین ام سلمۃ سے روایت ہے کہ جس بندے کو کوئی مصیبت پہنچے اور وہ یہ کہے کہ ''ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اے اللہ مجھے میری مصیبت میں اجر عطاء فرما اور اس کی جگہ بہتر بدل عطاء فرما'' تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی مصیبت میں اجر عطاء کرتا اور اس کی جگہ اسے بہتر جانشین عطاء فرماتا ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ابوسلمہ کا انتقال ہوگیا تو میں نے اس طرح دعا کی جس طرح آپ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا تھا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے بہتر (ابوسلمہ) جانشین یعنی آپ ﷺ عطاء فرما دیا۔"

(٩٢٢) ﴿وَعَنْ اَبِىْ مُوْسَى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَامَاتَ وَلَدُالْعَبْدِ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمَلَائِكَتِهٖ: قَبَضْتُمْ وَلَدَعَبْدِىْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَيَقُوْلُ: قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهٖ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَيَقُوْلُ: فَمَاذَا قَالَ عَبْدِىْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: اِبْنُوْالِعَبْدِىْ بَيْتًا فِى الْجَنَّةِ، وَ سَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ".﴾ (رواه الترمذى وقال: حديث حسن)

ترجمہ: ''حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی آدمی کا بچہ فوت ہوجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں: تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کر لی؟ وہ کہتے ہیں ہاں، پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: تم نے اس کے دل کے پھل کو لے لیا؟ وہ کہتے ہیں ہاں، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: پس میرے بندے نے کیا کہا؟ وہ بتلاتے ہیں اس نے تیری حمد کی اور "انالله وانا اليه راجعون" پڑھا، پس اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے کیلئے جنت میں گھر بنادو اور اس کا نام بیت الحمد رکھو۔''
(ترمذی اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن درجے کی ہے)

(٩٢٣) ﴿وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: "مَالِعَبْدِىَ الْمُؤْمِنِ عِنْدِىْ جَزَاءٌ اِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهٗ مِنْ اَهلِ الدُّنْيَا، ثُمَّ احْتَسَبَهٗ اِلَّا الْجَنَّةَ"﴾

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مومن بندے کے لئے میرے پاس جب میں اس کی دنیا کی پسندیدہ چیز چھین لوں پھر وہ اس پر ثواب کی نیت رکھے جنت کے علاوہ کوئی بدلہ نہیں ہے۔'' (بخاری)

(رواہ البخاری)

(٩٢٤) ﴿وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اَرْسَلَتْ اِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ تَدْعُوْهُ وَتُخْبِرُهُ اَنَّ صَبِيًّا لَهَا ـ اَوْ اِبْنًا فِي الْمَوْتِ، فَقَالَ لِلرَّسُوْلِ: "اِرْجِعْ اِلَيْهَا، فَأَخْبِرْهَا اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ، وَلَهُ مَا اَعْطَى، وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى، فَمُرْهَا، فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ" وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيْثِ.﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی صاحبزادیوں میں سے ایک صاحبزادی نے آپ ﷺ کو بلانے کا پیغام بھیجا اور آپ ﷺ کو اطلاع دی کہ ان کا بچہ یا بیٹا موت کے آغوش میں ہے۔ تو آپ ﷺ نے قاصد سے فرمایا: جاؤ واپس جاؤ اور اس سے کہہ دو کہ اللہ کیلئے ہے جو اس نے لیا اور اسی کا ہے جو اس نے دیا۔ اور ہر چیز کیلئے اس کے پاس ایک وقت مقرر ہے، پس اس کو حکم دیں کہ وہ صبر کرے اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھے۔ اور باقی حدیث بیان فرمائی۔'' (بخاری و مسلم)

(١٥٣) بَابُ جَوَازِ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ بِغَيْرِ نُدْبٍ وَّلَا نِيَاحَةٍ

میت پر بغیر نوحہ خوانی و چیخ و پکار کے رونے کے جواز کا بیان

﴿اَمَّا النِّيَاحَةُ فَحَرَامٌ وَسَيَأْتِيْ فِيْهَا بَابٌ فِيْ كِتَابِ النَّهْيِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى. وَاَمَّا الْبُكَاءُ فَجَاءَتْ اَحَادِيْثُ كَثِيْرَةٌ بِالنَّهْيِ عَنْهُ، وَاِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهِ، وَ هِيَ مُتَأَوَّلَةٌ وَمَحْمُوْلَةٌ عَلَى مَنْ اَوْصَى بِهِ، وَالنَّهْيُ اِنَّمَا هُوَ عَنِ الْبُكَاءِ الَّذِيْ فِيْهِ نُدْبٌ، اَوْنِيَاحَةٌ، وَالدَّلِيْلُ عَلٰى جَوَازِ الْبُكَاءِ بِغَيْرِ نُدْبٍ وَلَا نِيَاحَةٍ اَحَادِيْثُ كَثِيْرَةٌ، مِنْهَا﴾

''میت پر نوحہ خوانی جائز نہیں (اور) رونا جائز ہے۔ نوحہ کرنا تو حرام ہے جس پر عنقریب کتاب النہی میں انشاء اللہ ایک باب آرہا ہے۔ البتہ رونا (یعنی چیخ، پکار کرنا) اس کی ممانعت کی بھی احادیث ہیں اور گھر والوں کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب ہوتا ہے، اس کی تاویل یہ کی گئی ہے کہ اس کو ایسے لوگوں پر محمول کیا جاتا ہے جو رونے پیٹنے کی وصیت کر کے مرے، اور رونا وہ ممنوع ہے جس میں نوحہ خوانی ہو ورنہ بغیر نوحہ خوانی کے رونے کے جواز پر بکثرت احادیث دلالت کرتی ہیں جیسے۔''

(٩٢٥) ﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ، وَمَعَهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، وَسَعْدُ بْنُ وَقَّاصٍ، وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فَبَكَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَاَى الْقَوْمُ بُكَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: ''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کی اور آپ ﷺ کے ساتھ عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ آپ ﷺ وہاں پہنچ کر بے اختیار رو پڑے۔ پس صحابہ نے آپ ﷺ کو روتا دیکھا تو وہ بھی رونے لگے۔ پس آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم سنتے نہیں ہو یقیناً اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسو

بَكَوْا، فَقَالَ: "أَلا تَسْمَعُوْنَ؟ اِنَّ اللّٰهَ لَايُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ، وَلاَ بِحُزْنِ الْقَلْبِ، وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا اَوْ يَرْحَمُ" وَاَشَارَاِلَى لِسَانِهِ. ﴾ (متفق عليه)

بہانے اور دل کے غم پر عذاب نہیں دے گا لیکن اس کی وجہ سے عذاب دے گا یا رحم کرے گا اور پھر اپنی زبان کی طرف اشارہ فرمایا۔" (بخاری ومسلم)

(٩٢٦) ﴿وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُفِعَ اِلَيْهِ ابْنُ ابْنَتِهٖ وَهُوَ فِيْ الْمَوْتِ، فَفَاضَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ سَعْدٌ: مَا هٰذَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ: "هٰذِهٖ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ قُلُوْبِ عِبَادِهٖ، وَ اِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ"﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کی طرف ان کے نواسے کو اٹھا کر لایا گیا جو مرنے کے قریب تھا۔ پس آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے کہا یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ رحمت ہے جو اللہ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے رحم دل بندوں پر ہی رحمت نازل فرماتا ہے۔"

(٩٢٧) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى اِبْنِهٖ اِبْرَاهِيْمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَيَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ فَجَعَلَتْ عَيْنَارَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذْرِ فَانِ، فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: وَاَنْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ؟! فَقَالَ: "يَا ابْنَ عَوْفٍ اِنَّهَا رَحْمَةٌ" ثُمَّ اَتْبَعَهَا بِاُخْرَى، فَقَالَ: "اِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبُ يَحْزَنُ، وَلاَ نَقُوْلُ اِلَّا مَايُرْضِىْ رَبَّنَا، وَ اِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ". ﴾ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَى مُسْلِمٌ بَعْضَهٗ).

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ اپنے بیٹے حضرت ابراہیم کے پاس آئے جب کہ وہ جان کنی کے عالم میں تھا۔ پس آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے کہا یا رسول اللہ! آپ بھی روتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابن عوف! یہ رحمت و شفقت ہے اور پھر آپ ﷺ دوبارہ رو پڑے اور فرمایا: بے شک آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں اور دل غمگین ہے، لیکن ہم وہی بات کہیں گے جو ہمارے رب کو راضی کرے۔ اور اے ابراہیم! ہم تیری جدائی پر یقیناً غمزدہ ہیں۔" (بخاری) مسلم نے بعض حصہ کو روایت کیا ہے۔

وَالْاَحَادِيْثُ فِى الْبَابِ كَثِيْرَةٌ فِى الْصَّحِيْحِ مَشْهُوْرَةٌ! والله اعلم.

اس مسئلہ میں صحیح حدیثیں کثرت کے ساتھ وارد ہیں جو مشہور ہیں۔ واللہ اعلم۔

(١٥٤) بَابُ الْكَفِّ عَمَّايَرَى فِى الْمَيِّتِ مِنْ مَكْرُوْهٍ

میت کے عیب کو دیکھ کر بیان کرنے سے رکنے کا بیان

(٩٢٨) ﴿عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ اَسْلَمَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

ترجمہ: "حضرت ابورافع اسلم رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام سے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًافَكَتَمَ عَلَيْهِ، غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ اَرْبَعِيْنَ مَرَّةً"﴾ (رواه الحاكم وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ)

روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی میت کو غسل دے پس وہ اس کی پردہ پوشی کرے تو اللہ تعالیٰ اسے چالیس مرتبہ معاف فرمائے گا۔" (حاکم نے روایت کیا اور کہا کہ یہ مسلم کی شرط پر ہے)

(١٥٥) بَابُ الصَّلاةِ عَلَى الْمَيِّتِ وَ تَشْيِيْعِهٖ وَحُضُوْرِ دَفْنِهٖ وَ كَرَاهَةِ اِتِّبَاعِ النِّسَاءِ الْجَنَائِزَ

میت کی نماز جنازہ پڑھنے نیز جنازے کے ساتھ چلنے اور دفن میں شریک ہونے اور جنازوں کے ساتھ عورتوں کے جانے کی کراہیت کا بیان

(٩٢٩) ﴿عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا فَلَهٗ قِيْرَاطٌ، وَمَنْ شَهِدَهَا حَتّٰى تُدْفَنَ، فَلَهٗ قِيْرَاطَانِ" قِيْلَ: وَمَا الْقِيْرَاطَانِ؟ قَالَ: "مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ"﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جنازے میں حاضر ہو یہاں تک کہ میت کی نماز جنازہ پڑھی جائے، اس کے لئے ایک قیراط ثواب ہے اور جو اس کے دفن تک موجود رہے اس کے لئے دو قیراط ثواب ہے۔ دریافت کیا گیا دو قیراط کی مقدار کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو بڑے پہاڑوں کی مانند۔" (بخاری و مسلم)

(٩٣٠) ﴿وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِيْمَانًا، وَاحْتِسَابًا، وَكَانَ مَعَهٗ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا وَيُفْرَغَ مِنْ دَفْنِهَا، فَاِنَّهٗ يَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِيْرَاطَيْنِ، كُلُّ قِيْرَاطٍ مِثْلُ اُحُدٍ، وَمَنْ صَلّٰى عَلَيْهَا، ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ تُدْفَنَ، فَاِنَّهٗ يَرْجِعُ بِقِيْرَاطٍ"﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کے جنازے کے ساتھ ایمان اور ثواب کی نیت سے جائے اور اس کی نماز جنازہ پڑھے اور دفن سے فارغ ہونے تک اس کے ساتھ رہے تو وہ دو قیراط ثواب لے کر لوٹے گا، ہر قیراط احد پہاڑ کے مانند ہے اور جو اس کے دفن کرنے سے پہلے واپس لوٹ آئے تو وہ ایک قیراط کے ساتھ واپس آئے گا۔" (بخاری)

(٩٣١) ﴿وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: نُهِيْنَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا"﴾ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ترجمہ: "حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ہمیں (یعنی عورتوں کو) جنازوں کے ساتھ جانے سے روک دیا گیا ہے لیکن ہم پر سختی نہیں کی گئی ہے۔ (بخاری و مسلم)

وَمَعْنَاهُ: وَلَمْ يُشَدَّدُ فِي النَّهْيِ كَمَا يُشَدَّدُ فِي الْمُحَرَّمَاتِ.

اس کا مطلب یہ ہے کہ روکا تو یقیناً گیا ہے لیکن اس میں اس طرح سختی نہیں کی گئی ہے۔ جس طرح دوسرے محرمات میں سختی کی گئی ہے۔"

(١٥٦) بَابُ اِسْتِحْبَابِ تَكْثِيرِ الْمُصَلِّيْنَ عَلَى الْجَنَازَةِ وَجَعْلِ صُفُوْفِهِمْ ثَلاثَةً فَاَكْثَرَ

نماز جنازہ پڑھنے والوں کا زیادہ ہونا اور تین یا تین سے زیادہ صفیں بنانا مستحب ہے

(٩٣٢) ﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَامِنْ مَيِّتٍ يُصَلِّي عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُوْنَ لَهُ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان میت پر مسلمانوں کی ایک جماعت نماز پڑھے جس کی تعداد سو تک پہنچتی ہو وہ سب میت کی بخشش کی سفارش کریں تو اس کے بارے میں ان کی سفارش قبول ہوگی۔"

(٩٣٣) ﴿وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَامِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ، فَيَقُوْمُ عَلٰى جَنَازَتِهٖ اَرْبَعُوْنَ رَجُلاً لَا يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيْهِ"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جو مسلمان آدمی مرجائے اور اس کے جنازے میں ایسے چالیس آدمی نماز پڑھیں جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتے ہوں تو اللہ تعالیٰ میت کے حق میں ان کی مغفرت کی سفارش کو قبول فرمالیتا ہے۔"

(٩٣٤) ﴿وَعَنْ مُرْثِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيِّ قَالَ: كَانَ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا صَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ، فَتَقَالَّ النَّاسَ عَلَيْهَا، جَزَّأَهُمْ عَلَيْهَا ثَلاثَةَ أَجْزَاءٍ، ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ثَلاثَةُ صُفُوْفٍ، فَقَدْ أَوْجَبَ"﴾ (رواه ابوداؤد والترمذی وقال: حديث حسن)

ترجمہ: "حضرت مرثد بن عبداللہ یزنی سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ جب جنازے کی نماز پڑھنے لگتے اور لوگوں کا مجمع تھوڑا سمجھتے تو لوگوں کو تین صفوں میں تقسیم کردیتے اور پھر فرماتے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص پر تین صفیں نماز پڑھیں تو اس کے لئے جنت واجب ہوجاتی ہے۔" (ابوداؤد، ترمذی، امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے)

(١٥٧) بَابُ مَايُقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْجَنَازَةِ

نماز جنازہ میں پڑھی جانے والی دعاؤں کا بیان

﴿يُكَبِّرُ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ يَتَعَوَّذُ بَعْدَ الْاُوْلٰى، ثُمَّ يَقْرَأُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ، ثُمَّ يُكَبِّرُ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، فَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ

"نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہے۔ پہلی تکبیر کے بعد اعوذ باللہ پڑھ کر سورت فاتحہ پڑھے۔ پھر دوسری تکبیر کہہ کر آپ ﷺ پر درود پڑھے اللهم صل على محمد الخ۔ اس طرح نہ کہے جس طرح

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، وَالْاَفْضَلُ اَن يُّتِمَّهٗ بِقَوْلِهٖ: كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ. الٰی قولِهٖ: اِنَّکَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. وَلَا يفْعَلُ مَايَفْعَلُهٗ كَثِيْرٌ مِّنَ الْعَوَامِ مِنْ قِرَائَتِهِمْ "اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِيِّ" فَاِنَّهٗ لَا تَصِحُّ صَلَاتُهٗ اِذَا اقْتَصَرَ عَلَيْهِ. ثُمَّ يُكَبِّرُ الثَّالِثَةَ، وَيَدْعُوْ لِلْمَيِّتِ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ بِمَا سَنَذْكُرُهٗ مِنَ الْاَحَادِيْثِ ان شاء اللّٰه تعالٰى، ثُمَّ يُكَبِّرُ الرَّابِعَةَ وَيَدْعُوْ، وَمِنْ أَحْسَنِهٖ: اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهٗ، وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ، وَاغْفِرْلَنَا وَلَهٗ. وَالْمُخْتَارُ اَنَّهٗ يُطَوِّلُ الدُّعَاءَ فِی الرَّابِعَةِ خِلَافَ مَايَعْتَادُهٗ اَكْثَرُ النَّاسِ، لِحَدِيْثِ ابْنِ اَبِیْ أَوْفٰی الَّذِیْ سَنَذْكُرُهٗ ان شاء اللّٰه تعالٰى.﴾

عام لوگ کہتے ہیں: ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی، اس کے کہنے پر اکتفاء نہ کرے۔ پھر تیسری تکبیر کہہ کر میت اور عام مسلمانوں کے لئے دعا کرے جو ہم آئندہ احادیث میں انشاء اللہ ذکر کریں گے، پھر چوتھی تکبیر کہنے کے بعد دعا کرے۔ بہتر دعا یہ ہے: اللھم لاتحرمنا اجرہ ولاتفتنابعدہ واغفرلناولہ، اے اللہ ہم کو اس کے ثواب سے محروم نہ فرما اور اس کے بعد ہم کو فتنہ میں نہ ڈال اور ہم کو اور اس کو معاف فرمادے۔ پسندیدہ بات یہ ہے کہ چوتھی تکبیر میں خوب لمبی دعا کرے برعکس اس کے جس کے لوگ عادی ہیں جیسا کہ ابن ابی اوفی کی حدیث سے ثابت ہے جس کو ہم انشاء اللہ ذکر کریں گے۔"

(۹۳۵) ﴿عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ، وَ ارْحَمْهُ، وَعَافِهٖ، وَاعْفُ عَنْهُ، وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَ الْبَرَدِ، وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا، كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَاَبْدِلْهُ دَاراً خَيْراً مِّنْ دَارِهٖ، وَاَهْلاً خَيْراً مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجاً خَيْراً مِّنْ زَوْجِهٖ، وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ" حَتّٰی تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا ذٰلِکَ الْمَيِّتَ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوعبدالرحمٰن عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ایک جنازے کی نماز پڑھی تو آپ ﷺ نے جو دعا پڑھی میں نے وہ یاد کرلی، آپ فرمارہے تھے: اللھم اغفرلی الخ. "اے اللہ اس کو معاف کردے اور اس پر رحم فرما، اس کو عذاب سے عافیت دے اور اس سے درگزر فرما، اس کی مہمان نوازی اچھی کر، اس کی قبر کشادہ کردے، اس کو برف اور اولوں کے پانی سے دھودے، اور اس کو گناہوں سے اس طرح صاف کردے جیسے تو نے سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کردیا اور اس کو اس کے دنیاوی گھر کے بدلے میں بہتر گھر، اس کے گھر والوں سے بہتر گھر والے اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی عطاء فرما اور اس کو جنت میں داخل کر اور اس کو عذاب قبر اور جہنم کی آگ سے بچا۔ راوی حدیث کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے یہ دعا اس انداز سے مانگی حتیٰ کہ میں نے آرزو کی کہ یہ میت (کاش کہ) میری ہی ہوتی۔" (مسلم)

(۹۳۶) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَبِیْ

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ، حضرت قتادہ اور ابوابراہیم الاشھلی رضی اللہ

قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَبِىْ اِبْرَاهِيْمَ الْاَشْهَلِيِّ عَنْ اَبِيْهِ وَاَبُوْهُ صَحَابِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم اَنَّهُ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَالَ: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَ اُنْثَانَا وَ شَاهِدِنَا وَ غَائِبِنَا. اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا، فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِيْمَانِ، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ، وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ"﴾

رواه الترمذی من رواية ابی هريرة و الاشهلی رضی اللّٰه عنهما، ورواه ابوداؤد من رواية ابی هريرة و ابی قتادة رضی الله عنهما. قال الحاكم: حديث ابی هريرة صحيح علی شرط البخاری ومسلم. قال الترمذی: قال البخاری: أصح روايات هذا الحديث رواية الاشهلی. قال البخاری: وأصح شیء فی الباب حديث عوف بن مالك.

عنہم اپنے والد سے جو صحابی ہیں روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک جنازے پر نماز پڑھی تو اس میں یہ دعا پڑھی: اللھم اغفرلحیناومیتنا الخ. ''اے اللہ ہمارے زندہ اور مردہ کو، ہمارے چھوٹے اور بڑے کو، ہمارے مردوں اور عورتوں کو، ہمارے حاضر اور غائب سب کو بخش دے۔ اے اللہ ہم میں سے جس کو تو زندہ رکھے، پس اسے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو تو موت دے تو ایمان پر موت دے، اے اللہ ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ کر، اس کے بعد ہم کو فتنہ میں نہ ڈال۔'' اس حدیث کو ترمذی نے حضرت ابوہریرہ اور اشھلی کی روایت سے اور ابوداؤد نے حضرت ابوہریرہ اور ابوقتادہ کی روایت سے بیان کیا ہے۔ امام حاکم نے کہا ابوہریرہ کی حدیث بخاری ومسلم کی شرط پر صحیح ہے۔ امام ترمذی نے کہا کہ امام بخاری نے فرمایا اس حدیث کی روایات میں اشھلی کی روایت سب سے زیادہ صحیح ہے اور اس باب میں سب سے زیادہ صحیح روایت حضرت عوف بن مالک کی ہے۔''

(۹۳۷) ﴿وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَاَخْلِصُوْا لَهُ الدُّعَاءَ"﴾ (رواه ابوداؤد)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میت پر نماز جنازہ پڑھو تو خلوص کے ساتھ اس کے لئے دعا کرو۔'' (ابوداؤد)

(۹۳۸) ﴿وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ "اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا، وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا، وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْاِسْلَامِ، وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا، وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَّتِهَا، جِئْنَاكَ شُفَعَاءَ لَهُ، فَاغْفِرْ لَهُ"﴾ (رواه ابوداؤد)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جنازے کی نماز میں یہ دعا پڑھی: اللھم انت ربھا الخ. ''اے اللہ تو ہی اس کا رب ہے، تو نے ہی اسے پیدا فرمایا، تو نے ہی اسے اسلام کی ہدایت کی، توفیق دی اور تو نے ہی اس کی روح قبض فرمائی اور تو ہی اس کے پوشیدہ اور ظاہر اعمال کو سب سے زیادہ جانتا ہے۔ ہم تیرے پاس اس کے سفارشی بن کر آئے ہیں پس تو اس کو بخش دے۔''

(۹۳۹) ﴿وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ترجمہ: ''حضرت واثلہ بن الاسقع سے روایت ہے کہ ہمیں آپ ﷺ

قَالَ: صَلّٰی بِنَارَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ، فَسَمِعْتُہُ یَقُوْلُ: "اَللّٰھُمَّ اِنَّ فُلاَنَ ابْنَ فُلاَنٍ فِی ذِمَّتِکَ وَحَبْلِ جِوَارِکَ، فَقِہِ فِتْنَۃَ الْقَبْرِ، وَعَذَابَ النَّارِ، وَاَنْتَ اَھْلُ الْوَفَاءِ وَ الْحَمْدِ، اَللّٰھُمَّ فَاغْفِرْلَہٗ، وَارْحَمْہُ، اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ"﴾ (رواہ ابوداؤد)

نے ایک مسلمان آدمی کی نماز جنازہ پڑھائی پس میں نے آپ ﷺ کو یہ پڑھتے ہوئے سنا: اللھم ان فلان بن فلان الخ. "اے اللہ! فلاں ابن فلاں تیری امان میں اور تیری حفاظت میں ہے پس تو اس کو قبر کی آزمائش اور جہنم کے عذاب سے بچا، تو وعدے کو پورا کرنے والا اور تعریف کے لائق ہے۔ اے اللہ! پس تو اس کو بخش دے اور اس پر رحم فرما، بے شک تو بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔"

(۹۴۰) ﴿وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّہٗ کَبَّرَعَلٰی جَنَازَۃِ ابْنَۃٍ لَّہٗ اُرْبَعَ تَکْبِیْرَاتٍ، فَقَامَ بَعْدَ الرَّابِعَۃِ کَقَدْرِ مَابَیْنَ التَّکْبِیْرَتَیْنِ یَسْتَغْفِرُ لَھَا وَیَدْعُوْ، ثُمَّ قَالَ: کَانَ رُسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسلمَ یَصْنَعُ ھٰکَذَا.

وَفِیْ رِوَایَۃٍ: "کَبَّرَ أَرْبَعاً، فَمَکَثَ سَاعَۃً حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّہٗ سَیُکَبِّرُ خَمْسًا، ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ. فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْنَالَہٗ: مَاھٰذَا؟ فَقَالَ: اِنِّی لَا اَزِیْدُکُمْ عَلٰی مَارَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصْنَعُ أَوْ: ھٰکَذَاصَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ"﴾ (رواہ الحاکم وقال: حدیث صحیح)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بیٹی کے جنازے پر چار تکبیریں کہیں، چوتھی تکبیر کے بعد اتنی دیر کھڑے رہے جتنا دو تکبیروں کے درمیان وقفہ ہوتا ہے۔ اس میں مرنے والی بیٹی کیلئے مغفرت کی دعائیں کرتے رہے پھر فرمایا: رسول اللہ ﷺ اس طرح ہی کیا کرتے تھے۔"

ایک اور روایت میں ہے کہ انہوں نے چار تکبیریں کہیں پھر کچھ دیر ٹھہرے رہے یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ وہ پانچویں تکبیر بھی کہیں گے پھر انہوں دائیں اور بائیں سلام پھیر دیا پس جب وہ فارغ ہوئے تو ہم نے ان سے کہا یہ کیا بات ہے؟ تو عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہارے سامنے اس سے زیادہ نہیں کروں گا جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو کرتے ہوئے دیکھا (یا یہ فرمایا) اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے کیا (راوی کو شک ہے) (اس روایت کو حاکم نے روایت کیا اور کہا یہ حدیث صحیح ہے)

(۱۵۸) بَابُ الْاِسْرَاعِ بِالْجَنَازَۃِ

جنازہ جلدی لے جانے کا حکم

(۹۴۱) ﴿عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عنہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَۃِ، فَاِنْ تَکُ صَالِحَۃً، فَخَیْرٌ تُقَدِّ مُوْنَھَا اَلَیْہِ، وَاِنْ تَکُ سِوٰی ذٰلِکَ، فَشَرٌّ تَضَعُوْنَہٗ عَنْ رِقَابِکُمْ﴾

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنازہ لے جانے میں جلدی کرو اس لئے کہ اگر وہ نیک ہے تو وہ ایک بھلائی ہے جس کی طرف تم اسے آگے بڑھاؤ گے اور اگر وہ اس کے برعکس ہے تو وہ ایک برائی ہے جسے تم اپنی گردنوں سے اتار کر

(متفق علیہ)

وفی روایة لمسلم: "فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا عَلَيْهِ"

رکھ دو۔'' (بخاری و مسلم)

مسلم کی ایک روایت میں ہے تم اسے بھلائی پر پیش کرو گے۔

(۹۴۲) ﴿وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللّٰہُ عنهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ، فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ، فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً، قَالَتْ: قَدِّمُوْنِیْ، وَ اِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ، قَالَتْ لِاَهْلِهَا: يَاوَيْلَهَا اَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا؟ يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَیْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانُ، وَلَوْسَمِعَ الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ"﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: ''حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ جب جنازہ رکھا جاتا ہے اور لوگ اسے اپنے کندھوں پر اٹھاتے ہیں، پس اگر وہ نیک ہوتا ہے تو کہتا ہے مجھے آگے لے چلو اور اگر وہ نیک نہیں ہوتا تو وہ لوگوں سے کہتا ہے ہائے ہلاکت وبربادی تم کہاں لے جا رہے ہو؟ اس کی یہ آواز انسانوں کے علاوہ کائنات کی ہر چیز سنتی ہے۔ اگر انسان سن لے تو وہ بے ہوش ہو جائے۔''

(۱۵۹) بَابُ تَعْجِيْلِ قَضَاءِ الدَّيْنِ عَنِ الْمَيِّتِ وَالْمُبَادَرَةِ اِلٰى تَجْهِيْزِهٖ اِلَّا اَنْ يَّمُوْتَ فُجَاءَةً فَيُتْرَكُ حَتّٰى يُتَيَقَّنَ مَوْتُهٗ

میت کے ذمے قرض کی ادائیگی میں اور اس کی تجہیز و تکفین میں جلدی کرنا، ہاں اچانک فوت ہونے کی صورت میں کچھ توقف اختیار کرنا تاکہ موت کا یقین ہو جائے

(۹۴۳) ﴿عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهٖ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ"﴾ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کی روح اس کے قرض کی وجہ سے معلق رہتی ہے یہاں تک کہ اس کا قرض ادا کیا جائے۔ (ترمذی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن درجہ کی ہے)''

(۹۴۴) ﴿وَعَنْ حُصَيْنِ بْنِ وَحْوَحٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ طَلْحَةَ بْنَ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرِضَ، فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ فَقَالَ: اِنِّیْ لَا اُرٰى طَلْحَةَ اِلَّا قَدْ حَدَثَ فِيْهِ الْمَوْتُ فَاٰذِنُوْنِیْ بِهٖ وَعَجِّلُوْا بِهٖ، فَاِنَّهٗ لَايَنْبَغِیْ لِجِيْفَةِ مُسْلِمٍ اَنْ تُحْبَسَ بَيْنَ ظَهْرَانَیْ اَهْلِهٖ.﴾ (رواه ابوداؤد)

ترجمہ: ''حضرت حصین بن وحوح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت طلحہ بن براء بن عازبؓ جب بیمار ہوئے تو نبی کریم ﷺ ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے۔ پس انہیں دیکھ کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرا خیال ہے کہ طلحہ کی موت کا وقت قریب آگیا ہے پس مجھے ان کے فوت ہونے کی خبر دیدینا اور جلدی کرنا (دفن کرنے میں) اس لئے کہ کسی مسلمان کی میت کے لئے یہ بات مناسب نہیں کہ اس کو اپنے اہل کے درمیان روکے رکھے۔'' (ابوداؤد)

(١٦٠) بَابُ الْمَوْعِظَةِ عِنْدَ الْقَبْرِ

قبر کے پاس وعظ و نصیحت کرنے کا بیان

(٩٤٥) ﴿عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا فِيْ جَنَازَةٍ فِيْ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ فَأَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ، وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ، فَنَكَّسَ وَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهٖ ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ" فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا؟ فَقَالَ: "اِعْمَلُوْا، فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ"﴾ وَ ذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيْثَ. (متفق عليه)

ترجمہ: ”حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم بقیع الغرقد (قبرستان) میں ایک جنازے کے ساتھ تھے۔ پس ہمارے پاس آپ ﷺ تشریف لائے اور بیٹھ گئے۔ ہم بھی آپ ﷺ کے اردگرد بیٹھ گئے آپ کے پاس ایک چھڑی تھی پس آپ ﷺ نے سر جھکایا اور چھڑی سے زمین کو کریدنا شروع کردیا پھر ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر شخص جہنمی اور جنتی لکھ دیا گیا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا: کیا پس ہم اپنے لکھے ہوئے پر بھروسہ کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں، بلکہ عمل کرو پس ہر شخص کو اسی عمل کی توفیق ہوگی جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ اور باقی حدیث کو بیان کیا۔“ (بخاری و مسلم)

(١٦١) بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمَيِّتِ بَعْدَ دَفْنِهٖ وَالْقُعُوْدِ عِنْدَ قَبْرِهٖ سَاعَةً لِلدُّعَاءِ لَهُ وَالْاِسْتِغْفَارِ وَالْقِرَاءَةِ

میت کو دفنانے کے بعد اس کے لئے دعا کرنے اور کچھ دیر اس کی قبر کے پاس بیٹھ کر اس کے لئے دعائے استغفار اور تلاوتِ قرآن کرنے کا بیان

(٩٤٦) ﴿عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو. وَقِيْلَ: اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ، وَقِيْلَ: اَبُوْلَيْلٰى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ، وَ قَالَ: "اِسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيْكُمْ وَ سَلُوْا لَهُ التَّثْبِيْتَ. فَاِنَّهُ الْاٰنَ يُسْأَلُ"﴾ (رواه ابوداؤد)

ترجمہ: ”حضرت ابوعمرو اور بعض کے نزدیک ابوعبداللہ اور بعض کے نزدیک ابولیلیٰ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب میت کو دفن کرنے سے فارغ ہوجاتے تو قبر پر ٹھہر جاتے اور فرماتے: اپنے بھائی کے لئے بخشش مانگو اور اس کے لئے منکر نکیر کے سوال و جواب میں ثابت قدمی کی دعا کرو اس لئے کہ اب اس سے سوال کیا جارہا ہے۔“

(٩٤٧) ﴿وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِذَا دَفَنْتُمُوْنِيْ فَأَقِيْمُوْا حَوْلَ قَبْرِيْ قَدْرَ

ترجمہ: ”حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا جب تم دفن کر کے فارغ ہوجاؤ تو میری قبر کے پاس اتنی دیر

مَاتُنحَرُ جَزُورٌ، وَيُقَسَّمُ لَحْمُهَا حَتَّى أَسْتَأْنِسَ بِكُمْ، وَأَعْلَمُ مَاذَا أُرَاجِعُ بِهِ رُسُلَ رَبِّي.﴾ (رواه مسلم وقد سبق بطوله.)

ٹھہرنا جتنی دیر میں ایک اونٹ کو ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے، تاکہ میں تم سے مانوس رہوں اور میں جان لوں کہ اپنے پروردگار کے بھیجے ہوئے فرشتوں کو کیا جواب دوں۔ (مسلم) اور یہ روایت تفصیل سے پہلے گزر چکی ہے۔

قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَ يُسْتَحَبُّ اَنْ يُقْرَأَ عِنْدَهُ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ، وَاِنْ خَتَمُوا الْقُرْآنَ عِنْدَهُ كَانَ حَسَنًا.

امام شافعی فرماتے ہیں کہ قبر کے پاس قرآن مجید کا کچھ حصہ پڑھنا مستحب ہے اور اگر سارا ہی قرآن پڑھا جائے تو اچھا ہے۔"

(١٦٢) بَابُ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ وَالدُّعَاءِ لَهُ

میت کی طرف سے صدقہ کرنا اور اس کے حق میں دعا کرنے کا بیان

(٢٧٤) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ جَاؤُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ﴾ (سورة حشر: ١٠)

ترجمہ: "اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اور وہ جو ان کے بعد آئے وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔"

(٩٤٨) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّيْ اُفْتُلِتَتْ نَفْسَهَا وَأُرَاهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ، تَصَدَّقَتْ، فَهَلْ لَهَا أَجْرٌاِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: "نَعَمْ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا میری والدہ کا اچانک انتقال ہو گیا اور میرا خیال ہے کہ اگر انہیں کچھ بولنے کا موقعہ ملتا تو وہ صدقہ کرنے کی تلقین کرتی، پس اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں کیا اس کو اجر ملے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں۔"

(٩٤٩) ﴿وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْلَهُ"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی مرجاتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ ختم ہوجاتا ہے سوائے تین چیزوں کے ① صدقہ جاریہ ② وہ علم جس سے فائدہ اٹھایا جارہا ہو ③ نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔"

(٩٥٠) ﴿عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَرُّوْا بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَجَبَتْ" ثُمَّ مَرُّوْا بِأُخْرَى، فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں کا گزر ایک جنازے کے پاس سے ہوا تو انہوں نے اس کی تعریف کی تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی۔ پھر وہ ایک دوسرے جنازے کے پاس سے گزرے تو انہوں نے اس کو برے الفاظ سے

"وَجَبَتْ" فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَا وَجَبَتْ؟ قَالَ: "هٰذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا، فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَهٰذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا، فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ، أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ﴾ (متفق عليه)

یاد کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا واجب ہوگئی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا چیز واجب ہوگئی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ شخص جس کی تم نے اچھے الفاظ میں تعریف کی تو اس کے لئے تو جنت واجب ہوگئی اور یہ شخص جس کو تم نے برے الفاظ سے یاد کیا تو اس کے لئے جہنم واجب ہوگئی، تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔" (بخاری)

(۱۶۳) بَابُ ثَنَاءِ النَّاسِ عَلَى الْمَيِّتِ

میت کی تعریف کا بیان

(۹۵۱) ﴿وَعَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ، فَجَلَسْتُ اِلَى عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَمَرَّتْ بِهِمْ جَنَازَةٌ، فَأُثْنِيَ عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرًا، فَقَالَ عُمَرُ: وَجَبَتْ، ثُمَّ مُرَّ بِأُخْرَى فَأُثْنِيَ عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرًا، فَقَالَ: عُمَرُ: وَجَبَتْ، ثُمَّ مُرَّ بِالثَّالِثَةِ، فَأُثْنِيَ عَلَى صَاحِبِهَا شَرًّا، فَقَالَ عُمَرُ: وَجَبَتْ: قَالَ اَبُو الْاَسْوَدِ فَقُلْتُ وَمَا وَجَبَتْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالَ: قُلْتُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ اَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ، اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ" فَقُلْنَا: وَثَلَاثَةٌ؟ قَالَ: "وَثَلَاثَةٌ" فَقُلْنَا: وَاثْنَانِ؟ قَالَ: "وَاثْنَانِ" ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: "حضرت ابوالاسود بیان کرتے ہیں کہ میں مدینے آیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر بیٹھ گیا پس لوگوں کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کے بارے میں اچھے کلمات کہے، تو حضرت عمرؓ نے فرمایا واجب ہوگئی۔ پھر ایک دوسرا جنازہ گزرا تو اس کے بارے میں بھی اچھی باتیں کہی گئیں تو حضرت عمرؓ نے فرمایا واجب ہوگئی پھر ایک تیسرا جناہ گزرا تو اس کے بارے میں بری باتیں کہی گئیں تو حضرت عمرؓ نے فرمایا واجب ہوگئی۔ ابوالاسود کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا امیر المومنین کیا چیز واجب ہوگئی؟ تو حضرت عمرؓ نے فرمایا میں نے وہی بات کہی ہے جو نبی کریم ﷺ نے فرمائی کہ: جس مسلمان کے بارے میں چار آدمی بھلائی کی گواہی دے دیں تو اللہ جل شانہ اس کو جنت میں داخل فرما دیتے ہیں۔ تو ہم نے کہا اور تین آدمی گواہی دیں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا تین آدمی بھی، ہم نے کہا دو آدمی گواہی دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دو آدمی بھی۔ پھر ہم نے ایک آدمی کی گواہی کے بارے میں نہیں پوچھا۔" (بخاری)

(۱۶۴) بَابُ فَضْلِ مَنْ مَاتَ لَهُ أَوْلَادٌ صِغَارٌ

اس شخص کی فضیلت جس کے چھوٹے بچے فوت ہوجائیں

(۹۵۲) ﴿عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ

ترجمہ: "حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَامِنْ مُسْلِمٍ یَمُوْتُ لَہٗ ثَلَاثَۃٌ لَمْ یَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ بِفَضْلِ رَحْمَتِہٖ اِیَّاھُمْ"﴾ (متفق علیه)

ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کے تین بچے بالغ ہونے سے پہلے فوت ہوجائیں تو اللہ جل شانہ اس کو اپنی رحمت کے فضل کے ساتھ جنت میں داخل فرمائے گا۔ (بخاری ومسلم)

(۹۵۳) ﴿وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "لَا یَمُوْتُ لِاَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ثَلَاثَۃٌ مِنَ الْوَلَدِ لَا تَمَسُّہُ النَّارُ اِلَّا تَحِلَّۃَ الْقَسَمِ"﴾ (متفق علیه)

"وَتَحِلَّۃُ الْقَسَمِ" قَوْلُ اللّٰہِ تَعَالٰی: (وَاِنْ مِنْکُمْ اِلَّا وَارِدُھَا" وَ الْوُرُوْدُ: ھُوَ الْعُبُوْرُ عَلَی الصِّرَاطِ، وَھُوَ جَسْرٌ مَنْصُوْبٌ عَلٰی ظَھْرِ جَھَنَّمَ. عَافَانَا اللّٰہُ مِنْھَا.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کے تین بچے فوت ہوجائیں اسے جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی مگر قسم پوری کرنے کے لئے آگ پر سے گزرے گا۔ (بخاری ومسلم) "تحلۃ القسم" اللہ جل شانہ کا فرمان ہے "تم میں سے ہر شخص اس جہنم پر سے گزرے گا۔" اور "ورود" سے مراد پل صراط سے گزرنا ہے۔ یہ ایک پل ہے جو جہنم کی پشت پر بنایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عافیت سے اس پر سے گزار دے۔"

(۹۵٤) ﴿وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: جَاءَتْ اِمْرَاَۃٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! ذَھَبَ الرِّجَالُ بِحَدِیْثِکَ، فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَّفْسِکَ یَوْمًا نَّاْتِیْکَ فِیْہِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَکَ اللّٰہُ، قَالَ: "اِجْتَمِعْنَ یَوْمَ کَذَا وَکَذَا" فَاجْتَمَعْنَ، فَاَتَاھُنَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَلَّمَھُنَّ مِمَّا عَلَّمَہُ اللّٰہُ، ثُمَّ قَالَ: "مَامِنْکُنَّ مِنِ امْرَاَۃٍ تُقَدِّمُ ثَلَاثَۃً مِّنَ الْوَلَدِ اِلَّا کَانُوْا لَھَا حِجَاباً مِّنَ النَّارِ" فَقَالَتِ امْرَاَۃٌ: وَاثْنَیْنِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "وَاثْنَیْنِ"﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت آپ ﷺ کے پاس آئی اور کہا اے اللہ کے رسول! مرد آپ کی باتیں لے گئے، پس آپ اپنی طرف سے ایک دن ہمارے لئے مقرر فرمائیں۔ ہم اس دن آپ کے پاس آئیں۔ آپ ﷺ اس میں ہمیں ان باتوں کی تعلیم دیں جو اللہ نے آپ کو سکھلائی ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: فلاں فلاں دن تم جمع ہوجاؤ پس وہ سب اکھٹی ہوئیں تو ان کے پاس آپ تشریف لے گئے اور ان کو ان باتوں کی تعلیم دی جو اللہ نے آپ کو سکھلائی تھیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو عورت اپنے تین بچے آگے بھیج دے تو وہ اس کے لئے جہنم کی آگ سے رکاوٹ بن جائیں گے پس ایک عورت نے عرض کیا دو بچوں کا کیا حکم ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: دو کا بھی یہی حکم ہے۔" (بخاری ومسلم)

(۱٦٥) بَابُ الْبُکَاءِ وَالْخَوْفِ عِنْدَ الْمُرُوْرِ بِقُبُوْرِ الظَّالِمِیْنَ وَمَصَارِعِھِمْ وَاِظْھَارِ الْاِفْتِقَارِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی وَ التَّحْذِیْرِ مِنَ الْغَفْلَۃِ عَنْ ذٰلِکَ

ظالموں کی قبروں اور ان کے تباہ شدہ مقامات سے گزرتے وقت رونے

اور ڈرنے اور اللہ کی بارگاہ میں اپنی احتیاج کو ظاہر کرنے اور اس میں غفلت کرنے سے ڈرانے کا بیان

(۹۵۵) ﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَصْحَابِهٖ. يَعْنِيْ لَمَّا وَصَلُوا الْحِجْرَ: دِيَارَ ثَمُوْدَ: "لَا تَدْخُلُوْا عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْمُعَذَّبِيْنَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ، فَاِنْ لَمْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ، فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَيْهِمْ لَا يُصِيْبُكُمْ مَاأَصَابَهُمْ"﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ سے جب کہ وہ مقام حجر پر جہاں قوم ثمود کے مکانات تھے پہنچے تو ارشاد فرمایا: تم ان عذاب یافتہ لوگوں کے پاس سے گزرو تو روتے ہوئے گزرنا۔ اگر تم ایسا نہ کر سکے تو وہاں سے مت گزرنا کہیں تمہیں بھی وہ عذاب نہ پہنچے جو انہیں پہنچا۔'' (بخاری و مسلم)

وَفِيْ رِوَايَةٍ ﴿قَالَ: لَمَّامَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجْرِ قَالَ: "لَا تَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ أَنْ يُصِيْبَكُمْ مَا أَصَابَهُمْ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ"، ثُمَّ قَنَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهٗ وَأَسْرَعَ السَّيْرَحَتّٰى أَجَازَ الْوَادِيَ﴾

ایک روایت میں ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب آپ ﷺ مقام حجر سے گزرے تو ارشاد فرمایا: تم ان لوگوں کے گھروں میں داخل مت ہونا جنھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا کہیں تم کو بھی عذاب نہ آئے جو انہیں پہنچا ہاں، تم روتے ہوئے وہاں سے گزرو، پھر آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک ڈھانپ لیا اور سواری کو تیز کر دیا یہاں تک کہ آپ ﷺ اس وادی سے گزر گئے۔''

كتاب آداب السفر

سفر کے آداب کا بیان

(١٦٦) بَابُ اِسْتِحْبَابِ الْخُرُوْجِ يَوْمَ الْخَمِيْسِ أَوَّلَ النَّهَارِ

سفر کے لئے جمعرات کے دن جانا اور دن کے ابتداء میں نکلنا مستحب ہے

(۹۵۶) ﴿عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ، وَكَانَ يُحِبُّ اَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ.﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ غزوہ تبوک کے لئے جمعرات کے دن نکلے تھے اور آپ ﷺ جمعرات کے دن ہی سفر کرنے کو پسند فرماتے تھے۔'' (بخاری و مسلم)

وفي رواية في "الصَّحِيْحَيْنِ" لَقَلَّمَا كَانَ

امام بخاری اور مسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ کم ہی ایسا ہوتا

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ اِلَّا فِیْ یَوْمِ الْخَمِیْسِ﴾

تھا کہ آپ ﷺ جمعرات کے علاوہ کسی اور دن میں سفر کرتے ہوں۔"

(۹۵۷) ﴿وَعَنْ صَخْرِ بْنِ وَدَاعَةَ الْغَامِدِیِّ الصَّحَابِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِاُمَّتِیْ فِیْ بُکُوْرِھَا، وَکَانَ اِذَابَعَثَ سَرِیَّةً اَوْ جَیْشًا بَعَثَھُمْ مِنْ اَوَّلِ النَّھَارِ وَکَانَ صَخْرٌ تَاجِرًا، فَکَانَ یَبْعَثُ تِجَارَتَہٗ اَوَّلَ النَّھَارِ، فَاَثْرٰی وَ کَثُرَمَالُہٗ.﴾ (رواہ ابوداؤد و الترمذی وقال: حدیث حسن)

ترجمہ: "حضرت صخر بن وداعہ غامدی صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ میری امت کے لئے دن کے ابتدائی حصہ میں برکت عطاء فرما۔ آپ ﷺ جب کسی چھوٹے یا بڑے لشکر کو بھیجتے تو دن کے ابتدائی حصہ میں بھیجتے۔ حضرت صخر تاجر تھے، یہ اپنی تجارت کا سامان بھی دن کے ابتدائی حصے میں بھیجا کرتے تھے پس یہ امیر ہوگئے اور ان کا مال بہت ہوگیا۔" (ابوداؤد۔ ترمذی اور امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے)

(۱۶۷) بَابُ اِسْتِحْبَابِ طَلَبِ الرُّفْقَةِ وَتَأْمِیْرِھِمْ عَلٰی أَنْفُسِھِمْ وَاحِدًا یُطِیْعُوْنَہٗ

سفر کیلئے ساتھی تلاش کرنے اور ان میں سے ایک کو امیر بنانے کے استحباب کا بیان

(۹۵۸) ﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "لَوْ اَنَّ النَّاسَ یَعْلَمُوْنَ مِنَ الْوَحْدَةِ مَا اَعْلَمُ مَا سَارَ رَاکِبٌ بِلَیْلٍ وَحْدَہٗ"﴾ (رواہ البخاری)

ترجمہ: "حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ لوگوں کو تنہا سفر کرنے کا وہ نقصان معلوم ہوجائے جس کا مجھے علم ہے تو کوئی سوار رات کو اکیلا سفر نہ کرے۔" (بخاری)

(۹۵۹) ﴿وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ، عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "اَلرَّاکِبُ شَیْطَانٌ، وَالرَّاکِبَانِ شَیْطَانَانِ، وَالثَّلَاثَةُ رَکْبٌ"﴾ رواہ ابوداود والترمذی والنسائی باسانید صحیحة وقال الترمذی: حدیث حسن.

ترجمہ: "حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک سوار ایک شیطان ہے، دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار ایک قافلہ (جماعت) ہے۔" (اسے ابوداؤد ترمذی، نسائی وغیرہ نے صحیح سندوں کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن درجہ کی ہے)

(۹۶۰) ﴿وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ: "اِذَا خَرَجَ ثَلَاثَةٌ فِیْ سَفَرٍ فَلْیُؤَمِّرُوْا اَحَدَھُمْ"﴾ حدیث حسن رواہ ابوداؤد باسناد حسن.

ترجمہ: "حضرت ابوسعید الخدری اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تین آدمی سفر کے لئے نکلیں تو وہ اپنے میں سے کسی ایک کو امیر بنالیں۔ یہ حدیث حسن ہے اسے ابوداؤد نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔"

ترجمہ: "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم

(۹۶۱) ﴿وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "خَيْرُ الصَّحَابَةِ أَرْبَعَةٌ، وَخَيْرُ السَّرَايَا اَرْبَعُمِائَةٍ، وَخَيْرُ الْجُيُوْشِ اَرْبَعَةُ آلافٍ، وَلَنْ يُغْلَبَ اِثْنَا عَشَرَ أَلْفاعَنْ قِلَّةٍ"﴾ رواه أبوداؤد والترمذی وقال: حديث حسن

ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہترین ساتھی چار ہیں اور بہترین دستہ چار سو کا ہے اور بہترین لشکر چار ہزار کا ہے اور بارہ ہزار کا لشکر محض تعداد کی کمی کی وجہ سے مغلوب نہیں ہوگا۔" (ابوداؤد ترمذی۔ امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن درجہ کی ہے)

(۱۶۸) بَابُ آدَابِ السَّفَرِ وَالنُّزُوْلِ وَالْمَبِيْتِ وَالنَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَ اسْتِحْبَابِ السُّرٰى، وَالرِّفْقِ بِالدَّوَابِ وَ مُرَاعَاةِ مَصْلَحَتِهَا، وَأَمْرِ مَنْ قَصَّرَ فِيْ حَقِّهَا بِالْقِيَامِ بِحَقِّهَا وَجَوَازِ الْإِرْدَافِ عَلَى الدَّابَّةِ اِذَا كَانَتْ تُطِيْقُ ذٰلِكَ

سفر میں چلنے، اترنے، رات گزارنے اور سفر میں سونے کے آداب، اور رات کو چلنے اور جانوروں کے ساتھ نرمی کرنے اور ان کے راحت و آرام کا خیال رکھنے کا مستحب ہونا اور اس شخص کے بارے میں جو سواریوں کے حقوق میں کوتاہی کرے اور جب جانور میں طاقت ہو تو پیچھے بٹھا لینے کے جواز کا بیان

(۹۶۲) ﴿عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى اللّٰهُ عليهِ وسلمَ: اِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَأَعْطُوا الْاِبَلَ حَظَّهَا مِنَ الْاَرْضِ، وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْجَدْبِ، فَاَسْرِعُوْا عَلَيْهَا السَّيْرَ وَبَادِرُوْا بِهَا نِقْيَهَا، وَاِذَا عَرَّسْتُمْ، فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ، فَاِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِ، وَمَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ"﴾ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

مَعْنَى: "أَعْطُوا الْاِبْلَ حَظَّهَا مِنَ الْاَرْضِ" اَیْ: اِرْفَقُوْا بِهَا فِي السَّيْرِ لِتَرْعَى فِيْ حَالِ سَيْرِهَا

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم سرسبز و شاداب زمین میں سفر کرو تو سواری کے جانور کو اس زمین سے چرنے کا حصہ دے دو۔ اور جب تم بنجر خشک زمین پر سفر کرو تو ان پر تیز رفتاری سے چلو ان کی طاقت ختم ہونے سے پہلے، ان کے ذریعے سے منزل مقصود تک پہنچنے میں جلدی کرو۔ اور جب تم رات کو آرام کرنے کے لئے اترو تو عام راستہ سے دور جگہ پر اترو، اس لئے کہ یہ جانوروں کا راستہ اور رات کو کیڑوں مکوڑوں کا ٹھکانا ہے۔"

اعطوا الابل حظهامن الارض: اس کے معنی ہیں کہ چلنے میں ان کے ساتھ نرمی کا معاملہ کرو تاکہ وہ چلنے کے دوران چرتے

وَقَوْلُهُ: "نِقْيَهَا" هو بِكَسْرِ النُّوْنِ، وَاِسْكَانِ الْقَافِ، وَ بِالْيَاءِ الْمُثَنَّاةِ مِنْ تَحْت وَهُوَ: الْمُخُّ، مَعْنَاهُ أَسْرِعُوا بِهَا حَتّٰى تَصِلُوا الْمَقْصَدَ قَبْلَ اَنْ يَذْهَبَ مُخُّهَا مِنْ ضَنْكِ السَّيْرِ:، وَ "التَّعْرِيْسُ": اَلنُّزُوْلُ فِي الَّيْلِ.

رہیں نقیھا: نون کے زیر، قاف ساکن اور اس کے بعد یاء اس کے معنی ہیں گودا، مغز۔ مطلب یہ ہے کہ ان کو تیز چلاؤ تا کہ تم منزل مقصود تک پہنچ جاؤ کہیں ایسا نہ ہو کہ راستے میں چرنے کا موقعہ نہ ملنے کی وجہ سے ان کا مغز یعنی طاقت ختم ہوجائے۔ "التعریس" بمعنی رات کو آرام کرنے کے لئے پڑاؤ ڈالنا۔

(٩٦٣) ﴿وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عنهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ فِيْ سَفَرٍ، فَعَرَّسَ بِلَيْلٍ اِضْطَجَعَ عَلٰى يَمِيْنِهِ وَاِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهُ، وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلٰى كَفِّهِ.﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ جب سفر میں ہوتے اور رات کو کہیں ٹھہرتے تو دائیں کروٹ پر لیٹتے اور جب صبح صادق سے کچھ دیر پہلے ٹھہرتے تو اپنا داہنا بازو کھڑا کر لیتے اور اپنا سر اپنی ہتھیلی پر رکھ لیتے۔ (مسلم)

قَالَ الْعُلَمَاءُ: إِنَّمَانَصَبَ ذِرَاعَهُ لِئَلَّا يَسْتَغْرِقَ فِي النَّوْمِ، فَتَفُوْتَ صَلَاةُ الصُّبْحِ عَنْ وَقْتِهَا أَوْعَنْ أَوَّلِ وَقْتِهَا.

علماء اس کی توجیہ یہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ اپنے ہاتھ کو اس لئے کھڑا کرتے تا کہ گہری نیند نہ آجائے تا کہ فجر کی نماز اپنے وقت یا اس کے اول وقت پر ادا کرنے سے نہ رہ جائے۔"

(٩٦٤) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عنهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "عَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ، فَاِنَّ الْاَرْضَ تُطْوٰى بِاللَّيْلِ"﴾ رواه ابو داؤد باسناد حسن. "اَلدُّلْجَةُ" اَلسَّيْرُ فِي الَّيْلِ.

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم رات کے وقت سفر کرنے کو اختیار کرو اس لئے کہ رات کو زمین لپیٹ دی جاتی ہے۔" (ابوداؤد نے حسن سند کے ساتھ اس کو روایت نقل کیا ہے)

(٩٦٥) ﴿وَعَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عنهُ قَالَ: كَانَ النَّاسُ اِذَا نَزَلُوْا مَنْزِلًا تَفَرَّقُوْا فِي الشِّعَابِ وَالْاَوْدِيَةِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِيْ هٰذِهِ الشِّعَابِ وَالْاَوْدِيَةِ اِنَّمَا ذٰلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ!" فَلَمْ يَنْزِلُوْا بَعْدَ ذٰلِكَ مَنْزِلاً اِلَّا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ،﴾ (رواه ابو داؤد باسناد حسن)

ترجمہ: "حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ جب سفر میں کسی مقام پر اترتے تو وہ گھاٹیوں اور وادیوں میں منتشر ہوجاتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا ان گھاٹیوں اور وادیوں میں منتشر ہوجانا شیطان کی طرف سے ہے۔ اس کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین جب کسی مقام پر اترتے تو ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہتے۔" (ابوداؤد نے حسن سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے)

(٩٦٦) ﴿وَعَنْ سَهْلِ بْنِ عَمْرٍو وَقِيْلَ سَهْلِ بْنِ الرَّبِيْعِ بْنِ عَمْرِو الْاَنْصَارِيِّ الْمَعْرُوْ فِ بِابْنِ

ترجمہ: "حضرت سہل بن عمرو اور بعض کے نزدیک ربیع بن عمرو انصاری جو ابن الحنظلیہ کے نام سے مشہور ہیں۔ اور یہ بیعت رضوان کے شرکاء

الْحَنْظَلِيَّةِ، وَهُوَ مِنْ اَهْلِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعِيْرٍ قَدْلَحِقَ ظَهْرُهُ بِبَطْنِهِ، فَقَالَ: "اِتَّقُوا اللّٰهَ فِي هٰذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ فَارْكَبُوْهَا صَالِحَةً، وَكُلُوْهَا صَالِحَةً"﴾ (رواه ابوداود واسناد صحيح)

(۹۶۷) ﴿وَعَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اَرْدَفَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ خَلْفَهُ، وَاَسَرَّ اِلَيَّ حَدِيْثًا لَا اُحَدِّثُ بِهِ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ، وَ كَانَ أَحَبَّ مَا اسْتَتَرَبِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ هَدَفٌ أَوْحَائِشُ نَخْلٍ. يَعْنِيْ: حَائِطَ نَخْلٍ.﴾ رَوَاهُ مُسْلِمٌ هٰكَذَا مُخْتَصَرًا.

وَزَادَ فِيْهِ الْبَرْقَانِيُّ بِاِسْنَادِ مُسْلِمٍ بَعْدَ قَوْلِهِ: حَائِشُ نَخْلٍ: ﴿فَدَخَلَ حَائِطًا لِرَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ، فَاِذَا فِيْهِ جَمَلٌ، فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جَرْ جَرَ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ سَرَاتَهُ أَيْ سَنَامَهُ وَذِفْرَاهُ فَسَكَنَ فَقَالَ: "مَنْ رَبُّ هٰذَا الْجَمَلِ، لِمَنْ هٰذَا الْجَمَلُ؟" فَجَاءَ فَتًى مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ: هٰذَا لِيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ: "أَفَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ فِيْ هٰذِهِ الْبَهِيْمَةِ الَّتِيْ مَلَّكَكَ اللّٰهُ إِيَّاهَا؟ فَاِنَّهُ يَشْكُوْا اِلَيَّ اَنَّكَ تُجِيْعُهُ وَتُدْئِبُهُ"﴾. (ورواه ابوداؤد كرواية البرقاني)

قوله: "ذِفْرَاهُ" هُوَ بكسرالذال المعجمة وإسكان الفاء، و هولفظ مفرد مؤنث. قال أهل اللغة: الذِّفْرى: اَلْمَوْضِعُ الَّذِيْ يَعْرَقُ مِنَ الْبَعِيْرِ

میں سے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر ایک ایسے اونٹ کے پاس سے ہوا جس کی پیٹھ (کمزوری کی وجہ سے) پیٹ سے لگی ہوئی تھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان بے زبان جانوروں کے بارے میں اللہ سے ڈرو پس تم ان پر سواری بھی اس حال میں کرو کہ یہ صحیح حالت میں ہوں اور ان کا گوشت کھاؤ جب کہ یہ صحیح حالت میں ہوں"

ترجمہ: "حضرت ابوجعفر عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن آپ ﷺ نے مجھے اپنی سواری کے پیچھے بٹھا لیا اور میرے ساتھ رازداری کی ایک بات کی جو میں کسی سے بیان نہیں کرونگا۔ اور آپ ﷺ قضاء حاجت کے لئے دیوار یا کھجور کے جھنڈ کا پردہ کرنے کو زیادہ اچھا پردہ سمجھتے تھے۔ مسلم نے اس کو اسی طرح اختصار کے ساتھ روایت کیا۔

اور برقانی نے مسلم کی سند کے ساتھ "حائش نخل" کے بعد یہ اضافہ بھی کیا ہے، پھر آپ ﷺ ایک انصاری آدمی کے باغ میں داخل ہوئے تو وہاں ایک اونٹ تھا پس جب اونٹ نے آپ ﷺ کو دیکھا تو بلبلایا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ تو آپ ﷺ اس کے پاس آئے اور اس کے کوہان اور کان کے پچھلے حصہ پر ہاتھ پھیرا تو وہ چپ ہوگیا آپ ﷺ نے دریافت کیا کہ اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ یہ اونٹ کس کا ہے؟ پس ایک نوجوان انصاری آیا اس نے کہا یارسول اللہ! یہ میرا اونٹ ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس جانور کے بارے میں جس کا تجھ کو اللہ نے مالک بنایا ہے اللہ جل شانہ سے نہیں ڈرتے؟ کیونکہ اس نے مجھ سے شکایت کی ہے تم اسے بھوکا رکھتے ہو۔ (اور اتنا کام لیتے ہو) کہ وہ تھک جاتا ہے۔ اور ابوداؤد نے بھی برقانی کی روایت کی طرح اسے بیان کیا ہے۔"

"ذفراہ" ذال کے نیچے زیر اور فاء ساکن ہے یہ لفظ مفرد اور مونث ہے اہل لغت نے کہا کہ الذفری: اونٹ کے کان کا وہ پچھلا حصہ ہے جس پر پسینہ آتا ہے۔ اور "تدئبہ" بمعنی اس کو تھکا دیتا ہے۔

خَلْفَ الْاُذُنِ، وقوله: "تُدَبِّبُهٗ" أی: تُتعِبُهٗ.

(٩٦٨) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا اِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا، لَا نُسَبِّحُ حَتّٰی نَحُلَّ الرِّحَالَ.﴾ (رواه ابوداؤد باسناد علی شرط مسلم.)

وَقَوْلُهٗ: "لَا نُسَبِّحُ": اَیْ لَا نُصَلِّیْ النَّافِلَةَ، وَ مَعْنَاهُ: أنَّا مَعَ حِرْصِنَا عَلَی الصَّلَاةِ لَا نُقَدِّمُهَا عَلٰی حَطِّ الرِّحَالِ وَإِرَاحَةِ الدَّوَابِّ.

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارا یہ معمول تھا کہ جب ہم کسی منزل پر اترتے تو اپنی سواریوں کے پالان اتارنے سے پہلے ہم نفلی نماز نہیں پڑھتے۔ اسے ابوداؤد نے شرط مسلم کی سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔"

"لانسبح" کے معنی ہیں ہم نفلی نماز نہیں پڑھتے۔ اور مطلب یہ ہے کہ ہم باوجود نفلی نماز پڑھنے یا شوق رکھنے کے، ہم نماز کو پالان اتارنے اور جانوروں کو آرام پہنچانے پر مقدم نہیں کرتے تھے۔

(١٦٩) بَابُ اِعَانَةِ الرَّفِيْقِ
رفیق سفر کی مدد کرنے کا بیان

وَفِی الْبَابِ اَحَادِیْثُ کَثِیْرَةٌ تَقَدَّمَتْ کَحَدِیْثِ: "وَاللّٰهُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِمَا کَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِیْهِ" وَحَدِیْثِ: "کُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ" وَ أشْبَاهِهِمَا.

"اس باب سے متعلقہ بہت سی احادیث پہلے گزر چکی ہیں جیسے حدیث: (۱) اللہ تعالیٰ بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے (۲) اور یہ حدیث کہ ہر نیکی صدقہ ہے اور اس جیسی دیگر احادیث۔" اور یہاں پر بھی اس جیسی کچھ احادیثیں بیان کی جاتی ہیں۔"

(٩٦٩) ﴿وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَیْنَمَا نَحْنُ فِیْ سَفَرٍاِذْجَاءَ رَجُلٌ عَلٰی رَاحِلَةٍ لَهٗ، فَجَعَلَ یَصْرِفُ بَصَرَهٗ یَمِیْنًا وَشِمَالًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ: "مَنْ کَانَ مَعَهٗ فَضْلُ ظَهْرٍ، فَلْیَعُدْبِهٖ عَلٰی مَنْ لَا ظَهْرَ لَهٗ، وَمَنْ کَانَ لَهٗ فَضْلُ زَادٍ فَلْیَعُدْ بِهٖ عَلٰی مَنْ لَا زَادَلَهٗ". فَذَکَرَ مِنْ أصْنَافِ الْمَالِ مَا ذَکَرَهٗ، حَتّٰی رَأیْنَا اَنَّهٗ لَا حَقَّ لِاَحَدٍ مِّنَّا فِیْ فَضْلٍ.﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن ہم سفر میں تھے ایک آدمی سواری پر آیا اور دائیں بائیں اپنی نظر پھیر کر دیکھنے لگا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس اپنی ضرورت سے زائد سواری ہو تو وہ بطور احسان کے اس شخص کو دیدے جس کے پاس سواری نہیں ہے اور جس شخص کے پاس زائد توشہ سفر ہے تو اس کے ساتھ اس پر احسان کرے جس کے پاس توشہ نہیں ہے۔ پس اس طرح آپ ﷺ نے مال کی اور بھی قسمیں بیان فرمائیں۔ یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا کہ ہم میں سے کسی کا زائد از ضرورت چیز میں کوئی حق نہیں ہے۔"

(٩٧٠) ﴿وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ أرَادَأنْ یَغْزُوَ فَقَالَ:

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جہاد پر جانے کا ارادہ فرمایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے

يَامَعْشَرَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ! إِنَّ مِنْ إِخْوَانِكُمْ قَوْمًا، لَيْسَ لَهُمْ مَالٌ وَلَا عَشِيْرَةٌ فَلْيَضُمَّ أَحَدُكُمْ اِلَيْهِ الرَّجُلَيْنِ، أَوِالثَّلَاثَةَ فَمَا لِاَحَدِنَا مِنْ ظَهْرٍ يَحْمِلُهُ اِلَّاعُقْبَةٌ كَعُقْبَةٍ، يَعْنِيْ أَحَدَهُمْ قَالَ: فَضَمَمْتُ اِلَيَّ اثْنَيْنِ أَوْثَلَاثَةً، مَالِيْ اِلَّا عُقْبَةٌ كَعُقْبَةِ أَحَدِهِمْ مِنْ جَمَلِيْ. (رواه ابوداؤد)

مہاجرین و انصار کی جماعت! تمہارے بھائیوں میں سے بہت سے لوگ ایسے ہیں جس کے پاس مال ہے نہ ان کا کنبہ ہے لہٰذا تم میں سے ہر شخص کو چاہئے کہ وہ دو دو یا تین تین آدمیوں کو اپنے ساتھ ملا لے۔ چنانچہ ہم میں سے جس کے پاس سواری تھی وہ اس پر باری باری سوار ہوتا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے بھی اپنے ساتھ دو یا تین آدمیوں کو ملا لیا تھا میرے اونٹ پر میری باری بھی اسی طرح تھی جیسے ان میں سے کسی ایک کی تھی۔'' (ابوداؤد)

(۹۷۱) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّفُ فِي الْمَسِيْرِ، فَيُزْجِي الضَّعِيْفَ وَيُرْدِفُ وَيَدْعُوْلَهُ.﴾ (رواه ابوداؤد باسناد حسن)

ترجمہ: ''حضرت جابرؓ سے ہی روایت ہے کہ آپ ﷺ (دوران سفر) پیچھے چلا کرتے تھے، پس کمزور سواری کو پیچھے سے ہنکاتے یا اس (کے سوار) کو اپنے ساتھ پیچھے بٹھا لیتے اور اس کے لئے دعا فرماتے۔ ابوداؤد نے اس کو حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔''

(۱۷۰) بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَارَكِبَ دَآبَّتَهُ لِلسَّفَرِ

سفر کے لئے سواری پر سوار ہوتے وقت کیا دعائیں پڑھے

(۲۷۵) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَجَعَلَ لَكُمْ مِنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَاتَرْكَبُوْنَ، لِتَسْتَوُوْا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَ تَقُوْلُوْا سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ. وَ اِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ﴾ (سورة الزخرف: ۱۲، ۱۳)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''اور تمہارے لئے کشتیاں اور چوپائے بنائے جن پر تم سوار ہوتے ہو تاکہ تم ان کی پیٹھ پر سیدھے ہو کر بیٹھو۔ پھر جب تم سیدھے ہو کر بیٹھ جاؤ تو اپنے رب کی نعمت کو یاد کرو اور کہو پاک ہے وہ ذات جس نے اس جانور کو ہمارے لئے تابع کر دیا، ہم اس کو قابو کرنے والے نہیں تھے اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف پھرنے والے ہیں۔''

(۹۷۲) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اسْتَوٰى عَلٰى بَعِيْرِهٖ خَارِجًا اِلٰى سَفَرٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ: "سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّالَهُ مُقْرِنِيْنَ، وَ اِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنَّانَسْئَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّوَ التَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى. اَللّٰهُمَّ

ترجمہ: ''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ سفر پر روانہ ہونے کے وقت جب اپنے اونٹ پر سیدھے ہو کر بیٹھ جاتے تو تین بار "اللہ اکبر" کہتے اور پھر یہ دعا پڑھتے سبحان الذی الخ ''پاک ہے وہ ذات جس نے اس جانور کو ہمارے لئے نرم اور تابع کر دیا حالانکہ ہم اس کو مسخر کرنے والے نہیں تھے اور بے شک ہم اس کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اے اللہ! ہم تجھ سے اپنے اس

هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ. اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِى السَّفَرِ، وَالْخَلِيْفَةُ فِى الْاَهْلِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَ عْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ، وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِى الْمَالِ، وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ" وَاِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيْهِنَّ. "آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ"﴾ (رواه مسلم)

معنى: "مُقْرِنِيْنَ" مُطِيْقِيْنَ: "وَالْوَعْثَاءُ" بفتح الواو واسكان العين المهملة وبالثاء المثلثة وبالمد، وهى: اَلشِّدَّةُ وَ "الْكَآبَةُ" بالمد، و هى: تَغَيُّرُ النَّفْسِ مِنْ حُزْنٍ وَنَحْوِهِ. "وَالْمُنْقَلَبُ" اَلْمَرْجِعُ.

سفر میں نیکی اور تقویٰ کا اور ایسے عمل کا جسے تو پسند کرتا ہے سوال کرتے ہیں۔ اے اللہ! ہمارے اس سفر کو ہمارے لئے آسان کردے، اس کی دوری کو لپیٹ دے اور اے اللہ تو ہی سفر میں ہمارا ساتھی ہے اور اہل و عیال کا محافظ ہے۔ اے اللہ! میں سفر میں سختی، خوفناک مناظر اور واپسی پر مال اور گھر اور اولاد میں بڑی تبدیلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں" اور جب آپ ﷺ سفر سے واپس تشریف لاتے تب بھی یہ دعا پڑھتے۔ اس کے ساتھ مزید یہ بھی پڑھتے۔ "ہم سفر سے واپس آنے والے ہیں، تیری طرف رجوع (توبہ) کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔"

مقرنین: کے معنی ہیں طاقت رکھنے والے۔ الوعثاء واؤ پر زبر عین ساکن اور ثاء اور اس پر مد بمعنی سختی۔ الکآبة: مد کے ساتھ بمعنی غم و الم وغیرہ سے نفس انسانی کا متغیر ہوجانا۔ المنقلب: بمعنی: لوٹنا۔

(۹۷۳) ﴿وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ، وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْنِ، وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ. وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِى الْاَهْلِ وَالْمَالِ.﴾ (رواه مسلم هٰكَذَا هو فى صحيح مسلم): اَلْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْنِ، بالنون وَكذا رواه الترمذى والنسائى. قال: الترمذى ويروى "اَلْكَوْرِ" بالراء، وَكِلَاهُمَالَهُ وَجْهٌ.

قَالَ الْعُلَمَاءُ: ومعناه بالنون والراء جميعا: اَلرُّجُوْعُ مِنَ الْاِسْتِقَامَةِ اَوِالزِّيَادَةِ اِلَى النَّقْصِ. قَالُوْا: ورواية الراء مأخوذة مِنْ تَكْوِيْرِ الْعِمَامَةِ، وَهُوَلَفُّهَا وَجَمْعُهَا، ورواية النون، مِنَ الْكَوْنِ، مَصْدَرُ "كَانَ يَكُوْنُ كَوْنًا" اِذَا وَجَدَ وَاسْتَقَرَّ.

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر پر روانہ ہوتے تو سفر کی سختی، ناخوشگوار واپسی، کمال کے بعد تنزلی، مظلوم کی بددعاء اور اہل وعیال اور مال میں برے منظر سے پناہ مانگتے تھے (مسلم) صحیح مسلم میں اس طرح "الحور بعد الکون" نون کے ساتھ ہے اور اسی طرح اسے ترمذی اور نسائی نے بھی روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ "الکور" راء کے ساتھ بھی مروی ہے دونوں صورتوں میں اس کا مفہوم صحیح ہے۔"

علماء فرماتے ہیں کہ "نون" اور "راء" دونوں صورتوں میں اس کا معنی استقامت یا زیادتی سے کمی کی طرف لوٹنے کے ہیں۔ البتہ راء کی صورت میں یعنی کور "تکویر العمامة" سے ماخوذ ہے جس کے معنی پگڑی کو لپیٹنا اور جمع کرنا۔ "کون" یہ کان یکون کا مصدر ہے جس کے معنی وجود اور ثابت ہونے کے ہیں۔

(۹۷۴) ﴿وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ: شَهِدْتُّ عَلِيَّ

ترجمہ: "حضرت علی بن ربیعہ کہتے ہیں کہ میں حضرت علی بن ابی

بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أُتِیَ بِدَابَّةٍ لِیَرْکَبَهَا، فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهٗ فِی الرِّکَابِ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، فَلَمَّا اسْتَوٰی عَلٰی ظَهْرِهَا قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا کُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ، وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ، ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُ اَکْبَرُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَکَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ، ثُمَّ ضَحِکَ، فَقِیْلَ: یَاأَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ! مِنْ أَیِّ شَیْءٍ ضَحِکْتَ؟ قَالَ: رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ کَمَا فَعَلْتُ ثُمَّ ضَحِکَ، فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ أَیِّ شَیْءٍ ضَحِکْتَ؟ قَالَ: "إِنَّ رَبَّکَ سُبْحَانَهٗ یَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا قَالَ: اِغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ، یَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَیْرِیْ". ﴾ (رواہ ابوداؤد و الترمذی وَقَالَ: حَدِیْثٌ حَسَنٌ، وَ فِیْ بَعْضِ النُّسَخِ: حسن صحیح و ھذا لفظ ابی داؤد)

طالبؓ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس سواری کیلئے ایک جانور لایا گیا۔ جب آپ نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو فرمایا بسم اللہ پھر جب اس کی پیٹھ پر سیدھے بیٹھ گئے تو فرمایا: "الحمدللّٰہ الذی سخرلنا الخ" "تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے ہمارے لئے اس کو مسخر کیا اور ہم اس کو فرمانبردار بنانے والے نہ تھے۔ بے شک ہم پروردگار کی طرف جانے والے ہیں۔" پھر تین مرتبہ الحمد للہ پھر تین مرتبہ اللہ اکبر اور کہا "سبحانک انی ظلمت نفسی فاغفرلی الخ." "بے شک میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا پس تو مجھے بخش دے۔ تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں" پھر آپ مسکرائے تو پوچھا گیا کہ اے امیر المومنین! آپ کیوں مسکرائے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا تھا جیسے کہ میں نے کیا۔ آپ ﷺ مسکرائے تو میں نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کیوں مسکرائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تمہارا رب اپنے بندے سے جب وہ یہ کہتا ہے "یا اللہ میرے گناہ معاف کردے۔" خوش ہوتا ہے کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ میرے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں ہے۔" (ابوداؤد امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے اور بعض نسخوں میں حسن صحیح ہے اور روایت کے الفاظ ابوداؤد کے ہیں)

(۱۷۱) بَابُ تَکْبِیْرِ الْمُسَافِرِ اِذَا صَعِدَ الثَّنَایَا وَشِبْهِهَا وَتَسْبِیْحِهٖ اِذَاهَبَطَ الْاَوْدِیَةَ وَنَحْوَهَا، وَالنَّهْیِ عَنِ الْمُبَالَغَةِ بِرَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّکْبِیْرِ وَنَحْوِهٖ

سفر کرنے والے جب بلندی پر چڑھیں تو اللہ اکبر کہیں اور جب وادی میں اتریں تو سبحان اللہ کہیں اور اونچی آواز سے اللہ اکبر وغیرہ کلمات کہنے کی ممانعت

(۹۷۵) ﴿عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: کُنَّا اِذَا صَعِدْنَا کَبَّرْنَا، وَاِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا. ﴾ (رواہ البخاری)

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم بلندی پر چڑھتے تو اللہ اکبر اور جب نیچے اترتے تو سبحان اللہ پڑھتے تھے۔"

(۹۷۶) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ:

ترجمہ: "حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجُيُوْشُهٗ اِذَا عَلَوُا الثَّنَايَا كَبَّرُوْا، وَاِذَا هَبَطُوْا سَبَّحُوْا.﴾ (رواه ابو داؤد باسناد صحيح)

اور آپ ﷺ کے لشکر کا معمول یہ تھا کہ جب وہ بلند مقامات پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب نیچے اترتے تو سبحان اللہ کہتے۔" (ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ اس روایت کو نقل کیا ہے)۔

(۹۷۷) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَفَلَ مِنَ الْحَجِّ أَوِالْعُمْرَةِ كُلَّمَا اَوْفٰى عَلٰى ثَنِيَّةٍ أَوْ فَدْ فَدٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ. صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ، وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ" (متفق عليه)

وفي رواية. لمسلم: اِذَاقَفَلَ مِنَ الْجُيُوْشِ أَوِالسَّرَايَا أَوِالْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ.﴾

قوله: "أَوْفٰى" أَيْ: اِرْتَفَعَ، و قوله: فَدْفَدٍ هُوَبفتح الفاء ين بَيْنَهُمَا دَالٌ مُهْمَلَةٌ سَاكِنَةٌ وَآخِرُهٗ دَالٌ اُخْرٰى وَهُوَ: الْغَلِيْظُ الْمُرْتَفَعُ مِنَ الْاَرْضِ.

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب حج یا عمرہ سے واپس تشریف لاتے تو جب بھی کسی پہاڑی یا بلند جگہ پر چڑھتے تو تین بار اللہ اکبر ارشاد فرماتے پھر یہ پڑھتے لا الہ الا اللہ وحدہ الخ کہ "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس کے لئے بادشاہی اور تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ہم لوٹ کر آنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دیا، اپنے بندے کی مدد فرمائی اور کفار کے لشکروں کو اس نے اکیلے ہی شکست دی۔ (بخاری ومسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے جب بڑے لشکروں یا چھوٹے لشکروں یا حج یا عمرے سے لوٹتے تو مذکورہ دعا پڑھتے۔"

اوفی: بمعنی: بلند جگہ پر چڑھنا۔ "فد فد" دونوں فاء پر زبر کے ساتھ ان کے درمیان میں دال ساکن بمعنی زمین کا سخت بلند حصہ۔

(۹۷۸) ﴿وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُسَافِرَ فَاَوْصِنِيْ، قَالَ: "عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَالتَّكْبِيْرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ" فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ: "اَللّٰهُمَّ اطْوِلَهُ الْبُعْدَ، وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ"﴾ (رواه الترمذی) وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ! میں سفر میں جانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ مجھے کچھ وصیت فرمائیے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے تقویٰ کو لازم پکڑو اور ہر چڑھائی پر اللہ اکبر کہو۔ جب وہ آدمی پیٹھ پھیر کر چلا گیا تو آپ ﷺ نے اس کے لئے دعا فرمائی: اے اللہ! اس کے لئے سفر کی دوری کو لپیٹ دے اور اس پر سفر کو آسان فرما دے" (ترمذی اور امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے)

(۹۷۹) ﴿وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّامَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ، فَكُنَّا اِذَا اَشْرَفْنَا عَلٰى وَادٍ هَلَّلْنَا وَكَبَّرْنَا

ترجمہ: "حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں آپ ﷺ کے ساتھ تھے پس ہم کسی وادی پر چڑھتے تو لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہتے ہماری آوازیں بلند ہو جاتیں اس پر آپ

وَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِرْبَعُوْا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ فَاِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا. اِنَّهُ مَعَكُمْ، اِنَّهُ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ"﴾ (متفق عليه) "اِرْبَعُوْا" بفتح الباء الموحدة أي: اِرْفَقُوْا بِأَنْفُسِكُمْ.

ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اپنے اوپر آسانی کرو۔ اس لئے کہ تم جس ذات کو پکار رہے ہو وہ بہرہ اور غائب اور دور نہیں ہے وہ تو تمہارے ساتھ ہے اور وہ یقیناً سننے والی اور بہت نزدیک ہے۔" (بخاری و مسلم)

اربعوا: باء پر زبر بمعنی اپنی جانوں کے ساتھ آسانی کرو۔

(١٧٢) بَابُ اِسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ فِي السَّفَرِ

سفر میں دعا کرنا مستحب ہے

(٩٨٠) ﴿عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثَلَاثُ دَعْوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيْهِنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهٖ"﴾ رواه ابوداؤد، والترمذي وقال: حديث حسن وليس في رواية أبي داؤد: "عَلٰى وَلَدِهٖ"

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین دعائیں مقبول ہی ہیں اس کی قبولیت میں کوئی شک نہیں ہے (١) مظلوم کی دعا (٢) مسافر کی دعا (٣) اور باپ کی دعا اپنی اولاد کے لئے۔" (ابوداؤد، ترمذی۔ امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن درجہ کی ہے اور ابوداؤد کی روایت میں علی ولدہ کے الفاظ نہیں ہے)

(١٧٣) بَابُ مَا يَدْعُوْ بِهٖ إِذَا خَافَ نَاسًا أَوْ غَيْرَهُمْ

لوگوں سے ڈر، خطرے کے وقت کون سی دعا پڑھی جائے

(٩٨١) ﴿عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ: "اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ، وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ".﴾ (رواه ابوداؤد والنسائي باسناد صحيح)

ترجمہ: "حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کو جب کسی قوم کا خوف ہوتا تو آپ ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے: اللھم انانجعلک الخ "اے اللہ! ہم تجھ کو ان کے سامنے کرتے ہیں اور تیرے ذریعے سے ان کی شرارتوں سے پناہ مانگتے ہیں۔" (ابوداؤد اور نسائی نے صحیح سند کے ساتھ اس روایت کو نقل کیا ہے)

(١٧٤) بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا

جب کسی منزل پر اترے تو کیا کہے؟

(٩٨٢) ﴿عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

ترجمہ: "حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے

قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ: أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّمَا خَلَقَ: لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهٖ ذٰلِكَ"﴾ (رواه مسلم)

آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص کسی منزل پر اترے پھر یہ کہے "میں اللہ کے کامل کلمات کے ذریعہ سے مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ تو اسے اپنی اس منزل سے جانے تک کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔"

(۹۸۳) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ فَأَقْبَلَ اللَّيْلُ قَالَ: "يَا اَرْضُ، رَبِّيْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّمَا فِيْكِ، وَشَرِّمَاخُلِقَ فِيْكِ، وَشَرِّمَا يَدِبُّ عَلَيْكِ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّأَسَدٍ وَاَسْوَدَ، وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ، وَمِنْ سَاكِنِ الْبَلَدِ، وَمِنْ وَالِدٍ وَّمَاوَلَدَ".﴾ (رواه ابوداؤد)

"اَلْاَسْوَدُ": اَلشَّخْصُ، قَالَ الْخَطَّابِيُّ: "وَسَاكِنُ الْبَلَدِ": هُمُ الْجِنُّ الَّذِيْنَ هُمْ سُكَّانُ الْاَرْضِ. قَالَ: وَالْبَلَدُمِنَ الْاَرْضِ مَاكَانَ مَأْوَى الْحَيَوَانِ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ بِنَاءٌ وَمَنَازِلُ. قَالَ: وَيَحْتَمِلُ اَنَّ الْمُرَادَ "بِالْوَالِدِ": اِبْلِيْسُ "وَمَاوَلَدَ": اَلشَّيَاطِيْنُ.

ترجمہ: "حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ جب سفر فرماتے اور رات ہو جاتی تو آپ ﷺ یہ دعا پڑھتے: یا ارض ربی وربک الله الخ "اے زمین! میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔ میں تیرے شر سے اور جو تیرے اندر چیزیں موجود ہیں ان کے شر سے اور جو چیزیں تیرے اندر پیدا کی گئی ہیں اور جو چیزیں تیرے اوپر چلتی ہیں ان سب کے شر سے اللہ جل شانہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ اور میں پناہ مانگتا ہوں شیر سے اور بڑے سانپ اور عام سانپ اور بچھو سے اور اس سرزمین کے رہنے والے (جنات) اور والد (ابلیس) اور اولاد (شیطان) سے۔" (ابوداؤد)

"اسود" کالے سانپ کو کہتے ہیں، امام خطابی نے کہا "ساکن البلد" سے مراد وہ جن ہیں جو زمین میں رہتے ہیں۔ اور "بلد" زمین کا وہ حصہ ہے جس میں حیوانات کا ٹھکانا ہو چاہے اس میں کوئی عمارت اور منزلیں نہ بھی ہوں۔ امام خطابی نے کہا احتمال ہے کہ "والد" سے مراد ابلیس اور "وما ولد" سے مراد شیاطین (یعنی ابلیس اور اس کی اولاد) ہوں۔

(۱۷۵) بَابُ اِسْتِحْبَابِ تَعْجِيْلِ الْمُسَافِرِ الرُّجُوْعَ اِلٰى اَهْلِهٖ اِذَاقَضٰى حَاجَتَهٗ

مسافر کا اپنی ضرورت پوری کر کے جلدی گھر کی طرف واپس لوٹنے کے مستحب ہونے کا بیان

(۹۸۴) ﴿عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے جو سفر کرنے والے کو

الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ طَعَامَهٗ، وَشَرَابَهٗ، وَنَوْمَهٗ، فَاِذَا قَضٰى اَحَدُكُمْ نَهْمَتَهٗ مِنْ سَفَرِهٖ، فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى اَهْلِهٖ"﴾ (متفق عليه) "نهمته" مقصوده.

کھانے، پینے اور سونے سے روک دیتا ہے۔ پس جب تم میں سے کوئی اپنے سفر سے اپنا مقصود پورا کر لے تو اسے چاہئے کہ اپنے گھر لوٹنے میں جلدی کرے۔

(١٧٦) بَابُ اِسْتِحْبَابِ الْقُدُوْمِ عَلٰى اَهْلِهٖ نَهَارًا وَكَرَاهَتِهٖ فِي اللَّيْلِ لِغَيْرِ حَاجَةٍ

سفر سے دن کے وقت آنا مستحب ہے اور بغیر ضرورت کے رات کو آنا مکروہ ہے

(٩٨٥) ﴿عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا اَطَالَ اَحَدُكُمُ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقَنَّ اَهْلَهٗ لَيْلًا"

وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ نَهٰى اَنْ يَطْرُقَ الرَّجُلُ اَهْلَهٗ لَيْلاً.﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کی گھر سے غیر حاضری لمبی ہوجائے تو اپنے گھر والوں کے پاس رات کو نہ آئے۔"

(٩٨٦) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَطْرُقُ اَهْلَهٗ لَيْلًا، وَكَانَ يَأْتِيْهِمْ غُدْوَةً اَوْ عَشِيَّةً.﴾ (متفق عليه)

"اَلطُّرُوْقُ": اَلْمَجِيْءُ فِي اللَّيْلِ.

ترجمہ: "حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ رات کو سفر سے واپسی پر اپنے گھر والوں کے پاس نہیں آتے تھے اور آپ ﷺ ان کے پاس صبح یا شام کے وقت تشریف لاتے۔" (بخاری و مسلم)

الطروق: بمعنی رات کے وقت آنا۔

(١٧٧) بَابُ مَا يَقُوْلُهٗ اِذَا رَجَعَ وَاِذَا رَاٰى بَلْدَتَهٗ

سفر سے واپسی پر اور جب اپنے شہر کو دیکھے تو کیا دعا پڑھے؟

﴿فِيْهِ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ السَّابِقُ فِيْ بَابِ تَكْبِيْرِ الْمُسَافِرِ اِذَا صَعِدَ الثَّنَايَا.﴾

(٩٨٧) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِظَهْرِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ: "آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ، عَابِدُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ" فَلَمْ يَزَلْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ حَتّٰى قَدِمْنَا

ترجمہ: "حضرت انسؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم (سفر سے) آپ ﷺ کے ساتھ واپس آئے یہاں تک کہ جب ہم مدینہ کے قریب پہنچے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آئبون تائبون الخ سفر سے واپس آنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے

الْمَدِیْنَةَ﴾ (رواہ مسلم)

ہیں، اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔ آپ ﷺ برابر یہ کلمات پڑھتے رہے یہاں تک کہ ہم مدینہ پہنچ گئے۔"

(۱۷۸) بَابُ اِسْتِحْبَابِ اِبْتِدَاءِ الْقَادِمِ بِالْمَسْجِدِ الَّذِیْ فِیْ جِوَارِہٖ وَصَلَاتِہٖ فِیْهِ رَکْعَتَیْنِ

سفر سے واپس آنے والے کے لئے مستحب ہے کہ وہ پہلے اپنے گھر کے قریب مسجد میں آئے اور اس میں دو رکعتیں پڑھے

(۹۸۸) ﴿عَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَرَکَعَ فِیْهِ رَکْعَتَیْنِ﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں تشریف لاتے اور اس میں دو رکعت نماز ادا فرماتے۔"

(۱۷۹) بَابُ تَحْرِیْمِ سَفَرِ الْمَرْأَةِ وَحْدَهَا

عورت کے لئے اکیلے سفر کرنے کی حرمت کا بیان

(۹۸۹) ﴿عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "لَا یَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ تُسَافِرُ مَسِیْرَةَ یَوْمٍ وَلَیْلَةٍ اِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ عَلَیْهَا﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی عورت کے لئے جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہو جائز نہیں ہے کہ وہ محرم کے بغیر ایک دن اور رات کا سفر کرے۔"

(۹۹۰) ﴿وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: "لَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْمَحْرَمٍ، وَلَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ اِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ" فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ امْرَأَتِیْ خَرَجَتْ حَاجَّةً، وَاِنِّیْ اکْتُتِبْتُ فِیْ غَزْوَةِ کَذَا وَکَذَا؟ قَالَ: "اِنْطَلِقْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِکَ"﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ تنہائی اختیار نہ کرے، مگر اس عورت کے ساتھ جو اس کی محرم رشتہ دار ہو اور کوئی عورت سفر نہ کرے، مگر محرم رشتہ دار کے ساتھ۔ ایک آدمی نے سوال کیا اے اللہ کے رسول! میری بیوی حج کے لئے جا رہی ہے، اور میرا نام تو فلاں فلاں جنگ کے لئے لکھا جا چکا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی بیوی کے ساتھ جا کر حج کرو۔" (بخاری و مسلم)

کتاب الفضائل

(۱۸۰) بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ

قرآن مجید کے پڑھنے کے فضائل کا بیان

(۹۹۱) ﴿عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: "اِقْرَؤُوا الْقُرْآنَ فَاِنَّهُ یَأْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شَفِیْعاً لِاَصْحَابِهٖ"﴾ (رواہ مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا قرآن کی تلاوت کیا کرو اس لئے کہ قیامت کے دن یہ اپنے پڑھنے والوں کے لئے سفارش کرے گا۔" (مسلم)

(۹۹۲) ﴿وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یَقُوْلُ: "یُؤْتَی یَوْمَ الْقِیَامَةِ بِالْقُرْآنِ وَاَهْلِهِ الَّذِیْنَ کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ بِهٖ فِی الدُّنْیَا تَقْدُمُهٗ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَآلِ عِمْرَانَ. تَحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا" (رواہ مسلم)

ترجمہ: "حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن قرآن کو اور ان لوگوں کو جو دنیا میں اس پر عمل کرتے تھے، بلایا جائے گا سورت بقرہ اور سورت آل عمران ان کے آگے آگے ہوں گی، اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے جھگڑا کریں گی۔" (مسلم)

(۹۹۳) ﴿وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ: "خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهٗ"﴾ (رواہ البخاری)

ترجمہ: "حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن کو سیکھے اور اسے سکھلائے۔"

(۹۹۴) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اَلَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَمَا هِرٌبِهٖ مَعَ السَّفَرَةِ الْکِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَالَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَیَتَتَعْتَعُ فِیْهِ وَ هُوَعَلَیْهِ شَاقٌّ لَهٗ أَجْرَانِ"﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن مجید پڑھتا ہے اور قرآن پڑھنے میں ماہر ہے تو وہ (قیامت کے دن) بزرگ، نیکوکار، فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو قرآن اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور اس کے پڑھنے میں مشقت اٹھاتا ہے تو اس کے لئے دوگنا ثواب ہے۔" (بخاری و مسلم)

(۹۹۵) ﴿وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّةِ: رِیْحُهَا طَیِّبٌ وَ طَعْمُهَا طَیِّبٌ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ

ترجمہ: "حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس مومن کی مثال جو قرآن کریم پڑھتا ہے نارنگی کی سی ہے کہ اس کی خوشبو بھی اچھی ہے اور ذائقہ بھی عمدہ ہے۔ اور اس مومن کی مثال جو قرآن کریم نہیں پڑھتا کھجور کی سی ہے، جس

لَا يَقْرَ أُالْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ: لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِئ يَقْرَ أُالْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ: رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِئ لَا يَقْرَ أُالْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ: لَيْسَ لَهَا رِيْحٌ وَطَعْمُهَامُرٌّ"﴾ (متفق عليه)

(۹۹۶) ﴿وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ آخَرِيْنَ"﴾ (رواه مسلم)

(۹۹۷) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ، فَهُوَ يَقُوْمُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالاً فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ"﴾ (متفق عليه) وَالْآنَاءُ: اَلسَّاعَاتُ.

(۹۹۸) ﴿وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ، وَعِنْدَهُ فَرَسٌ مَرْبُوْطٌ بِشَطَنَيْنِ، فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُوْ، وَ جَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ مِنْهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: "تِلْكَ السَّكِيْنَةُ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ"﴾ (متفق عليه)

"الشطن" بفتح الشين المعجمة والطاء المهملة: الحبل.

(۹۹۹) ﴿وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: "مَنْ قَرَأَ حَرْفاً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهُ حَسَنَةٌ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ

میں خوشبو تو نہیں لیکن ذائقہ شیریں ہوتا ہے۔ اور اس منافق کی مثال جو قرآن کریم پڑھتا ہے خوشبو دار پھول کی ہے جس کی خوشبو تو اچھی ہے لیکن اس کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے۔ اور اس منافق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا اندرائن پھل کی ہے جس میں خوشبو بھی نہیں اور اس کا ذائقہ بھی کڑوا ہے۔"

ترجمہ: "حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآن مجید) کی وجہ سے بہت سے لوگوں کو بلند مرتبہ عطا کرتا ہے اور بہت سے لوگوں کو ذلیل کرتا ہے۔" (مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: صرف دو آدمیوں پر رشک کرنا جائز ہے (۱) ایک وہ آدمی جسے اللہ نے قرآن عطاء کیا پھر وہ دن و رات اس کی تلاوت کرتا ہے (۲) دوسرا وہ آدمی جس کو اللہ نے مال عطاء کیا وہ اس کو دن و رات خرچ کرتا ہے۔"

ترجمہ: "حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص سورۃ کہف پڑھ رہا تھا اس کے پاس ایک گھوڑا دو رسیوں سے بندھا ہوا تھا۔ پس اس شخص کو ایک بادل نے ڈھانپ لیا وہ بادل اس کے قریب ہوتا گیا اور گھوڑا اس کو دیکھ کر اچھلنے کودنے لگا۔ صبح ہونے پر وہ آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے اس واقعہ کو بیان کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ وہ سکینہ تھی جو قرآن کریم کی وجہ سے نازل ہوتی تھی۔" (بخاری و مسلم)

اَلشَّطَنُ: شین اور طاء پر زبر بمعنی: رسی۔

ترجمہ: "حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اللہ کی کتاب (قرآن مجید) کا ایک حرف پڑھا تو اس کی نیکی ہے اور ایک نیکی پر دس نیکیوں کا ثواب ہے۔

أَمْثَالِهَا، لَا أَقُوْلُ: أَلْم حَرْفٌ، وَلٰكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ، وَلَامٌ حَرْفٌ، وَمِيْمٌ حَرْفٌ"﴾ (رواه الترمذی، وقال: حديث حسن صحيح)

میں نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔'' (ترمذی اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(١٠٠٠) ﴿وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّم: "إِنَّ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْ جَوْفِهٖ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ"﴾ (رواه الترمذی وقال: حديث حسن صحيح)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک وہ شخص جس کے دل میں قرآن مجید کا کوئی حصہ بھی نہ ہو وہ ویران گھر کی مانند ہے۔'' (ترمذی اور امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(١٠٠١) ﴿وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّم قَالَ: "يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ: اِقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا، فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَؤُهَا"﴾ (رواه أبوداؤد، والترمذی و قال: حسن صحيح)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ صاحب قرآن سے (قیامت کے دن) کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتا جا اور جنت کے درجات پر چڑھتا جا اور اس طرح آہستہ آہستہ پڑھ جیسے کہ تو دنیا میں پڑھتا تھا پس تیرا مقام وہ ہوگا جہاں تیری آخری آیت ختم ہو۔'' (ابوداؤد، ترمذی اور امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(١٨١) بَابُ الْاَمْرِ بِتَعَهُّدِ الْقُرْآنِ وَالتَّحْذِيْرِ مِنْ تَعْرِيْضِهٖ لِلنِّسْيَانِ

قرآن مجید کی دیکھ بھال کا حکم اور اس کو بھلا دینے سے ڈرانے کا بیان

(١٠٠٢) ﴿عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "تَعَاهَدُوْا هٰذَا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَلُّتًا مِنَ الْاِبِلِ فِيْ عُقُلِهَا"﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس قرآن کی حفاظت کرو، قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے، یہ قرآن بہت تیزی سے نکل جاتا ہے، اس سے زیادہ کہ اونٹ رسی کھولنے کے بعد بھاگ جاتے ہیں۔'' (بخاری و مسلم)

(١٠٠٣) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ، إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ أَطْلَقَهَا، ذَهَبَتْ"﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ حافظ قرآن کی مثال رسی سے بندھے ہوئے اونٹ کی طرح ہے، اگر وہ اس اونٹ کا خیال رکھتا ہے تو وہ بندھا رہتا ہے اور اگر رسی کھول دی تو چلا جائے گا۔'' (بخاری و مسلم)

(۱۸۲) بَابُ اِسْتِحْبَابِ تَحْسِینِ الصَّوْتِ بِالْقُرآنِ وَ طَلَبِ الْقِرَاءَةِ مِنْ حُسْنِ الصَّوْتِ وَالْاِسْتِمَاعِ لَهَا

قرآن کریم کوخوش آوازی کے ساتھ پڑھنے کا استحباب اور اچھی آواز والے سے قرآن کریم پڑھنے کا تقاضا کرنے اور اسے توجہ سے سننے کا بیان

(۱۰۰٤) ﴿عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: "مَا أَذِنَ اللّٰهُ لِشَیْءٍ مَاأَذِنَ لِنَبِیٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ یَتَغَنّٰی بِالْقُرْآنِ یَجْهَرُ بِهٖ"﴾ (متفق علیه)

معنی: "أَذِنَ اللّٰهُ" أیْ اِسْتَمَعَ، وَهُوَ إِشَارَةٌ إِلَی الرِّضٰی وَالْقُبُوْلِ.

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کوفرماتے ہوئے سنا کہ اللہ جل شانہ کسی چیز کی طرف اتنا کان نہیں لگاتے جتنا اچھی آواز سے پڑھنے والے نبی کا قرآن سننے کے لئے توجہ کرتے ہیں، جو بلند آواز اور اچھی آواز کے ساتھ قرآن کریم پڑھتا ہے۔''

''اذن'' یعنی کان لگاتا ہے مطلب یہ ہے کہ سنتا ہے اور یہ اشارہ ہے کہ ایسے پڑھنے والے سے اللہ خوش ہوتا ہے اور اس کے عمل کو قبول فرماتے ہیں۔''

(۱۰۰۵) ﴿وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ: "لَقَدْ أُوْتِیْتَ مِزْمَاراً مِنْ مَزَامِیْرِ آلِ دَاوُدَ" (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ: "لَوْ رَأَیْتَنِیْ وَأَنَا أَسْتَمِعُ لِقِرَاءَ تِکَ الْبَارِحَةَ"﴾

ترجمہ: ''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا تمہیں حضرت داؤد علیہ السلام کے سروں میں سے ایک سر دیا گیا ہے۔''

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے ان سے فرمایا: گذشتہ رات تمہاری تلاوت کو سن رہا تھا اگر تو مجھے دیکھ لیتا (کہ آپ ﷺ سن رہے ہیں تو تو خوش ہوجاتا)۔

(۱۰۰٦) ﴿وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَفِی الْعِشَاءِ بِالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ، فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتاً مِنْهُ.﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: ''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز عشاء میں سورت "والتین والزیتون" پڑھتے ہوئے سنا، پس میں نے آپ ﷺ سے زیادہ اچھی آواز والا کوئی نہیں سنا۔'' (بخاری ومسلم)

(۱۰۰۷) ﴿وَعَنْ اَبِیْ لُبَابَةَ بَشِیْرِبْنِ عَبْدِالْمُنْذِرِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

ترجمہ: ''حضرت ابولبابہ بشیر بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو قرآن کو اچھی آواز کے ساتھ نہ

"مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ فَلَيْسَ مِنَّا"﴾ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

وَمَعْنَى "يَتَغَنّى" يُحَسِّنُ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ.

پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ابوداؤد نے اس کو عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے یتغنی: (غنا کے ساتھ پڑھے) اس کا معنی یہ ہے کہ خوش آوازی کے ساتھ قرآن پڑھے۔"

(۱۰۰۸) ﴿وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ" فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ؟ قَالَ: "إِنِّيْ أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَ مِنْ غَيْرِيْ" فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ سُوْرَةَ النِّسَاءِ حَتّٰى جِئْتُ إِلٰى هٰذِهِ الْآيَةِ "فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَابِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا" قَالَ: "حَسْبُكَ الْاٰنَ" فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ، فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ.﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: مجھے قرآن سناؤ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ کے سامنے قرآن پڑھوں، حالانکہ قرآن تو آپ پر نازل ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: میں اپنے علاوہ کسی اور سے سننا پسند کرتا ہوں۔ پس میں نے آپ ﷺ کے سامنے سورت نساء کی تلاوت کی یہاں تک کہ میں جب اس آیت پر پہنچا "فَكَيْفَ إِذَاجِئْنَامِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍا الخ" پس اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور ان پر اے پیغمبر تم کو گواہ بنائیں گے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بس کرو۔ جب میں نے آپ ﷺ کی طرف دیکھا تو آپ ﷺ کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔" (بخاری ومسلم)

(۱۸۳) بَابٌ فِي الْحَثِّ عَلٰى سُوَرٍ وَآيَاتٍ مَخْصُوْصَةٍ

مخصوص سورتیں اور مخصوص آیات کے پڑھنے کی ترغیب کا بیان

(۱۰۰۹) ﴿عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَافِعِ بْنِ الْمُعَلّٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَلَاأُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ؟ فَأَخَذَ بِيَدِيْ، فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّكَ قُلْتَ: لَأُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْآنِ؟ قَالَ: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْآنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ أُوْتِيْتُهُ"﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: "حضرت ابوسعید رافع بن معلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: کیا میں تم کو مسجد سے نکلنے سے پہلے قرآن کریم کی عظیم ترین سورت نہ سکھلادوں؟ پس آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑلیا، جب ہم مسجد سے باہر نکلنے لگے۔ تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ نے تو فرمایا تھا کہ میں تم کو قرآن کی عظیم ترین سورت سکھلاؤں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا (الحمدالله رب العالمين الخ) یہ سبع مثانی (یعنی بار بار پڑھی جانے والی سورت) اور قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔" (بخاری)

(۱۰۱۰) ﴿وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ:

ترجمہ: "حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے "قل ھو اللہ احد" کے بارے میں فرمایا قسم ہے اس

قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ: "وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ" وفی روایة: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَصْحَابِهٖ: "أَیَعْجِزُ أَحَدُکُمْ أَنْ یَقْرَأَبِثُلُثِ الْقُرْآنِ فِیْ لَیْلَةٍ" فَشَقَّ ذٰلِکَ عَلَیْهِمْ، وَقَالُوْا: أَیُّنَا یُطِیْقُ ذٰلِکَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: "قُلْ هُوَاللّٰهُ أَحَدٌ، اَللّٰهُ الصَّمَدُ، ثُلُثُ الْقُرْآنِ"﴾ (رواه البخاری)

ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، بے شک یہ (سورت اخلاص) تہائی قرآن کے برابر ہے۔ ایک روایت میں ہے: رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا کیا تم میں سے کوئی آدمی اس بات سے عاجز ہے کہ رات کو ایک تہائی قرآن پڑھ لیا کرے؟ یہ بات صحابہ کو دشوار گزری انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: قل هو الله احد الخ یہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔" (بخاری)

(۱۰۱۱) ﴿وَعَنْهُ أَنَّ رَجُلاً سَمِعَ رَجُلًا یَقْرَأُ: "قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ" یُرَدِّدُهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ جَاءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَهٗ وَکَانَ الرَّجُلُ یَتَقَالُّهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ، إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ"﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: "حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کسی دوسرے شخص کو "قل ھواللہ احد" بار بار دھراتے ہوئے سنا، پس جب صبح ہوئی، تو وہ آپ ﷺ کے پاس آئے، آپ ﷺ سے اس شخص کا ذکر کیا وہ اس عمل کو معمولی سمجھ رہے تھے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، یقیناً یہ سورت تہائی قرآن کے برابر ہے۔" (بخاری)

(۱۰۱۲) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ قُلْ هُوَاللّٰهُ أَحَدٌ: "إِنَّهَا تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ" (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے "قل هو الله احد" کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ یہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔" (مسلم)

(۱۰۱۳) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلاً قَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ أُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ، قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ، قَالَ: "إِنَّ حُبَّهَا أَدْخَلَکَ الْجَنَّةَ"﴾ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: حَدِیْثٌ حَسَنٌ. رواه البخاری فی صحیحه تعلیقاً.

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول! میں اس سورت "قل هو الله احد" کو پسند کرتا ہوں، آپ نے ارشاد فرمایا: اس کی محبت تم کو جنت میں داخل کردے گی۔ ترمذی۔ اور امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے، امام بخاری نے اس حدیث کو اپنی صحیح میں تعلیقاً نقل کیا ہے۔"

(۱۰۱٤) ﴿وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَلَمْ تَرَ آیَاتٍ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ اللَّیْلَةَ لَمْ یُرَمِثْلُهُنَّ قَطُّ؟ قُلْ أَعُوْذُبِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تجھے نہیں معلوم کہ کچھ آیات آج کی رات مجھ پر ایسی نازل ہوئی ہیں جن کی مثال کبھی نہیں دیکھی گئی؟ وہ "قل اعوذ برب الفلق الخ" اور "قل اعوذ برب الناس الخ" ہیں۔"

(١٠١٥) ﴿وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ، وَعَيْنِ الْاِنْسَانِ، حَتّٰى نُزِلَتِ الْمُعَوَّذَتَانِ، فَلَمَّا نَزَلَتَا، أَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَاسِوَاهُمَا.﴾ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

ترجمہ: ''حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ جنوں اور انسانوں کی نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے یہاں تک کہ معوذتین نازل ہوئیں۔ جب یہ نازل ہوئیں تو آپ ﷺ نے ان دونوں کے ذریعے سے پناہ مانگنے کو اختیار فرمالیا اور اس کے علاوہ دوسری چیزوں کو چھوڑ دیا۔'' (ترمذی اور صاحب ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن درجے کی ہے)

(١٠١٦) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مِنَ الْقُرْآنِ سُوْرَةٌ، ثَلَاثُوْنَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَلَهُ، وَهِیَ: تَبَارَكَ الَّذِیْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ"﴾ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَوَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَفِیْ رِوَايَةِ أَبِیْ دَاوُدَ: "تَشْفَعُ".

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: قرآن مجید میں ایک تیس آیتوں والی سورت ایسی ہے جس نے ایک آدمی کی اللہ کے ہاں سفارش کی۔ یہاں تک کہ اس کی بخشش کردی گئی۔ وہ سورت تبارک الذی ہے۔'' ابوداؤد، ترمذی، امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے، اور امام ابوداؤد کی ایک روایت میں ماضی کے صیغہ کے بجائے ''تشفع'' صیغہ مضارع کے ساتھ ہے (یعنی سفارش کرے گی)

(١٠١٧) ﴿وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْبُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِیْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ"﴾ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

قِيْلَ: كَفَتَاهُ الْمَكْرُوْهِ تِلْكَ اللَّيْلَةِ، وَقِيْلَ: كَفَتَاهُ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ﴾

ترجمہ: ''حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: جس نے رات کو سورت بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھیں وہ اس کو کافی ہوجائیں گی۔'' (بخاری ومسلم)

بعض نے کہا کافی ہوجائیں گی کا مطلب یہ ہے کہ اس رات کو ناپسندیدہ چیزوں سے اسے کافی ہوجائیں گی۔ بعض نے کہا کہ قیام اللیل سے کافی ہوجائیں گی۔''

(١٠١٨) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِیْ تُقْرَأُفِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ"﴾ (رواہ مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: تم اپنے گھروں کو قبرستان مت بناؤ، بے شک شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورت بقرہ پڑھی جاتی ہے۔''

(١٠١٩) ﴿وَعَنْ أُبَیّ بْنِ كَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "يَا أَبَا الْمُنْذِرِ أَتَدْرِیْ أَیُّ آيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَعَكَ

ترجمہ: ''حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: اے ابوالمنذر! کیا تم جانتے ہو کہ کتاب اللہ کی کون سی سب سے بڑی آیت ہے؟ میں نے عرض کیا "اللہ لا الہ

أَعْظَمُ؟ قُلْتُ: اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ، فَضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ: "لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ أَبَا الْمُنْذِرِ"﴾ (رواه مسلم)

(۱۰۲۰) ﴿وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: وَكَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ فَأَتَانِيْ آتٍ، فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ، فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنِّيْ مُحْتَاجٌ، وَعَلَيَّ عِيَالٌ، وَبِيْ حَاجَةٌ شَدِيْدَةٌ، فَخَلَّيْتُ عَنْهُ، فَأَصْبَحْتُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَاأَبَاهُرَيْرَةَ، مَا فَعَلَ أَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ؟" قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! شَكَاحَاجَةً وَعِيَالًا، فَرَحِمْتُهُ، فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ، فَقَالَ: "أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ" فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُوْدُلِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَصَدْتُهُ، فَجَاءَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ، فَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: دَعْنِيْ فَإِنِّيْ مُحْتَاجٌ، وَعَلَيَّ عِيَالٌ لَا أَعُوْدُ، فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ، فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا أَبَاهُرَيْرَةَ، مَا فَعَلَ أَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ؟" قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً وَ عِيَالًا فَرَحِمْتُهُ، فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ، فَقَالَ: "إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ" فَرَصَدْتُهُ الثَّالِثَةَ، فَجَاءَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ، فَأَخَذْتُهُ، فَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهٰذَا آخِرُ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ أَنَّكَ تَزْعَمُ لَا تَعُوْدُ، ثُمَّ تَعُوْدُ، فَقَالَ: دَعْنِيْ فَإِنِّيْ أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ

الاھوالحی القیوم" پس آپ ﷺ نے میرے سینہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اے ابومنذر! تجھ کو تیرا علم مبارک ہو۔

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے زکوۃ رمضان (یعنی صدقہ فطر) کی حفاظت میرے ذمہ کی، پس ایک آنے والا میرے پاس آیا اور کھانے کے غلہ کو لپ بھرنے لگا، میں نے اس کو پکڑ لیا اور میں نے کہا کہ تجھے آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کرونگا۔ اس نے کہا کہ میں ضرورت مند ہوں اور عیال دار ہوں مجھے سخت ضرورت ہے، میں نے اس کو چھوڑ دیا، پس میں نے صبح کی اور آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوہریرہ! گذشتہ رات کو تیرے قیدی نے کیا کیا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے ضرورت مندی اور عیال دار ہونے کی شکایت کی تو مجھے اس پر رحم آگیا اور میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے تجھ سے جھوٹ بولا اور وہ دوبارہ آئے گا۔ تو مجھے آپ ﷺ کے فرمان کی وجہ سے یقین ہوگیا کہ وہ دوبارہ آئے گا، چنانچہ میں انتظار میں رہا پس وہ آیا اور غلے میں سے لپ بھرنے لگا۔ تو میں نے کہا میں تجھے آپ ﷺ کے پاس ضرور لے کر جاؤنگا۔ اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں ضرورت مند ہوں اور عیال دار ہوں اور میں آئندہ نہیں آؤں گا۔ مجھے اس پر رحم آگیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ پس میں جب صبح آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو مجھ سے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوہریرہ! تیرے گذشتہ رات کے قیدی نے کیا کیا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے حاجت مندی اور عیال دار ہونے کی شکایت کی تو مجھے اس پر رحم آگیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے تجھ سے جھوٹ بولا ہے اور وہ پھر آئے گا۔ پس میں تیسری مرتبہ اس کے انتظار میں رہا، چنانچہ وہ آیا اور غلے میں سے لپ بھرنے لگا، میں نے

يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا، قُلْتُ: مَاهُنَّ؟ قَالَ: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ، فَإِنَّهُ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ، وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ، فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ فَأَصْبَحْتُ، فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا فَعَلَ أَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ؟" قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ أَنَّهُ يُعَلِّمُنِيْ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِيَ اللّٰهُ بِهَا، فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ. قَالَ: "مَاهِيَ؟" قُلْتُ: قَالَ لِيْ: إِذَا أَوَيْتَ إِلٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ أَوَّلِهَا حَتّٰى تَخْتِمَ الْآيَةَ: "اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّاهُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ" وَقَالَ لِيْ: لَا يَزَالُ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ، وَلَنْ يَقْرَبَكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَاإِنَّهُ قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوْبٌ، تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلَاثٍ يَا أَبَاهُرَيْرَةَ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: "ذَاكَ شَيْطَانٌ"﴾ (رواه البخاری)

پکڑ لیا اور کہا اب تو میں تجھے ضرور آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کرونگا، تیرا یہ آنا تیسری بار ہوا ہے تو ہر بار یہی کہتا ہے کہ میں نہیں آؤں گا اور پھر آجاتا ہے۔ اس نے کہا کہ مجھے چھوڑ دو میں تجھے چند کلمات سکھا دیتا ہوں ان کے ذریعے سے اللہ تجھے فائدہ پہنچائے گا۔ میں نے کہا وہ کلمات کیا ہیں؟ اس نے کہا جب تم اپنے بستر کی طرف جاؤ تو آیت الکرسی پڑھ لیا کرو، اس وجہ سے صبح تک تجھ پر اللہ جل شانہ کی طرف سے ایک حفاظت کرنے والا مقرر ہوجائے گا، اور شیطان تیرے قریب نہیں آئے گا، اس پر میں نے اس کو پھر چھوڑ دیا۔ پس جب میں نے پھر صبح کی تو مجھ سے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تیرے رات کے قیدی نے کیا کیا؟ میں نے کہا یا رسول اللہ اس نے کہا کہ وہ مجھے ایسے کلمات سکھائے گا جن کے ذریعے سے اللہ جل شانہ مجھے فائدہ پہنچائے گا، تو میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ وہ کلمات کون سے ہیں؟ میں نے عرض کیا اسنے مجھ سے کہا کہ جب تم سونے کے لئے اپنے بستر کے پاس ٹھکانا پکڑو تو آیت الکرسی پڑھ لیا کرو، اول سے آخر آیت تک۔ اس نے یہ بھی کہا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تجھ پر ایک حفاظت کرنے والا مقرر ہوجائے گا اور صبح تک شیطان ہرگز تیرے پاس نہیں آسکے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا حالانکہ وہ خود بڑا جھوٹا ہے۔ اے ابوہریرہ! تم جانتے ہو کہ تین راتوں سے تم کس سے مخاطب ہورہے تھے؟ میں نے عرض کیا نہیں، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ شیطان تھا۔" (بخاری)

(۱۰۲۱) ﴿وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ، عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ. وفی رواية: "مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ"﴾ (رواهما مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص سورت الکہف کی پہلی دس آیتیں یاد کرے گا، دجال (کے فتنے سے) محفوظ رہے گا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ سورت کہف کی آخری دس آیتیں یاد کرے گا۔"

(۱۰۲۲) ﴿وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

ترجمہ: "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک بار

قَالَ: بَيْنَمَا جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَاعِدٌ عِنْدَالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَقِيْضاً مِنْ فَوْقِهِ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: هٰذَا بَابٌ مِّنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ، وَلَمْ يُفْتَحْ قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ، فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ: هٰذَا مَلَكٌ نَزَلَ اِلَى الْاَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ اَلَّا الْيَوْمَ، فَسَلَّمَ وَقَالَ: اَبْشِرْ بِنُوْرَيْنِ اُوْتِيْتَهُمَا، لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ: فَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَخَوَاتِيْمِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، لَنْ تَقْرَأَبِحَرْفٍ مِّنْهَا اَلَّا اُعْطِيْتَهُ"﴾ (رواه مسلم)

"اَلنَّقِيْضُ" اَلصَّوْتُ.

حضرت جبریل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف فرما تھے کہ انہوں نے اپنے اوپر سے ایک آواز سنی، تو حضرت جبریل نے اپنے سر کو اٹھایا اور فرمایا یہ آسمان کا ایک دروازہ ہے جو کھولا گیا ہے، آج سے پہلے یہ دروازہ کبھی نہیں کھولا گیا تھا اور اس سے ایک فرشتہ اترا ہے جو اس سے پہلے کبھی نہیں اترا ہے، پس اس فرشتے نے آپ ﷺ کو سلام عرض کیا اور کہا آپ ﷺ کو دونوروں کی بشارت ہو جو آپ ﷺ کو عطا کئے گئے، آپ سے پہلے یہ کسی نبی کو بھی نہیں دیئے گئے، ایک سورت فاتحہ اور دوسرا سورت بقرۃ کی آخری آیات۔ آپ ﷺ ان میں سے کوئی حرف بھی تلاوت کریں گے تو وہ چیز آپ کو عطاء کردی جائے گی۔" "النقیض" بمعنی آواز۔

(۱۸٤) بَابُ اِسْتِحْبَابِ الْاِجْتِمَاعِ عَلَى الْقِرَاءَةِ

جمع ہوکر قرآن مجید پڑھنے کے مستحب ہونے کا بیان

(۱۰۲۳) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِيْ بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ، وَيَتَدَارَسُوْنَهُ بَيْنَهُمْ، اِلَّانَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہوکر اللہ جل شانہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ اس کو درس دیتے ہیں تو ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور اللہ جل شانہ اپنے پاس فرشتوں میں ان کا ذکر فرماتے ہیں۔"

(۱۸٥) بَابُ فَضْلِ الْوُضُوْءِ

وضوء کی فضیلت کا بیان

(۲۷٦) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْابِرُءُ وْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ. وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُباً فَاطَّهَّرُوْا وَاِنْ كُنْتُمْ

ترجمہ: "اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اے ایمان والو! جب تم نماز کیلئے کھڑے ہوتو اپنے چہروں اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوکر اور اپنے سروں کا مسح کرلو اور اپنے پیروں کو ٹخنوں تک دھولو اور اگر تم جنبی ہوتو اچھی طرح پاکی حاصل کرلو، اور اگر تم بیمار ہو یا حالت سفر میں ہو یا

مَّرْضٰى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْجَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْلٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ.﴾ (سورة المائده: ٦)

(١٠٢٤) ﴿وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ أُمَّتِيْ يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيْلَ غُرَّتَهٗ، فَلْيَفْعَلْ"﴾ (متفق عليه)

(١٠٢٥) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ خَلِيْلِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوْءُ"﴾ (رواه مسلم)

(١٠٢٦) ﴿وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ تَوَضَّأَ وَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهٖ"﴾ (رواه مسلم)

(١٠٢٧) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ: "مَنْ تَوَضَّأَ هٰكَذَا، غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ، وَكَانَتْ صَلَاتُهٗ وَمَشْيُهٗ اِلَى الْمَسْجِدِ نَافِلَةً"﴾ (رواه مسلم)

(١٠٢٨) ﴿وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوِالْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ، خَرَجَ مِنْ

تم میں سے کوئی شخص استنجے سے آیا ہو یا تم نے بیویوں سے قربت کی ہو پھر تم کو پانی نہ ملے تو تم پاک زمین سے تیمّم کرو یعنی اپنے چہروں اور ہاتھوں پر ہاتھ پھیر لیا کرو اس زمین سے۔ اللہ تعالیٰ تم پر تنگی کا ارادہ نہیں کرتا ہے بلکہ یہ چاہتا ہے کہ تمہیں بھی پاک کرے اور اپنی نصیحت کو تم پر پوری کرے تاکہ تم شکر کرو۔"

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت کے لوگوں کو قیامت والے دن اس حال میں پکارا جائے گا کہ ان کے اعضاءِ وضوء کے نشانات سے ان کے چہرے اور ہاتھ پاؤں چمک رہے ہونگے، لہٰذا جو روشنی بڑھانے کی طاقت رکھے تو ضرور ایسا کرے۔"

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے خلیل ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مومن کا زیور وہاں تک پہنچے گا جہاں تک وضوء کا پانی پہنچے گا۔" (مسلم)

ترجمہ: "حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے وضوء کیا اور اچھے طریقے سے وضوء کیا تو اس کے جسم سے گناہ نکل جاتے ہیں حتیٰ کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی۔"

ترجمہ: "حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے میرے اس وضوء کی طرح وضوء فرمایا، پھر فرمایا: جو شخص اس طرح وضوء کرے تو اس کے پہلے کے (صغیرہ) گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اس کی نماز اور اس کے مسجد کی طرف چل کر جانے کا ثواب زائد ہوتا ہے۔" (مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مسلمان یا مومن بندہ وضوء کرتا ہے اور وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ اس کے چہرے کے تمام گناہ نکل جاتے ہیں جس کی طرف اس نے اپنی

وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ، أَوْمَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ، فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ، أَوْمَعَ آخِرِقَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ، خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَشَتْهَارِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ، أَوْمَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ، حَتَّى يَخْرُجَ نَقِيًّامِنَ الذُّنُوْبِ"﴾ (رواه مسلم)

(۱۰۲۹) ﴿وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى الْمَقْبَرَةَ، فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ، وَدِدْتُ أَنَّا قَدْرَأَيْنَا اِخْوَانَنَا" قَالُوْا: أَوَلَسْنَا إِخْوَانَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ: "أَنْتُمْ أَصْحَابِيْ، وَإِخْوَانُنَا الَّذِيْنَ لَمْ يَأْتُوْا بَعْدُ" قَالُوْا: كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَأْتِ بَعْدُمِنْ أُمَّتِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ فَقَالَ: "أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلاً لَهٗ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَيْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ أَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهٗ؟ قَالُوْا: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: "فَإِنَّهُمْ يَأْتُوْنَ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ"﴾ (رواه مسلم)

(۱۰۳۰) ﴿وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَايَمْحُوا اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا، وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ"؟ قَالُوْا: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: "إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ"﴾ (رواه

آنکھوں سے دیکھا تھا۔ پھر جب وہ اپنے ہاتھوں کو دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ اس کے ہاتھوں سے وہ گناہ نکل جاتے ہیں جن کو اس کے ہاتھوں نے پکڑا تھا، اور جب اپنے پیروں کو دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ وہ تمام گناہ نکل جاتے ہیں جن کی طرف اس کے پیر چل کر گئے تھے۔ یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک وصاف ہوجاتا ہے۔" (مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ آپ ﷺ قبرستان تشریف لے گئے اور فرمایا: تم پر سلام ہو اے ایمان دار گھر والو! اور ہم اگر اللہ نے چاہا تو تمہیں ملنے والے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھیں۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میرے ساتھی ہو اور ہمارے بھائی وہ ہیں جو ابھی تک نہیں آئے، صحابہ نے عرض کیا اللہ کے رسول! آپ کی امت کے وہ لوگ جو ابھی تک نہیں آئے آپ انہیں کیسے پہچانیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بتلاؤ کہ اگر ایک آدمی کے ایسے گھوڑے ہوں جن کی پیشانی اور ٹانگیں سفید ہوں، خالص سیاہ رنگ کے گھوڑوں کے درمیان ہوں۔ کیا وہ اپنے گھوڑے کو نہیں پہچانے گا؟ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پس میری امت اس حال میں (میدان محشر میں) آئی گی کہ وضوء کی وجہ سے ان کی پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں روشن ہوں گے اور میں حوض کوثر پر ان سے پہلے پہنچا ہوا ہونگا۔"

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتلاؤں جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور درجات بلند فرماتا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مشقت اور ناگواری کے وقت وضوء اچھی طرح کرنا، مسجد کی طرف زیادہ قدموں کو اٹھانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا

مسلم)

(۱۰۳۱) ﴿وَعَنْ أَبِیْ مَالِکِ نِ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اَلطَّهُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ"﴾ رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَقَدْ سَبَقَ بِطُوْلِهٖ فِیْ بَابِ الصَّبْرِ.

﴿وفی الباب حدیث عمرو بن عبسه رضی الله عنه السابق فی آخر باب الرجاء، وهو حدیث عظیم؛ مشتمل علی جمل من الخیرات﴾

(۱۰۳۲) ﴿وَعَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عنهُ عنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَامِنْکُمْ مِنْ أَحَدٍ یَتَوَضَّأُ فَیُبْلِغُ. أَوْفَیُسْبِغُ الْوُضُوْءَ. ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُأَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ، وَأَشْهَدُأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِیَةُ یَدْخُلُ مِنْ أَیِّهَا شَاءَ"﴾ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وزاد الترمذی ﴿"اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ"﴾

انتظار کرنا، پس یہی رباط ہے، پس یہی رباط ہے (یعنی اپنے آپ کو اطاعت کے لئے وقف کردینا)'' (مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: پاکیزگی آدھا ایمان ہے۔'' (مسلم)

یہ حدیث مکمل طور پر ''باب الصبر'' میں گزرچکی ہے۔

''اوراس باب میں عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کی روایت بھی پہلے باب الرجاء کے آخر میں گزرچکی ہے اور یہ حدیث بڑی اہم ہے جونیکی کے سب سے کاموں پر مشتمل ہے۔''

ترجمہ: ''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: تم میں سے جوشخص وضوء کرے اور کامل وضوء کرے پھر کہے: ''أشهد أن لا اله الا اللّٰه'' ''یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں'' تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے مکمل کھول دیئے جاتے ہیں، وہ جس سے چاہے اندر داخل ہوجائے گا۔''

(۱۸۶) بَابُ فَضْلِ الْأَذَانِ

اذان کی فضیلت کا بیان

(۱۰۳۳) ﴿عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَوْیَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الاَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ یَجِدُوْا إِلَّا أَنْ یَسْتَهِمُوْاعَلَیْهِ لَاسْتَهَمُوْا عَلَیْهِ، وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَافِی التَّهْجِیْرِ لَاسْتَبَقُوْا إِلَیْهِ، وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی الْعَتَمَةِ وَ الصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا"﴾ (متفق

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: کہ اگر لوگوں کومعلوم ہوجائے کہ اذان کہنے اور پہلی صف میں نماز پڑھنے کا کتنا ثواب ہے تووہ اس کوقرعہ اندازی کے بغیر حاصل نہ کرسکیں گے تو وہ اس پرقرعہ اندازی کرکے حاصل کریں۔ اور اگر وہ جان لیں کہ اول وقت آنے میں کیا فضیلت ہے تو وہ ضرور اس کی طرف دوڑ دوڑ کرآئیں۔ اور اگر وہ جان لیں کہ عشاء اور فجر کی نماز

عليه)

"اَلْإِسْتِهَامُ" اَلْإِقْتِرَاعُ، "وَالتَّهْجِيْرُ": اَلتَّبْكِيْرُ اِلَى الصَّلَاةِ.

میں کیا ثواب ہے تو وہ ضرور اس میں شریک ہوں، اگرچہ ان کو اس کے لئے سرین کے بل گھسٹ کر ہی کیوں نہ آنا پڑے۔" (بخاری و مسلم) اَلْإِسْتِهَامُ: بمعنی قرعہ اندازی کرنا۔ اَلتَّهْجِيْرُ: نماز کی طرف جلدی اور پہلے وقت پر آنا۔

(١٠٣٤) ﴿وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ: "اَلْمُؤَذِّنُوْ نَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقاً يَوْمَ الْقِيَامَةِ"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اذان دینے والے، قیامت کے دن تمام لوگوں سے ان کی گردن لمبی ہوں گی۔"

(١٠٣٥) ﴿وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ صَعْصَعَةَ أَنَّ أَبَاسَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَهُ: "إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ، فَإِذَاكُنْتَ فِي غَنَمِكَ أَوْ بَادِيَتِكَ، فَأَذَّنْتَ لِلصَّلَاةِ، فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ، فَإِنَّهُ لاَ يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ، وَلَاإِنْسٌ، وَلَاشَيْءٌ، إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" قَالَ أَبُوْسَعِيْدٍ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ان سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم بکریوں اور جنگل کو پسند کرتے ہو۔ پس جب تم اپنی بکریوں یا جنگل میں ہو (راوی کو شک ہے) اور تم نماز کے لئے اذان کہو تو اذان کو اونچی آواز کے ساتھ کہا کرو اس لئے کہ موذن کی آواز جہاں تک پہنچتی ہے اور اس آواز کو جن، انسان اور کوئی اور چیز بھی سنتی ہے تو قیامت کے دن وہ اس کے لئے گواہی دے گی۔ حضرت ابوسعید الخدری نے فرمایا کہ میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔" (بخاری)

(١٠٣٦) ﴿وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا نُوْدِيَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ، لَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِيْنَ، فَإِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ أَقْبَلَ، حَتَّى إِذَا ثُوِّبَ لِلصَّلَاةِ أَدْبَرَ، حَتَّى إِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ أَقْبَلَ، حَتَّى يَخْطِرَبَيْنَ الْمَرْءِ وَ نَفْسِهِ يَقُوْلُ: اُذْكُرْكَذَا وَاذْكُرْكَذَا. لِمَالَمْ يَذْكُرْ مِنْ قَبْلُ حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ مَا يَدْرِيْ كَمْ صَلَّى"﴾ (متفق عليه)

"اَلتَّثْوِيْبُ" الإقامَةُ.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر دوڑتا ہے اور وہ ہوا خارج کرتا جاتا ہے تاکہ اذان کی آواز کو نہ سنے۔ پس جب اذان پوری ہوجاتی ہے تو وہ (واپس) آجاتا ہے یہاں تک کہ تکبیر کہی جاتی ہے تو پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے۔ پھر جب تکبیر پوری ہوچکتی ہے تو پھر وہ آجاتا ہے حتیٰ کہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان وسوسے ڈالتا ہے کہتا ہے کہ فلاں چیز یاد کر، فلاں چیز کو یاد کر یعنی وہ چیزیں جو اس سے پہلے اسے یاد نہ تھیں، یہاںتک کہ آدمی کا یہ حال ہو جاتا کہ اسے پتہ نہیں چلتا کہ اس نے کتنی رکعت نماز پڑھی ہے۔"

(١٠٣٧) ﴿وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "إِذَاسَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَايَقُوْلُ، ثُمَّ صَلُّوْاعَلَيَّ، فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَاعَشْراً، ثُمَّ سَلُوْا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ، فَإِنَّهَامَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَاتَنْبَغِيْ إِلَّا لِعَبْدٍمِنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَأَرْجُوْأَنْ أَكُوْنَ أَنَاهُوَ، فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ"﴾ (رواه مسلم)

(١٠٣٨) ﴿وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ، فَقُوْلُوْا كَمَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ"﴾ (متفق عليه)

(١٠٣٩) ﴿وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عنهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، آتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَ الْفَضِيْلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَاماً مَحْمُوْداً الَّذِيْ وَعَدْتَّهُ، حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"﴾ (رواه البخاری)

(١٠٤٠) ﴿وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلاً وَبِالْإِسْلَامِ دِيْناً، غُفِرَلَهُ ذَنْبُهُ"﴾ (رواه مسلم)

(بخاری ومسلم) تثویب: بمعنی اقامت اور تکبیر کہنا۔

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم اذان سنو تو اسی طرح کہو جس طرح موذن کہتا ہے۔ پھر مجھ پر درود پڑھو اس لئے کہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں، پھر تم اللہ سے میرے لئے وسیلے کا سوال کرو، بے شک یہ جنت میں ایک بلند درجہ ہے جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کے لئے ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں، پس جو شخص میرے لئے وسیلے کا سوال کرے گا اس کے لئے شفاعت حلال ہوجائے گی۔'' (مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب تم اذان سنو تو اسی طرح کہو جس طرح موذن کہتا ہے۔'' (بخاری ومسلم)

ترجمہ: ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اذان سن کر یہ دعاء پڑھے: اللهم رب هذه الدعوة التامة الخ ''اے اللہ! اس کامل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے مالک! محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطاء فرما اور انہیں اس مقام محمود پر فائز فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے'' تو قیامت کے دن میری شفاعت اس کے لئے واجب ہوگی۔''

ترجمہ: ''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اذان سن کر کہا: اشهدان لا اله الا الله الخ ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، میں اللہ کے رب ہونے پر محمد ﷺ کے رسول ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں'' تو اس کے گناہ معاف

کر دیئے جاتے ہیں۔"

(۱۰۴۱) ﴿وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ"﴾ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اذان اور تکبیر کے درمیان کی گئی دعا رد نہیں کی جاتی۔" (ترمذی اور امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے)

(۱۸۷) بَابُ فَضْلِ الصَّلَوَاتِ

نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے

(۲۷۷) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ﴾ (سورة عنكبوت: ٤٥)

ترجمہ: "اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "بے شک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔"

(۱۰۴۲) ﴿وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "أَرَأَيْتُمْ لَوْأَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ، هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ؟ قَالُوْا: لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ قَالَ: "فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ، يَمْحُوا اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا"﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ تم بتاؤ کہ اگر تم میں سے کسی شخص کے دروازے پر ایک نہر ہو جس سے وہ روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو، کیا اس کے جسم پر کوئی میل کچیل باقی رہے گا؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا اس کے جسم پر کوئی میل کچیل باقی نہیں رہے گا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بس یہی حال پانچوں نمازوں کا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔"

(۱۰۴۳) ﴿وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلٰى بَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ"﴾ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

"اَلْغَمْرَةُ" بِفَتْحِ الْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ: اَلْكَثِيْرُ.

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچوں نمازوں کی مثال اس گہری نہر کی سی ہے جو تم میں کسی کے دروازے پر ہو جس سے وہ روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو۔

اَلْغَمْرُ: غین پر زبر، اس کے معنی ہوتے ہیں زیادہ۔"

(۱۰۴٤) ﴿وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلاً أَصَابَ مِنِ امْرَأَةٍ قُبْلَةً، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: "أَقِمِ الصَّلَاةَ

ترجمہ: "حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ایک عورت کا بوسہ لے لیا، پس وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ کو بتایا تو اللہ جل شانہ نے یہ آیت نازل فرمادی "اور نماز

طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ، إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ" فَقَالَ الرَّجُلُ: أَلِيْ هٰذَا؟ قَالَ: "لِجَمِيْعِ أُمَّتِيْ كُلِّهِمْ"﴾ (متفق عليه)

قائم کرو دن کے دونوں کناروں اور رات کی کچھ گھڑیوں میں، بیشک نیکیاں برائیوں کو دور کردیتی ہیں" [1] پس اس آدمی نے کہا کیا یہ آیت میرے لئے ہی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری تمام امت کے لئے ہے۔" (بخاری ومسلم)

(١٠٤٥) ﴿وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ، كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ، مَالَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرُ"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچوں نمازیں اور جمعہ کی نماز پچھلے جمعہ تک، کفارہ ہے جو اس کے درمیان گناہ ہونگے، جب تک کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کیا جائے۔"

(١٠٤٦) ﴿عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَا مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلَاةٌ مَكْتُوْبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَ هَا، وَخُشُوْعَهَا، وَرُكُوْعَهَا، إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةٌ لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ مَالَمْ تُؤْتَ كَبِيْرَةٌ، وَذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهُ"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جو مسلمان مرد ایسا ہے کہ فرض نماز کا وقت آنے پر اس کے لئے اچھی طرح وضوء کرے، پھر اچھے طریقے سے خشوع وخضوع کے ساتھ رکوع (مراد نماز) پڑھے، تو وہ نماز اس کے ماقبل کے گناہوں کے لئے کفارہ بن جائے گی، جب تک وہ کسی کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کرے۔ اور اللہ تعالیٰ کا معاملہ اس کے ساتھ اسی طرح ہمیشہ رہتا ہے۔"

(١٨٨) بَابُ فَضْلِ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ

صبح اور عصر کی نماز کی فضیلت کا بیان

(١٠٤٧) ﴿وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَلَّى الْبُرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ"﴾ (متفق عليه)

اَلْبُرْدَانِ: اَلصُّبْحُ وَالْعَصْرُ.

ترجمہ: "حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دو ٹھنڈی نمازیں پڑھتا ہے وہ جنت میں جائے گا۔" (بخاری ومسلم)

البردان: صبح اور عصر کی نماز۔

(١٠٤٨) ﴿وَعَنْ أَبِيْ زُهَيْرٍ عَمَّارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "لَنْ يَلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا" يَعْنِيْ اَلْفَجْرَ، وَ الْعَصْرَ.﴾

ترجمہ: "حضرت ابوزہیر عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کہ جو کوئی سورج نکلنے سے پہلے اور اس کے بعد غروب ہونے سے پہلے یعنی فجر اور عصر کی نماز پڑھتا ہے تو وہ ہرگز جہنم کی آگ میں داخل نہیں ہوگا۔"

(رواہ مسلم)

(مسلم)

(۱۰۴۹) ﴿وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَانْظُرْيَا ابْنَ آدَمَ، لَايَطْلُبَنَّكَ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَيْءٍ"﴾ (رواہ مسلم)

ترجمہ: ''حضرت جندب بن سفیان سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح کی نماز پڑھتا ہے وہ اللہ کے امان میں ہوتا ہے، پس اے انسان! تو غور سے سوچ بچار کر لے تا کہ اللہ تعالیٰ تجھ سے اپنی امان کی بابت کسی قسم کا مطالبہ نہ کرے۔'' (مسلم)

(۱۰۵۰) ﴿وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ، وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ، فَيَسْأَلُهُمُ اللّٰهُ، وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ: كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: تَرَكْنَا هُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ، وَأَتَيْنَا هُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ"﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے اندر رات کو اور دن کو فرشتے باری باری آتے جاتے ہیں اور صبح اور عصر کی نماز میں وہ جمع ہو جاتے ہیں، پھر وہ فرشتے جو تمہارے اندر رات گزارتے ہیں اوپر چڑھ جاتے ہیں، پس اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتے ہیں، حالانکہ وہ خوب جاننے والے ہیں، تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ کہتے ہیں ہم انہیں نماز پڑھتے ہوئے چھوڑ کر آئے ہیں اور ہم جب ان کے پاس گئے تھے تب بھی وہ نماز میں مصروف تھے۔''

(۱۰۵۱) ﴿وَعَنْ جَرِيْرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّاعِنْدَالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ: إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ، لَا تُضَامُوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ، وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا"﴾ (مُتَفَقٌ عَلَيْه)

وَفِيْ رِوَايَةٍ: ﴿فَنَظَرَإِلَى الْقَمَرِلَيْلَةَ أَرْبَعَ عَشَرَةَ﴾

ترجمہ: ''حضرت جریر بن عبداللہ بجلیؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، چاند کی چودھویں رات تھی کہ آپ ﷺ نے چاند کی طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا: بے شک تم اپنے رب کو (قیامت کے دن) ایسے ہی دیکھو گے جس طرح تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو، تم اس کے دیکھنے میں کوئی مشقت محسوس نہیں کرتے ہو۔ پس اگر تم اس بات کی طاقت رکھو کہ سورج طلوع ہونے سے پہلے کی نماز اور سورج غروب ہونے سے پہلے کی نماز میں مغلوب نہ ہو یعنی (تم سے چھوٹنے نہ پائیں) تو تم ایسا ضرور کرو۔'' (بخاری و مسلم)

ایک اور روایت میں ہے پس آپ ﷺ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھا۔''

(۱۰۵۲) ﴿وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ"﴾ (رواہ البخاری)

ترجمہ: ''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی پس تحقیق اس کے اعمال برباد ہو گئے۔''

(۱۸۹) بَابُ فَضْلِ الْمَشْیِ اِلَی الْمَسَاجِدِ

مساجد کی طرف چل کر جانے کی فضیلت کا بیان

(۱۰۵۳) ﴿عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ غَدَا إِلَی الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ، أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ فِی الْجَنَّةِ نُزُلاً كُلَّمَاغَدَا أَوْرَاحَ"﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح یا شام کو مسجد کی طرف جاتا ہے تو اللہ جل شانہ اس کے لئے جنت میں مہمانی تیار کرتے ہیں جب بھی وہ صبح یا شام کو جائے۔''

(۱۰۵٤) ﴿وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ تَطَهَّرَ فِیْ بَیْتِهٖ، ثُمَّ مَضٰی إِلٰی بَیْتٍ مِنْ بُیُوْتِ اللّٰهِ، لِیَقْضِیَ فَرِیْضَةً مِّنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ، كَانَتْ خُطُوَاتُهٗ، إِحْدَاهُمَا تَحُطُّ خَطِیْئَةً، وَ الْأُخْرٰی تَرْفَعُ دَرَجَةً"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنے گھر میں اچھی طرح وضوء کیا پھر وہ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر (مسجد) میں گیا تاکہ وہ اللہ کے فرائض میں سے کسی فریضہ کو ادا کرے تو اس کے ہر قدم رکھنے سے ایک گناہ معاف ہوتا ہے اور دوسرے قدم سے ایک درجہ بلند ہوتا ہے۔''

(۱۰۵۵) ﴿وَعَنْ أُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ، وَكَانَتْ لَا تُخْطِئُهٗ صَلَاةٌ فَقِیْلَ لَهٗ: لَوِاشْتَرَیْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهٗ فِی الظَّلْمَاءِ وَفِی الرَّمْضَاءِ؟ قَالَ: مَایَسُرُّنِیْ أَنَّ مَنْزِلِیْ إِلٰی جَنْبِ الْمَسْجِدِ، إِنِّیْ أُرِیْدُ أَنْ یُكْتَبَ لِیْ مَمْشَایَ إِلَی الْمَسْجِدِ، وَرُجُوْعِیْ إِذَارَجَعْتُ إِلٰی أَهْلِیْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "قَدْ جَمَعَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ كُلَّهٗ"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ ایک انصاری صحابی تھے، میرے علم میں کوئی ایسا شخص نہیں تھا جو ان سے زیادہ دور سے مسجد میں آتا ہو (اس کے باوجود) کوئی نماز اس سے نہ چھٹتی تھی، اس سے کہا گیا اگر تم کوئی گدھا خرید لو تاکہ اندھیرے اور سخت گرمی میں اس پر سوار ہو کر آجایا کرو، اس نے کہا مجھے تو یہ بھی پسند نہیں کہ میرا گھر مسجد کے برابر میں ہو، میں تو چاہتا ہوں کہ میرا مسجد کی طرف چل کر جانا اور جب میں اپنے گھر والوں کے پاس واپس آؤں تو میرا (گھر کی طرف) لوٹنا (ثواب) لکھا جائے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے تمام ثواب کو جمع فرما دیا ہے۔''

(۱۰۵٦) ﴿وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَأَرَادَ بَنُوْسَلِمَةَ أَنْ یَنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُمْ: "بَلَغَنِیْ أَنَّكُمْ تُرِیْدُوْنَ أَنْ تَنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ؟ قَالُوْا: نَعَمْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ أَرَدْنَا

ترجمہ: ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسجد (نبوی) کے اردگرد کچھ جگہیں خالی ہوئیں تو بنوسلمہ نے مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا، پس جب بات جناب نبی کریم ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تم مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! بے شک

ذٰلِکَ، فَقَالَ: "بَنِیْ سَلِمَةَ! دِیَارَکُمْ تُکْتَبُ آثَارُکُمْ، دِیَارَکُمْ تُکْتَبُ آثَارُکُمْ" فَقَالُوْا: مَایَسُرُّنَا أَنَّا کُنَّا تَحَوَّلْنَا.﴾ رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَرَوَی الْبُخَارِیُّ مَعْنَاهُ مِنْ رِوَایَةِ أَنَسٍ.

ہم نے یہ ارادہ کیا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بنوسلمہ! تم اپنے ہی گھروں میں رہو تمہارے نشانات قدم لکھے جاتے ہیں۔ تو انہوں نے کہا کہ ہمیں یہ بات پسند نہیں کہ ہم مسجد کے قریب منتقل ہوں۔" (مسلم) اور بخاری نے بھی اس کے ہم معنی روایت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کی ہے۔

(۱۰۵۷) ﴿وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ أَجْراً فِی الصَّلَاةِ أَبْعَدُ هُمْ إِلَیْهَا مَمْشًی، فَأَبْعَدُهُمْ. وَالَّذِیْ یَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتّٰی یُصَلِّیَهَا مَعَ الْإِمَامِ أَعْظَمُ أَجْراً مِنَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ ثُمَّ یَنَامُ"﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز کے بارے میں تمام لوگوں سے زیادہ ثواب پانے والا شخص وہ ہے جو ان میں سے سب سے زیادہ دور سے چل کر آتا ہے اور جو شخص نماز کا انتظار کرتا ہے کہ وہ امام کے ساتھ نماز کو ادا کرے تو اس کا اجر وثواب اس شخص سے کہیں زیادہ ہے جو اکیلا نماز پڑھ کر سو جاتا ہے۔"

(۱۰۵۸) ﴿وَعَنْ بُرَیْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَشِّرُوا الْمَشَّائِیْنَ فِی الظُّلَمِ اِلَی الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ"﴾ (رواه ابوداؤد والترمذی)

ترجمہ: "حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اندھیروں میں مسجدوں کی طرف چل کر آنے والوں کو قیامت کے دن پورے کے پورے نور کی خوش خبری سنادو۔"

(۱۰۵۹) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلا أَدُلُّکُمْ عَلٰی مَا یَمْحُوا اللّٰهُ بِهِ الْخَطَایَا وَیَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟ قَالُوْا: بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: "إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَی الْمَکَارِهِ، وَکَثْرَةُ الْخُطَا اِلَی الْمَسَاجِدِ، وَاِنْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَذٰلِکُمُ الرِّبَاطُ، فَذَالِکُمُ الرِّبَاطُ"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا! کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتلاؤں جس سے اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کو مٹادیں اور درجے کو بلند کردیں؟ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ (ضرور بتائیں) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ مشقتوں کے باوجود پورا وضوء کرنا، مسجدوں کی طرف کثرت سے قدم اٹھانا اور (ایک) نماز کے بعد (دوسری) نماز کا انتظار کرنا، پس یہی رباط (سرحد کی حفاظت) ہے، پس یہی رباط ہے۔" (مسلم)

(۱۰۶۰) ﴿وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا رَأَیْتُمُ الرَّجُلَ یَعْتَادُ الْمَسَاجِدَ فَاشْهَدُوْا لَهُ

ترجمہ: "حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی شخص کو مسجد کی طرف کثرت سے آتا جاتا دیکھو تو اس کے ایمان دار ہونے کی گواہی دے

بِالْإِيْمَانِ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: "إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ" اَلْآيَةَ﴾ (رواه الترمذی) وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

دو، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "اللہ کی مسجدوں کو وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔" (ترمذی)

اور امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے۔

(١٩٠) بَابُ فَضْلِ اِنْتِظَارِ الصَّلَاةِ

نماز کے انتظار کرنے کی فضیلت کا بیان

(١٠٦١) ﴿عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِیْ صَلَاةٍ مَا دَامَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ، لَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْقَلِبَ اِلٰى أَهْلِهِ اِلَّا الصَّلَاةُ"﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی ہمیشہ نماز ہی میں رہتا ہے جب تک نماز اس کو روکے رکھے، اس کو اپنے گھر والوں کی طرف لوٹنے میں نماز کے سوا کوئی چیز روکنے والی نہ ہو۔" (بخاری ومسلم)

(١٠٦٢) ﴿وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلْمَلَائِكَةُ تُصَلِّیْ عَلٰى أَحَدِكُمْ مَادَامَ فِیْ مُصَلَّاهُ الَّذِیْ صَلَّى فِيْهِ، مَالَمْ يُحْدِثْ، تَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ"﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ فرشتے اس آدمی کے بارے میں دعا کرتے رہتے ہیں جو اس جگہ پر بیٹھا رہے جہاں اس نے نماز پڑھی ہے، جب تک وہ بے وضوء نہ ہو، فرشتے کہتے ہیں: اے اللہ اس کو بخش دے، اے اللہ اس پر رحم فرما۔" (بخاری)

(١٠٦٣) ﴿وَعَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَّرَ لَيْلَةً صَلَاةَ الْعِشَاءِ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ بَعْدَ مَا صَلّٰى فَقَالَ: "صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوْا وَلَمْ تَزَالُوْا فِیْ صَلَاةٍ مُنْذُ انْتَظَرْتُمُوْهَا"﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ایک رات عشاء کی نماز آدھی رات تک مؤخر کردی پھر نماز پڑھانے کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: لوگ تو نماز پڑھ کر سو گئے اور تم جب سے نماز کا انتظار کر رہے ہو برابر نماز کی ہی حالت میں ہو۔"

(١٩١) بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی فضیلت کا بیان

(١٠٦٤) ﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ

ترجمہ: "حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے ۲۷ درجے زیادہ ہوتی ہے۔"

دَرَجَةً"﴾ (متفق علیه)

(١٠٦٥) ﴿وَعَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةُ الرَّجُلِ فِیْ جَمَاعَةٍ تُضَعَّفُ عَلٰى صَلاتِهٖ فِیْ بَيْتِهٖ وَ فِیْ سُوْقِهٖ خَمْساً وَّعِشْرِيْنَ ضِعْفاً، وَذٰلِکَ أَنَّهٗ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ، لَا يُخْرِجُهٗ إِلَّا الصَّلَاةُ، لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رُفِعَتْ لَهٗ بِهَا دَرَجَةٌ، وَحُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ، فَإِذَا صَلّٰى لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّیْ عَلَيْهِ مَادَامَ فِیْ مُصَلَّاهُ، مَالَمْ يُحْدِثْ، تَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، وَ لَا يَزَالُ فِیْ صَلَاةٍ مَّا انْتَظَرَ الصَّلَاةَ"﴾ (متفق علیه. وهذا لفظ البخاری)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ آدمی کا جماعت سے نماز پڑھنا، اپنے گھر اور بازار میں نماز پڑھنے سے ۲۵ گنا زیادہ اجر والا ہے۔ اور یہ اس لئے ہے کہ جب آدمی اچھی طرح وضو کرے اور پھر مسجد کی طرف جائے اور مسجد کی طرف جانے سے اس کا مقصد سوائے نماز کے کوئی اور نہ ہو، تو یہ جو قدم بھی اٹھائے گا اس کے ذریعے اس کا ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے۔ پھر جب نماز پڑھ لے تو جب تک باوضوء اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھا رہے گا فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہیں گے فرشتے کہتے ہیں "اے اللہ! اس پر رحم فرما اے اللہ! اس پر مہربان ہوجا" اور جب تک وہ نماز کا انتظار کرتا ہے وہ برابر نماز میں ہی رہتا ہے۔" (بخاری ومسلم، یہ الفاظ بخاری کے ہیں)

(١٠٦٦) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: أَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ أَعْمٰى، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، لَيْسَ لِیْ قَائِدٌ يَقُوْدُنِیْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَسَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَخِّصَ لَهٗ فَيُصَلِّیَ فِیْ بَيْتِهٖ، فَرَخَّصَ لَهٗ، فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ: "هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ؟" قَالَ نَعَمْ، قَالَ: "فَأَجِبْ"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک نابینا آدمی آئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! مجھ کو مسجد تک لانے والا کوئی شخص نہیں، انہوں نے اللہ کے رسول سے اس لئے یہ سوال کیا کہ آپ ﷺ ان کو گھر پر نماز ادا کرنے کی اجازت مرحمت فرمادیں، آپ ﷺ نے ان کو اجازت دے دی۔ جب انہوں نے جانا چاہا تو آپ ﷺ نے ان کو بلایا اور ان سے پوچھا کیا تم نماز کی اذان سنتے ہو؟ تو انہوں نے کہا ہاں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر اذان کی آواز کا جواب دو۔" (یعنی مسجد میں نماز ادا کرو)

(١٠٦٧) ﴿وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ وَقِيْلَ: عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْمَعْرُوْفِ بِابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ الْمُؤَذِّنِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهٗ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! إِنَّ الْمَدِيْنَةَ كَثِيْرَةُ الْهَوَامِّ وَالسِّبَاعِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَسْمَعُ حَیَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ، فَحَيَّهَلاً"﴾ (رواه ابو داؤد باسناد حسن،)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ یا بعض کے نزدیک عمرو بن قیس جو مشہور ہیں ابن ام مکتوم موذن کے نام سے ان سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! مدینے میں کیڑے مکوڑے (سانپ بچھو وغیرہ) اور درندے ہیں (میں نابینا ہوں اس لئے مجھ کو گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت عطاء فرمادیں) آپ ﷺ نے پوچھا کہ حی علی الصلاۃ اور حی علی الفلاح کی آواز سنتے ہو؟ تو مسجد میں آؤ۔"

ومعنى "حَيَّهَلا": تَعالَ.

(ابوداؤد نے اس کو حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے)
"حیھلا" اس کے معنی ہوتے ہیں: آؤ۔"

(١٠٦٨) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ، لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْتَطَبَ، ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنُ لَهَا، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمُّ النَّاسَ، ثُمَّ أُخَالِفُ إِلٰى رِجَالٍ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ"﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں نے ارادہ کیا کہ میں لکڑیاں اکٹھی کرنے کا حکم دوں پھر نماز کا حکم دوں کہ اس کے لئے اذان دی جائے پھر میں کسی ایک آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں خود ان لوگوں کی طرف جاؤں (جو مسجد میں نہیں آتے) ان کے گھروں کو جلادوں۔'' (بخاری و مسلم)

(١٠٦٩) ﴿وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ سَرَّهٗ أَنْ يَلْقَى اللّٰهَ تَعَالٰى غَدًا مُسْلِمًا، فَلْيُحَافِظْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ، حَيْثُ يُنَادٰى بِهِنَّ فَإِنَّ اللّٰهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْهُدٰى، وَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى، وَلَوْ أَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِیْ بُيُوْتِكُمْ كَمَا يُصَلِّى هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِیْ بَيْتِهٖ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ، وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ، وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُوْمُ النِّفَاقِ، وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتٰى بِهٖ، يُهَادٰى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى يُقَامَ فِى الصَّفِّ﴾ رَوَاهُ مُسْلِم. وَفِیْ رِوَايَةٍ لَهٗ ﴿قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدٰى، وَإِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى الصَّلَاةُ فِى الْمَسْجِدِ الَّذِیْ يُؤَذَّنُ فِيْهِ﴾

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہے کہ کل کو وہ اللہ سے اس حال میں ملے کہ وہ مسلمان ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ ان نمازوں کی حفاظت کرے جب ان کے لئے اذان دی جائے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے پیغمبر ﷺ کے لئے ہدایت کے طریقے مقرر فرمائے ہیں اور یہ نمازیں بھی ہدایت کے طریقوں میں سے ہیں۔ اور اگر تم نمازیں اپنے گھر میں پڑھتے ہو تو تم اپنے نبی ﷺ کی سنت کو چھوڑ دوگے اور اگر تم نے اپنے پیغمبر ﷺ کی سنت چھوڑ دی تو یقیناً گمراہ ہوجاؤ گے۔ اور میں نے تو اپنے لوگوں کا یہ حال دیکھا ہے کہ نماز سے وہی منافق پیچھے رہتا جو کھلم کھلا منافق ہوتا، اگر آدمی کو دو آدمیوں کے سہارے سے لایا جانا پڑتا تو وہ بھی صف میں کھڑا کردیا جاتا۔'' (مسلم)

اور اسی مسلم شریف کی ایک اور روایت میں آتا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ ہمیں نبی کریم ﷺ نے ہدایت کے طریقے سکھلائے اور ہدایت کے طریقوں میں سے اس مسجد میں نماز پڑھنا بھی ہے جس میں اذان دی جاتی ہے۔''

(١٠٧٠) ﴿وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

ترجمہ: ''حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کہ جس بستی یا جنگل میں تین آدمی

"مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِيْ قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِيْهِمُ الصَّلَاةُ اِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ، فَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ، وَاِنَّمَا يَأْكُلُ الذِّئْبُ مِنَ الْغَنَمِ الْقَاصِيَةَ"﴾ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ.

ہوں جن میں نماز کا اہتمام نہ ہوتا ہو تو ان پر شیطان غالب آ جاتا ہے پس جماعت کی نماز کو لازم پکڑو۔ یقیناً بھیڑیا اس بکری کو کھا جاتا ہے جو ریوڑ سے دور رہتی ہے۔" (ابوداؤد نے حسن سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے)

(۱۹۲) بَابُ الْحَثِّ عَلٰى حُضُوْرِ الْجَمَاعَةِ فِي الصُّبْحِ وَالْعِشَاءِ

صبح اور عشاء کی جماعت میں حاضری کی ترغیب کا بیان

(۱۰۷۱) ﴿عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے جماعت سے عشاء کی نماز پڑھی تو اس نے گویا آدھی رات قیام کیا (یعنی عبادت کی) اور جس نے صبح کی نماز جماعت سے پڑھی تو اس نے گویا ساری رات نماز پڑھی۔" (مسلم)

وفي رواية الترمذي: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ شَهِدَ الْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ كَانَ لَهُ قِيَامُ نِصْفِ لَيْلَةٍ، وَمَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ فِيْ جَمَاعَةٍ كَانَ لَهُ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ" قال الترمذي: حديث حسن صحيح.

اور ترمذی کی روایت میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو عشاء کی نماز میں حاضر ہوا اس کے لئے آدھی رات کے قیام کا ثواب ہے اور جو عشاء کے ساتھ فجر کی نماز میں بھی حاضر ہوا تو اس کے لئے پوری رات کے قیام کے برابر ثواب ہے۔ امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۱۰۷۲) ﴿وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا﴾ (متفق عليه)

"وَقَدْ سَبَقَ بِطُوْلِهٖ"

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر لوگ عشاء اور صبح کی نماز کی فضیلت جان لیں تو انہیں گھٹنوں کے بل بھی آنا پڑے تو وہ ضرور ان نمازوں میں آئیں۔" (بخاری و مسلم)

یہ روایت تفصیل سے پہلے گذر چکی ہے۔

(۱۰۷۳) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيْسَ صَلَاةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ منافقین پر فجر اور عشاء کی نماز سے زیادہ بھاری کوئی اور نماز نہیں اور اگر وہ ان کی فضیلت کو جان لیں تو وہ ضرور

لَاتَوْهُمَا وَلَوْحَبْوًا﴾ (متفق عليه)

ان نمازوں میں حاضر ہوں چاہے انہیں گھٹنوں کے بل گھسٹ کر ہی آنا پڑے۔" (بخاری ومسلم)

(١٩٣) بَابُ الْاَمْرِ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ وَالنَّهْيِ الْأَكِيدِ وَالْوَعِيدِ الشَّدِيدِ فِيْ تَرْكِهِنَّ

فرائض کی حفاظت کرنے کا حکم اور ان کے چھوڑنے کی سخت ممانعت اور اس پر سخت وعید کا بیان

(٢٧٨) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى﴾ (سورة بقرة: ٢٣٨)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "نمازوں کی خصوصاً درمیانی نماز کی حفاظت کرو۔"

(٢٧٩) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَإِنْ تَابُوْا وَأَقَامُوْا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ﴾ (سورة توبه: ٥)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "پس اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔"

(١٠٧٤) ﴿وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْاَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "اَلصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا" قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: "بِرُّالْوَالِدَيْنِ" قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: "اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ کون سا عمل سب سے زیادہ فضیلت والا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے وقت پر نماز پڑھنا۔ میں نے عرض کیا پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا۔ میں نے کہا پھر کون سا عمل؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔" (بخاری ومسلم)

(١٠٧٥) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: "بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَأَقَامِ الصَّلَاةِ، وَاِيْتَاءِ الزَّكَاةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ"﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، (۱) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، (۲) نماز قائم کرنا، (۳) زکوٰۃ ادا کرنا، (۴) بیت اللہ کا حج کرنا، (۵) اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔" (بخاری ومسلم)

(١٠٧٦) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا

ترجمہ: "حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے لوگوں سے اس وقت تک جہاد کرنے کا حکم دیا گیا

أنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَيُقِيمُوْا الصَّلَاةَ، وَيُؤْتُوْا الزَّكَاةَ، فَإِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ، عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَاءَ هُمْ وَأَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ ﴾ (متفق عليه)

ہے جب تک وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی نہ دیں، نماز قائم نہ کریں، زکوۃ نہ ادا کریں۔ پس جب وہ یہ کام کر لیں تو وہ اپنے خون اور اپنے مال کو مجھ سے محفوظ کر لیں گے مگر حق اسلام کی وجہ سے اور ان کا حساب اللہ کے ذمے ہے۔'' (بخاری و مسلم)

(١٠٧٧) ﴿وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: "إنَّكَ تَأْتِي قَوْماًمِنْ أهْلِ الْكِتَابِ، فَادْعُهُمْ اِلٰى شَهَادَةِ أنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَأَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَإِنْ أَطَاعُوْا لِذٰلِكَ، فَأَعْلِمْهُمْ أنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اِفْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْ الِذٰلِكَ، فَأَعْلِمْهُمْ أنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اِفْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ، فَأنْ هُمْ أَطَاعُوْا لِذٰلِكَ، فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أمْوَالِهِمْ، وَاتَّقِ دَعْوَةَالْمَظْلُوْمِ، فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَاوَ بَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا: تم ایسے لوگوں کے پاس جارہے ہو جو اہل کتاب ہیں۔ پس تم انہیں اس بات کی دعوت دینا کہ وہ یہ اقرار کریں کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں (محمد ﷺ) اللہ کا رسول ہوں۔ پس اگر وہ یہ بات مان لیں تو ان کو بتلاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ پس اگر وہ اس بات کو بھی مان لیں تو ان کو بتلاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوۃ بھی فرض فرمائی ہے جو ان کے مال داروں سے وصول کر کے ان کے فقراء میں تقسیم کی جائے گی، اگر وہ یہ مان لیں تو تم ان کے عمدہ مالوں کے لینے سے احتراز کرنا۔ اور مظلوم کی بد دعاء سے ڈرنا، اس لئے کہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے۔ (بخاری و مسلم)

(١٠٧٨) ﴿وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "إنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِتَرْكُ الصَّلَاةِ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی اور کفر کے درمیان (فرق) نماز کا چھوڑنا ہے۔''

(١٠٧٩) ﴿وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلْعَهْدُ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمُ اَلصَّلَاةُ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ﴾. (رواه الترمذى وقال: حديث حسن صحيح).

ترجمہ: ''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ عہد جو ہمارے اور ان (کافروں) کے درمیان ہے وہ نماز ہے، پس جس نے نماز چھوڑ دی وہ کافر ہوگیا۔'' (ترمذی اور امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

(١٠٨٠) ﴿وَعَنْ شَقِيْقِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ التَّابِعِيِّ اَلْمُتَّفَقِ عَلٰى جَلَالَتِهٖ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى قَالَ: كَانَ

ترجمہ: ''حضرت شقیق بن عبداللہ تابعی جن کی بزرگی پر سب کا اتفاق ہے، فرماتے ہیں کہ اصحاب رسول ﷺ نماز کے سواء کسی عمل کے

أصُحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَرَوْنَ شَيْئًا مِّنَ الْاَعْمَالِ تَرْكُهُ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلَاةِ"﴾ (رواه الترمذی فی کتاب الایمان بإسناد صحیح)

چھوڑنے کو کفر نہیں سمجھتے تھے۔'' (ترمذی کتاب الایمان اس کی سند صحیح ہے)

(۱۰۸۱) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ أَوَّلَ مَايُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهٖ صَلَاتُهٗ، فَاِنْ صَلَحَتْ، فَقَدْأَفْلَحَ وَ أَنْجَحَ، وَإِنْ فَسَدَتْ، فَقَدْخَابَ وَخَسِرَ، فَإِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيْضَتِهٖ شَيْءٌ، قَالَ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ: اُنْظُرُوْاهَلْ لِعَبْدِیْ مِنْ تَطَوُّعٍ، فَيُكَمَّلُ مِنْهَامَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيْضَةِ؟ ثُمَّ يَكُوْنُ سَائِرُأَعْمَالِهٖ عَلٰى هٰذَا﴾

(رواه الترمذی وقال حدیث حسن)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک وہ عمل جس کے بارے میں قیامت کے دن سب سے پہلے بندوں سے حساب لیا جائے گا ان کی نماز ہے، اگر وہ درست ہوئی تو یقیناً وہ کامیاب ہوگا اور سرخرو ہوگا اور اگر نماز خراب نکل آئی تو وہ ناکام و نامراد ہوگا۔ پس اگر اس کے فرائض میں کچھ کمی ہوئی تو اللہ جل شانہ فرمائے گا دیکھو اس بندے کے نامہ اعمال میں نوافل بھی ہیں، ان نوافل کے ذریعے سے اس کے فرائض کی کمی کو پورا کردیا جائے گا، پھر اس کے سارے اعمال کا حساب اسی طریقے پر ہوگا۔''

(ترمذی اور امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن درجے کی ہے)

(۱۹٤) بَابُ فَضْلِ الصَّفِ الْاَوَّلِ وَالْاَمْرِ بِإِتْمَامِ الصُّفُوْفِ الْاُوَلِ وَتَسْوِيَتِهَا، وَالتَّرَاصِّ فِيْهَا

پہلی صف کی فضیلت، پہلی صفوں کی تکمیل اور برابر کرنے کا حکم اور مل کر کھڑے ہونے کا حکم دینا

(۱۰۸۲) ﴿عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَارَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "اَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا"؟ فَقُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟ قَالَ: "يُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوَلَ، وَيَتَرَاصُّوْنَ فِی الصَّفِّ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کیا تم ایسی صفیں نہیں بناتے جیسے فرشتے اپنے رب کے سامنے بناتے ہیں؟ تو ہم نے عرض یا رسول اللہ! فرشتے کیسے اپنے رب کے پاس صفیں باندھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ پہلے پہلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور مضبوط دیوار کی طرح باہم مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔'' (مسلم)

(۱۰۸۳) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَوْيَعْلَمُ

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر لوگ پہلی صف اور اذان کی فضیلت کو جان لیں تو

النَّاسُ مَافِي النِّدَاءِ وَالصَّفِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَا سْتَهَمُوْا﴾ (متفق عليه)

پھر وہ قرعہ اندازی کے بغیر نہ پائیں تو یقیناً وہ قرعہ اندازی کریں۔'' (بخاری ومسلم)

(۱۰۸۴) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا، وَ شَرُّهَا آخِرُهَا، وَخَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا، وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ مردوں کی صفوں میں سے بہتر صف پہلی صف ہے اور سب سے بری آخری صف ہے اور عورتوں کی بہتر صفوں میں سے سب سے بہتر صف ان کی آخری صف اور سب سے بری پہلی صف ہے۔'' (مسلم)

(۱۰۸۵) ﴿وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى فِىْ أَصْحَابِهٖ تَأَخُّرًا، فَقَالَ لَهُمْ: "تَقَدَّمُوْا فَأْتَمُّوْا بِىْ وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ، لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُوْنَ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کو پیچھے صفوں میں دیکھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آگے بڑھو اور میری اقتداء کرو اور جو تمہارے بعد کے لوگ ہیں وہ تمہاری اقتداء کریں۔ کچھ لوگ برابر پیچھے ہٹتے رہتے ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں پیچھے ہی کر دیتا ہے۔'' (جنت میں) (مسلم)

(۱۰۸۶) ﴿وَعَنْ أَبِىْ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُوْلُ: "اِسْتَوُوْا وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ، لِيَلِنِىْ مِنْكُمْ أُولُوْا الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نماز میں (صف بندی کے وقت) ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے کہ برابر برابر ہو جاؤ اور ایک دوسرے سے اختلاف نہ کرو اس طرح تمہارے دل بھی مختلف ہو جائیں گے، تم میں سے میرے قریب وہ لوگ رہیں جو عقل مند اور سمجھ دار ہوں، پھر اس کے بعد جو اُن کے قریب ہوں اور پھر وہ جو اُن سے قریب ہوں۔'' (مسلم)

(۱۰۸۷) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سَوُّوْا صُفُوْفَكُم، فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اپنی صفیں سیدھی کیا کرو اس لئے کہ صفوں کو سیدھا رکھنا کمال نماز میں سے ہے۔'' (بخاری ومسلم)

وفى رواية البخارى: "فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ."

اور بخاری کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ صفوں کو سیدھا کرنا نماز کو قائم کرنے کا ایک حصہ ہے۔

(۱۰۸۸) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، فَأَقْبَلَ

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نماز کی

عَلَيْنَارَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ: "أَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوْا، فَإِنِّيْ أَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ﴾.

رواه البخاری بلفظه، ومسلم بمعناه. وفی رواية للبخاری: "وَكَانَ أَحَدُنَا يَلْزَقُ مَنْكِبَهٗ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهٖ وَ قَدَمَهٗ بِقَدَمِهٖ."

اقامت کہی گئی تو آپ ﷺ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: اپنی صفوں کو سیدھا کرو اور مل کر کھڑے ہو اس لئے کہ میں تم کو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔"

(بخاری و مسلم) یہ الفاظ بخاری کے ہیں جب کہ مسلم میں اسی کے ہم معنی الفاظ میں روایت ہے۔ اور بخاری کی ایک دوسری روایت میں ہے ہم میں سے ہر کوئی اپنے ساتھی کے کندھے سے اپنا کندھا اور اس کے پیر سے اپنا پیر ملاتا تھا۔

(١٠٨٩) ﴿وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ، أَوْلَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ﴾. (متفق عليه)

وفی رواية لمسلم: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يُسَوِّيْ صُفُوْفَنَا، حَتّٰى كَأَنَّمَا يُسَوِّيْ بِهَا الْقِدَاحَ، حَتّٰى رَأٰى أَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ، ثُمَّ خَرَجَ يَوْماً فَقَامَ حَتّٰى كَادَ يُكَبِّرُ فَرَأٰى رَجُلاً بَادِياً صَدْرُهٗ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ: "عِبَادَ اللّٰهِ، لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ، أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ.

ترجمہ: "حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ یا تو تم ضرور بالضرور اپنی صفوں کو سیدھا کرو، ورنہ اللہ جل شانہ تمہارے چہروں کے درمیان اختلاف پیدا فرمادے گا۔" (بخاری و مسلم)

مسلم شریف کی ایک اور روایت میں آتا ہے کہ آپ ﷺ ہماری صفوں کو ایسا سیدھا کرتے تھے گویا آپ ﷺ ان کے ذریعے سے تیروں کو سیدھا فرمارہے ہیں۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے سمجھ لیا کہ ہم آپ ﷺ کی بات کو سمجھ گئے ہیں پھر ایک اور دن آپ ﷺ تشریف لائے اور کھڑے ہوگئے یہاں تک کہ آپ ﷺ تکبیر کہنے کو تھے کہ آپ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کا سینہ صف سے باہر نکلا ہوا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے بندو! یا تو تم ضرور اپنی صفیں سیدھی کرلو ورنہ اللہ جل شانہ یقیناً تمہارے چہروں کے درمیان اختلاف ڈال دے گا۔

(١٠٩٠) ﴿وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّلُ الصَّفَّ مِنْ نَاحِيَةٍ اِلٰى نَاحِيَةٍ يَمْسَحُ صُدُوْرَنَا وَ مَنَاكِبَنَا وَيَقُوْلُ: "لَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ" وَكَانَ يَقُوْلُ: "إِنَّ اللّٰهَ وَ مَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصُّفُوْفِ الْأُوَلِ" ﴾ رواه ابوداؤد بإسناد

ترجمہ: "حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ صف کے درمیان ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک پھرتے، ہمارے سینوں اور کندھوں کو ہاتھ لگاتے اور فرماتے: تم اختلاف نہ کرو ورنہ تمہارے دل بھی مختلف ہوجائیں گے اور آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے: بے شک اللہ جل شانہ اور اس کے فرشتے پہلی صفوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔" (ابوداؤد نے حسن سند کے ساتھ اس کو

حسن.

(۱۰۹۱) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَقِيْمُوا الصُّفُوْفَ وَحَاذُوْا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ وَسَدُّوْا الْخَلَلَ وَلِيْنُوْابِأَيْدِىْ إِخْوَانِكُمْ وَلَا تَذَرُوْا فُرُجَاتٍ لِلشَّيْطَانِ وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ، وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ﴾ (رواه ابو داؤد بإسناد صحيح)

(۱۰۹۲) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "رُصُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَقَارِبُوْا بَيْنَهَا، وَحَاذُوْا بِالْاَعْنَاقِ فَوَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ إِنِّىْ لَأَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ، كَأَنَّهَا الْحَذَفُ﴾. (حديث صحيح رواه أبو داؤد بإسناد على شرط مسلم)

"الحذف" بحاء مهملة وذال معجمة، مفتوحتين ثم فاء وهى: غنمٌ سودٌ صغارٌ تكون باليمن.

(۱۰۹۳) ﴿وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِىْ يَلِيْهِ فَمَاكَانَ مِنْ نَقْصٍ فَلْيَكُنْ فِى الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ﴾ (رواه ابو داؤد بإسناد حسن)

(۱۰۹٤) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ "إِنَّ اللّٰهَ وَ مَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى مَيَامِنِ الصُّفُوْفِ﴾ رواه ابو داؤد بإسناد على شرط مسلم، وفيه رجل مختلف فى توثيقه.

(۱۰۹٥) ﴿وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا

نقل کیا ہے)

ترجمہ: ''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صفوں کو سیدھا کرو اور کندھوں کو برابر رکھو اور صفوں کے درمیان خلا کو پر کرو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ اور اپنے درمیان میں شیطان کے لئے جگہ مت چھوڑو اور جو صف کو ملائے گا اللہ جل شانہ اسے ملائے گا، اور جو صف کو توڑے گا اللہ تعالیٰ اس کو توڑے گا۔'' (ابوداؤد نے اس حدیث کو حسن اسناد کے ساتھ نقل کیا ہے)

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی صفوں کو ملاؤ اور صفوں میں قریب ہو کر کھڑے ہو اور اپنی گردنوں کو برابر رکھو، پس قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں شیطان کو صفوں کے درمیان گھستا ہوا دیکھتا ہوں گویا وہ بکری کا بچہ ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے، ابوداؤد نے اس کو مسلم کی شرط کے ساتھ روایت کیا ہے۔''

"الحذف" حاء اور ذال دونوں پر زبر اور پھر فاء بمعنی سیاہ چھوٹی بکریاں جو یمن میں پائی جاتی ہیں۔

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ تم اگلی صف پوری کرو، اس کے بعد جو اس سے متصل ہے تا کہ جو کمی ہو وہ آخری صف میں ہو۔'' (ابوداؤد نے حسن سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے)

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صفوں کے دائیں حصوں والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اس حدیث کو ابوداؤد نے شرط مسلم کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اس سند میں ایک راوی ایسا ہے اس کی توثیق میں محدثین کا اختلاف ہے۔''

ترجمہ: ''حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم آپ

إذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْبَبْنَا أَنْ نَكُوْنَ عَنْ يَمِيْنِهِ يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: "رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ. أَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ﴾ (رواه مسلم)

ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو ہم آپ ﷺ کے دائیں طرف کھڑے ہونے کو پسند کرتے تھے تاکہ آپ ﷺ اپنے چہرہ مبارک کے ساتھ ہماری طرف متوجہ ہوں، پس ایک دن میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اے رب! مجھے اس دن اپنے عذاب سے بچانا جس دن اپنے بندوں کو قبروں سے اٹھائے گا یا (یہ فرمایا) حساب کے لئے جمع کرے گا۔" (مسلم)

(١٠٩٦) ﴿وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: "وَسِّطُوْا الْإِمَامَ وَسُدُّوْا الْخَلَلَ﴾ (رواه ابو داؤد)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا امام کو درمیان میں کھڑا کرو۔ اور صفوں کے خلا کو پر کرو۔" (ابوداؤد)

(١٩٥) بَابُ فَضْلِ السُّنَنِ الرَّاتِبَةِ مَعَ الْفَرَائِضِ وَ بَيَانِ أَقَلِّهَا وَ أَكْمَلِهَا وَمَا بَيْنَهُمَا

فرائض کے ساتھ سنن موکدہ کی فضیلت، اس کے کم سے کم اور اکمل اور درمیانی صورت کا بیان

(١٠٩٧) ﴿عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أُمِّ حَبِيْبَةَ رَمْلَةَ بِنْتِ أَبِيْ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَامِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّيْ لِلّٰهِ تَعَالٰى كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشَرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعاً غَيْرَ الْفَرِيْضَةِ إِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتاً فِي الْجَنَّةِ أَوْ: إِلَّا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ام المؤمنین ام حبیبہ رملہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہما روایت نقل کرتی ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا، جو مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ کے لئے فرض نمازوں کے علاوہ روزانہ بارہ رکعتیں نفل پڑھتا ہے تو اللہ جل شانہ اس کے لئے جنت میں گھر بنادیتے ہیں (یا یہ فرمایا) اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیا جاتا ہے۔" (مسلم)

(١٠٩٨) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کے ساتھ دو رکعت ظہر سے پہلے اور دو رکعت ظہر کے بعد اور دو رکعت جمعہ کے بعد اور دو رکعت مغرب کے بعد اور دو رکعت عشاء کی نماز کے بعد پڑھی۔" (بخاری ومسلم)

(۱۰۹۹) ﴿وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "بَیْنَ كُلِّ أَذَانَیْنِ صَلاةٌ، بَیْنَ كُلِّ أَذَانَیْنِ صَلاةٌ، بَیْنَ كُلِّ أَذَانَیْنِ صَلاةٌ" قَالَ فِیْ الثَّالِثَةِ: "لِمَنْ شَاءَ﴾ (متفق علیه)

"اَلْمُرَادُ بِالْاَذَانَیْنِ: اَلْاَذَانُ وَ الْاِقَامَةُ."

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے، ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے، ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے۔ تیسری مرتبہ میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو پڑھنا چاہے۔'' (بخاری و مسلم)

دو اذانوں سے مراد اذان اور تکبیر ہے۔

(۱۹۶) بَابُ تَأْكِیْدِ رَكْعَتَیْ سُنَّةِ الصُّبْحِ

صبح کی دو رکعت سنت کی تاکید کا بیان

(۱۱۰۰) ﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا یَدَعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَ رَكْعَتَیْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ظہر سے پہلے کی چار رکعتیں اور صبح (فجر) سے پہلے کی دو رکعتیں نہیں چھوڑتے تھے۔'' (بخاری)

(۱۱۰۱) ﴿وَعَنْهَا قَالَتْ: لَمْ یَكُنِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی شَیْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ تَعَاهُداً مِنْهُ عَلٰی رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ فجر کی دو رکعتوں (سنتوں) کا جتنا خیال رکھتے تھے اتنا کسی اور نفلی نماز کا خیال نہیں رکھتے تھے۔'' (بخاری و مسلم)

(۱۱۰۲) ﴿وَعَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا"﴾ (رواه مسلم)

وفی روایة: "لَهُمَا أَحَبُّ مِنَ الدُّنْیَاجَمِیْعاً."

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فجر کی دو رکعتیں دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے بہتر ہیں۔'' (مسلم)

اور مسلم کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ یہ دو رکعتیں مجھے تمام دنیا سے زیادہ محبوب ہیں۔

(۱۱۰۳) ﴿وَعَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ بِلَالِ بْنِ رَبَاحٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مُؤَذِّنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِیُؤْذِنَهُ بِصَلَاةِ الْغَدَاةِ فَشَغَلَتْ عَائِشَةُ بِلَالاً بِأَمْرٍ سَأَلَتْهُ عَنْهُ، حَتّٰی أَصْبَحَ جِدًّا فَقَامَ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ وَتَابَعَ أَذَانَهُ فَلَمْ یَخْرُجْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی

ترجمہ: ''حضرت ابوعبد اللہ بلال بن رباح رضی اللہ عنہ موذن رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ وہ ایک مرتبہ آپ ﷺ کو صبح کی نماز کی اطلاع دینے کے لئے حاضر ہوئے۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت بلال کو مشغول کر لیا کہ ان سے کسی بات کو پوچھنا شروع کر دیا، یہاں تک کہ صبح زیادہ روشن ہوگئی، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ کو نماز کی اطلاع دی اور کئی بار اطلاع

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا خَرَجَ صَلَّى بِالنَّاسِ، فَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ شَغَلَتْهُ بِأَمْرٍ سَأَلَتْهُ عَنْهُ حَتَّى أَصْبَحَ جِداً، وَأَنَّهُ أَبْطَأَعَلَيْهِ بِالْخُرُوجِ، فَقَالَ. يَعْنِي النَّبِيَّ. "إِنِّي كُنْتُ رَكَعْتُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ" فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّكَ أَصْبَحْتَ جِدّاً! قَالَ: "لَوْ أَصْبَحْتُ أَكْثَرَمِمَّا أَصْبَحْتُ لَرَكَعْتُهُمَا وَ أَحْسَنْتُهُمَا، وَ أَجْمَلْتُهُمَا"﴾ (رواه ابو داؤد بإسناد حسن)

دی لیکن آپ ﷺ جلدی نماز کے لئے نہیں نکلے۔ پھر آپ ﷺ تشریف لائے اور لوگوں کو نماز پڑھائی تو حضرت بلال نے بتایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں کسی بات کے دریافت کرنے میں مشغول کردیا تھا جس سے صبح زیادہ روشن ہوگئی تھی اور آپ ﷺ نے بھی باہر نکلنے میں تاخیر فرمادی۔ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ میں فجر کی دو رکعتیں (سنتیں) پڑھ رہا تھا۔ پس حضرت بلال نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے تو بالکل ہی صبح کردی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اس سے بھی زیادہ صبح ہوجاتی تب بھی میں دو سنتیں پڑھتا اور خوب اچھے اور بہترین طریقے سے پڑھتا۔'' (ابوداؤد نے حسن سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے)

(١٩٧) بَابُ تَخْفِيفِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَبَيَانِ مَا يُقْرَأُ فِيهِمَا وَ بَيَانِ وَقْتِهِمَا

فجر کی دو رکعتوں کو تخفیف کے ساتھ ادا کرنا نیز یہ کہ ان میں کیا پڑھا جائے اور ان کے وقت کا بیان

(١١٠٤) ﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْإِ قَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ﴾ (متفق عليه)

وفي رواية لهما: يُصَلِّيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ إِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ فَيُخَفِّفُهُمَا حَتَّى أَقُوْلَ: هَلْ قَرَأَ فِيْهِمَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ.

وَ فِيْ رواية لمسلم: كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ إِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ وَيُخَفِّفُهُمَا.

وفي رواية: إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ.

(١١٠٥) ﴿وَعَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ صبح کی نماز کے وقت اذان اور تکبیر کے درمیان دو مختصر رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔'' (بخاری ومسلم)

بخاری اور مسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ فجر کی دو سنتیں ادا فرماتے تو آپ ﷺ اس کو اتنا مختصر اور ہلکی پڑھتے کہ میں یہ (خیال) کرتی کہ آپ ﷺ نے ان رکعتوں میں سورت فاتحہ بھی پڑھی ہے یا نہیں۔

اور مسلم کی ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ ﷺ جب اذان کی آواز سنتے تو فجر کی سنتیں ادا کرتے اور ہلکی پڑھتے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ جب فجر طلوع ہوجاتا۔

ترجمہ: ''حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِلصُّبْحِ وَبَدَا الصُّبْحُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ﴾ (متفق عليه)

وفى رواية لمسلم: "كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَاطَلَعَ صَلَّى الْفَجْرَلايُصَلِّىْ إِلَّا رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ"

(١١٠٦) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ مِنَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى، وَيُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ مِنْ آخِرِاللَّيْلِ، وَيُصَلِّىْ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ، وَكَأَنَّ الْاَذَانَ بِأُذُنَيْهِ﴾ (متفق عليه)

(١١٠٧) ﴿وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِىْ رَكْعَتَىِ الْفَجْرِ، فِى الْاُوْلٰى مِنْهُمَا: "قُوْلُوْآ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا" الآية التى فى الْبَقَرَةِ، وَ فِىْ الْاٰخِرَةِ مِنْهُمَا: "آمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُوْنَ﴾

وفى رواية: فِى الْاٰخِرَةِ الَّتِىْ فِىْ آلِ عِمْرَانَ: "تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَاوَبَيْنَكُمْ" رواهما مسلم.

(١١٠٨) ﴿وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِى رَكْعَتَىِ الْفَجْرِ "قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ" وَ "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ"﴾ (رواه مسلم)

(١١٠٩) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَمَقْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْراً وَكَانَ يَقْرَأُ فِى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ: "قُلْ يَا اَيُّهَا

جب موذن صبح کے لئے اذان دیتا اور صبح روشن ہوجاتی تو ہلکی سی دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔" (بخاری ومسلم)

مسلم کی ایک اور روایت میں آتا ہے کہ آپ ﷺ جب فجر طلوع ہوجاتی تو مختصر سی دو رکعتوں کے علاوہ کچھ نہ پڑھتے تھے۔ (مسلم)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ رات کو نماز تہجد دو دو رکعت کر کے پڑھتے تھے اور رات کے آخری حصے میں ایک رکعت کا اضافہ کر کے اس کو طاق بناتے اور صبح کی نماز سے پہلے دو رکعت (سنت) پڑھتے (اور یہ اتنی جلدی پڑھتے) کہ گویا کہ آپ ﷺ کے کانوں میں تکبیر کی آواز آرہی ہے۔" (بخاری ومسلم)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ فجر کی دو رکعتوں میں سے پہلی رکعت میں آیت: قُوْلُوْا آمَنَّابِ اللّٰهِ وَمَااُنْزِلَ إِلَيْنَا إلخ پڑھتے جو سورۃ بقرہ میں ہے اور دوسری رکعت میں: آمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّامُسْلِمُوْنَ" (يعنى آيت فَلَمَّا أَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَقَالَ مَنْ أَنْصَارِىْ إِلَى اللّٰهِ)

ایک اور روایت میں ہے دوسری رکعت میں آل عمران کی یہ آیت: تَعَالَوْاإِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ. پڑھتے تھے، یہ دونوں روایتیں مسلم میں ہیں۔

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ فجر کی دو سنتوں میں یہ سورتیں پڑھتے تھے "قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ" اور "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ." (مسلم)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو ایک مہینے تک فجر کی سنتوں میں قُلْ يَاأَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ پڑھتے ہوئے دیکھا۔"

الْكَافِرُوْنَ" و "قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ" ﴾
رواه الترمذی وقال حديث حسن.

(ترمذی اور امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے)

(۱۹۸) بَابُ اِسْتِحْبَابِ الْاِضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكْعَتِي الْفَجْرِ عَلٰى جَنْبِهِ الْاَيْمَنِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ سَوَاءٌ كَانَ تَهَجَّدَ بِاللَّيْلِ أَمْ لَا

فجر کی سنتوں کے بعد دائیں کروٹ پر لیٹنے کا استحباب اور اس کی ترغیب کا بیان خواہ اس نے تہجد کی نماز پڑھی ہو یا نہ پڑھی ہو

(۱۱۱۰) ﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب فجر کی دو سنتیں ادا فرما لیتے تو دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے تھے۔" (بخاری)

(۱۱۱۱) ﴿وَعَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ مَابَيْنَ أَنْ يُفْرَغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ اِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشَرَةَ رَكْعَةً، يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ، فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ، وَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ، قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ، هٰكَذَا حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْاِقَامَةِ﴾ (رواه مسلم)

قولها: "يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ" هكذا هو فى مسلم ومعناه: بَعْدَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ.

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ عشاء کی نماز سے فراغت سے پہلے فجر تک کے درمیانی وقفے میں گیارہ رکعت پڑھتے تھے، ہر دو رکعتوں کے درمیان سلام پھیرتے، پھر آخر میں ایک رکعت کا اضافہ فرما کر اس کو طاق بنا دیتے۔ پس جب موذن فجر کی نماز کی اذان دے کر خاموش ہوجاتا اور فجر آپ ﷺ کے سامنے ظاہر ہوجاتی اور موذن نماز فجر کی اطلاع دینے کے لئے آپ ﷺ کے پاس آتا تو آپ ﷺ کھڑے ہو کر دو رکعت مختصر سی ادا فرماتے، پھر آپ ﷺ اپنی داہنی کروٹ پر اس طرح لیٹ جاتے یہاں تک کہ موذن آپ ﷺ کے پاس اقامتِ نماز کی اطلاع دینے کے لئے حاضر ہوتا۔" (مسلم)

يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ. مسلم میں الفاظ اسی طرح کے ہیں۔ اس کے معنی ہوتے ہیں ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے۔

(۱۱۱۲) ﴿وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَلْيَضْطَجِعْ عَلَى يَمِيْنِهِ﴾.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی فجر کی دو سنتیں پڑھے تو اس کو چاہئے کہ اپنی دائیں جانب پر لیٹ جائے۔" (اس کو ابوداؤد اور

"رواه ابوداؤد والترمذی بأسانید صحیحة، قال الترمذی: حدیث حسن صحیح"

ترمذی نے صحیح سندوں کے ساتھ روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(۱۹۹) بَابُ سُنَّةِ الظُّهْرِ

ظہر کی سنتوں کا بیان

(۱۱۱۳) ﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کے ساتھ ظہر سے پہلے دو رکعتیں اور ظہر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔" (بخاری ومسلم)

(۱۱۱٤) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَعُ أَرْبَعاً قَبْلَ الظُّهْرِ﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز سے پہلے چار رکعت پڑھنا نہیں چھوڑتے تھے۔" (بخاری)

(۱۱۱٥) ﴿وَعَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعاً، ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ، ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ، وَيُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ، وَيَدْخُلُ بَيْتِيْ، فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت نقل کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ میرے گھر میں ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھتے تھے، پھر باہر تشریف لے جاتے اور لوگوں کو نماز پڑھاتے، پھر گھر تشریف لے آتے اور پھر دو رکعت پڑھتے اور لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھاتے، پھر میرے گھر تشریف لاتے اور دو رکعت ادا فرماتے، اور آپ ﷺ صحابہ کرام کو عشاء کی نماز پڑھاتے اور میرے گھر میں تشریف لاتے اور دو رکعت پڑھتے تھے۔"

(۱۱۱٦) ﴿وَعَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ حَافَظَ عَلَى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ﴾ (رواه ابوداؤد والترمذی و قال: حدیث حسن صحیح)

ترجمہ: "حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ جو شخص ظہر کی فرض سے پہلے چار رکعتوں کی اور ظہر کے بعد چار رکعتوں کی حفاظت کرے گا تو اللہ جل شانہ اس پر جہنم کی آگ کو حرام فرما دے گا۔" (ابوداؤد، ترمذی اور امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(۱۱۱۷) ﴿وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يُصَلِّيْ أَرْبَعاً بَعْدَ أَنْ تَزُوْلَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ،

ترجمہ: "حضرت عبد اللہ بن السائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ظہر سے پہلے سورج ڈھلنے کے بعد چار رکعات پڑھتے تھے اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ایسی گھڑی ہے جس میں آسمان

وَقَالَ: "إِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ، فَأُحِبُّ أَنْ يَصْعَدَ لِي فِيهَا عَمَلٌ صَالِحٌ﴾ (رواه الترمذی وقال: حديث حسن)

کے دروازے کھولے جاتے ہیں، پس میں پسند کرتا ہوں کہ اس وقت میں میرے نیک اعمال اوپر چڑھیں۔"

(۱۱۱۸) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا لَمْ يُصَلِّ أَرْبَعاً قَبْلَ الظُّهْرِ، صَلَّاهُنَّ بَعْدَهَا﴾ (رواه الترمذی و قال: حديث حسن)

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جب ظہر سے پہلے کی چار رکعتیں نہ پڑھی ہوتیں تو آپ ﷺ ظہر کے فرض کے بعد پڑھتے تھے۔" (ترمذی اور امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے)

(۲۰۰) بَابُ سُنَّةِ الْعَصْرِ

عصر کی سنتوں کا بیان

(۱۱۱۹) ﴿عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ، يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ، وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ﴾ (رواه الترمذی وقال: حديث حسن)

ترجمہ: "حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ عصر کے فرض سے پہلے چار رکعات پڑھا کرتے تھے اور ان کے درمیان (دو رکعات کے بعد) ملائکہ مقربین اور ان کی تابعداری کرنے والے مسلمان اور مؤمنوں پر سلام پھیرنے کے ساتھ جدائی کرتے۔" (پھر دو رکعت پڑھتے)

(۱۱۲۰) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأً صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعاً﴾ (رواه ابوداؤد والترمذی وقال: حديث حسن)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ جل شانہ اس شخص پر رحم فرمائے جو عصر کی نماز سے پہلے چار رکعات ادا کرتا ہے۔" (ابوداؤد، ترمذی اور امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے)۔

(۱۱۲۱) ﴿وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ﴾ (رواه أبوداؤد بإسناد صحيح)

ترجمہ: "حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ عصر کی نماز سے پہلے دو رکعت ادا فرماتے تھے۔" (ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے)

(۲۰۱) بَابُ سُنَّةِ الْمَغْرِبِ بَعْدَهَا وَقَبْلَهَا

مغرب سے پہلے اور بعد کی سنتوں کا بیان

﴿تَقَدَّمَ فِي هٰذِهِ الْأَبْوَابِ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ وَحَدِيثُ

ترجمہ: "گذشتہ ابواب میں حضرت عمر اور حضرت عائشہ کی صحیح حدیثیں

عَائِشَةَ، وَهُمَا صَحِيْحَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ﴾

گذر چکی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز مغرب کے بعد دو رکعت سنتیں ادا فرمایا کرتے تھے۔"

(۱۱۲۲) ﴿وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "صَلُّوْا قَبْلَ الْمَغْرِبِ" قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: "لِمَنْ شَاءَ﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مغرب سے پہلے نماز پڑھو۔ تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔ تیسری مرتبہ میں ارشاد فرمایا: جو چاہے پڑھے۔" (بخاری)

(۱۱۲۳) ﴿وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ كِبَارَ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ، يَبْتَدِرُوْنَ السَّوَارِيَ عِنْدَالْمَغْرِبِ﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کے بڑے بڑے صحابہ کو دیکھا ہے کہ وہ مغرب کے وقت مسجد کے ستونوں کی طرف جلدی کرتے تھے۔" (تاکہ دو رکعت پڑھ لیں) (بخاری)

(۱۱۲٤) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّيْ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَقِيْلَ: أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلَّاهُمَا؟ قَالَ: كَانَ يَرَانَا نُصَلِّيْهِمَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے زمانے میں غروب شمس کے بعد نماز پڑھا کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا آپ ﷺ نے بھی یہ پڑھی ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا آپ ﷺ ہمیں یہ دو رکعت پڑھتے ہوئے دیکھتے تھے لیکن آپ ﷺ نے ہمیں نہ حکم دیا اور نہ ہی اس سے منع فرمایا۔" (مسلم)

(۱۱۲٥) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ فَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ، اِبْتَدَرُوا السَّوَارِيَ، فَرَكَعُوْا رَكْعَتَيْنِ، حَتّٰى إِنَّ الرَّجُلَ الْغَرِيْبَ لَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيَحْسِبُ أَنَّ الصَّلَاةَ قَدْصُلِّيَتْ مِنْ كَثْرَةِ مَنْ يُصَلِّيْهِمَا﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ ہم مدینے میں تھے کہ موذن نے مغرب کی نماز کے لئے اذان دی تو لوگوں نے ستونوں کی طرف جلدی کی اور دو رکعتیں ادا کیں۔ یہاں تک کہ کوئی اجنبی آدمی مسجد میں آتا تو ان دو رکعت پڑھنے والوں کی کثرت کی وجہ سے وہ گمان کرتا کہ فرض نماز پڑھی جا چکی ہے اور لوگ بعد کی سنتیں پڑھ رہے ہیں۔" (مسلم)

(۲۰۲) بَابُ سُنَّةِ الْعِشَاءِ بَعْدَهَاوَقَبْلَهَا

عشاء کی نماز سے پہلے اور بعد کی سنتوں کا بیان

﴿فِيْهِ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ السَّابِقُ: صَلَّيْتُ مَعَ

ترجمہ: "اس باب میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے جس

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَحَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ: "بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلَاةٌ﴾ (متفق عليه كما سبق)

کا ذکر پہلے گذر چکا ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ عشاء کے بعد دو رکعت (سنت) پڑھیں۔ اور دوسری عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ ہر تکبیر اور اذان کے درمیان نماز ہے۔'' (بخاری و مسلم جیسے کہ اس کا ذکر ہو چکا ہے)

(٢٠٣) بَابُ سُنَّةِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کی سنتوں کا بیان

﴿فِيهِ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ السَّابِقُ اَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''اس میں ایک تو (حضرت عبد اللہ) ابن عمر کی حدیث ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ جمعہ کے بعد دو رکعت نماز پڑھی۔'' (بخاری و مسلم)

(١١٢٦) ﴿وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعاً﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کی نماز پڑھے تو اس کو چاہئے کہ وہ اس کے بعد چار رکعات (سنت) پڑھے۔''

(١١٢٧) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ، فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جمعہ کے بعد (مسجد میں) کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے یہاں تک کہ وہاں سے واپس آئے اور اپنے گھر میں دو رکعت ادا فرماتے۔'' (مسلم)

(٢٠٤) بَابُ اِسْتِحْبَابِ جَعْلِ النَّوَافِلِ فِي الْبَيْتِ سَوَاءٌ الرَّاتِبَةَ وَغَيْرَهَا، وَالْاَمْرِ بِالتَّحْوِيلِ لِلنَّافِلَةِ مِنْ مَوْضِعِ الْفَرِيضَةِ أَوِ الْفَصْلِ بَيْنَهُمَا بِكَلَامٍ

نوافل کا گھر میں پڑھنا مستحب ہے، خواہ وہ سنت موکدہ ہو یا غیر موکدہ، نیز نفلوں کیلئے فرض والی جگہ کو بدلنا یا فرض اور نفل کے درمیان بات کے ذریعہ فصل کرنے کا بیان

(١١٢٨) ﴿عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "صَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ صَلَاةُ الْمَرْءِ

ترجمہ: ''حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے لوگوں اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو اس لئے کہ مرد کی افضل نماز وہ ہے جو وہ اپنے گھر میں پڑھے

فِیْ بَیْتِہٖ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃَ﴾ (متفق علیہ)

علاوہ فرض کے۔" (بخاری و مسلم)

(۱۱۲۹) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِجْعَلُوْامِنْ صَلَاتِکُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْھَا قُبُوْراً﴾ (متفق علیہ)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم اپنی نمازوں میں سے کچھ اپنے گھروں کے لئے کرو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ۔" (بخاری و مسلم)

(۱۱۳۰) ﴿وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "إِذَا قَضٰی أَحَدُکُمْ صَلَاتَہٗ فِیْ مَسْجِدِہٖ فَلْیَجْعَلْ لِبَیْتِہٖ نَصِیْباًمِنْ صَلَاتِہٖ فَإِنَّ اللّٰہَ جَاعِلٌ فِیْ بَیْتِہٖ مِنْ صَلَاتِہٖ خَیْراً"﴾ (رواہ مسلم)

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز مسجد میں ادا کرے تو اس کو چاہئے کہ وہ اپنی نماز میں سے کچھ اپنے گھر والوں کے لئے بھی کرے اس لئے کہ اللہ جل شانہ اس کے گھر میں اس کی نماز کی ادائیگی سے خیر و برکت عطا فرمائے گا۔" (مسلم)

(۱۱۳۱) ﴿وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَیْرٍأَرْسَلَہٗ اِلَی السَّائِبِ ابْنِ اُخْتِ نَمِرٍیَسْأَلُہٗ عَنْ شَیْءٍ رَآہُ مِنْہُ مُعَاوِیَۃُ فِی الصَّلَاۃِ فَقَالَ: نَعَمْ صَلَّیْتُ مَعَہُ الْجُمُعَۃَ فِی الْمَقْصُوْرَۃِ، فَلَمَّا سَلَّمَ الْإِمَامُ، قُمْتُ فِیْ مَقَامِیْ فَصَلَّیْتُ، فَلَمَّا دَخَلَ أَرْسَلَ إِلَیَّ فَقَالَ: لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ: إِذَا صَلَّیْتَ الْجُمُعَۃَ فَلاَ تُصَلِّھَا بِصَلاۃٍ حَتّٰی تَتَکَلَّمَ أَوْتَخْرُجَ، فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا بِذٰلِکَ أَنْ لَا نُصَلِّیَ صَلَاۃً بِصَلَاۃٍ حَتّٰی نَتَکَلَّمَ أَوْ نَخْرُجَ﴾ (رواہ مسلم)

ترجمہ: "حضرت عمرو بن عطاء بیان کرتے ہیں کہ حضرت نافع بن جبیر نے ان کو سائب بن اخت نمر کی طرف ایک بات کو دریافت کرنے کے لئے بھیجا جو حضرت معاویہ نے ان کی طرف سے ان کی نماز میں دیکھی تھی۔ تو انہوں نے فرمایا: ہاں میں نے حضرت معاویہ کے ساتھ حجرے میں نماز جمعہ پڑھی ہے۔ پس جب امام نے سلام پھیرا تو میں اپنے فرض والی جگہ پر کھڑا ہوگیا اور سنتیں پڑھیں۔ پھر جب حضرت معاویہ گھر تشریف لے گئے تو میری طرف پیغام بھیجوایا اور فرمایا: کہ تم نے جو کیا ہے آئندہ نہ کرنا، جب تم جمعہ کی نماز پڑھ لو تو اس کے ساتھ کوئی اور نماز مت ملاؤ یہاں تک کہ گفتگو کرلو یا وہاں سے نکل جاؤ۔ (جگہ بدل لو) کہ ہم ایک نماز کو کسی دوسری نماز ے ساتھ نہ ملائیں یہاں تک کہ کسی سے بات کرلیں یا وہاں سے نکل جائیں۔" (مسلم)

(۲۰۵) بَابُ الْحَثِّ عَلٰی صَلاۃِ الْوِتْرِ وَبَیَانِ اَنَّہٗ سُنَّۃٌ مُتَأَکِّدَۃٌ وَبَیَانِ وَقْتِہٖ

نماز وتر کی ترغیب اور اس بات کا بیان کہ وہ سنت موکدہ ہے اور اس کے وقت کا بیان

(۱۱۳۲) ﴿عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: اَلْوِتْرُ لَیْسَ بِحَتْمٍ کَصَلَاتِکُمُ الْمَکْتُوْبَۃِ، وَلٰکِنْ سَنَّ

ترجمہ: "حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نماز وتر فرض نماز کی طرح لازمی نہیں ہے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے اسے مقرر فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ فَأَوْتِرُوْا يَاأَهْلَ الْقُرْآنِ" ﴾ (رواه ابوداؤد والترمذی قال: حديث حسن)

ہے۔ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند فرماتا ہے پس اے اہل قرآن! تم وتر پڑھو (ابوداؤد، ترمذی، اور امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے)

(۱۱۳۳) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْأَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَمِنْ أَوْسَطِهٖ وَمِنْ آخِرِهٖ، وَانْتَهٰى وِتْرُهٗ إِلَى السَّحَرِ﴾. (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے رات کے ہر حصے میں نماز وتر پڑھی ہے، رات کے ابتداء حصہ میں، اس کے درمیان حصہ میں اور آخری حصہ میں، آپ ﷺ کے وتر صبح تک ختم ہوتے تھے۔''

(۱۱۳۴) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِجْعَلُوْاآخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْراً﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: تم اپنی رات کی آخری نماز وتر کو بناؤ۔'' (بخاری ومسلم)

(۱۱۳۵) ﴿ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَوْتِرُوْا قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوْا﴾. (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: صبح ہونے سے پہلے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔'' (مسلم)

(۱۱۳۶) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ صَلَاتَهٗ بِاللَّيْلِ وَهِيَ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِذَابَقِيَ الْوِتْرُ، أَيْقَظَهَا فَأَوْتَرَتْ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ رات کو نماز (نوافل) پڑھتے تو حضرت عائشہ آپ ﷺ کے سامنے لیٹی ہوتی تھیں جب حضرت عائشہ کے وتر رہ جاتے تو انہیں بھی جگا دیتے اور وہ بھی وتر پڑھ لیتیں۔'' (مسلم)

وَفِيْ رِوَايَةٍلَّهٗ: فَإِذَابَقِيَ الْوِتْرُ قَالَ: "قُوْمِيْ فَأَوْتِرِيْ يَاعَائِشَةُ."

بخاری میں متکلم کے صیغوں کے ساتھ ہے یعنی میں سامنے لیٹی ہوتی تھی آپ ﷺ مجھے جگا دیتے تو میں وتر پڑھ لیتی۔ مسلم کی ایک اور روایت میں ہے جب حضرت عائشہ کے وتر باقی رہ جاتے تو آپ ﷺ فرماتے عائشہ کھڑی ہوجاؤ اور وتر پڑھ لو۔

(۱۱۳۷) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بَادِرُوْا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ﴾ (رواه ابوداؤد، والترمذی وقال: حديث حسن صحيح)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: صبح ہونے سے پہلے پہلے وتر پڑھنے میں جلدی کرو۔'' (ابوداؤد، ترمذی، اور امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(۱۱۳۸) ﴿وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ

ترجمہ: ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ خَافَ أَنْ لَّا يَقُوْمَنَّ آخِرَ اللَّيْلِ، فَلْيُوْتِرْ أَوَّلَهُ، وَمَنْ طَمِعَ أَنْ يَقُوْمَ آخِرَهُ، فَلْيُوْتِرْ آخِرَ اللَّيْلِ، فَإِنَّ صَلَاةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُوْدَةٌ، وَذٰلِكَ أَفْضَلُ﴾. (رواہ مسلم)

نے ارشاد فرمایا: جس کو یہ خطرہ ہو کہ وہ رات کے آخری حصہ میں نہیں اٹھ سکے گا تو اس کو چاہئے کہ وہ رات کے پہلے حصے میں وتر پڑھ لے۔ اور جس کو رات کے آخری حصے میں اٹھنے کی امید ہو تو وہ رات کے آخر میں وتر پڑھے۔ اس لئے کہ رات کے آخری حصہ کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ بات بہت اچھی ہے۔" (مسلم)

(۲۰۶) بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الضُّحَى وَبَيَانِ أَقَلِّهَا وَأَكْثَرِهَا وَأَوْسَطِهَا، وَالْحَثِّ عَلَى الْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا

نماز چاشت کی فضیلت اور اس کی کم سے کم، زیادہ سے زیادہ اور درمیانی رکعتیں کتنی ہیں، نیز اس پر مداومت کرنے کی ترغیب کا بیان

(۱۱۳۹) ﴿عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَيِ الضُّحَى، وَأَنْ أُوْتِرَ قَبْلَ أَنْ أَرْقُدَ﴾ (متفق علیه)

وَالْإِيْتَارُ قَبْلَ النَّوْمِ إِنَّمَا يُسْتَحَبُّ لِمَنْ لَا يَثِقُ بِالْإِسْتِيْقَاظِ آخِرَ اللَّيْلِ، فَإِنْ وَثِقَ، فَآخِرُ اللَّيْلِ أَفْضَلُ.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے میرے خلیل ﷺ نے ہر مہینے کے تین دن کے روزے رکھنے اور چاشت کی دو رکعتیں پڑھنے اور سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی نصیحت فرمائی۔" (بخاری و مسلم)

(۱۱۴۰) ﴿وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سُلَامَى مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَيُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحَى"﴾ (رواہ مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر آدمی اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اس کے ذمے اس کے ہر جوڑ پر صدقہ واجب ہوتا ہے، پس سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے اور الحمد للہ کہنا صدقہ ہے اور لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور اللہ اکبر بھی کہنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم کرنا بھی صدقہ ہے اور لڑائی سے روکنا بھی صدقہ ہے اور ان کے مقابلے میں وہ دو رکعتیں بھی کفایت کر جاتی ہیں جو کوئی چاشت کی ادا کرتا ہے۔"

(۱۱۴۱) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ چاشت کی چار رکعات پڑھا کرتے تھے اور اگر اللہ چاہتا تو زیادہ بھی

الضُّحَى أَرْبَعًا وَيَزِيدُ مَاشَاءَ اللّٰهُ﴾. (رواه مسلم)

ادا کر لیا کرتے تھے۔" (مسلم)

(۱۱۴۲) ﴿وَعَنْ أُمِّ هَانِئٍ فَاخِتَةَ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ: ذَهَبْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ صَلَّى ثَمَانِيَ رَكْعَاتٍ، وَذٰلِكَ ضُحًى﴾. متفق عليه. وَهَذَا مُخْتَصَرُ لَفْظِ إِحْدَى رِوَايَاتِ مُسْلِمٍ.

ترجمہ: "حضرت ام ہانی فاختہ بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں فتح مکہ والے سال آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ غسل فرمارہے ہیں۔ جب آپ غسل سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے آٹھ رکعات ادا فرمائیں اور وہ چاشت کا وقت تھا۔" (بخاری، مسلم۔ یہ الفاظ مسلم کے ایک مختصر روایت کے ہیں)

(۲۰۷) بَابُ تَجُوْزُ صَلَاةُ الضُّحٰى مِنْ ارْتِفَاعِ الشَّمْسِ إِلَى زَوَالِهَا وَالْأَفْضَلُ أَنْ تُصَلِّيَ عِنْدَ اشْتِدَادِ الْحَرِّ وَارْتِفَاعِ الضُّحَى

چاشت کی نماز کا وقت سورج کے بلند ہونے سے زوال تک کا ہے اور افضل یہ ہے کہ گرمی کی شدت اور سورج چڑھ جانے کے وقت پڑھی جائے

(۱۱۴۳) ﴿عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى قَوْماً يُصَلُّوْنَ مِنَ الضُّحَى فَقَالَ: أَمَا لَقَدْ عَلِمُوا أَنَّ الصَّلَاةَ فِي غَيْرِ هَذِهِ السَّاعَةِ أَفْضَلُ. إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "صَلَاةُ الْأَوَّابِيْنَ حِيْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ"﴾ (رواه مسلم)

"تَرْمَضُ" بفتح التاء والميم وبالضاد المعجمة يعني: شِدَّةُ الْحَر "وَالْفِصَالُ" جَمْعُ فَصِيْلٍ وَهُوَ: الصَّغِيْرُ مِنَ الْإِبِلِ.

ترجمہ: "حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کچھ لوگوں کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: کہ یہ لوگ جانتے ہیں کہ اس کے علاوہ دوسرے وقت میں پڑھنا افضل ہے۔ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ اوابین کی نماز کا وقت وہ ہے جب کہ اونٹوں کے بچوں کے پاؤں گرمی سے جلنے لگیں۔" (مسلم)

"ترمض" تاء اور میم پر زبر اور آخر میں ضاد بمعنی گرمی کی شدت۔ "فصال" یہ فصیل کی جمع ہے بمعنی اونٹ کے بچے۔

(۲۰۸) بَابُ الْحَثِّ عَلَى صَلَاةِ تَحِيَّةِ الْمَسْجِدِ بِرَكْعَتَيْنِ وَكَرَاهِيَةِ الْجُلُوْسِ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ فِي أَيِّ وَقْتٍ دَخَلَ وَسَوَاءٌ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ بِنِيَّةِ التَّحِيَّةِ أَوْ صَلَاةِ فَرِيْضَةٍ أَوْ سُنَّةٍ رَاتِبَةٍ أَوْ غَيْرِهَا

تحیۃ المسجد کی ترغیب اور مسجد میں دو رکعت پڑھنے سے پہلے بیٹھنے کی کراہیت چاہے کسی بھی وقت میں داخل ہو، نیز یہ کہ دو رکعت تحیۃ المسجد کی نیت سے پڑھے یا فرض نماز یا سنت موکدہ یا غیر موکدہ میں نیت کر کے پڑھے

(١١٤٤) ﴿عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتّٰى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: ''حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں آئے تو دو رکعت پڑھنے سے پہلے نہ بیٹھے۔'' (بخاری ومسلم)

(١١٤٥) ﴿وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِیْ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: "صَلِّ رَكْعَتَيْنِ﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: ''حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آپ ﷺ مسجد میں تشریف رکھتے تھے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا دو رکعتیں پڑھو۔'' (بخاری ومسلم)

(٢٠٩) بَابُ اِسْتِحْبَابِ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

وضوء کے بعد دو رکعت نفل پڑھنے کے مستحب ہونے کا بیان

(١١٤٦) ﴿عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ: "يَابِلَالُ حَدِّثْنِیْ بِأَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِی الْاِسْلَامِ، فَإِنِّیْ سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِی الْجَنَّةِ قَالَ: مَا عَمِلْتُ عَمَلاً أَرْجٰى عِنْدِیْ مِنْ أَنِّیْ لَمْ أَتَطَهَّرْ طُهُوْراً فِیْ سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ أَوْنَهَارٍ اِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَاكُتِبَ لِیْ أَنْ أُصَلِّیَ﴾ (متفق علیه. وهذالفظ البخاری)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: اے بلال! تم اپنا وہ عمل بتلاؤ جو تم نے اسلام میں سب سے زیادہ امید افزاء والا کیا ہو، اس لئے کہ میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمہارے جوتوں کی آواز سنی ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے کوئی عمل اپنے نزدیک اس سے زیادہ امید افزاء والا نہیں دیکھا کہ میں نے رات یا دن میں جب بھی وضوء کیا تو اس کے ساتھ جتنی نماز مقدر ہوتی ہے میں نے ضرور پڑھ لی۔'' (بخاری ومسلم، یہ الفاظ بخاری کے ہیں)

الدف: بالفاء صَوْتُ النَّعْلِ وَحَرَكَتُهُ عَلَى الْاَرْضِ، والله اعلم.

الدف: فاء کے ساتھ جوتوں کی حرکت اور اس کی آواز۔

(۲۱۰) بَابُ فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَوُجُوبِهَا وَالْاِغْتِسَالِ لَهَا، وَالطِّيْبِ وَالتَّبْكِيْرِ إِلَيْهَا وَالدُّعَاءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ فِيْهِ بَيَانُ سَاعَةِ الْاِجَابَةِ وَاسْتِحْبَابِ إِكْثَارِ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى بَعْدَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن کی فضیلت، نماز جمعہ کے وجوب اور اس کے لئے غسل کرنے اور خوشبو لگانے، جلدی جانے، جمعے کے دن دعا کرنے اور درود شریف پڑھنے، اس میں قبولیت کی گھڑی کا ہونا اور جمعہ کے بعد کثرت سے اللہ کے ذکر کرنے کا بیان

(۲۸۰) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوْا فِى الْاَرْضِ، وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ، وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْراً لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (سورة جمعه: ١١)

ترجمہ: ''اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: جب جمعہ کی نماز ختم ہوجائے تو تم زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ جل شانہ کا فضل تلاش کرو اور کثرت سے اللہ جل شانہ کا ذکر کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔''

(۱۱۴۷) ﴿وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ. فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ، وَ فِيْهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَ فِيْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہترین وہ دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے جمعہ کا دن ہے، اسی میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا، اسی میں وہ جنت میں داخل کئے گئے اور اسی دن میں ان کو وہاں سے نکالا گیا۔'' (مسلم)

(۱۱۴۸) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ، فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ غُفِرَلَهُ مَابَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، وَ مَنْ مَسَّ الْحَصٰى، فَقَدْ لَغَا﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے وضوء کیا اور اچھی طرح سے کیا، پھر جمعہ کی نماز کے لئے آیا اور کان لگا کر خطبہ سنا اور خاموش رہا تو اس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کی درمیانی مدت اور مزید تین دن کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں اور جس نے کنکریوں سے کھیلا اس نے بے ہودہ کام کیا۔''

(۱۱۴۹) ﴿وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ اِلَى رَمَضَانَ، مُكَفِّرَاتٌ مَابَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ پانچوں نمازیں ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک درمیانی مدت کے گناہوں کو مٹا دینے والے ہیں جب کہ کبیرہ گناہوں سے وہ بچتا رہا

(۱۱۵۰) ﴿وَعَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَنَّهُمَاسَمِعَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ عَلَى أَعْوَادِ مِنْبَرِهِ: "لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدَعِهِمُ الْجُمُعَاتِ، أَوْلَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلَى قُلُوْبِهِمْ، ثُمَّ لَيَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ﴾ (رواه مسلم)

ہو۔" (مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ ان دونوں نے نبی کریم ﷺ سے منبر کی لکڑیوں پر فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز آجائیں، ورنہ اللہ جل شانہ ضرور ان کے دلوں پر مہر لگادے گا، وہ پھر غافلوں میں سے ہوجائیں گے۔" (مسلم)

(۱۱۵۱) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ﴾. (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کی نماز کے لئے آئے تو اس کو چاہئے کہ غسل کرلے۔" (بخاری و مسلم)

(۱۱۵۲) ﴿وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ﴾. (متفق عليه)

اَلْمُرَادُ بِالْمُحْتَلِمِ: اَلْبَالِغُ. وَالْمُرَادُ بِالْوُجُوْبِ: وُجُوْب اختيار، كَقَوْلِ الرَّجُلِ لِصَاحِبِهٖ حَقُّكَ وَاجِبٌ عَلَيَّ. والله أعلم.

ترجمہ: "حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جمعہ کا غسل ہر بالغ آدمی پر واجب ہے۔" (بخاری و مسلم)

مُحْتَلِمٌ: سے مراد بالغ ہے اور واجب سے مراد وجوب اختیاری (مستحب ہونا) ہے۔ جیسے ایک آدمی اپنے ساتھی سے کہے تیرا حق مجھ پر واجب ہے (مطلب یہ ہوتا ہے کہ میں ایسا کرونگا، یہ نہیں کہ اگر میں نہیں کرسکا تو مجھ کو تم سزا دوگے)

(۱۱۵۳) ﴿وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعِمَتْ، وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ﴾ (رواه أبو داؤد والترمذى وقال حديث حسن)

ترجمہ: "حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے جمعہ کے دن وضوء کرلیا تو اس نے اچھا کیا اور جس نے غسل کرلیا تو اس کا غسل کرنا افضل ہے۔" (ابوداؤد، ترمذی اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے)

(۱۱۵٤) ﴿وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لاَ يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَااسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ، وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهٖ، أَوْيَمُسُّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهٖ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَلاَ يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّيْ مَاكُتِبَ لَهٗ، ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَاتَكَلَّمَ الْإِمَامُ، إِلاَّ غُفِرَلَهٗ مَابَيْنَهٗ وَبَيْنَ

ترجمہ: "حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور اپنی استطاعت کے مطابق پاکیزگی حاصل کرے، تیل لگائے، یا اپنے گھر میں موجود خوشبو لگائے، پھر وہ گھر سے نکلے اور پھر (مسجد میں) دو آدمیوں کے درمیان گھس کر ان کے درمیان جدائی نہ کرے، پھر اس کے مقدر میں جو ہے وہ نماز پڑھے، اور جب امام خطبہ دے تو وہ خاموش رہے تو اس

الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى﴾ (رواه البخاری)

کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کی درمیانی مدت میں ہونے والے تمام (صغائر) گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔" (بخاری)

(۱۱۵۵) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ، ثُمَّ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الْاُوْلٰى، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً، وَمَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً، وَمَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشاً أَقْرَنَ، وَمَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً، وَمَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ، حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ﴾. (متفق عليه)

قوله: "غُسْلَ الْجَنَابَةِ" أی: غُسْلًا كَغُسْلِ الْجَنَابَةِ فِی الصِّفَةِ.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے جمعہ والے دن غسل جنابت کی طرح (اچھی طرح) غسل کیا، پھر نماز جمعہ کے لئے گیا تو گویا اس نے ایک اونٹ اللہ کے راہ میں قربان کیا اور جو اس کے بعد والی گھڑی میں گیا تو اس نے گویا ایک گائے قربان کی اور جو تیسری گھڑی میں گیا تو گویا اس نے سینگوں والا مینڈھا قربان کیا اور جو چوتھی گھڑی میں گیا تو اس نے گویا ایک مرغی صدقہ کر کے اللہ جل شانہ کا قرب حاصل کیا اور جو پانچویں گھڑی میں گیا تو اس نے گویا ایک انڈہ اللہ کی راہ میں صدقہ کیا، پس جب امام خطبے کے لئے نکل آئے تو فرشتے بھی (مسجد کے اندر) حاضر ہوجاتے ہیں اور ذکر (خطبہ) سنتے ہیں۔" (بخاری ومسلم)

غُسْلَ الْجَنَابَةِ: اس کا مطلب یہ ہے کہ اس طرح غسل کرے جس طرح غسل جنابت (اہتمام کے ساتھ) کیا جاتا ہے۔

(۱۱۵۶) ﴿وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ: "فِيْهَا سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّیْ يَسْأَلُ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ" وَأَشَارَ بِيَدِهٖ يُقَلِّلُهَا﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے جمعہ کا ذکر فرمایا اور ارشاد فرمایا: اس میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ جس مسلمان بندے کو وہ مل جائے اور وہ کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا ہو تو وہ اللہ سے جس چیز کا بھی سوال کرتا ہے اللہ جل شانہ اس کو ضرور وہ مرحمت فرمادیتے ہیں۔ اور آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اس گھڑی کے مختصر ہونے کا ارشاد فرمایا۔" (بخاری ومسلم)

(۱۱۵۷) ﴿وَعَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَسَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ شَأْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

ترجمہ: "حضرت ابوبردة بن ابوموسی الاشعری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تمہارے والد نے آپ ﷺ سے جمعہ کی ساعت کے وقت کے بابت بیان کرتے ہوئے کچھ سنا ہے؟ تو حضرت ابوبردة کہتے ہیں کہ میں نے کہا ہاں، میں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: وہ گھڑی امام کے منبر پر بیٹھنے سے نماز جمعہ کے ختم

"هِيَ مَابَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ الْإِمَامُ أَنْ تُقْضَى الصَّلَاةُ﴾. (رواه مسلم)

تک ہوتی ہے۔"

(۱۱۵۸) ﴿وَعَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيْهِ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ." رواه ابو داؤد بإسناد صحيح﴾

ترجمہ: "حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے دنوں میں سے سب سے زیادہ فضیلت والا دن جمعہ کا دن ہے، پس تم اس دن میں مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ تمہارا درود مجھ کو پیش کیا جاتا ہے۔" (ابوداؤد نے اس کو صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے)

(۲۱۱) بَابُ اِسْتِحْبَابِ سُجُوْدِ الشُّكْرِ عِنْدَ حُصُوْلِ نِعْمَةٍ ظَاهِرَةٍ أَوِ انْدِفَاعِ بَلِيَّةٍ ظَاهِرَةٍ

کسی ظاہری نعمت کے حصول کے وقت یا کسی ظاہری مصیبت کے زائل ہونے کے وقت سجدہ شکر ادا کرنے کے استحباب کا بیان

(۱۱۵۹) ﴿عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ نُرِيْدُ الْمَدِيْنَةَ فَلَمَّا كُنَّا قَرِيْباً مِنْ عَزْوَزَاءَ نَزَلَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ، فَدَعَا اللّٰهَ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِداً فَمَكَثَ طَوِيْلاً ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً، ثُمَّ خَرَّ سَا جِداً. فَعَلَهُ ثَلَاثاً. وَقَالَ: إِنِّىْ سَأَلْتُ رَبِّىْ وَشَفَعْتُ لِأُمَّتِىْ، فَأَعْطَانِىْ ثُلُثَ أُمَّتِىْ، فَخَرَرْتُ سَاجِداً لِرَبِّىْ شُكْراً ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِىْ فَسَأَلْتُ رَبِّىْ لِأُمَّتِىْ، فَأَعْطَانِىْ ثُلُثَ أُمَّتِىْ، فَخَرَرْتُ سَاجِداً لِرَبِّىْ شُكْراً، ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِىْ، فَسَأَلْتُ رَبِّىْ لِأُمَّتِىْ، فَأَعْطَانِىَ الثُّلُثَ الْآخَرَ، فَخَرَرْتُ سَاجِداً لِرَبِّىْ﴾ (رواه ابو داؤد)

ترجمہ: "حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ سے مدینہ جانے کی نیت سے نکلے، پس جب ہم عزوزاءَ مقام کے قریب پہنچے تو آپ ﷺ اپنی سواری سے نیچے اترے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر کچھ دیر اللہ جل شانہ سے دعا مانگتے رہے، پھر سجدہ میں گر گئے اور پھر کافی دیر تک سجدے میں رہے، پھر کھڑے ہوئے اور اپنے ہاتھ اٹھا کر کچھ دیر دعا فرمائی، پھر سجدے میں چلے گئے، اس طرح آپ ﷺ نے تین مرتبہ کیا اور فرمایا: میں نے اپنے پروردگار سے اپنی امت کے لئے شفاعت کی تو اللہ جل شانہ نے مجھے میری امت کا تہائی حصہ عطاء فرمایا، پس میں شکرانہ کے طور پر اپنے پروردگار کے سامنے سجدہ ریز ہوگیا، پھر میں نے اپنا سر اٹھایا اور اپنے پروردگار سے اپنی امت کیلئے سوال کیا، پس میرے رب نے مجھے اپنی امت کا ایک تہائی عطاء فرمایا، میں پھر شکرانہ کے طور پر اپنے پروردگار کے لئے سجدے میں گر پڑا، پھر میں نے سر اٹھایا اور اپنے پروردگار

سے اپنی امت کیلئے سوال کیا تو مجھے اس نے آخری تہائی بھی عطاء کردیا، پس میں اپنے پروردگار کے لئے سجدہ ریز ہوا۔'' (ابوداؤد)

(۲۱۲) بَابُ فَضْلِ قِيَامِ اللَّيْلِ

رات کے قیام کی فضیلت کا بیان

(۲۸۱) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَاماً مَّحْمُوْداً﴾ (سورة الاسراء: ۷۹)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشادگرامی ہے:''رات کے کچھ حصے میں نماز تہجد ادا کرو، یہ تمہارے لئے ایک زائد عمل ہے، امید ہے کہ تمہارا رب تم کو مقام محمود پر کھڑا کردے گا۔''

(۲۸۲) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ﴾ (سورة سجده: ۱٦)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشادگرامی ہے:''(ایمان والے) ان کے پہلو اُن کے بستروں سے دور رہتے ہیں۔''

(۲۸۳) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿كَانُوْا قَلِيْلاً مِّنَ اللَّيْلِ مَايَهْجَعُوْنَ﴾ (سورة الذاريات: ۱۷)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشادگرامی ہے:''رات کے تھوڑے سے حصے میں سوتے تھے۔''

(۱۱٦۰) ﴿وَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم، يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ حَتّٰى تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ، فَقُلْتُ لَهُ: لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا، يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ: "أَفَلاَ أَكُوْنَ عَبْداً شَكُوْراً؟ ﴾. (متفق عليه. وعن المغيرة بن شعبة نحوه، متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ رات کو اتنا لمبا قیام فرماتے کہ آپ ﷺ کے پاؤں مبارک پر ورم آجاتا، پس میں نے ایک دن آپ ﷺ سے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ کیوں اتنی مشقت برداشت فرماتے ہیں جب کہ اللہ نے آپ کے سب اگلے پچھلے گناہ معاف کردیئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں اللہ کا شکرگزار بندہ نہ بنوں؟'' (بخاری) حضرت مغیرہ بن شعبہ سے بھی اسی طرح کی روایت بخاری ومسلم میں موجود ہے۔

(۱۱٦۱) ﴿وَعَنْ عَلِيٍّ رضى الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَ فَاطِمَةَ لَيْلاً ؛ فَقَالَ: "أَلاَ تُصَلِّيَانِ؟﴾ (متفق عليه)

"طرقه" أتاه ليلاً.

ترجمہ: ''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر رات کو تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کیا تم (تہجد) کی نماز نہیں پڑھتے؟'' (بخاری ومسلم)

طرقہ: ان کے پاس رات کو آئے۔

(۱۱٦۲) ﴿وَعَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللّٰهُ عنهُمْ عَنْ اَبِيْهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ

ترجمہ: ''حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے، وہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عبداللہ اچھا آدمی ہے اگر رات کو قیام کرلیا کرے۔ حضرت سالم کہتے

اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ" قَالَ سَالِمٌ: فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بَعْدَ ذٰلِكَ لاَ يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلاَّ قَلِيْلاً ﴾.
(متفق عليه)

ہیں اس کے بعد میرے والد (عبداللہ) رات کو بہت کم سوتے تھے۔"
(بخاری ومسلم)

(١١٦٣) ﴿وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَاعَبْدَ اللّٰهِ! لاَ تَكُنْ مِثْلَ فُلاَنٍ: كَانَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عبداللہ! تو فلاں شخص کی طرح نہ ہونا وہ رات کو قیام کرتا تھا پھر اس نے رات کو عبادت کے لئے اٹھنا چھوڑ دیا۔" (بخاری ومسلم)

(١١٦٤) ﴿وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: ذُكِرَعِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً حَتّٰى أَصْبَحَ! قَالَ: "ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِيْ أُذُنَيْهِ أَوْقَالَ: فِيْ أُذُنِهِ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی کا ذکر کیا گیا کہ وہ رات کو صبح ہونے تک سویا رہا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ آدمی وہ ہے جس کے کانوں میں شیطان نے پیشاب کردیا، یا فرمایا اس کے کان میں۔"
(راوی کو شک ہے) (بخاری ومسلم)

(١١٦٥) ﴿وَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: "يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ، إِذَا هُوَ نَامَ، ثَلاَثَ عُقَدٍ، يَضْرِبُ عَلٰى كُلِّ عُقْدَةٍ: عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ، فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ تَعَالٰى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ تَوَضَّأَ، انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ صَلّٰى، انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَأَصْبَحَ نَشِيْطاً طَيِّبَ النَّفْسِ، وَ اِلاَّ أَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلاَنَ﴾

متفق عليه. قافية الرأس: آخره.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ شیطان تم میں سے ہر ایک کی گدی پر جب وہ سوتا ہے تو تین گرہیں لگادیتا ہے، ہر گرہ پر وہ منتر پڑھتا ہے تیرے لئے رات بہت لمبی ہے پس خوب سو، اگر وہ بیدار ہوکر اللہ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، پھر اگر وہ وضوء بھی کرلے تو ایک گرہ اور کھل جاتی ہے، پھر اگر اس نے نماز بھی پڑھی تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں اور وہ صبح اس حال میں کرتا ہے کہ وہ ہشاش بشاش اور پاکیزہ نفس ہوتا ہے ورنہ اس کی صبح اس حال میں ہوتی ہے کہ وہ بدمزاج اور سست ہوتا ہے۔" (بخاری ومسلم)

قافية الراس: اس سے مراد سر کا پچھلا حصہ (گدی)

(١١٦٦) ﴿وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلاَمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَيُّهَا النَّاسُ! أَفْشُوا السَّلاَمَ، وَ أَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصَلُّوْا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلاَمٍ﴾. رواه

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! سلام کو پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ اور رات کو نماز پڑھو جب کہ لوگ سوئے ہوئے ہوں تو پھر تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہوجاؤ گے۔" (ترمذی، امام ترمذی نے فرمایا:

الترمذی و قال حدیث حسن صحیح.

حدیث حسن صحیح ہے)

(١١٦٧) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "أَفْضَلُ الصِّیَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِیْضَةِ صَلَاةُ اللَّیْلِ﴾ (رواہ مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والا روزہ اللہ کے نزدیک پہلے محرم کا روزہ ہے اور فرض نماز کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والی نماز رات کی نماز ہے۔''

(١١٦٨) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ علیه وسلم قَالَ: "صَلَاةُ اللَّیْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی، فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: ''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعت ہے، پس جب تم کو صبح صادق کا خطرہ ہو تو ایک رکعت کے ساتھ وتر بنالو۔'' (بخاری و مسلم)

(١١٦٩) ﴿وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی، وَیُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: ''حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعات ہے، پس جب تجھے صبح صادق کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت کے ساتھ وتر بنالے۔'' (بخاری و مسلم)

(١١٧٠) ﴿ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰی نَظُنَّ أَنْ لَا یَصُوْمَ مِنْهُ وَ یَصُوْمُ حَتّٰی نَظُنَّ أَنْ لَا یُفْطِرَ مِنْهُ شَیْئاً؛ وَكَانَ لَا تَشَاءُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّیْلِ مُصَلِّیاً إِلَّا رَأَیْتَهُ، وَلَا نَائِماً اِلَّا رَأَیْتَهُ﴾ (رواہ البخاری)

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کسی مہینے میں تو اس طرح روزہ رکھنا چھوڑ دیتے کہ ہم گمان کرتے کہ اس مہینے میں آپ روزہ ہی نہیں رکھیں گے اور پھر کبھی روزہ رکھتے کہ ہم یہ گمان کرتے کہ آپ ﷺ اس مہینے میں کوئی روزہ چھوڑیں گے نہیں، اسی طرح رات کا حال تھا کہ آپ چاہیں کہ آپ ﷺ کو رات کو نماز پڑھتے ہوئے نہ دیکھیں مگر آپ پڑھتے ہوئے دیکھ لیتے اور اگر چاہتے کہ آپ ﷺ کو سویا ہوا نہ دیکھیں مگر سویا ہوا دیکھ لیتے۔'' (بخاری)

(١١٧١) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُصَلِّیْ إِحْدٰی عَشَرَةَ رَكْعَةً تَعْنِیْ فِی اللَّیْلِ. یَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ مَا یَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِیْنَ آیَةً قَبْلَ أَنْ یَرْفَعَ رَأْسَهُ، وَیَرْكَعُ رَكْعَتَیْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ، ثُمَّ یَضْطَجِعُ عَلٰی شِقِّهِ الْأَیْمَنِ حَتّٰی یَأْتِیَهُ الْمُنَادِیْ لِلصَّلَاةِ﴾ (رواہ البخاری)

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ گیارہ رکعت پڑھا کرتے تھے، اس سے مراد حضرت عائشہ کی رات کی نماز ہے، اپنا سر اٹھانے سے پہلے اتنا لمبا سجدہ کرتے کہ جتنی دیر میں تم میں سے ایک آدمی پچاس آیتیں پڑھ لے اور فجر کی نماز سے پہلے دو رکعت پڑھتے، پھر اپنی دائیں کروٹ لیٹ جاتے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاس نماز کی اطلاع دینے کے لئے موذن آتا۔''

(۱۱۷۲) ﴿وَعَنْهَا قَالَتْ: مَاكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ. فِيْ رَمَضَانَ وَ لَا فِيْ غَيْرِهٖ. عَلٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُصَلِّيْ أَرْبَعاً، فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ! ثُمَّ يُصَلِّيْ أَرْبَعاً، فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ! ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثاً. فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوْتِرَ؟ فَقَالَ: "يَاعَائِشَةُ! إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَ لَا يَنَامُ قَلْبِيْ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں (تہجد) گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے، پہلے چار رکعت پڑھتے اس کے عمدہ اور حسن اور لمبی ہونے کے بارے میں نہ پوچھو، پھر چار رکعت پڑھتے پس اس کے بھی حسن اور عمدہ اور لمبی ہونے کے بارے میں مت پوچھو، پھر تین رکعت پڑھتے، میں نے کہا اے اللہ کے رسول! کیا وتر پڑھنے سے پہلے آپ سوتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! میری آنکھیں تو سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔'' (بخاری ومسلم)

(۱۱۷۳) ﴿وَ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ، وَ يَقُوْمُ آخِرَهُ فَيُصَلِّيْ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کے پہلے حصے میں سوجاتے تھے اور رات کے آخری حصے میں اُٹھتے اور نماز پڑھتے۔'' (بخاری ومسلم)

(۱۱۷٤) ﴿وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً، فَلَمْ يَزَلْ قَائِماًحَتّٰى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سُوْءٍ. قِيْلَ: مَا هَمَمْتَ؟ قَالَ: هَمَمْتُ أَنْ أَجْلِسَ وَ أَدَعَه﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ برابر کھڑے رہے یہاں تک کہ میں نے ایک برے کام کا ارادہ کیا۔ ان سے پوچھا گیا آپ نے کس چیز کا ارادہ کیا تھا؟ آپ نے جواب دیا میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ میں بیٹھ جاؤں اور آپ ﷺ کو چھوڑ دوں۔''

(۱۱۷۵) ﴿وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ذَاتَ لَيْلَةٍ فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ، فَقُلْتُ: يَرْكَعُ عِنْدَالْمِائَةِ، ثُمَّ مَضٰى، فَقُلْتُ: يُصَلِّيْ بِهَافِيْ رَكْعَةٍ، فَمَضٰى، فَقُلْتُ: يَرْكَعُ بِهَا، ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَاءَ فَقَرَأَهَا، ثُمَّ افْتَتَحَ آلَ عِمْرَانَ، فَقَرَأَهَا، يَقْرَأُ مُتَرَسِّلاً إِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيْهَا تَسْبِيْحٌ، سَبَّحَ، وَ إِذَامَرَّبِسُؤَالٍ، سَأَلَ، وَإِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ، تَعَوَّذَ، ثُمَّ رَكَعَ، فَجَعَلَ يَقُوْلُ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ، فَكَانَ رُكُوْعُهُ نَحْواً مِنْ قِيَامِهٖ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، ثُمَّ قَامَ

ترجمہ: ''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ تو آپ ﷺ نے سورہ بقرہ پڑھنی شروع کی، میں نے دل میں کہا سو آیتوں پر آپ رکوع فرمائیں گے، لیکن آپ ﷺ نے تلاوت جاری رکھی۔ میں نے خیال کیا کہ آپ یہ سورت پوری نماز (دو رکعتوں) میں ختم فرمائیں گے۔ لیکن آپ نے تلاوت جاری رکھی، پھر میں نے خیال کیا کہ آپ ﷺ اس کے ساتھ (یعنی سورت ختم کر کے) رکوع فرمائیں گے، لیکن اس کے بعد آپ نے سورۃ نساء پڑھنی شروع کر دی اور پھر وہ ساری سورت پڑھ لی۔ پھر آپ ﷺ نے سورۃ آل عمران شروع فرمادی اور وہ بھی ساری پڑھ لی۔ آپ ٹھہر ٹھہر کر تلاوت فرماتے۔ جب آپ ایسی آیت پڑھتے

طَوِيْلاً قَرِيْباً مِمَّا رَكَعَ، ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى، فَكَانَ سُجُوْدُهُ قَرِيْباً مِنْ قِيَامِهِ.﴾ (رواه مسلم)

جس میں تسبیح کا ذکر ہوتا تو آپ ﷺ تسبیح کرتے۔ اور جب کسی سوال والی آیت کی تلاوت کرتے تو اللہ سے سوال کرتے۔ اور جب کسی پناہ مانگنے والی آیت تلاوت فرماتے تو پناہ طلب کرتے۔ پھر آپ نے رکوع فرمایا، پس آپ ﷺ نے رکوع میں سبحان ربی العظیم پڑھنا شروع کیا اور آپ کا رکوع بھی آپ کے قیام کے برابر تھا، پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ، ربنا لک الحمد پڑھا۔ پھر آپ دیر تک کھڑے رہے تقریباً اتنا جتنا آپ نے رکوع فرمایا تھا، پھر آپ نے سجدہ فرمایا اور اس میں آپ سبحان ربی الاعلی پڑھتے رہے اور آپ ﷺ کا یہ سجدہ بھی قیام کے برابر تھا۔" (مسلم)

(۱۱۷۶) ﴿وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "طُوْلُ الْقُنُوْتِ﴾. (رواه مسلم)

اَلْمُرَادُ بِالْقُنُوْتِ: اَلْقِيَامُ.

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ سے سوال کیا گیا کون سی نماز افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: لمبے قیام والی۔"

(۱۱۷۷) ﴿وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللّٰهِ صَلَاةُ دَاوُدَ، وَأَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ، وَكَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَ يَقُوْمُ ثُلُثَهُ وَ يَنَامُ سُدُسَهُ وَ يَصُوْمُ يَوْماً وَ يُفْطِرُ يَوْماً﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ جل شانہ کے یہاں سب سے زیادہ محبوب نماز حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہے اور سب سے زیادہ محبوب روزے حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں، وہ آدھی رات سوتے تھے، اس کے تیسرے حصے میں عبادت کے لئے اٹھ جاتے اور اس کے چھٹے حصے میں (پھر) سو جاتے۔ اور ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن روزہ چھوڑ دیتے۔" (بخاری و مسلم)

(۱۱۷۸) ﴿وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم، يَقُوْلُ: "إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً، لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى خَيْراً مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ، إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ، وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ﴾. (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کہ رات میں ایک ایسی گھڑی ہے اور اس میں دنیا اور آخرت کی کوئی بھلائی کا سوال کرے تو اللہ جل شانہ اسے ضرور عطاء فرمادیتے ہیں، اور یہ گھڑی ہر رات کو ہوتی ہے۔"

(۱۱۷۹) ﴿وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إذَاقَامَ أحَدُكُمْ مِنَ اللَّیْلِ فَلْیَفْتَتِحِ الصَّلَاةَ بِرَكْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ﴾. (رواہ مسلم)

ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص رات کو عبادت کے لئے کھڑا ہوتو وہ نماز کا آغاز دو مختصر رکعتوں سے کرے۔'' (مسلم)

(۱۱۸۰) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ اِفْتَتَحَ صَلَاتَهٗ بِرَكْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ﴾ (رواہ مسلم)

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب رات کو بیدار ہوتے تو اپنی نماز کو ہلکی پھلکی دو مختصر رکعتوں سے شروع فرماتے تھے۔'' (مسلم)

(۱۱۸۱) ﴿وَ عَنْهَا رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إذَا فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ مِنَ اللَّیْلِ مِنْ وَجْعٍ أوْغَیْرِهٖ، صَلَّی مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ رَكْعَةً﴾ (رواہ مسلم)

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ سے کسی درد یا کسی اور وجہ سے رات کی نماز رہ جاتی تو آپ ﷺ دن کو بارہ رکعتیں ادا فرماتے۔'' (مسلم)

(۱۱۸۲) ﴿وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهٖ، أوْعَنْ شَیْءٍ مِنْهُ، فَقَرَأهُ فِیْمَا بَیْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ، كُتِبَ لَهٗ كَأنَّمَا قَرَأهُ مِنَ اللَّیْلِ﴾ (رواہ مسلم)

ترجمہ: ''حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مقررہ وظیفے یا اسی قسم کی کسی چیز سے رہ جائے، پس وہ اسے فجر اور ظہر کی نماز کے دوران پڑھ لے تو اس کے لئے لکھ دیا جاتا ہے کہ گویا اس نے وہ (وظیفہ) رات کو ہی پڑھا ہے۔''

(۱۱۸۳) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلاً قَامَ مِنَ اللَّیْلِ، فَصَلَّی وَ أیْقَظَ اِمْرَأتَهٗ، فَإنْ أبَتْ نَضَحَ فِیْ وَجْهِهَا الْمَاءَ، رَحِمَ اللّٰهُ اِمْرَأةً قَامَتْ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلَّتْ، وَأیْقَظَتْ زَوْجَهَا فَإنْ اَبٰی نَضَحَتْ فِی وَجْهِهِ الْمَاءَ﴾ (رواہ ابوداؤد بإسناد صحیح)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو بھی جگائے، اگر وہ انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے، اللہ تعالیٰ اس عورت پر رحم کرے جو رات کو عبادت کرے اور نماز پڑھے اور اپنے خاوند کو بھی جگائے، اگر وہ انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔'' (ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے)

(۱۱۸٤) ﴿وَعَنْهُ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا أیْقَظَ الرَّجُلُ أهْلَهٗ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلَّیَا. أوْ صَلَّی رَكْعَتَیْنِ جَمِیْعاً، كُتِبَ فِی الذَّاكِرِیْنَ

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ اور ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی اپنے گھر والوں کو بیدار کرے اور پھر وہ دونوں نمازیں پڑھیں یا اکٹھی دو رکعتیں پڑھیں تو ان دونوں کو ذاکرین اور ذاکرات میں لکھ دیا جاتا ہے۔''

وَالذَّاكِرَاتِ﴾. (رواه ابو داؤد بإسناد صحيح)

(ابوداؤد نے سند صحیح کے ساتھ نقل کیا ہے)

(١١٨٥) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا أنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَانَعَسَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَ هُوَ نَاعِسٌ، لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کو نماز میں اونگھ آئے تو اسے چاہئے کہ وہ سوجائے یہاں تک کہ اس سے اس کی نیند دور ہوجائے، اس لئے کہ جب تمہارا ایک آدمی اونگھتا ہوا نماز پڑھتا ہے تو ہوسکتا ہے کہ استغفار کی جگہ وہ اپنے آپ کو گالی دینے لگے۔'' (بخاری ومسلم)

(١١٨٦) ﴿وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْآنُ عَلَى لِسَانِهِ، فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُوْلُ، فَلْيَضْطَجِعْ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی رات کو عبادت کے لئے کھڑا ہوا اور قرآن کو پڑھنا اس کی زبان پر مشکل ہورہا ہے، پس اس کو کوئی علم نہ ہو کہ وہ کیا کہہ رہا ہے تو اس کو چاہئے کہ وہ لیٹ جائے۔'' (مسلم)

(٢١٣) بَابُ اِسْتِحْبَابِ قِيَامِ رَمَضَانَ وَ هُوَ التَّرَاوِيْحُ

قیام رمضان یعنی تراویح کے مستحب ہونے کا بیان

(١١٨٧) ﴿عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَاناً وَاحْتِسَاباً، غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے رمضان کا قیام کیا تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔'' (بخاری ومسلم)

(١١٨٨) ﴿وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يُرَغِّبُ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ فِيْهِ بِعَزِيْمَةٍ؛ فَيَقُوْلُ: "مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَاناً واحْتِسَاباً غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رمضان کے قیام میں رغبت دلاتے، بغیر اس کے کہ آپ اس کے واجب ہونے کا حکم فرماتے، پس آپ ﷺ فرماتے: جس شخص نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان کا قیام کیا تو اس کے پہلے کے تمام گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔'' (مسلم)

(٢١٤) بَابُ فَضْلِ قِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَبَيَانِ أَرْجٰى لَيَالِيْهَا

شب قدر کے قیام کی فضیلت اور اس کے واقع ہونے کی رات کا بیان

(٢٨٤) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّا أَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''ہم نے اس قرآن کو شب

۝ وَمَا اَدْرَاکَ مَالَيْلَةُ الْقَدْرِ الخ﴾ (سورة القدر)

(۲۸۵) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿ إِنَّا أَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُبَارَكَةٍ﴾ (سورة دخان: ۳)

(۱۱۸۹) ﴿وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: "مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَاناً وَاحْتِسَاباً، غُفِرَ لَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ﴾ (متفق عليه)

(۱۱۹۰) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رِجَالاً مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِفِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ، فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيْهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ﴾ (متفق عليه)

(۱۱۹۱) ﴿ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، وَ يَقُوْلُ: "تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ﴾ (متفق عليه)

(۱۱۹۲) ﴿وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ﴾ (رواه البخاری)

(۱۱۹۳) ﴿وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَت: كَانَ

قدر میں نازل کیا اور آپ (ﷺ) کو کیا معلوم ہے کہ شب قدر کیسی چیز ہے؟ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس رات میں فرشتے اور روح القدس (جبرائیل) اپنے پروردگار کے حکم سے ہر امر خیر کو لے کر اترتے ہیں، سراپا سلام ہے، وہ شب قدر طلوع فجر تک رہتی ہے۔

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''کہ ہم نے اس قرآن کو بابرکت رات میں اُتارا ہے۔''

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے شب قدر میں قیام کیا تو اس کے پچھلے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔'' (بخاری ومسلم)

ترجمہ: ''حضرت (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے چند آدمیوں کو خواب میں آخری سات راتوں میں شب قدر دکھلائی گئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ تمہیں آخری سات راتوں میں ایک جیسے خواب آتے ہیں، پس جو شخص شب قدر کو تلاش کرنا چاہے تو اسے چاہئے کہ آخری راتوں میں اسے تلاش کرے۔''

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری دس دنوں میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے اور فرماتے تھے: کہ رمضان کے آخری دس دنوں میں لیلۃ القدر کو تلاش کرو۔'' (بخاری ومسلم)

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔''

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے کہ جب

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ الْأَوَاخِرُ مِنْ رَمَضَانَ، أَحْيَا اللَّيْلَ، وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ، وَجَدَّ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ﴾. (متفق عليه)

رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوتا تو آپ ﷺ رات کو جاگتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے اور خوب کوشش کرتے اور کمر کس لیتے۔" (بخاری ومسلم)

(۱۱۹٤) ﴿وَعَنْهَا قَالَتْ: "كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَجْتَهِدُ فِيْ رَمَضَانَ مَالَا يَجْتَهِدُ فِيْ غَيْرِهِ، وَفِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْهُ، مَالَا يَجْتَهِدُ فِيْ غَيْرِهِ﴾. (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت عائشہ صدیقہؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان میں جتنی مشقت کرتے تھے اتنی غیر رمضان میں نہیں کرتے تھے، اور رمضان کے آخری عشرے میں اتنی مشقت کرتے تھے اتنی اس کے علاوہ کسی دوسرے دنوں میں نہیں کرتے تھے۔" (مسلم)

(۱۱۹٥) ﴿وَعَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَيَّ لَيْلَةٍ لَيْلَةَ الْقَدْرِ مَا أَقُوْلُ فِيْهَا؟ قَالَ: "قُوْلِيْ: اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ﴾ (رواه الترمذي وقال: حديث حسن صحيح)

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بتلایئے اگر مجھے علم ہوجائے کہ کون سی رات لیلۃ القدر ہے تو میں اس میں کیا دعا کروں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یوں کہو: اللھم انک عفو الخ "اے اللہ تو معاف کرنے والا ہے اور معافی کو پسند کرتا ہے، پس تو مجھے معاف فرمادے۔" (ترمذی، یہ حدیث حسن ہے)

(٢١٥) بَابُ فَضْلِ السِّوَاكِ وَ خِصَالِ الْفِطْرَةِ

مسواک کی فضیلت اور فطری چیزوں کا بیان

(۱۱۹٦) ﴿عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ أَوْ عَلَى النَّاسِ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلَاةٍ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر مجھے اپنی امت یا (فرمایا) لوگوں کے مشقت میں پڑجانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں یقیناً انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔" (بخاری ومسلم)

(۱۱۹۷) ﴿وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ النَّوْمِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ﴾ (متفق عليه)

"اَلشَّوْص" اَلدَّلْكُ.

ترجمہ: "حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ جب نیند سے بیدار ہوتے تو اپنا منہ مبارک مسواک سے صاف کرتے۔" (بخاری ومسلم)

الشوص: بمعنی: ملنا، صاف کرنا۔

(۱۱۹۸) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: "كُنَّا نُعِدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم آپ ﷺ کے لئے آپ کی مسواک اور وضوء کا پانی تیار کر کے رکھ دیتے تھے، پس

سِوَاكَهُ وَطَهُورَهُ، فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ مَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ، فَيَتَسَوَّكُ، وَيَتَوَضَّأُ، وَيُصَلِّيْ﴾ (رواه مسلم)

جب اللہ چاہتا اٹھا دیتا تو آپ ﷺ مسواک کرتے اور پھر وضوء فرما کر نماز پڑھتے۔'' (مسلم)

(۱۱۹۹) ﴿وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ﴾. (رواه البخاری)

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں مسواک کے بارے میں بہت تاکید کی ہے۔'' (بخاری)

(۱۲۰۰) ﴿وَعَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِيءٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَأُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ؟ قَالَتْ: بِالسِّوَاكِ﴾. (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت شریح بن ھانی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا جب آپ ﷺ گھر تشریف لاتے تھے تو سب سے پہلے کیا کام کرتے تھے؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: مسواک فرماتے تھے۔'' (مسلم)

(۱۲۰۱) ﴿وَعَنْ أَبِيْ مُوْسَى الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَطَرَفُ السِّوَاكِ عَلٰى لِسَانِهِ﴾. (متفق عليه، وهذا لفظ مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ مسواک کا کنارہ آپ ﷺ کی زبان مبارک میں تھا۔'' (بخاری و مسلم، یہ الفاظ مسلم کے ہیں)

(۱۲۰۲) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ، مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ﴾ (رواه النسائی، وابن خزيمة فی صحيحه بأسانيد صحيحة)

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسواک منہ کو پاک کرنے والی اور رب کی رضامندی کا ذریعہ ہے۔'' (مسلم ابن خزیمہ نے اسے صحیح سندوں کے ساتھ بیان کیا ہے۔)

(۱۲۰۳) ﴿وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ، أَوْخَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ: اَلْخِتَانُ، وَالِاسْتِحْدَادُ، وَتَقْلِيْمُ الْأَظْفَارِ، وَنَتْفُ الْإِبِطِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ﴾ (متفق عليه الاستحداد: حلق العانة، وهو حلق الشعر الذی حول الفرج.)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فطری چیزیں پانچ ہیں: (۱) ختنہ کرنا، (۲) زیر ناف بال صاف کرنا، (۳) ناخن تراشنا، (۴) بغل کے بال اکھیڑنا، (۵) مونچھیں کٹوانا۔''

الاستحداد: زیر ناف بال صاف کرنا، یہ ان بالوں کو مونڈھنا ہے جو شرم گاہ کے اردگرد ہوتے ہیں۔

(۱۲۰۴) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ا: "عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ، وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ، وَالسِّوَاكُ، وَاسْتِنْشَاقُ

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دس چیزیں فطری ہیں: (۱) مونچھیں کٹوانا، (۲) داڑھی بڑھانا، (۳) مسواک کرنا، (۴) ناک میں پانی ڈالنا، (۵)

الْمَاءِ، وَقَصُّ الْأَظْفَارِ، وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ، وَنَتْفُ الْإِبِطِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ" قَالَ الرَّاوِي: وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةُ؛ قَالَ وَكِيعٌ وَهُوَ أَحَدُ رُوَاتِهِ: اِنْتِقَاصُ الْمَاءِ؛ يعني: اَلْإِسْتِنْجَاءَ﴾ (رواه مسلم)

"البراجم" بالباء الموحدة والجيم، وهي: عقد الأصابع "وإعفاء اللحية" معناه: لايقص منها شيئا.

ناخن کاٹنا، (۶) جوڑوں کو دھونا، (۷) بغل کے بال اکھاڑنا، (۸) زیر ناف بال مونڈھنا، (۹) استنجاء کرنا، راوی نے کہا کہ میں دسویں بات بھول گیا ہوں۔ شاید کہ وہ کلی کرنا ہو۔ حضرت وکیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں اور یہ بھی اس حدیث کے راویوں میں سے ایک راوی ہیں: انتقاص الماء: کا معنی استنجاء کرنا ہے۔" (مسلم)

البراجم: باء کے زبر اور جیم کے زیر کے ساتھ: انگلیوں کے جوڑوں کو کہتے ہیں۔ اعفاء اللحية: بمعنی داڑھی میں سے کچھ بھی نہ کاٹا جائے۔

(١٢٠٥) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "أَحْفُوا الشَّوَارِبَ، وَأَعْفُوا اللُّحَى﴾. (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مونچھیں کاٹو اور داڑھی بڑھاؤ۔" (بخاری ومسلم)

(٢١٦) بَابُ تَأْكِيدِ وُجُوبِ الزَّكَاةِ وَبَيَانِ فَضْلِهَا وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا

زکوٰۃ کے فرض ہونے کی تاکید اور اس کی فضیلت اور اس سے متعلقہ مسائل کا بیان

(٢٨٦) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ، وَاٰتُوا الزَّكَاةَ﴾ (سورة البقرة: ٤٣)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔"

(٢٨٧) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، وَذٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ﴾ (سورة البينة: ٥)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "انہیں اسی بات کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں، اس کے لئے اطاعت کو خالص کرتے ہوئے، اس کی طرف یکسو ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں، یہی مضبوط دین ہے۔"

(٢٨٩) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا﴾ (سورة التوبه: ١٠٣)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "ان کے مالوں سے زکوٰۃ وصول کریں اور انہیں پاک کریں اور اسکے ذریعے سے ان کا تزکیہ کریں"

(١٢٠٦) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيْتَاءِ

ترجمہ: "حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے، (۱) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اللہ کے رسول ہیں، (۲) نماز قائم کرنا، (۳) زکوٰۃ ادا

الزَّكَاةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ﴾ (متفق عليه)

(١٢٠٧) ﴿وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ، ثَائِرَ الرَّأْسِ، نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهٖ، وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُوْلُ، حَتّٰى دَنَامِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ" قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ؟ قَالَ: "لَا، إِلَّاأَنْ تَطَوَّعَ" فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَصِيَامُ شَهْرِرَمَضَانَ" قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟ قَالَ: "لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ" قَالَ: وَذَكَرَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ الزَّكَاةَ، فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: "لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ" فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ: وَ اللّٰهِ لَا أَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ ؛فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ﴾. (متفق عليه)

(١٢٠٨) ﴿وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذاً رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى الْيَمَنِ، فَقَالَ: "اُدْعُهُمْ إِلٰى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْا لِذٰلِكَ، فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْا لِذٰلِكَ، فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ

کرنا، (۴) بیت اللہ کا حج کرنا اور (۵) رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔" (بخاری ومسلم)

ترجمہ: "حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کے پاس اہل نجد میں سے ایک آدمی آیا جس کے سر کے بال پراگندہ تھے۔ ہم اس کی آواز کی گنگناہٹ تو سنتے تھے مگر ہم نہیں سمجھتے تھے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے، یہاں تک کہ وہ آپ ﷺ کے قریب ہوا، پس وہ آپ ﷺ سے اسلام کے بارے میں دریافت کر رہا تھا۔ پس آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں، اس نے پوچھا کیا اس کے علاوہ بھی کوئی نماز مجھ پر فرض ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ مگر یہ کہ تو خوشی سے کچھ پڑھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اور رمضان کے روزوں کا رکھنا، اس نے پوچھا کہ کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر روزے فرض ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں مگر یہ کہ تو خوشی سے (نفلی) روزے رکھے۔

راوی نے کہا اس کے لئے آپ ﷺ نے زکوۃ کا بھی ذکر فرمایا تو اس نے کہا: اس کے علاوہ بھی مجھ پر کچھ ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ مگر یہ کہ تو نفلی صدقہ کرے۔ پس اس آدمی نے یہ کہتے ہوئے پیٹھ پھیری اللہ کی قسم! میں اس پر کوئی زیادتی کروں گا نہ اس میں کوئی کمی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: یہ کامیاب ہوگیا اگر اس نے سچ کہا۔" (بخاری ومسلم)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو ارشادفرمایا: تم ان کو لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی دعوت دو۔ اگر وہ تمہاری مان لیں تو پھر ان کو اس کی دعوت دو کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر ہر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں، اگر وہ اس بات کو بھی تسلیم کرلیں تو ان کو اس بات کی دعوت دو کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر زکوۃ فرض کی ہے جو ان کے مال داروں سے لے کر انہی کے غریبوں میں لوٹا دی جائے گی۔"

صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ، وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ﴾.
(متفق عليه)

(۱۲۰۹) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا أَنْ لاَ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَيُقِيْمُوا الصَّلاَةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، فَإِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْامِنِّىْ دِمَائَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ﴾. (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جہاد کروں یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ نبی کریم ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں۔ پس جب وہ یہ کریں تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون اور اپنے مال محفوظ کر لئے مگر اسلام کے حق کی وجہ سے، اور ان کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔'' (بخاری ومسلم)

(۱۲۱۰) ﴿وَعَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَفَرَمَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لاَ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَمَنْ قَالَهَا، فَقَدْ عَصَمَ مِنِّىْ مَالَهُ وَ نَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ"؟! فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَاللّٰهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلاَةِ وَالزَّكَاةِ، فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ. وَ اللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِىْ عِقَالاً كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهٖ. قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَوَ اللّٰهِ مَاهُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللّٰهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِىْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ. ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپ ﷺ کی وفات ہوگئی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلفیہ مقرر ہوئے اور عرب کے بعض قبیلے کافر ہوگئے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کیسے لوگوں سے لڑیں گے جب کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جہاد کروں یہاں تک کہ وہ اللہ کی توحید کا اور محمد ﷺ کی رسالت کا اقرار کرلیں، جس نے یہ اقرار کرلیا اس نے اپنے مال اور اپنی جان کو سوائے حق اسلام کے مجھ سے محفوظ کرلیا اور ان کا حساب اللہ کے سپرد ہے؟ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں ان لوگوں سے ضرور جہاد کروں گا جو نماز اور زکوۃ کے درمیان میں فرق کریں گے، اس لئے کہ زکوۃ مال کا حق ہے۔ اللہ کی قسم! اگر یہ اونٹ باندھنے والی رسی بھی جو وہ آپ ﷺ کے زمانے میں ادا کیا کرتے تھے مجھ کو نہیں دیں گے تو ان سے جہاد کروں گا۔

حضرت عمرؓ نے کہا اللہ کی قسم زیادہ دیر نہیں ہوئی مگر مجھے یقین ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ نے جہاد کے لئے ابوبکر کا سینہ کھول دیا ہے اور میں نے جان لیا کہ یہی (یعنی ابوبکر کی رائے) حق ہے۔'' (بخاری ومسلم)

(۱۲۱۱) ﴿وَعَنْ أَبِىْ أَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ

ترجمہ: ''حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک

رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ، قَالَ: "تَعْبُدُ اللّٰهَ لاَ تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئاً، وَتُقِيْمُ الصَّلاَةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَ تَصِلُ الرَّحِمَ"﴾ (متفق عليه)

(١٢١٢) ﴿وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهٗ، دَخَلْتُ الْجَنَّةَ. قَالَ: "تَعْبُدُ اللّٰهَ لاَ تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئاً، وَتُقِيْمُ الصَّلاَةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوْضَةَ، وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ" قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، لاَ أَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا. فَلَمَّا وَلّٰى، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ سَرَّهٗ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى هٰذَا﴾ (متفق عليه)

(١٢١٣) ﴿وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى إِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَ النُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ﴾. (متفق عليه)

(١٢١٤) ﴿وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ، وَلاَ فِضَّةٍ، لَا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا إِلاَّ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ صُفِّحَتْ لَهٗ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ، فَأُحْمِيَ عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوٰى بِهَا جَنْبُهٗ، وَجَبِيْنُهٗ، وَظَهْرُهٗ، كُلَّمَا بَرَدَتْ أُعِيْدَتْ لَهٗ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ، حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ، فَيُرٰى سَبِيْلُهٗ، إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِمَّا إِلَى النَّارِ﴾

شخص نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتلایئے جو مجھے جنت میں لے جائے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک اللہ کی عبادت کر اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہرا، نماز قائم کر، زکوٰۃ ادا کر اور صلہ رحمی کر۔" (بخاری و مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ایسے عمل کی طرف میری رہنمائی فرمائیں جب میں وہ کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی عبادت کر، اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہرا، نماز قائم کر اور فرض زکوٰۃ ادا کر اور رمضان کے روزے رکھ۔ اس نے کہا: اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں اس پر کوئی اضافہ نہیں کروں گا۔ پس وہ دیہاتی پیٹھ پھیر کر چلا تو نبی کریم نے فرمایا: جسے کوئی جنتی دیکھنا پسند ہو تو وہ اس کو دیکھ لے۔" (بخاری و مسلم)

ترجمہ: "حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر بیعت کی۔" (بخاری و مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو سونے چاندی کا مالک ان کا حق (زکوٰۃ) ادا نہیں کرتا تو جب قیامت کا دن ہوگا تو (سونے چاندی کے) اس کے لئے آگ کے تختے بنائے جائیں گے اور ان کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا اور پھر اس کے ساتھ اس کے پہلو، اس کی پیشانی اور اس کی پشت کو داغا جائے گا۔ جب بھی وہ تختیاں ٹھنڈی ہو جائیں گی، انہیں دوبارہ آگ میں تپایا جائے گا (اور ان سے داغا جائے گا) حساب کتاب کے اس دن میں یہ عمل جاری رہے گا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی، یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے۔ پس وہ اپنا

قِيلَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! فَالْإِبلُ؟ قَالَ: وَلاَ صَاحِبِ إِبلٍ لَا يُؤَدِّيْ مِنهَا حَقَّهَا، وَمِنْ حَقِّهَا حَلْبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا، إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بُطِحَ لَهَابِقَاعٍ قَرْقَرٍ اَوْفَرَ مَاكَانَتْ، لَا يَفْقِدُ مِنهَا فَصِيلاً وَاحِدًا، تَطَؤُهُ بِاَخْفَافِهَا، وَتَعَضُّهُ بِاَفْوَاهِهَا، كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُوْلَاهَا، رُدَّ عَلَيْهِ اُخْرَاهَا، فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ، حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ، فَيُرٰى سَبِيْلُهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِمَّا إِلَى النَّارِ.

قِيلَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! فَالْبَقَرَةُ وَالْغَنَمُ؟ قَالَ: وَلَاصَاحِبِ بَقَرَةٍ وَلَا غَنَمٍ لَايُؤَدِّيْ مِنهَا حَقَّهَا، إِلَّا إِذَاكَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ، بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ، لَايَفْقِدُ مِنهَا شَيْئًا، لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءُ، وَلاَ جَلْحَاءُ، وَلاَ عَضْبَاءُ، تَنْطِحُهُ بِقُرُوْنِهَا، وَتَطَؤُهُ بِاَظْلَا فِهَا، كُلَّمَا مَرَّعَلَيْهِ أُوْلَاهَا، رُدَّعَلَيْهِ اُخْرَاهَا، فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ، حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ، فَيُرٰى سَبِيْلُهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ."

قِيلَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! فَالْخَيْلُ؟ قَالَ: "اَلْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ: هِيَ لِرَجُلٍ وِزْرٌ، وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَهِيَ لِرَجُلٍ اَجْرٌ، فَأَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهُ وِزْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَارِيَاءً وَفَخْرًا وَنِوَاءً عَلٰى اَهْلِ الْإِسْلَامِ، فَهِيَ لَهُ وِزْرٌ، وَاَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهُ سِتْرٌ، فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِيْ ظُهُوْرِهَا، وَلَارِقَابِهَا؛ فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ، وَاَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهُ اَجْرٌ، فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لِاَهْلِ الْإِسْلَامِ فِيْ مَرْجٍ، اَوْ رَوْضَةٍ، فَمَا اَكَلَتْ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرْجِ اَوِ الرَّوْضَةِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ لَهُ عَدَدَ مَا اَكَلَتْ حَسَنَاتٌ، وَ كُتِبَ لَهُ عَدَدَ

راستہ جنت یا جہنم کی طرف دیکھ لے گا۔"

عرض کیا گیا، اے اللہ کے رسول! اونٹوں (کی زکوٰۃ) کا معاملہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اونٹوں کا جو مالک ان کا حق (زکوٰۃ) ادا نہیں کرے گا اور اس کا (ایک) حق یہ بھی ہے کہ پانی پلانے کی باری والے روز ان کا دودھ ضرورت مندوں کے لئے دوہا جائے (یہ بھی وہ نہ کرے) تو جب قیامت کا دن ہوگا تو ان کے مالک کو ایک چٹیل میدان میں ان اونٹوں کے سامنے منہ یا پیٹھ کے بل گرا دیا جائے گا۔ یہ اونٹ اس وقت اتنے موٹے ہوں گے جو وہ زیادہ سے زیادہ دنیا میں موٹے رہے تھے، ان میں سے وہ ایک بچے کو بھی گم نہیں پائے گا، وہ اسے اپنے کھروں سے اس کو روندیں گے اور اپنے مونہوں سے کاٹیں گے، جب اس کا پہلا اونٹ گزر چکے گا تو اس پر اس کا آخری اونٹ پھر لوٹا دیا جائے گا (یعنی اول سے آخر تک سب بار بار اسے روندتے اور کاٹتے گزریں گے) اس دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی، یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے، پس وہ اپنا راستہ جنت کی طرف یا جہنم کی طرف دیکھے گا۔

عرض کیا گیا، اے اللہ کے رسول! پس گایوں اور بکریوں کا مسئلہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو بھی گایوں اور بکریوں کا مالک ہے، وہ ان میں ان کا حق (زکوٰۃ) ادا نہیں کرتا، مگر جب قیامت کا دن ہوگا تو اسے ان کی وجہ سے منہ یا پیٹھ کے بل چٹیل میدان میں گرا دیا جائے گا، ان میں سے وہ کسی کو گم نہیں پائے گا (اسی طرح) ان میں کوئی بکری یا گائے مڑے ہوئے سینگوں والی ہوگی، نہ بغیر سینگ کے اور نہ کوئی ٹوٹے ہوئے سینگوں والی ہوگی، (اس قسم کی بکریوں کی ضرب شدید نہیں ہوتی) یہ اسے اپنے سینگوں سے ماریں گی اور اپنے کھروں سے روندیں گی، جب اس پر اس کی پہلی بکری یا گائے گزر چکے گی تو اس پر اس کی آخری بکری یا گائے لوٹا دی جائے گی

اَرْوَاثِهَا وَاَبْوَالِهَا حَسَنَاتٌ، وَلاَ تَقْطَعُ طِوَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عَدَدَ آثَارِهَا، وَاَرْوَاثِهَا حَسَنَاتٍ، وَلَامَرَّبِهَا صَاحِبُهَاعَلٰى نَهْرٍ، فَشَرِبَتْ مِنْهُ، وَلَايُرِيْدُاَنْ يَسْقِيَهَا إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عَدَدَمَاشَرِبَتْ حَسَنَاتٍ."

قِيْلَ: يَارَسُوْلَ الله! فَالْحُمُرُ؟ قَالَ: "مَا اُنْزِلَ عَلَيَّ فِي الْحُمُرِشَيْءٌ إِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَةُ الْفَاذَّةُ الْجَامِعَةُ: ﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ. وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّايَرَهُ.﴾ (متفق عليه)

وهذالفظ مسلم

(یعنی بار بار اسے سینگوں سے مارتے اور پیروں سے روندتے ہوئے گزریں گی، ایک مرتبہ گزر جانے پر دوبارہ، سہ بارہ گزریں گی اور) اس دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی، (یہ عمل دہرایا جاتا رہیگا) یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ کردیا جائے۔ پس وہ اپنا راستہ جنت کی طرف یا جہنم کی طرف دیکھے۔

آپ سے سوال کیا گیا، اے اللہ کے رسول! گھوڑوں کی بابت کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: گھوڑے تین قسم کے ہیں۔ ایک وہ جو آدمی کے لئے بوجھ (گناہ کا باعث) ہیں۔ دوسرے وہ جو آدمی کے لئے (فقر و فاقہ سے) پردہ ہیں، اور ایک وہ آدمی کے لیئے اجر ہیں پس وہ گھوڑے جو آدمی کے لئے بوجھ (گناہ کا باعث) ہیں یہ وہ ہیں جنہیں آدمی دکھلاوے فخر اور اہل اسلام کے مقابلے کے لئے پالے پس یہ گھوڑے اس کے لئے بوجھ گناہ کا باعث ہوں گے۔ پس وہ قسم جو آدمی کے لئے پردہ ہیں۔ یہ وہ ہیں جنہیں کوئی آدمی اللہ کی راہ میں (یعنی سوال کی ذلت سے بچنے کے لئے) باندھے (پالے) پھر وہ ان کی پشتوں اور گردنوں میں اللہ کا حق نہ بھولے (یعنی کسی ضرورت مند کو اس پر سوار کرنے سے یا عاریتاً دینے سے انکار نہ کرے) تو یہ گھوڑے اس کے لئے پردہ ہیں (جن سے وہ اپنی ضروریات کا انتظام کرلیتا ہے اور لوگوں کے سامنے اس کی غربت و مسکینی بے نقاب نہیں ہوتی) اور لیکن وہ گھوڑے جو آدمی کے لئے اجر (کا باعث) ہیں، یہ وہ ہیں جنہیں کوئی آدمی اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے اہل اسلام کی خاطر کسی چراگاہ یا باغ میں باندھے۔ پس یہ گھوڑے اس چراگاہ یا باغ میں سے جو کچھ کھائیں گے تو اس کے لئے ان کی کھائی ہوئی گھاس کی تعداد کے مطابق نیکیاں لکھی جائیں گی اور ان کی لید اور پیشاب کی تعداد کے مطابق بھی نیکیاں لکھی جائیں گی (حتیٰ کہ) کوئی گھوڑا اپنی رسی تڑوا کر ایک ٹیلے یا دو ٹیلوں پر چڑھتا اور کودتا پھرے تو اس حالت کے دوران بھی وہ جتنے قدم چلتا اور لید پیشاب کرتا ہے، ان کی تعداد

کے مطابق بھی اللہ تعالیٰ اس کے لئے نیکیاں لکھ دیتا ہے اور گھوڑے کا مالک جب اس کو لے کر کسی نہر سے گزرے جس سے وہ گھوڑا پانی پیئے، حالانکہ مالک اسے پانی پلانے کا ارادہ نہ کرے (تو بھی) اللہ تعالیٰ اس کے پیئے ہوئے گھونٹوں کے برابر اس کو نیکیاں عطا فرمائے گا۔

عرض کیا گیا: یا رسول اللہ؟ گدھوں کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: مجھ پر گدھوں کے بارے میں اس مخصوص اور جامع آیت کے سوا اور کچھ نازل نہیں کیا گیا۔ ''جوکوئی ذرہ برابر نیکی کرے گا (قیامت والے دن) وہ اسے دیکھ لے گا اور جو ذرہ برابر برائی کرے گا، اسے دیکھ لے گا (سورۂ زلزال، ۷، ۸۔ بخاری و مسلم۔ الفاظ مسلم کے ہیں)

(۲۱۷) بَابُ وُجُوبِ صَوْمِ رَمَضَانَ وَبَيَانِ فَضْلِ الصِّيَامِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ

رمضان کے روزوں کے فرض ہونے، ان کی فضیلت اور ان سے متعلقہ دوسرے احکام کا بیان

(۲۹۰) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾ " اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِىْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ، فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ، وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضاً اَوْ عَلٰى سَفَرٍ، فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ﴾ (سورة البقرة: ۱۸۳)
وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَقَدْ تَقَدَّمَتْ فِى الْبَابِ الَّذِىْ قَبْلَهٗ.

اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''اے ایمان والو! تم پر روزے اسی طرح فرض کئے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے (اللہ تعالیٰ کے اس قول تک) رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن کریم نازل کیا گیا یہ لوگوں کے لئے ہدایت کا ذریعہ ہے اور ہدایت و باطل کے درمیان تمیز کرنے والی دلیل ہے، پس جو شخص اس مہینے کو پالے اس کو چاہئے کہ وہ اس کے روزے رکھے اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے۔''

''اس باب سے متعلقہ احادیث پہلے باب میں کچھ گذر چکی ہیں، اور کچھ حسب ذیل ہیں۔''

(۱۲۱۵) ﴿وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَالَ اللّٰهُ

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: کہ انسان کا ہر عمل اس کے لئے

عَزَّوَجَلَّ: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ اِلَّا الصِّيَامَ فَاِنَّهُ لِیْ وَأَنَا أَجْزِیْ بِهٖ، وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ، وَاِذَاكَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَ لَا يَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ: اِنِّیْ صَائِمٌ، وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَخَلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ، لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا: اِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهٖ وَ اِذَا لَقِیَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهٖ﴾ (متفق عليه)

وهذا لفظُ روايةِ الْبخاری، و فی رواية له: "يَتْرُكُ طَعَامَهُ وَ شَرَابَهُ وَ شَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِیْ، اَلصِّيَامُ لِیْ وَ أَنَا أَجْزِیْ بِهٖ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا"

وَفِی رِوَايَةٍ لِمسلمٍ: "كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ: اَلْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا اِلٰی سَبْعِ مَائَةِ ضِعْفٍ. قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: "اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهُ لِیْ وَأَنَا أَجْزِیْ بِهٖ: يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِیْ. لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ: فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ وَ لَخَلُوْفُ فِيْهِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ."

ہے سوائے روزہ کے، کہ وہ صرف میرے لئے ہے اور میں اس کا بدلہ دونگا۔ اور روزہ ایک ڈھال ہے پس جب تم میں سے کسی کا روزے کا دن ہو تو دل لگی (جماع) کی بات نہ کرے اور نہ شور مچائے اور اگر کوئی اسے گالی دے یا اس سے لڑائی جھگڑا کرے تو وہ کہہ دے کہ میں تو روزے سے ہوں۔ اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (آپ ﷺ) کی جان ہے روزے دار کے منہ کی بو اللہ جل شانہ کے یہاں مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے، روزے دار کو دو خوشیاں ملتی ہیں جس سے وہ خوش ہوتا ہے (۱) جب وہ روزہ افطار کرتا ہے تو اپنے روزہ کھولنے سے خوش ہوتا ہے (۲) اور جب اپنے رب سے ملے گا تو خوش ہوگا۔" (بخاری و مسلم)

یہ الفاظ بخاری کی روایت کے ہیں اور اسی بخاری کی ایک اور روایت میں ہے کہ اپنا کھانا اور اپنی خواہش میری خاطر چھوڑتا ہے، روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور (باقی دوسری) نیکی کا بدلہ دس گنا ہے۔

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ ہر انسان کے عمل کو دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھایا جاتا ہے۔ اللہ جل شانہ فرماتے ہیں: مگر روزے کا معاملہ دوسری نیکیوں سے مختلف ہے، روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دونگا، میری وجہ سے ہی وہ اپنا کھانا پینا چھوڑتا ہے۔ روزے دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی افطار کے وقت۔ اور دوسری خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت۔ اور یقیناً اس کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

(١٢١٦) ﴿وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ نُوْدِیَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ: يَاعَبْدَ اللّٰهِ! هٰذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ کے راستے میں کسی چیز کا جوڑا دے گا تو اسے جنت کے دروازوں سے پکارا جائے گا۔ اے اللہ کے بندے! یہ دروازہ بہتر ہے، پس جو شخص نمازیوں میں سے ہوگا اسے "باب الصلوٰۃ" (نماز) سے پکارا جائے گا۔ جو جہاد کرنے والوں میں

مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ." قَالَ أَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: بِأَبِيْ أَنْتَ وَ أُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَاعَلٰى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ، فَهَلْ يُدْعٰى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا؟ قَالَ: "نَعَمْ، وَ أَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ﴾ (متفق عليه)

(۱۲۱۷) ﴿وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَاباً يُقَالُ لَهُ: اَلرَّيَّانُ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ: أَيْنَ الصَّائِمُوْنَ؟ فَيَقُوْمُوْنَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، فَاِذَا دَخَلُوْا أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ﴾. (متفق عليه)

(۱۲۱۸) ﴿وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُوْمُ يَوْمًافِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا بَاعَدَ اللّٰهُ بِذٰلِكَ الْيُوْمِ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ (متفق عليه)

(۱۲۱۹) ﴿وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَاناً وَاحْتِسَاباً غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ﴾. (متفق عليه)

(۱۲۲۰) ﴿وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ

سے ہوگا اسے "باب الجهاد" سے پکارا جائے گا اور جو روزہ رکھنے والا ہوگا اسے "باب الريان" سے پکارا جائے گا۔ اور جو صدقہ کرنے والوں میں سے ہوگا اسے "باب الصدقۃ" سے پکارا جائے گا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں جس کو ان دروازوں میں سے کسی سے پکارا جائے اس کو تو کچھ نقصان نہیں ہوگا کیا کوئی ایسا بھی ہوگا جس کو ان تمام دروازوں سے بلایا جائے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں مجھے امید ہے کہ تم انہیں میں سے ہوگے۔" (بخاری و مسلم)

ترجمہ: "حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک دروازہ ہے جسے "ریان" کہا جاتا ہے، قیامت کے دن اس سے صرف روزے دار ہی داخل ہوں گے اس کے سوا اس سے کوئی داخل نہیں ہوگا کہا جائے گا: روزے دار کہاں ہیں؟ تو وہ کھڑے ہوں گے ان کے سوا اس سے کوئی اور داخل نہیں ہوگا۔ جب وہ داخل ہوجائیں گے تو اسے بند کردیا جائے گا پس کوئی اور اس سے داخل نہیں ہوگا۔" (بخاری و مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوسعید الخذری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو اللہ اس ایک دن کے بدلے میں اس کے چہرے کو جہنم کی آگ سے ستر سال دور کردیتا ہے۔" (بخاری و مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے تو اس کی برکت سے اس کے تمام صغائر گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔" (بخاری و مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کردیئے

وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ﴾. (متفق عليه)

جاتے ہیں اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔" (بخاری ومسلم)

(١٢٢١) ﴿وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهِ، فَإِنْ غُبِيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوْا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلاثِيْنَ﴾. (متفق عليه وهذا لفظ البخاري)

وفي رواية مسلم: "فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُوْمُوْا ثَلاثِيْنَ يَوْماً."

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور شوال کا چاند دیکھ کر روزہ رکھنا چھوڑ دو اور اگر بادل چھا جائے تو پھر شعبان کے تیس دنوں کی گنتی پوری کرو۔" (بخاری ومسلم) یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے اگر تم پر بادل چھا جائے تو تیس دنوں کے روزے رکھو۔

(٢١٨) بَابُ الْجُوْدِ وَفِعْلِ الْمَعْرُوْفِ وَالْإِكْثَارِ مِنَ الْخَيْرِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَالزِّيَادَةِ مِنْ ذٰلِكَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْهُ

رمضان المبارک میں سخاوت اور نیک اعمال کی کثرت اور آخری عشرہ میں مزید اضافہ کرنے کا بیان

(١٢٢٢) ﴿وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ، وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ، وَكَانَ جِبْرِيْلُ يَلْقَاهُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ، فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ، فَلَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ"﴾. (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سب سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں جب جبریل علیہ السلام آپ ﷺ سے ملتے تو اور بھی زیادہ سخاوت کرنے والے ہوجاتے۔ اور جبریل علیہ السلام رمضان کی ہر رات میں آپ ﷺ سے ملتے تھے اور آپ ﷺ سے قرآن کا دور کرتے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ سے جب جبرئیل علیہ السلام ملتے تو بھلائی میں تیز ہوا سے بھی زیادہ آپ ﷺ سخاوت کرنے والے ہوجاتے تھے۔" (بخاری ومسلم)

(١٢٢٣) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: "كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ أَحْيَا اللَّيْلَ، وَ أَيْقَظَ أَهْلَهُ، وَشَدَّ الْمِئْزَرَ﴾. (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرہ کے شروع ہوجاتے ہی رات کو خود بھی (عبادت کے لئے) جاگتے اور گھر والوں کو بھی جگاتے اور کمر کس لیتے۔" (بخاری ومسلم)

(۲۱۹) بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَقَدُّمِ رَمَضَانَ بِصَوْمٍ بَعْدَ نِصْفِ شَعْبَانَ اِلَّا لِمَنْ وَصَلَهٗ بِمَاقَبْلَهٗ، أَوْوَافَقَ عَادَةً لَّهٗ بِأَنْ كَانَ عَادَتُهٗ صَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَوَافَقَهٗ

نصف شعبان کے بعد رمضان سے پہلے روزے رکھنے کی ممانعت، سوائے ان لوگوں کے جو اس کو ماقبل سے ملانے کا، یا پیر اور جمعرات کے روزہ رکھنے کے عادی ہوں اور پھر یہ نصف اخیر اس کی عادت کے موافق ہو جائے

(١٢٢٤) ﴿عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ اِلَّا أَن يَّكُوْنَ رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صَوْمَهٗ، فَلْيَصُمْ ذٰلِكَ﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص رمضان سے ایک دن یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھے مگر وہ شخص جو پہلے ہی سے ان دنوں کا روزہ رکھنے کا عادی ہو تو وہ اس دن کا روزہ رکھ لے۔'' (بخاری ومسلم)

(١٢٢٥) ﴿وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَصُوْمُوْا قَبْلَ رَمَضَانَ، وَصُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ، وَأَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ حَالَتْ دُوْنَهٗ غَيَايَةٌ فَأَكْمِلُوْا ثَلَاثِيْنَ يَوْماً﴾ رواه الترمذی و قال: حدیث حسن صحیح "الغیایة" بالغین المعجمة وبالیاء المثناة من تحت المکررة وهی: السحابة.

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ رمضان سے پہلے روزہ مت رکھو، چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر ہی روزہ رکھنا چھوڑ و، اگر چاند کے ورے بادل حائل ہو جائے تو پھر تیس دن پورے کرو۔'' (ترمذی اور امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

الغیایة: غین اور دو یاء کے ساتھ بمعنی: بادل۔

(١٢٢٦) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ: "إِذَا بَقِیَ نِصْفٌ مِّنْ شَعْبَانَ فَلَا تَصُوْمُوْا﴾. (رواه الترمذی وقال: حدیث حسن صحیح)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب شعبان کا آدھا مہینہ باقی رہ جائے تو تم روزے مت رکھو۔'' (ترمذی، صاحب ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(١٢٢٧) ﴿وَعَنْ اَبِی الْيَقْظَانِ عَمَّارِبْنِ يَاسِرٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: "مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِیْ

ترجمہ: ''حضرت ابوالیقظان عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس نے شک والے دن روزہ رکھا اس نے ابوالقاسم ﷺ کی

یُشکُّ فِیْهِ فَقَدْ عَصٰی أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ﴾. (رواه ابوداؤد والترمذی و قال: حديث حسن صحيح)

نافرمانی کی۔" (ابوداؤد، ترمذی، صاحب ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔

(۲۲۰) بَابُ مَایُقَالُ عِنْدَرُؤْیَةِ الْهِلَالِ

چاند دیکھنے کے وقت کون سی دعاء پڑھی جائے؟

(۱۲۲۸) ﴿عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا رَأَی الْهِلَالَ قَالَ: "اَللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ، رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰهُ، هِلَالُ رُشْدٍوَخَیْرٍ﴾. (رواه الترمذی وقال: حديث حسن)

ترجمہ: "حضرت طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب چاند دیکھتے تو یوں دعا فرماتے: اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَیْنَا الخ "اے اللہ اس کو ہم پر امن وایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع فرما، اے چاند! میرا اور تیرا رب اللہ ہے، اے اللہ! یہ ہدایت اور بھلائی کا چاند ہو۔" (ترمذی، صاحب ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن درجے کی ہے۔)

(۲۲۱) بَابُ فَضْلِ السُّحُوْرِوَتَأْخِیْرِهٖ مَا لَمْ یَخْشَ طُلُوْعَ الْفَجْرِ

سحری کھانے کی اور اس میں تاخیر کرنے کی فضیلت، بشرطیکہ طلوع فجر کا خطرہ نہ ہو

(۱۲۲۹) ﴿عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "تَسَحَّرُوْا،فَإِنَّ فِی السُّحُوْرِ بَرَکَةً" ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سحری کھایا کرو اس لئے کہ سحری کھانے میں برکت ہے۔" (بخاری ومسلم)

(۱۲۳۰) ﴿وَعَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قُمْنَا اِلَی الصَّلَاةِ قِیْلَ: کَمْ کَانَ بَیْنَهُمَا؟ قَالَ: قَدْرُ خَمْسِیْنَ آیَةً﴾. (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سحری کھائی، پھر ہم نماز کے لئے کھڑے ہوگئے، ان سے پوچھا گیا کہ سحری کے ختم ہونے اور نماز کے درمیان کتنا فاصلہ تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: پچاس آیات کی مقدار۔"

(۱۲۳۱) ﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: کَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنَانِ؛بِلَالٌ وَابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: اِنَّ بِلَالًا یُؤَذِّنُ بِلَیْلٍ فَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یُؤَذِّنَ

ترجمہ: "حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کے دو موذن تھے، (۱) حضرت بلال، (۲) حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما، پس آپ ﷺ نے فرمایا: بلال رات کو اذان دیتے ہیں تم لوگ کھاتے اور پیتے رہو، یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان نہ دے

ابْنُ أُمّ مَكْتُومٍ"، قَالَ: وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا اِلَّا اَنْ يَنْزِلَ هٰذَا وَ يَرْقٰى هٰذَا﴾. (متفق عليه)

دیں۔ اور ان دونوں اذانوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوتا تھا کہ ایک اترتا اور دوسرا چڑھتا۔" (بخاری ومسلم)

(١٢٣٢) ﴿وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "فَصْلُ مَابَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أُكْلَةُ السَّحَرِ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں کے درمیان سحری کھانے کا فرق ہے۔" (مسلم)

(٢٢٢) بَابُ فَضْلِ تَعْجِيْلِ الْفِطْرِ وَمَا يُفْطَرُ عَلَيْهِ وَمَا يَقُوْلُهُ بَعْدَ الْاِفْطَارِ

جلد افطار کرنے کی فضیلت اور اس چیز کا بیان جس سے افطار کیا جائے اور افطار کے بعد کی دعا

(١٢٣٣) ﴿عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ برابر بھلائی میں رہیں گے جب تک روزہ کھولنے میں جلدی کریں گے۔" (بخاری ومسلم)

(١٢٣٤) ﴿وَعَنْ اَبِىْ عَطِيَّةَ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَ لَهَا مَسْرُوْقٌ: رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلَاهُمَا لَا يَأْلُوْ عَنِ الْخَيْرِ: اَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْاِفْطَارَ، وَالْاٰخَرُ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَالْاِفْطَارَ؟ فَقَالَتْ: مَنْ يُّعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْاِفْطَارَ؟ قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ. يَعْنِى ابْنَ مَسْعُوْدٍ. فَقَالَتْ: هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ. رواه مسلم. قوله: "لا يألو" أى لا يقصر فى الخير.

ترجمہ: "حضرت ابوعطیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں اور حضرت مسروق رحمہ اللہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو ان سے حضرت مسروق نے عرض کیا: کہ اصحاب محمد ﷺ میں سے دو آدمی ہیں جو بھلائی کے کام میں کوتاہی نہیں کرتے، ان میں سے ایک مغرب کی نماز اور افطار میں جلدی کرتے ہیں اور دوسرے مغرب اور افطار میں تاخیر کرتے ہیں۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: مغرب کی نماز اور افطار میں جلدی کون کرتا ہے؟ حضرت مسروق رحمہ اللہ نے کہا: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آپ ﷺ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔"

لا یالو: بمعنی بھلائی کے کام میں کوتاہی نہیں کرتے تھے۔

(١٢٣٥) ﴿وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا ہے: مجھے میرے بندوں میں سے

وَجَلَّ: "أَحَبُّ عِبَادِیْ اِلَیَّ أَعْجَلُهُمْ فِطْراً﴾. (رواه الترمذی، وقال: حديث حسن)

(۱۲۳۶) ﴿وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا وَأَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا، وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ﴾ (متفق عليه)

(۱۲۳۷) ﴿وَعَنْ اَبِیْ إِبْرَاهِيْمَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ أَوْفٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَصَائِمٌ فَلَمَّاغَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ بَعْضَ الْقَوْمِ: يَافُلَانُ! اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا" فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! لَوْأَمْسَيْتَ؟ قَالَ: "اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا" قَالَ: اِنَّ عَلَيْکَ نَهَاراً، قَالَ: "اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا" قَالَ: فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُمْ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: "إِذَارَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ" وَ أَشَارَ بِيَدِهٖ قِبَلَ الْمَشْرِقِ﴾ (متفق عليه)

قوله: "اجدح" بجيم ثم دال ثم حاء مهملتين أی: اخلط السويق بالماء.

(۱۲۳۸) ﴿وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّیِّ الصَّحَابِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰی تَمْرٍفَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰی مَاءٍ فَإِنَّهٗ طَهُوْرٌ﴾

(رواه ابوداؤد والترمذی وقال: حديث حسن صحيح)

(۱۲۳۹) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ قَبْلَ أَن

سب سے زیادہ محبوب وہ ہیں جو ان میں سے افطار میں جلدی کرنے والے ہیں۔ ترمذی۔ صاحب ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔"

ترجمہ: "حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رات (اندھیرا) ادھر سے آ جائے اور دن (اجالا) ادھر سے چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو یقیناً روزہ دار نے افطار کرلیا۔"

ترجمہ: "حضرت ابوابراہیم عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک مرتبہ آپ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے جب کہ آپ ﷺ روزے سے تھے، پس جب سورج غروب ہوگیا تو آپ ﷺ نے لوگوں میں سے کسی سے فرمایا: اے فلاں! سواری سے اترو اور ہمارے لئے ستو گھول دو۔ تو اس نے کہا اگر آپ ﷺ کچھ اور شام کریں (تو اچھا ہوگا)۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سواری سے اترو اور ستو گھول دو۔ اس نے عرض کیا ابھی تو کچھ دن باقی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اترو اور ہمارے لئے ستو گھولو۔ راوی حدیث حضرت عبداللہ کہتے ہیں پس وہ سواری سے اترے اور ستو گھولا، پس آپ ﷺ نے ستو کو نوش فرمایا اور پھر ارشاد فرمایا: جب تم دیکھو کہ رات ادھر (مشرق) سے آگئی ہے تو روزہ والے کا روزہ کھل گیا اور اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ فرمایا۔" "اجدح" پہلے جیم اور پھر دال اور پھر حاء بمعنی: پانی میں ستو گھولنا۔

ترجمہ: "حضرت سلمان بن عامر الضبی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی افطار کرے تو اس کو چاہئے کہ چھوارے سے افطار کرے، اگر وہ نہ پائے تو پانی سے افطار کرے، اس لئے کہ پانی خوب پاکیزہ ہے۔" (ابوداؤد، ترمذی۔ صاحب ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے)

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز سے پہلے چند تازہ کھجوروں سے روزہ کھولتے تھے، اگر تازہ

يُصَلِّيَ عَلٰى رُطَبَاتٍ، فَاِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٍ فَتُمَيْرَاتٌ، فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تُمَيْرَاتٌ حَسَاحَسَوَاتٍ مِّنْ مَاءٍ﴾ (رواه ابوداؤد والترمذى و قال: حديث حسن)

کھجوریں نہ ہوتیں تو چند چھواروں سے، اور اگر وہ بھی نہ ہوتے تو پھر پانی کے چند گھونٹ پی لیتے۔" ابوداؤد، ترمذی۔ صاحب ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

(۲۲۳) بَابُ اَمْرِ الصَّائِمِ بِحِفْظِ لِسَانِهٖ وَجَوَارِحِهٖ عَنِ الْمُخَالَفَاتِ وَ الْمُشَاتَمَةِ وَ نَحْوِهَا

روزے دار کو اپنی زبان اور دوسرے اعضائے جسم کی ناجائز کاموں اور گالی گلوچ وغیرہ سے حفاظت کرنے کا حکم

(۱۲٤٠) ﴿عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَ لَا يَصْخَبْ فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ: إِنِّيْ صَائِمٌ﴾. (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو وہ دل لگی کی باتیں نہ کرے اور نہ شور وغل کرے، پس اگر کوئی اس کو گالی گلوچ دے یا اس سے لڑے تو وہ یہ کہہ دے کہ میں تو روزے سے ہوں۔" (بخاری ومسلم)

(۱۲٤۱) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ أَن يَّدَعَ طَعَامَهُ وَ شَرَابَهُ﴾ (رواه البخارى)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ شخص اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔" (بخاری)

(۲۲٤) بَابٌ فِيْ مَسَائِلَ مِنَ الصَّوْمِ

روزے کے چند مسائل کا بیان

(۱۲٤۲) ﴿عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَانَسِيَ أَحَدُكُمْ فَأَكَلَ أَوْشَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَ سَقَاهُ﴾. (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص بھول کر کھا، پی لے تو اسے اپنا روزہ پورا کر لینا چاہئے، کیونکہ اللہ جل شانہ نے اس کو کھلایا اور پلایا ہے۔" (بخاری ومسلم)

(۱۲٤۳) ﴿ وَعَن لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ترجمہ: "حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے

قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَخْبِرْنِىْ عَنِ الْوُضُوْءِ؟ قَالَ: "أَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَ خَلِّلْ بَيْنَ الْاَصَابِعِ وَ بَالِغْ فِى الْإِسْتِنْشَاقِ اِلَّا أَنْ تَكُوْنَ صَائِماً" ﴾ (رواه ابوداؤد والترمذى وقال: حديث حسن صحيح)

عرض کیا یا رسول اللہ! وضوء کے متعلق بتلائیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کامل طریقے سے وضوء کرو، انگلیوں کے درمیان خلال کرو، ناک میں پانی ڈالنے کا خوب اہتمام کرو۔ مگر یہ کہ تم روزہ سے ہو۔" (ابوداؤد وترمذی اور امام ترمذی نے فرمایا ہے یہ حدیث حسن ہے)

(١٢٤٤) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِّنْ اَهْلِهٖ ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَ يَصُوْمُ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ پر (کبھی کبھار) اس طرح فجر ہوتی کہ آپ ﷺ اپنی زوجہ سے جنبی ہوتے، پھر آپ ﷺ غسل فرماتے اور روزہ رکھ لیتے۔"

(١٢٤٥) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا وَ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتَا: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُباً مِّنْ غَيْرِ حُلْمٍ ثُمَّ يَصُوْمُ﴾. (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ بغیر احتلام کے حالت جنابت میں صبح فرماتے، پھر روزہ رکھ لیتے۔" (بخاری ومسلم)

(٢٢٥) بَابُ بَيَانِ فَضْلِ صَوْمِ الْمُحَرَّمِ وَ شَعْبَانَ وَالْاَشْهُرِ الْحُرُمِ

محرم، شعبان اور حرمت والے مہینوں کے روزے کی فضیلت

(١٢٤٦) ﴿عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ: شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ: صَلَاةُ اللَّيْلِ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان کے بعد افضل روزہ اللہ کے مہینے محرم کا روزہ ہے اور فرض نماز کے بعد افضل نماز تہجد کی نماز ہے۔" (مسلم)

(١٢٤٧) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمْ يَكُنِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ شَهْرٍ أَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ فَاِنَّهٗ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهٗ﴾ وَ فِىْ رِوَايَةٍ: كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ اِلَّا قَلِيْلاً. (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے نہیں رکھتے تھے، آپ ﷺ شعبان کا پورا مہینہ روزہ رکھتے تھے۔" اور ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ ﷺ سوائے چند دنوں کے شعبان کے باقی روزے رکھتے تھے۔ (بخاری ومسلم)

(١٢٤٨) ﴿وَعَنْ مُجِيْبَةَ الْبَاهِلِيَّةِ عَنْ أَبِيْهَا أَوْ عَمِّهَا أَنَّهٗ أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ

ترجمہ: "حضرت مجیبہ باہلیہ اپنے والد یا چچا سے روایت کرتی ہیں کہ وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، پھر ایک سال کے بعد آپ

انْطَلَقَ، فَأَتَاهُ بَعْدَ سَنَةٍ وَقَدْ تَغَيَّرَتْ حَالُهُ وَ هَيْئَتُهُ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَمَا تَعْرِفُنِيْ؟ قَالَ: "وَمَنْ أَنْتَ؟" قَالَ: أَنَا الْبَاهِلِيُّ الَّذِيْ جِئْتُكَ عَامَ الْأَوَّلِ. قَالَ: "فَمَا غَيَّرَكَ وَقَدْ كُنْتَ حَسَنَ الْهَيْئَةِ" قَالَ: مَا أَكَلْتُ طَعَاماً مُنْذُ فَارَقْتُكَ اِلَّا بِلَيْلٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَذَّبْتَ نَفْسَكَ" ثُمَّ قَالَ: "صُمْ شَهْرَ الصَّبْرِ، وَيَوْماً مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ" قَالَ: زِدْنِيْ، فَإِنَّ بِيْ قُوَّةً، قَالَ: "صُمْ يَوْمَيْنِ" قَالَ: زِدْنِيْ. قَالَ: "صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ" قَالَ: زِدْنِيْ. قَالَ: "صُمْ مِنَ الْحُرُمِ وَاتْرُكْ، صُمْ مِنَ الْحُرُمِ وَاتْرُكْ، صُمْ مِنَ الْحُرُمِ وَاتْرُكْ" وَقَالَ بِأَصَابِعِهِ الثَّلَاثِ فَضَمَّهَا، ثُمَّ اَرْسَلَهَا (رواه ابوداؤد و "شهرالصبر" رمضان)

ﷺ کے پاس آئے تو ان کی حالت بدلی ہوئی تھی۔ تو انہوں نے کہا: یارسول اللہ! کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ آپ ﷺ نے پوچھا تم کون ہو؟ انہوں نے کہا: میں وہ باہلی ہوں جو آپ ﷺ کی خدمت میں گزشتہ سال آیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں یہ تبدیلی کیسے آگئی؟ تم تو اچھی صحت والے تھے۔ انہوں نے عرض کیا میں جب سے آپ ﷺ سے جدا ہوا ہوں صرف رات کو کھانا کھایا ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے اپنے نفس کو عذاب میں مبتلا کیا۔ پھر فرمایا: تم صبر کرنے والے مہینے (یعنی رمضان) کا روزہ رکھو اور ہر مہینے میں ایک روزہ۔ انہوں نے کہا: میرے لئے اور اضافہ فرمادیں کیونکہ مجھ میں قوت ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ہر مہینے میں دو دن کے روزے رکھ لیا کرو۔ انہوں نے کہا: کچھ اور اضافہ فرمادیں آپ ﷺ نے فرمایا: تین دن کے روزے رکھ لیا کرو، انہوں نے عرض کیا میرے لئے کچھ اور اضافہ فرمادیں آپ ﷺ نے فرمایا: حرمت والے مہینوں میں بعض روزے رکھو اور پھر چھوڑ دو۔ حرمت والے مہینوں میں بعض روزے رکھو اور چھوڑ دو۔ حرمت والے مہینوں میں بعض روزے رکھو اور چھوڑ دو، اور آپ ﷺ نے اپنی تین انگلیوں کے ساتھ اشارہ فرمایا۔ پس انہیں ملایا پھر انہیں چھوڑ دیا۔" (ابوداؤد)

صبر والے مہینے سے مراد رمضان کا مہینہ ہے۔

(٢٢٦) بَابُ فَضْلِ الصَّوْمِ وَغَيْرِهِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ

ذوالحجہ کے پہلے دس دن میں روزہ اور دوسری نیکیوں کی فضیلت کا بیان

(١٢٤٩) ﴿ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ أَيَّامٍ اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيْهَا أَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ" يَعْنِيْ: اَيَّامَ الْعَشْرِ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؟ قَالَ: "وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ذوالحجہ کے ابتدائی دس دنوں کے مقابلے میں دوسرے کوئی دن ایسے نہیں جن میں نیک عمل اللہ جل شانہ کو ان دنوں سے زیادہ محبوب ہو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی راہ میں

اِلَّارَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ﴾ (رواه البخاری)

جہاد کرنا بھی نہیں، سوائے اس مجاہد کے جو اپنی جان اور مال لے کر جہاد کے لئے نکلا ہو اور پھر کسی چیز کے ساتھ واپس نہیں آیا۔" (یعنی شہید ہو گیا) (بخاری)۔

(۲۲۷) بَابُ فَضْلِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَعَاشُوْرَاءَ وَتَاسُوْعَاءَ

یوم عرفہ، دسویں محرم اور نویں محرم کے روزہ کی فضیلت کا بیان

(۱۲۵۰) ﴿عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ؟ قَالَ: "يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ سے عرفہ کے روزہ کے متعلق سوال کیا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: وہ گزشتہ اور آئندہ سال کے روزوں کا کفارہ بنتا ہے۔" (مسلم)

(۱۲۵۱) ﴿وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَ أَمَرَ بِصِيَامِهِ﴾. (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے عاشوراء کے دن کا روزہ رکھا اور اس دن کے روزہ رکھنے کا حکم بھی فرمایا۔" (بخاری و مسلم)

(۱۲۵۲) ﴿وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سُئِلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ: "يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ سے یوم عاشورہ کے روزے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ گذشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔" (مسلم)

(۱۲۵۳) ﴿وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَئِنْ بَقِيْتُ اِلٰى قَابِلٍ لَأَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ﴾. (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو ۹ محرم کا روزہ بھی ضرور ساتھ میں رکھوں گا۔" (مسلم)

(۲۲۸) بَابُ اِسْتِحْبَابِ صَوْمِ سِتَّةِ اَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ

شوال کے چھ روزوں کے مستحب ہونے کا بیان

(۱۲۵۴) ﴿عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَنْ صَامَ رَمَضَانَ، ثُمَّ اَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ، كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے رمضان کے روزے رکھے اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو یہ پورے زمانے کے روزے رکھنے کے برابر ہے۔" (مسلم)

(۲۲۹) بَابُ اِسْتِحْبَابِ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ

پیر اور جمعرات کے روزے کے مستحب ہونے کا بیان

(۱۲۵۵) ﴿عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ فَقَالَ: "ذٰلِکَ یَوْمٌ وُلِدتُّ فِیْهِ، وَیَوْمٌ بُعِثْتُ، أَوْ أُنْزِلَ عَلَیَّ فِیْهِ﴾ (رواہ مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پیر کے دن کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دن وہ ہے جس میں میری پیدائش ہوئی اور اسی دن مجھے نبوت ملی، یا اسی دن مجھ پر وحی نازل کی گئی۔'' (مسلم)

(۱۲۵۶) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ، وَأُحِبُّ أَنْ یُعْرَضَ عَمَلِیْ وَاَنَا صَائِمٌ. (رواہ الترمذی و قال: حدیث، حسن وروا ہ مسلم بِغَیْرِ ذِکْرِ الصَّوْمِ)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پیر اور جمعرات کے دن اعمال پیش کئے جاتے ہیں، پس میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل جب پیش کیا جائے تو میں روزے سے ہوں۔'' (ترمذی، امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے، امام مسلم نے اس کو روزے کے ذکر کے بغیر روایت کیا ہے۔)

(۱۲۵۷) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَتَحَرّٰی صَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ﴾. (رواہ الترمذی وقال: حدیث حسن)

ترجمہ: ''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ پیر اور جمعرات کے روزہ کا خاص اہتمام فرماتے تھے۔'' ترمذی، امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

(۲۳۰) بَابُ اِسْتِحْبَابِ صَوْمِ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ مِّنْ کُلِّ شَهْرٍ وَالْاَفْضَلُ صَوْمُهَا فِی الْاَیَّامِ الْبِیْضِ وَهِیَ الثَّالِثُ عَشَرَ وَالرَّابِعُ عَشَرَ وَالْخَامِسُ عَشَرَ، وَقِیْلَ الثَّانِیْ عَشَرَ وَالثَّالِثُ عَشَرَ وَالرَّابِعُ عَشَرَ وَالصَّحِیْحُ الْمَشْهُوْرُ هُوَ الْاَوَّلُ

ہر مہینے تین روزے رکھنے کے مستحب ہونے کا بیان، افضل یہ ہے کہ ایام بیض کے تین روزے ہر مہینے میں رکھے جائیں اور یہ چاند کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ ہے اور بعض علماء کے نزدیک ۱۲، ۱۳، ۱۴ تاریخ ہے مگر مشہور اور صحیح بات پہلی والی ہے

(۱۲۵۸) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے میرے

أُوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ: صِیَامِ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَكْعَتَیِ الضُّحٰی وَ اَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ﴾. (متفق علیه)

خلیل ﷺ نے تین باتوں کی وصیت فرمائی، (۱) ہر مہینے تین روزے رکھنا، (۲) چاشت کی دو رکعتیں پڑھنا، (۳) سونے سے پہلے وتر ادا کرلینا۔" (بخاری و مسلم)

(۱۲۵۹) ﴿وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَوْصَانِیْ حَبِیْبِیْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ لَنْ اَدَعُهُنَّ مَاعِشْتُ: بِصِیَامِ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَصَلَاةِ الضُّحٰی وَبِأَنْ لَااَنَامَ حَتّٰی اُوْتِرَ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے حبیب ﷺ نے مجھے تین باتوں کی وصیت فرمائی ہے، میں انہیں زندگی میں کبھی نہیں چھوڑوں گا، (۱) ہر مہینے تین دن کے روزے رکھنا، (۲) چاشت کی نماز، (۳) سونے سے پہلے وتر ادا کرلینا۔" (مسلم)

(۱۲۶۰) ﴿وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "صَوْمُ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ﴾. (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر مہینے تین دن کے روزے رکھنا سارا سال روزہ رکھنے کے برابر ہے یا ہمیشہ روزہ رکھنا ہے۔" (بخاری و مسلم)

(۱۲۶۱) ﴿وَعَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِیَّةِ اَنَّهَا سَاَلَتْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ: فَقُلْتُ: مِنْ اَیِّ شَهْرٍ كَانَ یَصُوْمُ؟ قَالَتْ: لَمْ یَكُنْ یُبَالِیْ مِنْ اَیِّ الشَّهْرِ یَصُوْمُ﴾. (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت معاذہ عدویہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ ہر مہینے میں تین دن کے روزے رکھتے تھے؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا ہاں، میں نے پوچھا مہینے کے کون سے حصے میں روزہ رکھتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا آپ ﷺ یہ پرواہ نہیں کرتے تھے کہ یہ مہینے کا کون سا حصہ ہے روزہ رکھتے تھے۔"

(۱۲۶۲) ﴿وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَاصُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثًا فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ، وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ، وَخَمْسَ عَشْرَةَ"﴾ رواه الترمذی وقال: حدیث حسن.

ترجمہ: "حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مہینے کے تین دن کے روزے رکھنے کا ارادہ کرے تو ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ کا روزہ رکھو۔" (ترمذی، اور صاحب ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے)

(۱۲۶۳) ﴿وَعَنْ قَتَادَةَ بْنِ مِلْحَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُنَا بِصِیَامِ اَیَّامِ الْبِیْضِ: ثَلَاثَ عَشْرَةَ، وَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ، وَخَمْسَ عَشْرَةَ﴾. (رواه أبو داؤد)

ترجمہ: "حضرت قتادہ بن ملحان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ ہمیں ایام بیض یعنی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخوں کے روزہ رکھنے کا حکم فرمایا کرتے تھے۔" (ابوداؤد)

(۱۲۶۴) ﴿وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ

قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفْطِرُ أَيَّامَ الْبِيْضِ فِيْ حَضَرٍ وَ لَاسَفَرٍ﴾. (رواه النسائی باسناد حسن)

رسول اللہ ﷺ حضر اور سفر دونوں حالتوں میں ایام بیض کے روزے نہیں چھوڑتے تھے۔" (نسائی نے حسن اسناد کے ساتھ نقل کی ہے)

(۲۳۱) بَابُ فَضْلِ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا، وَفَضْلِ الصَّائِمِ الَّذِیْ يُؤْكَلُ عِنْدَهٗ، وَدُعَاءُ الآكِلِ لِلْمَاكُوْلِ عِنْدَهٗ

جس نے روزہ دار کا روزہ افطار کروایا اور اس روزے دار کی فضیلت جس کے پاس کھانا کھایا جائے اور مہمان کا میزبان کے لئے دعا کرنا

(۱۲۶۵) ﴿عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ فَطَّرَ صَائِماً كَانَ لَهٗ مِثْلُ أَجْرِهٖ، غَيْرَ أَنَّهٗ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْءٌ﴾ (رواه الترمذی وقال: حديث حسن صحيح)

ترجمہ: "حضرت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی روزے دار کا روزہ کھلوایا اس کے لئے اس روزے دار کے مثل اجر ملے گا۔ بغیر اس روزے دار کے ثواب سے کچھ کمی ہو۔" (ترمذی اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(۱۲۶۶) ﴿وَعَنْ أُمِّ عُمَارَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَدَّمَتْ اِلَيْهِ طَعَاماً فَقَالَ: "كُلِيْ" فَقَالَتْ: اِنِّيْ صَائِمَةٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ الصَّائِمَ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهٗ حَتّٰى يَفْرَغُوْا﴾ وَرُبَّمَا قَالَ: حَتّٰى يَشْبَعُوْا (رواه الترمذی وقال: حديث حسن)

ترجمہ: "حضرت ام عمارہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے گھر آپ ﷺ تشریف لائے تو انہوں نے آپ ﷺ کی خدمت میں کھانا پیش کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم بھی کھالو جب ام عمارہ نے کہا میں تو روزہ دار ہوں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزے دار کے پاس جب کھانا کھایا جائے تو اس کے کھانے سے فارغ ہونے تک فرشتے اس کے حق میں دعا کرتے رہتے ہیں اور بعض دفعہ فرمایا: ان کے سیر ہونے تک دعا کرتے رہتے ہیں۔" (ترمذی، یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(۱۲۶۷) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ اِلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَجَاءَ بِخُبْزٍ وَزَيْتٍ، فَأَكَلَ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفْطَرَ عِنْدَ كُمُ

ترجمہ: "حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سعد بن عبادہ کے پاس تشریف لے گئے، انہوں نے روٹی اور زیتون کا تیل آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا، آپ ﷺ نے اس کو کھالیا پھر فرمایا: افطر عندكم الصائمون الخ "روزے دار نے تمہارے پاس افطار

الصَّائِمُوْنَ وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ ﴾. (رواه ابو داؤد بإسناد صحيح)

کیا نیک لوگوں نے تمہارا کھانا کھایا اور فرشتوں نے تمہارے لئے مغفرت کی دعا کی۔" (ابوداؤد، اس کو صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے)

كتاب الاعتكاف

اعتکاف کا بیان

(۲۳۲) بَابُ فَضْلِ الْاِعْتِكَافِ

اعتکاف کی فضیلت کا بیان

(۱۲۶۸) ﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ رمضان کے آخری دس دنوں میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔" (بخاری ومسلم)

(۱۲۶۹) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ، حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى، ثُمَّ اعْتَكَفَ اَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری دس دنوں میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ جل شانہ نے آپ ﷺ کو وفات دی، پھر آپ کے بعد آپ ﷺ کی بیویوں نے اعتکاف کیا۔" (بخاری ومسلم)

(۱۲۷۰) ﴿وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِيْ كُلِّ رَمَضَانَ عَشْرَةَ اَيَّامٍ، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ اِعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا﴾ (رواه البخاري)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ہر رمضان میں دس دن کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے مگر جس سال آپ ﷺ کا انتقال ہوا اس سال آپ ﷺ نے بیس دن کا اعتکاف فرمایا۔" (بخاری)

كتاب الحج

حج کی فضیلت کا بیان

(۲۳۳) بَابُ وُجُوْبِ الْحَجِّ وَفَضْلِهٖ

حج کی فرضیت اور اس کی فضیلت کا بیان

(۲۹۱) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اور اللہ کے لئے لوگوں پر

الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلاً وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ﴾ (آل عمران: ۹۷)

بیت اللہ کا حج کرنا ہے جو اس کی طرف راستے کی طاقت رکھے، اور جس نے کفر کیا تو بیشک اللہ تعالیٰ دونوں جہانوں سے بے نیاز ہے۔"

(۱۲۷۱) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ، قَالَ: "بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ"﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، (۱) گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں، (۲) نماز قائم کرنا، (۳) زکوٰۃ ادا کرنا، (۴) بیت اللہ کا حج کرنا، (۵) رمضان کے روزے رکھنا۔" (بخاری و مسلم)

(۱۲۷۲) ﴿وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوْا" فَقَالَ رَجُلٌ: أَكُلَّ عَامٍ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَسَكَتَ حَتّٰى قَالَهَا ثَلَاثًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْقُلْتُ: نَعَمْ لَوَجَبَتْ، وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ" ثُمَّ قَالَ: "ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ؛ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ، وَ اخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوْا مَا اسْتَطَعْتُمْ، وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوْهُ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے۔ پس تم حج کرو، ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ! کیا ہر سال حج کرنا ہے؟ آپ ﷺ خاموش رہے، یہاں تک کہ اس نے اپنا سوال تین بار دہرایا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال حج کرنا ضروری ہو جاتا اور پھر تم اس کی طاقت نہ رکھتے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم مجھے چھوڑے رکھو جب تک کہ میں تمہیں چھوڑے رکھوں۔ اس لئے کہ تم سے پہلے لوگ کثرت سوال اور اپنے انبیاء سے اختلاف کی وجہ سے ہی ہلاک ہوئے۔ پس میں جب تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو تم اسے طاقت کے مطابق پورا کرو اور جب تمہیں کسی چیز سے منع کروں تو اسے چھوڑ دو۔" (مسلم)

(۱۲۷۳) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ" قِيْلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: اَلْجِهَادُفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ" قِيْلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: "حَجٌّ مَبْرُوْرٌ"﴾ (متفق عليه) "اَلْمَبْرُوْرُ" هَوَالَّذِيْ لَا يَرْتَكِبُ صَاحِبُهُ فِيْهِ مَعْصِيَةً.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ پوچھا گیا پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ پوچھا گیا پھر کون سا؟ پھر فرمایا: حج مبرور۔" (بخاری و مسلم) "اَلْمَبْرُوْرُ" وہ حج ہے جس میں حاجی اللہ تعالیٰ کی کسی نافرمانی کا ارتکاب نہ کرے۔

(۱۲۷٤) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: جس نے حج کیا اور اس

وَلَمْ يَفْسُقْ، رَجَعَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ" ﴾. (متفق عليه)

(١٢٧٥) ﴿وَعَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ﴾. (متفق عليه)

(١٢٧٦) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ نَرَى الْجِهَادَ أَفْضَلَ الْعَمَلِ، اَفَلَا نُجَاهِدُ؟ فَقَالَ: "لٰكِنْ أَفْضَلُ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ﴾ (رواه البخاری)

(١٢٧٧) ﴿وَ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَامِنْ يَوْمٍ أَكْثَرمِنْ أَنْ يُعْتِقَ اللّٰهُ فِيْهِ عَبْداًمِنَ النَّارِمِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ﴾. (رواه مسلم)

(١٢٧٨) ﴿وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "عُمْرَةٌ فِيْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً۔ أَوْحَجَّةً مَعِيْ﴾. (متفق عليه)

(١٢٧٩) ﴿وَعَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهٖ فِيْ الْحَجِّ، أَدْرَكَتْ أَبِيْ شَيْخاً كَبِيْراً، لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ، أَفَأَحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ: "نَعَمْ" ﴾ (متفق عليه)

(١٢٨٠) ﴿وَعَنْ لَقِيْطِ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ أَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ؟ قَالَ: "حُجَّ عَنْ أَبِيْكَ وَاعْتَمِرْ﴾ (رواه

نے اس میں کوئی فحش اور بے ہودہ بات نہیں کی اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تو وہ اس طرح لوٹتا ہے جیسا کہ آج ہی اس کی ماں نے اس کو جنا ہے۔'' (بخاری ومسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کا بدلہ تو جنت ہی ہے۔'' (بخاری ومسلم)

ترجمہ: ''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم جہاد کو سب سے افضل عمل سمجھتے ہیں کیا جہاد نہ کریں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے (عورتوں) لئے افضل جہاد حج مبرور ہے۔'' (بخاری)

ترجمہ: ''حضرت عائشہؓ ہی سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی دن ایسا نہیں ہے جس میں اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن سے زیادہ اپنے بندے کو جہنم کی آگ سے آزاد کرتا ہو۔'' (مسلم)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان میں عمرہ کرنا حج کرنے کے برابر ہے یا (یہ فرمایا) میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔'' (بخاری ومسلم)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی روایت ہے کہ ایک عورت نے دریافت کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج فرض کیا ہے اور میرے بوڑھے باپ پر اس وقت حج لازم ہوا ہے جب کہ وہ سواری پر ٹھہر نہیں سکتے کیا میں ان کی طرف سے حج کرسکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں۔'' (بخاری ومسلم)

ترجمہ: ''حضرت لقیط بن عامر سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میرے والد بہت بوڑھے ہیں وہ حج کی طاقت نہیں رکھتے ہیں اور نہ ہی عمرے کی اور نہ ہی سفر کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے والد کی طرف سے حج اور عمرہ کرلو۔'' (ابوداؤد

ابو داؤد، والترمذی وقال: حدیث حسن صحیح)

وترمذی)

(۱۲۸۱) ﴿وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: حُجَّ بِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، وَ أَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِيْنَ﴾. (رواه البخاری).

ترجمہ: ''حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج الوداع میں حج کرایا گیا جب کہ میری عمر سات سال کی تھی۔'' (بخاری)

(۱۲۸۲) ﴿وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ: "مَنِ الْقَوْمُ؟" قَالُوْا: اَلْمُسْلِمُوْنَ. قَالُوْا: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: "رَسُوْلُ اللّٰهِ" فَرَفَعَتْ اِمْرَأَةٌ صَبِيًّا فَقَالَتْ: أَلِهٰذَا حَجٌّ؟ قَالَ: نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ﴾. (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ''روحاء'' مقام پر ایک قافلے کو ملے تو پوچھا: کون لوگ ہو؟ انہوں نے بتلایا مسلمان ہیں، انہوں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا رسول۔ ایک عورت نے ایک بچہ کو اٹھایا اور پوچھا کیا اس کے لئے حج ہے؟ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: ہاں، اس کا اجر تمہیں ملے گا۔'' (مسلم)

(۱۲۸۳) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ عَلَى رَحْلٍ وَكَانَتْ زَامِلَتَهُ﴾. (رواه البخاری)

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ایک کجاوہ پر حج کیا اور وہی آپ ﷺ کی سواری تھی۔'' (بخاری)

(۱۲۸٤) ﴿وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَتْ عُكَاظُ وَمِجَنَّةُ، وَذُوْ الْمَجَازِ أَسْوَاقًا فِيْ الْجَاهِلِيَّةِ فَتَأَثَّمُوْا أَنْ يَتَّجِرُوْا فِيْ الْمَوَاسِمِ، فَنَزَلَتْ: "لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِنْ رَّبِّكُمْ" فِيْ مَوَاسِمِ الْحَجِّ﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: ''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عکاظ، مجنۃ اور ذوالمجاز زمانہ جاہلیت میں بازار تھے تو صحابہ کرام حج کے مہینوں میں کاروبار کو گناہ خیال کرتے تھے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی "لیس علیکم جناح الخ" تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم اپنے رب کے فضل کو تلاش کرو یعنی حج کے مہینوں میں۔'' (بخاری)

کتاب الجهاد

جہاد کا بیان

(۲۳٤) بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ

جہاد کی فضیلت کا بیان

(۲۹۲) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَقَاتِلُوْا الْمُشْرِكِيْنَ

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''تم تمام مشرکوں سے جنگ

كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَافَّةً، وَ اعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ﴾ (سورة التوبة: ٣٦)

کرو جیسے کہ وہ تم سے لڑتے ہیں اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کے ساتھ ہیں۔"

(٢٩٣) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ؛ وَ عَسٰى أَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ، وَعَسٰى أَنْ تُحِبُّوْا شَيْئاً وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَاتَعْلَمُوْنَ﴾ (سورة بقره: ٢١٦)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "تم پر جہاد فرض کیا گیا ہے حالانکہ وہ تم کو ناپسند ہے، یہ بات ممکن ہے کہ تم کسی بات کو ناپسند سمجھو اور وہ تمہارے حق میں خیر ہو اور یہ ممکن ہے کہ تم کسی امر کو مرغوب سمجھو اور وہ تمہارے حق میں خراب ہو اور اللہ تعالیٰ جانتے ہیں اور تم نہیں جانتے۔"

(٢٩٤) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنْفِرُوْا خِفَافاً وَثِقَالًا. وَجَاهِدُوْا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِى سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ (سورة توبه: ٤١)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "نکلو تھوڑے سامان سے اور زیادہ سامان سے اور اللہ ہی کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرو۔"

(٢٩٥) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ، وَعْداً عَلَيْهِ حَقًّافِى التَّوْرَاةِ وَ الْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْآنِ. وَمَنْ أَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ، فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِىْ بَايَعْتُمْ بِهٖ، وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾. (سورة توبه: ١١١)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے ان کی جانوں کو اور ان کے مالوں کو اس بات کے عوض میں خرید لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی، وہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں جس میں وہ قتل کرتے ہیں اور قتل کئے جاتے ہیں، اس پر سچا وعدہ کیا گیا ہے توریت میں اور انجیل میں اور قرآن میں، اور اللہ سے زیادہ اپنے عہد کو کون پورا کرنے والا ہے، تو تم لوگ اپنی اس بیع پر جس کا تم نے معاملہ ٹھہرایا ہے خوشی مناؤ اور یہ بڑی کامیابی ہے۔"

(٢٩٦) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿لَايَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُأُوْلِى الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ، فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ بِأَمْوَا لِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ دَرَجَةً، وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى، وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ أَجْراً عَظِيْمًا. دَرَجَاتٍ مِنْهُ وَمَغْفِرَةً، وَرَحْمَةً، وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْراً رَحِيْمًا﴾ (سورة نساء: ٩٥، ٩٦)

ترجمہ: "اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: برابر نہیں وہ مسلمان جو بلا کسی عذر کے گھر میں بیٹھے رہیں اور وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کریں، اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا درجہ بہت زیادہ بنایا ہے جو اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں بہ نسبت گھر میں بیٹھنے والوں کے، سب سے اللہ تعالیٰ نے اچھے گھر کا وعدہ کر رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کو بمقابلہ گھر میں بیٹھنے والوں کے بڑا اجر عظیم دیا ہے۔ بہت سے درجات جو خدا کی طرف سے ملیں گے مغفرت اور رحمت۔ اور اللہ تعالیٰ بڑے مغفرت والے، بڑے رحمت والے ہیں۔"

(۲۹۷) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيْمٍ، تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ، يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ، وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ، وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنَّاتِ عَدْنٍ، ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ، وَأُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا نَصْرٌ مِنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ، وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (سورة صف: ۱۰ تا ۱۳)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''اے ایمان والو! کیا میں تم کو ایسی سوداگری بتلاؤں جو تم کو ایک دردناک عذاب سے بچالے، تم لوگ اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال و جان سے جہاد کرو یہ تمہارے لئے بہت ہی بہتر ہے اگر تم کچھ سمجھ رکھتے ہو، اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کردے گا اور تم کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا کہ جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور عمدہ مکانوں میں جو ہمیشہ رہنے کے باغوں میں ہوں گے اور یہ بڑی کامیابی ہے۔ ایک اور ثمرہ بھی ہے کہ تم اس کو پسند کرتے ہو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد اور جلدی فتح یابی ہے اور آپ ﷺ ان مؤمنین کو بشارت دے دیجئے۔''

﴿وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَشْهُوْرَةٌ﴾

''اس باب میں بہت سی آیات مشہور ہیں۔''

﴿وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فِيْ فَضْلِ الْجِهَادِ فَاَكْثَرُ مِنْ اَنْ تُحْصَرَ فَمِنْ ذٰلِكَ﴾

''جہاد کی فضیلت میں احادیث اتنی کثرت سے وارد ہوئی ہیں کہ جس کا احاطہ کرنا مشکل ہے ان میں سے چند یہ ہیں۔''

(۱۲۸۵) ﴿وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: "اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ" قِيْلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: "اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ" قِيْلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: "حَجٌّ مَبْرُوْرٌ"﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ پوچھا گیا پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ پھر پوچھا گیا کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حج مبرور۔'' (بخاری و مسلم)

(۱۲۸۶) ﴿وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى؟ قَالَ: "اَلصَّلَاةُ عَلٰى وَقْتِهَا" قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: "بِرُّ الْوَالِدَيْنِ" قُلْتُ: ثُمَّ اَيٌّ؟ قَالَ: "اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾. (متفق علیه)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کون سا عمل اللہ جل شانہ کو سب سے زیادہ پسند ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے وقت پر نماز پڑھنا۔ میں نے عرض کیا پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ میں نے عرض کیا پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔'' (بخاری و مسلم)

(۱۲۸۷) ﴿وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ:

ترجمہ: ''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا کون سا عمل افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ پر ایمان لانا

"اَلْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ، وَالْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِهٖ﴾ (متفق عليه)

(١٢٨٨) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَغَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا﴾ (متفق عليه)

(١٢٨٩) ﴿وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَتٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: "مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ" قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: "مُؤْمِنٌ فِيْ شَعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ اللّٰهَ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهٖ" ﴾. (متفق عليه)

(١٢٩٠) ﴿وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا، وَمَوْضِعُ سَوْطِ اَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا، وَالرَّوْحَةُ يَرُوْحُهَا الْعَبْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَوِ الْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا" ﴾ (متفق عليه)

(١٢٩١) ﴿وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "رِبَاطُ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهٖ، وَاِنْ مَاتَ فِيْهِ جَرٰى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُ وَ اُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ، وَاَمِنَ الْفَتَّانَ﴾. (رواه مسلم)

(١٢٩٢) ﴿وَعَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلٰى عَمَلِهٖ اِلَّا الْمُرَابِطُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ يَنْمِيْ لَهٗ عَمَلُهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَ يُؤَمَّنُ مِنْ فِتْنَةِ

اور اس کے راستے میں جہاد کرنا۔" (بخاری و مسلم)

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام گزارنا، دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب سے بہتر ہے۔" (بخاری و مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی آپ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کون سے لوگ افضل ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ جو اپنے نفس اور مال کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔ اس نے عرض کیا پھر کون؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ مؤمن جو پہاڑ کی گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں اللہ کی عبادت کرے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ کرنے والا ہو۔" (بخاری و مسلم)

ترجمہ: "حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے راستہ میں ایک دن سرحد کا پہرہ دینا دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب سے بہتر ہے اور جنت میں تمہارے کسی ایک کو کوڑے کی جگہ کا مل جانا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب سے بہتر ہے اور اللہ کے راستے میں ایک شام یا ایک صبح کو چلنا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب سے بہتر ہے۔" (بخاری و مسلم)

ترجمہ: "حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سرحد پر ایک رات یا ایک دن کا پہرہ دینا ایک مہینے کے روزے رکھنے اور اس کی شب میں عبادت کرنے سے بہتر ہے اور اگر اس حال میں اس کی موت آگئی تو اس کا وہ عمل جاری رہے گا جو وہ کرتا تھا اور اس پر اس کی (جنت میں) روزی جاری رہے گی اور وہ فتنہ (قبر میں) میں ڈالنے والے سے محفوظ رہے گا۔" (مسلم)

ترجمہ: "حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر مرنے والے کا عمل اس کی موت کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے سوائے اس شخص کے جو اللہ کی راہ میں سرحد کا پہرہ دیتا ہو، بے شک اس کے عمل کو قیامت تک بڑھایا جاتا ہے اور قبر کے

الْقَبرَ﴾ رواہ ابوداؤد والترمذي و قال: حديث حسن صحيح.

فتنے سے بھی اس کو محفوظ رکھا جاتا ہے۔" (ابوداؤد، ترمذی، صاحب ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(١٢٩٣) ﴿وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ يَوْمٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ﴾ رواه الترمذی وقال: حديث حسن صحيح

ترجمہ: "حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک دن سرحد پر پہرہ دینا دوسری جگہوں کے ہزار دن کے پہرہ دینے سے بہتر ہے۔"

(١٢٩٤) ﴿وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَضَمَّنَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِيْ سَبِيْلِهِ، لاَ يُخْرِجُهُ اِلَّا جِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِيْ وَ إِيْمَانٌ بِيْ وَتَصْدِيْقٌ بِرُسُلِيْ، فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَيَّ أَنْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ اَرْجِعَهُ اِلٰى مَنْزِلِهِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ، أَوْغَنِيْمَةٍ، وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! مَا مِنْ كَلْمٍ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ كُلِمَ؛ لَوْنُهُ لَوْنُ دَمٍ، وَرِيْحُهُ رِيْحُ مِسْكٍ، وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَوْ لَا أَنْ اَشُقَّ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ مَاقَعَدْتُ خِلاَفَ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَبَداً وَلٰكِنْ لاَ أَجِدُ سَعَةً فَاَحْمِلَهُمْ، وَلاَ يَجِدُوْنَ سَعَةً، وَيَشُقُّ عَلَيْهِمْ أَن يَّتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ، وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَوَدِدْتُ أَنْ أَغْزُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَأُقْتَلَ، ثُمَّ أَغْزُوَ فَأُقْتَلَ، ثُمَّ أَغْزُوَ، فَأُقْتَلَ﴾. (رواه مسلم، و روى البخاری بعضه). اَلْكَلْمُ: اَلْجَرْحُ.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کی ذمہ داری لیتا ہے جو اس کی راہ میں نکلے، اس کو گھر سے نکالنے والی چیز صرف میرے راستے میں جہاد ہی کرنا ہو، مجھ پر ایمان اور میرے رسولوں کی تصدیق کے سوا اور کچھ نہ ہو تو اللہ اس کا ضامن ہوتا ہے کہ میں اس کو جنت میں داخل کروں یا اس کے گھر کی طرف اجر یا غنیمت کے ساتھ واپس لوٹا دوں جس سے وہ نکل کر گیا تھا۔ قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! اللہ کی راہ میں جو زخم لگتا ہے تو قیامت کے دن مجاہد اس حال میں آئے گا کہ گویا وہ زخم ابھی ہی لگا ہے، اس کا رنگ تو خون والا ہوگا اور اس کی مہک مشک کی خوشبو کی طرح ہوگی۔ اور قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں آپ ﷺ کی جان ہے اگر مسلمانوں پر شاق ہونے کا خوف نہ ہوتا تو میں کبھی ایسے لشکر کے پیچھے نہ رہ جاتا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے لئے جاتا ہے، لیکن میں اس بات کی گنجائش نہیں پاتا اور ان صحابہ پر یہ بات بڑی گراں گزرتی ہے کہ وہ مجھ سے پیچھے رہ جائیں۔ اور قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! میں تو چاہتا ہوں کہ میں اللہ کی راہ میں جہاد کروں اور قتل کر دیا جاؤں پھر جہاد کروں پھر قتل کر دیا جاؤں پھر جہاد کروں اور پھر قتل کر دیا جاؤں۔" (مسلم، بخاری نے اس کا کچھ حصہ روایت کیا ہے) "الکلم" بمعنی: زخم

(۱۲۹۵) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَامِنْ مَكْلُوْمٍ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَكَلْمُهُ يَدْمٰى: اَللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ، وَالرِّيْحُ رِيْحُ مِسْكٍ﴾. (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: وہ زخم کھانے والا جو اللہ کی راہ میں زخمی ہوتا ہے وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون ٹپک رہا ہوگا اور اس کا رنگ خون کے رنگ کی طرح ہوگا مگر اس کی خوشبو مشک کی خوشبو کی طرح ہوگی۔'' (بخاری ومسلم)

(۱۲۹۶) ﴿وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَمَنْ جُرِحَ جَرْحاًفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، أَوْنُكِبَ نُكْبَةً فَإِنَّهَا تَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَغْزَرَ مَا كَانَتْ: لَوْنُهَا الزَّعْفَرَانُ، وَرِيْحُهَا كَالْمِسْكِ﴾ (رواه ابوداؤد والترمذی وقال: حديث حسن صحيح)

ترجمہ: ''حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: جس مسلمان آدمی نے اللہ کی راہ میں اتنی دیر بھی جہاد کیا جتنا کسی اونٹنی کو دوبارہ دوہنے کا فاصلہ ہوتا ہے تو اس کے لئے جنت واجب ہوجاتی ہے۔ اور جس کو اللہ کی راہ میں زخم لگا، یا کوئی خراش آئی تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ وہ زخم یا خراش زیادہ سے زیادہ اس حالت میں ہوگی جس میں وہ تھی، اس کا رنگ زعفران جیسا ہوگا اور اس کی خوشبو مشک کی خوشبو کی طرح ہوگی۔''

(۱۲۹۷) ﴿وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّرَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِعْبٍ فِيْهِ عُيَيْنَةٌ مِّن مَّاءٍ عَذْبَةٍ؛ فَاَعْجَبَتْهُ فَقَالَ: لَوِاعْتَزَلْتُ النَّاسَ فَأَقَمْتُ فِيْ هٰذَا الشِّعْبِ، وَلَنْ اَفْعَلَ حَتّٰى اَسْتَأْذِنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَا تَفْعَلْ، فَاِنَّ مُقَامَ أَحَدِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ فِيْ بَيْتِهِ سَبْعِيْنَ عَاماً أَلَاَ تُحِبُّوْنَ أَن يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَيُدْ خِلَكُمُ الْجَنَّةَ؟ أُغْزُوْافِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ﴾. (رواه الترمذي، وقال: حديث حسن)

"الفواق" ما بين الحلبتين.

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے ایک آدمی کا گزر ایک ایسی گھاٹی سے ہوا جس میں میٹھے پانی کا ایک چشمہ تھا، اس کو وہ جگہ اچھی لگی، اس نے کہا کاش! میں لوگوں سے الگ ہوکر اس گھاٹی پر قیام کرلوں لیکن میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا یہاں تک کہ میں آپ ﷺ سے اجازت لے لوں، اس نے اس کا ذکر آپ ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: ایسا نہ کرو اس لئے کہ تمہارے کسی ایک آدمی کا اللہ کی راہ میں قیام (جہاد) کرنا اس کے اپنے گھر کی ستر سالہ نماز سے بہتر ہے۔ کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں بخش دے اور جنت میں داخل کرے؟ تم اللہ کے راستے میں جہاد کرو، جس نے اللہ کے راستے میں اونٹنی کے دوبارہ دودھ دوہنے کے درمیانی وقفے جتنے وقت کے لئے بھی جہاد کیا تو اس کے لئے جنت واجب ہوگی۔'' (ترمذی اور یہ حدیث حسن ہے) الفُوَاقُ: ایک بار دودھ نکال کر دوبارہ نکالنے کے درمیان کا فاصلہ۔

(۱۲۹۸) ﴿وَعَنْهُ قَالَ قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَايَعْدِلُ الْجِهَادَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؟ قَالَ: لاَ تَسْتَطِيْعُوْنَهُ" فَأَعَادُوْا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاَثاً، كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ: "لاَ تَسْتَطِيْعُوْنَهُ!" ثُمَّ قَالَ: "مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِآيَاتِ اللّٰهِ لاَ يَفْتُرُ مِنْ صَلاَةٍ، وَلاَ صِيَامٍ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾. (متفق عليه وهذا لفظ مسلم)

"وَفِيْ رِوَايَةِ الْبُخَارِي: أَنَّ رَجُلاً قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ؟ قَالَ: لاَ أَجِدُهُ" ثُمَّ قَالَ: "هَلْ تَسْتَطِيْعُ إِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ تَقُوْمُ وَ لاَ تَفْتُرُ وَ تَصُوْمُ وَ لاَ تُفْطِرُ؟" فَقَالَ: وَمَنْ يَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ؟!"

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کون سا عمل اللہ کے راستے میں جہاد کرنے کے برابر ہوسکتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ پس انہوں نے آپ ﷺ کے سامنے یہ سوال دو تین بار دہرایا۔ آپ ﷺ ہر مرتبہ یہی جواب دیتے رہے کہ تم اس کی طاقت نہیں رکھتے، پھر فرمایا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو روزے دار، شب بے دار ہو، اللہ کی آیات کی تلاوت کرنے والا ہو، وہ نماز سے نہیں تھکتا ہو، نہ روزے رکھنے سے، یہاں تک مجاہد فی سبیل اللہ اپنے گھر واپس نہ لوٹ آئے۔" (بخاری ومسلم۔ یہ الفاظ مسلم کے ہیں)

اور بخاری کی روایت میں ہے کہ ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول! مجھے ایسا عمل بتادیں جو جہاد کے برابر ہو؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ایسا کوئی عمل نہیں پاتا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم اس بات کی طاقت رکھتے ہو کہ جب مجاہد جہاد کرنے کے لئے نکلے تو تم اپنی مسجد میں داخل ہوجاؤ، نماز کے لئے کھڑے ہوجاؤ اور اس میں ذرا بھی سستی نہ کرو اور روزہ رکھنے والا کبھی روزہ نہ چھوڑے، پس اس آدمی نے کہا اس کی طاقت کوئی رکھ سکتا ہے؟

(۱۲۹۹) ﴿وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مِنْ خَيْرِمَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، يَطِيْرُعَلٰى مَتْنِهٖ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْفَزْعَةً طَارَعَلٰى مَتْنِهٖ يَبْتَغِي الْقَتْلَ أَوِالْمَوْتَ مَظَانَّهٗ، أَوْرَجُلٌ فِيْ غُنَيْمَةٍ أَوْ شَعَفَةٍ مِنْ هٰذِهِ الشَّعَفِ أَوْبَطْنِ وَادٍمِّنْ هٰذِهِ الْأَوْدِيَةِ، يُقِيْمُ الصَّلاَةَ، وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَيَعْبُدُرَبَّهٗ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْيَقِيْنُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ اِلَّا فِيْ خَيْرٍ"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں سے سب سے بہتر زندگی اس شخص کی ہے جو اللہ کے راستے میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے کھڑا ہو، جب بھی کوئی جنگی آواز یا گھبراہٹ سنتا ہے تو اس کی پیٹھ پر بیٹھ کر اڑنے لگتا ہے، شہادت یا موت کو اس کی جگہوں سے تلاش کرتا ہے۔ یا ان چوٹیوں میں سے کسی چوٹی یا وادیوں میں سے کسی وادی میں اقامت اختیار کرتا ہے، نماز قائم کرتا ہے، زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہے یہاں تک کہ اس کو موت آجائے، لوگوں سے سوائے بھلائی کے اس کا کوئی تعلق نہ ہو۔" (مسلم)

(۱۳۰۰) ﴿وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں سو درجے ہیں جو اللہ نے اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لئے تیار کر رکھا ہے، دو درجوں کا درمیانی فاصلہ اتنا ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان کا ہے۔'' (بخاری)

(۱۳۰۱) ﴿وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْاِسْلَامِ دِيْناً، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ" فَعَجِبَ لَهَا اَبُوْسَعِيْدٍ، فَقَالَ: اَعِدْهَا عَلَيَّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاَعَادَهَا عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: "وَاُخْرٰى يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا الْعَبْدَمِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ، مَابَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَابَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ" قَالَ: وَمَاهِيَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "اَلْجِهَادُفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾. (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر، اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہوگیا اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اس بات پر اظہار تعجب کیا اور کہا اے اللہ کے رسول! یہ بات میرے سامنے پھر اعادہ فرمادیں۔ آپ ﷺ نے ان کا پھر اعادہ فرما دیا، پھر فرمایا: دوسری چیز جس سے اللہ تعالیٰ بندے کے درجات سو گنا جنت میں بڑھا دیتے ہیں حالانکہ دو درجات کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔ حضرت ابوسعید نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ نیکی کون سی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔'' (مسلم)

(۱۳۰۲) وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ" فَقَامَ رَجُلٌ رَثُّ الْهَيْئَةِ، فَقَالَ: يَا اَبَامُوْسٰى! ءَاَنْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰذَا؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَرَجَعَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ،فَقَالَ: "اَقْرَاُعَلَيْكُمُ السَّلَامَ" ثُمَّ كَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهٖ فَاَلْقَاهُ، ثُمَّ مَشٰى بِسَيْفِهٖ اِلَى الْعَدُوِّ فَضَرَبَ بِهٖ حَتّٰى قُتِلَ﴾. (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوبکر بن ابی موسیٰ اشعری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) سے سنا جب کہ وہ دشمن کے سامنے تھے، وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت کے دروازے تلواروں کے سائے تلے ہیں، یہ سن کر ایک آدمی کھڑا ہوا، اس کی ظاہری حالت پراگندہ تھی اور اس نے کہا اے ابوموسیٰ! کیا تم نے واقعی رسول اللہ ﷺ کو یہ بات فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، پس وہ اپنے ساتھیوں کی طرف واپس چلا گیا اور کہا میں تمہیں آخری سلام کہتا ہوں اور پھر اس نے اپنی تلوار کی نیام توڑ کر پھینک دی، پھر اپنی تلوار لے کر دشمن کی طرف چلا، دشمن پر اس سے حملہ کرتا رہا یہاں تک کہ وہ شہید ہوگیا۔'' (مسلم)

(۱۳۰۳) ﴿وَعَنْ اَبِيْ عَبْسٍ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ جَبْرٍ

ترجمہ: ''حضرت ابوعبس عبد الرحمٰن بن جبر رضی اللہ عنہ سے روایت

رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ﴾. (رواه البخارى)

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ نہیں ہوسکتا کہ کسی بندے کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوں اور پھر انہیں جہنم کی آگ بھی چھوئے۔" (بخاری)

(١٣٠٤) ﴿وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِى الضَّرْعِ، وَلَا يَجْتَمِعُ عَلٰى عَبْدٍ غُبَارٌ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ﴾. (رواه الترمذي وقال: حديث حسن صحيح)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ آدمی جہنم میں داخل نہیں ہوگا جو اللہ کے خوف سے رویا یہاں تک کہ دودھ تھنوں میں واپس چلا جائے اور کسی آدمی پر اللہ کے راستے کا گرد وغبار اور جہنم کا دھواں اکٹھا نہیں ہوگا۔"

(١٣٠٥) ﴿وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "عَيْنَانِ لَا تَمُسُّهَا النَّارُ: عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ، وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرِسُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ (رواه الترمذى وقال: حديث حسن)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: دو آنکھیں ہیں جن کو آگ نہیں چھوئے گی، ایک وہ جو اللہ کے خوف سے روئی اور دوسری وہ جس نے اللہ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے رات گزاری۔" (ترمذی اور صاحب ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن درجے کی ہے)

(١٣٠٦) ﴿وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ جَهَّزَ غَازِياً فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا، وَمَنْ خَلَفَ غَازِياً فِىْ أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا﴾. (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی غازی کو اللہ کی راہ میں تیار کیا تو گویا اس نے خود غزوہ کیا اور جس آدمی نے کسی غازی کے اہل و عیال پر بھلائی کے ساتھ نگرانی کی اس نے بھی یقیناً جہاد کیا۔"

(١٣٠٧) ﴿وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، أَوْمَنِيْحَةُ خَادِمٍ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، أَوْطَرُوْقَةُ فَحْلٍ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ (رواه الترمذى وقال: حديث حسن صحيح)

ترجمہ: "حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صدقات میں سے سب سے افضل صدقہ اللہ کی راہ میں سایہ دار خیمہ لگانا ہے، یا اللہ کی راہ میں کسی خادم کا عطیہ دینا ہے، یا جوان اونٹنی اللہ کی راہ میں دینا ہے۔" (ترمذی، اور امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(١٣٠٨) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ فَتًى مِنْ اَسْلَمَ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّىْ أُرِيْدُ الْغَزْوَ وَلَيْسَ

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اسلم قبیلے کے ایک نوجوان نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں جہاد کرنا چاہتا ہوں

مَعِيَ مَا أَتَجَهَّزُبِهِ. قَالَ: "إِئْتِ فُلَانًا فَإِنَّهُ كَانَ قَدْ تَجَهَّزَ فَمَرِضَ" فَأَتَاهُ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ: أَعْطِنِي الَّذِيْ تَجَهَّزْتَ بِهِ قَالَ: يَافُلَانَةُ، أَعْطِيْهِ الَّذِيْ كُنْتُ تَجَهَّزْتُ بِهِ، وَلَا تَحْبِسِيْ عَنْهُ شَيْئًا، فَوَ اللّٰهِ لَا تَحْبِسِيْ مِنْهُ شَيْئًافَيُبَارَكُ لَكِ فِيْهِ﴾ (رواه مسلم)

لیکن میرے پاس سامان جہاد نہیں جن کے ذریعے سے جہاد کا ساز و سامان تیار کروں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فلاں شخص کے پاس جاؤ اس نے جہاد کی تیاری کی لیکن وہ بیمار ہوگیا، وہ نوجوان اس کے پاس آیا اور اس سے کہا رسول اللہ ﷺ تم کو سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ وہ سامان مجھے دے دو جو تم نے جہاد کے لئے تیار کیا ہے۔ اس نے اپنی بیوی سے کہا اے فلانی اس کو وہ سامان دے دو جس کے ساتھ میں نے جہاد کی تیاری کی تھی اور اس میں سے کوئی چیز مت روکنا اللہ کی قسم اس میں سے کوئی چیز مت روکنا تا کہ تمہارے لئے اس میں برکت ڈال دی جائے۔"

(١٣٠٩) ﴿وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اِلٰى بَنِيْ لِحْيَانَ، فَقَالَ: "لِيَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا، وَالْاَجْرُ بَيْنَهُمَا﴾. (رواه مسلم)

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ: "لِيَخْرُجْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ"، ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ: "أَيُّكُمْ خَلَفَ الْخَارِجَ فِيْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ بِخَيْرٍ كَانَ لَهُ مِثْلُ نِصْفِ اَجْرِ الْخَارِجِ."

ترجمہ: "حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنولحیان کی طرف جہاد کے لئے جب کہ وہ کافر تھے ایک دستہ بھیجا اور فرمایا: ہر دو آدمیوں سے ایک آدمی جہاد کے لئے جائے اجر ان دونوں کے درمیان ہوگا۔"

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے ہر دو آدمیوں میں سے ایک آدمی جہاد کے لئے گھر سے نکلے، پھر آپ ﷺ نے بیٹھنے والے کے لئے فرمایا: تم میں سے جو شخص جہاد میں جانے والے کے گھر والوں اور اس کے مال میں بھلائی کے ساتھ جانشینی کرے گا تو اس کو جہاد میں جانے والے سے آدھا ثواب ملے گا۔ (مسلم)

(١٣١٠) ﴿وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ بِالْحَدِيْدِ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أُقَاتِلُ أَوْ أُسْلِمُ؟ قَالَ: "أَسْلِمْ ثُمَّ قَاتِلْ" فَاَسْلَمَ، ثُمَّ قَاتَلَ فَقُتِلَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَمِلَ قَلِيْلًا وَأُجِرَ كَثِيْرًا﴾. (متفق عليه و هذا لفظ البخاری)

ترجمہ: "حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا جو لوہے کے جنگی آلات میں ڈھکا ہوا تھا اس نے آکر کہا یا رسول اللہ! میں جہاد کروں یا اسلام قبول کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پہلے اسلام قبول کرو، پھر جہاد کرو۔ پس اس نے اسلام قبول کیا اور پھر وہ لڑا اور شہید ہوگیا، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے عمل تھوڑا سا کیا اور ثواب بہت زیادہ پا لیا۔" (بخاری و مسلم۔ یہ الفاظ بخای کے ہیں)

(١٣١١) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَاأَحَدٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا وَلَهُ مَاعَلَى الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا الشَّهِيْدُ، يَتَمَنّٰى أَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ،لِمَا يَرٰى مِنَ الْكَرَامَةِ" ﴾وَ فِيْ رِوَايَةٍ: "لِمَايَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ" (متفق عليه)

نے ارشادفرمایا: جنت میں جانے والا شخص ایسا نہیں جو دنیا میں لوٹنے کو پسند کرے گا اور اس کے لئے زمین میں کوئی چیز ہو سوائے شہید کے وہ آرزو کرے گا کہ وہ دوبارہ دنیا میں آئے اور دس مرتبہ شہید کیا جائے کیونکہ بزرگی کو وہ دیکھے گا۔" ایک اور روایت میں ہے کیونکہ شہادت کی فضیلت کو وہ دیکھے گا۔ (بخاری ومسلم)

(۱۳۱۲) ﴿وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَغْفِرُ اللّٰهُ لِلشَّهِيْدِ كُلَّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّيْنَ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَ فِيْ رِوَايَةٍ لَهُ: "اَلْقَتْلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا الدَّيْنَ"﴾

ترجمہ: "حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ سوائے قرض کے شہید کی ہر غلطی کو معاف کردیتا ہے۔" (مسلم)

اور ان کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ اللہ کی راہ میں شہادت ہر چیز کا کفارہ بن جاتی ہے، سوائے قرض کے۔

(۱۳۱۳) ﴿وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِيْهِمْ، فَذَكَرَ أَنَّ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْاِيْمَانَ بِاللّٰهِ أَفْضَلُ الْاَعْمَالِ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَتُكَفَّرُ عَنِّيْ خَطَايَايَ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "نَعَمْ! اِنْ قُتِلْتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَأَنْتَ صَابِرٌ، مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ" ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَيْفَ قُلْتَ؟" قَالَ: أَرَأَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَتُكَفَّرُ عَنِّيْ خَطَايَايَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "نَعَمْ! وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ، مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ اِلَّا الدَّيْنَ فَاِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِيْ ذٰلِكَ" ﴾. (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو خطبہ ارشادفرمانے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اور اللہ پر ایمان لانا تمام عملوں میں افضل عمل ہے، پس ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ! یہ بتلایئے اگر میں اللہ کی راہ میں شہید ہوجاؤں تو کیا مجھ سے میری خطائیں معاف کردی جائیں گی؟ تو اس سے آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: ہاں، اگر تو اللہ کی راہ میں شہید ہوگیا جب کہ تو ثابت قدم رہنے والا ہو، ثواب کی نیت رکھنے والا، آگے بڑھ کر حملہ کرنے والا ہو، نہ کہ پیچھے ہٹنے والا، پھر آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: تو نے کیسے کہا تھا؟ اس نے سوال دہرایا اور کہا کہ فرمایئے اگر میں اللہ کے راستے میں شہید ہوجاؤں تو کیا مجھ سے میری غلطیاں معاف کردی جائیں گی؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں جب کہ تم ثابت قدمی اور صحیح نیت کے ساتھ آگے بڑھ کر لڑنے والے ہو، پیٹھ پھیر کر بھاگنے والے نہ ہو، قرض معاف نہیں ہوگا اس لئے کہ جبرائیل امین نے مجھ کو یہ بتلایا ہے۔" (مسلم)

(۱۳۱۴) ﴿وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: أَيْنَ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنْ قُتِلْتُ؟ قَالَ: "فِيْ

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں شہید کردیا گیا تو میرا ٹھکانہ کہاں ہوگا؟

الْجَنَّةِ" فَأَلْقٰى تَمَرَاتٍ كُنَّ فِىْ يَدِهٖ، ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ﴾. (رواه مسلم)

آپ ﷺ نے فرمایا: جنت میں۔ تو اس نے وہ کھجوریں پھینک دیں جو اس کے ہاتھ میں تھیں، پھر کفار سے لڑتا رہا یہاں تک کہ شہید ہوگیا۔" (مسلم)

(۱۳۱۵) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهٗ حَتّٰى سَبَقُوْا الْمُشْرِكِيْنَ اِلٰى بَدْرٍ، وَجَاءَ الْمُشْرِكُوْنَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَقْدِمَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ اِلٰى شَىْءٍ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا دُوْنَهٗ" فَدَنَا الْمُشْرِكُوْنَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قُوْمُوْا اِلٰى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ" قَالَ: يَقُوْلُ عُمَيْرُ بْنُ الْحَمَّامِ الْاَنْصَارِىُّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! جَنَّةٌ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ؟ قَالَ: "نَعَمْ" قَالَ: بَخٍ بَخٍ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَايَحْمِلُكَ عَلٰى قَوْلِكَ بَخٍ بَخٍ؟" قَالَ: لَا وَ اللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا رَجَاءَ أَنْ أَكُوْنَ مِنْ أَهْلِهَا، قَالَ: "فَاِنَّكَ مِنْ أَهْلِهَا" فَأَخْرَجَ تَمَرَاتٍ مِنْ قَرَنِهٖ، فَجَعَلَ يَأْكُلُ مِنْهُمْ، ثُمَّ قَالَ: لَئِنْ أَنَا حُيِيْتُ حَتّٰى آكُلَ تَمَرَاتِىْ هٰذِهٖ اِنَّهَا لَحَيَاةٌ طَوِيْلَةٌ! فَرَمٰى بِمَاكَانَ مَعَهٗ مِنَ التَّمَرِ، ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتّٰى قُتِلَ. رَوَاهُ مُسْلِم. "اَلْقَرَنُ" بِفَتْحِ الْقَافِ وَالرَّاءِ: هُوَ جعبة النشاب.

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ چلے یہاں تک کہ وہ مشرکین سے پہلے بدر (مقام) پر پہنچ گئے۔ مشرکین بھی آ گئے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص بھی پیش قدمی نہ کرے یہاں تک کہ میں خود اس کے بارے میں کچھ کہوں یا کروں۔ پس مشرکین قریب ہوگئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس جنت کی طرف اٹھو جس کی چوڑائی آسمان اور زمین کے برابر ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا یہ سن کر عمیر بن حمام انصاری کہنے لگے یا رسول اللہ! جنت کی چوڑائی آسمان اور زمین کے برابر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اس نے کہا واہ واہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا تمہیں کس چیز نے واہ، واہ پر آمادہ کیا؟ اس نے کہا اللہ کی قسم یا رسول اللہ! اس امید کے سواء اور کوئی بات نہیں کہ میں اس جنت میں جانے والوں میں سے ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک تم بھی جنت میں جانے والوں میں سے ہو۔ پس انہوں نے اپنے ترکش میں سے چند کھجوریں نکالیں ان کو کھانا شروع کردیا پھر فرمایا: میں اپنی یہ چند کھجوریں کھانے تک زندہ رہا تو یہ زندگی تو لمبی ہوگی، پس جو کھجوریں ان کے پاس تھیں ان کو اس نے پھینک دیا، پھر ان مشرکین سے جہاد کیا یہاں تک کہ شہید ہوگئے۔" (مسلم)

القرن: (قاف اور راء پر زبر) بمعنی: ترکش۔

(۱۳۱۶) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: جَاءَ نَاسٌ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ ابْعَثْ مَعَنَا رِجَالًا يُعَلِّمُوْنَا الْقُرْآنَ وَالسُّنَّةَ، فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ سَبْعِيْنَ رَجُلاً مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُمْ: الْقُرَّاءُ، فِيْهِمْ خَالِىْ حَرَامٌ،

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کچھ لوگ ہمارے ساتھ بھیج دیں جو ہمیں قرآن وسنت کی تعلیم دیں۔ پس آپ ﷺ نے انصار میں سے ستر آدمی ان کی طرف بھیجے جن کو قراء کہا جاتا تھا، اس میں

يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ، وَيَتَدَارَسُوْنَ بِاللَّيْلِ يَتَعَلَّمُوْنَ، وَكَانُوْا بِالنَّهَارِ يُجِيْئُوْنَ بِالْمَاءِ، فَيَضَعُوْنَهُ فِي الْمَسْجِدِ، وَيَحْتَطِبُوْنَ فَيَبِيْعُوْنَهُ، وَيَشْتَرُوْنَ بِهِ الطَّعَامَ لِأَهْلِ الصُّفَّةِ، وَلِلْفُقَرَاءِ، فَبَعَثَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَرَضُوْا لَهُمْ فَقَتَلُوْهُمْ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغُوْا الْمَكَانَ، فَقَالُوْا: اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا أَنَّا قَدْ لَقِيْنَاكَ فَرَضِيْنَا عَنْكَ وَرَضِيْتَ عَنَّا وَأَتَى رَجُلٌ حَرَاماً خَالَ أَنَسٍ مِنْ خَلْفِهِ، فَطَعَنَهُ بِرُمْحٍ حَتّٰى أَنْفَذَهُ، فَقَالَ حَرَامٌ: فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ إِخْوَانَكُمْ قَدْ قُتِلُوْا وَإِنَّهُمْ قَالُوْا: اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا أَنَا قَدْ لَقِيْنَاكَ فَرَضِيْنَا عَنْكَ وَرَضِيْتَ عَنَّا﴾ (متفق عليه) و هذا لفظ مسلم.

میرے ماموں حضرت حرام بھی تھے، یہ سب حضرات قرآن پڑھتے تھے، رات کو قرآن کریم پڑھنے پڑھانے میں گزارتے اور اسے سیکھتے، دن کو یہ لوگ پانی لاتے اور اسے مسجد میں رکھتے اور لکڑیاں جمع کر کے لاتے اور ان کو فروخت کرتے اور اس سے اہل صفہ اور فقراء کے لئے کھانا خریدتے تھے۔ ان کو نبی کریم ﷺ نے بھیج دیا۔"

پس ان کو لے جانے والے ان کے دشمن ہو گئے اور ان کو منزل مقصود تک پہنچنے سے پہلے ہی شہید کر دیا، شہادت سے پہلے انہوں نے کہا اے اللہ! ہمارے نبی کو ہماری طرف سے یہ بات پہنچا دے کہ ہماری ملاقات تجھ سے ہو گئی ہے اور ہم تجھ سے راضی ہو گئے ہیں اور تو ہم سے راضی ہو گیا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ماموں حضرت حرام کے پاس ان کے پیچھے سے ایک آدمی آیا اور نیزہ ان کو گھونپ دیا یہاں تک کہ وہ ان کے بدن سے آر پار ہو گیا۔ حضرت حرام نے کہا رب کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک تمہارے بھائیوں کو شہید کر دیا گیا اور انہوں نے یہ کہا اے اللہ! ہمارے نبی کو یہ بات پہنچا دے کہ ہماری تجھ سے ملاقات ہو گئی ہے اور ہم تجھ سے راضی اور تو ہم سے راضی ہو گیا ہے۔ (بخاری و مسلم، یہ الفاظ مسلم کے ہیں)

(۱۳۱۷) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: غَابَ عَمِّيْ اَنَسُ بْنُ النَّضَرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلْتَ الْمُشْرِكِيْنَ لَئِنِ اللّٰهُ أَشْهَدَنِيْ قِتَالَ الْمُشْرِكِيْنَ لَيُرِيَنَّ اللّٰهُ مَاأَصْنَعُ. فَلَمَّاكَانَ يَوْمُ أُحُدٍ اِنْكَشَفَ الْمُسْلِمُوْنَ. فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعْتَذِرُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ. يَعْنِيْ أَصْحَابَهُ. وَأَبْرَأُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ. يَعْنِي الْمُشْرِكِيْنَ. ثُمَّ تَقَدَّمَ فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ يَاسَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ اَلْجَنَّةَ وَرَبِّ النَّضَرِ، اِنِّيْ أَجِدُ

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ میرے چچا انس بن نضر جنگ بدر کی لڑائی سے غیر حاضر رہے، انہوں نے کہا یا رسول اللہ! پہلی لڑائی جو آپ نے مشرکین سے کی، میں اس میں غیر حاضر رہا، اگر اللہ نے مجھے مشرکین کے ساتھ لڑائی کا موقع دیا تو ضرور اللہ دیکھ لیں گے کہ میں کیا کرتا ہوں، پس جب احد کی لڑائی کا دن آیا، مسلمان منتشر ہو گئے تو انہوں نے کہا اے اللہ! میں تیری طرف اس کام سے معذرت چاہتا ہوں جو ان لوگوں نے (صحابہ) نے کیا ہے۔ اور تیرے سامنے اس کام سے برأت کا اظہار کرتا ہوں جو ان مشرکوں نے کیا ہے، پھر آگے بڑھے۔"

رِيْحَهَا مِنْ دُوْنِ اُحُدٍ! قَالَ سَعْدٌ: فَمَا اسْتَطَعْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاصَنَعَ! قَالَ أَنَسٌ: فَوَجَدْنَا فِيْهِ بِضْعاً وَثَمَانِيْنَ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ أَوْطَعْنَةً بِرُمْحٍ أَوْرَمْيَةً بِسَهْمٍ، وَ وَجَدْنَاهُ قَدْ قُتِلَ وَمَثَّلَ بِهِ الْمُشْرِكُوْنَ، فَمَا عَرَفَهُ أَحَدٌ اِلَّا أُخْتُهُ بِبَنَانِهِ قَالَ أَنَسٌ: كُنَّا نُرَى أَوْ نَظُنُّ أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِيْهِ وَفِيْ اَشْبَاهِهِ﴿ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوْا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهُ اِلَى آخِرِهَا﴾. (متفق عليه و قد سبق فی باب المجاهدة)

پس ان کا سامنا حضرت سعد بن معاذ سے ہوا تو انہوں نے فرمایا: اے سعد بن معاذ! نضر کے رب کی قسم! جنت یقیناً احد کے پہاڑ کے ورے ہے، میں اس کی خوشبو سونگھ رہا ہوں۔ پس سعد نے فرمایا: اے اللہ کے رسول! جو کچھ انہوں نے کہا ہے میں اس کی طاقت نہیں رکھتا، پس حضرت انسؓ نے عرض کیا ہم نے ان کے جسم پر تلوار کے اسی نشانات پائے یا نیزے کے زخم یا تیر کے نشان پائے۔ اور ہم نے انہیں شہید ہونے کی حالت میں پایا اور مشرکین نے ان کا مثلہ کر کے ان کی شکل وصورت بگاڑ دی تھی، پس انہیں ان کی بہن کے سواء کوئی پہچان نہ سکا، انہوں نے بھی اسے انگلیوں کے پورے سے پہچانا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم سمجھتے یا خیال کرتے تھے کہ یہ آیت حضرت نضر اور ان جیسے آدمیوں کے بارے میں ہی نازل ہوئی ہے۔ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَاعَاهَدُوْا اللّٰهَ. "کچھ ایسے مرد ہیں جنہوں نے اس وعدے کو پورا کردیا جو اللہ تعالیٰ سے کیا تھا۔" (مسلم باب مجاہدہ میں یہ روایت گذر چکی ہے)

(۱۳۱۸) ﴿وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِيْ، فَصَعِدَ ابِيَ الشَّجَرَةَ، فَأَدْ خَلَانِيْ دَاراًهِيَ أَحْسَنُ وَ أَفْضَلُ، لَمْ أَرَقَطُّ أَحْسَنَ مِنْهَا، قَالَا: أَمَّاهٰذِهِ الدَّارُفَدَارُالشُّهَدَاءِ﴾. رواه البخاری وهوبعض من حديث طويل فيه انواع العلم سيأتى فى باب تحريم الكذب إن شاء الله تعالىٰ.

ترجمہ: "حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے رات کو دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس آئے اور وہ درخت پر چڑھے، پھر مجھے انہوں نے ایک ایسے گھر میں داخل کیا جو بہت خوب صورت اور اعلی بنا ہوا تھا، میں نے اس سے زیادہ خوب صورت گھر کبھی نہیں دیکھا۔ دونوں نے کہا یہ گھر شہداء کا ہے۔ (بخاری) یہ طویل روایت کا حصہ ہے جس میں علم کی کئی قسمیں ہیں، وہ "باب تحریم الکذب" میں مزید انشاء اللہ آئے گی۔"

(۱۳۱۹) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أُمَّ الرُّبَيِّعِ بِنْتَ الْبَرَاءِ وَهِيَ أُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تُحَدِّثُنِيْ عَنْ حَارِثَةَ، وَكَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ؛فَإِنْ كَانَ فِيْ الْجَنَّةِ صَبَرْتُ، وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ اِجْتَهَدْتُ

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام ربیع بنت براء یہ حارثہ بن سراقہ کی والدہ ہیں، مسجد نبوی میں حاضر ہوئیں اور دریافت کیا آپ ﷺ سے کہ حارثہ بدر میں شہید ہوگئے تھے تو اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کروں اور اگر کوئی دوسری بات ہے تو پھر میں ان پر خوب روؤں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: اے حارثہ کی والدہ! وہ بے

عَلَيْهِ فِي الْبُكَاءِ، فَقَالَ: "يَا أُمَّ حَارِثَةَ إِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ، وَإِنَّ ابْنَكِ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰى﴾.
(رواه البخاری)

شک جنت کے باغات میں ہے اور یقیناً تیرا بیٹا فردوس اعلی میں پہنچ چکا ہے۔" (بخاری)

(۱۳۲۰) ﴿وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: جِيْءَ بِأَبِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْمُثِّلَ بِهِ، فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَذَهَبْتُ أَكْشِفُ عَنْ وَجْهِهِ فَنَهَانِيْ قَوْمٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَازَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا﴾. (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میرے والد کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا اس حال میں کہ ان کا مثلہ کیا گیا تھا۔ ان کی لاش آپ ﷺ کے سامنے رکھ دی گئی، میں ان کے چہرے سے کپڑا ہٹانے لگا تو کچھ لوگوں نے مجھے روک دیا، تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا فرشتے تمہارے والد کو اپنے پروں سے برابر سایہ کئے ہوئے ہیں۔" (بخاری و مسلم)

(۱۳۲۱) ﴿وَعَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ تَعَالٰى الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءَ وَإِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو سچے دل سے اللہ جل شانہ سے شہادت کی دعا مانگتا ہے تو اللہ جل شانہ اس کو شہداء کے مرتبوں پر پہنچادے گا اگرچہ اسے موت اپنے بستر پر ہی کیوں نہ آئے۔" (مسلم)

(۱۳۲۲) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صِدْقًا أُعْطِيَهَا وَلَوْ لَمْ تُصِبْهُ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص سچے دل سے شہادت کا طلب گار ہو تو اس کو یہ دے دی جاتی ہے، اگرچہ شہادت اسے حاصل نہ بھی ہو۔" (مسلم)

(۱۳۲۳) ﴿وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَايَجِدُ الشَّهِيْدُ مِنْ مَسِّ الْقَتْلِ اِلَّا كَمَا يَجِدُ أَحَدُ كُمْ مِنْ مَسِّ الْقَرْصَةِ.﴾ (رواه الترمذی وقال: حدیث حسن صحیح)

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شہید قتل سے اتنی ہی تکلیف محسوس کرتا ہے جتنی تم میں سے کوئی شخص چیونٹی کے کاٹنے کی تکلیف محسوس کرتا ہے۔" (ترمذی، امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(۱۳۲٤) ﴿وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَيَّامِهِ الَّتِيْ لَقِيَ فِيْهَا الْعَدُوَّ اِنْتَظَرَ حَتّٰى مَالَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ فَقَالَ: "أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، وَاسْئَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ، فَإِذَا

ترجمہ: "حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے بعض ان دنوں میں جب آپ کا مقابلہ دشمن سے ہوا انتظار فرمایا یہاں تک کہ سورج ڈھل گیا، پھر آپ ﷺ نے لوگوں میں کھڑے ہو کر فرمایا: اے لوگوں! دشمن سے لڑنے کی تمنی نہ کرو اور اللہ جل شانہ سے عافیت مانگو مگر جب دشمن سے مقابلہ

لَقِيتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا، وَاعْلَمُوْا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ" ثُمَّ قَالَ: "اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، وَمُجْرِىَ السَّحَابِ، وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ! اِهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ﴾. (متفق عليه)

ہو جائے تو صبر کرو اور یقین سے جان لو کہ جنت تلواروں کے سایہ کے چھاؤں میں ہے۔ پھر فرمایا: اللهم منزل الكتاب الخ. اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے، بادلوں کو چلانے والے، دشمن کے لشکروں کو شکست دینے والے، ان کو شکست دے دے اور ان کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔" (بخاری و مسلم)

(١٣٢٥) ﴿وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثِنْتَانِ لَاتُرَدَّانِ، أَوْقَلَّمَا تُرَدَّانِ: اَلدُّعَاءُ عِنْدَالنِّدَاءِ وَعِنْدَالْبَأْسِ حِيْنَ يُلْحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضاً﴾ (رواه ابوداؤد باسناد صحيح)

ترجمہ: "حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو دعائیں رد نہیں کی جاتیں یا (یہ فرمایا) کم ہی رد کی جاتی ہیں: (۱) اذان کے وقت کی دعا، (۲) اور لڑائی کے وقت کی دعا جب کہ باہم گھمسان کا وقت ہو۔" (ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ اس کو نقل کیا ہے)

(١٣٢٦) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غَزَا قَالَ: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ عَضُدِىْ وَنَصِيْرِىْ، بِكَ اَحُوْلُ، وَبِكَ أَصُوْلُ، وَبِكَ أُقَاتِلُ﴾ (رواه ابوداؤد والترمذي وقال: حديث حسن)

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی غزوہ کے لئے تشریف لے جاتے تو یہ دعا فرماتے: اللهم انت عضدی الخ اے اللہ تو ہی میرا بازو ہے اور میرا مددگار ہے، تیری مدد سے ہی پھرتا ہوں اور تیری ہی توفیق سے میں دشمن پر حملہ کرتا ہوں اور لڑتا ہوں۔" (ابوداؤد، ترمذی اور صاحب ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن درجے کی ہے)

(١٣٢٧) ﴿وَعَنْ اَبِىْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنَّانَجْعَلُكَ فِىْ نُحُوْرِهِمْ، وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ﴾ (رواه ابوداؤد باسناد صحيح)

ترجمہ: "حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب کسی قوم سے خطرہ محسوس فرماتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: اللهم انانجعلك الخ "اے اللہ ہم تجھ کو ہی ان کے مدمقابل قرار دیتے ہیں اور ان کے شر سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔" (ابوداؤد نے اس کو صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے)

(١٣٢٨) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِىْ نَوَاصِيْهَا اَلْخَيْرُ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ﴾. (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک کے لئے بھلائی باندھ دی گئی ہے۔" (بخاری و مسلم)

(١٣٣٠) ﴿وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ اِحْتَبَسَ فَرَساً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِيْمَانًا بِاللّٰهِ، وَتَصْدِيْقاً بِوَعْدِهٖ، فَاِنَّ شِبْعَهٗ وَرِيَّهٗ وَ رَوْثَهٗ وَبَوْلَهٗ فِيْ مِيْزَانِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (رواه البخاری)

فرمایا: جس نے اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے اور اس کے وعدے کی تصدیق کرتے ہوئے اللہ کی راہ کے لئے گھوڑا پالا تو بے شک اس کی گھاس، اس کی سیرابی، اس کا پاخانہ اور اس کا پیشاب قیامت والے دن اس کے ترازو کے پلڑے میں رکھی جائے گی۔" (بخاری)

(۱۳۳۱) ﴿وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَاقَةٍ مَخْطُوْمَةٍ، فَقَالَ: هٰذِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُوْمَةٌ﴾. (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی مہار والی اونٹنی آپ ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا یہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تیرے لئے اس کے بدلے میں قیامت کے دن سات سو اونٹنیاں ہوں گی جو تمام کی تمام مہار والی ہوں گی۔"

(۱۳۳۲) ﴿وَعَنْ اَبِيْ حَمَّادٍ وَ يُقَالُ: اَبُوْ سُعَادٍ وَيُقَالُ: اَبُوْ اَسَدٍ وَيُقَالُ: اَبُوْ عَامِرٍ وَيُقَالُ: اَبُوْ عَمْرٍو وَ يُقَالُ: اَبُوْ الْاَسْوَدِ وَيُقَالُ: اَبُوْ عَبْسٍ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ نِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: "وَأَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ، اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ، أَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ، أَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ﴾. (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوحماد اور بعض کے نزدیک ابوسعاد یا ابواسد یا ابوعامر یا ابوعمرو یا ابوالاسود یا ابوعبس عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: **واعدوا لهم ما استطعتم الخ:** تم ان کافروں کے مقابلے کے لئے تیاری کرو جس حد تک طاقت ہے، خبردار سن لو طاقت تیر اندازی میں ہے، سن لو طاقت تیر اندازی میں ہے سن لو طاقت تیر اندازی میں ہے۔"

(۱۳۳۳) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ أَرَضُوْنَ، وَ يَكْفِيْكُمُ اللّٰهُ فَلَا يَعْجِزُ اَحَدُ كُمْ أَنْ يَلْهُوَ بِاَسْهُمِهٖ﴾. (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت عقبہ بن عامر جہنی ہی سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا عنقریب تم پر زمین کے فتح کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کافی ہو جائے گا پس تم میں کوئی شخص بھی تیروں کے بارے میں کوتاہی نہ کرے۔"

(۱۳۳٤) ﴿وَعَنْهُ أَنَّهٗ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ عُلِّمَ الرَّمْيَ، ثُمَّ تَرَكَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا، أَوْ فَقَدْ عَصٰى﴾. (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت عقبہ بن عامر جہنی سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے تیر اندازی سیکھی پھر اس کو چھوڑ دیا وہ ہم میں سے نہیں یا (یہ فرمایا) اس نے یقیناً نافرمانی کی۔" (مسلم)

(۱۳۳۵) ﴿وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "إِنَّ اللّٰهَ

ترجمہ: "حضرت عقبہ بن عامر جہنی سے ہی روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے تین

يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلاثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ: صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِيْ صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ، وَالرَّامِيَ بِهِ، وَمُنْبِلَهُ، وَارْمُوْا، وَارْكَبُوْا، وَأَنْ تَرْمُوْا أَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوْا، وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَ مَاعُلِّمَهُ رَغْبَةً عَنْهُ فَإِنَّهَا نِعْمَةٌ تَرَكَهَا" أَوْقَالَ: "كَفَرَهَا"﴾ (رواه ابوداؤد)

آدمیوں کو جنت میں داخل فرماتے ہیں: (۱) اس کے بنانے والے کو جو اس کے بنانے میں بھلائی کی نیت کرے، (۲) تیر چلانے والے کو، (۳) اور ترکش سے تیر نکال نکال کر دینے والے کو۔ تم تیراندازی اور گھڑ سواری سیکھو، اور مجھے تمہارا تیراندازی کا سیکھنا گھڑ سواری کے سیکھنے سے زیادہ محبوب ہے اور جس نے بے رغبتی کی وجہ سے تیر اندازی سیکھنے کے بعد چھوڑ دیا تو اس نے نعمت کو چھوڑ دیا یا یہ فرمایا اس نے ایک نعمت کی ناشکری کی۔" (ابوداؤد)

(۱۳۳۶) ﴿وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَفَرٍ يَنْتَضِلُوْنَ فَقَالَ: "اِرْمُوْا بَنِيْ اِسْمَاعِيْلَ، فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِياً﴾. (رواه البخاری)

ترجمہ: "حضرت سلمۃ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ایک ایسی جماعت پر سے گزر ہوا جو بطور مقابلہ تیر اندازی کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اولاد اسماعیل! تم تیر اندازی کرو اس لئے کہ تمہارے باپ (حضرت اسماعیل علیہ السلام) بھی تیرانداز تھے۔" (بخاری)

(۱۳۳۷) ﴿وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهٗ عِدْلُ مُحَرَّرَةٍ﴾ (رواه ابوداؤد، والترمذی وقال: حديث حسن صحيح).

ترجمہ: "حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جس نے اللہ کے راستے میں ایک تیر چلایا پس اس کے لئے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہے۔" (ابوداؤد و ترمذی، دونوں نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(۱۳۳۸) ﴿وَعَنْ اَبِيْ يَحْيَ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كُتِبَ لَهٗ سَبْعُ مِائَةِ ضِعْفٍ﴾ (رواه الترمذی وقال حديث حسن)

ترجمہ: "حضرت ابویحیٰ خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو اللہ کے راستے میں کچھ خرچ کرے تو اس کے لئے سات سو گنا اجر لکھا جاتا ہے۔" (ترمذی، یہ حدیث حسن ہے)

(۱۳۳۹) ﴿وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ ِالْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُوْمُ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا بَاعَدَ اللّٰهُ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهٗ عَنِ

ترجمہ: "حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ اللہ کے راستہ میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو اللہ جل شانہ اس ایک دن کے بدلے اس کے چہرے کو جہنم سے ستر سال کے بقدر دور کر دیتے ہیں۔" (بخاری و مسلم)

النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفاً﴾. (متفق عليه)

(۱۳۴۰) ﴿وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ صَامَ يَوْماً فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقاً كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ﴾ (رواه الترمذی و قال: حديث حسن صحيح)

ترجمہ: "حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: جواللہ کے راستے میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے آگ کے درمیان آسمان وزمین کے فاصلے کے بقدر خندق ڈال دیتے ہیں۔" (ترمذی اور صاحب ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(۱۳۴۱) ﴿وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ، وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ بِغَزْوٍ، مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنَ النِّفَاقِ﴾. (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا جوشخص اس حالت میں مرے کہ اس نے نہ کبھی جہاد کیا اور نہ ہی اس کے نفس نے جہاد کے بارے میں سوچا تو اس کی موت منافقت کی ایک خصلت پر ہوگی۔" (مسلم)

(۱۳۴۲) ﴿وَعَنْ جَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِىْ غَزَاةٍ، فَقَالَ: "اِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ لَرِجَالاً مَاسِرْ تُمْ مَسِيْراً وَلَاقَطَعْتُمْ وَادِياً اِلَّا كَانُوْا مَعَكُمْ، حَبَسَهُمُ الْمَرَضُ﴾

وفی رواية: "حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ" وفی رواية: "الاشركوكم فی الاجر" رواه البخاری من رواية أنس، ورواه مسلم من رواية جابرو اللفظ له.

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک جہاد میں آپ ﷺ کے ساتھ گئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مدینہ میں کچھ لوگ ایسے ہیں کہ تم نے جوسفر طے کیا اور جو وادی کو عبور کیا مگر تمہارے ساتھ ثواب میں شریک ہیں ان کو بیماری نے روک لیا ہے۔" ایک اور روایت میں ہے کہ عذر نے انہیں روک لیا ہے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ وہ ثواب میں تمہارے ساتھ شریک ہیں۔ بخاری نے اس حدیث کو حضرت انس سے روایت کیا ہے اور مسلم نے اس کو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے یہاں الفاظ مسلم کے ہیں۔

(۱۳۴۳) ﴿وَعَنْ اَبِىْ مُوْسٰى رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ اَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذْكَرَ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهُ؟ وفی رواية: يُقَاتِلُ شَجَاعَةً، وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً. وفی رواية: وَ يُقَاتِلُ غَضَباً، فَمَنْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ

ترجمہ: "حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! ایک آدمی تو مال غنیمت کے لئے لڑتا ہے اور ایک آدمی شہرت کے لئے اور ایک اس لئے لڑتا ہے تا کہ اس کا مقام معلوم ہوجائے۔

ایک اور روایت میں آتا ہے کہ کوئی بہادری دکھانے کیلئے لڑتا ہے، کوئی عصبیت کیلئے لڑتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ کوئی شخص غصے کی خاطر لڑتا ہے، پس ان میں کون اللہ کے راستے میں لڑنے والا

وَسَلَّمَ: "مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا، فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾. (متفق عليه)

(١٣٤٤) ﴿وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ غَازِيَةٍ، أَوْسَرِيَّةٍ تَغْزُوْ، فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ اِلَّا كَانُوْا قَدْتَعَجَّلُوْا ثُلُثَيْ اُجُوْرِهِمْ، وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تُخْفِقُ وَ تُصَابُ اِلَّا تَمَّ اُجُوْرُهُمْ﴾. (رواه مسلم)

(١٣٤٥) ﴿وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَجُلاً قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِئْذَنْ لِيْ فِي السِّيَاحَةِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ سِيَاحَةَ أُمَّتِيْ اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، عَزَّوَ جَلَّ﴾ (رواه ابوداؤد باسناد جيد)

(١٣٤٦) ﴿وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "قَفْلَةٌ كَغَزْوَةٍ﴾

(رواه ابوداؤد باسناد جيد "القفلة" الرجوع، والمراد: الرجوع من الغزو بعد فراغه ومعناه: أنه يثاب في رجوعه بعد فراغه من الغزو)

(١٣٤٧) ﴿وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ تَلَقَّاهُ النَّاسُ فَتَلَقَّيْتُهُ مَعَ الصِّبْيَانِ عَلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ﴾

رواه ابوداؤد باسناد صحيح بهذا اللفظ.

ورواه البخاری قَالَ: ذَهَبْنَا نَتَلَقّٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ مَعَ الصِّبْيَانِ اِلٰى

ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس لئے لڑتا ہے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو وہ شخص اللہ کی راہ میں لڑنے والا ہے۔" (بخاری و مسلم)

ترجمہ: "حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لڑنے والا گروہ یا لشکر جہاد کرے پس وہ مال غنیمت حاصل کرے اور صحیح وسالم واپس آجائے تو اس نے اپنا دو تہائی ۲/۳ دنیا میں جلد حاصل کرلیا۔ اور جو گروہ یا لشکر لڑے لیکن مال غنیمت حاصل نہ کر سکے اور شہید یا زخمی ہو جائے تو اس کے لئے ان کا پورا اجر ہے۔"

ترجمہ: "حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ! مجھے سیاحت (تفریح دنیا) کی اجازت عنایت فرمادیں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کی سیاحت تو اللہ کے راستے میں جہاد کرنا ہے۔" (ابوداؤد نے اس کو نقل کیا ہے عمدہ سند کے ساتھ)

ترجمہ: "حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاد سے لوٹنا جہاد کرنے کے مثل ہے۔" (ابوداؤد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے)

قفلة: بمعنی لوٹنا اور مراد جہاد سے فارغ ہو کر لوٹنا ہے۔ اور مطلب یہ ہے کہ جہاد سے فراغت کے بعد جب مجاہد لوٹتا ہے تو اس واپسی پر بھی اس کو ثواب دیا جاتا ہے۔

ترجمہ: "حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ غزوہ تبوک سے واپس آئے تو لوگ آپ ﷺ سے ملاقات کے لئے چلے، پس میں نے بھی بچوں کے ساتھ ثنیۃ الوداع مقام پر آپ ﷺ سے ملاقات کی۔" (ابوداؤد نے ان الفاظ کے ساتھ اس کو صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے)

اور امام بخاری نے اسے اس طرح روایت کیا ہے کہ حضرت سائبؓ نے روایت کیا ہم بچوں کے ساتھ آپ ﷺ کے استقبال

ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ.

(۱۳۴۸) ﴿وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ لَمْ يَغْزُ أَوْ يُجَهِّزْ غَازِياً أَوْ يَخْلُفْ غَازِياً فِىْ اَهْلِهٖ بِخَيْرٍ، أَصَابَهُ اللّٰهُ بِقَارِعَةٍ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ (رواه ابو داؤد باسناد صحيح)

(۱۳۴۹) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَ سَلَّمَ قَالَ: "جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِأَمْوَالِكُمْ وَ أَنْفُسِكُمْ وَأَلْسِنَتِكُمْ﴾ (رواه ابو داؤد باسناد صحيح)

(۱۳۵۰) ﴿وَعَنْ اَبِىْ عَمْرٍو وَيُقَالُ: اَبُوْ حَكِيْمٍ، اَلنُّعْمَانِ بْنِ مُقْرِنٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: شَهِدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ، إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ أَخَّرَ الْقِتَالَ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ وَتَهُبَّ الرِّيَاحُ، وَيَنْزِلَ النَّصْرُ﴾ (رواه ابو داؤد والترمذى وقال: حديث حسن صحيح)

(۱۳۵۱) ﴿وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ: "لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، وَاسْأَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ، فَإِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ، فَاصْبِرُوْا﴾. (متفق عليه)

(۱۳۵۲) ﴿وَعَنْهُ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلْحَرْبُ خَدْعَةٌ﴾ (متفق عليه)

کے لئے ثنیۃ الوداع میں آپ کی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے۔

ترجمہ: "حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے نہ جہاد کیا اور نہ کسی غازی کو جہاد کا سامان دے کر اس کی تیاری کروائی یا کسی غازی کے پیچھے اس کے گھر والوں کی بہتر دیکھ بھال کی تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت سے پہلے کسی بڑی مصیبت (یا حادثے) سے دوچار کرے گا۔"

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مشرکوں سے اپنے مالوں اپنی جانوں اور اپنی زبانوں کے ساتھ جہاد کرو۔" (ابوداؤد، اس کی سند صحیح ہے)

ترجمہ: "حضرت ابوعمرو اور بعض کے نزدیک ابوحکیم نعمان بن مقرن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ غزوات میں حاضر رہا، اگر آپ دن کے ابتدائی حصے میں لڑائی کا آغاز نہ فرماتے تو لڑائی کو موخر کردیتے یہاں تک کہ سورج ڈھل جاتا، ہوائیں چلنے لگ جاتیں اور مدد نازل ہونے لگتی۔" (ابوداؤد، ترمذی، اور امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دشمن سے لڑنے کی آرزو مت کرو اور اللہ سے عافیت کا سوال کیا کرو لیکن جب آمنا سامنا ہوجائے تو پھر ثابت قدم رہو۔" (بخاری ومسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنگ ایک چال ہے۔" (بخاری ومسلم)

(۲۳۵) بَابُ بَيَانِ جَمَاعَةٍ مِّنَ الشُّهَدَاءِ فِىْ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ وَ يُغَسَّلُوْنَ وَ يُصَلّٰى عَلَيْهِمْ بِخِلَافِ الْقَتِيْلِ فِىْ حَرْبِ الْكُفَّارِ

اس جماعت کا بیان جو آخرت کے اجر کے اعتبار سے شہید ہے ان کو غسل دیا جائے گا اور ان کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی برخلاف اس شخص کے جو کافروں کے ساتھ لڑائی میں شہید ہو جائے (تو اس پر نہ غسل ہے اور نہ ہی نماز جنازہ ہے)

(۱۳۵۳) ﴿عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اَلشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ: اَلْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِیْقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ، وَالشَّهِیْدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شہید پانچ ہیں: ① طاعون سے مرنے والا، ② ہیضے سے مرنے والا، ③ ڈوب کر مرنے والا، ④ دب کر مرنے والا، ⑤ اللہ کی راہ میں شہید ہونے والا۔'' (بخاری و مسلم)

(۱۳۵٤) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "مَا تَعُدُّوْنَ الشُّهَدَاءَ فِیْكُمْ؟ قَالُوْا: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ قُتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِیْدٌ. قَالَ: "اِنَّ شُهَدَاءَ اُمَّتِیْ اِذًا لَقَلِیْلٌ!" قَالُوْا: فَمَنْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "مَنْ قُتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِیْدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِیْدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِی الطَّاعُوْنِ فَهُوَ شَهِیْدٌ، وَمَنْ مَاتَ فِی الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِیْدٌ، وَالْغَرِیْقُ شَهِیْدٌ" ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے میں سے کن لوگوں کو شہید شمار کرتے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا جو اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جائے وہ شہید ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تب تو میری امت میں شہداء بہت کم ہوں گے انہوں نے پوچھا پھر یا رسول اللہ! کون شہید ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ کے راستے میں قتل کر دیا جائے وہ شہید ہے، جو اللہ کے راستے میں طبعی موت مرجائے وہ شہید ہے، جو طاعون کی بیماری سے مرجائے وہ شہید ہے، جو پیٹ کی بیماری میں مرجائے وہ شہید ہے، اور جو ڈوب کر مرجائے وہ شہید ہے۔'' (مسلم)

(۱۳۵۵) ﴿وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِیْدٌ" ﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: ''حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کر دیا جائے پس وہ شہید ہے۔'' (بخاری و مسلم)

(۱۳۵٦) ﴿وَعَنْ اَبِی الْاَعْوَرِ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَحَدِ الْعَشَرَةِ الْمَشْهُوْدِ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ:

ترجمہ: ''حضرت ابوالاعور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، جو ان دس صحابہ میں سے ایک ہیں جن کو جنتی ہونے کی خوش خبری دی گئی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَشَهِيْدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِهٖ فَهُوَشَهِيْدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِيْنِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَهْلِهٖ فَهُوَشَهِيْدٌ" ﴾. (رواه ابو داؤد والترمذی وقال: حديث حسن صحيح)

ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کردیا جائے وہ شہید ہے، جو اپنے جان کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کردیا جائے وہ شہید ہے، جو اپنے دین کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کردیا جائے وہ شہید ہے، اور جو اپنے گھر والوں کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کردیا جائے وہ شہید ہے۔" (ابوداؤد و ترمذی اور صاحب ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(۱۳۵۷) ﴿وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ اِنْ جَاءَ رَجُلٌ يُرِيْدُ أَخْذَ مَالِىْ؟ قَالَ: "فَلَا تُعْطِهٖ مَالَكَ" قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلَنِىْ؟ قَالَ: "قَاتِلْهُ" قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلَنِىْ؟ قَالَ: "فَأَنْتَ شَهِيْدٌ" قَالَ: أَرَأَيْتَ اِنْ قَتَلْتُهٗ؟ قَالَ: "هُوَفِى النَّارِ﴾. (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی آپ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! یہ فرمایئے کہ اگر کوئی آدمی میرا مال چھیننے کی نیت سے آئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو اپنا مال مت لینے دو۔ اس نے عرض کیا اگر وہ مجھ سے لڑے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم بھی اس سے لڑو۔ اس نے کہا یہ بتلایئے اگر وہ مجھ کو قتل کردے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو تم شہید ہوگے۔ اس نے کہا یہ فرمائیں اگر میں اس کو قتل کردوں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ جہنم میں جائے گا۔" (مسلم)

(۲۳۶) بَابُ فَضْلِ الْعِتْقِ

غلاموں کو آزاد کرنے کی فضیلت کا بیان

(۲۹۸) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ وَمَا اَدْرٰكَ مَا الْعَقَبَةُ فَكُّ رَقَبَةٍ﴾ (سورة بلد: ۱۱، ۱۳)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "پس وہ دشوار گزار گھاٹی میں داخل نہیں ہوا اور تجھے کیا معلوم گھاٹی کیا ہے؟ کہ گردن کا آزاد کرنا ہے۔"

(۱۳۵۸) ﴿وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: "مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًامِّنْهُ مِنَ النَّارِحَتّٰى فَرْجَهٗ بِفَرْجِهٖ"﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ایک مسلمان گردن کو آزاد کیا اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد کردے گا یہاں تک کہ اس کی شرمگاہ کے بدلے اس کی شرم گاہ کو۔" (بخاری و مسلم)

(۱۳۵۹) ﴿وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

ترجمہ: "حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے

قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَىُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: "اَلْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ، وَالْجِهَادُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ" قَالَ: قُلْتُ: اَىُّ رِقَابٍ اَفْضَلُ؟ قَالَ: "اَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا، وَ اَكْثَرُهَا ثَمَناً﴾ (متفق عليه)

عرض کیا یا رسول اللہ! کون سے اعمال افضل ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ پر ایمان لانا اور اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا کون سی گردنیں (آزاد کرنا) بہتر ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جوان کے مالکوں کے نزدیک زیادہ عمدہ اور زیادہ قیمتی ہوں۔" (بخاری ومسلم)

(۲۳۷) بَابُ فَضْلِ الْاِحْسَانِ اِلَى الْمَمْلُوْكِ

غلاموں سے حسن سلوک کرنے کا بیان

(۲۹۹) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلاَ تُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئاً وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَاناً وَ بِذِى الْقُرْبٰى وَ الْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ، وَالْجَارِ ذِى الْقُرْبٰى، وَالْجَارِالْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ، وَابْنِ السَّبِيْلِ، وَ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ﴾ (سورة نساء: ٣٦)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہراؤ، والدین کے ساتھ بھلائی کرو اور رشتے داروں، یتیموں، مسکینوں، رشتے دار پڑوسی اور اجنبی پڑوسی، پاس بیٹھنے والے اور مسافر کے ساتھ اور ان کے ساتھ جن کے تمہارے دائیں ہاتھ مالک ہوئے یعنی غلاموں کے ساتھ (ان سب کے ساتھ اچھا سلوک کرو)۔"

(١٣٦٠) ﴿وَعَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَاَيْتُ اَبَاذَرٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَ عَلٰى غُلَامِهِ مِثْلُهَا، فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَذَكَرَ اَنَّهُ سَابَّ رَجُلاً عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَيَّرَهُ بِاُمِّهِ، فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّكَ اِمْرُؤٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ": هُمْ اِخْوَانُكُمْ وَ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ، فَمَنْ كَانَ اَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَاْكُلُ وَ لْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلاَ تُكَلِّفُوْهُمْ مَايَغْلِبُهُمْ، فَاِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ فَاَعِيْنُوْهُمْ﴾. (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت معرور بن سوید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا آپ نے ایک جوڑا پہنا ہوا تھا اور ان کے غلام کے جسم پر بھی ایسا ہی جوڑا تھا۔ میں نے اس کے بابت ان سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ایک شخص (غلام) کو برا بھلا کہا اور اس کو اس کی ماں کی نسبت سے عار دلائی تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایسے آدمی ہو کہ تمہارے اندر جاہلیت کا اثر موجود ہے، وہ تمہارے بھائی اور تمہارے خدمت گزار ہیں جن کو اللہ نے تمہارے ماتحت کردیا ہے۔ پس جس کے ماتحت اس کا بھائی ہو تو اس کو اسی میں سے کھلائے جو خود کھاتا ہے اور اسی میں سے اسے پہنائے جو خود پہنتا ہے۔" اور یہ بھی فرمایا: ان پر ان کی طاقت سے زیادہ کاموں کا بوجھ نہ ڈالو، اگر تم انہیں ایسے کام پر کرو تو ان کی مدد بھی کرو۔ (بخاری ومسلم)

(١٣٦١) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَااَتٰی أَحَدَکُمْ خَادِمُهٗ بِطَعَامِهٖ، فَاِنْ لَمْ یُجْلِسْهُ مَعَهٗ، فَلْیُنَاوِلْهُ لُقْمَةً أَوْلُقْمَتَیْنِ أَوْأُکْلَةً أَوْ أُکْلَتَیْنِ، فَاِنَّهٗ وَلِیَ عِلَاجَهٗ﴾ (رواه البخاری. "الأکلة" بضم الهمزة: هی اللقمة)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کے پاس اس کا خادم کھانا لائے پس اگر وہ اس کو اپنے ساتھ نہ بٹھا سکے تو اسے ایک دو لقمے ضرور دے دے، اس لئے کہ اس نے اس کے پکانے کی تکلیف برداشت کی ہے۔'' (بخاری)

اکلہ: ہمزہ پر پیش بمعنی: لقمہ

(٢٣٨) بَابُ فَضْلِ الْمَمْلُوْکِ الَّذِیْ یُؤَدِّیْ حَقَّ اللّٰهِ وَ حَقَّ مَوَالِیْهِ

اس غلام کی فضیلت کا بیان جو اللہ کا حق بھی ادا کرے اور اپنے مالک کا بھی حق ادا کرے

(١٣٦٢) ﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ الْعَبْدَاِذَا نَصَحَ لِسَیِّدِهٖ، وَ أَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ، فَلَهٗ أَجْرُهٗ مَرَّتَیْنِ﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: ''حضرت (عبداللہ) ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک غلام جب اپنے آقا کی خیر خواہی کرے اور اللہ کی عبادت اچھے طریقے سے کرے تو اس کے لئے دوہرا ثواب ہے۔''

(١٣٦٣) ﴿وَعَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوْکِ الْمُصْلِحِ أَجْرَانِ" وَالَّذِیْ نَفْسُ أَبِیْ هُرَیْرَةَ بِیَدِهٖ لَوْ لَا الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، وَالْحَجُّ، وَ بِرُّ أُمِّیْ، لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَمُوْتَ وَ أَنَا مَمْلُوْکٌ﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: غلام کے لئے جو اپنے آقا کی خیر خواہی اور اپنے رب کی عبادت کرنے والا ہو تو اس کو دوگنا اجر ہے۔ اور قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں ابوہریرہ کی جان ہے اگر اللہ کی راہ میں جہاد، حج اور والدہ کے ساتھ نیکی کرنے کا مسئلہ نہ ہوتا تو میں غلام ہونے کی حالت میں مرنے کو پسند کرتا۔'' (بخاری و مسلم)

(١٣٦٤) ﴿وَعَنْ أَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْمَمْلُوْکُ الَّذِیْ یُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَیُؤَدِّیْ اِلٰی سَیِّدِهٖ الَّذِیْ عَلَیْهِ مِنَ الْحَقِّ وَالنَّصِیْحَةِ وَ الطَّاعَةِ لَهٗ أَجْرَانِ﴾. (رواه البخاری)

ترجمہ: ''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ غلام جو اپنے رب کی عبادت اچھے طریقے سے کرتا ہے اور اپنے مالک کا بھی حق ادا کرتا ہے جو اس کے ذمے ہے اور اس کی خیر خواہی و اطاعت بھی کرتا ہے تو اس کے لئے دوہرا اجر ہے۔'' (بخاری)

(١٣٦٥) ﴿وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "ثَلَاثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ:

ترجمہ: ''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین آدمی ہیں جن کے لئے دوہرا

رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ، وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ، وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوكُ إِذَا أَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ، وَحَقَّ مَوَالِيهِ، وَ رَجُلٌ كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا، وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا، ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا، فَلَهُ أَجْرَانِ﴾ (متفق عليه)

اجر ہے (۱) وہ آدمی جو اہل کتاب میں سے ہے، اپنے پیغمبر پر بھی ایمان لایا اور پھر محمد ﷺ پر بھی ایمان لایا۔ (۲) وہ غلام ہے جو اپنے اللہ کا حق بھی ادا کرے اور اپنے آقا کا بھی حق ادا کرے۔ (۳) وہ آدمی جس کی ایک باندی ہو پس اس نے اس کو ادب سکھایا اور اس کی خوب اچھی تربیت کی، اسے علم سکھایا اور خوب اچھی تعلیم دی، پھر اسے آزاد کر کے اس کے ساتھ شادی کر لی۔ پس اس کے لئے بھی دوہرا اجر ہے۔" (بخاری و مسلم)

(۲۳۹) بَابُ فَضْلِ الْعِبَادَةِ فِي الْهَرَجِ وَ هُوَ الْاِخْتِلَاطُ وَالْفِتَنُ وَنَحْوُهَا

فتنے اور فساد کے زمانے میں عبادت کرنے کی فضیلت

(١٣٦٦) ﴿عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْعِبَادَةُ فِي الْهَرَجِ كَهِجْرَةٍ إِلَيَّ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فتنہ وفساد کے دور میں عبادت کرنا میری طرف (مدینہ) ہجرت کرنے کی طرح ہے۔" (مسلم)

(٢٤٠) بَابُ فَضْلِ السَّمَاحَةِ فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ وَالْاَخْذِ وَالْعَطَاءِ وَحُسْنِ الْقَضَاءِ وَالتَّقَاضِي وَ إِرْجَاحِ الْمِكْيَالِ وَالْمِيزَانِ، وَالنَّهْيِ عَنِ التَّطْفِيفِ، وَفَضْلِ إِنْظَارِ الْمُوسِرِ الْمُعْسِرَ، وَالْوَضْعِ عَنْهُ

خرید و فرخت، لینے دینے میں نرمی اختیار کرنے اور ناپ تول میں زیادہ اور مطالبہ میں اچھا رویہ اختیار کرنے اور ناپ تول میں زیادہ دینے کی فضیلت اور کم دینے سے ممانعت اور مالدار کا تنگدست کو مہلت دینے اور اس کو معاف کر دینے کی فضیلت کا بیان

(٣٠٠) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللّٰهَ بِهِ عَلِيمٌ﴾ (سورة بقرة: ٢١٥)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "تم جو بھی بھلائی کرو گے یقیناً اللہ اسے جاننے والا ہے۔"

(٣٠١) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَيَاقَوْمِ أَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ﴾

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اے میری قوم! انصاف کے ساتھ ناپ تول کو پورا کیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دیا کرو۔"

(سورة هود: ٨٥)

(٣٠٢) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ وَاِذَا كَالُوْهُمْ أَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ اَلاَ يَظُنُّ أُولٰئِكَ أَنَّهُمْ مَبْعُوْثُوْنَ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ (سورة المطففين ١، ٦)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ”ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لئے خرابی ہے جو لوگوں سے خود ناپ کر پورا لیتے ہیں مگر جب ناپ یا تول کر دوسروں کو دیتے ہیں، تو کم دیتے ہیں کیا ان کو یقین نہیں کہ وہ ایک بڑے دن میں اٹھائے جائیں گے جس دن تمام لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے؟“

(١٣٦٧) ﴿وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَاضَاهُ، فَاَغْلَظَ لَهُ، فَهَمَّ بِهِ اَصْحَابُهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "دَعُوْهُ، فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالاً" ثُمَّ قَالَ: "اَعْطُوْهُ سِنًّا مِثْلَ سِنِّهِ" قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! لاَ نَجِدُ اِلَّا اَمْثَلَ مِنْ سِنِّهِ، قَالَ: "أَعْطُوْهُ، فَاِنَّ خَيْرَكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً"﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ”حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ ﷺ سے تقاضا کرنے لگا اور اس نے آپ ﷺ سے درشت رویہ اختیار کیا۔ تو صحابہ نے اسے سزا دینے کا ارادہ کیا، پس آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے چھوڑ دو اس لئے کہ حقدار کو بات کہنے کا حق ہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اتنی عمر کا جانور دے دو جتنی عمر کا جانور اس کا تھا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس جیسا تو ہم کو نہیں ملا بلکہ اس سے بہتر اور زیادہ عمر والا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہی اسے دے دو اس لئے کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو ادائیگی میں سب سے اچھا ہو۔“ (بخاری ومسلم)

(١٣٦٨) ﴿وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلاً سَمْحاً اِذَا بَاعَ، وَاِذَا اشْتَرٰى، وَاِذَا اقْتَضٰى﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: ”حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو بیچتے وقت، خریدتے وقت اور قرض کی وصولی کا مطالبہ کرتے وقت نرمی کا معاملہ کرتا ہے۔“ (بخاری)

(١٣٦٩) ﴿وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنْ سَرَّهُ اَنْ يُنْجِيَهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ أَوْ يَضَعْ عَنْهُ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ”حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جس کو یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کی بے چینیوں سے نجات دے تو اسے چاہئے کہ تنگدست کو مہلت دے یا اس مقروض کو معاف کردے۔“

(١٣٧٠) ﴿وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ، وَكَانَ يَقُوْلُ لِفَتَاهُ: اِذَا

ترجمہ: ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور اس نے اپنے ملازم سے کہا ہوا تھا جب تم کسی تنگ دست کے پاس آؤ تو اس

اَتَیْتَ مُعْسِراً فَتَجَاوَزْعَنْهُ، لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ یَتَجَاوَزَ عَنَّا، فَلَقِیَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ"﴾ (متفق علیه)

سے نرمی اور درگذر کا معاملہ کیا کرو، شاید اللہ تعالیٰ ہم سے بھی درگذر سے کام لے پس جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملا تو اللہ نے اسے معاف فرما دیا۔" (بخاری و مسلم)

(۱۳۷۱) ﴿وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِالْبَدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "حُوْسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ کَانَ قَبْلَکُمْ فَلَمْ یُوْجَدْلَهٗ مِنَ الْخَیْرِ شَیْءٌ اِلَّا اَنَّهٗ کَانَ یُخَالِطُ النَّاسَ، وَکَانَ مُوْسِراً، وَکَانَ یَأْمُرُ غِلْمَانَهٗ اَنْ یَتَجَاوَزُوْا عَنِ الْمُعْسِرِ. قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: "نَحْنُ أَحَقُّ بِذٰلِکَ مِنْهُ، تَجَاوَزُوْا عَنْهُ﴾. (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابومسعود البدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے (بنی اسرائیل) کے لوگوں میں سے ایک شخص کا حساب کیا گیا تو اس کے پاس اس کے سوا کوئی نیکی نہیں پائی گئی کہ وہ لوگوں سے لین دین کرتا، بھلائی میں تعاون کرنے والا تھا۔ اس لئے کہ اس نے اپنے غلاموں کو حکم دے رکھا تھا کہ وہ تنگ دست سے درگذر کریں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ ہم درگذر کرنے کے اس سے زیادہ حقدار ہیں، اس سے درگذر کرو۔" (مسلم)

(۱۳۷۲) ﴿وَعَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اُتِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی بِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِهٖ، آتَاهُ اللّٰهُ مَالاً فَقَالَ لَهٗ: مَاذَاعَمِلْتَ فِی الدُّنْیَا؟ قَالَ: وَلاَ یَکْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِیْثاً. قَالَ: یَارَبِّ! آتَیْتَنِیْ مَالَکَ، فَکُنْتُ اُبَایِعُ النَّاسَ، وَکَانَ مِنْ خُلُقِیْ اَلْجَوَازُ، فَکُنْتُ أَتَیَسَّرُعَلَی الْمُوْسِرِ، وَأُنْظِرُ الْمُعْسِرَ. فَقَالَ تَعَالٰی: "أَنَا اَحَقُّ بِذَامِنْکَ تَجَاوَزُوْا عَنْ عَبْدِیْ" فَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ، وَاَبُوْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُما: هٰکَذَا سَمِعْنَاهُ مِنْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ﴾. (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندہ جسے اللہ نے مال و دولت سے نوازا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا گیا، اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا تو نے دنیا میں کیا کیا؟ حضرت حذیفہ نے قرآن کی یہ آیت تلاوت فرمائی: "ولایکتمون الله حدیثا" کہ وہ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات چھپا نہیں سکے گا پھر وہ بندہ جواب دے گا اے رب! تو نے اپنے پاس سے اچھا مال عطاء فرمایا تھا پس میں لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت کا معاملہ کرتا تھا میری عادت درگزر کرنے کی تھی۔"

پس میں خوش حال لوگوں پر آسانی کرتا اور تنگ دست کو مہلت دیتا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا! میں اس درگذر کرنے کا تجھ سے زیادہ حق دار ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ میرے بندے سے درگذر کرو۔ اس پر عقبہ بن عامر اور ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے بھی یہ بات آپ ﷺ کے منہ مبارک سے اسی طرح سنی ہے۔

(۱۳۷۳) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِراً أَوْ وَضَعَ لَہُ، أَظَلَّہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِہٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہُ﴾ (رواہ الترمذی وقال: حدیث حسن صحیح)

ﷺ نے ارشادفرمایا: جو کسی تنگ دست کو مہلت دے یا اس کو معاف کردے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن اپنے عرش کے سامنے کی جگہ دے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔" (ترمذی اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(۱۳۷۴) ﴿وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِشْتَرٰی مِنْہُ بَعِیْراً (بِوُقِیَتَیْنِ وَدِرْھَمٍ أَوْدِرْھَمَیْنِ) فَوَزَنَ لَہُ فَأَرْجَحَ﴾ (متفق علیہ)

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے ایک اونٹ خریدا تو اس کی قیمت جھکی ہوئی دی۔" (بخاری ومسلم)

(۱۳۷۵) ﴿وَعَنْ اَبِیْ صَفْوَانَ سوید بْنِ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: جَلَبْتُ أَنَاوَمَخْرَمَۃُ الْعَبْدِیُّ بَزًّامِنْ ھجَرَ، فَجَاءَ نَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاوَ مَنَابِسَرَا وِیْلَ، وَعِنْدِیْ وَزَّانٌ یَزِنُ بِالْاَجْرِ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْوَزَّانِ: "زِنْ وَ أَرْجِحْ﴾ (رواہ ابوداؤد والترمذی وقال: حدیث حسن صحیح)

ترجمہ: "حضرت ابوصفوان سوید بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور مخرمۃ عبدی ہجر کی جگہ سے کچھ کپڑا لے کر آئے تو نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سے ایک پائجامہ کا بھاؤ کیا میرے پاس ایک وزن کرنے والا آدمی تھا جو معاوضے پر وزن کرتا تھا نبی کریم ﷺ نے اس وزن کرنے والے کو فرمایا: تولو اور جھکتا ہوا تولو۔ ابوداود، ترمذی۔ امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔"

کتاب العلم

علم کا بیان

(۲۴۱) بَابُ فَضْلِ الْعِلْمِ

علم کی فضیلت کا بیان

(۳۰۳) قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَقُلْ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْماً﴾ (سورۃ طٰہ: ۱۱۴)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "آپ دعا کیجئے اے میرے رب! میرے علم کو بڑھادے۔"

(۳۰۴) وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿قُلْ ھَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ﴾ (سورۃ الزمر: ۹)

ترجمہ: اور ارشاد گرامی ہے: "آپ (ﷺ) کہئے کہ کیا علم والے اور جہل والے برابر ہوتے ہیں؟"

(۳۰۵) وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿یَرْفَعِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ آمَنُوْا

ترجمہ: اور ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ تم میں ایمان والوں کے اور ان لوگوں

مِنكُمْ وَالَّذِيْنَ أُوْتُو الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ﴾ (سورة المجادلة: ١١)

کے جن کو علم عطاء ہوا ہے درجے بلند کردے گا۔"

(٣٠٦) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ﴾ (سورة الفاطر: ٢٨)

ترجمہ: "خدا سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں۔"

(١٣٧٦) ﴿وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْراً يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو دین کی سمجھ عطاء کرتا ہے۔"

(١٣٧٧) ﴿وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالاً فَسَلَّطَهُ عَلٰى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ وَ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَاوَ يُعَلِّمُهَا﴾. (متفق عليه. والمراد بالحسد: الغبطة، وهو أن يتمنى مثله)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسد کرنا جائز نہیں مگر دو آدمیوں پر (١) وہ جس کو اللہ نے مال عطا کیا ہو اور وہ اس مال کو خرچ کرنے پر مسلط ہو (یعنی خوب دین کی راہ میں خرچ کرتا ہو) (٢) وہ جس کو اللہ نے دین کا علم عطاء کیا ہو اور وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا ہو اور اس کی دوسرے کو تعلیم دیتا ہو۔"

(١٣٧٨) ﴿وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَصَابَ اَرْضاً، فَكَانَتْ فِيْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ، فَاَنْبَتَتِ الْكَلَأَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ، وَكَانَ فِيْهَا اَجَادِبُ أَمْسَكَتِ الْمَاءَ، فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا مِنْهَا وَسَقَوْا وَزَرَعُوْا، وَاَصَابَ طَائِفَةً مِنْهَا اُخْرٰى اِنَّمَا هِيَ قِيْعَانٌ، لَا تُمْسِكُ مَاءً، وَلَا تُنْبِتُ كَلَأً، فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ، وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهِ، فَعَلِمَ، وَعَلَّمَ، وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَأْساً وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِيْ اُرْسِلْتُ بِهِ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ جل شانہ نے مجھے ہدایت اور علم دے کر بھیجا ہے اس کی مثل بارش کی ہے جو کسی زمین پر برسے تو زمین کا بعض حصہ عمدہ و پاکیزہ ہو جو اس پانی کو اپنے اندر لے لے اور خوب سبزہ اور گھاس اگائے۔ اور بعض حصہ سخت زمین والا ہو جو پانی کو روک کر محفوظ کر لے اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے لوگوں کو فائدہ پہنچائیں اور وہ اس سے خود پئیں اور (جانور وغیرہ) کو بھی پلائیں اور زراعت کرے۔ اور بعض حصہ ایسا ہو زمین جو چٹیل بیابان ہو جو نہ پانی کو محفوظ کرے اور نہ گھاس وغیرہ اگائے۔ پس یہ اس شخص کی مثال ہے جو اللہ کے دین میں سمجھ رکھے اور جس علم کے ساتھ اللہ نے مجھ کو بھیجا ہے اس کے ذریعہ سے فائدہ پہنچائے، خود بھی سیکھے اور دوسروں کو سکھائے اور اس شخص کی مثال جو اس کی طرف سر کو بلند نہیں کرتا (یعنی توبہ نہ کرے) اور اللہ کی اس ہدایت کو قبول نہیں کرتا جس کے ساتھ

مجھے بھیجا گیا ہے۔"

(۱۳۷۹) ﴿وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ رِضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: "فَوَ اللّٰهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلاً وَاحِداً خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ﴾. (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا: خدا کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعہ سے ایک شخص کو بھی ہدایت دے دے تو وہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔"

(۱۳۸۰) ﴿وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُما اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بَلِّغُوا عَنِّيْ وَ لَوْ آيَةً، وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ، وَ لَا حَرَجَ، وَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّداً فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ﴾. (رواه البخاری)

ترجمہ: "حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری طرف سے پہنچادو چاہے ایک بات ہی کیوں نہ ہو اور بنی اسرائیل کی باتیں بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں اور جس شخص نے مجھ پر عمداً جھوٹ بولا تو وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے۔"

(۱۳۸۱) ﴿وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقاً يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْماً سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ طَرِيْقاً اِلَى الْجَنَّةِ﴾. (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی ایسے راستے پر چلا جس میں وہ علم حاصل کر رہا ہے تو اللہ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرمادیتے ہیں۔"

(۱۳۸۲) ﴿وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهُ، لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئاً﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہدایت کی طرف دعوت دے اس کو ایسا ہی ثواب ملتا ہے جو اس کے متبعین کو ملتا ہے، اس کی وجہ سے ان کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔"

(۱۳۸۳) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا مَاتَ ابْنُ آدَمَ اِنْقَطَعَ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْعِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهُ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب ابن آدم مر جاتا ہے تو اس کا عمل ختم ہوجاتا ہے سوائے تین کاموں کے: (۱) صدقہ جاریہ، (۲) یا ایسا علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے، (۳) نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرتی ہے۔"

(۱۳۸٤) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اَلدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ، وَمَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا اِلَّا ذِكْرَ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَمَا وَالَاهُ، وَ

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: دنیا ملعون ہے اور ملعون ہے جو اس میں ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے اور وہ جس کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا

عَالِماً، اَوْ مُتَعَلِّماً﴾ (رواه الترمذی، وقال: حدیث حسن) قوله: وَمَاوَالَاهُ اَیْ طَاعَةُ اللّٰهِ.

ہے اور عالم یا متعلّم۔"

(۱۳۸۵) ﴿ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ خَرَجَ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ حَتّٰی یَرْجِعَ﴾ (رواه الترمذی، وقال: حدیث حسن)

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جو شخص علم کے طلب کرنے کے لئے نکلا وہ جب تک واپس نہ آئے اللہ ہی کے راستہ میں ہے۔"

(۱۳۸٦) ﴿وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ كَفَضْلِیْ عَلٰی اَدْنَاكُمْ" ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَاَهْلَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ حَتَّی النَّمْلَةَ فِیْ جُحْرِهَا وَ حَتَّی الْحُوْتَ لَیُصَلُّوْنَ عَلٰی مُعَلِّمِی النَّاسِ الْخَیْرَ﴾ (رواه الترمذی، وقال: حدیث حسن)

ترجمہ: "حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عالم کی فضیلت عابد پر اس طرح ہے جس طرح کہ میری فضیلت تم میں سے کسی ادنی آدمی پر۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ جل شانہ اور اس کے فرشتے اور تمام آسمانوں اور زمین والے حتیٰ کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور مچھلیاں سمندر میں لوگوں کو خیر (یعنی علم) کی تعلیم دینے والے کے لئے دعا کرتی ہیں۔"

(۱۳۸۷) ﴿وَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَنْ یَشْبَعَ مُؤْمِنٌ مِنْ خَیْرٍ حَتّٰی یَكُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةَ﴾ (رواه الترمذی، وقال: حدیث حسن)

ترجمہ: "حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ مؤمن علم سے سیر نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس کا منتہی جنت ہوجائے۔"

(۱۳۸۸) ﴿وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: "مَنْ سَلَكَ طَرِیْقاً یَبْتَغِیْ فِیْهِ عِلْماً سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ طَرِیْقاً اِلَی الْجَنَّةِ، وَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضاً بِمَا یَصْنَعُ، وَاِنَّ الْعَالِمَ لَیَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِی السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ حَتَّی الْحِیْتَانُ فِی الْمَاءِ، وَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلٰی سَائِرِ الْكَوَاكِبِ، وَ

ترجمہ: "حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ فرماتے تھے جو شخص کسی ایسے راستہ کو اختیار کرے جس میں وہ علم کو تلاش کرے تو اللہ جنت کی طرف کا راستہ اس کے لئے آسان فرمادیتے ہیں اور فرشتے اپنے پروں کو طالب علم کی رضامندی کے لئے پھیلا دیتے ہیں اور عالم کے لئے دعاء مغفرت کرتی ہیں وہ تمام مخلوق جو آسمانوں اور زمین میں ہے، یہاں تک کہ مچھلیاں جو پانی میں ہیں۔ اور عالم کو عابد پر ایسی فضیلت حاصل ہے جیسے کہ چاند کو دوسرے تمام ستاروں پر اور

اِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ، وَاِنَّ الْاَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِيْنَاراً وَ لَا دِرْهَماً، وَاِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ، فَمَنْ اَخَذَهُ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ﴾ (رواه أبو داؤد والترمذی)

علماء انبیاء کے وارث ہیں، انبیاء دینار اور درہم کا وارث نہیں بناتے وہ تو علم کا وارث بناتے ہیں پس جو شخص علم حاصل کرے تو اس نے بہت بڑا حصہ حاصل کر لیا۔"

(۱۳۸۹) ﴿ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئاً، فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ، فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ (رواه الترمذی وقال: حديث حسن صحيح)

ترجمہ: "حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش و خرم رکھے جو ہم سے کوئی بات سنے اور اس کو دوسرے تک پہنچا دے جس طرح اس نے سنا تھا، اس لئے کہ بہت سے وہ لوگ جنہیں وہ بات پہنچائی جائے گی وہ اس کے سننے والے سے زیادہ اس کی حفاظت کرنے والے ہوں گے۔"

(۱۳۹۰) ﴿وَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ اُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ﴾ رواه أبو داؤد والترمذی وقال: حديث حسن.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص سے علم دین کے بارے میں سوال کیا جائے اور وہ اس کو چھپائے تو اس کو قیامت کے دن آگ کی لگام پہنائی جائے گی۔"

(۱۳۹۱) ﴿ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ تَعَلَّمَ عِلْماً مِمَّا يُبْتَغٰى بِهِ وَجْهُ اللّٰهِ عَزَّوَ جَلَّ لَا يَتَعَلَّمُهُ اِلَّا لِيُصِيْبَ بِهِ عَرَضاً مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَعْنِیْ رِيْحَهَا﴾. (رواه أبو داؤد بإسناد صحيح)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جس شخص نے ایسا علم سیکھا جس کے ساتھ اللہ کی رضامندی حاصل ہوتی ہے وہ اس علم کو اس لئے حاصل کرے تاکہ اس کے ذریعہ دنیاوی منفعت حاصل کرے تو قیامت کے روز وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا۔"

(۱۳۹۲) ﴿وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعاً يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ، وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِماً، اِتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُوْساً جُهَّالاً، فَسُئِلُوْا، فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَضَلُّوْا وَأَضَلُّوْا﴾. (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: کہ اللہ جل شانہ علم کو اس طرح نہیں اٹھائیں گے کہ یکدم لوگوں کے دلوں سے سلب فرمالیں لیکن علم کو علماء کی وفات کے ساتھ سلب فرمائیں گے، یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ کسی عالم کو زندہ نہ چھوڑیں گے تو لوگ جاہلوں کو اپنا سردار بنالیں گے۔ ان سے فتویٰ پوچھے جائیں گے۔ وہ بغیر علم کے فتوے دیں گے پس وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔"

کتاب حمد اللہ تعالٰی و شکرہ

اللہ تعالٰی کی حمد اور اس کے شکر کا بیان

(۲۴۲) بَابُ وجوب الشکر

(۳۰۷) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿فَاذْكُرُوْنِیْ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِیْ وَ لَا تَكْفُرُوْنِ﴾ (سورة البقرة: ۱۵۲)

ترجمہ: ''اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: مجھ کو یاد کرو میں تم کو یاد رکھوں گا اور میری شکر گزاری کرو اور میری ناشکری مت کرو۔''

(۳۰۸) وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ﴾ (سورة ابراهيم:)

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے: ''اگر تم شکر کرو گے تو تم کو زیادہ نعمت دوں گا۔''

(۳۰۹) وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾ (سورة الاعراف: ۱۱۱)

ترجمہ: اللہ پاک کا ارشاد ہے: ''فرمادیں کہ سب تعریفیں اللہ کے لائق ہیں۔''

(۳۱۰) وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ (سورة يونس: ۱۱)

ترجمہ: ارشاد خدوندی ہے: ''اور ان کی آخری بات یہ ہوگی الحمد للہ رب العالمین۔''

(۱۳۹۳) ﴿ وَعَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أُتِیَ لَيْلَةَ أُسْرِیَ بِهِ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَ لَبَنٍ فَنَظَرَ اِلَيْهِمَا فَأَخَذَ اللَّبَنَ فَقَالَ جِبْرِيْلُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَاکَ لِلْفِطْرَةِ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُکَ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ معراج کی رات نبی کریم ﷺ کے پاس شراب اور دودھ کے دو پیالے لائے گئے، آپ نے ان کو دیکھ کر دودھ کے پیالہ کو اٹھایا تو حضرت جبریل نے کہا الحمد للہ کہ اللہ پاک نے آپ کو اسلام کی جانب رہنمائی فرمائی اگر آپ شراب کا پیالہ اٹھالیتے تو آپ کی امت گمراہ ہوجاتی۔''

(۱۳۹۴) ﴿وَعَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ أَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَا يُبْدَأُ فِيْهِ بِالْحَمْدِ لِلّٰهِ فَهُوَ أَقْطَعُ﴾ (حديث حسن رواه ابوداؤد وغيره)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر شان والا کام جس کو اللہ کے حمد سے شروع نہ کیا جائے تو وہ ناقص ہوتا ہے۔''

(۱۳۹۵) ﴿وَعَنْ أَبِیْ مُوْسىٰ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَامَاتَ وَلَدُالْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لِمَلَائِكَتِهِ: قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِیْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَيَقُوْلُ: قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهِ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ. فَيَقُوْلُ: فَمَاذَا قَالَ

ترجمہ: ''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی شخص کا بچہ فوت ہوتا ہے تو اللہ پاک فرشتوں سے فرماتے ہیں تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کرلی؟ وہ کہتے ہیں جی ہاں! اللہ تعالٰی فرماتے ہیں کہ تم نے اس کے دل کے پھل کو چھین لیا؟ وہ جواب دیتے ہیں جی ہاں! اللہ پوچھتے

عَبْدِیْ؟ فَیَقُوْلُوْنَ: حَمِدَکَ وَاسْتَرْجَعَ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی: اِبْنُوْا لِعَبْدِیْ بَیْتاً فِی الْجَنَّةِ وَ سَمُّوْهُ بَیْتَ الْحَمْدِ﴾. رواه الترمذی وقال: حدیث حسن.

ہیں تو میرے بندے نے کیا کہا؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ انہوں نے تیری تعریف کی اور انالله وانا الیه راجعون پڑھا۔ اس پر اللہ فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ تم میرے اس بندے کے لئے جنت میں گھر بناؤ اور اس کا نام "بیت الحمد" رکھو۔"

(۱۳۹۶) ﴿وَ عَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ لَیَرْضیٰ عَنِ الْعَبْدِ یَأْکُلُ الْأَکْلَةَ فَیَحْمَدُهُ عَلَیْهَا وَ یَشْرَبُ الشَّرْبَةَ فَیَحْمَدُهُ عَلَیْهَا﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ اس بندے پر راضی ہوتے ہیں جو ایک لقمہ کھاتا ہے اس پر اللہ کی تعریف کرتا ہے اور پانی کا گھونٹ پیتا ہے تو اس پر بھی اللہ کی تعریف کرتا ہے۔"

کتاب الصلوة علی رسول اللہ ﷺ

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنے کا بیان

(۲۴۳) بَابُ الأمر بالصلاة علیه وفضلها وبعض صیغها

(۳۱۱) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْماً﴾ (سورة الاحزاب: ۵۶)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں پیغمبر پر۔ اے ایمان والو! تم بھی آپ ﷺ پر رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔"(۱)

(۱۳۹۷) ﴿وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُما اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ بِهَا عَشْراً﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہ اس کے بدلے میں اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔"

(۱۳۹۸) ﴿وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: أَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ أَکْثَرُ هُمْ عَلَیَّ صَلٰوةً﴾. (رواه التر مذی وقال: حدیث حسن)

ترجمہ: "حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز مجھ سے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجے۔"

(۱۳۹۹) ﴿ وَعَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ

ترجمہ: "حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے دنوں میں سب سے افضل دن

وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَاَكْثِرُوْاعَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْهِ؛ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ، فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ اَرَمْتَ؟ قَالَ: يَقُوْلُ: بَلِيْتَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ﴾. (رواه ابوداؤد باسناد صحیح)

جمعہ کا ہے اس دن مجھ پر کثرت کے ساتھ درود بھیجو اس لئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ پر ہمارا درود کیسے پیش کیا جائے گا، حالانکہ آپ ﷺ بوسیدہ ہو گئے ہوں گے؟ فرمایا اللہ جل شانہ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء علیہ السلام کے اجسام کو (بوسیدہ کرے)"

اس کا جواب ابن قیم رحمہ اللہ نے یہ دیا ہے کہ جمعہ کا دن باقی دنوں کا سردار ہوتا ہے اور آپ ﷺ کی ذات مبارک بھی ساری مخلوق کی سردار ہے، اس لئے یہ خصوصیات ہوئی۔ دوسرے بعض علماء نے یہ جواب دیا کہ آپ ﷺ اسی دن باپ کی پشت سے اپنی ماں کے پیٹ میں تشریف لائے تھے۔

اس حدیث سے علماء استدلال کرتے ہیں کہ تمام نبی اپنی قبروں میں زندہ ہیں جیسے کہ مسلم کی روایت سے بھی تائید ہوتی ہے کہ انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کی قبر میں کھڑے نماز پڑھتے دیکھا۔ اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی نماز پڑھتے دیکھا تھا بہر حال حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔

(۱۴۰۰) ﴿وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ﴾ رواه الترمذی وقال: حدیث حسن

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔"

(۱۴۰۱) ﴿وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: "لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِيْ عِيْداً وَصَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِيْ حَيْثُ كُنْتُمْ﴾ (رواه ابوداؤد باسناد صحیح)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری قبر کو میلہ نہ بنانا اور مجھ پر درود بھیجنا اس لئے کہ تمہارا درود مجھے پہنچتا ہے، خواہ تم جہاں بھی ہو۔"

(۱۴۰۲) ﴿وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَامِنْ

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں ہے کوئی شخص جو مجھ پر سلام بھیجتا ہے مگر اللہ مجھ

اَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوْحِيْ حَتّٰى اَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ﴾ رواه ابوداؤد باسناد صحيح

پر میری روح کو لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔"

(١٤٠٣) ﴿وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: "اَلْبَخِيْلُ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ﴾. رواه الترمذی وقال: حديث حسن صحيح.

ترجمہ: "حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص بخیل ہے جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔"

(١٤٠٤) ﴿وَعَنْ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ رَجُلاً يَدْعُوْفِيْ صَلَاتِهٖ لَمْ يُمَجِّدِ اللّٰهَ تَعَالٰى وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: "عَجِلَ هٰذَا" ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ اَوْلِغَيْرِهٖ: "اِذَا صَلَّى اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيْدِ رَبِّهٖ سُبْحَانَهٗ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ، ثُمَّ يُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَدْعُوْا بَعْدُ بِمَاشَاءَ﴾ (رواه ابوداؤد والترمذی وقال: حديث حسن صحيح)

ترجمہ: "حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو دعا مانگتے دیکھا کہ اس نے نہ اللہ جل شانہ کی بزرگی بیان کی اور نہ ہی نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس آدمی نے جلدی کی، پھر آپ ﷺ نے اس کو بلا کر اس سے یا کسی اور سے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص (دعا مانگے) تو اسے پہلے اللہ جل شانہ کی حمد وثناء بیان کرنا چاہئے، پھر نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنا چاہئے، اس کے بعد جو دعا مانگنا چاہے مانگے۔"

(١٤٠٥) ﴿وَعَنْ اَبِيْ مُحَمَّدٍ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ؟ قَالَ: "قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ﴾. (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت ابو محمد کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں معلوم ہے کہ آپ ﷺ پر کس طرح سلام بھیجیں، اب یہ بتائیے کہ آپ ﷺ پر درود کس طرح پڑھیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس طرح کہو (اس کے بعد آپ ﷺ نے درود ابراہیمی پڑھ کر بتایا) "اے اللہ! رحمت نازل فرمائیے حضرت محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر جیسے کہ آپ نے رحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر، بے شک آپ تعریف والے، بزرگی والے ہیں، اے اللہ! برکت نازل فرمائیے حضرت محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر جیسے کہ آپ نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر، بے

شک آپ تعریف والے اور بزرگی والے ہیں۔"

(١٤٠٦) ﴿وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ نِ الْبَدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِیْ مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقَالَ لَهٗ بَشِیْرُ بْنِ سَعْدٍ: اَمَرَنَا اللّٰهُ اَنْ نُصَلِّیَ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَکَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ؟ فَسَکَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حَتّٰی تَمَنَّیْنَا اَنَّهٗ لَمْ یَسْاَلْهُ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: "قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ. وَالسَّلَامُ کَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ﴾ (رواہ مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ ہم حضرت سعد بن عبادہ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ تو آپ ﷺ سے حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سوال کیا یا رسول اللہ! اللہ جل شانہ نے ہم کو آپ پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے تو ہم آپ ﷺ پر کیسے درود بھیجیں؟ رسول اللہ ﷺ خاموش رہے حتیٰ کہ ہم تمنا کرنے لگے کہ انہوں نے آپ ﷺ سے سوال کیا ہی نہ ہوتا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم یوں کہو۔"

﴿اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراهیم وبارک علی ابراهیم انک حمید مجید﴾

(١٤٠٧) ﴿وَعَنْ اَبِیْ حُمَیْدِ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالُوْا: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! کَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ؟ قَالَ: "قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَتِهٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ ﷺ پر کس طرح درود بھیجیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس طرح پڑھا کرو: اللهم صلی علی محمدوعلی ازواجه وذریته کما صلیت علی ابراهیم وبارک علی محمد وعلی ازواجه و ذریته کما بارکت علی ابراهیم انک حمید مجید."

کتاب الاذکار

ذکر کا بیان

(٢٤٤) بَابُ فَضْلِ الذِّکْرِ وَالْحَثِّ عَلَیْهِ

ذکر کی فضیلت کا اور اس پہ آمادہ کرنے کا بیان

(٣١٢) قَالَ تَعَالٰی: ﴿وَلَذِکْرُ اللّٰهِ اَکْبَرُ﴾ (سورة

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اور اللہ کی یاد بڑی چیز ہے۔

عنکبوت: ٤٥)

مطلب یہ ہے کہ اللہ کا ذکر کرنے والا مصیبت سے روک دیا جاتا ہے۔“

(٣١٣) قَالَ تَعَالٰی: ﴿فَاذْكُرُوْنِیْ اَذْكُرْ كُمْ﴾ (سورة البقرة: ١٥٢)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ”ان نعمتوں پر مجھ کو یاد کرو میں تم کو یاد رکھوں گا۔“

(٣١٤) قَالَ تَعَالٰی: ﴿وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (سورة الجمعة: ١٠)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ”اور اللہ کو بکثرت یاد کرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔“

(٣١٥) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اِلٰی قَوْلِهٖ تَعَالٰی: وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْراً وَّالذّٰكِرَاتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْراً عَظِيْماً﴾ (سورة الاحزاب: ٣٥)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ”بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، اللہ تعالیٰ کے اس قول تک، بکثرت خدا کو یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنے والی عورتیں ان سب کے لئے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔“

(٣١٦) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اذْكُرُوْا اللّٰهَ ذِكْراً كَثِيْراً وَ سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلاً﴾ (سورة احزاب: ٤١، ٤٢)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ”اے ایمان والوں تم اللہ کو خوب کثرت سے یاد کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح کرتے رہو۔“

(١٤٠٨) ﴿عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ: "كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ، ثَقِيْلَتَانِ فِی الْمِيْزَانِ، حَبِيْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو کلمے زبان پر ہلکے ہیں ترازو میں بھاری ہیں، اللہ کو محبوب ہیں، وہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ" ہیں۔“

(١٤٠٩) ﴿وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: "لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ للّٰهِ وَ لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ‘ پڑھنا میرے نزدیک ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے۔“

(١٤١٠) ﴿ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ، فِیْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهٗ عَدْلُ

ترجمہ: ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایک دن میں سو بار لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ، پڑھے تو اس کو دس غلاموں کے آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے،

عَشْرِ رِقَابٍ، وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ، وَكَانَتْ لَهُ حِرْزاً مِّنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَلَمْ يَأْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْهُ." وَقَالَ: "مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ، وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ﴾

اوراس کے نامہ اعمال میں سونیکیاں لکھی جاتی ہیں، اوراس کے سو گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں، اوراس کی دن بھر شام تک شیطان سے حفاظت کردی جاتی ہے۔ اور کوئی شخص اس سے زیادہ بہتر عمل لیکر (قیامت کے دن) نہیں آئے گا مگر وہ شخص جس نے اس سے زیادہ نیک اعمال کئے ہوں۔ اور فرمایا: جس شخص نے ایک دن میں سو بار سبحان اللہ و بحمدہ پڑھا اس کے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔''

(۱۴۱۱) ﴿وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، عَشْرَ مَرَّاتٍ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ اَرْبَعَةَ اَنْفُسٍ مِّنْ وُلْدِ اِسْمَاعِيْلَ﴾

ترجمہ:''حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے دس بار: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، پڑھا تو وہ اس طرح ہے جیسا کہ اس نے حضرت اسماعیل علیہ الصلاۃ والسلام کی اولاد میں سے چار غلاموں کو آزاد کیا۔''

(۱۴۱۲) ﴿وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَحَبِّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ؟ اِنَّ اَحَبَّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ﴾

ترجمہ:''حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کہ میں تجھے ایسا کلمہ نہ بتاؤں جو اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب کلمات سبحان اللہ وبحمدہ ہیں۔''

(۱۴۱۳) ﴿وَعَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاُ الْمِيْزَانَ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاٰنِ اَوْ تَمْلَاُ مَابَيْنَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ﴾

(رواہ مسلم)

ترجمہ:''حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: طہارت نصف ایمان ہے اور الحمد للہ (کا ثواب) ترازو کو بھر دیتا ہے اور سبحان اللہ اور الحمد للہ بھی آسمانوں اور زمین کے درمیان کو پر کردیتے ہیں۔''

(۱۴۱۴) ﴿وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: عَلِّمْنِيْ كَلَاماً اَقُوْلُهٗ.

ترجمہ:''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے ایسا کلام سکھلا دیجئے جس کو میں پڑھا کروں۔ آپ ﷺ

قَالَ: "قُلْ لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لاَ شَرِيْكَ لَهٗ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْراً، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْراً، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ." قَالَ: فَهٰؤُلَاءِ لِرَبِّيْ فَمَالِيْ؟ قَالَ: "قُلْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ﴾ (رواه مسلم)

نے ارشاد فرمایا: یہ کہا کرو: "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْراً، وَالْحَمْدُلِلّٰهِ كَثِيْراً، وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ" (کوئی معبود نہیں سوائے اس اللہ کے جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے، اور اللہ تعالیٰ کے لئے بہت زیادہ تعریف ہے اور پاکی ہے اس اللہ تعالیٰ کے لئے جو رب ہے تمام عالم کا، نہیں ہے کوئی برائی سے پھیرنے اور نیکی کی قوت دینے والا سوائے اس اللہ تعالیٰ کے جو بڑا زبردست اور حکمتوں والا ہے) اس پر اس اعرابی نے کہا یہ کلمات تو میرے پروردگار کے (حمد و ثناء) ہیں، میرے لئے کیا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو تم یہ کہو: اللهم اغفر لی وارحمنی واهدنی وارزقنی، (اے اللہ میری مغفرت فرمادیجئے، مجھ پر رحم فرمائیے، مجھے ہدایت دیجئے اور مجھے رزق عطاء فرمائیے)۔"

(۱۴۱۵) ﴿وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اِسْتَغْفَرَ ثَلاثاً، وَقَالَ: "اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ" قِيْلَ لِلْاَوْزَاعِيِّ، وَهُوَ اَحَدُ رُوَاةِ الْحَدِيْثِ: كَيْفَ الْاِسْتِغْفَارُ؟ قَالَ: تَقُوْلُ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ﴾

ترجمہ: "حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ جب آپ ﷺ نماز سے سلام پھیرتے تو تین بار استغفار پڑھتے۔ اس کے بعد "اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ." پڑھتے۔ اوزاعی سے پوچھا گیا کہ استغفار پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا آپ ﷺ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ پڑھتے تھے۔"

(۱۴۱۶) ﴿وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اَللّٰهُمَّ! لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَ لَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ﴾ (متفق علیہ)

ترجمہ: "حضرت مغیرہ بن شعبہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو یہ پڑھتے "لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لاَ شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَعَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اَللّٰهُمَّ! لاَ مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلاَ مُعْطِيَ لِمَامَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّمِنْكَ الْجَدُّ" (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، تمام ملک اسی کے لئے ہیں، تمام تعریفیں بھی اسی کے لئے ہیں، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! آپ جو عطاء

فرمائیں اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو آپ روک دیں اسے کوئی دینے والا نہیں، اور نہ کسی تونگر کو اس کی تونگری فائدہ پہنچا سکتی ہے)''

(۱۴۱۷) ﴿وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ حِيْنَ يُسَلِّمُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَعَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَالْفَضْلُ، وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ. قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَلِّلُ بِهِنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ﴾

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نماز کے سلام پھیرنے کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے لا الہ الا اللہ الخ یعنی ''اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ملک ہے، اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے برائی سے بچانے اور نیکی کرنے کی قوت نہیں ہے مگر اللہ کے ہی ساتھ، نہیں کوئی معبود مگر اللہ، نہیں عبادت کرتے ہیں مگر ہم اسی کی، اسی کے لئے تمام نعمتیں اور فضل وکمال ہے، اسی کے لئے اچھی تعریف ہے، اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہم اس کے لئے ہی دین کو خالص کرتے ہیں، چاہے کافر اسے ناپسند کیوں نہ کریں۔'' حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد لا الہ الا اللہ والے کلمات کو پڑھا کرتے تھے۔''

(۱۴۱۸) ﴿عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا: ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى، وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ، وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ، وَلَهُمْ فَضْلٌ مِنْ اَمْوَالٍ، وَيُجَاهِدُوْنَ، وَيَتَصَدَّقُوْنَ. فَقَالَ: "اَلَا اُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُوْنَ بِهٖ مَنْ سَبَقَكُمْ، وَتَسْبِقُوْنَ بِهٖ مَنْ بَعْدَكُمْ، وَلَا يَكُوْنُ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ؟ قَالُوْا: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: تُسَبِّحُوْنَ، وَتَحْمَدُوْنَ، وَتُكَبِّرُوْنَ خَلْفَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ." قَالَ اَبُوْصَالِحٍ الرَّاوِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَمَّاسُئِلَ عَنْ كَيْفِيَّةِ ذِكْرِهِنَّ: قَالَ: يَقُوْلُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ،

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مہاجرین میں سے فقراء حضرات، رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے عرض کیا کہ بلند درجات اور ہمیشہ رہنے والی نعمتیں تو مال دار لوگ لے گئے کہ وہ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں اور ہماری طرح روزہ رکھتے ہیں لیکن ان کے لئے مالوں کی فضیلت ہے پس وہ حج بھی کرتے ہیں اور عمرہ بھی کرتے ہیں اور جہاد بھی کرتے ہیں اور خیرات بھی کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتلاؤں کہ تم پہلوں کے برابر پہنچ جاؤ اور بعد والوں سے آگے بڑھ جاؤ اور تم سے کوئی افضل نہ ہو مگر وہی جو تم جیسا عمل کرے؟ عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ (ضرور بتلا دیجئے) ارشاد فرمایا: ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ والحمد للہ واللہ اکبر پڑھا کرو۔''

ابوصالح رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ جب ان سے ان کلمات کے پڑھنے کی کیفیت کا

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ حَتّٰى يَكُوْنَ مِنْهُنَّ كُلِّهِنَّ ثَلاثاً وَ ثَلاثِيْنَ. (متفق عليه)

وَزَادَ مُسْلِمٌ فِيْ رِوَايَتِهٖ: فَرَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ، فَقَالُوْا: سَمِعَ اِخْوَانُنَا اَهْلُ الْاَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا، فَفَعَلُوْا مِثْلَهٗ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَشَاءُ."

الدثور: جمع دثر بفتح الدال واسكان الثاء المثلثة هو المال.

(١٤١٩) ﴿وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلاثاً وَّثَلاثِيْنَ، وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلاثاً وَّثَلاثِيْنَ، وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلاثاً وَّثَلاثِيْنَ، وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ، لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَعَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ، وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِالْبَحْرِ﴾ (رواه مسلم)

(١٤٢٠) ﴿عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ. اَوْفَاعِلُهُنَّ. دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ؛ ثَلَاثٌ وَثَلَاثُوْنَ تَسْبِيْحَةً، وَثَلَاثٌ وَثَلَاثُوْنَ تَحْمِيْدَةً، وَاَرْبَعٌ وَ ثَلَاثُوْنَ تَكْبِيْرَةً﴾

(١٤٢١) ﴿ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ

سوال کیا گیا تو فرمایا: سبحان اللہ والحمد للہ واللہ اکبر یہ کلمات کہے یہاں تک کہ ان میں سے ہر ایک کی مقدار تینتیس تینتیس (۳۳،۳۳) بار ہوجائے۔ (بخاری ومسلم)

مسلم کی ایک روایت میں یہ زیادتی ہے کہ فقراء مہاجرین دوبارہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے کہنے لگے کہ ہمارے مال دار بھائیوں نے جو تسبیحات ہم کر رہے تھے سن لیں، پس وہ بھی ایسا ہی کرنے لگے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ یہ تو اللہ کا فضل ہے جسے چاہے عطاء کرے۔

دثور: یہ دثر کی جمع ہے دال کے زبر کے ساتھ اور ثاء کے سکون کے ساتھ زیادہ مال کو کہتے ہیں۔

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص ہر نماز کے بعد سبحان اللہ تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار اور اللہ اکبر تینتیس بار پڑھے اور سو مرتبہ کو پورا کرنے کے لئے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ، لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پڑھے تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔''

ترجمہ: ''حضرت کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ چند پیچھے آنے والے (جملے) ایسے ہیں جن کو کہنے والا کبھی نادار نہیں ہوتا، وہ یہ ہیں کہ ہر فرض نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر۔''

ترجمہ: ''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نمازوں کے بعد ان کلمات کے ذریعہ پناہ مانگا

وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ دُبُرَ الصَّلَوَاتِ بِهٰؤُلاَءِ الْكَلِمَاتِ: "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْیَا، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ﴾

کرتے تھے: "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُرَدَّاِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْیَا، وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ" "اے اللہ میں بزدلی اور بخل سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ ناکارہ عمر کی طرف لوٹا یا جاؤں اور دنیا کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور قبر کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

(۱۴۲۲) ﴿وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِیَدِهٖ وَ قَالَ: "یَامُعَاذُ! وَ اللّٰهِ اِنِّیْ لَاُحِبُّکَ" فَقَالَ: "اُوْصِیْکَ یَامُعَاذُ لاَ تَدَعَنَّ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوةٍ تَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَ شُکْرِکَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِکَ﴾ رواہ ابوداؤد باسناد صحیح.

ترجمہ: "حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ تھام کر ارشاد فرمایا: اے معاذ! خدا کی قسم میں تجھے محبوب رکھتا ہوں، پھر فرمایا: اے معاذ! میں تجھ کو وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد ان کلمات کو کہنا ترک نہ کرنا: اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَ شُکْرِکَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِکَ "اے اللہ اپنے ذکر اور اپنے شکر اور اپنی اچھی عبادت پر میری امداد فرما۔"

(۱۴۲۳) ﴿ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا تَشَهَّدَ اَحَدُکُمْ فَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ: یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّفِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ﴾ (رواہ مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جب کوئی تشہد میں بیٹھے تو اللہ تعالیٰ سے چار چیزوں سے پناہ مانگے اور کہے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ "اے اللہ بے شک میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں، (۱) جہنم کے عذاب سے، (۲) اور قبر کے عذاب سے، (۳) اور زندگی اور موت کے فتنے سے، (۴) اور مسیح دجال کے فتنہ کی برائی سے۔"

(۱۴۲۴) ﴿ وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ یَکُوْنُ مِنْ آخِرِمَا یَقُوْلُ بَیْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِیْمِ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَاقَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَااَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ﴾ (رواہ مسلم)

ترجمہ: "حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو تشہد اور سلام کے درمیان آخر میں یہ کلمات پڑھتے تھے: اللھم اغفرلی ماقدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم به منی انت المقدم وانت المؤخرلا اله الا انت. "اے اللہ میرے اگلے پچھلے اور پوشیدہ اور ظاہر گناہوں کو معاف فرما، اور جو میں نے زیادتی کی اسے معاف فرما، اور ان گناہوں کو معاف فرما جنہیں آپ

مجھ سے بھی زیادہ جاننے والے ہیں، تو ہی آگے بڑھانے والا ہے، اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔''

(۱۴۲۵) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُانْ يَقُوْلَ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ: "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَاوَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ"﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع وسجدہ میں یہ کلمات پڑھا کرتے تھے. سبحانک اللهم وبحمدک اللهم اغفرلی. "اے اللہ! ہمارے پروردگار آپ پاک ہیں اور تمام تعریفیں آپ کے لئے ہیں۔ اے اللہ! میری مغفرت فرمادیجئے۔''

(۱۴۲۶) ﴿وَعَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ: "سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع وسجود میں یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔ سبوح وقدوس رب الملئكة والروح، "بڑا بے عیب و پاک اور مقدس ذات ہے پروردگار ہے فرشتوں اور جبرئیل کا۔''

(۱۴۲۷) ﴿وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "فَاَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ عَزَّوَجَلَّ وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ اَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ رکوع میں اپنے رب کی تعظیم کرو اور سجدہ میں خوب اچھی طرح سے دعاء کرو، یہ مقام دعاء کی قبولیت کے لئے بہت مناسب ہے۔''

(۱۴۲۸) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَقْرَبُ مَايَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهٖ وَهُوَسَاجِدٌ فَاَكْثِرُوْا الدُّعَاءَ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ سجدہ میں اپنے پروردگار سے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے لہٰذا تم (سجدہ میں) زیادہ دعا کرو۔''

(۱۴۲۹) ﴿وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهٖ: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ وَعَلَانِيَّتَهٗ وَ سِرَّهٗ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سجدہ میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ وَعَلَانِيَّتَهٗ وَسِرَّهٗ." اے اللہ! میرے گناہ معاف فرمادیجئے، چھوٹے بھی بڑے بھی، پہلے کے بھی بعد کے بھی اور کھلم کھلا کئے ہوئے بھی اور پوشیدہ کئے ہوئے بھی۔''

(۱۴۳۰) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ایک رات میں

اِفْتَقَدْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ فَتَحَسَّسْتُ فَاِذَا ھُوَ رَاکِعٌ اَوْسَاجِدٌ یَقُوْلُ: "سُبْحَانَکَ وَ بِحَمْدِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ﴾

وَفِیْ رِوَایَۃٍ: فَوَقَعَتْ یَدِیْ عَلَی بَطْنِ قَدَمَیْہِ وَھُوَفِی الْمَسْجِدِ وَھُمَا مَنْصُوْبَتَانِ وَھُوَ یَقُوْلُ: "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِرَضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَ مُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلَی نَفْسِکَ" (رواہ مسلم)

نے نبی کریم ﷺ کو موجود نہ پایا میں نے آپ ﷺ کو تلاش کیا تو کیا دیکھا کہ آپ ﷺ رکوع (یا سجدہ) کی حالت میں تھے، یہ دعا پڑھ رہے تھے: "سُبْحَانَکَ وَ بِحَمْدِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ."

دوسری روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ کے تلوے پر میرا ہاتھ پڑا، آپ ﷺ سجدہ میں تھے اور آپ ﷺ کے دونوں پاؤں کھڑے تھے اور آپ ﷺ یہ فرمارہے تھے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرَضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَ مُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلَی نَفْسِکَ. "اے اللہ بے شک میں تیری رضا کے ذریعہ تیری ناراضگی سے اور تیری عافیت کے ذریعہ تیرے عذاب سے اور تیری رحمت کے ذریعہ تیرے قہر سے پناہ مانگتا ہوں، میں تیری تعریف کا احاطہ نہیں کرسکتا تو تو ویسا ہے جیسا تو نے خود اپنی تعریف کی ہے۔"

(۱۴۳۱) ﴿وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "اَیَعْجِزُ اَحَدُ کُمْ اَنْ یَکْسِبَ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَۃٍ؟" فَسَأَلَہٗ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِہٖ کَیْفَ یَکْسِبُ اَلْفَ حَسَنَۃٍ؟ قَالَ: "یُسَبِّحُ مِائَۃَ تَسْبِیْحَۃٍ، فَیُکْتَبُ لَہٗ اَلْفُ حَسَنَۃٍ، اَوْ یُحَطُّ عَنْہُ اَلْفُ خَطِیْئَۃٍ﴾ (رواہ مسلم)

قَالَ الحمیدی کذاھوفی کتاب مسلم اویحط قال البرقانی ورواہ شعبۃ وابوعوانۃ ویحیی القطان عن موسی الذی رواہ مسلم من جھتہ فقالوا: ویحط بغیرالف.

ترجمہ: "حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص اس سے عاجز ہے کہ روزانہ ایک ہزار نیکیاں کمائے تو آپ ﷺ سے شریک مجلس لوگوں میں سے ایک نے سوال کیا کہ ایک دن میں ایک ہزار نیکیاں کس طرح کمائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سو بار سبحان اللہ کہے تو اس کے لئے ایک ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں یا اس کی ایک ہزار برائیاں مٹادی جاتی ہیں۔"

حمیدی رحمہ اللہ علیہ نے کہا امام مسلم کی کتاب میں اسی طرح اویحط کے الفاظ ہیں۔ برقانی رحمہ اللہ علیہ کہتے ہیں اسے شعبہ، ابوعوانہ رحمہ اللہ علیہ اور یحییٰ قطان رحمۃ اللہ علیہ نے موسیٰ سے ویحط بغیر الف کے روایت کیا ہے۔

(۱۴۳۲) ﴿وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "یُصْبِحُ عَلَی کُلِّ سُلَامٰی مِنْ اَحَدِکُمْ صَدَقَۃٌ،

ترجمہ: "حضرت ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص کے جوڑ پر ایک صدقہ واجب ہوتا ہے چنانچہ سبحان اللہ صدقہ ہے، اور ہر الحمد للہ صدقہ ہے ہر لا الہ الا

فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ، وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْىٌ عَنِ الْمُنكَرِ صَدَقَةٌ، وَيُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحَى﴾ (رواہ مسلم)

الله صدقہ ہے، ہر اللہ اکبر صدقہ ہے، امر بالمعروف صدقہ ہے، برائی سے روکنا صدقہ ہے اور ان سب کی جگہ چاشت کی دو رکعتیں کافی ہوجاتی ہیں۔''

(۱٤٣٣) ﴿وَعَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِيْ مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ اَنْ اَضْحَى وَهِيَ جَالِسَةٌ فَقَالَ: "مَازِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِيْ فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا" قَالَتْ: نَعَمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْوُزِنَتْ بِمَاقُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ﴾ (رواہ مسلم)

ترجمہ: ''ام المومنین حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ صبح کی نماز پڑھ کر ان کے پاس سے گزرے وہ اپنی نماز کی جگہ بیٹھی تھیں، چاشت کے بعد آپ ﷺ ان کے پاس واپس آئے تو وہ ویسے ہی بیٹھی ملیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اب تک اسی حالت پر ہو جس پر میں تمہیں چھوڑ گیا تھا؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہارے پاس سے رخصت ہونے کے بعد چار کلمات کو تین دفعہ پڑھا، اگر ان کا وزن ان سے کیا جائے جو تم نے پڑھا ہے تو یہ اس پر بھاری ہوں گے۔'' (وہ یہ ہیں)

"سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ"

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ: سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ."

مسلم کی ایک روایت میں یوں آتا ہے: سبحان اللہ عددخلقہ، سبحان اللہ رضیٰ نفسہ، سبحان اللہ زنۃ عرشہ سبحان اللہ مداد کلماتہ.

وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ: اَلاَ اُعَلِّمُكِ كَلِمَاتٍ تَقُوْلِيْنَهَا؟ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰى نَفْسِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰى نَفْسِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ.

ترمذی کی ایک روایت میں ہے فرمایا: کہ میں کیا تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں جنہیں تم کہا کرو؟ وہ یہ ہیں: سبحان اللہ عددخلقہ۔ تین مرتبہ، سبحان اللہ رضانفسہ، تین مرتبہ، سبحان اللہ زنۃعرشہ۔ تین مرتبہ، سبحان اللہ مدادکلماتہ۔ تین مرتبہ۔

(١٤٣٤) ﴿وَعَنْ اَبِیْ مُوسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: "مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّهٗ وَالَّذِیْ لا یَذْکُرُهٗ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ﴾ (رواہ البخاری)

ورواہ مسلم فَقَالَ: "مَثَلُ الْبَیْتِ الَّذِیْ یُذْکَرُ اللّٰهُ فِیْهِ وَالْبَیْتِ الَّذِیْ لا یُذْکَرُ اللّٰهُ فِیْهِ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ."

ترجمہ: ''حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: اس شخص کی مثال جواپنے رب کا ذکر کرتا ہے اور جونہیں کرتا زندہ اور مردہ کی سی ہے۔''

مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: اس گھر کی مثال جس میں اللہ کا ذکر کیا جائے اور جس میں ذکر نہ کیا جائے زندہ اور مردہ کی سی ہے۔

(١٤٣٥) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رِضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی: اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ، وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَکَرَنِیْ، فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِهٖ ذَکَرْتُهٗ فِیْ نَفْسِیْ، وَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاٍ ذَکَرْتُهٗ فِیْ مَلَاٍ خَیْرٍمِنْهُمْ﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشادنقل فرمایا کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں، اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یادکرتا ہے۔ اگر وہ مجھے دل میں یادکرتا ہےتو میں بھی اسے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے کسی مجلس میں یادکرےتو میں اسے اس سے بہترمجلس میں یادکرتا ہوں۔''

(١٤٣٦) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ. قَالُوْا: وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "اَلذَّاکِرُوْنَ اللّٰهَ کَثِیْرًا وَّالذَّاکِرَاتِ﴾ (رواہ مسلم)

روی: اَلْمُفَرِّدُوْنَ بِتَشْدِیْدِالرَّاءِ وَتَخْفِیْفِهَا، وَالْمَشْهُوْرُ الَّذِیْ قَالَ الْجَمْهُوْرُ اَلتَّشْدِیْدُ.

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: کہ مفردون لوگ نمبر لے گئے، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مفردون کون ہیں؟ فرمایا وہ مرد اور عورتیں جو اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یادکرتے ہیں۔ مفردون میں ایک روایت راء کے تشدید کے ساتھ بھی ہے اور دوسری روایت راء میں تخفیف کی بھی ہے مگراکثرعلماء کےنزدیک تشدید کے ساتھ ہے۔''

(١٤٣٧) ﴿وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: "اَفْضَلُ الذِّکْرِلَا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ﴾. رواہ الترمذی، وقال: حدیث حسن.

ترجمہ: ''حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کوفرماتے ہوئے سنا کہ سب سے افضل ذکر لا الٰہ الا اللہ ہے۔''

(١٤٣٨) ﴿وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْکَثُرَتْ عَلَیَّ، فَاَخْبِرْنِیْ بِشَیْءٍ اَتَشَبَّثُ

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ یقیناً اسلام کے احکام تو میرے نزدیک بہت ہیں، مجھے کوئی ایسی بات بتلایئے کہ میں جس کا پابند

بِهٖ. قَالَ: "لَا يَزَالُ لِسَانُکَ رَطَباً مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ"﴾ (رواه الترمذی، وقال: حديث حسن)

رہوں؟ ارشاد فرمایا: تیری زبان اللہ کے ذکر سے تروتازہ رہے۔"

(۱۴۳۹) ﴿وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ غُرِسَتْ لَهٗ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ﴾. (رواه الترمذی، وقال: حديث حسن)

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جوشخص سبحان اللہ وبحمدہ پڑھتا ہے اس کے لئے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔"

(۱۴۴۰) ﴿وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَقِيْتُ اِبْرَاهِيْمَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ فَقَالَ: يَامُحَمَّدُ! أَقْرِئْ أُمَّتَکَ مِنِّي السَّلَامَ، وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَآءِ، وَاِنَّهَا قِيْعَانٌ وَاَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ﴾. (رواه الترمذی، وقال: حديث حسن)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ مجھے جس رات معراج کرائی گئی، میری ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی۔ پس انہوں نے فرمایا: اے محمد! اپنی امت کو میری طرف سے سلام پہنچادیں اور انہیں یہ بتلادیں کہ جنت کی مٹی بڑی پاکیزہ اور پانی بہت شیریں ہے اور وہ چٹیل میدان ہے، اس کے درخت سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا الله وَاللّٰهُ اَكْبَرُ" ہیں۔"

(۱۴۴۱) ﴿وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ اَعْمَالِكُمْ، وَاَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ، وَاَرْفَعِهَا فِيْ دَرَجَاتِكُمْ، وَخَيْرٌلَّكُمْ مِنْ اِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَخَيْرٌلَّكُمْ مِنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ، فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَ يَضْرِبُوْا اَعْنَاقَكُمْ؟" قَالُوْا: بَلٰی. قَالَ: "ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰی﴾. (رواه الترمذی، قال الحاكم أبو عبد الله: إسناده صحيح)

ترجمہ: "حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ میں تمہیں تمہارے اعمال میں سے بہترین عمل نہ بتاؤں جو تمہارے رب کے نزدیک بہت پاکیزہ اور تمہارے درجات کو بہت زیادہ بڑھانے والا ہے اور تمہارے لئے سونے چاندی خرچ کرنے سے بھی بہتر ہے، اور اس سے بھی بہتر ہے کہ تم اپنے دشمن سے مقابلہ کرو پس تم ان کی گردنیں مارو اور وہ تمہاری گردنیں ماریں۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا کیوں نہیں (ضرور بتلائیے) فرمایا وہ چیز اللہ کا ذکر ہے۔"

(۱۴۴۲) ﴿وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اِمْرَاَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوًى اَوْحَصًى،

ترجمہ: "حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک عورت کے پاس آئے، ان کے پاس کھجور کی گھٹلیاں یا کنکریاں پڑی تھیں، وہ ان کے ذریعہ تسبیح پڑھ

تُسَبِّحُ بِهِ، فَقَالَ: "اُخْبِرُکِ بِمَا هُوَ اَيْسَرُ عَلَيْکِ مِنْ هٰذَا اَوْ اَفْضَلُ، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَاخَلَقَ فِي السَّمَاءِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَاخلق فِي الْاَرْضِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَابَيْنَ ذٰلِکَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَاهُوَ خَالِقٌ، وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ مِثْلَ ذٰالِکَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذَالِکَ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِثْلَ ذٰلِکَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذَلِکَ﴾ (رواه الترمذی، وقال: حدیث حسن)

رہی تھیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں ایسی چیز بتاتا ہوں جو تمہارے لئے اس سے آسان (یا یہ فرمایا اس سے افضل) ہے، فرمایا: سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَمَاخلق فِي الْاَرْضِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَابَيْنَ ذٰلِکَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَاهُوَ خَالِقٌ، وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ مِثْلَ ذَالِکَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذَالِکَ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِثْلَ ذٰلِکَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِکَ."

(١٤٤٣) ﴿وَعَنْ اَبِي مُوْسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلَا اَدُلُّکَ عَلَى كَنْزٍمِنْ كُنُوْزِالْجَنَّةِ؟" فَقُلْتُ: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: "لَا حَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ. ﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کی خبر نہ دوں۔ تو میں نے عرض کیا کیوں نہیں یارسول اللہ۔ ارشاد فرمایا: لاحول ولاقوۃ الاباللہ۔"

(٢٤٥) بَابُ ذِكْرِ اللّٰهِ قَائِماً وَقَاعِداً وَمُضْطَجِعاً وَمُحْدِثاً وَجُنُباً وَحَائِضاً اِلَّا الْقُرْآن فَلا يَحِلُّ لِجُنُبٍ وَ لَا حَائِضٍ

بیان ہے اللہ کے ذکر کا چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، لیٹتے سوتے، بے وضو، جنابت اور حیض کی حالت میں، سوائے تلاوت قرآن کے کہ وہ جنبی اور حائض کیلئے جائز نہیں

(٣١٧) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّاُوْلِي الْاَلْبَابِ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَاماً وَقُعُوْداً وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ﴾ (سورة آل عمران: ١٩٠، ١٩١)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "بلاشبہ آسمانوں کے اور زمین کے بنانے میں اور یکے بعد دیگرے رات اور دن کے آنے جانے میں دلائل ہیں اہل عقل کے لئے، جن کی حالت یہ ہے کہ وہ لوگ اللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑے بھی، بیٹھے بھی اور لیٹے بھی۔"

(١٤٤٤) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهِ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالی کا ہمہ وقت ذکر کیا کرتے تھے۔"

(١٤٤٥) ﴿وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُما عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَتٰى اَهْلَهٗ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَارَزَقْتَنَا، فَقُضِىَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ لَمْ يَضُرَّهٗ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم میں سے کوئی فرد اپنی بیوی کے پاس جائے تو یہ دعا پڑھے: بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَارَزَقْتَنَا، تو اگر ان دونوں کے لئے بچہ کا فیصلہ کردیا گیا تو شیطان اسے نقصان نہ پہنچا سکے گا۔''

(٢٤٦) بَابُ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ نَوْمِهٖ وَاسْتِيْقَاظِهٖ

سونے اور بیدار ہونے کے وقت کیا دعا پڑھے؟

(١٤٤٦) ﴿وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاَبِىْ ذَرٍّ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَا: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا آوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ: "بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ اَحْيَا وَاَمُوْتُ"، وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَحْيَانَا بَعْدَمَا اَمَاتَنَا، وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ﴾ (رواه البخارى)

ترجمہ: ''حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر کی طرف آتے تو فرماتے: باسمک اللھم احیا و اموت، ''تیرے ہی نام سے اے اللہ زندگی گزار رہا ہوں اور مروں گا'' اور جب جاگتے تو یہ فرماتے، ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَحْيَانَا بَعْدَمَا اَمَاتَنَا، وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ'' ''تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے ہمیں موت کے بعد زندگی بخشی اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔''

(٢٤٧) بَابُ فَضْلِ حِلَقِ الذِّكْرِ وَالنُّدْبِ اِلٰى مُلَازَمَتِهَا وَالنَّهْىِ عَنْ مُفَارَقَتِهَا لِغَيْرِ عُذْرٍ

ذکر کے حلقوں کی فضیلت کا اور اس میں ہمیشہ ساتھ رہنے کے استحباب میں اور بلا عذر اس سے دور رہنے کی مخالفت میں بیان ہے

(٣١٨) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ﴾ (سورة الكهف: ٢٨)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: ''آپ (ﷺ) اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ مقید رکھا کیجئے جو صبح و شام اپنے رب کی عبادت محض اس کی رضا جوئی کے لئے کرتے ہیں اور آپ کی آنکھیں ان سے نہ ہٹنے پاویں۔''

(١٤٤٧) ﴿عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰی مَلاَئِكَةً يَطُوْفُوْنَ فِیْ الطُّرُقِ يَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّكْرِ، فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْماً يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ تَنَادَوْا: هَلُمُّوْا اِلٰی حَاجَتِكُمْ، فَيَحُفُّوْنَهُمْ بَاَجْنِحَتِهِمْ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ. مَا يَقُوْلُ عِبَادِیْ؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: يُسَبِّحُوْنَكَ، وَيُكَبِّرُوْنَكَ، وَيَحْمَدُوْنَكَ، وَ يُمَجِّدُوْنَكَ. فَيَقُوْلُ: هَلْ رَأَوْنِیْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لاَ، وَ اللّٰهِ مَارَاَوْكَ، فَيَقُوْلُ: كَيْفَ لَوْرَاَوْنِیْ؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: لَوْ رَاَوْكَ كَانُوْا اَشَدَّلَكَ عِبَادَةً، وَاَشَدَّ لَكَ تَمْجِيْداً، وَاَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيْحاً. فَيَقُوْلُ: فَمَاذَا يَسْأَلُوْنَ؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: يَسْأَلُوْنَكَ الْجَنَّةَ، قَالَ: يَقُوْلُ: وَهَلْ رَاَوْهَا؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: لاَ، وَ اللّٰهِ مَا رَاَوْهَا فَيَقُوْلُ: كَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: لَوْاَنَّهُمْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصاً، وَاَشَدَّ لَهَا طَلَباً، وَاَعْظَمَ فِيْهَا رَغْبَةً، قَالَ: فَمِمَّ يَتَعَوَّذُوْنَ؟ قَالَ: يَتَعَوَّذُوْنَ مِنَ النَّارِ، قَالَ: فَيَقُوْلُ: وَهَلْ رَاَوْهَا؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: لاَ، وَ اللّٰهِ مَارَ اَوْهَا، فَيَقُوْلُ: كَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: لَوْرَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ مِنْهَا فِرَاراً، وَاَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً، قَالَ: فَيَقُوْلُ: فَاُشْهِدُكُمْ اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ: يَقُوْلُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلاَئِكَةِ: فِيْهِمْ فُلاَنٌ لَيْسَ مِنْهُمْ، اِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ. قَالَ: هُمُ الْجُلَسَاءُ لاَ يَشْقٰی بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ﴾. (متفق عليه)

وَ فِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے مختلف راستوں میں گھومتے رہتے ہیں اور اہل ذکر کی محفل کو تلاش کرتے ہیں۔ جب ایسی جماعت مل جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہی ہوتی ہے، تو ایک دوسرے کو بلا لیتے ہیں کہ ادھر اپنی حاجت کے لئے آؤ، پھر وہ (اکٹھے ہوکر) ذکر کرنے والوں کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں اور ان کی آسمان دنیا تک قطار لگ جاتی ہے، اللہ تعالیٰ حالات سے پوری طرح باخبر ہوتے ہوئے بھی ان سے سوال کرتے ہیں کہ میرے بندے کیا کہتے تھے؟ فرشتے کہتے ہیں کہ وہ آپ کی پاکی بیان کرتے تھے اور آپ کی تعریف کر رہے تھے، پھر اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کہ کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ بخدا انہوں نے آپ کو نہیں دیکھا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ آپ کو دیکھ لیتے تو آپ کی خوب عبادت و بزرگی اور تسبیح میں مشغول ہوتے، اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کہ وہ کس چیز کا سوال کرتے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ جنت کی درخواست کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کہ کیا انہوں نے جنت دیکھی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! بخدا انہوں نے جنت نہیں دیکھی، اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کہ اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو کیا ہوتا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو اس کی طرف اور بھی زیادہ رغبت کرتے، اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں وہ کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ جہنم کی آگ سے، اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کہ انہوں نے جہنم دیکھی ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ بخدا انہوں نے نہیں دیکھی، اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو اس سے بہت زیادہ بھاگتے اور بہت زیادہ خوف زدہ ہوتے، اس پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے فرشتو! میں تمہیں اس بات کا گواہ بناتا

اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّارَةً فُضَلَاءَ يَتَتَبَّعُوْنَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ، فَاِذَا وَجَدُوْا مَجْلِساً فِيْهِ ذِكْرٌ قَعَدُوْا مَعَهُمْ، وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضاً بِاَجْنِحَتِهِمْ حَتّٰى يَمْلَؤُا مَابَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَاِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوْا، وَصَعِدُوْا اِلَى السَّمَاءِ، فَيَسْأَلُهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ. وَهُوَ اَعْلَمُ. مِنْ اَيْنَ جِئْتُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادٍ لَكَ فِي الْاَرْضِ؛ يُسَبِّحُوْنَكَ، وَيُكَبِّرُوْنَكَ، وَيُهَلِّلُوْنَكَ، وَيَحْمَدُوْنَكَ، وَيَسْئَلُوْنَكَ، قَالَ: وَمَا ذَا يَسْئَلُوْنِيْ؟ قَالُوْا: يَسْئَلُوْنَكَ جَنَّتَكَ، قَالَ: وَهَلْ رَأَوْاجَنَّتِيْ؟ قَالُوْا: لاَ، اَيْ رَبِّ! قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِيْ؟ قَالُوْا: وَيَسْتَجِيْرُوْنَكَ، قَالَ: وَمِمَّ يَسْتَجِيْرُوْنِيْ؟ قَالُوْا: مِنْ نَارِكَ، يَارَبِّ! قَالَ: وَهَلْ رَأَوْا نَارِيْ؟ قَالُوْا: لاَ، قَالَ: فَكَيْفَ لَوْرَأَوْا نَارِيْ؟ قَالُوْا: وَيَسْتَغْفِرُوْنَكَ؟ فَيَقُوْلُ: قَدْغَفَرْتُ لَهُمْ وَاَعْطَيْتُهُمْ مَا سَأَلُوْا، وَاَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوْا قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: رَبِّ! فِيْهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ؛ اِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ، فَيَقُوْلُ: وَلَهٗ غَفَرْتُ، هُمُ الْقَوْمُ لَايَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ»

ہوں کہ میں نے ان سب کو بخش دیا، ایک فرشتہ کہتا ہے کہ اس جماعت میں فلاں آدمی جو ان میں سے نہیں تھا وہ کسی ضرورت سے آیا تھا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ ذکر کرنے والے ایسے ہم نشین ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم نہیں ہوتا۔'' (بخاری و مسلم)

مسلم کی ایک دوسری روایت میں آتا ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: کہ اللہ تعالیٰ کے شان والے فرشتوں کی ایک جماعت زمین میں چلتی پھرتی رہتی ہے، وہ ذکر کی مجالس کو تلاش کرتے رہتے ہیں، جب کسی ایسی مجلس کو پاتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو رہا ہوتا ہے تو ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں، پھر بعض فرشتے بعض کو اپنے پروں سے گھیر لیتے ہیں، یہاں تک کہ ان کے درمیان کا اور آسمان دنیا تک درمیانی حصہ فرشتوں سے بھر جاتا ہے، جب مجلس ذکر ختم ہو جاتی ہے تو فرشتے آسمان کی طرف چڑھتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ سب کچھ علم رکھنے کے باوجود ان سے سوال کرتے ہیں کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم زمین میں تیرے بندوں کے پاس سے آرہے ہیں جو سبحان اللہ، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ اور الحمد للہ پڑھ رہے تھے، اور آپ سے دعا مانگ رہے تھے، اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کہ وہ مجھ سے کس چیز کا سوال کر رہے تھے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ جنت کا، اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کہ انہوں نے میری جنت دیکھی ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ ہمارے پروردگار! نہیں، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر وہ میری جنت دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا؟ پھر فرشتے کہتے ہیں وہ آپ سے پناہ بھی طلب کر رہے تھے، اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کس چیز سے پناہ طلب کر رہے تھے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ آپ کی دوزخ سے۔ اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کہ کیا انہوں نے میری دوزخ کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں کہ نہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا؟ فرشتے کہتے ہیں کہ وہ آپ سے بخشش بھی مانگ رہے تھے، اللہ تعالیٰ

ارشاد فرماتے ہیں کہ تحقیق میں نے ان سب کو بخش دیا اور ان کے سوال کو پورا کر دیا اور میں نے ان کو اس چیز سے پناہ دی جس سے وہ پناہ مانگ رہے تھے، فرشتے کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار! ان میں فلاں ایک گناہ گار بندہ بھی تھا جو گزرتے ہوئے ان کے پاس بیٹھ گیا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کو بھی بخش دیا، یہ ایسے لوگ ہیں جن کے ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم نہیں ہوگا۔

(١٤٤٨) ﴿وَعَنْهُ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لاَ یَقْعُدُ قَوْمٌ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ، وَغَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَنَزَلَتْ عَلَیْهِمُ السَّکِیْنَةُ، وَذَکَرَهُمُ اللّٰهُ فِیْمَنْ عِنْدَهٗ﴾ (رواہ مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمانوں کی کوئی قوم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے نہیں بیٹھتی مگر یہ کہ فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی مجلس میں ان لوگوں کا تذکرہ فرماتے ہیں۔''

(١٤٤٩) ﴿وَعَنْ اَبِیْ وَاقِدٍ الْحَارِثِ بْنِ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِی الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهٗ اِذْ اَقْبَلَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ، فَاَقْبَلَ اثْنَانِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَذَهَبَ وَاحِدٌ، فَوَقَفَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَرَاٰی فُرْجَةً فِی الْحَلْقَةِ، فَجَلَسَ فِیْهَا، وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ، وَاَمَّا الثَّالِثُ فَاَدْبَرَ ذَاهِبًا، فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلاَ اُخْبِرُکُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ؛ اَمَّا اَحَدُهُمْ فَاَوٰی اِلَی اللّٰهِ فَاٰوَاهُ اللّٰهُ، وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْیٰ فَاسْتَحْیٰ اللّٰهُ مِنْهُ، وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ﴾. (متفق علیه)

ترجمہ: ''حضرت ابوواقد الحارث بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے، دوسرے اور حضرات بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھے کہ تین آدمی آئے ان میں سے دو رسول اکرم ﷺ کے پاس چلے آئے اور ایک واپس چلا گیا، یہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس ٹھہر گئے، ان میں سے ایک نے حاضرین کے حلقے میں کشادہ جگہ دیکھی تو اس میں وہ بیٹھ گئے، دوسرے مجمع کے آخر میں بیٹھ گئے۔

تیسرا پیٹھ پھیر کر چلا گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ان تین آدمیوں کے بارے میں نہ بتلاؤں؟ ان میں سے ایک نے اللہ جل شانہ کی طرف رجوع کیا اللہ تعالیٰ نے اسے ٹھکانہ عطا فرمایا، دوسرے نے شرم کی تو اللہ جل شانہ نے بھی اس سے حیاء کی اور تیسرے نے اعراض کیا تو اللہ جل شانہ نے بھی اس سے اعراض کر لیا۔''

(١٤٥٠) ﴿وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ

ترجمہ: ''حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَلٰى حَلَقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: مَا اَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوْا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ، قَالَ: آللّٰهُ مَا أَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَاكَ؟ قَالُوْا: مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاكَ، قَالَ: اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَّكُمْ، وَمَا كَانَ اَحَدٌ بِمَنْزِلَتِيْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَلَّ عَنْهُ حَدِيْثاً مِنِّيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰى حَلَقَةٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ، فَقَالَ: "مَا اَجْلَسَكُمْ؟" قَالُوْا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ، وَنَحْمَدُهٗ عَلٰى مَا هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ، وَمَنَّ بِهٖ عَلَيْنَا، قَالَ: "آللّٰهُ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَاكَ؟" قَالُوْا: وَ اللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاكَ، قَالَ: "اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَّكُمْ وَلٰكِنَّهٗ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ اللّٰهَ يُبَاهِيْ بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ﴾. (رواه مسلم)

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں ایک حلقہ کے پاس تشریف لائے، تو فرمایا: کہ تم یہاں کیسے بیٹھے ہو؟ عرض کیا گیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لئے بیٹھے ہیں، فرمایا بخدا کیا تم صرف اسی مقصد کے لئے بیٹھے ہو؟ عرض کیا صرف اسی مقصد کے لئے بیٹھے ہیں، ارشاد فرمایا: میں نے تم کو اس لئے قسم نہیں دی کہ میں تمہیں جھوٹ سے متہم سمجھ رہا ہوں، کوئی شخص ایسا نہیں جسے رسول اللہ ﷺ سے اتنا قرب حاصل رہا ہو جو مجھے حاصل رہا اور پھر وہ آپ ﷺ سے مجھ سے کم حدیثیں بیان کرے۔

رسول اللہ ﷺ بھی (ایک مرتبہ) اپنے صحابہ کے ایک حلقہ کے پاس تشریف لائے اور دریافت فرمایا: تم کیسے بیٹھے ہو؟ عرض کیا ہم اللہ جل شانہ کا ذکر کرنے اور اس بات پر اس کا شکر کرنے بیٹھے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کی توفیق دی اور ہم پر احسان فرمایا، آپ ﷺ نے فرمایا: خدا کی قسم تم صرف اسی مقصد کے لئے بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کیا بخدا ہم صرف اسی غرض سے بیٹھے ہیں، ارشاد فرمایا: میں نے تم سے اس لئے قسم نہیں لی کہ مجھے تمہارے بارے میں کوئی شک تھا، بلکہ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور انہوں نے مجھے یہ خوشخبری دی کہ اللہ جل شانہ تمہارے ذریعہ سے فرشتوں پر فخر فرمارہے ہیں۔"

(۲٤۸) بَابُ الذِّكْرِ عِنْدَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ

صبح اور شام ذکر کرنے کا بیان

(۳۱۹) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعاً وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ﴾ (سورة الاعراف: ۲۰۵)

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے: "یاد کرو اپنے رب کو اپنے دل میں عاجزی کے ساتھ اور خوف کے ساتھ اور زور کی آواز کی نسبت کم آواز کے ساتھ، صبح وشام، اور اہل غفلت میں شمار مت ہونا۔"

وَقَالَ اَهْلُ اللُّغَةِ: "اَلْآصَالُ" جَمْعُ اَصِيْلٍ

وَهُوَ مَابَيْنَ الْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ.

(۳۲۰) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ غُرُوْبِهَا﴾ (سورة طه: ۱۳۰)

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے: ''اپنے رب کے حمد کے ساتھ تسبیح کیجئے، آفتاب نکلنے سے پہلے اور اس کے غروب سے پہلے۔''

(۳۲۱) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ﴾ (سورة غافر: ۵۵)

قَالَ اَهْلُ اللُّغَةِ. اَلْعَشِيُّ مَابَيْنَ زَوَالِ الشَّمْسِ وَغُرُوْبِهَا.

ترجمہ: اور ارشاد خداوندی ہے: ''اور صبح و شام اپنے رب کی تسبیح وتحمید کرتے رہیے۔''

(۳۲۲) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ رِجَالٌ لَا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ﴾ (سورة نور: ۳۶، ۳۷)

ترجمہ: ''اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: وہ ایسے گھروں میں ہیں جن کی بنسبت اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ ان کا ادب کیا جائے اور ان میں اللہ کا نام لیا جائے ان میں ایسے لوگ صبح و شام اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں جن کو اللہ کی یاد سے نہ خرید غفلت میں ڈالتی ہے اور نہ فروخت۔''

(۳۲۳) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ﴾ (سورة ص: ۱۸)

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے: ''ہم نے پہاڑوں کو حکم کر رکھا تھا کہ ان کے ساتھ شام اور صبح تسبیح کیا کریں۔''

(۱۴۵۱) ﴿وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ وَحِيْنَ يُمْسِيْ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ اَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص صبح و شام سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھے تو کوئی شخص قیامت میں اس سے افضل اعمال لے کر حاضر نہیں ہوگا، مگر وہی شخص جس نے اس کے برابر یہ کلمات کہے یا اس سے زیادہ۔''

(۱۴۵۲) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَالَقِيْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِيْ الْبَارِحَةَ قَالَ: "اَمَّا لَوْقُلْتَ حِيْنَ اَمْسَيْتَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ لَمْ تَضُرَّكَ﴾. (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا، پس عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے گذشتہ رات بچھو کے کاٹنے سے سخت تکلیف پہنچی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم شام کے وقت اعوذ بکلمات الله التامات من شرماخلق ''میں پناہ چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ کے کامل ومکمل کلمات کے ذریعہ اس کی

(١٤٥٣) ﴿وَعَنهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ: "اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا، وَبِكَ اَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوْتُ، وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ." وَاِذَا اَمْسَى قَالَ: "اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوْتُ، وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ﴾. (رواه أبوداؤد. والترمذي، وقال: حديث حسن صحيح)

(١٤٥٤) ﴿وَعَنهُ اَنَّ اَبَا بَكْرِ الصِّدِّيْقَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنهُ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مُرْنِيْ بِكَلِمَاتٍ اَقُوْلُهُنَّ اِذَا اَصْبَحْتُ وَاِذَا اَمْسَيْتُ قَالَ: "قُلْ: اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهُ! اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ" قَالَ: "قُلْهَا اِذَا اَصْبَحْتَ، وَاِذَا اَمْسَيْتَ، وَاِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ﴾. (رواه أبوداؤد، والترمذی وقال: حديث حسن صحيح)

(١٤٥٥) ﴿وَعَنْ ابن مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنهُ قَالَ: كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمْسَى قَالَ: "أَمْسَيْنَا، وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ."

مخلوق کے شر سے'' پڑھ لیتے تو بچھو تجھے نقصان نہ پہنچاتا۔''

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ صبح کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا، وَبِكَ اَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوْتُ، وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ.'' ''اے اللہ ہم نے آپ کے فضل واحسانات کے ذریعہ صبح کی، اور آپ کے فضل اور احسان کے ذریعہ شام کی، اور آپ کے فضل ہی سے ہم زندہ ہیں، اور آپ کا نام لے کر ہی ہم مریں گے، اور آپ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے (اس کے بعد والی دعا کا ترجمہ بھی یہی ہے۔''

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے کچھ ایسے کلمات بتادیں جو میں صبح و شام پڑھا کروں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ پڑھا کرو: اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَ الْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهُ! اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ.'' ''اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، غیب اور ظاہر کے جاننے والے، ہر چیز کے پروردگار اور اس کے مالک، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں آپ ہی معبود بر حق ہیں، میں آپ کے ذریعہ اپنے نفس کے شر اور شیطان کے شر اور اس کے ساتھ شرک میں مبتلا کرنے سے پناہ مانگتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! تم ان کلمات کو صبح اور شام اور جب بستر پر لیٹو تو پڑھ لیا کرو۔''

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب شام ہوجاتی تو حضرت اکرم ﷺ یہ کلمات پڑھتے تھے: امسینا وامسی الملک للہ، والحمدللہ، لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ۔ ''ہم نے شام کی اور اس وقت بھی بادشاہت اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور تمام

قَالَ الرَّاوِیُّ: اَرَاهُ قَالَ فِیْهِنَّ: لَهُ الْمُلْکُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. رَبِّ اَسْئَلُکَ خَیْرَ مَا فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ وَخَیْرَ مَابَعْدَهَا، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَافِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ وَشَرِّ مَابَعْدَهَا، رَبِّ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَ سُوْءِ الْکِبَرِ، رَبِّ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابٍ فِی النَّارِ، وَعَذَابٍ فِی الْقَبْرِ" وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذٰلِکَ اَیْضًا: "اَصْبَحْنَا، وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰهِ﴾ (رواہ مسلم)

تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کو کوئی شریک نہیں۔" راوی حدیث کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے ان کلمات کے ساتھ یہ کلمات بھی پڑھے: لَهُ الْمُلْکُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَعَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. رَبِّ اَسْئَلُکَ خَیْرَمَافِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ وَخَیْرَمَابَعْدَهَا، وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّمَا فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ وَشَرِّ مَابَعْدَهَا، رَبِّ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَ سُوْءِ الْکِبَرِ، رَبِّ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ، وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ. "اسی کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اے میرے رب! میں آپ سے اس بھلائی کا سوال کرتا ہوں جو اس رات میں ہے اور اس کے بعد ہے، اور میں آپ سے اس برائی سے پناہ مانگتا ہوں جو اس رات میں ہے اور اس کے بعد ہے، اے میرے رب! میں سستی اور بڑھاپے کی تکلیف سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں دوزخ کی آگ سے اور قبر کے عذاب سے" اور جب صبح ہوتی تو تب بھی آپ ﷺ یہ کلمات پڑھتے اور اس میں (بجائے، امسینا وامسی الملک للہ کے) اصبحنا واصبح الملک للہ، پڑھتے۔"

(۱۴۵۶) ﴿وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَیْبٍ (بضم الخاء المعجمة) رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. "اِقْرَأْ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوَّذَ تَیْنِ حِیْنَ تُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَکْفِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ"﴾ (رواہ ابوداؤد والترمذی وقال: حدیث حسن صحیح)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب شام کرے اور جب صبح کرے تو قل ھواللہ احد، اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس یہ تین مرتبہ پڑھ لیا کرو، یہ ہر چیز سے تم کو کافی ہوں گی۔"

(۱۴۵۷) ﴿وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ عَبْدٍ یَقُوْلُ فِیْ صَبَاحِ کُلِّ یَوْمٍ وَمَسَآءِ کُلِّ لَیْلَةٍ: بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَیْءٌ فِیْ

ترجمہ: "حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جو بندہ ہر روز کی صبح اور ہر رات کی شام کو تین بار یہ دعا پڑھے: بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَافِی السَّمَاءِ وَهُوَالسَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ.

الْاَرْضِ وَلَا فِیْ السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اِلَّالَمْ یَضُرَّہٗ شَیْءٌ﴾. (رواہ ابوداؤدو الترمذی وقال: حدیث حسن صحیح)

"شروع اس اللہ کے نام سے کہ جس کے نام کی برکت سے زمین اور آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی اور وہ خوب سننے والا اور خوب جاننے والا ہے" تو اسے کوئی چیز نقصان نہ پہنچا سکے گی۔"

(٢٤٩) بَابُ مَا یَقُوْلُ عِنْدَالنَّوْمِ

سوتے وقت پڑھنے کا بیان

(٣٢٤) قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ لَاٰیَاتٍ لِاُوْلِی الْاَلْبَابِ، الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَاماً وَّقُعُوْداً وَعَلٰی جُنُوْبِھِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ﴾ (سورۃ آل عمران: ١٩٠، ١٩١)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: "بلاشبہ آسمانوں کے اور زمین کے بنانے میں اور یکے بعد دیگرے رات اور دن کے آنے جانے میں دلائل ہیں اہل عقل کے لئے جن کی حالت یہ ہے کہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی یاد کرتے ہیں کھڑے بھی، بیٹھے بھی، لیٹے بھی اور آسمانوں اور زمین کے پیدا ہونے میں غور کرتے ہیں۔"

(١٤٥٨) ﴿وَعَنْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا آوٰی اِلٰی فِرَاشِہٖ قَالَ: بِاسْمِکَ اللّٰھُمَّ اَحْیَاوَاَمُوْتُ﴾ (رواہ البخاری)

ترجمہ: "حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر کی طرف ٹھکانہ پکڑتے تو فرماتے: باسمک اللھم احیا و اموت "اے اللہ! میں آپ کا نام لے کر زندہ ہوتا ہوں اور مرتا ہوں۔"

(١٤٥٩) ﴿وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ قَالَ لَہٗ وَلِفَاطِمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا: اِذَا آوَیْتُمَا اِلٰی فِرَاشِکُمَا اَوْاِذَا اَخَذْتُمَا مَضَاجِعَکُمَا فَکَبِّرَا ثَلَاثاً وَّثَلَاثِیْنَ، وَسَبِّحَا ثَلَاثاً وَّ ثَلَاثِیْنَ، وَاحْمِدَا ثَلَاثاً وَّ ثَلَاثِیْنَ﴾. (متفق علیہ) وَفِیْ رِوَایَۃٍ: اَلتَّسْبِیْحُ اَرْبَعاً وَّ ثَلَاثِیْنَ. وَ فِیْ رِوَایَۃٍ: اَلتَّکْبِیْرُ اَرْبَعاً وَّ ثَلَاثِیْنَ.

ترجمہ: "حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: کہ جب تم اپنے بستروں پر قرار پکڑو تو ٣٣ مرتبہ اللہ اکبر اور ٣٣ مرتبہ سبحان اللہ اور ٣٣ مرتبہ الحمد للہ پڑھا کرو۔"

ایک روایت میں سبحان اللہ ٣٤ مرتبہ پڑھنے کا ذکر ہے۔ اور ایک دوسری روایت میں اللہ اکبر ٣٤ مرتبہ پڑھنے کا ذکر ہے۔

(١٤٦٠) ﴿وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِذَا آوٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی فِرَاشِہٖ فَلْیَنْفُضْ فِرَاشَہٗ بِدَاخِلَۃِ اِزَارِہٖ فَاِنَّہٗ لَا یَدْرِیْ مَا خَلَفَہٗ عَلَیْہِ، ثُمَّ

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جب کوئی بستر پر جائے تو بچھونے کو اپنی چادر کے کنارے سے جھاڑ لینا چاہئے، اس لئے کہ اسے کیا معلوم ہے کہ اس کے بعد اس بستر پر کون آیا۔ پھر یہ دعا پڑھے: بِاسْمِکَ رَبِّیْ

یَقُوْلُ: بِاسْمِکَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ، وَبِکَ اَرْفَعُهٗ، اِنْ اَمْسَکْتَ نَفْسِیْ فَارْحَمْهَا، وَ اِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَکَ الصَّالِحِیْنَ﴾. (متفق علیه)

وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِکَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَکْتَ نَفْسِیْ فَارْحَمْهَاوَ اِنْ اَرْسَلْتَهَافَاحْفَظْهَابِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَکَ الصَّالِحِیْنَ ”تیرے نام کے ساتھ اے رب! میں نے اپنا پہلو بستر پر رکھا اور تیرے نام کی برکت سے ہی اسے اٹھاؤں گا، اگر تو نے میری روح قبض کرنی ہے تو اس پر رحم فرما اور اگر تو نے روح قبض نہیں کرنی تو اس کی اس طرح حفاظت فرما جیسے کہ تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔“

(١٤٦١) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ نَفَثَ فِیْ یَدَیْهِ، وَ قَرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ بِهِمَا جَسَدَهٗ﴾ (متفق علیه)

وَ فِیْ رِوَایَةٍ لَهُمَا: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا آوٰی اِلٰی فِرَاشِهٖ کُلَّ لَیْلَةٍ جَمَعَ کَفَّیْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِیْهِمَا، فَقَرَأَ فِیْهِمَا: "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ" ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ یَبْدَأُ بِهِمَا عَلٰی رَأْسِهٖ وَ وَجْهِهٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ یَفْعَلُ ذٰلِکَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

قَالَ اَهْلُ اللُّغَةِ: اَلنَّفْثُ: نَفْخٌ لَطِیْفٌ بِلَا رِیْقٍ.“

ترجمہ: ”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر ٹھکانہ پکڑتے تو سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھتے اور اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کرتے اور (پھر) دونوں ہاتھ اپنے بدن مبارک پر پھیر لیتے تھے۔“ (بخاری ومسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ ہر رات جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق، سورۃ الناس پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کرتے اور جسم کے جس حصے تک ہاتھ پہنچتا وہاں ہاتھ پھیر لیتے، ابتدا سر اور چہرے اور جسم کے اگلے حصے سے کرتے تھے، ایسا تین مرتبہ کرتے۔ اہل لغت کہتے ہیں کہ النفث اس طرح پھونکے کہ تھوک نہ نکلے۔

(١٤٦٢) ﴿عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا اَتَیْتَ مَضْجَعَکَ فَتَوَضَّأْ وَضُوْءَ کَ لِلصَّلٰوةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰی شِقِّکَ الْاَیْمَنِ وَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ، وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ، وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْکَ، رَغْبَةً وَ رَهْبَةً اِلَیْکَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ، آمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ، وَ بِنَبِیِّکَ الَّذِیْ

ترجمہ: ”حضرت براء بن عازبؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جب بستر پر لیٹنا چاہو تو ایسا وضو کرو جیسا کہ نماز کے لئے کرتے ہو، پھر دائیں کروٹ پر لیٹ جاؤ اور یہ دعا پڑھو: اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ، وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ، وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْکَ رَغْبَةً وَ رَهْبَةً اِلَیْکَ، لَا مَلْجَأَ وَ لَا مَنْجَأَ مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ، آمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ، وَ بِنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ ”اے اللہ! میں نے اپنی ذات تیری طرف جھکا دی، اور اپنا رخ تیری طرف سیدھا کیا، اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا، اور میں

اَرْسَلْتَ، فَاِنْ مِتَّ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَاتَقُوْلُ﴾. (متفق عليه)

نے اپنی ٹیک تیری طرف لگائی، تیری رحمت کی امید رکھتے ہوئے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے، تیرے سوا کوئی ٹھکانہ اور جائے پناہ نہیں، میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے اتاری اور تیرے اس نبی پر ایمان لایا جو تو نے رسول بنا کر بھیجا۔" پس اگر یہ (کلمات پڑھ کر) تجھ پر موت آئی تو فطرت اسلام پر موت آئے گی، اور تو ان کلمات کو سونے سے پہلے (بالکل) آخر میں پڑھا کر۔"

(١٤٦٣) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا آوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَطْعَمَنَا، وَسَقَانَا، وَكَفَانَا، وَ آوَانَا، فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِيَ"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو فرماتے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَطْعَمَنَا، وَسَقَانَا، وَكَفَانَا، وَآوَانَا، فَكَمْ مِمَّنْ لَاكَافِيَ لَهٗ وَ لَا مُؤْوِيَ." "تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہم کو کھلایا، پلایا اور ہماری کفایت فرمائی اور ٹھکانہ عطاء فرمایا، کتنے ہی لوگ ہیں جن کا کوئی کفایت کرنے والا اور ٹھکانہ دینے والا نہیں۔"

(١٤٦٤) ﴿وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا أَرَادَ اَنْ يَرْقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهٖ، ثُمَّ يَقُوْلُ: "اَللّٰهُمَّ قِنِىْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ﴾ رواه الترمذى وقال حديث حسن. ورواه ابوداؤد من رواية حفصة رضى الله عنها وفيه: "اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُهٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ"

ترجمہ: "حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ جب آپ ﷺ سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنا داہنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے، پھر یہ کلمات پڑھتے: اللهم قنى عذابك يوم تبعث عبادك "اے اللہ ہمیں اس روز اپنے عذاب سے بچانا جس روز تو اپنے بندوں کو دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے گا۔" (ترمذی) ابوداؤد کی روایت میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ یہ کلمات تین بار پڑھتے تھے۔

كتاب الدعوات

دعاؤں کا بیان

(٢٥٠) بَابُ فَضْلِ الدُّعَاءِ

دعا کی فضیلت کا بیان

(٣٢٥) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِىْ

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے: "اور تمہارے پروردگار نے فرما دیا کہ مجھ

اَسۡتَجِبۡ لَكُمۡ﴾ (سورة غافر: ٥٥)

کو پکارو میں تمہاری درخواست قبول کرلوں گا۔"

(٣٢٦) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اُدۡعُوۡا رَبَّكُمۡ تَضَرُّعًا وَّخُفۡيَةً اِنَّهُ لَا يُحِبُّ الۡمُعۡتَدِيۡنَ﴾ (سورة الاعراف: ۵۵)

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے: "تم لوگ اپنے پروردگار سے دعا کیا کرو، تذلیل ظاہر کر کے بھی اور چپکے چپکے بھی، واقعی اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو حد سے نکل جاویں۔"

(٣٢٧) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيۡ عَنِّيۡ فَاِنِّيۡ قَرِيۡبٌ اُجِيۡبُ دَعۡوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ﴾ (سورة البقرة: ٨٦)

ترجمہ: ارشاد خداوندی ہے: "اور جب آپ سے میرے بندے میرے متعلق دریافت کریں تو میں قریب ہی ہوں منظور کر لیتا ہوں عرض درخواست کرنے والے کی، جب وہ میرے حضور درخواست کردے۔"

(٣٢٨) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿اَمَّنۡ يُجِيۡبُ الۡمُضۡطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكۡشِفُ السُّوۡٓءَ﴾ (سورة النمل: ٦٢)

ترجمہ: "ارشاد خداوندی ہے: "وہ ذات جو بے قرار آدمی کی سنتا ہے جب وہ اس کو پکارتا ہے اور مصیبت کو دور کر دیتا ہے۔"

(١٤٦٥) ﴿وَعَنِ النُّعۡمَانِ بۡنِ بَشِيۡرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنۡهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلدُّعَاءُ هُوَ الۡعِبَادَةُ" ﴾ (رواه ابوداؤد والترمذى وقال حديث حسن صحيح)

ترجمہ: "حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دعا ہی عبادت ہے۔"

(١٤٦٦) ﴿وَعَنۡ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهَا قَالَتۡ: كَانَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يَسۡتَحِبُّ الۡجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ وَيَدَعُ مَاسِوٰى ذٰلِكَ﴾. (رواه ابوداؤد باسناد جيد)

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جامع دعاؤں کو پسند فرماتے تھے اور اوروں کو چھوڑ دیتے تھے۔"

(١٤٦٧) ﴿وَعَنۡ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنۡهُ قَالَ: كَانَ اَكۡثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ: "اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنۡيَا حَسَنَةً وَفِي الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ" ﴾ (متفق عليه)

وَزَادَ مُسۡلِمٌ فِيۡ رِوَايَتِهٖ قَالَ: وَكَانَ اَنَسٌ اِذَا اَرَادَ اَنۡ يَدۡعُوَ بِدَعۡوَةٍ دَعَا بِهَا، وَاِذَا اَرَادَ اَنۡ يَدۡعُوَ بِدُعَاءٍ دَعَا بِهَا فِيۡهِ.

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی دعا اکثر یہ ہوا کرتی تھی: اللهم آتنا فى الدنيا حسنة، وفى الاخرة حسنة، وقنا عذاب النار."

مسلم کی روایت میں الفاظ زیادہ ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب دعا فرماتے تو کسی بھی کلمات کے ساتھ دعا مانگتے مگر ان کلمات کو اس میں ضرور شامل فرماتے تھے۔

(١٤٦٨) ﴿وَعَنِ ابۡنِ مَسۡعُوۡدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنۡهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ كَانَ

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا فرماتے تھے: "اَللّٰهُمَّ اِنِّيۡ اَسۡئَلُكَ الۡهُدٰى

يَقُوْلُ: "اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ الْهُدَى وَالتُّقَى وَالْعَفَافَ وَالْغِنَى﴾

وَالتُّقَى وَالْعَفَافَ وَالْغِنَى" "اے اللہ میں آپ سے ہدایت، پرہیز گاری، پاک دامنی اور غنا کا سوال کرتا ہوں۔"

(١٤٦٩) ﴿وَعَنْ طَارِقِ بْنِ اَشْيَمَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ اَمَرَهُ اَنْ يَدْعُوَ بِهٰٓؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ وَارْحَمْنِىْ وَاهْدِنِىْ وَعَافِنِىْ وَارْزُقْنِىْ﴾. (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت طارق بن اشیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب کوئی شخص مسلمان ہوتا تو نبی کریم ﷺ پہلے اسے نماز کی تعلیم دیتے پھر ان کلمات کے ساتھ دعا کرنے کا حکم فرماتے: اللھم اغفر لی وارحمنی واھدنی و عافنی وارزقنی "اے اللہ! مجھ کو بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے، اور عافیت بخش، اور روزی عطاء فرما) یہ صحیح مسلم کی روایت ہے۔"

وَفِىْ رِوَايَةٍ لَهٗ عَنْ طَارِقٍ: اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَقُوْلُ حِيْنَ اَسْأَلُ رَبِّىْ فَقَالَ: قُلْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ وَارْحَمْنِىْ وَعَافِنِىْ وَارْزُقْنِىْ، فَاِنَّ هٰٓؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَكَ دُنْيَاكَ وَ آخِرَتَكَ."

ایک دوسری روایت میں انہی (راوی) سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی آئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! جب ہم اللہ سے دعا مانگنا چاہیں تو کیسے مانگیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس طرح مانگو: اللھم اغفرلی وارحمنی وعافنی وارزقنی "اے اللہ مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے عافیت دے، اور روزی عنایت فرما" پس یہ کلمات تمہارے لئے دنیا و آخرت دونوں کی بھلائیوں کو جمع کردیں گے۔

(١٤٧٠) ﴿وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ"﴾. (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ" "اے دلوں کے پھیرنے والے اللہ! تو ہمارے دلوں کو اطاعت کی طرف پھیر دے۔"

(١٤٧١) ﴿وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَ دَرْكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَآءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ﴾. (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تعوذوا باللّٰه من جهدالبلاء ودرک الشقاء وسوء القضآء وشماتة الاعداء: "مصیبت کی مشقت سے اور بدبختی کے آنے سے اور بری تقدیر اور دشمنوں کے خوش ہونے سے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگو۔"

وفى رواية قال سفيان اشک انى زدت واحدة منها.

ایک روایت میں ہے کہ سفیان راوی بیان کرتے ہیں کہ مجھے شک ہے کہ میں نے اس میں ایک بات بڑھادی ہے۔

(۱۴۷۲) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِىْ دِيْنِىَ الَّذِىْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِىْ وَاَصْلِحْ لِىْ دُنْيَاىَ الَّتِىْ فِيْهَامَعَاشِى وَاَصْلِحْ لِىْ آخِرَتِىَ الَّتِىْ فِيْهَامَعَادِىْ وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِّىْ فِىْ كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّىْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ" ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ان الفاظ کے ساتھ دعا کرتے تھے: "اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِىْ دِيْنِىَ الَّذِىْ هُوَعِصْمَةُ اَمْرِىْ وَاَصْلِحْ لِىْ دُنْيَاىَ الَّتِىْ فِيْهَا مَعَاشِى وَاَصْلِحْ لِىْ آخِرَتِىَ الَّتِىْ فِيْهَامَعَادِىْ وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِّىْ فِىْ كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّىْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ" "اے اللہ میرے اس دین کو درست کردیجئے جو میرے تمام معاملات کی پناہ گاہ ہے، اور میری اس دنیا کو درست کردیجئے جس میں میرا معاش وزندگی گزارنا لکھا ہے، اور میری آخرت کو بھی درست فرما جس کی طرف میرا لوٹ کر جانا ہے، اور میری زندگی ہر نیک کام کرنے میں زیادہ کر اور موت کو میرے لئے ہر شر سے آرام کا سبب بنا۔''

(۱۴۷۳) ﴿وَعَنْ عَلِىٍّ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ: اَللّٰهُمَّ اهْدِنِىْ وَسَدِّدْنِىْ﴾

وفى رواية: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالسَّدَادَ. (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: کہ تم یہ دعا مانگا کرو "اللهم اهدنى وسددنى" (اے اللہ مجھے ہدایت دے اور سیدھا رکھ)''

اور ایک دوسری روایت میں ہے: اللهم انى اسئلک الهدى والسداد. (اے اللہ آپ سے ہدایت اور استقامت کا سوال کرتا ہوں)

(۱۴۷۴) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَاوَالْمَمَاتِ﴾.

وَفِىْ رِوَايَةٍ: وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ. (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کلمات کے ساتھ دعا فرماتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَاوَالْمَمَاتِ. "اے اللہ بے شک میں تجھ سے عجز سے اور سستی، بزدلی اور بہت زیادہ بڑھاپے اور بخل سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور عذاب قبر سے تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اور زندگی اور موت کی آزمائش سے تجھ سے پناہ مانگتا ہوں۔''

اور ایک روایت میں "وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ" کہ قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلبہ سے بھی پناہ مانگنے کا ذکر ہے۔

(۱۴۷۵) ﴿وَعَنْ اَبِىْ بَكْرِ ِالصِّدِّيْقِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى

ترجمہ: ''حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: مجھے ایسی دعا سکھا دیجئے

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: عَلِّمْنِیْ دُعَاءً اَدْعُوْبِهٖ فِیْ صَلَا تِیْ قَالَ: قُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْماً كَثِیْراً وَلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُالرَّحِیْمُ" ﴾ (متفق علیه)

وَفِیْ رِوَایَةٍ: وَفِیْ بَیْتِیْ، وَرُوِیَ ظُلْماً كَثِیْراً وَرُوِیَ كَبِیْراً بالثاء المثلثة وبالباء المؤحدة فینبغی ان یجمع بینهما فَیُقَال: "كَثِیْراً كَبِیْراً."

جسے میں نماز میں مانگا کروں، آپ ﷺ نے فرمایا یہ کہا کرو: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْماً كَثِیْراً وَلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ" "اے اللہ بے شک میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف کرنے والا نہیں، پس تو اپنی خاص بخشش سے مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحمت نازل فرما، بے شک تو بہت بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔"

ایک روایت میں ہے "وفی بیتی" یعنی "صلاتی" کی جگہ "بیتی" اور "کثیرا" کی جگہ "کبیراً" ہے لہٰذا مناسب ہے کہ ان دونوں کو جمع کر لیا جائے اور "کثیراً کبیراً" ثاء اور باء دونوں کے ساتھ آتی ہے، لہٰذا دونوں کو ملا کر پڑھنا چاہئے یعنی بہت زیادہ اور بڑے بڑے۔

(۱٤٧٦) ﴿وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ یَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَآءِ: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَهْلِیْ وَاِسْرَا فِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ جِدِّیْ وَهَزْلِیْ، وَخَطَأِیْ وَعَمَدِیْ وَ كُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَاقَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَ مَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُوَ اَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ" ﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت ابوموسیٰ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ ان کلمات کے ساتھ دعا فرماتے تھے: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَهْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ جِدِّیْ وَهَزْلِیْ، وَخَطَأِیْ وَعَمَدِیْ وَ كُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ." "اے اللہ! میری خطاء میری جہالت اور معاملات میں حد سے تجاوز اور وہ گناہ جس کا آپ کو مجھ سے بھی زیادہ علم ہے، معاف فرما۔ اے اللہ! جو بات میں نے قصداً کی، دل لگی میں کی، اور بھول چوک والے بھی اور غلطی سے کئے ہوئے بھی اور یہ سب باتیں مجھ میں موجود ہیں تو ان سب کو معاف فرمادے۔ اے اللہ! میرے اگلے پچھلے، خفیہ اور علانیہ اور جن کا آپ کو مجھ سے زیادہ علم ہے سب کو بخش دے۔ تو ہی آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے اور تو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔"

(۱٤٧٧) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم

النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ دُعَائِهٖ: اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّمَاعَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّمَالَمْ اَعْمَلْ﴾ (رواه مسلم)

ﷺ اپنی دعاء میں یہ کلمات فرمایا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّمَاعَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّمَالَمْ اَعْمَلْ. "اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس عمل کی برائی سے جو میں کرگزرا اور اس کی برائی سے بھی جو ابھی نہیں کیا۔"

(۱۴۷۸) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ: کَانَ مِنْ دُعَآءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ وَفُجَآءَ ةِ نِقْمَتِکَ وَ جَمِیْعِ سَخَطِکَ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی دعا کے یہ کلمات بھی تھے: "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ وَفُجَآءَ ةِ نِقْمَتِکَ وَجَمِیْعِ سَخَطِکَ" "اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں تیری نعمت کے چھن جانے سے اور عافیت کی تبدیلی سے اور تیرے ناگہانی عذاب سے اور تیری ہر قسم کی ناراضگی سے۔"

(۱۴۷۹) ﴿وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسْلِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، اَللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِیْ تَقْوَاهَا، وَزَکِّهَا اَنْتَ خَیْرُمَنْ زَکَّاهَا، اَنْتَ وَلِیُّهَا وَمَوْلَاهَا، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عِلْمٍ لَایَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا یُسْتَجَابُ لَهَا" ﴾. (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان الفاظ کے ساتھ بھی دعا فرماتے تھے: "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسْلِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، اَللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِیْ تَقْوَاهَا، وَزَکِّهَا اَنْتَ خَیْرُمَنْ زَکَّاهَا، اَنْتَ وَلِیُّهَاوَمَوْلَاهَا، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عِلْمٍ لَایَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا یُسْتَجَابُ لَهَا. "اے اللہ لاچاری اور سستی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور بخل، بڑھاپے اور عذاب قبر سے بھی، اے اللہ! میرے نفس میں تقویٰ پیدا کر اور اسے پاک کردے، تو بہتر پاک کرنے والا ہے، تو ہی اس کا کارساز اور اس کا مولی ہے، اے اللہ! میں غیر نافع علم اور ایسے دل جس میں خشوع وخضوع نہ ہو اور ایسے نفس سے جس کا پیٹ نہ بھرتا ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہوتی ہو تجھ سے (ان سب کے بارے میں) پناہ چاہتا ہوں۔"

(۱۴۸۰) ﴿وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ: "اَللّٰهُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَ بِکَ آمَنْتُ

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا بھی فرمایا کرتے تھے: "اَللّٰهُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَ بِکَ آمَنْتُ وَ عَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْکَ

وَ عَلَيْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَيْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْکَ حَاکَمْتُ فَاغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَ مَا اَخَّرْتُ وَ مَا اَسْرَرْتُ وَ مَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ اَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لاَ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ﴾ (متفق عليه)

زاد بعض الرواة: "وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ."

حَاکَمْتُ فَاغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَ مَا اَخَّرْتُ وَ مَا اَسْرَرْتُ وَ مَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ اَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لاَ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ." "اے اللہ! میں آپ کے لئے اسلام لایا ہوں اور آپ پر ایمان لایا اور آپ پر بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع کیا اور تیری مدد سے جھگڑتا ہوں اور آپ ہی سے فیصلہ کراتا ہوں، آپ میرے اگلے پچھلے، چھپکے سے کئے ہوئے اور کھلم کھلا کئے ہوئے سب ہی گناہوں کو معاف فرمادیں، آپ ہی آگے بڑھانے والے ہیں اور آپ ہی پیچھے کرنے والے ہیں، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں آپ معبود برحق ہیں۔"

بعض روایات میں یہ الفاظ بھی زائد ہیں: ولاحول ولا قوۃالا باللہ "نہیں ہے کوئی مصیبت کو ٹالنے والا اور نہ کوئی نیکی کی قوت دینے والا آپ کے سواء۔"

(۱٤٨١) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کَانَ يَدْعُوْ بِهٰؤُلاَءِ الْکَلِمَاتِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ الْغِنٰی وَ الْفَقْرِ﴾ (رواه ابوداؤد والترمذی وقال: حديث حسن صحيح وهذالفظ ابی داؤد)

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ان کلمات کے ساتھ دعا فرماتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِوَعَذَابِ النَّارِوَمِنْ شَرِّ الْغِنٰی وَالْفَقْرِ "اے اللہ میں آپ کے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں آگ کے فتنہ اور دوزخ کے عذاب اور مال داری اور فقر کے شر سے۔"

(۱٤٨٢) ﴿وَعَنْ زِيَادَةَ بْنِ عَلاَقَةَ عَنْ عَمِّهٖ وَهُوَقُطْبَةُ بْنُ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ مُنْکَرَاتِ الْاَخْلاَقِ وَالْاَعْمَالِ وَ الْاَهْوَاءِ" ﴾. (رواه الترمذی و قال حديث حسن)

ترجمہ: "حضرت زیادہ بن علاقہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے چچا حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے: "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ مُنْکَرَاتِ الْاَخْلاَقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاءِ." "اے اللہ میں برے اخلاق اور اعمال اور خواہشات سے پناہ چاہتا ہوں۔"

(۱٤٨٣) ﴿وَعَنْ شَکَلِ بْنِ الْحُمَيْدِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلِّمْنِیْ دُعَاءً قَالَ: "قُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ، وَ

ترجمہ: "حضرت شکل بن حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی دعا سکھایئے تو فرمایا کہ یہ دعا پڑھا کرو: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ، وَمِنْ شَرِّ

مِنْ شَرِّ بَصَرِیْ، وَ مِنْ شَرِّ لِسَانِیْ، وَ مِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَ مِنْ شَرِّ مَنِیِّیْ" ﴾. (رواہ ابوداؤد والترمذی و قال حدیث حسن)

بَصَرِیْ، وَمِنْ شَرِّ لِسَانِیْ، وَمِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَ مِنْ شَرِّ مَنِیِّیْ، "اے اللہ میں اپنے کان، آنکھ، زبان اور دل اور اپنی شرمگاہ کی برائی سے تجھ سے پناہ مانگتا ہوں۔"

(١٤٨٤) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَ سَیِّیءِ الْاَسْقَامِ﴾ (رواہ ابوداود باسناد صحیح)

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ یہ دعا بھی فرمایا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَ سَیِّیءِ الْاَسْقَامِ، "اے اللہ میں برص اور جنون اور کوڑھ اور تمام بیماریوں سے تجھ سے پناہ چاہتا ہوں۔"

(١٤٨٥) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِیْعُ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخِیَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ﴾. (رواہ ابوداؤد باسناد صحیح)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا بھی فرماتے تھے: "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِیْعُ، وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخِیَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ" "اے اللہ میں بھوک سے تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کیونکہ وہ برا ساتھی ہے اور خیانت سے بھی تجھ سے پناہ چاہتا ہوں کیونکہ وہ بری خصلت ہے" (یعنی بدترین دوست ہے)

(١٤٨٦) ﴿وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ مُکَاتَبًا جَآءَ هُ فَقَالَ: اِنِّیْ عَجِزْتُ عَنْ کِتَابَتِیْ، فَاَعِنِّیْ قَالَ: اَلاَ اُعَلِّمُکَ کَلِمَاتٍ عَلَّمَنِیْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْکَانَ عَلَیْکَ مِثْلُ جَبَلٍ دَیْنًا اَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْکَ، قُلْ: "اَللّٰهُمَ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ، وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ﴾. (رواہ الترمذی وقال: حدیث حسن)

ترجمہ: "حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک مکاتب (غلام) آیا اور کہنے لگا کہ میں بدل کتابت (یعنی وہ مال جو میرے آقا نے مجھے آزاد کرنے کے لئے میرے اوپر ذمہ کیا ہے) ادا کرنے سے عاجز ہو چکا ہوں، آپ میری مدد فرمائیں، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں تجھے وہ کلمات نہ سکھادوں جو نبی کریم ﷺ نے مجھے سکھائے تھے؟ اگر تم پر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو تو اللہ تعالیٰ اس سے تم کو سبکدوش فرمادیں گے، تو یہ پڑھا کرو: "اَللّٰهُمَ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ، وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ" "اے اللہ اپنے حرام سے حلال کے ذریعہ میری کفایت فرما اور اپنے فضل کے ذریعہ مجھے اپنے ماسوا سے مستغنی فرما۔"

(١٤٨٧) ﴿وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَیْنِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: "حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کے والد حضرت حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دعا

عَلَّمَ اَبَاهُ حُصَيْناً كَلِمَتَيْنِ يَدْعُوْ بِهِمَا: "اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِیْ رُشْدِیْ، وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ"﴾.
(رواه الترمذی وقال: حدیث حسن)

کے لئے یہ دو کلمے سکھائے: اللھم الھمنی رشدی واعذنی من شر نفسی، "اے اللہ میرے دل میں ہدایت کوڈال دے اور مجھے میرے نفس کے شر سے محفوظ فرما۔"

(١٤٨٨) ﴿وَعَنْ اَبِی الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلِّمْنِیْ شَيْئاً اَسْاَلُهُ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ: "سَلُوْا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فَمَكَثْتُ اَيَّاماً، ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلِّمْنِیْ شَيْئًا اَسْاَلُهُ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ لِیْ: يَاعَبَّاسُ يَاعَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ! سَلُوْا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ"﴾ (رواه الترمذی وقال حدیث حسن صحیح)

ترجمہ: "حضرت ابوالفضل عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسی دعا بتلادیں جو میں اللہ تعالیٰ سے مانگا کروں؟ تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگا کرو۔ میں چندروز کے بعد پھر حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسی دعا بتادیں جو میں اللہ تعالیٰ سے مانگا کروں تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عباس! اے اللہ کے رسول کے چچا! اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی عافیت مانگا کرو۔"

(١٤٨٩) ﴿وَعَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ: قُلْتُ لِاُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ! مَاكَانَ اَكْثَرُ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَاكَانَ عِنْدَكِ؟ قَالَتْ: كَانَ اَكْثَرُ دُعَائِهِ: "يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِيْنِكَ﴾ (رواه الترمذی وقال: حدیث حسن)

ترجمہ: "حضرت شہر بن حوشب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین حضرت ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیا اے ام المؤمنین! جب رسول اللہ ﷺ آپ کے ہاں ہوتے تو کون سی دعا زیادہ تر مانگا کرتے تھے؟ فرمایا: آپ ﷺ اس دعا کو اکثر مانگا کرتے تھے: "یامقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک" "اے دلوں کو پلٹنے والے، میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ۔"

(١٤٩٠) ﴿وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: "كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ يُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ، وَاَهْلِیْ، وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ﴾ (رواه الترمذی و قال حدیث حسن)

ترجمہ: "حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت داؤد علیہ السلام یہ دعا مانگا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ يُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ، وَاَهْلِیْ، وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ" "اے اللہ میں آپ سے آپ کی محبت کا اور اس شخص کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو آپ سے محبت کرتا ہے اور اس عمل کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچائے، اے اللہ اپنی محبت میری جان اور میرے اہل خانہ اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ پسندیدہ بنادے۔"

(١٤٩١) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلِظُّوْا بِيَاذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ﴾ (رواه الترمذی ورواه النسائی من رواية ربيعة بن عامر الصحابی قال الحاكم حديث صحيح الاسناد)

اَلِظُّوْا: بكسر اللام وتشديد الظاء المعجمة معناه الزموا هذه الدَّعْوَةَ وَاَكْثِرُوْا مِنْهَا.

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کثرت سے یا ذا الجلال والاکرام پڑھا کرو۔ (ترمذی) نسائی نے ربیعہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا حاکم نے کہا کہ حدیث صحیح سند والی ہے۔''

الظوا: لام کے کسرہ ظاء معجمہ کی تشدید کے ساتھ یعنی اس دعا کو لازم کرو اور کثرت کے ساتھ پڑھو۔

(١٤٩٢) ﴿وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: دَعَارَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدُعَاءٍ كَثِيْرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! دَعَوْتَ بِدُعَاءٍ كَثِيْرٍ لَمْ نَحْفَظْ فَقَالَ: "اَلا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَجْمَعُ ذٰلِكَ كُلَّهُ؟ تَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِمَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ، وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ"﴾ رواه الترمذی و قال: حديث حسن.

ترجمہ: ''حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بہت سی دعائیں ارشاد فرمائیں ہم اس کو کچھ بھی محفوظ نہ رکھ سکے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے بہت سی دعائیں ارشاد فرمائیں ہم کو تو ان میں سے کچھ بھی یاد نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم کو ایسی دعا نہ بتاؤں جو سب کو جامع ہو؟، یوں دعا کرو: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِمَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ، وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ، وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" "اے اللہ آپ سے اس تمام بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کا آپ سے آپ کے نبی ﷺ نے سوال کیا، اور ہم آپ کی ان تمام برائیوں سے پناہ مانگتے ہیں جس سے آپ کے نبی ﷺ نے پناہ مانگی، تجھ ہی سے مدد لی جاتی ہے اور آپ ہی کے پاس (فریاد) پہنچنے والی ہے اور برائی سے بچنا اور نیکی کی قوت دینے والا سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں۔''

(١٤٩٣) ﴿وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالسَّلَامَةَمِنْ كُلِّ اِثْمٍ، وَ الْغَنِيْمَةَمِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالْفَوْزَبِالْجَنَّةِ، وَالنَّجَاةَ مِنَ

ترجمہ: ''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی یہ دعا ہوتی تھی: "اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ، وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالْفَوْزَبِالْجَنَّةِ، وَالنَّجَاقَمِنَ النَّارِ" "اے اللہ آپ سے آپ کی رحمت واجب کردینے والی اور آپ کی

النَّارِ﴾. (رواه الحاكم ابوعبدالله وقال: حديث صحيح على شرط مسلم)

مغفرت کے لازم کرنے والی چیزوں کی توفیق کا سوال کرتا ہوں اور ہر گناہ سے سلامتی اور ہر نیکی سے فائدہ اٹھانے اور جنت کے حصول اور دوزخ سے نجات مانگتا ہوں۔''

(۲۵۱) بَابُ فَضْلِ الدُّعَاءِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ

پیٹھ پیچھے دعا مانگنے کے اجر کا بیان

(۳۲۹) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ جَآءُ وْامِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ﴾ (سورة الحشر: ١٠ ترجمه: بيان القرآن ١٢٤/١١)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اور ان لوگوں کا جو ان کے بعد آئے جو دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہم کو بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں۔''

(۳۳۰) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾ (سورة محمد: ١٩ ترجمه بيان القرآن ١٩/١١)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اور اپنی خطاء کی معافی مانگتے رہئے اور سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کے لئے بھی۔''

(۳۳۱) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِخْبَارًا عَنْ اِبْرَاهِيْمَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿رَبَّنَا اغْفِرْلِيْ وَلِوَ الِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ﴾ (سورة ابراهيم: ٤١ ترجمه: بيان القرآن ١٤/٦)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم ﷺ کی بات نقل کی ہے: ''اے ہمارے رب! میری مغفرت کر دیجئے اور میرے ماں باپ کی بھی اور کل مؤمنین کی بھی حساب قائم ہونے کے دن۔''

(١٤٩٤) ﴿وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَامِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُوْ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ اِلَّا قَالَ الْمَلَكُ وَ لَكَ بِمِثْلٍ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو مسلمان اپنے (مسلمان) بھائی کے لئے اس کی عدم موجودگی میں دعا کرتا ہے تو فرشتہ (جواب میں) کہتا ہے کہ تیرے لئے بھی اس کے مثل حصہ ہو۔''

(١٤٩٥) ﴿وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: "دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ: عِنْدَ رَأْسِهٖ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَادَعَا لِاَخِيْهِ بِخَيْرٍقَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهٖ: آمِيْنَ وَلَكَ بِمِثْلٍ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ مسلمان شخص کی اپنے بھائی کی پیٹھ پیچھے دعا قبول ہوتی ہے، ایسے شخص کے سرہانے ایک فرشتہ مقرر ہے کہ جب مسلمان اپنے بھائی کے لئے بھلی دعا کرتا ہے تو فرشتہ اس پر آمین کہتا ہے اور کہتا ہے کہ تیرے لئے بھی اسی قدر بھلائی ہے۔''

(٢٥٢) بَابٌ فِيْ مَسَائِلَ مِنَ الدُّعَاءِ

دعا کے چند مسائل کا بیان

(١٤٩٦) ﴿وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ صُنِعَ اِلَيْهِ مَعْرُوْفٌ، فَقَالَ لِفَاعِلِهِ: جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا، فَقَدْاَبْلَغَ فِى الثَّنَاءِ﴾. (رواه الترمذى وقال: حديث حسن صحيح)

ترجمہ: ''حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جس کے ساتھ کوئی نیک برتاؤ کیا گیا اور پھر وہ بھلائی کرنے والے کو ''جزاک اللہ خیراً'' (یعنی اللہ تجھے اچھا بدلہ دے) کہے تو اس نے احسان کرنے والے کی خوب تعریف کی۔''

(١٤٩٧) ﴿وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ، وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى اَوْلَادِكُمْ، وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى اَمْوَالِكُمْ، لَا تُوَافِقُوْا مِنَ اللّٰهِ سَاعَةً يُسْأَلُ فِيْهَاعَطَاءٌ فَيَسْتَجِيْبُ لَكُمْ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اپنے لئے اور اپنی اولاد کے لئے اور اپنے مالوں کے لئے بد دعا نہ کیا کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ ایسی گھڑی ہو کہ جس میں اللہ تعالیٰ سے مانگا جائے تو وہ تمہاری دعا قبول کرے۔''

(١٤٩٨) ﴿وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَقْرَبُ مَايَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَكْثِرُوا الدُّعَآءَ﴾. (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ بندہ اپنے پروردگار کے قریب ترین اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدہ ریز ہو، پس تم سجدہ میں خوب دعا کیا کرو۔''

(١٤٩٩) ﴿وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَالَمْ يُعَجِّلْ يَقُوْلُ: قَدْ دَعَوْتُ رَبِّىْ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِىْ﴾. (متفق عليه)

وَفِىْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: "لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَالَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْقَطِيْعَةِ رَحِمٍ مَالَمْ يَسْتَعْجِلْ." قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا الْاِسْتِعْجَالُ؟ قَالَ: "يَقُوْلُ: قَدْ دَعَوْتُ، وقَدْ دَعَوْتُ، فَلَمْ اَرَ يُسْتَجَبُ لِىْ، فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ، وَيَدَعُ

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر شخص کی دعا اس وقت تک قبول ہوتی ہے جب کہ وہ جلد بازی نہ کرے، وہ کہتا ہے کہ میں نے اپنے پروردگار سے دعا مانگی مگر وہ قبول نہ ہوئی۔'' (متفق علیہ)

مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ بندے کی دعا اس وقت تک قبول ہوتی ہے جب تک وہ گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے اور جلد بازی سے کام نہ لے، عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول! جلد بازی سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: یہ کہے کہ میں نے فلاں دعا مانگی لیکن میں سمجھتا ہوں کہ میری دعا قبول نہیں ہوگی، پھر وہ تھک ہار کر بیٹھ جائے

الدُّعَآءَ."

اور دعا کرنا چھوڑ دے۔

(١٥٠٠) ﴿وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ: اَیُّ الدُّعَآءِ اَسْمَعُ؟ قَالَ: "جَوْفُ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ، وَدُبُرَالصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ﴾ (رواه الترمذی وقال: حدیث حسن صحیح)

ترجمہ: "حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کس وقت کی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ فرمایا: کہ رات کے آخری حصے میں اور فرض نمازوں کے بعد۔"

(١٥٠١) ﴿وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَاعَلَی الْاَرْضِ مُسْلِمٌ یَدْعُوْ اللّٰهَ تَعَالٰی بِدَعْوَةٍ اِلَّا آتَاهُ اللّٰهُ اِیَّاهَا، اَوْ صَرَفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا مَالَمْ یَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْقَطِیْعَةِ رَحِمٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اِذاً نُكْثِرُ. قَالَ: اللّٰهُ اَكْثَرُ﴾

رواہ الترمذی وقال: حدیث حسن صحیح، ورواه الحاکم من روایة ابی سعید، وزادفیه: "اَوْ یَدَّخِرُ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلِهَا."

ترجمہ: "حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ زمین پر جو مسلمان اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے پس یا تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی مطلوبہ چیز دے دیتے ہیں یا اس جیسی کوئی تکلیف دور کردیتے ہیں جب تک گناہ کی دعا نہ کرے یا قطع رحمی نہ کرے۔ ایک آدمی کہنے لگا اب تو ہم خوب کثرت سے دعا مانگیں گے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ بھی بہت زیادہ قبول کرنے والا ہے۔"

ایک روایت میں یہ زائد ہے کہ اس کے لئے اس کے مثل اجر کو ذخیرہ کردیا جاتا ہے۔

(١٥٠٢) ﴿وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ: "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ، لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِیْمِ﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ تکلیف اور بے چینی کے وقت یہ دعا کرتے تھے: "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ، لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِیْمِ." (نہیں ہے کوئی معبود سوائے عظمت والے اور بردبار اللہ کے، نہیں ہے کوئی معبود سوائے اس اللہ کے جو رب ہے عظیم عرش کا، نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے جو پروردگار ہے آسمانوں کا اور پروردگار ہے زمین کا اور عرش کریم کا مالک ہے)

(٢٥٣) بَابُ كَرَامَاتِ الْاَوْلِیَاءِ وَفَضْلِهِمْ

اولیاء اللہ کی کرامت اور ان کے فضل کا بیان

(٣٣٢) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰهِ لَا

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: یاد رکھو! اللہ کے دوستوں پر نہ

خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ، اَلَّذِيْنَ آمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ، لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ، ذٰلِكَ هُوَالْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ (سورة يونس: ٦٢، ٦٣)

کوئی اندیشہ ہے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور (معاصی سے) پرہیز رکھتے ہیں، ان کے لئے دنیاوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی خوش خبری ہے، اللہ تعالیٰ کی باتوں میں کچھ فرق ہوا نہیں کرتا، یہ بڑی کامیابی ہے۔

(٣٣٣) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَهُزِّيْ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ﴾ (سورة مريم: ٢٥، ٢٦)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''اور کھجور کے تنے کو اپنی طرف ہلا، یہ تیرے سامنے تروتازہ پکی کھجوریں گرادے گا، پھر کھاؤ اور پیو۔''

(٣٣٤) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ يَامَرْيَمُ أَنّٰى لَكِ هٰذَا قَالَتْ هُوَمِنْ عِنْدِ اللّٰهِ، إِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ (آل عمران: ٣٧)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: جب بھی زکریا علیہ السلام ان کے حجرے میں جاتے، ان کے پاس روزی رکھی ہوئی پاتے، وہ پوچھتے اے مریم! یہ روزی تمہارے پاس کہاں سے آئی ہے؟ وہ جواب دیتیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے ہے، بے شک اللہ تعالیٰ جسے چاہے بے شمار روزی دے۔

(٣٣٥) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَأْوُوْا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ رَحْمَتِهٖ، وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِنْ أَمْرِكُمْ مِرْفَقًا، وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَزَاوَرُعَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَإِذَا غَرَبَتْ تَقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ﴾. (سورة الكهف: ١٦، ١٧)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: جب کہ تم ان سے اور اللہ کے سوا ان کے اور معبودوں سے کنارہ کش ہوگئے تو اب تم کسی غار میں جا بیٹھو، تمہارا رب تم پر اپنی رحمت پھیلادے گا اور تمہارے لئے تمہارے کام میں سہولت مہیا کردے گا، آپ دیکھیں گے کہ آفتاب بوقت طلوع ان کے غار سے دائیں جانب کو جھک جاتا ہے اور بوقت غروب ان کے بائیں جانب چلا جاتا ہے۔

(١٥٠٣) ﴿وَعَنْ اَبِيْ مُحَمَّدٍ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ اَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوْا أُنَاسًا فُقَرَاءَ، وَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَّةً: "مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اثْنَيْنِ، فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ، وَمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ، وَبِسَادِسٍ" أَوْ كَمَا قَالَ، وَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ جَاءَ بِثَلَاثَةٍ، وَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَةٍ،

ترجمہ: ''حضرت ابو محمد ابو عبد الرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اصحاب صفہ غریب لوگ تھے اور نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا: جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ تیسرے آدمی کو لے جائے، جس کے پاس چار آدمیوں کا کھانا ہو وہ پانچویں، چھٹے آدمی کو لے جائے (اسی طرح کچھ فرمایا) چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تین آدمیوں کو لے گئے، اور خود نبی کریم ﷺ دس آدمیوں کو لے کر گئے، اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شام کا کھانا نبی کریم ﷺ کے ساتھ کھایا، پھر وہیں ٹھہرے رہے، یہاں تک کہ

وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشّٰى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ لَبِثَ حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ، ثُمَّ رَجَعَ، فَجَاءَ بَعْدَ مَامَضٰى مِنَ اللَّيْلِ مَاشَاءَ اللّٰهُ قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ: مَاحَبَسَكَ عَنْ أَضْيَافِكَ؟ قَالَ: أَوْ مَا عَشَّيْتِهِمْ؟ قَالَتْ: أَبَوْا حَتّٰى تَجِيْءَ وَقَدْ عَرَضُوْا عَلَيْهِمْ قَالَ: فَذَهَبْتُ أَنَا، فَاخْتَبَأْتُ، فَقَالَ: يَاغُنْثَرُ، فَجَدَّعَ وَسَبَّ، وَقَالَ: كُلُوْا الَاهَنِيْئًا، وَ اللّٰهِ لَا أَطْعَمُهُ أَبَداً، قَالَ: وَايْمُ اللّٰهِ مَاكُنَّا نَأْخُذُ مِنْ لُقْمَةٍ اِلَّا رَبَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا حَتّٰى شَبِعُوْا، وَصَارَتْ أَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ، فَنَظَرَ اِلَيْهَا اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ لِاِمْرَأَتِهِ: يَا أُخْتَ بَنِيْ فِرَاسٍ! مَاهٰذَا؟ قَالَتْ: لَاوَقُرَّةِ عَيْنِيْ لَهِيَ الْآنَ أَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَلَاثِ مَرَّاتٍ! فَأَكَلَ مِنْهَا اَبُوْبَكْرٍ، وَقَالَ: اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ، يَعْنِيْ يَمِيْنَهُ، ثُمَّ أَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً، ثُمَّ حَمَلَهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاصْبَحَتْ عِنْدَهُ، وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ، فَمَضَى الْاَجَلُ، فَتَفَرَّقْنَا اِثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا، مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أُنَاسٌ، اَللّٰهُ اَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ، فَأَكَلُوْا مِنْهَا أَجْمَعُوْنَ.

وفی رواية: فَحَلَفَ اَبُوْبَكْرٍ لَايَطْعَمُهُ، فَحَلَفَتِ الْمَرْأَةُ لَاتَطْعَمُهُ، فَحَلَفَ الضَّيْفُ. أَوِالْاَضْيَافُ. أَنْ لَايَطْعَمَهُ، أَوْيَطْعَمُوْهُ حَتّٰى يَطْعَمَهُ، فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ: هٰذِهِ مِنَ الشَّيْطَانِ! فَدَعَا بِالطَّعَامِ، فَأَكَلَ، وَأَكَلُوْا، فَجَعَلُوْا لَا يَرْفَعُوْنَ لُقْمَةً اِلَّا رَبَتْ مِنْ اَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا، فَقَالَ: يَاأُخْتَ بَنِيْ فِرَاسٍ، مَاهٰذَا؟ فَقَالَتْ: وَقُرَّةِ عَيْنِيْ اِنَّهُ الْآنَ لَاَكْثَرُ

عشاء کی نماز پڑھی، پھر گھر لوٹے، پس جب گھر آئے تو رات کا کچھ جتنا حصہ اللہ نے چاہا گذر چکا تھا، تو ان کو بیوی نے کہا آپ کو اپنے مہمانوں کی خاطر تواضع سے کس چیز نے روکے رکھا ہے؟ انہوں نے کہا کیا تم نے ان کو رات کا کھانا نہیں کھلایا؟ بیوی نے کہا انہوں نے آپ کے آنے تک کھانے سے انکار کردیا، ورنہ گھر والوں نے تو ان کو کھانا پیش کردیا تھا۔ حضرت عبد الرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں جلدی سے چھپ گیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نادان اور مجھے بد دعا دی۔ اور برا بھلا کہا اور (مہمانوں سے) فرمایا، کھاؤ، تمہارے لئے خوش گوار نہ ہو (یہ انہوں نے ناراضگی کے طور پر کہا، کیونکہ گھر والوں کے کہنے سے انہوں نے کھانا نہیں کھایا، بعض کے نزدیک یہ گھر والوں سے کہا) اللہ کی قسم! میں تو یہ کبھی نہیں چکھوں گا، راوی حدیث حضرت عبد الرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں اللہ کی قسم، ہم جو بھی لقمہ لیتے تھے تو نیچے سے اس سے کئی گنا کھانا بڑھ جاتا تھا، یہاں تک کہ مہمان سیر ہوگئے اور کھانا اس سے کہیں زیادہ ہوگیا جتنا پہلے تھا، پس حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھانے کے برتن کی طرف دیکھا اور اپنی بیوی سے کہا، اے بنی فراس کی بہن، یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی قسم، (یہ غیر اللہ کی قسم حرام ہونے سے قبل کا واقعہ ہے) یہ کھانا اب پہلے سے تین گنا زیادہ ہے، پھر اس میں سے کچھ ابوبکر نے کھایا اور فرمایا کہ ان کی قسم شیطان کی طرف سے تھی، پھر اس میں سے ایک لقمہ کھایا، پھر اسے نبی کریم ﷺ کے پاس لے گئے، پس وہ کھانا صبح تک آپ ﷺ کے پاس رہا اور (اس زمانے میں) ہمارے اور ایک قوم کے درمیان معاہدہ تھا، پس اس کی مدت ختم ہوچکی تھی اور ہم بارہ آدمی بطور (نگران) اِدھر اُدھر گئے ہوئے تھے، ہر آدمی کے ساتھ کچھ لوگ تھے، ہر آدمی کے ساتھ کتنے آدمی تھے، یہ اللہ ہی جانتا ہے، ان سب نے وہ کھانا کھایا (جو ایک پیالے میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا تھا۔)

مِنهَا قَبْلَ اَنْ نَأْكُلَ، فَأَكَلُوْا، وَبَعَثَ بِهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَنَّهُ أَكَلَ مِنهَا.

وفي رواية: اِنَّ اَبَا بَكْرٍ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ: دُوْنَكَ أَضْيَافَكَ، فَاِنِّيْ مُنْطَلِقٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَافْرُغْ مِنْ قِرَاهُمْ قَبْلَ اَنْ اَجِيْءَ، فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، فَاَتَاهُمْ بِمَاعِنْدَهُ، فَقَالَ: اِطْعَمُوا! فَقَالُوْا: أَيْنَ رَبُّ مَنْزِلِنَا؟ قَالَ اِطْعَمُوْا، قَالُوْا: مَانَحْنُ بِآكِلِيْنَ حَتّٰى يَجِيْءَ رَبُّ مَنْزِلِنَا، قَالَ: اِقْبَلُوْا عَنَّا قِرَاكُمْ، فَاِنَّهُ اِنْ جَاءَ وَلَمْ تَطْعَمُوْا، فَلَنَلْقَيَنَّ مِنْهُ، فَأَبَوْا، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ يَجِدُ عَلَيَّ، فَلَمَّا جَاءَ تَنَحَّيْتُ عَنْهُ، فَقَالَ: مَاصَنَعْتُمْ؟ فَاَخْبَرُوْهُ، فَقَالَ: يَاعَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَسَكَتُّ، ثُمَّ قَالَ: يَاعَبْدَ الرَّحْمٰنِ، فَسَكَتُّ، فَقَالَ: يَاغُنْثَرُ! أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ اِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ صَوْتِيْ لَمَا جِئْتَ! فَخَرَجْتُ، فَقُلْتُ: سَلْ اَضْيَافَكَ، فَقَالُوْا: صَدَقَ أَتَانَابِهِ، فَقَالَ: إِنَّمَا انْتَظَرْ تُمُوْنِيْ وَ اللّٰهِ لاَ أَطْعَمُهُ اللَّيْلَةَ، فَقَالَ الْآخَرُوْنَ: وَ اللّٰهِ لَانَطْعَمُهُ حَتّٰى تَطْعَمَهُ، فَقَالَ: وَيْلَكُمْ مَالَكُمْ لَاتَقْبَلُوْنَ عَنَّاقِرَا كُمْ؟ هَاتِ طَعَامَكَ، فَجَاءَبِهٖ، فَوَضَعَ يَدَهُ، فَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ. الْاُوْلٰى مِنَ الشَّيْطَانِ، فَأَكَلَ، وَأَكَلُوْا. (متفق عليه)

قوله: غُنْثَرُ: بغينٍ مُعجمةٍ مضمومةٍ، ثُمَّ نُوْنٍ ساكِنَةٍ ثُمَّ ثَاءٍ مُثَلَّثَةٍ وَهُوَ: الْغَبِيُّ الْجَاهِلُ، وَقَوْلُهُ: "فَجَدَّعَ" اى: شَتَمَهُ: وَالْجَدْعُ: اَلْقَطْعُ، قَوْلُهُ: "يَجِدُعَلَيَّ" هو بكسر الجيم، اى: يغضب.

ایک اور روایت میں ہے۔ پس ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قسم کھا لی کہ وہ کھانا نہیں کھائیں گے اور بیوی نے بھی نہ کھانے کی قسم کھالی، پس مہمان یا مہمانوں نے بھی قسم کھالی کہ وہ بھی اس وقت تک کھانا نہیں کھائے گا یا نہیں کھائیں گے، جب تک کہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے ساتھ نہ کھائیں، پس ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یہ (قسم) شیطان کی طرف سے ہے اور کھانا منگوایا اور کھایا اور مہمانوں نے بھی کھایا۔ پس وہ جو لقمہ بھی اٹھاتے تھے تو نیچے سے وہ کئی حصے بڑھ جاتا تھا، تو انہوں نے اپنی بیوی کو مخاطب کر کے کہا اے بنی فراس کی بہن! یہ کیا ماجرا ہے؟ تو انہوں نے کہا، میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی قسم، یہ اب یقیناً ہمارے کھانے سے قبل جتنا تھا، اس سے بہت زیادہ ہے، پس انہوں نے کھایا اور اسے انہوں نے نبی کریم ﷺ کو بھی بھیجا اور راوی نے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے بھی اس میں سے کھایا۔

اور ایک روایت میں ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے (بیٹے) عبد الرحمٰن سے کہا تم اپنے مہمانوں کی دیکھ بھال کرو، میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں جارہا ہوں۔ تم میرے آنے تک ان کی مہمان نوازی سے فارغ ہوجانا۔ پس عبدالرحمٰن (اندر) گئے اور جو کچھ تھا، مہمانوں کے سامنے لاکر رکھدیا اور عرض کیا کھاؤ، مہمانوں نے کہا ہمارے گھر والے کہاں ہیں؟ عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا آپ لوگ ہماری طرف سے اپنی مہمان نوازی قبول کریں، اس لئے کہ اگر وہ (گھر والے، ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) آگئے جب کہ آپ لوگوں نے کھانا نہیں کھایا ہوگا تو ہمیں ان کا عتاب سہنا پڑے گا۔ لیکن انہوں نے (کھانے سے) انکار کردیا۔ پس میں نے جان لیا کہ وہ (والد صاحب) مجھ پر ناراض ہوں گے۔ پس جب وہ تشریف لائے تو میں (ڈرتے ہوئے) ان سے ایک طرف ہوگیا۔ آپ نے پوچھا تم لوگوں نے کیا کیا؟ تو انہوں نے بتلایا، پس انہوں نے آواز دی، اے عبدالرحمٰن! میں خاموش رہا، انہوں نے آواز دی، اے عبد

(۱۵۰٤) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "لَقَدْ کَانَ فِیْمَا قَبْلَکُمْ مِنَ الْاُمَمِ نَاسٌ مُحَدَّثُوْنَ، فَاِنْ یَکُ فِیْ اُمَّتِیْ اَحَدٌ، فَاِنَّهُ عُمَرُ﴾

رواه البخاری، ورواه مسلم من روایة عائشة و فی روایتهما. قال ابن وهب: "محدثون" ای مُلْهَمُوْنَ.

(۱۵۰۵) ﴿وَعَنْ جَابِرِبْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: شَکَا اَهْلُ الْکُوْفَةِ سَعْداً یَعْنِیْ اِبْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اِلٰی عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ، فَعَزَلَهُ، وَاسْتَعْمَلَ عَلَیْهِمْ عَمَّاراً، فَشَکَوْا حَتّٰی ذَکَرُوْا اَنَّهُ لَا یُحْسِنُ یُصَلِّیْ، فَاَرْسَلَ اِلَیْهِ، فَقَالَ: یَا اَبَا اِسْحٰقَ! اِنَّ هٰؤُلَاءِ

الرحمٰن! میں پھر بھی خاموش رہا، انہوں نے کہا، اے نادان بچے! میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ اگر تو میری آواز سن رہا ہے تو چلا آ، چنانچہ میں نکل کر آیا اور کہا، آپ اپنے مہمانوں سے پوچھ لیں۔ انہوں نے کہا عبدالرحمٰن نے سچ کہا، یہ ہمارے پاس کھانا لائے تھے، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تو تم میرے انتظار میں رہے، خدا کی قسم! آج کی رات کھانا نہیں کھاؤں گا، پس دوسروں نے کہا اللہ کی قسم، ہم بھی جب تک آپ نہیں کھائیں گے ہم نہیں کھائیں گے، تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا افسوس ہے تم پر تمہیں کیا ہے کہ تم ہماری مہمان نوازی قبول نہیں کرتے؟ لاؤ اپنا کھانا، پس عبد الرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھانا لائے، پس آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس میں اپنا ہاتھ ڈال کر فرمایا پہلی حالت (جس میں ہم نے قسم کھائی) شیطان کی طرف سے تھی، پس آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی کھایا اور باقی سب نے کھانا کھایا۔" (بخاری ومسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے جو امتیں ہوئیں ان میں کچھ محدث ہوتے تھے اور میری امت میں بھی کوئی محدث ہوا تو وہ عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہے۔" (بخاری)

اور مسلم نے اسے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت سے بیان کیا ہے اور ان دونوں روایتوں میں ہے کہ ابن وہب نے کہا "محدثون" کے معنی ہیں الہام یافتہ۔

ترجمہ: "حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اہل کوفہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکایت کی، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں (کوفہ کی گورنری سے) معزول کر دیا اور ان پر حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گورنر مقرر فرما دیا۔"

اہل کوفہ نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکایت میں

يَزْعَمُوْنَ اَنَّکَ لَا تُحْسِنُ تُصَلِّیْ. فَقَالَ: اَمَّا اَنَاوَ اللّٰهِ فَاِنِّیْ كُنْتُ اُصَلِّیْ بِهِمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا أَخْرِمُ عَنْهَا اُصَلِّیْ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فَاَرْكُدُفِیْ الْاُوْلَيَيْنِ، وَاَخِفُّ فِی الْاُخْرَيَيْنِ، قَالَ: ذٰلِکَ الظَّنُّ بِکَ يَا اَبَا اِسْحٰقَ، وَاَرْسَلَ مَعَهٗ رَجُلاً۔ اَوْرِجَالاًـاِلَى الْكُوْفَةِ يَسْأَلُ عَنْهُ اَهْلَ الْكُوْفَةِ، فَلَمْ يَدَعْ مَسْجِداً اِلَّا سَأَلَ عَنْهُ، وَيُثْنُوْنَ مَعْرُوْفاً، حَتّٰى دَخَلَ مَسْجِدًا لِبَنِیْ عَبْسٍ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ، يُقَالُ لَهٗ اُسَامَةُ بْنُ قَتَادَةَ، يُكْنٰى اَبَاسَعْدَةَ، فَقَالَ: أَمَّا اِذْ نَشَدْتَنَا فَاِنَّ سَعْداً كَانَ لَا يَسِيْرُ بِالسَّرِيَّةِ، وَلَا يُقْسِمُ بِالسَّوِيَّةِ، وَلَا يَعْدِلُ فِی الْقَضِيَّةِ. قَالَ سَعْدٌ: أَمَا وَاللّٰهِ لَاَدْعُوَنَّ بِثَلَاثٍ: اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ عَبْدُکَ هٰذَا كَاذِباً، قَامَ رِيَاءً، وَسُمْعَةً، فَاَطِلْ عُمْرَهٗ، وَاَطِلْ فَقْرَهٗ، وَعَرِّضْهُ لِلْفِتَنِ، وَكَانَ بَعْدَ ذٰلِکَ اِذَا سُئِلَ يَقُوْلُ: شَيْخٌ كَبِيْرٌ مَفْتُوْنٌ، اَصَابَتْنِیْ دَعْوَةُ سَعْدٍ.

قال عبدالملک بن عمير الراوی عن جابربن سمرة فَاَنَارَاَيْتُهٗ بَعْدُ قَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلَى عَيْنَيْهِ مِنَ الْكِبَرِ، وَاِنَّهٗ لَيَتَعَرَّضُ لِلْجَوَارِیْ فِی الطُّرُقِ فَيَغْمِزُهُنَّ. (متفق علیه)

یہاں تک کہا کہ یہ نماز اچھے طریقے سے نہیں پڑھاتے، پس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی طرف پیغام بھیجا اور کہا اے ابواسحاق (یہ حضرت سعد کی کنیت ہے) لوگ گمان کرتے ہیں کہ تم نماز بھی صحیح نہیں پڑھاتے۔ تو حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں تو خدا کی قسم ان کو رسول اللہ ﷺ جیسی نماز پڑھاتا تھا، میں اس میں کوئی کمی نہیں کرتا تھا، میں مغرب وعشاء کی نماز پڑھاتا ہوں، پہلی دو رکعتوں میں قیام لمبا کرتا ہوں اور پچھلی رکعتوں میں مختصر، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے ابواسحاق! تمہارے متعلق یہی گمان تھا اور ان کے ساتھ ایک آدمی کو یا کئی آدمیوں کو کوفہ بھیجا تاکہ وہ اہل کوفہ کی رائے معلوم کریں (ان کے بارے میں) چنانچہ انہوں نے مسجدوں میں جاکر ان کے متعلق دریافت کیا، سب نے تعریف کی حتیٰ کہ وہ بنوعبس کی مسجد میں آگئے، تو وہاں کے نمازیوں میں ایک شخص کھڑا ہوا، اس کو اسامہ بن قتادہ کہا جاتا تھا، اور کنیت ابوسعدہ تھی، اس نے کہا جب آپ نے ہم سے پوچھ ہی لیا تو عرض یہ ہے کہ سعد لشکر کے ساتھ نہیں جاتے، تقسیم میں برابری نہیں کرتے اور فیصلہ کرنے میں انصاف سے کام نہیں لیتے۔

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں بھی تین باتوں کی دعا ضرور کروں گا: اے اللہ! اگر تیرا یہ بندہ جھوٹا ہے اور ریا کاری اور شہرت کی خاطر کھڑا ہوا ہے تو اس کی عمر لمبی کر، اس کی غربت و ناداری میں اضافہ کر اور اسے فتنوں کا نشانہ بنادے۔ اس کے بعد جب اس سے پوچھا جاتا تو وہ کہتا بہت بوڑھا اور فتنوں میں ہوں، مجھے سعد کی بد دعا لگ گئی ہے۔

حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت کرنے والے عبد الملک ابن عمیرؒ کہتے ہیں کہ میں نے بعد میں اسے دیکھا کہ بڑھاپے کی وجہ سے اس کی دونوں پلکیں اس کی آنکھوں پر گری پڑی تھیں اور وہ راستوں میں لڑکیوں سے تعرض کرتا اور انہیں اشارہ کرتا تھا۔

(۱۵۰۶) ﴿وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِاَنَّ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِبْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ خَاصَمَتْهُ أَرْوَى بِنْتِ أَوْسٍ اِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، وَادَّعَتْ اَنَّهُ اَخَذَ شَيْئًامِنْ أَرْضِهَا، فَقَالَ سَعِيْدٌ: اَنَاكُنْتُ آخَذُ مِنْ أَرْضِهَا شَيْئًا بَعْدَ الَّذِىْ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنْ أَخَذَ شِبْراً مِنَ الْاَرْضِ ظُلْماً، طُوِّقَهُ اِلَى سَبْعِ اَرْضِيْنَ" فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ: لَا اَسْأَلُكَ بَيِّنَةً بَعْدَ هٰذَا، فَقَالَ سَعِيْدٌ: إِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَاَعْمِ بَصَرَهَا وَاقْتُلْهَا فِىْ اَرْضِهَا، قَالَ: فَمَا مَاتَتْ حَتّٰى ذَهَبَ بَصَرُهَا، وَبَيْنَمَا هِىَ تَمْشِى فِىْ أَرْضِهَا إِذْ وَقَعَتْ فِىْ حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ﴾ (متفق علیه)

"وَ فِىْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِمَعْنَاهُ: وَاَنَّهُ رَآهَا عَمْيَاءَ تَلْتَمِسُ الْجُدُرَ، تَقُوْلُ: أَصَابَتْنِى دَعْوَةُ سَعِيْدٍ، وَاَنَّهَا مَرَّتْ عَلٰى بِئْرٍ فِىْ الدَّارِالَّتِىْ خَاصَمَتْهُ فِيْهَا، فَوَقَعَتْ فِيْهَا، فَكَانَتْ قَبْرَهَا."

ترجمہ: ''حضرت عروہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعید بن زید بن عمر بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اروی بنت اوس نے جھگڑا کیا اور حضرت مروان بن حکم (گورنر مدینہ) تک اپنی شکایت پہنچائی، اور اس نے دعوی کیا کہ سعید نے اس کی کچھ زمین غصب کر لی ہے، حضرت سعید نے کہا: کیا میں رسول اللہ ﷺ سے وعید سننے کے بعد بھی اس کی زمین کا کچھ حصہ غصب کرلوں؟ حضرت مروان نے پوچھا تم نے رسول اللہ ﷺ سے کیا وعید سنی ہے؟ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے ناجائز طریقے سے کسی کی ایک بالشت زمین بھی ہتھیالی تو اسے سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا، یہ سن کر حضرت مروان نے ان سے کہا اس کے بعد میں تم سے کوئی دلیل طلب نہیں کروں گا۔ پس حضرت سعید نے اس عورت کے لئے بد دعاء فرمائی: اے اللہ! اگر یہ عورت جھوٹی ہے تو اس کی آنکھوں کی بینائی ختم کردے اور اس کو اس کی زمین ہی میں موت دے۔

حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ مرنے سے پہلے اس کی بینائی چلی گئی اور ایک وقت وہ اپنی زمین میں چلی جارہی تھی کہ ایک گڑھے میں گرگئی اور اس میں ہی وہ مرگئی۔'' (بخاری ومسلم)

اور مسلم کی ایک اور روایت میں جو محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی کے ہم معنی منقول ہے، اس میں آتا ہے کہ محمد بن زید نے اس عورت کو نابینا اور دیواریں ٹٹولتے ہوئے دیکھا، وہ کہتی تھی مجھے حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بد دعا لگ گئی ہے، اور وہ ایک کنویں پر سے گزر رہی تھی جو زمین کے اسی احاطے میں تھا جس کے بارے میں اس نے جھگڑا کیا تھا، پس وہ اس میں گر کر مرگئی اور وہی حصۂ زمین اس کی قبر بن گیا۔

(۱۵۰۷) ﴿وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ

ترجمہ: ''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: لَمَّاحَضَرَتْ أُحُدٌ دَعَانِیْ اَبِیْ مِنَ اللَّیْلِ فَقَالَ: مَا أَرَانِیْ اِلَّامَقْتُوْلاً فِیْ أَوَّلِ مَنْ یُقْتَلُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَاِنِّیْ لَا أَتْرُکُ بَعْدِیْ أَعَزَّ عَلَیَّ مِنْکَ غَیْرَ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَاِنَّ عَلَیَّ دَیْنًا فَاقْضِ، وَاسْتَوْصِ بِأَخَوَاتِکَ خَیْراً، فَأَصْبَحْنَا، فَکَانَ أَوَّلَ قَتِیْلٍ، وَدَفَنْتُ مَعَهُ آخَرَفِیْ قَبْرِهٖ، ثُمَّ لَمْ تَطِبْ نَفْسِیْ أَنْ أَتْرُکَهُ مَعَ آخَرَ فَاسْتَخْرَجْتُهُ بَعْدَ سِتَّةِ أَشْهُرٍ، فَاِذَاهُوَ کَیَوْمِ وَضَعْتُهُ غَیْرَ اُذُنِهٖ، فَجَعَلْتُهُ فِیْ قَبْرٍعَلٰی حِدَةٍ﴾ (رواه البخاری)

(١٥٠٨) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰه تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَجُلَیْنِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ لَیْلَةٍ مُظْلِمَةٍ، وَمَعَهُمَا مِثْلُ الْمِصْبَا حَیْنِ بَیْنَ اَیْدِیْهِمَا، فَلَمَّا افْتَرَقَا، صَارَ مَعَ کُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَاحِدٌ حَتّٰی اَتٰی أَهْلَهٗ.

رواه البخاری من طرق، وفی بَعْضِهَا: "اِنَّ الرَّجُلَیْنِ اُسَیْدُ بْنُ حُضَیْرٍ، وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا."

(١٥٠٩) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَ سَلَّمْ عَشْرَةَ رَهْطٍ عَیْناً سَرِیَّةً، وَأَمَّرَ عَلَیْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتِ الْاَنْصَارِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ، فَانْطَلَقُوْا حَتّٰی اِذَا کَانُوْا بِالْهَدَأَةِ، بَیْنَ عُسْفَانَ

جب احد کی جنگ کا موقعہ آیا تو میرے والد حضرت عبداللہ نے رات کے وقت مجھے بلایا اور فرمایا مجھے یوں لگتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھیوں میں سے جو پہلے شہید ہوں گے میں بھی انہی میں سے ہوں گا، اور میں اپنے بعد رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس کے علاوہ ایسا کوئی شخص چھوڑ کر نہیں جا رہا جو مجھے تم سے زیادہ عزیز ہو، اور بے شک میرے ذمے قرض ہے اس کو ادا کر دینا، اور اپنی بہنوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، چنانچہ ہم نے صبح کی تو سب سے پہلے شہید ہونے والے وہی تھے، اور میں نے ان کے ساتھ ایک اور شخص کو ان کی قبر میں دفن کر دیا، پھر میرا نفس اس بات پر مطمئن نہیں ہوا کہ میں ان کو دوسرے کے ساتھ رہنے دوں، چنانچہ میں نے چھ مہینے کے بعد ان کو نکال لیا، پس وہ کانوں کے سوا اسی طرح تھے جیسے قبر میں رکھے جانے والے دن میں تھے، پھر میں نے ان کو ایک الگ قبر میں دفن کر دیا۔"

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ میں سے دو آدمی ایک اندھیری رات میں نبی کریم ﷺ کے پاس سے نکلے اور ان دونوں کے ساتھ ان کے آگے آگے چراغ جیسی کوئی چیز تھی، پس جب وہ دونوں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے تو ان میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک ایک چراغ تھا یہاں تک کہ ہر ایک اپنے گھر پہنچ گیا۔"

بخاری نے اس حدیث کو کئی سندوں سے روایت کیا ہے، ان میں سے بعض میں ہے کہ یہ دو آدمی اُسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور عباد بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دس آدمیوں کا ایک لشکر جاسوس بنا کر بھیجا اور ان پر عاصم بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر مقرر فرمایا، پس یہ چلتے رہے یہاں تک کہ جب عسفان اور مکہ کے درمیان واقع ہداۃ جگہ پر پہنچے تو ہذیل کے ایک قبیلہ کو جس کو بنولحیان کہا جاتا تھا اس لشکر کی

وَمَكَّةَ، ذَكَرُوْا لِحَيّ مِنْ هُذَيْلٍ يُقَالُ لَهُمْ: بَنُوْ لِحْيَانَ، فَنَفَرُوْا لَهُمْ بِقَرِيْبٍ مِنْ مِائَةِ رَجُلٍ رَامٍ، فَاقْتَصُّوْا آثَارَهُمْ، فَلَمَّا اَحَسَّ بِهِمْ عَاصِمٌ وَاَصْحَابُهُ، لَجَؤُوْا اِلَى مَوْضِعٍ، فَأَحَاطَ بِهِمُ الْقَوْمُ، فَقَالُوْا: اِنْزِلُوْا، فَاعْطُوْا بِاَيْدِيْكُمْ، وَلَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيْثَاقُ اَنْ لَا نَقْتُلَ مِنْكُمْ اَحَداً، فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ: اَيُّهَا الْقَوْمُ اَمَّا اَنَا، فَلَا أَنْزِلُ عَلَى ذِمَّةِ كَافِرٍ اَللّٰهُمَّ اَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَمَوْهُمْ بِالنَّبْلِ، فَقَتَلُوْا عَاصِماً، وَنَزَلَ اِلَيْهِمْ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ عَلَى الْعَهْدِ وَالْمِيْثَاقِ، مِنْهُمْ خُبَيْبٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، وَزَيْدُ بْنِ الدَّثِنَةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَ رَجُلٌ آخَرُ. فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوْا مِنْهُمْ اَطْلَقُوْا أَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ، فَرَبَطُوْا بِهَا. قَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ: هَذَا أَوَّلُ الْغَدْرِ، وَ اللّٰهِ! لَا أَصْحَبُكُمْ، اِنَّ لِيْ بِهٰؤُلَاءِ أُسْوَةً، يُرِيْدُ الْقَتْلٰى، فَجَرُّوْهُ وَ عَالَجُوْهُ، فَاَبَى اَنْ يَصْحَبَهُمْ، فَقَتَلُوْهُ، وَانْطَلَقُوْا بِخُبَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، وَزَيْدُ بْنُ الدَّثِنَةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، حَتَّى بَاعُوْهُمَا بِمَكَّةَ بَعْدَ وَقْعَةِ بَدْرٍ، فَابْتَاعَ بَنُوْ الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ خُبَيْباً، وَكَانَ خُبَيْبٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ يَوْمَ بَدْرٍ، فَلَبِثَ خُبَيْبٌ عِنْدَ هُمْ أَسِيْراً حَتَّى اَجْمَعُوْا عَلَى قَتْلِهِ، فَاسْتَعَارَ مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الْحَارِثِ مُوْسٰى تَسْتَحِدُّ بِهَا، فَأَعَارَتْهُ، فَدَرَجَ بُنَيٌّ لَهَا، وَهِيَ غَافِلَةٌ حَتَّى أَتَاهُ، فَوَجَدَتْهُ مَجْلِسَهُ عَلَى فَخِذِهِ، وَالْمُوْسَى بِيَدِهِ، فَفَزِعَتْ فَزْعَةً عَرَفَهَا خُبَيْبٌ، فَقَالَ:

اطلاع کردی گئی، چنانچہ وہ فوراً سو کے قریب تیر اندازوں کو لے کر ان کے مقابلے کے لئے نکل آئے اور ان کے نشانات قدم کے پیچھے پیچھے چلنے لگے، پس جب عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے ساتھیوں کو ان کی آہٹ محسوس ہوئی، تو انہوں نے ایک جگہ پر پناہ پکڑی، پس بنولحیان کے افراد نے ان کو گھیر لیا اور کہا کہ نیچے اتر آؤ اور اپنے کو ہمارے حوالے کردو، ہم تم سے عہد و میثاق کرتے ہیں کہ ہم تم میں سے کسی کو قتل نہیں کریں گے، تو عاصم بن ثابت نے کہا لوگو! میں تو بہرحال کسی کافر کے عہد پر نیچے نہیں اتروں گا، اے اللہ! تو ہماری بابت اپنے پیغمبر کو اطلاع کردے۔ پس دشمن نے ان پر تیروں کی بوچھاڑ کردی اور حضرت عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کردیا اور تین آدمی ان کے عہد و میثاق پر نیچے آئے، ان میں سے ایک خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، دوسرے زید بن دثنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ایک اور آدمی تھا، پس جب انہوں نے ان پر قابو پالیا تو ان کی کمانوں کی تانتیں کھول کر ان سے ان کو باندھ دیا۔''

تیسرے آدمی نے کہا یہ پہلی بد عہدی ہے، اللہ کی قسم میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گا، میرے لئے ان مقتولین کا نمونہ ہے، پس دشمن نے ان کو کھینچا اور ان سے لڑے، لیکن انہوں نے پھر بھی ان کے ساتھ جانے سے انکار کیا، چنانچہ دشمن نے ان کو بھی ماردیا اور حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور زید بن دثنہ کو لے کر چلے، حتیٰ کہ انہوں نے جنگ بدر کے واقعے کے بعد ان دونوں کو مکے میں بیچ دیا، پس خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تو حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف کے بیٹوں نے خرید لیا اور خبیب وہ شخص تھے جنہوں نے جنگ بدر والے دن حارث کو قتل کیا تھا، پس خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس قیدی کے طور پر رہے، یہاں تک کہ انہوں نے ان کو قتل کرنے کا فیصلہ کرلیا، پس (اسی قید کے دوران) ایک روز خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حارث کی کسی بیٹی سے زیر ناف کے بال مونڈھنے کے لئے

أَتَخْشَيْنَ اَنْ اَقْتُلَهُ؟ مَاكُنْتُ لِأَفْعَلَ ذٰلِكَ! قَالَتْ: وَ اللّٰهِ مَارَاَيْتُ اَسِيراً خَيراً مِنْ خُبَيْبٍ (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ)، فَوَ اللّٰهِ لَقَدْ وَجَدْتُهُ يَوْماً يَأْكُلُ قِطْفاً مِنْ عِنَبٍ فِيْ يَدِهِ، وَ إِنَّهُ لَمُوْثَقٌ بِالْحَدِيْدِ، وَمَا بِمَكَّةَ مِنْ ثَمَرَةٍ، وَكَانَتْ تَقُوْلُ إِنَّهُ لَرِزْقٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ خُبَيْباً، فَلَمَّا خَرَجُوْا بِهِ مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوْهُ فِيْ الْحِلِّ، قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ: دَعُوْنِيْ أُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ، فَتَرَكُوْهُ، فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ، فَقَالَ: وَ اللّٰهِ لَوْلَا اَنْ تَحْسَبُوْا أَنَّ مَا بِيْ جَزَعٌ لَزِدْتُ: اَللّٰهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَداً، وَاقْتُلْهُمْ بَدَداً، وَلَا تُبْقِ مِنْهُمْ أَحَداً، وَقَالَ:

فَلَسْتُ اُبَالِيْ حِيْنَ اُقْتَلُ مُسْلِماً
عَلٰى اَيِّ جَنْبٍ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِيْ
وَذٰلِكَ فِيْ ذَاتِ الْإِلٰهِ وَ إِنْ يَشَاءُ
يُبَارِكْ عَلٰى اَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعِ

وَكَانَ خُبَيْبٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ هُوَسَنَّ لِكُلِّ مُسْلِمٍ قُتِلَ صَبْراً اَلصَّلَاةَ وَ أَخْبَرَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّم. اَصْحَابَهُ يَوْمَ اُصِيْبُوْا خَبَرَهُمْ، وَ بَعَثَ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ اِلٰى عَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حِيْنَ حَدَّثُوْا اَنَّهُ قُتِلَ اَنْ يُؤْتَوْا بِشَيْءٍ مِنْهُ يُعْرَفُ، وَكَانَ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ عُظَمَائِهِمْ، فَبَعَثَ اللّٰهُ لِعَاصِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ، فَحَمَتْهُ مِنْ رُسُلِهِمْ، فَلَمْ يَقْدِرُوْا أَنْ يَقْطَعُوْا مِنْهُ شَيْئًا، رواه البخاری.

قوله: اَلْهَدْأَةُ: مَوْضِعٌ، اَلظُّلَّةُ: اَلسَّحَابُ: وَالدَّبْرُ: اَلنَّحْلُ، وقوله "اُقْتُلْهُمْ بَدَداً" بكسر الباء

استرا مانگا، تو اس نے وہ انہیں دے دیا۔ اس کا ایک بچہ جب کہ وہ غافل تھی، حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس چلا گیا، پس اس نے بچے کو خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ران پر بیٹھے ہوئے پایا اور استرا ان کے ہاتھ میں تھا، تو وہ لڑکی گھبرا اٹھی، جسے حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی پہچان لیا، پس انہوں نے کہا کیا تو اس بات سے ڈرتی ہے کہ میں اسے قتل کردوں گا؟ میں ایسا کام کرنے والا نہیں ہوں۔ اس لڑکی نے کہا، اللہ کی قسم! میں نے خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہتر کوئی قیدی نہیں دیکھا، پس اللہ کی قسم! ایک دن میں نے انہیں انگوروں کا خوشہ ہاتھ میں لئے کھاتے دیکھا، جب کہ یہ بیڑیوں میں جکڑے ہوئے تھے اور ان دنوں مکے میں کوئی پھل نہیں تھا اور وہ کہتی تھی کہ یہ ایسا رزق ہے جو خبیب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو اللہ نے دیا ہے، پس جب دشمن ان کو حرم سے لے کر نکلے تاکہ انہیں حل میں لے جاکر قتل کریں تو ان سے خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، مجھے چھوڑ دو، میں دو رکعت نماز پڑھ لوں، تو انہوں نے ان کو چھوڑ دیا اور انہوں نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر فرمایا، اللہ کی قسم! اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تم گمان کروگے کہ مجھے موت کے خوف نے گھبراہٹ میں ڈال دیا ہے، تو میں اور زیادہ نماز پڑھتا، (پھر دعا فرمائی) اے اللہ، ان کی تعداد گن لے، ان کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے مار اور ان میں سے کسی کو باقی نہ چھوڑ، اور یہ شعر پڑھا:

''جب میں اسلام کی حالت میں مارا جارہا ہوں تو مجھے کوئی پروا نہیں کہ کس پہلو پر، اللہ کے لئے میری موت واقع ہوگی، اور میری یہ موت اللہ کی راہ میں ہے، وہ اگر چاہے تو کٹے ہوئے جسم کے اعضاء میں برکت ڈال دے۔''

اور حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ شخص ہیں جنہوں نے ہر اس مسلمان کے لئے جس کو باندھ، جکڑ کر مارا جائے، نماز کا طریقہ جاری کیا، اور نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کو ان کی خبر اسی دن دیدی

وفتحها، فمن كسر قَالَ: هُوَ جَمْعُ بِدَةٍ بكسر الباء، وَهِيَ النَّصِيبُ، وَمَعْنَاهُ: اُقْتُلْهُمْ حِصَصاً مُنْقَسِمَةً لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنهُمْ نَصِيبٌ، وَمن فتح قال: معناه: مُتَفَرِّقِيْنَ فِي الْقَتْلِ وَاحِداً بَعْدَ وَاحِدٍ مِنَ التَّبْدِيْدِ.

وفي الباب اَحَادِيْثُ كَثِيْرَةٌ صَحِيْحَةٌ سَبَقَتْ فِيْ مَوَاضِعِهَا مِنْ هَذَا الْكِتَابِ، مِنهَا حَدِيْثُ الْغُلَامِ الَّذِيْ كَانَ يَأْتِيْ الرَّاهِبَ وَالسَّاحِرَ، وَمِنهَا حَدِيْثُ جُرَيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، وَحَدِيْثُ اَصْحَابِ الْغَارِ الَّذِيْنَ اَطْبَقَتْ عَلَيْهِمُ الصَّخْرَةُ وَحَدِيْثُ الرَّجُلِ الَّذِيْ سَمِعَ صَوْتاً فِيْ السَّحَابِ يَقُوْلُ: اَسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ وَغَيْرُ ذٰلِكَ وَالدَّلَائِلُ فِيْ الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَشْهُوْرَةٌ وَ بِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ.

جس دن ان کو شہید کیا گیا، اور قریش نے کچھ لوگوں کو عاصم بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف بھیجا جب ان کو بتلایا گیا کہ وہ قتل کر دیئے گئے ہیں کہ وہ ان کے جسم کا کوئی ایسا حصہ لے کر آئیں جن سے ان کی شناخت کی جا سکے کہ انہوں نے قریش کے بڑوں میں سے ایک بڑے آدمی کو قتل کیا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حفاظت کے لئے بھڑوں یا (شہد کی مکھیوں) کی ایک جماعت کو بادل کے سائے کی طرح بھیج دیا، پس انہوں نے قریش کے ان قاصدوں سے انہیں بچایا اور وہ اس بات پر قادر ہی نہیں ہو سکے کہ وہ ان کے جسم کا کوئی حصہ کاٹ لیں۔

الھداة: ایک جگہ کا نام ہے۔ ظلہ: بادل۔ الدبر: شہد کی مکھی۔

بِدَداً باء کے نیچے زیر اور زبر، جو کہتے ہیں زیر ہے ان کے نزدیک یہ بدة (باء کے زیر کے ساتھ) کی جمع ہے اس کے معنی حصہ، اب ترجمہ یہ ہوا کہ ہر ایک کو تقسیم کر کے مار، کہ ہر ایک کا حصہ ہو۔ بعض نے اس کو ''بدة'' کی جمع بنایا (زبر کے ساتھ) جس کا معنی منتشر کر کے مارنا کہ ایک کے بعد دوسرا ہلاک ہو، یہ تبدید سے مشتق ہوگا۔

اور اس باب میں (یعنی اثبات کرامت) میں بہت سی احادیث صحیح ہیں جو اس کتاب میں مختلف جگہوں اور بابوں میں گزر چکی ہیں، ان میں سے اس لڑکے کا واقعہ ہے جو پادری اور جادوگر دونوں کے پاس جایا کرتا تھا جریج کا واقعہ اور حدیث غار جو بند ہوگئی تھی، اور اس آدمی کا واقعہ جس نے بادلوں میں سے یہ آواز سنی تھی کہ فلاں کے باغ کو سیراب کرو، اس کے علاوہ دیگر واقعات اور اس کے دلائل بھی کثرت سے ہیں اور مشہور ہیں۔ (وباللہ التوفیق)

(۱۵۱۰) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قال: مَاسَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ لِشَيْءٍ قَطُّ: اِنِّيْ لَاَظُنُّهُ كَذَا اِلَّا كَانَ كَمَايَظُنُّ﴾.
(رواه البخاری)

ترجمہ: ''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے جب بھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی معاملے کی بابت یہ کہتے ہوئے سنا کہ میرا خیال اس کے متعلق یہ ہے، تو وہ اسی طرح ہوتا جیسا کہ اپنا خیال ظاہر فرماتے۔'' (بخاری)

کتاب الامور المنھی عنھا

اللہ کے منع کردہ کاموں کی کتاب

(۲۵۴) بَابُ تَحْرِیْمِ الْغِیْبَةِ وَالْاَمْرِ بِحِفْظِ اللِّسَانِ

غیبت کے حرام ہونے اور زبان کی حفاظت کرنے کا حکم

(۳۳۶) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَلَا یَغْتَبْ بَعْضُکُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتاً فَکَرِهْتُمُوْهُ! وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ﴾ (سورۃ حجرات: ۱۲)

ترجمہ: ''اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: اور نہ تم میں سے کوئی کسی کی غیبت کرے، کیا تم میں سے کوئی بھی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتا ہے، تم کو اس سے گھن آئے گی! اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا، مہربان ہے۔''

(۳۳۷) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَلَا تَقْفُ مَالَیْسَ لَکَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰئِکَ کَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا﴾ (سورۃ اسراء: ۳۶)

ترجمہ: ''اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: جس بات کی تم کو خبر نہ ہو اس کے پیچھے نہ پڑو کیونکہ کان، آنکھ اور دل، ان میں سے ہر ایک سے پوچھ گچھ کی جانے والی ہے۔''

(۳۳۸) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿مَایَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ﴾ (سورۃ ق: ۱۸)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''وہ کوئی لفظ منہ سے نہیں نکالنے پاتا مگر اس کے پاس ہی ایک تاکنے والا تیار ہے۔''

(۱۵۱۱) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِفَلْیَقُلْ خَیْرًا، أَوْ لِیَصْمُتْ﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ یا تو بھلائی کی بات کرے ورنہ خاموش رہے۔'' (بخاری ومسلم)

"وَهٰذَا الْحَدِیْثُ صَرِیْحٌ فِیْ اَنَّهٗ یَنْبَغِیْ اَنْ لَا یَتَکَلَّمَ اِلَّا اِذَا کَانَ الْکَلَامُ خَیْراً، وَ هُوَالَّذِیْ ظَهَرَتْ مَصْلَحَتُهٗ، وَمَتٰی شَکَّ فِیْ ظُهُوْرِ الْمَصْلَحَةِ، فَلَا یَتَکَلَّمُ"

یہ روایت اس بارے میں واضح ہے کہ آدمی کی گفتگو اسی وقت مناسب ہے جب اس میں کوئی بھلائی ہو اور وہی بات کرے جس کی مصلحت ظاہر ہو اور جب مصلحت میں شبہ ہو تو پھر گفتگو نہ کرے۔

(۱۵۱۲) ﴿وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ اَفْضَلُ؟ قَالَ: "مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ

ترجمہ: ''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مسلمانوں میں سے کون افضل ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے

وَيَدِهٖ"﴾ (متفق عليه)

مسلمان محفوظ رہیں۔" (بخاری ومسلم)

(١٥١٣) ﴿وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ يَضْمَنْ لِيْ مَابَيْنَ لِحْيَيْهِ وَمَابَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ بِالْجَنَّةِ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جوشخص مجھے اس کی جو دو جبڑوں کے درمیان ہے اور اس کی جو اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان ہے، ضمانت دے، تو میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔" (بخاری ومسلم)

(١٥١٤) ﴿وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَايَتَبَيَّنُ فِيْهَا يَزِلُّ بِهَا اِلَى النَّارِاَ بْعَدَ مِمَّا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ﴾ (متفق عليه) وَمَعْنٰى "يَتَبَيَّنُ" يَتَفَكَّرُ اَنَّهَا خَيْرٌ اَمْ لَا.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بندہ ایک بات کرتا ہے اس پر غور نہیں کرتا مگر وہ اس سے مشرق ومغرب کے درمیانی مسافت سے بھی زیادہ جہنم کی آگ کی طرف گر جاتا ہے۔"

يَتَبَيَّنُ: بمعنی: غور فکر کرنا کہ وہ بہتر ہے یا نہیں۔

(١٥١٥) ﴿وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَايُلْقِيْ لَهَا بَالاً يَرْفَعُهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ، وَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ تَعَالٰى لاَ يُلْقِيْ لَهَابَالاً يَهْوِيْ بِهَا فِيْ جَهَنَّمَ"﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ اللہ کی رضامندی کی بات کرتا ہے، اس کی طرف اس کی توجہ بھی نہیں ہوتی اور اللہ تعالیٰ اس سے اس کے درجات بلند کر دیتے ہیں اور بے شک بندہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والی بات کرتا ہے جس کی طرف اس کا دھیان بھی نہیں ہوتا لیکن اس کی وجہ سے وہ جہنم میں جا گرتا ہے۔" (بخاری)

(١٥١٦) ﴿وَعَنْ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ان رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَاكَانَ يَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَابَلَغَتْ يَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهٗ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ مَاكَانَ يَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَابَلَغَتْ يَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ بِهَا سَخَطَهٗ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ﴾

رواه مالک فی "الموطأ" والترمذی وقال: حديث حسن صحيح.

ترجمہ: "حضرت ابوعبد الرحمٰن بلال بن حارث مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی بات کرتا ہے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا کہ یہ کہاں تک پہنچے گی، اللہ جل شانہ اس کی وجہ سے اس کے لئے قیامت کے دن تک اپنی رضامندی لکھ دیتے ہیں اور بے شک آدمی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا ایسا کلمہ بولتا ہے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا کہ یہ کہاں تک پہنچے گا، اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے لئے اپنی ملاقات کے دن تک اپنی ناراضگی لکھ دیتے ہیں۔"

(اس روایت کو امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی موطا میں اور امام ترمذی نے ترمذی میں روایت کی ہے اور صاحب ترمذی نے فرمایا

کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(۱۵۱۷) ﴿وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ حَدِّثْنِي بِأَمْرٍ اَعْتَصِمُ بِهِ قَالَ: "قُلْ رَبِّيَ اللّٰهُ، ثُمَّ اسْتَقِمْ" قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ؟ فَاَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهٖ، ثُمَّ قَالَ: "هٰذَا"﴾. (رواه الترمذي وَقَالَ: حديث حسن صحيح)

ترجمہ: ''حضرت سفیان بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ایسی بات بتادیں کہ جس کو میں مضبوطی سے تھام لوں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم کہو میرا رب اللہ ہے، پھر اس پر استقامت اختیار کرو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! سب سے زیادہ خطرے والی چیز جس کا آپ کو مجھ پر اندیشہ ہے کیا ہے؟ آپ ﷺ نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا: یہ زبان۔''

(۱۵۱۸) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تُكْثِرُوْا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ، فَاِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ! وَاِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ اَلْقَلْبُ الْقَاسِيُ﴾ (رواه الترمذي)

ترجمہ: ''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے ذکر کے علاوہ اور باتیں زیادہ نہ کرو، اس لئے کہ کثرت کلام دل کی سختی کا باعث ہے، بے شک لوگوں میں اللہ جل شانہ سے سب سے زیادہ دور، سخت دل والا ہے۔''

(۱۵۱۹) ﴿وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ وَقَاهُ اللّٰهُ شَرَّمَابَيْنَ لِحْيَيْهِ وَشَرَّ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ﴾

(رواه الترمذي وقال: حديث حسن)

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کو اللہ تعالیٰ نے اس زبان کے شر سے بچا لیا جو اس کے دو جبڑوں کے درمیان ہے اور اس شرمگاہ کے شر سے بچا لیا جو اس کے دونوں پیروں کے درمیان ہے تو وہ جنت میں جائے گا۔ (ترمذی، امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن درجہ کی ہے)''

(۱۵۲۰) ﴿وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا النَّجَاةُ؟ قَالَ: "اَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ﴾

(رواه الترمذي وقال: حديث حسن)

ترجمہ: ''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! نجات کس طرح مل سکتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی زبان کو قابو میں رکھو اور تمہارا گھر تمہیں اپنے اندر سما لے یعنی (فارغ وقت گھر میں ہی گزارو) اور اپنی غلطیوں پر خوب روؤ۔'' (ترمذی، اور صاحب ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے)

(۱۵۲۱) ﴿وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا اَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ، فَاِنَّ الْاَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ، تَقُوْلُ: اِتَّقِ اللّٰهَ فِيْنَا، فَاِنَّمَا نَحْنُ

ترجمہ: ''حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی صبح کرتا ہے تو اس کے جسم کے تمام اعضاء اس سے نہایت عاجزی سے عرض کرتے ہیں کہ تم ہمارے بارے میں اللہ سے ڈرنا، اس لئے کہ ہمارا معاملہ تمہارے

بکَ: فَاِنِ اسْتَقَمْتَ اِسْتَقَمْنَا وَاِنِ اعْوَجَجْتَ اِعْوَجَجْنَا﴾ (رواہ الترمذی)

معنی "تکفر اللسان" ای تذل و تخضع له.

(۱۵۲۲) ﴿وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ یُدْخِلُنِی الْجَنَّةَ وَیُبَاعِدُنِیْ مِنَ النَّارِ، قَالَ: "اِنَّکَ لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ عَظِیْمٍ وَاِنَّهٗ لَیَسِیْرٌ عَلٰی مَنْ یَسَّرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ: تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِکُ بِهٖ شَیْئًا، وَتُقِیْمُ الصَّلاَةَ وَتُؤْتِی الزَّکَاةَ، وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ، وَتَحُجُّ الْبَیْتَ" ثُمَّ قَالَ: "اَلَا اَدُلُّکَ عَلَی اَبْوَابِ الْخَیْرِ؟ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِیْئَةَ کَمَا یُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ، وَصَلَاةُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ اللَّیْلِ" ثُمَّ تَلَا: "تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ" حَتّٰی بَلَغَ "یَعْلَمُوْنَ" ثُمَّ قَالَ: "اَلَا اُخْبِرُکَ بِرَأْسِ الْاَمْرِ، وَعُمُوْدِهٖ، وَذِرْوَةِ سِنَامِهٖ؟" قُلْتُ: بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: رَأْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ، وَعُمُوْدُهُ الصَّلَاةُ، وَذِرْوَةُ سِنَامِهِ الْجِهَادُ" ثُمَّ قَالَ: "اَلَا اُخْبِرُکَ بِمِلَاکِ ذٰلِکَ کُلِّهٖ؟" قُلْتُ: بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاَخَذَ بِلِسَانِهٖ فَقَالَ: "کُفَّ عَلَیْکَ هٰذَا" قُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَاِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَکَلَّمُ بِهٖ؟ فَقَالَ: ثَکِلَتْکَ اُمُّکَ! وَهَلْ یَکُبُّ النَّاسَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ؟"

رواہ الترمذی و قال: حدیث حسن صحیح و قد سبق شرحه.

ساتھ منسلک ہیں، اگر تم سیدھی رہی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے اگر تم ٹیڑھی ہوگی تو ہم سب ٹیڑھے ہوجائیں گے۔'' (ترمذی)

تکفر اللسان: زبان کے سامنے عاجزی اور خشوع وخضوع سے عرض کرتے ہیں۔

ترجمہ: ''حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتادیں جو مجھے جنت میں لے جائے اور جہنم سے مجھے دور کردے، آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے بہت بڑی بات کا سوال کیا ہے، لیکن یہ اس کے لئے آسان ہے جس پر اللہ جل شانہ آسان فرمادے، تم اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو، اگر اس کی طرف جانے کی طاقت رکھتے ہو، پھر ارشاد فرمایا: کیا میں تجھے بھلائی کے دروازے نہ بتلاؤں؟ روزہ ڈھال ہے، صدقہ گناہ کو بجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے، اور آدمی کا رات کے پہلے حصہ میں نماز پڑھنا، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: تتجافی جنوبهم عن المضاجع الخ، ''ان کے پہلو بستروں سے دور رہتے ہیں''، یہاں تک کہ ''یعلمون'' تک تلاوت فرمائی، پھر فرمایا: کیا میں تم کو دین کی جڑ اور اس کا ستون اور اس کے کوہان کی بلندی نہ بتلاؤں؟ میں نے کہا کیوں نہیں اے اللہ کے رسول، آپ ﷺ نے فرمایا: دین کی جڑ اسلام ہے، اس کا ستون نماز ہے اور اس کی کوہان کی بلندی جہاد میں ہے، پھر فرمایا میں تم کو ایسی بات نہ بتلاؤں جس پر ان سب کا دارو مدار ہے؟ میں نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ، آپ ﷺ نے اپنی زبان پکڑی اور فرمایا: اس کو روکے رکھو، میں نے عرض کیا کیا ہم زبان کے ذریعے سے جو باتیں کرتے ہیں اس پر بھی ہماری پکڑ ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیری ماں تجھے گم کرے (عربی محاورہ ہے) جہنم میں لوگوں کو ان کی زبانوں کی کاٹی ہوئی کھیتیاں ہی اوندھے منہ گرائیں گی۔'' (ترمذی،

امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے، اس کی شرح اس سے ماقبل میں گذر چکی ہے۔)

(۱۵۲۳) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِیْبَةُ؟" قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. قَالَ: "ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا یَكْرَهُ" قِیْلَ: اَفَرَاَیْتَ اِنْ كَانَ فِیْ اَخِیْ مَا اَقُوْلُ؟ قَالَ: "اِنْ كَانَ فِیْهِ مَاتَقُوْلُ، فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَاِنْ لَّمْ یَكُنْ فِیْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهٗ﴾ (رواہ مسلم)

ترجمہ: ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کا ایسے انداز میں ذکر کرنا جسے وہ پسند نہ کرے، آپ ﷺ سے پوچھا گیا اگر میرے بھائی میں وہ چیز موجود ہو جس کا میں ذکر کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اس میں وہ چیز موجود ہو جس کا ذکر تم کرو تو یقیناً تو نے اس کی غیبت بیان کی اور اگر اس میں وہ بات نہیں ہے جو تم نے اس کے بارے میں بیان کی ہے تو پھر تو نے اس پر بہتان باندھا ہے۔“

(۱۵۲۴) ﴿وَعَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ خُطْبَتِهٖ یَوْمَ النَّحْرِبِمِنًی فِیْ حَجَّةِ الْوِدَاعِ: "اِنَّ دِمَاءَ كُمْ وَ اَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ، حَرَامٌ عَلَیْكُمْ كَحُرْمَةِ یَوْمِكُمْ هٰذَا، فِیْ شَهْرِكُمْ هٰذَا، فِیْ بَلَدِكُمْ هٰذَا، اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: ”حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حج الوداع کے موقع پر عید الاضحیٰ کے دن منیٰ میں اپنے خطبہ میں فرمایا: بے شک تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں تم پر حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن کی حرمت، تمہارے اس مہینے کی، تمہارے اس شہر میں، سنو! کیا میں نے اللہ کے احکام پہنچا نہیں دیئے۔“ (بخاری ومسلم)

(۱۵۲۵) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: حَسْبُكَ مِنْ صَفِیَّةَ كَذَا وَكَذَا. قَالَ بَعْضُ الرُّوَاةِ: تَعْنِیْ قَصِیْرَةً، فَقَالَ: "لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَتْ بِمَاءِ الْبَحْرِ لَمَزَجَتْهُ!" قَالَتْ: وَحَكَیْتُ لَهٗ اِنْسَاناً فَقَالَ: "مَا اُحِبُّ اَنِّیْ حَكَیْتُ اِنْسَاناً وَاَنَّ لِیْ كَذَا وَكَذَا﴾. (رواہ ابوداود والترمذی و قال: حدیث حسن صحیح)

ومعنی: "مزجته" خالطته مخالطة یتغیربها

ترجمہ: ”حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے حضرت صفیہ کے بارے میں عرض کیا آپ کے لئے صفیہ کا ایسا ہی ہونا کافی ہے۔ بعض راویوں نے کہا کہ حضرت عائشہ کی مراد یہ تھی کہ وہ پستہ قد ہے، تو آپ ﷺ نے (حضرت عائشہ) سے فرمایا: تم نے ایسی بات کہی ہے کہ اگر اسے سمندر کے پانی میں ملا دیا جائے تو وہ اس کا ذائقہ بدل ڈالے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آپ کے سامنے ایک آدمی کی نقل اتاری تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں پسند نہیں کرتا کہ میں کسی انسان کی نقل اتاروں، چاہے اس کے بدلے میں مجھے اتنا اتنا مال ملے۔“

طعمه أوريحه لشدة نتنها وقبحها، وهذا من ابلغ الزواجر عن الغيبة قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: "مَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ يُوحٰى"

(ابوداؤد، ترمذی، امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

مزجته: بمعنی پانی کے ساتھ ایسے مل جانا کہ اس کی سخت بدبو اور قباحت سے پانی کا ذائقہ یا اس کی بو بدل جائے اور یہ تشبیہ غیبت کی ممانعت میں نہایت بلیغ اور موثر ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہمارا پیغمبر اپنی خواہش نفس سے نہیں بولتا، وہ جو کچھ بھی بولتا ہے وہ وحی ہی ہوتی ہے جو اس کی طرف کی جاتی ہے۔

(١٥٢٦) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا عُرِجَ بِیْ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ اَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمِشُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَ صُدُوْرَهُمْ، فَقُلْتُ: "مَنْ هٰؤُلَاءِ يَاجِبْرِيْلُ؟" قَالَ: هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ، وَ يَقَعُوْنَ فِیْ اَعْرَاضِهِمْ!﴾ (رواه ابوداؤد)

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مجھے معراج کروائی گئی تو میرا گزر کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جن کے ناخن تانبے کے تھے، وہ اس سے اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے تو میں نے پوچھا جبریل یہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے ہیں اور ان کی عزتوں کو پامال کرتے ہیں۔" (ابوداؤد)

(١٥٢٧) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ان رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمُ قَالَ: "كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ: دَمُهٗ وَعِرْضُهٗ وَمَالُهٗ"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ ہر مسلمان کا خون اس کی آبرو اور اس کا مال دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔"

(٢٥٥) بَابُ تَحْرِيْمِ سِمَاعِ الْغِيْبَةِ وَأَمْرِ مَنْ سَمِعَ غِيْبَةً مُحَرَّمَةً بِرَدِّهَا، وَالْاِنْكَارِ عَلٰى قَائِلِهَا فَاِنْ عَجِزَ، اَوْلَمْ يُقْبَلْ مِنْهُ، فَارَقَ ذٰلِكَ الْمَجْلِسَ اِنْ اَمْكَنَهٗ

غیبت کے سننے کے حرام ہونے کا بیان اور اس بات کا حکم کہ آدمی غیبت کو سن کر اس کی تردید اور اس کا انکار کرے، اگر اس کی استطاعت نہ ہو یا اس کی بات نہ مانی جائے تو پھر اس مجلس کو چھوڑ دے

(٣٣٩) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اور جب بے ہودہ بات کان

عُرِضُوا عَنْهُ" ﴾ (سورة القصص: ٥٥)

(٣٤٠) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ﴾ (سورة المؤمنون: ٣)

(٣٤١) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْؤُلاً"﴾ (سورة الاسراء: ١٣٦)

(٣٤٢) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْ آيَاتِنَافَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ، وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلاَ تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ﴾ (سورة الانعام: ٦٨)

(١٥٢٨) ﴿وَعَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ رَدَّعَنْ عِرْضِ اَخِيْهِ رَدَّ اللّٰهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَيَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (رواه الترمذى وقال: حديث حسن)

(١٥٢٩) ﴿وَعَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِىْ حَدِيْثِهِ الطَّوِيْلِ الْمَشْهُوْرِ الَّذِىْ تَقَدَّمَ فِىْ بَابِ الرَّجَاءِ قَالَ: قَامَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ فَقَالَ: "اَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُمِ؟" فَقَالَ رَجُلٌ: ذٰلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللّٰهَ وَلاَ رَسُوْلَهٗ، فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: "لا تَقُلْ ذٰلِكَ، اَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يُرِيْدُبِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ! وَاِنَّ اللّٰهَ قَدْحَرَّمَ عَلَى النَّارِمَنْ قَالَ: لاَاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِىْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ﴾. (متفق عليه)

میں پڑتی ہے تو اس سے وہ اعراض کر لیتے ہیں۔"

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اور وہ لوگ جو نکمّی بات پر دھیان نہیں کرتے۔"

ترجمہ: "اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "بے شک کان، آنکھ اور دل، ان سب کے بارے میں سوال ہوگا۔"

آیت کا مطلب "باب تحریم الغیبة" میں گذر چکا ہے۔

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اور جب آپ ان لوگوں کو دیکھیں جو ہماری آیات میں عیب جوئی کر رہے ہیں تو ان لوگوں سے کنارہ کش ہوجائیں یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں لگ جائیں اور اگر آپ کو شیطان نے بھلا دیا تو یاد آنے کے بعد پھر ایسے ظالم لوگوں کے ساتھ مت بیٹھیں۔"

ترجمہ: "حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کی عزت کا دفاع کیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے چہرے سے جہنم کی آگ کو دور کردے گا۔" (ترمذی، صاحب ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن درجے کی ہے)

ترجمہ: "حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی اس مشہور اور طویل حدیث میں جو باب الرجاء میں گزر چکی ہے بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہوئے تو فرمایا: مالک بن دخشم کہاں ہے؟ تو ایک آدمی نے کہا وہ تو منافق ہے، وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت نہیں کرتا، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ بات مت کہو، کیا تم نہیں دیکھتے کہ اس نے لا الہ الا اللہ کہا ہے؟ اس سے اس کا ارادہ اللہ کی رضا ہی حاصل کرنی ہے، اور بے شک اللہ نے اس شخص پر جہنم کی آگ حرام کردی ہے جس نے خالص اس کی خاطر لا الہ الا اللہ پڑھا ہو۔"

عتبان: مشہور قول کے مطابق عین کے نیچے زیر ہے اور اس

"وعِتبان" بکسر العین علی المشهور، وحکی ضمها، وبعدها تاء مثناة من فوق، ثم باء موحدة. و "الدخشم" بضم الدال واسکان الخاء، وضم الشین المعجمتین.

طرح پیش بھی منقول ہے، اس کے بعد تاء اور پھر باء ہے۔ الدخشم: دال پر پیش ہے خاء ساکن اور سین پر پیش ہے۔

(۱۵۳۰) ﴿وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِهِ الطَّوِيْلِ فِيْ قِصَّةِ تَوْبَتِهِ وَقَدْ سَبَقَ فِيْ بَابِ التَّوْبَةِ. قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوْكَ: "مَافَعَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ؟" فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ سَلِمَةَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! حَبَسَهُ بُرْدَاهُ، وَالنَّظَرُ فِيْ عِطْفَيْهِ. فَقَالَ لَهُ مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: بِئْسَ مَاقُلْتَ، وَ اللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ اِلَّا خَيْراً، فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾ (متفق علیه)

"عِطْفَاهُ" جَانِبَاهُ وَهُوَ اِشَارَةٌ اِلَى إِعْجَابِهِ بِنَفْسِهِ.

ترجمہ: "حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی اس طویل حدیث میں جس میں ان کی اپنی توبہ کا قصہ ہے اور جو "باب التوبة" میں گذر چکی ہے، بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے جب کہ آپ ﷺ تبوک میں لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے، فرمایا: کعب بن مالک نے کیا کیا؟ تو بنوسلمہ کے ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ! اس کو اس کی دونوں چادروں اور اس کے دونوں کناروں (کندھوں) پر نظر کرنے نے روک دیا (یعنی خود پسندی میں آ گئے) تو اس شخص سے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم نے بُری بات کہی، خدا کی قسم! اے اللہ کے رسول ہم تو اس کے اندر خیر کے سوا کچھ نہیں جانتے۔ پس آپ ﷺ خاموش رہے۔" (بخاری ومسلم)

عِطْفَاهُ: اس کے دونوں کنارے، اور اس میں اشارہ ہے ان کی خود پسندی کی طرف۔

(۲۵٦) بَابُ بَيَانِ مَايُبَاحُ مِنَ الْغِيْبَةِ

غیبت کی بعض جائز صورتوں کا بیان

اِعْلَمْ اَنَّ الْغِيْبَةَ تُبَاحُ لِغَرَضٍ صَحِيْحٍ شَرْعِيٍّ لَايُمْكِنُ الْوُصُوْلُ اِلَيْهِ اِلَّا بِهَا وَهُوَ سِتَّةُ اَسْبَابٍ:

اَلْاَوَّلُ: اَلتَظَلُّمُ، فَيَجُوْزُ لِلْمَظْلُوْمِ اَنْ يَّتَظَلَّمَ اِلَى السُّلْطَانِ وَالْقَاضِيْ وَغَيْرِ هِمَا مِمَّنْ لَهُ وِلَايَةٌ، أَوْقُدْرَةٌ عَلَى اِنْصَافِهِ مِنْ ظَالِمِهِ فَيَقُوْلُ: ظَلَمَنِيْ فُلَانٌ بِكَذَا.

اَلثَّانِيْ: اَلْاِسْتِعَانَةُ عَلَى تَغْيِيْرِ الْمُنْكَرِ، وَرَدِّ

معلوم ہونا چاہیئے کہ کسی صحیح شرعی مقصد کے لئے غیبت کرنا جائز ہے جب کہ اس کے بغیر اس تک پہنچنا ممکن نہ ہو اور اس کے چھ اسباب ہیں:

1 دست درازی کا ہونا، پس مظلوم کے لئے جائز ہے کہ وہ بادشاہ اور قاضی (یا ایسے مجاز افسر وغیرہ) کی طرف اپنا معاملہ لے جائے جن کے پاس حکمرانی کا اختیار یا ظالم کو سزا دے کر انصاف کرنے کی طاقت ہو، پس وہ جا کر کہے کہ مجھ پر فلاں شخص نے اس طرح زیادتی

الْعَاصِیُ اِلَی الصَّوَابِ، فَیَقُوْلُ لَمَنْ یَرْجُوْ قُدْرَتَهٗ عَلٰی اِزَالَةِ الْمُنْكَرِ: فُلَانٌ یَعْمَلُ كَذَا، فَازْجُرْهُ عَنْهُ وَنَحْوِ ذٰلِكَ، وَیَكُوْنُ مَقْصُوْدُهٗ التَّوَصُّلَ اِلٰی اِزَالَةِ الْمُنْكَرِ، فَاِنْ لَمْ یَقْصِدْ ذٰلِكَ كَانَ حَرَامًا.

اَلثَّالِثُ: اَلْاِسْتِفْتَاءُ، فَیَقُوْلُ لِلْمُفْتِیْ: ظَلَمَنِیْ اَبِیْ اَوْ اَخِیْ، اَوْ زَوْجِیْ، اَوْ فُلَانٌ بِكَذَا، فَهَلْ لَهٗ ذٰلِكَ؟ وَمَا طَرِیْقِیْ فِی الْخَلَاصِ مِنْهُ، وَتَحْصِیْلِ حَقِّیْ، وَدَفْعِ الظُّلْمِ؟ وَنَحْوِ ذٰلِكَ، فَهٰذَا جَائِزٌ لِلْحَاجَةِ، وَلٰكِنَّ الْاَحْوَطَ وَالْاَفْضَلَ اَنْ یَّقُوْلَ: مَا تَقُوْلُ فِیْ رَجُلٍ اَوْ شَخْصٍ اَوْ زَوْجٍ، كَانَ مِنْ اَمْرِهٖ كَذَا؟ فَاِنَّهٗ یَحْصُلُ بِهِ الْغَرَضُ مِنْ غَیْرِ تَعْیِیْنٍ، وَمَعَ ذٰلِكَ فَالتَّعْیِیْنُ جَائِزٌ كَمَا سَنَذْكُرُهٗ فِیْ حَدِیْثِ هِنْدٍ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی.

اَلرَّابِعُ: تَحْذِیْرُ الْمُسْلِمِیْنَ مِنَ الشَّرِّ وَنَصِیْحَتُهُمْ، وَذٰلِكَ مِنْ وُجُوْهٍ: مِنْهَا: جَرْحُ الْمَجْرُوْحِیْنَ مِنَ الرُّوَاةِ وَالشُّهُوْدِ، وَذٰلِكَ جَائِزٌ بِاِجْمَاعِ الْمُسْلِمِیْنَ، بَلْ وَاجِبٌ لِلْحَاجَةِ. وَمِنْهَا: اَلْمُشَاوَرَةُ فِیْ مُصَاهَرَةِ اِنْسَانٍ اَوْ مُشَارَكَتِهٖ اَوْ اِیْدَاعِهٖ اَوْ مُعَامَلَتِهٖ اَوْ غَیْرِ ذٰلِكَ اَوْ مُجَاوَرَتِهٖ وَیَجِبُ عَلَی الْمُشَاوَرِ اَنْ لَا یُخْفِیَ حَالَهٗ بَلْ یَذْكُرُ الْمَسَاوِیَ الَّتِیْ فِیْهِ بِنِیَّةِ النَّصِیْحَةِ. وَمِنْهَا: اِذَا رَاٰی مُتَفَقِّهًا یَتَرَدَّدُ اِلٰی مُبْتَدِعٍ اَوْ فَاسِقٍ یَاْخُذُ عَنْهُ الْعِلْمَ، وَخَافَ اَنْ یَتَضَرَّرَ الْمُتَفَقِّهُ بِذٰلِكَ، فَعَلَیْهِ نَصِیْحَتُهٗ بِبَیَانِ حَالِهٖ، بِشَرْطِ اَنْ یَقْصِدَ النَّصِیْحَةَ، وَهٰذَا مِمَّا یُغْلَطُ فِیْهِ، وَقَدْ یَحْمِلُ الْمُتَكَلِّمَ بِذٰلِكَ الْحَسَدُ، وَیُلَبِّسُ الشَّیْطَانُ عَلَیْهِ ذٰلِكَ، وَیُخَیِّلُ

کی ہے۔

② خلاف شرع کاموں کے روکنے اور برائی کے مرتکب کو راہ راست پر لانے کے لئے مدد حاصل کرنا۔ پس وہ ایسے شخص سے جس کی بابت اسے امید ہو کہ اسے خلاف شرع کاموں سے روکنے کی قوت ہے اور اس سے یہ کہے کہ فلاں شخص یہ برائی کر رہا ہے، وہ اس کو اس سے روکے، یا اسی طرح کی کوئی اور بات کہے اور مقصود اس کا صرف یہی ہو کہ اس برائی کا ازالہ ہو جائے۔ اگر یہ مقصود نہیں ہوگا تو ایسی شکایت حرام ہوگی۔

③ فتویٰ طلب کرنا، پس وہ مفتی سے جا کر کہے، مجھ پر میرے باپ نے، بھائی نے، یا میرے خاوند نے، یا فلاں شخص نے اس طرح ظلم کیا ہے، کیا اسے اس کا حق حاصل ہے؟ (اگر نہیں ہے) تو اس سے خلاصی پانے اور ظلم کو ٹالنے اور اپنا حق وصول کرنے کا میرے لئے کیا طریقہ ہے؟ اور اس طرح کی کوئی بات کرے، تو یہ بوقت ضرورت جائز ہے لیکن اس میں بھی زیادہ محتاط اور افضل طریقہ یہ ہے کہ وہ اس طرح سوال کرے کہ ایسے آدمی یا شخص یا خاوند کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جس کا معاملہ اور رویہ اس طرح ہے؟ اس طرح نام لئے اور متعین کئے بغیر بھی مقصد حاصل ہو جائے گا تاہم اس کے باوجود تعیین (نام لینا) بھی جائز ہے جیسا کہ ہم اس کی بابت "ہند" کی حدیث میں بیان کریں گے۔

④ مسلمانوں کو برائی سے ڈرانا اور ان کی خیر خواہی کرنا اور اس کے متعدد طریقے ہیں۔ مثلاً حدیث کے سلسلۂ سند کے مجروح راویوں اور (واقعے کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے) گواہوں پر جرح کرنا، یہ مسلمانوں کے اجماع سے جائز ہے بلکہ بوقت ضرورت واجب ہے، یا جیسے کسی سے شادی بیاہ کا تعلق قائم کرنے یا کاروبار میں شرکت کرنے یا اس کے پاس امانت رکھوانے یا کوئی اور معاملہ کرنے یا اس کے پڑوسی ہونے کے بارے میں ایک دوسرے سے مشورہ کرنا ہے، تو جس

اِلَيْهِ اَنَّهٗ نَصِيْحَةٌ فَلْيَتَفَطَّنْ لِذٰلِكَ. وَمِنْهَا: اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ وِلَايَةٌ لَايَقُوْمُ بِهَاعَلٰى وَجْهِهَا: اِمَّابِأَنْ لَايَكُوْنَ صَالِحاً لَهَا، وَاِمَّابِأَنْ يَكُوْنَ فَاسِقاً، اَوْمُغَفَّلاً وَنَحْوِذٰلِكَ فَيَجِبُ ذِكْرُذٰلِكَ لِمَنْ لَهٗ عَلَيْهِ وِلَايَةٌ عَامَّةٌ لِيُزِيْلَهٗ، وَيُوَلِّيَ مَنْ يَصْلَحُ، اَوْيَعْلَمُ ذٰلِكَ مِنْهُ لِيُعَامِلَهٗ بِمُقْتَضٰى حَالِهٖ، وَ لَايَغْتَرُّبِهٖ وَاَنْ يَسْعٰى فِيْ اَنْ يَحُثَّهٗ عَلَى الْاِسْتِقَامَةِ اَوْ يَسْتَبْدِلَ بِهٖ.

اَلْخَامِسُ: اَنْ يَكُوْنَ مُجَاهِراً بِفِسْقِهٖ اَوْبِدْعَتِهٖ كَالْمُجَاهِرِ بِشُرْبِ الْخَمْرِ، وَمُصَادَرَةِ النَّاسِ، وَاَخْذِ الْمَكْسِ، وَجِبَايَةِ الْاَمْوَالِ ظُلْماً، وَتَوَلِّي الْاُمُوْرِ الْبَاطِلَةِ، فَيَجُوْزُ ذِكْرُهٗ بِمَا يُجَاهِرُ بِهٖ، وَيَحْرُمُ ذِكْرُهٗ بِغَيْرِهٖ مِنَ الْعُيُوْبِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ لِجَوَازِهٖ سَبَبٌ آخَرُ مِمَّا ذَكَرْنَاهُ.

اَلسَّادِسُ: اَلتَّعْرِيْفُ، فَاِذَا كَانَ الْاِنْسَانُ مَعْرُوْفاً بِلَقَبٍ، كَالْاَعْمَشِ، وَالْاَعْرَجِ وَالْاَصَمِّ، وَالْاَعْمٰى وَالْاَحْوَلِ وَغَيْرِهِمْ جَازَ تَعْرِيْفُهُمْ بِذٰلِكَ، وَيَحْرُمُ اِطْلَاقُهٗ عَلٰى جِهَةِ التَّنَقُّصِ، وَلَوْاَمْكَنَ تَعْرِيْفُهٗ بِغَيْرِذٰلِكَ كَانَ اَوْلٰى.

فَهٰذِهٖ سِتَّةُ اَسْبَابٍ ذَكَرَهَا الْعُلَمَاءُ وَاَكْثَرُهَا مُجْمَعٌ عَلَيْهِ، وَدَلَائِلُهَا مِنَ الْاَحَادِيْثِ الصَّحِيْحَةِ مَشْهُوْرَةٌ فَمِنْ ذٰلِكَ:

شخص سے مشورہ کیا جائے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ کوئی بات نہ چھپائے، بلکہ خیر خواہی کی نیت سے وہ تمام برائیاں بیان کردے جو اس میں ہوں۔ (تاکہ انسان غلط جگہ رشتہ نہ کرے، بد دیانت کے پاس امانت نہ رکھوائے، نہ کاروبار میں اشتراک کرے اور نہ اس کا پڑوسی بنے وغیرہ) اسی طرح جب ایک شخص کسی طالب علم کو دیکھے کہ وہ شریعت کا علم حاصل کرنے کے لئے کسی بدعتی یا فاسق کے پاس جاتا ہے اور وہ یہ اندیشہ محسوس کرے کہ طالب علم کو اس بدعتی یا فاسق سے نقصان پہنچے گا، پس اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس کا حال بیان کر کے اس کی خیر خواہی کرے، بشرطیکہ مقصد صرف خیر خواہی ہی ہو، اور یہ معاملہ ایسا ہے کہ اس میں عام طور پر غلطیوں کا ارتکاب کیا جاتا ہے، کبھی تو حسد انسان کو ایسی بات کرنے پر آمادہ کرتا ہے لیکن شیطان اس پر معاملے کو خلط ملط کر دیتا ہے اور اس کے دماغ میں یہ بات ڈال دیتا ہے کہ یہ خیر خواہی ہے، اس لئے انسان کو ہوشیار اور بیدار رہنے کی ضرورت ہے۔

ایک صورت یہ ہے کہ اس کو کوئی عہدہ ملا ہو لیکن وہ اس کے حقوق کو صحیح انجام نہ دیتا ہو، یا تو اس لئے کہ اس کے اندر حکمرانی کی اہلیت ہی نہیں ہے، یا فاسق ہے، یا کم عقل وغیرہ ہے تو ضروری ہے اس کی حقیقت اس کے بڑے عہدے والے تک پہنچائی جائے جس کو اس پر غلبہ و تفوق حاصل ہو، تاکہ وہ اس کو ہٹادے اور اس کی جگہ پر ایسے شخص کو حاکم اور افسر بنادے جو معاملات کی اصلاح کرے، یا کم از کم اس کی اصل حقیقت اس کے علم میں آجائے تاکہ وہ اس کے حال کے مطابق اس سے معاملہ کرے اور اس سے دھوکہ نہ کھائے اور یہ کہ وہ کوشش کرے کہ اسے سیدھے راستے پر قائم رہنے کی ترغیب دے یا پھر اسے بدل دے۔

۵ یا کوئی کھلم کھلا فسق یا بدعت کا ارتکاب کرنے والا ہو، جیسے کوئی اعلانیہ شراب نوشی کرے، لوگوں کا مال لے، اس سے بھتہ وصول

کرے، یا ظلماً ٹیکس لے اور باطل کاموں کی سرپرستی کرے تو اس کا تذکرہ کھلم کھلا ضروری ہے مگر اس کے علاوہ اس کے دوسرے عیبوں کا بیان کرنا حرام ہے، الا یہ کہ اس کے جواز کا بھی کوئی ایسا ہی دوسرا سبب ہو جو ہم نے بیان کیا ہے۔

❻ معروف نام سے پکارنا، جب انسان کسی لقب کے ساتھ معروف ہو مثلاً: اعمش (چندھا آنکھ والا) اعرج (لنگڑا) بہرا، اندھا اور بھینگا وغیرہ، تو اس کے لئے تعارفی نام یا لقب کا استعمال کرنا جائز ہے، تاہم توہین و تنقیص کی نیت سے ان الفاظ کا استعمال کرنا حرام ہے، اور اگر مذکورہ معروف القاب کے بغیر اس کا تعارف ممکن ہو تو زیادہ بہتر ہے۔'' پس یہ چھ اسباب ہیں جو علماء نے بیان کئے ہیں، اس میں اکثر علماء کا اتفاق ہے اور ان کے دلائل صحیح احادیث میں مذکور ہیں، جن میں سے چند احادیث درج ذیل ہیں۔

(١٠٣١) ﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَجُلاً اِسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "اِئْذَنُوْالَهُ، بِئْسَ اَخُوْا لْعَشِيْرَةِ؟﴾ (متفق علیه)

اِحْتَجَّ بِهِ الْبُخَارِيُّ فِيْ جَوَازِ غِيْبَةِ اَهْلِ الْفَسَادِ وَاَهْلِ الرِّيَبِ.

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو اجازت دے دو، یہ اپنے خاندان کا برا آدمی ہے۔'' (بخاری ومسلم)

امام بخاری نے اس حدیث سے اہل فساد اور مشتبہ لوگوں کی غیبت بیان کرنے کے جائز ہونے پر استدلال کیا ہے۔

(١٠٣٢) ﴿وَ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا أَظُنُّ فُلاَنًا، وَ فُلاَنًا يَعْرِفَانِ مِنْ دِيْنِنَا شَيْئًا﴾ (رواه البخاری)

قَالَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ أَحَدُرُوَاةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ: "هٰذَانِ الرَّجُلاَنِ كَانَامِنَ الْمُنَافِقِيْنَ"

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے خیال میں تو فلاں فلاں آدمی ہمارے دین میں سے کچھ بھی نہیں جانتے، اس حدیث کے ایک راوی لیث بن سعد فرماتے ہیں یہ دونوں آدمی منافقین میں سے تھے۔''

(١٠٣٣) ﴿وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: اِنَّ اَبَا الْجَهْمِ وَمَعَاوِيَةَ

ترجمہ: ''حضرت فاطمہ بنت قیسؓ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا کہ ابوجہم اور معاویہ ان دونوں نے مجھے نکاح کا پیغام بھیجا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا معاویہ تو

خَطَبَانِیْ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "اَمَّا مَعَاوِیَۃُ فَصَعْلُوْکٌ لَامَالَ لَہٗ، وَاَمَّا اَبُوْ الْجَھْمِ فَلَا یَضَعُ الْعَصَاعَنْ عَاتِقِہٖ"﴾ (متفق علیہ)

وفی روایۃ لمسلم: وَاَمَّا اَبُوالْجَھْمِ فَضَرَّابٌ لِلنِّسَاءِ" وھو تفسیر لروایۃ: "لَایَضَعُ الْعَصَاعَنْ عَاتِقِہٖ" وَقِیْلَ: مَعْنَاہُ: کَثِیْرُالْاَسْفَارِ."

مفلس آدمی ہے، اس کے پاس مال ہی نہیں ہے اور ابوجہم جو ہے وہ اپنی لاٹھی اپنے کندھے سے نہیں رکھتا۔" (بخاری و مسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے لیکن ابوجہم تو عورتوں کو بہت مارنے والا ہے، اور یہ تفسیر ہے پچھلی روایت کے الفاظ کی کہ وہ تو اپنی لاٹھی اپنے کندھے سے نہیں اتارتا۔ اور بعض کے نزدیک اس کے معنی ہیں کثرت سے سفر کرنے والا ہے۔

(۱۵۳٤) ﴿وَعَنْ زَیْد بْنِ اَرْقَمَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ اَصَابَ النَّاسَ فِیْہِ شِدَّۃٌ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اُبَیٍّ: لَا تُنْفِقُوْا عَلٰی مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ حَتّٰی یَنْفَضُّوْا وَقَالَ: لَئِنْ رَجَعْنَا اِلَی الْمَدِیْنَۃِ لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْھَا الْاَذَلَّ، فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُہٗ بِذٰلِکَ، فَاَرْسَلَ اِلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اُبَیٍّ، فَاجْتَھَدَ یَمِیْنَہٗ: مَافَعَلَ، فَقَالُوْا: کَذَبَ زَیْدٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَوَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ مِمَّا قَالُوْہُ شِدَّۃٌ حَتّٰی اَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی تَصْدِیْقِیْ: "اِذَاجَاءَ کَ الْمُنَافِقُوْنَ" ثُمَّ دَعَا ھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، لِیَسْتَغْفِرَ لَھُمْ فَلَوَّوْا رُؤُوْسَھُمْ﴾. (متفق علیہ)

ترجمہ: "حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں باہر گئے، اس میں لوگوں کو بہت سختی پہنچی تو عبداللہ بن ابی نے کہا تم رسول اللہ کے ساتھیوں پر اپنا مال مت خرچ کرو تاکہ وہ خود ہی منتشر ہوجائیں، اور اس نے کہا کہ اگر ہم مدینہ واپس پہنچ گئے تو بے شک ہم میں سے زیادہ عزت والے وہاں سے ذلیلوں کو نکال دیں گے، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو اس کی یہ بات بتادی، پس آپ ﷺ نے عبداللہ بن ابی کو پیغام بھیج کر بلوایا تو اس نے پختہ قسم اٹھا کر کہا اس نے ایسا نہیں کہا، تو لوگوں نے کہا زید نے آپ ﷺ سے جھوٹ کہا، پس میرے دل میں لوگوں کی بات سے بہت سخت رنج ہوا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میری تصدیق میں سورت نازل فرمائی "اِذَاجَاءَ کَ الْمُنَافِقُوْنَ" اس کے بعد آپ ﷺ نے ان (منافقین) کو بلایا تاکہ آپ ﷺ ان کے لئے استغفار کریں، لیکن انہوں نے اعراض کیا اور اپنے سروں کو پھیر لیا۔" (بخاری و مسلم)

(۱۵۳۵) ﴿وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ: قَالَتْ ھِنْدُ اِمْرَاَۃُ اَبِیْ سُفْیَانَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَبَاسُفْیَانَ رَجُلٌ شَحِیْحٌ، وَلَیْسَ یُعْطِیْنِیْ مَا یَکْفِیْنِیْ وَوَلَدِیْ اِلَّا مَا اَخَذْتُ مِنْہُ، وَھُوَلَا یَعْلَمُ؟ قَالَ: "خُذِیْ مَایَکْفِیْکِ وَوَلَدَکِ بِالْمَعْرُوْفِ"﴾ (متفق علیہ)

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی حضرت ہندہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ ابوسفیان بخیل آدمی ہے، وہ مجھے اتنا خرچہ بھی نہیں دیتے کہ مجھے اور میرے بچوں کو کافی ہوجائے مگر یہ کہ میں خود ان کے علم کے بغیر ان کے مال میں سے کچھ لے لیتی ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: دستور کے مطابق جو تمہارے اور تمہاری اولاد

کے لئے کافی ہوجائے وہ لے لیا کرو۔" (بخاری و مسلم)

(۲۵۷) بَابُ تَحْرِيْمِ النَّمِيْمَةِ وَ هِيَ نَقْلُ الْكَلَامِ بَيْنَ النَّاسِ عَلٰى جِهَةِ الْاِفْسَادِ

چغلی کے حرام ہونے کا بیان اور وہ نام ہے فساد ڈالنے کی نیت سے ایک کی بات دوسرے کو پہنچانا

(۳۴۳) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيْمٍ﴾ (سورة ن: ۱۱)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "طعنہ دینے والا، چغلیاں لگاتا پھرتا ہے۔"

(۳۴۴) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿مَايَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ﴾ (سورة ق: ۱۸)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "آدمی منہ سے کوئی لفظ نکال نہیں پاتا مگر اس کے پاس نگہبان تیار ہے۔"

(۱۵۳۶) ﴿وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ﴾. (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔"

(۱۵۳۷) ﴿وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ: "اِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ! بَلٰى اِنَّهٗ كَبِيْرٌ: أَمَّا اَحَدُ هُمَا، فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ، وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ لَايَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ﴾ (متفق عليه و هذا لفظ احدى روايات البخارى)

قَالَ الْعُلَمَاءُ: معنى "وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ" أَيْ كَبِيْرٍ فِيْ زَعْمِهِمَا وَقِيْلَ: كَبِيْرٌ تَرْكُهٗ عَلَيْهِمَا.

ترجمہ: "حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا دو قبروں کے پاس سے گزر ہوا تو ارشاد فرمایا: کہ ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور ان کو یہ عذاب کسی بڑی (زیادہ مشکل) بات پر نہیں ہو رہا، بڑی ہی بات ہے، ان میں سے ایک تو چغلی کرتا تھا اور دوسرا پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا۔" (بخاری و مسلم)

یہ بخاری کی روایات میں سے ایک روایت کے الفاظ ہیں۔ علماء نے کہا ہے "ان کو کسی بڑی بات میں عذاب نہیں ہو رہا"، اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے خیال میں وہ کوئی بڑی بات نہیں تھی (مگر حقیقت میں شریعت میں وہ بڑی بات ہے) اور بعض نے کہا بڑی بات سے کہ وہ یہ ہے ان کا چھوڑنا زیادہ مشکل بات نہ تھی۔

(۱۵۳۸) ﴿وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ:

ترجمہ: "حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ میں تمہیں یہ بتلاؤں کہ عضہ کیا

"اَلاَ اُنَبِّئُکُم مَا الْعَضْهُ؟ هِیَ النَّمِیْمَةُ، اَلْقَالَةُ بَیْنَ النَّاسِ﴾ (رواه مسلم)

"اَلْعَضْهُ" بفتح العين المهملة واسكان الضاد المعجمة وبالهاء على وزن "الوجه" وروى: "اَلْعِضَةُ" بكسر العين وفتح الضاد المعجمة على وزن العدة، وهى: اَلْكِذْبُ وَالْبُهْتَانُ وعلى الرواية الاولى: العضه مصدر يقال: عَضَهَهُ عضها، اى: رماه بالعضه.

چیز ہے؟ وہ چغلی ہے، لوگوں کے درمیان بات کرنا ہے۔" (مسلم)

العضة: عین پر زبر، صاد ساکن اور ہاء بر وزن وجہ اور یہ العضة بھی مروی ہے یعنی عین کے نیچے زیر، ضاد پر زبر بروزن عدة. یہ جھوٹ اور بہتان کو کہتے ہیں۔ اور پہلی روایت کے مطابق "العضہ" مصدر ہے، کہا جاتا ہے عضهه عضها یعنی اسے جھوٹ کے ساتھ متہم کیا یا اس پر بہتان باندھا۔

(۲۵۸) بَابُ النَّهْیِ عَنْ نَقْلِ الْحَدِیْثِ وَ کَلامِ النَّاسِ اِلٰی وُلاةِ الْاُمُوْرِ اِذَا لَمْ تَدْعُ اِلَیْهِ حَاجَةٌ کَخَوْفِ مَفْسَدَةٍ وَ نَحْوِهَا

لوگوں کی باتیں بلاضرورت حکام تک پہنچانے کی ممانعت تاہم بگاڑ یا کوئی نقصان وغیرہ کا خطرہ ہو تو پھر جائز ہے

(۳٤٥) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ (سورة المائدة: ۲)

﴿وفى الباب الاحاديث السابقة فى الباب قبله﴾

(۱۵۳۹) ﴿وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ: "لَا یُبَلِّغُنِیْ اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِیْ عَنْ اَحَدٍ شَیْئاً، فَاِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَخْرُجَ اِلَیْکُمْ وَاَنَا سَلِیْمُ الصَّدْرِ﴾ (رواه ابو داؤد والترمذى)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "گناہ اور زیادتی پر ایک دوسرے سے تعاون مت کرو۔"

"گذشتہ باب والی احادیث بھی اسی مضمون کے متعلق ہیں۔"

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے صحابہ میں سے کوئی شخص کسی کی کوئی بات مجھ تک نہ پہنچائے، اس لئے کہ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میں تمہارے درمیان سے اس حال میں نکلوں کہ میرا سینہ صاف ہو۔"

(۲۵۹) بَابُ ذَمِّ ذِی الْوَجْهَیْنِ

دورخی شخص کی مذمت کا بیان

(۳٤٦) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ یَسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "وہ لوگوں سے چھپتے ہیں اور

وَلاَ يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَ هُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لاَ يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ وَ كَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطاً﴾ (سورة النساء: ١٠٨)

اللہ سے نہیں چھپتے، حالانکہ وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے جب وہ راتوں کو ایسی باتوں میں مشورہ کرتے ہیں جو اللہ کو ناپسند ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کے عملوں کا احاطہ کرنے والا ہے۔"

(١٥٤٠) ﴿وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَجِدُوْنَ النَّاسَ مَعَادِنَ: خِيَارُ هُمْ فِى الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِى الْاِسْلَامِ اِذَا فَقُهُوْا، وَتَجِدُوْنَ خِيَارَ النَّاسِ فِىْ هٰذَا الشَّاْنِ اَشَدَّ هُمْ لَهٗ كَرَاهِيَةً، وَتَجِدُوْنَ شَرَّالنَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِىْ يَأْتِىْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کو (معدن) کانوں کی طرح پاؤ گے، ان میں سے جو لوگ جاہلیت میں بہترین تھے اسلام میں بھی بہتر ہیں جب کہ وہ دین کی سمجھ حاصل کرلیں، اور حکمرانی کے معاملے میں تم ان لوگوں کو سب سے بہتر پاؤ گے جو اس کو سب سے زیادہ ناپسند کرتے ہوں گے، اور تم لوگوں میں سب سے بدتر دو رخے (چہرے) شخص کو پاؤ گے جو اِن کے پاس ایک رخ (چہرہ) لے کر جائے اور اُن کے پاس دوسرا رخ (چہرہ) کے ساتھ۔" (بخاری و مسلم)

(١٥٤١) ﴿وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ نَاساً قَالُوْا لِجَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا: اِنَّا نَدْخُلُ عَلٰى سَلَاطِيْنِنَا فَنَقُوْلُ لَهُمْ بِخَلَافِ مَا نَتَكَلَّمُ اِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ هِمْ قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ هٰذَا نِفَاقاً عَلٰى عَهْدِرَسُوْلِ الله صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾ (رواه البخارى)

ترجمہ: "حضرت محمد بن زید سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے ان کے دادا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کیا ہم اپنے حکمرانوں کے پاس جاتے ہیں تو ان سے ایسی باتیں کرتے ہیں جو ان باتوں سے مختلف ہوتی ہیں جو ہم ان کے پاس سے باہر نکل کر کرتے ہیں، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم ایسے رویئے کو آپ ﷺ کے زمانے میں نفاق شمار کرتے تھے۔" (بخاری)

(٢٦٠) بَابُ تَحْرِيْمِ الْكِذْبِ

جھوٹ کی حرمت کا بیان

(٣٤٧) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ﴾ (سورة الإسراء: ٢٥)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "جس چیز کا علم نہیں اس کے پیچھے مت پڑو۔"

(٣٤٨) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿مَايَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ﴾ (سورة ق: ١٨)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "انسان جو لفظ بھی بولتا ہے تو اس کے پاس ایک نگران فرشتہ تیار رہتا ہے۔"

(١٥٤٢) ﴿وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ

ترجمہ: "حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ سچائی نیکی کی طرف راہنمائی

وَسَلَّمَ: "اِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِیْ اِلَی الْبِرِّ، وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِیْ اِلَی الْجَنَّةِ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰی يُكْتَبُ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقاً، وَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِیْ اِلَی الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِیْ اِلَی النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰی يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّاباً﴾ (متفق علیه)

(۱۵۴۳) ﴿وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمُ قَالَ: "اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ، كَانَ مُنَافِقاً خَالِصاً، وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْ نِفَاقٍ حَتّٰی يَدَعَهَا: اِذَا اُؤْتُمِنَ خَانَ، وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ"﴾

متفق علیه. وقدسبق بیانه مع حدیث ابی هریرة بنحوه فی "باب الوفاء بالعهد"

(۱۵۴۴) ﴿وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ النبی صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمُ قَالَ: "مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ لَمْ يَرَهُ كُلِّفَ اَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ وَلَنْ يَفْعَلَ وَمَنْ اِسْتَمَعَ اِلٰی حَدِيْثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ، صُبَّ فِیْ اُذُنَيْهِ الْآنُکُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً، عُذِّبَ وَ كُلِّفَ اَنْ يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ﴾. (رواه البخاری)

"تَحَلَّمَ" ای: قَالَ اِنَّهُ حَلَّمَ فِیْ نَوْمِهٖ وَرَایٰ كَذَا وَكَذَا وَهُوَ كَاذِبٌ وَ "الآنُکُ" بِالْمَدِّ وضم النون و تخفیف الکاف: وَهُوَ الرَّصَاصُ الْمُذَابُ.

کرنے والی ہے، اور نیکی جنت کی طرف لے جانے والی ہے۔ آدمی سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں وہ صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور بلاشبہ جھوٹ نافرمانی کی طرف رہنمائی کرنے والی ہے اور نافرمانی جہنم کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور بلاشبہ آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے یہاں (کذاب) جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔" (بخاری و مسلم)

ترجمہ: "حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار خصلتیں جس میں ہوں وہ خالص منافق ہوگا اور جس کے اندر ان میں سے ایک خصلت ہو تو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی، یہاں تک کہ وہ اسے چھوڑ دے (وہ یہ ہیں:)، (۱) جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے تو وہ خیانت کرے، (۲) جب بات کرے تو جھوٹ بولے، (۳) جب عہد کرے تو بد عہدی کرے، (۴) جب جھگڑا کرے تو بد زبانی کرے۔" (بخاری و مسلم) یہ روایت وضاحت کے ساتھ "باب الوفاء بالعهد" میں گذر چکی ہے۔

ترجمہ: "حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایسا خواب بیان کرے جو اس نے نہیں دیکھا تو اسے قیامت کے دن مجبور کیا جائے گا کہ وہ جو کے دو دانوں کے درمیان گرہ لگائے اور یہ ہرگز نہیں کر سکے گا، اور جو شخص ایسے لوگوں کی بات سننے کیلئے ان کی طرف کان لگائے جو اس کے لئے اس کو ناپسند کرتے ہوں تو قیامت والے دن اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا، اور جو شخص کسی کی تصویر بنائے تو اسے عذاب دیا جائے گا اور اسے مجبور کیا جائے گا کہ وہ اس میں روح پھونکے جب کہ وہ اس میں روح نہیں پھونک سکے گا۔" (بخاری)

تَحَلَّمَ: یہ کہنا کہ میں نے خواب میں اس طرح دیکھا ہے حالانکہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔ وَالْآنُکُ: مد اور نون پر پیش اور کاف

(۱۵۴۵) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفْرَى الْفِرٰى اَنْ يُرِىَ الرَّجُلُ عَيْنَيْهِ مَالَمْ تَرَيَا﴾ (رواه البخاری ومعناه يَقُوْلُ: رَاَيْتُ فِيْمَالَمْ يَرَهُ)

بغیر تشدید کے بمعنی بکھا ہوا سیسہ۔

ترجمہ: ''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ آدمی اپنی آنکھوں کو وہ چیز دکھائے جو اس نے نہیں دیکھی ہے۔'' (بخاری)

(۱۵۴۶) ﴿وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قال: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يُكْثِرُ اَنْ يَقُوْلَ لِاَصْحَابِهٖ: "هَلْ رَاٰى اَحَدٌمِنكُمْ مِنْ رُؤْيَا؟" فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُصَّ، وَاِنَّهُ قَالَ لَنَا ذَاتَ غَدَاةٍ: "اِنَّهُ أَتَانِى اللَّيْلَةَ آتِيَانِ، وَاِنَّهُمَا قَالَا لِىْ: اِنْطَلِقْ، وَاِنِّىْ انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا، وَاِنَّا اَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ، وَاِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِصَخْرَةٍ، وَاِذَا هُوَ يَهْوِىْ بِالصَّخْرَةِ لِرَأْسِهٖ فَيَثْلَغُ رَاْسَهُ فَيَتَدَ هْدَهُ الْحَجَرُ هَاهُنَا، فَيَتْبَعُ الْحَجَرَ فَيَاخُذُهُ، فَلَا يَرْجِعُ اِلَيْهِ حَتّٰى يَصِحَّ رَأْسُهُ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُوْدُ عَلَيْهِ، فَيَفْعَلُ بِهٖ مِثْلَ مَافَعَلَ الْمَرَّةَ الْاُوْلٰى!" قَالَ: "قُلْتُ لَهُمَا: سُبْحَانَ اللّٰهِ! مَاهٰذَانِ؟ قَالَا لِىْ: اِنْطَلِقْ اِنْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا، فَاَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُسْتَلْقٍ لِقَفَاهُ، وَاِذَا اٰخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِكُلُّوْبٍ مِنْ حَدِيْدٍ وَاِذَا هُوَ يَاْتِىْ اَحَدَ شِقَّىْ وَجْهِهٖ فَيُشَرْشِرُ شِدْقَهُ اِلٰى قَفَاهُ وَمَنْخِرَهُ اِلٰى قَفَاهُ وَعَيْنَيْهِ اِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ يَتَحَوَّلُ اِلَى الْجَانِبِ الْاٰخَرِ فَيَفْعَلُ بِهٖ مِثْلَ مَافَعَلَ بِالْجَانِبِ الْاَوَّلِ، فَمَا يَفْرَغُ مِنْ ذٰلِكَ الْجَانِبِ حَتّٰى يَصِحَّ ذٰلِكَ الْجَانِبُ كَمَا كَانَ، ثُمَّ يَعُوْدُ عَلَيْهِ، فَيَفْعَلُ مِثْلَ مَافَعَلَ فِى الْمَرَّةِ الْاُوْلٰى" قَالَ: قُلْتُ: "سُبْحَانَ اللّٰهِ! مَاهٰذَانِ؟" قَالَ: قَالَا

ترجمہ: ''حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ اکثر اپنے صحابہ سے پوچھا کرتے تھے کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ پس آپ ﷺ کے سامنے کوئی شخص جو اللہ چاہتا بیان کرتا۔ اور ایک دوسرے دن صبح کے وقت آپ ﷺ نے ہمارے سامنے بیان کیا کہ رات کو میرے پاس دو آنے والے آئے، ان دونوں نے مجھ سے کہا چلئے، میں ان کے ساتھ چل پڑا، ہمارا گزر ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا جو لیٹا ہوا تھا اور اسکے ساتھ ہی ایک دوسرا آدمی اسکے اوپر پتھر لئے کھڑا ہے، وہ پتھر اس کے سر پر مارتا ہے اور اس کے سر کو پاش پاش کر دیتا ہے، پس وہ پتھر وہاں سے لڑھک کر دور جا گرتا ہے تو وہ پتھر کے پیچھے جاتا ہے اور اس کو پکڑ لاتا ہے، اسکے دوبارہ واپس آنے تک اس کا سر پہلے کی طرح صحیح ہو جاتا ہے، وہ پھر اس کی طرف لوٹتا ہے اور وہی کچھ کرتا ہے جو اس نے پہلی مرتبہ کیا تھا۔

نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: کہ میں نے ان دو آدمیوں سے پوچھا سبحان اللہ! یہ کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے کہا چلئے چلئے، پس ہم چل پڑے اور ایک ایسے آدمی کے پاس آئے جو گدی کے بل لیٹا ہوا تھا اور اس کے پاس ہی ایک دوسرا شخص لوہے کا ایک زنبور لئے ہوئے اس کے اوپر کھڑا تھا، وہ اس کے چہرے کی ایک طرف آتا ہے اور اس کے جبڑے کو اس کی گدی تک چیر دیتا ہے، اس کے نتھنے کو اور اس کی آنکھ کو بھی گدی تک چیر دیتا ہے، پھر وہ اس کے چہرے کی ایک دوسری جانب آتا ہے اور پھر وہی عمل کرتا ہے جو اس نے پہلی جانب میں کیا تھا، پس وہ اس ایک جانب سے فارغ نہیں ہو جاتا کہ دوسری

لِیْ: اِنْطَلِقْ اِنْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا، فَاَتَيْنَا عَلٰی مِثْلِ التَّنُّوْرِ" فَاَحْسِبُ اَنَّهُ قَالَ: "فَاِذَا فِيْهِ لَغَطٌ، وَاَصْوَاتٌ، فَاطَّلَعْنَا فِيْهِ فَاِذَا فِيْهِ رِجَالٌ وَ نِسَاءٌ عُرَاةٌ وَاِذَاهُمْ يَاْتِيْهِمْ لَهَبٌ مِنْ اَسْفَلَ مِنْهُمْ، فَاِذَا اَتَاهُمْ ذٰلِكَ اللَّهَبُ ضَوْضَوْا، قُلْتُ: مَاهٰؤُلَاءِ؟ قَالَا لِیْ: اِنْطَلِقْ اِنْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا، فَاَتَيْنَا عَلٰی نَهْرٍ" حَسِبْتُ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: "اَحْمَرُ مِثْلَ الدَّمِ وَاِذَا فِی النَّهْرِ رَجُلٌ سَابِحٌ يَسْبَحُ، وَاِذَا عَلٰی شَطِّ النَّهْرِ رَجُلٌ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ حِجَارَةً كَثِيْرَةً، وَاِذَا ذٰلِكَ السَّابِحُ يَسْبَحُ مَا يَسْبَحُ، ثُمَّ يَاْتِیْ ذٰلِكَ الَّذِیْ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ الْحِجَارَةَ، فَيَفْغَرُ لَهُ فَاهُ، فَيُلْقِمُهُ حَجَراً، فَيَنْطَلِقُ فَيَسْبَحُ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلَيْهِ، كُلَّمَا يَرْجِعُ اِلَيْهِ، فَغَرَلَهُ فَاهُ، فَاَلْقَمَهُ حَجَراً. قُلْتُ لَهُمَا: مَا هٰذَانِ؟ قَالَا لِیْ: اِنْطَلِقْ اِنْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا، فَاَتَيْنَا عَلٰی رَجُلٍ كَرِيْهِ الْمَرْاٰةِ اَوْ كَاكْرَهِ مَا اَنْتَ رَاءٍ رَجُلًا مَرْاٰیً، فَاِذَا هُوَ عِنْدَهُ نَارٌ يَحُشُّهَا وَيَسْعٰی حَوْلَهَا، قُلْتُ لَهُمَا: مَاهٰذَا؟ قَالَا لِیْ: اِنْطَلِقْ اِنْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا فَاَتَيْنَا عَلٰی رَوْضَةٍ مُعْتَمَّةٍ فِيْهَا مِنْ كُلِّ نَوْرِالرَّبِيْعِ، وَ اِذَابَيْنَ ظَهْرَیِ الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيْلٌ لَا اَكَادُ اَرٰی رَاْسَهُ طُوْلًا فِی السَّمَاءِ وَاِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ اَكْثَرِ وِلْدَانٍ رَاَيْتُهُمْ قَطُّ، قُلْتُ: مَا هٰذَا؟ وَمَا هٰؤُلَاءِ؟ قَالَالِیْ: اِنْطَلِقْ اِنْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا، فَاَتَيْنَا اِلٰی دَوْحَةٍ عَظِيْمَةٍ لَمْ اَرَ دَوْحَةً قَطُّ اَعْظَمَ مِنْهَا وَلَا اَحْسَنَ! قَالَالِیْ: اِرْقَ فِيْهَا فَارْتَقَيْنَا فِيْهَا اِلٰی مَدِيْنَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَلَبِنِ فِضَّةٍ، فَاَتَيْنَا بَابَ الْمَدِيْنَةِ فَاسْتَفْتَحْنَا، فَفُتِحَ لَنَا، فَدَخَلْنَاهَا، فَتَلَقَّانَا رِجَالٌ

جانب پہلے کی طرح صحیح ہوجاتی ہے، وہ پھر اس کی طرف آتا ہے اور وہی کچھ کرتا ہے جو پہلی مرتبہ میں کیا تھا۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے (پھر) کہا سبحان اللہ! یہ دو آدمی کون ہیں؟ انہوں نے مجھے کہا کہ چلئے، پس ہم چلے تو ہم تنور جیسے گڑھے پر آئے (راوی کا کہنا ہے) کہ میرا گمان یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ اس میں بہت شور تھا اور آوازیں تھیں، پس ہم نے اس میں جھانکا، تو اس میں برہنہ مرد اور عورتیں تھیں، اس کے نیچے سے آگ کا شعلہ اٹھتا ہے اور جب وہ ان کو لگتا ہے تو وہ چیخیں مارتے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے مجھ سے کہا کہ چلئے چلئے، پس ہم چلے اور ایک نہر پر آئے۔ راوی کا بیان ہے، میرا گمان ہے کہ آپ ﷺ فرماتے تھے، وہ خون کی طرح سرخ تھی، اس میں ایک تیراک تیر رہا ہے اور نہر کے کنارے پر ایک آدمی ہے جس نے اپنے پاس بہت سے پتھر جمع کر رکھے ہیں، یہ تیرنے والا جب تک تیرتا ہے تیرتا ہے، پھر اس شخص کے پاس آتا ہے جس نے اپنے پاس پتھر جمع کئے ہوئے ہیں، وہ اس کے سامنے آکر اپنا منہ کھولتا ہے اور وہ اس کے منہ میں پتھر کا لقمہ ڈال دیتا ہے، وہ پھر جا کر تیرنے لگتا ہے اور پھر اس کی طرف لوٹ آتا ہے، جب بھی اس کی طرف لوٹ کر آتا ہے، اس کے سامنے اپنا منہ کھولتا ہے اور وہ پتھر کا لقمہ اس کے منہ میں ڈال دیتا ہے میں نے ان سے کہا، یہ دو شخص کون ہیں؟ انہوں نے مجھے کہا چلئے چلئے۔ ہم پھر چلے، پس ایک بہت ہی بد منظر آدمی کے پاس آئے، یا (فرمایا) سب سے زیادہ بدصورت آدمی کی طرف، جو تم نے دیکھا ہو اس کے پاس آئے، اس کے پاس آگ ہے، جسے وہ دہکاتا ہے اور اس کے گرد دوڑتا ہے۔ میں نے دونوں ساتھیوں سے پوچھا، یہ کیا ماجرا ہے؟ انہوں نے مجھے کہا چلئے چلئے۔ پس ہم چلے اور ایک ایسے باغ میں آئے جس میں کثرت سے درخت لگے ہوئے تھے اور اس میں بہار کے (موسم کی طرح) ہر قسم کے پھول تھے، اور

شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ! وَشَطْرٌ مِنْهُمْ كَاَقْبَحِ مَا اَنْتَ رَاءٍ! قَالَا لَهُمْ: اِذْهَبُوْا فَقَعُوْا فِيْ ذٰلِكَ النَّهْرِ، وَاِذَا هُوَ نَهْرٌ مُعْتَرِضٌ يَجْرِيْ كَاَنَّ مَائَهُ الْمَحْضُ فِي الْبَيَاضِ، فَذَهَبُوْا فَقَعُوْا فِيْهِ. ثُمَّ رَجَعُوْا اِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذٰلِكَ السُّوْءُ عَنْهُمْ، فَصَارُوْا فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ، قَالَ: قَالَالِيْ: هٰذِهٖ جَنَّةُ عَدْنٍ، وَ هٰذَاكَ مَنْزِلُكَ، فَسَمَا بَصَرِيْ صُعُدًا، فَاِذَا قَصْرٌ مِثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ، قَالَالِيْ: هٰذَاكَ مَنْزِلُكَ؟ قُلْتُ لَهُمَا: بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمَا، فَذَرَانِيْ فَاَدْخُلَهٗ. قَالَا: اَمَّا الْآنَ فَلَا، وَاَنْتَ دَاخِلُهٗ. قُلْتُ لَهُمَا: فَاِنِّيْ رَاَيْتُ مُنْذُ اللَّيْلَةِ عَجَبًا؟ فَمَا هٰذَا الَّذِيْ رَاَيْتُ؟ قَالَالِيْ: أَمَا إِنَّا سَنُخْبِرُكَ: اَمَّا الرَّجُلُ الْاَوَّلُ الَّذِيْ اَتَيْتَ عَلَيْهِ يُثْلَغُ رَاْسُهٗ بِالْحَجَرِ، فَاِنَّهُ الرَّجُلُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفُضُهٗ، وَيَنَامُ عَنِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ، وَاَمَّا الرَّجُلُ الَّذِيْ اَتَيْتَ عَلَيْهِ يُشَرْشَرُ شِدْقُهٗ اِلٰى قَفَاهُ، وَ مَنْخِرُهٗ اِلٰى قَفَاهُ وَعَيْنُهٗ اِلٰى قَفَاهُ فَاِنَّهُ الرَّجُلُ يَغْدُوْمِنْ بَيْتِهٖ فَيَكْذِبُ الْكِذْبَةَ تَبْلُغُ الْآفَاقَ، وَاَمَّا الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ الْعُرَاةُ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ مِثْلِ بِنَاءِ التَّنُّوْرِ فَاِنَّهُمُ الزُّنَاةُ وَ الزَّوَانِيْ، وَاَمَّا الرَّجُلُ الَّذِيْ اَتَيْتَ عَلَيْهِ يَسْبَحُ فِي النَّهْرِ، وَيُلْقَمُ الْحِجَارَةَ، فَاِنَّهٗ آكِلُ الرِّبَا، وَاَمَّا الرَّجُلُ الْكَرِيْهُ الْمَرْآةِ الَّذِيْ عِنْدَ النَّارِ يَحُشُّهَا وَيَسْعٰى حَوْلَهَا، فَاِنَّهٗ مَالِكٌ خَازِنُ جَهَنَّمَ، وَاَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِيْلُ الَّذِيْ فِي الرَّوْضَةِ فَاِنَّهٗ اِبْرَاهِيْمُ، وَاَمَّا الْوُلْدَانُ الَّذِيْنَ حَوْلَهٗ فَكُلُّ مَوْلُوْدٍ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ﴾

وَفِيْ رِوَايَةِ الْبُرْقَانِيِّ: "وُلِدَ عَلَى الْفِطْرَةِ،

اس باغ کے درمیان میں ایک لمبا تڑنگا آدمی تھا جس کی لمبائی کی وجہ سے اس کا سر آسمان میں دکھائی دیتا تھا۔ اس آدمی کے ارد گرد زیادہ بچے ہیں، ایسے بچے میں نے کبھی نہیں دیکھے۔ میں نے پوچھا، یہ کیا ہے؟ اور یہ بچے کون ہیں؟ انہوں نے کہا چلئے چلئے۔ پس ہم چلے اور ایک بہت بڑے درخت پر آئے اس سے زیادہ بڑا اور اس سے زیادہ اچھا درخت میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ دونوں ساتھیوں نے مجھے کہا اس پر چڑھیے، پس ہم اس پر چڑھے تو ایک ایسا شہر ہمیں نظر آیا جو سونے چاندی کی اینٹوں سے بنا ہوا تھا، پس ہم اس شہر کے دروازے پر آئے اور اسے کھولنے کا مطالبہ کیا، پس وہ دروازہ ہمارے لئے کھول دیا گیا اور ہم اس میں داخل ہوگئے۔ پس ہمیں بہت سے آدمی ملے، ان کا آدھا جسم تو اس خوبصورت ترین آدمی کی طرح ہے جو تم نے دیکھا ہو اور آدھا جسم اس بدترین آدمی کی طرح ہے جو تم نے دیکھا ہو، دونوں ساتھیوں نے ان آدمیوں سے کہا، جاؤ اور اس نہر میں کود جاؤ، وہاں عرضاً ایک نہر بہہ رہی تھی، اس کا پانی سفیدی میں گویا دودھ تھا، پس وہ لوگ گئے اور اس میں کود گئے، پھر وہ ہماری طرف واپس آئے تو ان کے آدھے جسم کی بدصورتی دور ہو چکی تھی اور بہترین صورت والے ہوگئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان دونوں نے مجھے کہا، یہ جنت عدن ہے اور یہ آپ کا مقام ہے، میری نگاہ جو اوپر اٹھی تو سفید بادلوں کی طرح کا ایک محل نظر آیا، دونوں ساتھیوں نے مجھے کہا یہ ہے آپ کا مقام، میں نے ان سے کہا اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا کرے، تم مجھے چھوڑ دو کہ میں اندر جاؤں۔ انہوں نے کہا لیکن ابھی نہیں۔ البتہ آپ (ﷺ) ہی اس میں داخل ہوں گے۔ (نہ کہ کوئی اور) میں نے ان سے عرض کیا۔ میں نے رات کو عجیب چیزیں دیکھی ہیں، میں نے جو کچھ دیکھا ہے یہ کیا ہے؟ دونوں نے کہا، گھبرائیں نہیں، ہم ابھی آپ کو بتلائے دیتے ہیں۔ وہ پہلا آدمی جس کے پاس سے آپ گزرے اور اس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا، وہ شخص ہے جو قرآن حاصل کرے

فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِيْنَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَاَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَاَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ، وَاَمَّا الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَانُوْا شَطْرٌ مِنْهُمْ حَسَنٌ وَشَطْرٌ مِنْهُمْ قَبِيْحٌ فَاِنَّهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوْا عَمَلاً صَالِحاً وَآخَرَ سَيِّئاً، تَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُمْ" (رواه البخاری.)

وَ فِيْ رِوَايَةٍ لَهُ: "رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنَ اَتَيَانِيْ، فَاَخْرَجَانِيْ اِلَى اَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ" ثُمَّ ذَكَرَهُ وَ قَالَ: "فَانْطَلَقْنَا اِلَى نَقْبٍ مِثْلَ التَّنُّوْرِ، اَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَاَسْفَلُهُ وَاسِعٌ، يَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَاراً، فَاِذَا ارْتَفَعَتْ ارْتَفَعُوْا حَتَّى كَادُوْا اَنْ يَخْرُجُوْا وَاِذَا خَمِدَتْ، رَجَعُوْا فِيْهَا، وَفِيْهَا رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ. وَفِيْهَا: حَتَّى اَتَيْنَا عَلَى نَهْرٍ مِنْ دَمٍ وَلَمْ يَشُكَّ فِيْهِ رَجُلٌ قَائِمٌ عَلَى وَسْطِ النَّهْرِ، وَعَلَى شَطِّ النَّهْرِ رَجُلٌ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ، فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِيْ فِي النَّهْرِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍفِيْ فِيْهِ، فَرَدَّهُ حَيْثُ كَانَ، فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ جَعَلَ يَرْمِيْ فِيْ فِيْهِ بِحَجَرٍ، فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ" وَفِيْهَا: "فَصَعِدَ ابِى الشَّجَرَةَ، فَاَدْخَلَانِيْ دَاراً لَمْ اَرَقَطُّ اَحْسَنَ مِنْهَا، فِيْهَا رِجَالٌ شُيُوْخٌ وَشَبَابٌ، وَفِيْهَا: اَلَّذِيْ رَاَيْتُهُ يَشُقُّ شِدْقَهُ فَكَذَّابٌ، يُحَدِّثُ بِالْكَذْبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتَّى تَبْلُغَ الْآفَاقَ، فَيُصْنَعُ بِهِ مَارَاَيْتَ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ" وَفِيْهَا: "اَلَّذِيْ رَاَيْتَهُ يُشْدَخُ رَاْسُهُ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ، فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ، وَلَمْ يَعْمَلْ فِيْهِ بِالنَّهَارِ فَيُفْعَلُ بِهٖ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَالدَّارُ الْاُوْلٰى الَّتِيْ دَخَلْتَ دَارُعَامَّةِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَاَمَّا هٰذِهٖ

اور پھر اسے چھوڑ دے۔ (حفظ کر کے بھول جائے، یا قرآن کا علم حاصل کر کے بے عمل ہوجائے) اور فرض نماز پڑھے بغیر سو جائے، اور وہ آدمی جس کے پاس سے آپ گزرے جس کے جبڑے کو اس کے نتھنے کو اور اس کی آنکھ کو اس کی گدی تک چیرا جار ہا تھا، یہ وہ شخص ہے جو صبح اپنے گھر سے نکلتا ہو اور جھوٹ بولتا ہو اور اس کا یہ جھوٹ دنیا کے کنارے تک پھیل جاتا ہے۔ اور وہ برہنہ مرد اور عورتیں جو تنور جیسے گڑھے میں تھیں، وہ بدکار مرد اور بدکار عورتیں تھیں۔ اور وہ آدمی، جس کے پاس آپ آئے وہ نہر میں تیر رہا تھا اور اس کے منہ میں پتھر کا لقمہ دیا جاتا تھا وہ سود خور شخص تھا۔ اور وہ نہایت بدمنظر آدمی جو آگ کے پاس تھا اسے دہکاتا تھا اور اس کے گرد ڈورتا تھا، وہ داروغہ جہنم مالک ہے اور وہ دراز قد آدمی جو باغ میں تھا، حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے اور وہ بچے جو ان کے ارد گرد تھے یہ تمام وہ بچے تھے جو فطرت (صحیح دین) پر فوت ہوئے۔ اور برقانی کی روایت میں ہے، وہ بچے ہیں جو فطرت پر پیدا ہوئے۔

مسلمانوں میں سے ایک نے سوال کیا، یارسول اللہ! اور مشرکین کے بچے (بھی وہیں تھے؟) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مشرکین کے بچے بھی۔ اور وہ لوگ، جن کا آدھا جسم خوب صورت اور آدھا جسم بدصورت تھا، یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ملے جلے عمل کئے، کچھ عمل نیک کئے اور کچھ برے بھی، اللہ نے ان سے درگزر فرمایا۔ (بخاری)

اور بخاری کی ایک اور روایت میں ہے۔ میں نے رات کو دیکھا کہ میرے پاس دو آدمی آئے اور مجھے پاک سرزمین کی طرف لے گئے، پھر وہی واقعہ بیان فرمایا (جو ابھی گزرا) اور فرمایا، کہ ہم چلتے چلتے ایک گڑھے پر پہنچے جو تنور کی مثل تھا، اس کا بالائی حصہ تنگ اور نچلا حصہ کشادہ تھا، اس کے نیچے آگ فروزاں تھی، جب وہ آگ اوپر کو اٹھتی تو (اس میں موجود لوگ بھی) اوپر کو اٹھتے، حتیٰ کہ وہ باہر نکلنے کے قریب ہوجاتے اور جب آگ بجھ جاتی تو وہ بھی اس مین واپس

الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ وَاَنَا جِبْرِيْلُ وَهٰذَا مِيْكَائِيْلُ، فَارْفَعْ رَأْسَكَ، فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ فَاِذَا فَوْقِيْ مِثْلُ السَّحَابِ، قَالَا: ذَاكَ مَنْزِلُكَ، قُلْتُ: دَعَانِيْ اَدْخُلُ مَنْزِلِيْ، قَالَا: اِنَّهُ بَقِيَ لَكَ عُمُرٌ لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ، فَلَوِ اسْتَكْمَلْتَهُ اَتَيْتَ مَنْزِلَكَ"﴾.

(رواه البخاري)

قوله: "يُثْلَغ: راسه" هو بالثاء المثلثة والغين المعجمة، اى: يشدخه ويشقه. قوله: "يتدهده" اى: يتد حرج، و "الكلوب" بفتح الكاف، وضم اللام المشددة، وهو معروف. قوله "فيشرشر" اى: يُقَطَعُ، قوله:" ضَوْضَوْا" وهو بضا دين معجمتين، اى: صاحوا، قوله: "فيفغر" هو بالفاء والغين المعجمة، اى: يُفْتَحُ، قوله: "المرآة" هو بفتح الميم، اى: المنظر. قوله: "يحشها" هو بفتح الياء وضم الحاء المهملة والشين المعجمة، اى: يوقدها. قوله: "رَوْضَةٌ مُعْتَمَّةٌ" هو بضم الميم واسكان العين وفتح التاء وتشديد الميم. اى: وافية النبات طويلته، قوله: "دوحة" وهى بفتح الدال واسكان الواو بالحاء المهملة وهى الشجرة الكبيرة. قوله: "المحض" هو بفتح الميم واسكان الحاء المهملة والضاد المعجمة: وهو اللَبَنُ. قوله: "فسما بصرى" اى: ارتفع. "وصُعُدا": بضم الصاد والعين اى: مرتفعا "والربابة" بفتح الراء والباء الموحدة مكررة، وهى السحابة.

چلے جاتے۔ اور اس میں برہنہ مرد اور عورتیں تھیں۔ اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ ہم خون کی ایک نہر پر آئے۔ اس میں راوی نے شک نہیں کیا (جیسے پہلی روایت میں راوی کو شک تھا) اس میں ایک آدمی نہر کے درمیان میں کھڑا ہے اور نہر کے کنارے پر ایک آدمی ہے، جس کے سامنے پتھر ہے، پس نہر میں کھڑا آدمی آگے بڑھتا ہے اور جب باہر نکلنا چاہتا ہے تو کنارے والا آدمی اس کے منہ میں پتھر پھینک دیتا ہے اور اس کو وہیں لوٹا دیتا ہے جہاں وہ تھا۔ پس یہ (برلب نہر آدمی) (اسی کام پر لگا ہے) جب بھی یہ باہر نکلنے کے لئے آتا ہے، وہ اس کے منہ میں پتھر پھینک دیتا ہے، پس وہ لوٹ جاتا ہے جیسے پہلے تھا۔

اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ وہ دونوں مجھے لے کر درخت پر چڑھے اور مجھے ایسے گھر میں داخل کیا جس سے زیادہ خوبصورت گھر میں نے کبھی نہیں دیکھا اس میں کچھ مرد تھے، بوڑھے اور جوان۔

اور اس روایت میں یہ بھی ہے، وہ شخص جس کو میں نے دیکھا، اس کا جبڑا چیرا جا رہا ہے، پس وہ بہت جھوٹا آدمی ہے جو جھوٹی بات زبان سے نکالتا ہے، وہ اس سے نقل کی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ (دنیا کے) کناروں تک پہنچ جاتی ہے۔ پس اس کے ساتھ قیامت کے دن تک وہ معاملہ کیا جاتا رہے گا جو آپ نے دیکھا۔

اور اس روایت میں یہ بھی ہے وہ شخص جس کو آپ نے دیکھا کہ اس کا سر کوٹا جا رہا تھا، وہ آدمی ہے جس کو اللہ نے قرآن کے علم سے نوازا، لیکن یہ قرآن کو چھوڑ کر رات کو سوتا رہا اور دن کو بھی اس پر عمل نہیں کیا، پس اس کے ساتھ بھی وہ سلوک قیامت کے دن تک کیا جاتا رہے گا۔ اور وہ پہلا گھر جس میں آپ داخل ہوئے، عام مؤمنوں کا گھر ہے اور لیکن یہ گھر، شہیدوں کا گھر ہے اور میں جبریل علیہ السلام ہوں اور یہ میکائیل علیہ السلام ہے، پس اپنا سر اٹھائیں، میں نے اپنا سر اٹھایا تو میرے اوپر بادل کی مثل ہے ان دونوں نے کہا یہ آپ ﷺ کا ٹھکانا ہے، میں نے کہا مجھے چھوڑ دو میں اپنے ٹھکانہ میں

داخل ہو جاؤں۔ انہوں نے کہا ابھی آپ کی عمر باقی ہے جس کی آپ نے تکمیل نہیں کی ہے، پس اگر آپ اس کی تکمیل کر لیں گے تو پھر اپنے ٹھکانہ میں تشریف لے آئیں گے۔'' (بخاری)

(٢٦١) بَابُ بَيَانِ مَايَجُوْزُمِنَ الْكَذِبِ

جھوٹ کی بعض وہ صورتیں جو جائز ہیں اس کا بیان

اِعْلَمْ اَنَّ اَلْكَذِبَ وَاِنْ كَانَ اَصْلُهُ مُحَرَّماً، فَيَجُوْزُفِي بَعْضِ الْاَحْوَالِ بِشُرُوْطٍ قَدْ اَوْ ضَحْتُهَا فِيْ كِتَابِ "اَلْاَذْكَار" وَمُخْتَصَرُ ذٰلِكَ: اَنَّ الْكَلَامَ وَسِيْلَةٌ اِلَى الْمَقَاصِدِ، فَكُلُّ مَقْصُوْدٍ مَحْمُوْدٍ يُمْكِنُ تَحْصِيْلُهُ بِغَيْرِ الْكَذِبِ يَحْرُمُ اَلْكَذِبُ فِيْهِ، وَاِنْ لَمْ يُمْكِنْ تَحْصِيْلُهُ اِلَّا بِالْكَذِبِ جَازَ الْكَذِبُ، ثُمَّ اِنْ كَانَ تَحْصِيْلُ ذٰلِكَ الْمَقْصُوْدِ مُبَاحاً كَانَ الْكَذِبُ مُبَاحاً وَاِنْ كَانَ وَاجِباً كَانَ الْكَذِبُ وَاجِباً. فَاِذَا اخْتَفٰى مُسْلِمٌ مِنْ ظَالِمٍ يُرِيْدُ قَتْلَهُ، اَوْ اَخَذَ مَالَهُ وَاَخْفٰى مَالَهُ وَ سُئِلَ اِنْسَانٌ عَنْهُ وَجَبَ الْكَذِبُ بِاِخْفَائِهِ وَكَذَا لَوْ كَانَ عِنْدَهُ وَدِيْعَةٌ وَاَرَادَ ظَالِمٌ اَخْذَهَا، وَجَبَ الْكَذِبُ بِاِخْفَائِهَا، وَالْاَحْوَطُ فِيْ هٰذَاكُلِّهٖ اَنْ يُوَرِّيَ، وَمَعْنَى التَّوْرِيَةِ: اَنْ يَقْصِدَ بِعَبَارَتِهٖ مَقْصُوْداً صَحِيْحاً لَيْسَ هُوَكَاذِباً بِالنِّسْبَةِ اِلَيْهِ، وَاِنْ كَانَ كَاذِباً فِيْ ظَاهِرِ اللَّفْظِ وَبِالنِّسْبَةِ اِلٰى مَا يَفْهَمُهُ الْمُخَاطَبُ وَلَوْ تَرَكَ التَّوْرِيَةَ وَاَطْلَقَ عِبَارَةَ الْكَذِبِ فَلَيْسَ بِحَرَامٍ فِيْ هٰذَا الْحَالِ.

وَاسْتَدَلَّ الْعُلَمَاءُ لِجَوَازِالْكَذِبِ فِيْ هٰذَا الْحَالِ بِحَدِيْثِ اُمِّ كُلْثُوْم رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا.

ترجمہ: ''اچھی طرح جان لینا چاہئے کہ جھوٹ اصل میں تو یقیناً حرام ہے، تاہم بعض صورتوں میں چند شرطوں کے ساتھ جھوٹ بولنا جائز ہو جاتا ہے جن کو میں نے کتاب الاذکار (یعنی باب النھی عن الکذب) میں ذکر کر دیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ بات چیت مقاصد حاصل کرنے کا ذریعہ ہے، پس ہر وہ مقصود جو اچھا ہو اور اسے بغیر جھوٹ بولے حاصل کرنا ممکن ہے تو اس میں جھوٹ بولنا حرام ہے۔ اور اگر جھوٹ بولنا جائز ہے پھر اس مقصود کا حاصل کرنا اگر مباح ہے تو جھوٹ بولنا بھی صرف مباح ہی ہوگا، اور اگر مقصود واجب ہے تو جھوٹ بولنا واجب ہوگا۔'' پس جب کوئی مسلمان کسی ظالم سے چھپ گیا جو اس کو قتل کرنا چاہتا ہے۔ یا مال لینا چاہتا ہے اور اس نے مال کو چھپا دیا اور کسی انسان سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو اس کے چھپانے کے ساتھ جھوٹ بولنا واجب ہے۔ اسی طرح اگر اس کے پاس کوئی امانت ہے اور کوئی ظالم اسے لینے کا ارادہ کرے تو اسے چھپانا واجب ہے۔ اس قسم کے تمام معاملات میں زیادہ محتاط طریقہ یہ ہے کہ توریہ اختیار کرے، توریہ کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ذو معنی بات کرے، جس کا ایک ظاہری مفہوم ہو اور ایک باطنی، اپنی گفتگو سے صحیح مقصود کی نیت کرے اور اس کی طرف نسبت کرنے میں وہ جھوٹا نہ ہو، اگرچہ ظاہری الفاظ میں اور اس چیز کی طرف نسبت کرنے میں جسے مخاطب سمجھے وہ جھوٹا ہے۔ اور اگر وہ توریہ کے بجائے صاف جھوٹ ہی بولے تب بھی اس قسم کی حالت میں جھوٹ بولنا حرام نہیں ہے،

﴿أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِیْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ، فَيَنْمِیْ خَيْراً اَوْ يَقُوْلُ خَيْراً﴾ (متفق عليه)

وَزَادَ مُسْلِمٌ فِی رِوَايَةٍ: "قَالَتْ اُمُّ كُلْثُومٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا: وَلَمْ اَسْمَعْهُ يُرَخِّصُ فِیْ شَیْءٍ مِمَّا يَقُوْلُ النَّاسُ اِلَّا فِیْ ثَلَاثٍ تَعْنِیْ: اَلْحَرْبَ وَالْاِصْلَاحَ بَيْنَ النَّاسِ وَحَدِيْثَ الرَّجُلِ اِمْرَأَتَهُ وَحَدِيْثَ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا.

اس قسم کے حالات میں جھوٹ بولنے کے جائز ہونے میں علماء نے حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت سے استدلال کیا ہے۔

ترجمہ: ''حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کہ وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان صلح کراتا ہے پس وہ بھلائی کی بات پہنچاتا ہے یا بھلائی کی بات کہتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

مسلم کی ایک روایت میں یہ زائد ہے کہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو سوائے تین موقعوں کے لوگوں کی گفتگو سے متعلق رخصت دیتے ہوئے نہیں سنا، (۱) جنگ، (۲) لوگوں پر صلح کرانے میں، (۳) مرد کا اپنی بیوی سے اور بیوی کا اپنے خاوند سے بات کرنے میں۔

(۲۶۲) بَابُ الْحَثِّ عَلَى التَّثَبُّتِ فِیْ مَا يَقُوْلُهُ وَ يَحْكِيْهِ

اس بات کی ترغیب کہ آدمی جو کہے یا نقل کرے اس کی وہ تحقیق کر لے

(۳٤۹) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تَقْفُ مَالَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ﴾ (سورة الاسراء: ۳٦)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''اس چیز کے پیچھے مت پڑو جس کا تمہیں علم نہ ہو۔''

(۳۵۰) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ﴾ (سورة ق: ۱۸)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''انسان جو لفظ بھی بولتا ہے تو اس کے پاس ہی ایک نگران فرشتہ تیار ہوتا ہے۔''

(۱۵٤۷) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمُ قَالَ: "كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِباً اَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَاسَمِعَ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کے جھوٹے ہونے کے لئے یہ بات کافی ہے کہ جو سنے وہ اس کو آگے بیان کر دے۔''

(۱۵٤۸) ﴿وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ حَدَّثَ عَنِّیْ بِحَدِيْثٍ يَرٰى اَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ اَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص میری طرف منسوب کر کے کوئی بات کرے وہ جانتا بھی ہے کہ یہ جھوٹ ہے، پس وہ بھی جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔''

(۱۵٤۹) ﴿وَعَنْ اَسْمَاءَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ

ترجمہ: ''حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک

امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ لِيْ ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ اِنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِيْ غَيْرَ الَّذِيْ يُعْطِيْنِيْ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ". (متفق عليه)

اَلْمُتَشَبِّعُ: هُوَ الَّذِيْ يُظْهِرُ الشِّبْعَ وَلَيْسَ بِشَبْعَانٍ، وَمَعْنَاهُ هُنَا اَنَّهُ يُظْهِرُ اَنَّهُ حَصَلَ لَهُ فَضِيْلَةٌ وَلَيْسَتْ حَاصِلَةً. "وَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ" اَيْ: ذِيْ زُوْرٍ، وَهُوَ الَّذِيْ يُزَوِّرُ عَلَى النَّاسِ، بَاَنْ يَتَزَيّٰ بِزِيِّ اَهْلِ الزُّهْدِ اَوِ الْعِلْمِ اَوِ الثَّرْوَةِ لِيَغْتَرَّبِهِ النَّاسُ وَلَيْسَ هُوَبِتِلْكَ الصِّفَةِ. وَقِيْلَ غَيْرُ ذٰلِكَ. وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ."

عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری ایک سوکن ہے کیا مجھے اس بات سے گناہ ہوگا کہ میں اس کے سامنے ظاہر کروں کہ مجھے خاوند کی طرف سے وہ کچھ ملتا ہے جو واقعتاً مجھے نہیں ملتا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو چیز اس کو نہیں دی گئی اس کو جھوٹ موٹ کا اظہار کرنے والا جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی طرح ہے۔" (بخاری ومسلم)

اَلْمُتَشَبِّعُ: وہ شخص ہے جو سیر ہونے کا اظہار کرے حالانکہ وہ سیر نہیں ہوتا، یہاں اس کا مطلب یہ ہے کہ اس بات کا اظہار کرے کہ اسے خاص مقام حاصل ہے جب کہ وہ اس کو حاصل نہ ہو۔

ثَوْبَیْ زُوْرٍ: اصل میں "ثوبی ذی زور" ہے (مضاف محذوف ہے) اس سے مراد وہ شخص ہے جو لوگوں کو جال میں پھانسنے کے لئے خلاف واقعہ تاثر دیتا ہے کہ وہ زاہدوں والا یا علم والا یا مال دار لباس پہنتا ہے اور ان جیسی حالت بناتا ہے تا کہ لوگ اس کے دھوکہ میں آجائیں، جب کہ وہ خوبیاں اس کے اندر موجود نہیں ہوں، بعض نے اس کے اور بھی معنی مراد لئے ہیں۔

(٢٦٣) بَابُ بَيَانِ غِلَظِ تَحْرِيْمِ شَهَادَةِ الزُّوْرِ

جھوٹی گواہی دینے کی شدید حرمت کا بیان

(٣٥١) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ﴾ (سورة حج: ٣٠)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اور تم جھوٹی باتوں سے بچو۔"

(٣٥٢) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ﴾

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اس چیز کے پیچھے مت پڑو جس کا تمہیں علم نہ ہو۔"

(٣٥٣) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿مَايَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّالَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ﴾

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "انسان جو لفظ بھی بولتا ہے تو اس کے پاس ہی ایک نگران فرشتہ تیار ہوتا ہے۔"

(٣٥٤) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ﴾ (سورة فجر: ١٤)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "تمہارا رب یقیناً گھات میں ہے۔"

(٣٥٥) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اور وہ لوگ جو جھوٹی گواہی

الزُّوْرَ﴾ (سورة فرقان: ۷۲)

(۱۵۵۰) ﴿وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ: "اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِاَکْبَرِ الْکَبَائِرِ؟ قُلْنَا: بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ: "اَلْاِشْرَاکُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ" وَکَانَ مُتَّکِئاً، فَجَلَسَ فَقَالَ: "اَلَا وَ قَوْلَ الزُّوْرِ" فَمَا زَالَ یُکَرِّرُهَا حَتّٰی قُلْنَا: لَیْتَهٗ سَکَتَ﴾ (متفق علیه)

نہیں دیتے۔"

ترجمہ: "حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہ کی بات نہ بتاؤں؟ ہم نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے ساتھ شریک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، اور آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا سنو اور جھوٹی بات پس آپ برابر یہ بات دہراتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کہ کاش آپ ﷺ خاموش ہوجائیں۔"

(۲۶۴) بَابُ تَحْرِیْمِ لَعْنِ اِنْسَانٍ بِعَیْنِهٖ اَوْ دَابَّةٍ

کسی متعین شخص یا جانور پر لعنت کرنے کے حرام ہونے کا بیان

(۱۵۵۱) ﴿وَعَنْ اَبِیْ زَیْدٍ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاکِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ بَیْعَةِ الرِّضْوَانِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ بِمِلَّةٍ غَیْرِ الْاِسْلَامِ، کَاذِباً مُتَعَمِّداً فَهُوَ کَمَا قَالَ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِشَیْءٍ، عُذِّبَ بِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، وَلَیْسَ عَلٰی رَجُلٍ نَذْرٌ فِیْ مَالَا یَمْلِکُهٗ، وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ کَقَتْلِهٖ﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت ابوزید ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بیعت رضوان کے شرکاء میں سے ہیں، روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جان بوجھ کر اسلام کے علاوہ کسی اور دین کی جھوٹی قسم کھائے تو وہ اسی طرح ہے جیسے اس نے کہا، جس شخص نے کسی چیز کے ساتھ اپنے آپ کو قتل کیا تو اس کو قیامت والے دن بھی اسی چیز کے ساتھ عذاب دیا جائے گا، اور آدمی پر اس نذر کا پورا کرنا ضروری نہیں ہے جس کا وہ مالک نہیں ہے، اور مؤمن پر لعنت کرنا اس کو قتل کرنے کے مثل ہے۔" (بخاری ومسلم)

(۱۵۵۲) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَایَنْبَغِیْ لِصِدِّیْقٍ اَنْ یَکُوْنَ لَعَّاناً﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی سچے آدمی کے لئے مناسب نہیں کہ وہ لعن طعن کرنے والا ہو۔" (مسلم)

(۱۵۵۳) ﴿وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ: "لَا یَکُوْنُ اللَّعَّانُوْنَ شُفَعَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لعن طعن کرنے والے قیامت کے دن نہ سفارشی ہوں گے اور نہ گواہ۔" (مسلم)

(١٥٥٤) ﴿وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَـلَاعَنُوْا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ، وَلاَ بِغَضَبِهٖ، وَلَا بِالنَّارِ﴾. (رواه ابوداؤد و الترمذی وقالا: حديث حسن صحيح)

ترجمہ: ''حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایک دوسرے پر اللہ کی لعنت اور اس کے غصہ اور جہنم کی آگ کے ساتھ لعن وطعن نہ کرو۔'' ابوداؤد، ترمذی، ان دونوں نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(١٥٥٥) ﴿وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ، وَلَااللَّعَّانِ، وَلَاالْفَاحِشِ، وَلاَ الْبَذِيّ"﴾.(رواه الترمذی وقال: حديث حسن)

ترجمہ: ''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا مؤمن طعنہ زنی کرنے والا اور لعنت کرنے اور فحش بکنے والا اور فضول گوئی اور زبان درازی کرنے والا نہیں ہوتا ہے۔''

(١٥٥٦) ﴿وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا لَعَنَ شَيْئاً، صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ اِلَى السَّمَاءِ، فَتَغْلَقُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ دُوْنَهَا، ثُمَّ تَهْبِطُ اِلَى الْاَرْضِ، فَتُغْلَقُ اَبْوَابُهَا دُوْنَهَا، ثُمَّ تَأْخُذُ يَمِيْناً وَشِمَالاً، فَاِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغاً رَجَعَتْ اِلَى الَّذِىْ لُعِنَ، فَاِنْ كَانَ اَهْلاً لِذٰلِكَ وَ اِلَّا رَجَعَتْ اِلٰى قَائِلِهَا﴾ (رواه ابوداؤد)

ترجمہ: ''حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بندہ کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو لعنت آسمان کی طرف چڑھتی ہے لیکن اس کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں، پھر وہ زمین کی طرف اترتی ہے تو اس کے بھی دروازے اس پر بند کردیئے جاتے ہیں، پھر دائیں اور پھر بائیں جانب جاتی ہے، پھر جب کوئی گنجائش نہیں پاتی تو اس کی طرف لوٹتی ہے جس پر لعنت کی گئی ہوتی ہے، پس اگر وہ چیز اس لعنت کا مستحق ہوتی ہے (تو اس پر اترتی ہے) ورنہ وہ لعنت کرنے والے کی طرف لوٹ جاتی ہے۔'' (ابوداؤد)

(١٥٥٧) ﴿وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ وَامْرَأَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ عَلٰى نَاقَةٍ فَضَجِرَتْ، فَلَعَنَتْهَا، فَسَمِعَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "خُذُوْا مَا عَلَيْهَا، وَدَعُوْهَا؛ فَاِنَّهَا مَلْعُوْنَةٌ" قَالَ عِمْرَانُ: فَكَاَنِّىْ اَرَاهَا الْاٰنَ تَمْشِىْ فِى النَّاسِ مَا

ترجمہ: ''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کسی سفر پر تھے اور ایک انصاری عورت اونٹنی پر سوار تنگ دل ہوگئی، تو اس نے اس پر لعنت کی، تو آپ ﷺ نے اس سے سن لیا، فرمایا: اس اونٹنی پر جو سامان ہے وہ اتار لو، اور اسے چھوڑ دو، اس لئے کہ اس پر لعنت کی گئی ہے، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں پس گویا میں اب بھی اس اونٹنی کو دیکھ رہا ہوں وہ لوگوں کے درمیان چل رہی ہے، کوئی اس سے تعرض نہیں کر رہا ہے۔''

يَعْرِضُ لَهَا اَحَدٌ﴾ (رواه مسلم)

(مسلم)

(١٥٥٨) ﴿وَعَنْ اَبِىْ بَرْزَةَ نَضْلَةَ بْنِ عُبَيْدِ الْاَسْلَمِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا جَارِيَةٌ عَلٰى نَاقَةٍ عَلَيْهَا بَعْضُ مَتَاعِ الْقَوْمِ اِذْبَصُرَتْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَ تَضَايَقَ بِهِمُ الْجَبَلُ، فَقَالَتْ: حَلْ، اَللّٰهُمَّ الْعَنْهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تُصَاحِبْنَا نَاقَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ﴾ رواه مسلم. قوله: "حل" بفتح الحاء المهملة، واسكان اللام، و هى كلمة لزجر الابل.

وَاعْلَمْ اَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَدْ يُسْتَشْكَلُ مَعْنَاهُ وَ لَا اِشْكَالَ فِيْهِ، بَلِ الْمُرَادُ النَّهْىُ أَنْ تُصَاحِبَهُمْ تِلْكَ النَّاقَةُ، وَ لَيْسَ فِيْهِ نَهْىٌ عَنْ بَيْعِهَا وَ ذَبْحِهَا وَ رُكُوْبِهَا فِىْ غَيْرِ صُحْبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَلْ كُلُّ ذٰلِكَ وَ مَا سِوَاهُ مِنَ التَّصَرُّفَاتِ جَائِزٌ، لَا مَنْعَ مِنْهُ اِلَّا مِنْ مُصَاحَبَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا، لِاَنَّ هٰذِهِ التَّصَرُّفَاتِ كُلَّهَا كَانَتْ جَائِزَةً، فَمُنِعَ بَعْضٌ مِنْهَا، فَبَقِىَ الْبَاقِىْ عَلٰى مَا كَانَ. والله اعلم.

ترجمہ: ”حضرت ابوبرزہ نضلہ بن عبید اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ایک نوجوان لڑکی ایک اونٹنی پر سوار تھی، اس پر لوگوں کا کچھ سامان تھا، اچانک اس نے نبی کریم ﷺ کی طرف دیکھا اور لوگوں پر پہاڑ تنگ ہوگیا، اس لڑکی نے کہا ”حل“ (تیز چل) اے اللہ! اس پر لعنت فرما، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ اونٹنی ہمارے ساتھ نہ رہے جس پر لعنت ہو۔“ (مسلم)

حل: حاء پر زبر اور لام ساکن۔ یہ لفظ اونٹ کے ڈانٹنے کے لئے بولا جاتا ہے۔ علامہ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ بات جاننا چاہئے کہ اس حدیث کے مفہوم میں اشکال پیش کیا جاتا ہے حالانکہ اس میں کوئی اشکال نہیں ہے، بلکہ مراد اس امر کی ممانعت ہے کہ یہ اونٹنی ان کے ساتھ نہ رہے، اس میں یہ نہیں ہے کہ نبی کریم ﷺ کی صحبت کے علاوہ اس کا بیچنا، ذبح کرنا اور اس پر سوار ہونا منع ہے، بلکہ یہ تمام کام اور اس کے سوا دیگر تصرفات بھی جائز ہیں، اس میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔ صرف اس کا ساتھ رہنا نبی کریم ﷺ کے صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ سارے تصرفات جائز ہیں۔ ان میں سے بعض (ایک) کی ممانعت کردی گئی پس باقی صورتیں جائز رہیں گی جیسا کہ پہلے تھیں۔ (واللہ اعلم)

(٢٦٥) بَابُ جَوَازِ لَعْنِ بَعْضِ اَصْحَابِ الْمَعَاصِىْ غَيْرَ الْمُعَيَّنِيْنَ

معین نام لئے بغیر گناہ کرنے والوں پر لعنت کرنے کے جائز ہونے کا بیان

(٣٥٦) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿أَ لَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ﴾ (سورة هود: ١٨)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ”خبردار ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔“

(٣٥٧) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ اَنْ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ﴾ (سورة الاعراف: ٤٤)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ”پس ان کے درمیان ایک اعلان کرنے والے نے اعلان کیا کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔“

﴿وَثَبَتَ فِى الصَّحِيْحِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

اور صحیح حدیث میں ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَ الْمُسْتَوْصِلَةَ" وَاَنَّهُ قَالَ: "لَعَنَ اللّٰهُ آكِلَ الرِّبَا" وَاَنَّهُ لَعَنَ الْمُصَوِّرِيْنَ وَاَنَّهُ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ" اَیْ حُدُوْدَهَا وَاَنَّهُ قَالَ: "لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ" وَاَنَّهُ قَالَ: "لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ" "وَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ" وَاَنَّهُ قَالَ: مَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثاً أَوْ آوٰی مُحْدِثاً، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ" وَاَنَّهُ قَالَ: "اَللّٰهُمَّ الْعَنْ رِعْلاً وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ؛ عَصَوُا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ" وَهٰذِهٖ ثَلاثُ قَبَائِلَ مِنَ الْعَرَبِ. وَاَنَّهُ قَالَ: "لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ" وَاَنَّهُ قَالَ: "لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ، وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ﴾

وَ جَمِيْعُ هٰذِهِ الْاَلْفَاظِ فِی الصَّحِيْحِ، بَعْضُهَا فِیْ صَحِيْحَیِ الْبُخَارِیِّ وَ مُسْلِمٍ، وَ بَعْضُهَا فِیْ اَحَدِهِمَا، وَاِنَّمَا قَصَدْتُ الْاِخْتِصَارَ بِالْاِشَارَةِ اِلَيْهَا، وَسَاَذْكُرُ مُعْظَمَهَا فِیْ اَبْوَابِهَا مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی.

(۱) ان عورتوں پر لعنت ہے جو دوسروں کے بال کو اپنے بالوں سے ملاتی ہیں، (۲) اور اس پر بھی جو کسی دوسری عورت سے بال ملوائے، (۳) اور آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سود خور پر لعنت فرمائے، (۴) اسی طرح آپ ﷺ نے تصویر کھینچنے والوں پر لعنت فرمائی، (۵) اور اسی طرح فرمایا: اللہ کی لعنت ہو جس نے زمین کی حدوں میں ردوبدل کیا، (۶) اور فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر لعنت لکھے جو انڈے کی چوری کرتا ہے، (۷) اور فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے جو والدین پر لعن وطعن کرے، (۸) اور اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے جو اللہ کے سوا کسی اور کے لئے جانور کو ذبح کرے، (۹) اور فرمایا: جو مدینے میں کوئی بدعت ایجاد کرے، یا کسی بدعتی کو پناہ دے پس اس پر بھی اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو، (۱۰) اور فرمایا: اے اللہ! رعل، ذکوان اور عصیہ قبیلوں پر لعنت فرما، انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی، یہ تینوں عرب کے قبیلے ہیں اور، (۱۱) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ یہودیوں پر لعنت کرے، انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو عبادت گاہ بنا لیا، (۱۲) اور آپ ﷺ نے ان مردوں پر بھی لعنت کی جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں اور ان عورتوں پر بھی جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں۔"

یہ تمام الفاظ احادیث صحیحہ میں ہیں، ان میں سے بعض تو صحیح بخاری و صحیح مسلم دونوں میں ہیں، اور بعض ان میں سے کسی ایک میں ہیں، میں نے ان کی طرف اشارہ کرنے میں اختصار سے کام لیا ہے۔ اور احادیث کا اکثر حصہ اس کتاب کے مختلف ابواب میں ذکر کروں گا ان شاء اللہ۔

(٢٦٦) بَابُ تَحْرِيْمِ سَبِّ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ حَقٍّ

مسلمان کو ناحق گالی دینا حرام ہے

(٣٥٨) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اور جو لوگ ایمان والے

الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِيْنًا﴾ (سورة احزاب: ٥٨)

مردوں اور ایمان والی عورتوں کو بدون اس کے کہ انہوں نے کچھ کیا ہو ایذا پہنچاتے ہیں تو وہ لوگ بہتان اور صریح گناہ کا بار لیتے ہیں۔"

(١٥٥٩) ﴿وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰه تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَ قِتَالُهٗ كُفْرٌ"﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان کو گالی دینا گناہ اور (اس کو جان بوجھ کر) قتل کرنا کفر ہے۔"

(١٥٦٠) ﴿وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰه تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "لَا يَرْمِيْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفِسْقِ اَوِ الْكُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ، اِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهٗ كَذَالِكَ"﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: "حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کوئی شخص کسی دوسرے شخص پر فسق یا کفر کی تہمت نہ لگائے کیونکہ اگر وہ ایسا نہ ہوا تو یہ تہمت لگانے والے کی ہی طرف لوٹ آتی ہے۔"

(١٥٦١) ﴿ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلْمُتَسابَّانِ مَا قَالَا، فَعَلَى الْبَادِئِ مِنْهُمَا حَتّٰى يَعْتَدِيَ الْمَظْلُوْمُ"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آپس میں گالی دینے والے دو شخص جو کچھ ایک دوسرے کو کہیں گے اس کا گناہ ابتداء کرنے والے کو ہوگا یہاں تک کہ مظلوم زیادتی کرے۔" (مسلم)

(١٥٦٢) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ قَالَ: "اِضْرِبُوْهُ" قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ: فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهٖ، وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهٖ، وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهٖ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: أَخْزَاكَ اللّٰهُ، قَالَ: "لَا تَقُوْلُوْا هٰذَا، لَا تُعِيْنُوْا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ"﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شرابی آدمی لایا گیا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اسے مارو۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ پس ہم میں سے کوئی اسے اپنے ہاتھ سے، کوئی اپنے جوتے سے اور کوئی اپنے کپڑے سے مارتا تھا۔ جب وہ پٹائی ہونے کے بعد جانے لگا تو لوگوں میں سے کسی نے کہا اللہ تجھے رسوا کرے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس طرح مت کہو، اس کے خلاف شیطان کی مددمت کرو۔" (بخاری)

(١٥٦٣) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهٗ بِالزِّنٰى يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ كَمَا قَالَ"﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اپنے غلام یا باندی پر بدکاری کی تہمت لگائے گا تو قیامت کے دن اس کے لگانے والے پر حد قائم کی جائے گی مگر یہ کہ وہ غلام یا باندی ایسا ہی ہو جیسا اس نے

کہا۔" (بخاری و مسلم)

(۲٦۷) بَابُ تَحْرِيمِ سَبِّ الْاَمْوَاتِ بِغَيْرِ حَقٍّ وَ مَصْلَحَةٍ شَرْعِيَّةٍ

مُردوں کو ناحق اور کسی شرعی مصلحت کے بغیر گالی دینا حرام ہے

"وَهُوَ التَّحْذِيرُ مِنَ الْاِقْتِدَاءِ بِهٖ فِيْ بِدْعَتِهٖ وَ فِسْقِهٖ وَ نَحْوِ ذٰلِكَ، وَفِيْهِ الْاٰيَةُ وَالْاَحَادِيْثُ السَّابِقَةُ فِي الْبَابِ قَبْلَهٗ."

مصلحت شرعی کا مقصد یہ ہے کہ کسی بدعتی اور فاسق وغیرہ کی بدعت اور فسق وغیرہ میں اقتداء کرنے سے لوگوں کو بچانا اور اس میں وہی آیات اور احادیث ہیں جو ماقبل کے باب میں گذر چکی ہیں۔

(۱٥٦٤) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ، فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰى مَاقَدَّمُوْا"﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مردوں کو برا بھلا مت کہو اس لئے کہ انہوں نے جو عمل آگے بھیجا ہے وہ اس کو پہنچ گئے۔" (بخاری)

(۲٦۸) بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاِيْذَاءِ

کسی مسلمان کو تکلیف نہ پہنچانے کا بیان

(۳٥۹) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا"﴾ (سورہ احزاب: ٥۸)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اور جو لوگ مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کو ایذا دیں بغیر کسی جرم کے، جو ان سے سرزد ہوا ہو، وہ بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔"

(۱٥٦٥) ﴿وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَاقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَ يَدِهٖ، وَالْمُهَاجِرُمَنْ هَجَرَ مَانَهَى اللّٰهُ عَنْهُ"﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں کو چھوڑ دے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔" (بخاری ومسلم)

(۱٥٦٦) ﴿وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ، وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلْتَاْتِهٖ مَنِيَّتُهٗ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، وَ لْيَاْتِ اِلَى

ترجمہ: "حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ وہ جہنم سے دور اور جنت میں داخل کر دیا جائے تو اس کو چاہئے کہ اس کو موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ اور آخرت کے دن

النَّاسِ الَّذِیْ یُحِبُّ اَنْ یُؤْتٰی اِلَیْهِ"﴾ (رواہ مسلم)

وَهُوَ بَعْضُ حَدِیْثٍ طَوِیْلٍ سَبَقَ فِیْ بَابِ اِطَاعَةِ وُلَاةِ الْاُمُوْرِ.

پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں کے ساتھ وہ برتاؤ کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔" (مسلم)

اور یہ ایک لمبی حدیث کا حصہ ہے جو پہلے "باب اطاعة ولاة الامور" میں گذر چکی ہے۔

(٢٦٩) بَابُ النَّهْیِ عَنِ التَّبَاغُضِ وَ التَّقَاطُعِ وَ التَّدَابُرِ

باہم بغض رکھنے، قطع تعلقی اور بے رخی کی ممانعت کا بیان

(٣٦٠) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ﴾ (سورة حجرات: ١٠)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "بے شک تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔"

(٣٦١) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ أَذِلَّةٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّةٍ عَلَی الْكَافِرِیْنَ﴾ (سورة مائده: ٥٤)

ترجمہ: اوراللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "وہ نرم دل ہوں گے مسلمانوں پر اور سخت ہوں گے کفار پر۔"

(٣٦٢) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ اَشِدَّاءُ عَلَی الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَیْنَهُمْ﴾ (سورة فتح: ٢٩)

ترجمہ: اوراللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں رحم دل ہیں۔"

(١٥٦٧) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لاَ تَبَاغَضُوْا وَلاَ تَحَاسَدُوْا، وَلاَ تَدَابَرُوْا، وَلاَ تَقَاطَعُوْا، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَاناً، وَلاَ یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ یَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلاَثٍ"﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور نہ باہم حسد کرو اور نہ ایک دوسرے کو پیٹھ دکھاؤ، نہ باہمی تعلقات منقطع نہ کرو اور اے اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ، کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے۔" (بخاری و مسلم)

(١٥٦٨) ﴿ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَیَوْمَ الْخَمِیْسِ، فَیُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لاَ یُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَیْئاً، اِلَّا رَجُلاً كَانَتْ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ اَخِیْهِ شَحْنَاءُ، فَیُقَالُ: اُنْظُرُوْا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا! اُنْظُرُوْا هٰذَیْنِ حَتّٰی

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ پس ہر اس بندے کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو، سوائے اس آدمی کے کہ اس کے اور اس کے (مسلمان) بھائی کے درمیان دشمنی ہو، پس کہا جاتا ہے ان دونوں کو مہلت دو یہاں تک کہ صلح کر لیں، ان

یَصْطَلِحَا"﴾ (رواه مسلم)

دونوں کو مہلت دو یہاں تک کہ صلح کر لیں۔" (مسلم)

وَ فِیْ رِوایة له: "تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ فِیْ کُلِّ یَوْمِ خَمِیْسٍ وَاثْنَیْنِ" وذکر نحوه.

اور مسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ ہر جمعرات اور پیر کے دن اعمال پیش کئے جاتے ہیں اور آگے اسی طرح روایت بیان کی۔

(۲۷۰) بَابُ تَحْرِیْمِ الْحَسَدِ

حسد کے حرام ہونے کا بیان

"وَهُوَتَمَنِّیْ زَوَالِ النِّعْمَةِ عَنْ صَاحِبِهَا: سَوَاءٌ کَانَتْ نِعْمَةَ دِیْنٍ اَوْدُنْیَا."

ترجمہ: "اور حسد یہ ہے کہ کسی صاحب نعمت سے اس کی نعمت کے زوال کی آرزو کرنا چاہے وہ نعمت دینی ہو یا دنیوی۔"

(۳۶۳) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿أَمْ یَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰی مَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ﴾ (سورة نساء: ٥٤)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "یا یہ لوگوں سے حسد کرتے ہیں اس پر کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں دیا ہے۔"

(١٥٦٩) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِیَّاکُمْ وَالْحَسَدَ، فَاِنَّ الْحَسَدَ یَأْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَأْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ اَوْ قَالَ: اَلْعُشْبَ"﴾ (رواه ابو داؤد)

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا حسد سے بچو اس لئے کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔ یا یہ ارشاد فرمایا خشک گھاس کو (آگ) کھا جاتی ہے۔" (ابوداؤد)

(۲۷۱) بَابُ النَّهْیِ عَنِ التَّجَسُّسِ وَالتَّسَمُّعِ لِکَلَامِ مَنْ یَکْرَهُ اِسْتِمَاعَهٗ

ٹوہ لگانے اور دوسرے کے ناپسند کرنے کے باوجود اس کی بات سننے کی ممانعت کا بیان

(٣٦٤) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَلَا تَجَسَّسُوْا﴾ (سورة حجرات: ١٢)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اور سراغ نہ لگایا کرو۔"

(٣٦٥) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَاناً وَّ اِثْماً مُّبِیْناً﴾ (سورة احزاب: ٥٨)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اور جو لوگ مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کو ایذا دیں بغیر کسی جرم کے جو ان سے سرزد ہوا ہو وہ بڑے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔"

(١٥٧٠) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ، وَلَا تَحَسَّسُوْا، وَلَا تَجَسَّسُوا، وَلَا تَنَافَسُوْا، وَلَا

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے اور عیبوں کے ٹوہ لگانے سے بچو اور نہ جاسوسی کرو اور نہ ایک دوسرے کا حق غصب کرنے کی حرص اور اس کے لئے کوشش کرو،

تَحاسَدُوْا، وَلاَ تَبَاغَضُوْا، وَ لاَ تَدَابَرُوْا، وَ كُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَاناً كَمَا اَمَرَكُمْ. اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ، لاَيَظْلِمُهُ، وَلاَ يَخْذُلُهُ، وَلاَ يَحْقِرُهُ، اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا. اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا" وَ يُشِيْرُ اِلٰى صَدْرِهٖ: "بِحَسْبِ امْرِءٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ يَحْقِرَاَخَاهُ الْمُسْلِمَ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ: دَمُهُ وَعِرْضُهُ، وَ مَالُهُ، اِنَّ اللّٰهَ لاَ يَنْظُرُ اِلٰى اَجْسَادِكُمْ وَلاَ اِلٰى صُوَرِكُمْ، وَلٰكِنْ يَنْظُرُاِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَ اَعْمَالِكُمْ" ﴾

وَفِيْ رواية: "لاتَحَاسَدُوْا، وَلاَ تَبَاغَضُوْا، وَلاتَجَسَّسُوْا، وَلاتَحَسَّسُوْا، وَلاَ تَنَاجَشُوْا، وَكُوْنُوْاعِبَادَاللّٰهِ اِخْوَاناً."

وَفِيْ رواية: "لاَ تَقَاطَعُوْا، وَلاَ تَدَابَرُوْا، وَلاَ تَبَاغَضُوْا، وَلاَ تَحَاسَدُوْا، وَكُوْنُوْاعِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَاناً."

وَفِيْ رواية: "لاَ تَهَاجَرُوْا، وَلاَ يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ." رواه مسلم بِكُلِّ هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ، وَرَوَى الْبُخَارِيُّ اَكْثَرَهَا.

نہ ایک دوسرے پر حسد کرو اور نہ باہم بغض رکھو، نہ ایک دوسرے کو پیٹھ دکھاؤ اور اے اللہ کے بندو! تم بھائی بھائی بن جاؤ جیسے اس نے تمہیں حکم دیا ہے مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے اور نہ اس کو حقیر سمجھتا ہے، تقویٰ تو یہاں ہے، تقویٰ تو یہاں ہے اور اپنے سینے کی طرف اشارہ فرمایا، (اور فرمایا) آدمی کے برے ہونے کے لئے یہی بات کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے، ہر مسلمان کا دوسرے مسلمان پر اس کا خون، اس کی عزت اور اس کا مال حرام ہے، بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں کو نہیں دیکھتا اور نہ تمہاری صورتوں کو وہ تو تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے۔

ایک دوسری روایت میں ہے: ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، باہم بغض نہ رکھو، جاسوسی نہ کرو، عیبوں کی ٹوہ مت لگاؤ، محض دھوکہ دینے کے لئے بولی بڑھا کر مت لگاؤ اور اے اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔

ایک روایت میں یوں ہے کہ قطع رحمی نہ کرو، بے تعلق نہ رہو، اور اے اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن کر رہو۔

ایک دوسری روایت میں ہے: باہم میل جول ترک نہ کرو، اور نہ بعض اپنے بعض کے سودے پر بولی دے۔ امام مسلم نے ان تمام روایات کو جمع کیا ہے، اور امام بخاری نے ان کا اکثر حصہ بیان کیا ہے۔"

(١٥٧١) ﴿ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اِنَّكَ اِنِ اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ الْمُسْلِمِيْنَ اَفْسَدْتَّهُمْ، اَوْ كِدْتَّ اَنْ تُفْسِدَهُمْ." ﴾ (حديث صحيح رواه أبو داؤد باسناد صحيح)

ترجمہ: "حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر تم مسلمانوں کے عیبوں کو تلاش کرنے میں لگے رہو گے تو تم ان کے اندر بگاڑ پیدا کردو گے یا قریب ہے کہ تم ان کے اندر فساد پیدا کرو۔ یہ حدیث صحیح ہے، اسے ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔"

(١٥٧٢) ﴿ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ اُتِيَ بِرَجُلٍ فَقِيْلَ لَهُ: هٰذَا فُلاَنٌ تَقْطُرُ لِحْيَتُهُ

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک آدمی لایا گیا اور اس کے بارے میں کہا گیا کہ

خَمراً، فَقَالَ: "اِنَّا قَدْ نُهِيْنَا عَنِ التَّجَسُّسِ، وَ لٰكِنْ اِنْ يَظْهَرْ لَنَا شَيْءٌ نَأْخُذْ بِهٖ"﴾ (حديث حسن صحيح، رواه أبو داؤد باسناد على شرط البخاری و مسلم)

یہ فلاں آدمی ہے جس کی داڑھی سے شراب کے قطرے ٹپک رہے تھے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں ٹوہ لگا کر عیب تلاش کرنے کو منع کیا گیا ہے، البتہ اگر کوئی کمزوری ہمارے سامنے آئے گی تو ہم اس پر اس کی گرفت کریں گے۔ یہ حدیث حسن ہے، اسے ابوداؤد نے بخاری و مسلم کی شرط کے ساتھ روایت کیا ہے۔"

(٢٧٢) بَابُ النَّهْيِ عَنْ سُوْءِ الظَّنِّ بِالْمُسْلِمِيْنَ مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ

بلاضرورت مسلمانوں سے بدگمانی کرنے کی ممانعت کا بیان

(٣٦٦) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْراً مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ﴾ (سورة حجرات: ١٢)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچا کرو کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔"

(١٥٧٣) ﴿ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ، فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ"﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم بدگمانی سے بچو اس لئے کہ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے۔" (بخاری و مسلم)

(٢٧٣) بَابُ تَحْرِيْمِ اِحْتِقَارِ الْمُسْلِمِيْنَ

مسلمانوں کو حقیر جاننے کی حرمت کا بیان

(٣٦٧) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَايَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ، عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْراً مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْراً مِّنْهُنَّ، وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ، بِئْسَ الْاِسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ وَ مَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾ (سورة حجرات: ١١)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اے ایمان والو! نہ مردوں کو مردوں پر ہنسنا چاہئے، کیا عجب ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتوں کو عورتوں پر ہنسنا چاہئے، کیا عجب ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عیب لگاؤ ایک دوسرے پر اور نہ ایک دوسرے کو برے القاب سے پکارو، ایمان لانے کے بعد گناہ کا نام لگنا برا ہے اور جو باز نہ آویں گے تو وہ ظلم کرنے والے ہیں۔"

(١٦٨) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ﴾ (سورة همزه: ١)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "بڑی خرابی ہے ہر ایسے شخص کی جو غیبت کرنے والا عیب ٹٹولنے والا ہو۔"

(١٥٧٤) ﴿ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّاَنْ يَحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ"﴾ رواه مسلم و قد سبق قريبابطوله.

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آدمی کے برا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ (مسلم) اور یہ روایت پوری تفصیل سے قریب ہی گذری ہے۔''

(١٥٧٥) ﴿وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ." فَقَالَ رَجُلٌ: اِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ اَنْ يَكُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَناً، وَنَعْلُهٗ حَسَنَةً، فَقَالَ: "اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ، اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ، وَغَمْطُ النَّاسِ"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے دل میں ایک رائی کے برابر بھی تکبر ہوگا، تو ایک آدمی نے عرض کیا ایک آدمی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو، اس کی جوتی اچھی ہو (تو کیا یہ تکبر ہے؟) اس پر آپ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ خوب صورت ہے اور خوبصورتی کو پسند فرماتے ہیں، تکبر حق کا انکار کرنا اور لوگوں کو حقیر سمجھنے کا نام ہے۔'' (مسلم)

ومعنى: بطرالحق: دفعه، "وغمطهم" احتقارهم، وقد سبق بيانه اوضح من هذا فِیْ باب الكبر.

بَطَرُ الْحَقِّ: بمعنی حق کا نہ ماننا۔ غَمْطُهُمْ: بمعنی لوگوں کو حقیر سمجھنا، اس کا بیان اس سے زیادہ وضاحت کے ساتھ "باب الکبر" میں گذر چکا ہے۔

(١٥٧٦) ﴿وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَالَ رَجُلٌ: وَاللّٰهِ لاَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلاَنٍ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: مَنْ ذَاالَّذِیْ يَتَاَلّٰى عَلَيَّ اَنْ لاَ اَغْفِرَ لِفُلاَنٍ! اِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَهٗ، وَاَحْبَطْتُ عَمَلَكَ"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک آدمی نے کہا اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ فلاں آدمی کی مغفرت نہیں کرے گا۔ تو اللہ جل شانہ نے فرمایا تو کون ہے؟ جو مجھ پر اس کی قسم کھا رہا ہے کہ میں فلاں شخص کو معاف نہیں کروں گا، بے شک میں نے اس کی مغفرت کر دی اور تیرے عمل میں نے برباد کر دیئے۔'' (مسلم)

(٢٧٤) بَابُ النَّهْيِ عَنْ اِظْهَارِ الشَّمَاتَةِ بِالْمُسْلِمِ

مسلمان کی تکلیف پر خوش ہونے کی ممانعت کا بیان

(٣٦٩) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ﴾ (سورة حجرات: ١٠)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''بے شک مؤمن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔''

(٣٧٠) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''جو لوگ مسلمانوں میں بے

تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ﴾ (سورة نور: ١٩)

حیائی پھیلانے کے آرزومند رہتے ہیں ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہیں۔"

(١٥٧٧) ﴿وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِأَخِيْكَ: فَيَرْحَمُهُ اللّٰهُ وَيَبْتَلِيْكَ"﴾ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

ترجمہ: "حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنے مسلمان بھائی کی تکلیف پر خوشی کا اظہار نہ کرو کہ اللہ تعالیٰ اس پر تو رحم فرمادے اور تمہیں آزمائش میں ڈال دے۔" (ترمذی)، اور امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے۔

(٢٧٥) بَابُ تَحْرِيْمِ الطَّعْنِ فِي الْاَنْسَابِ الثَّابِتَةِ فِيْ ظَاهِرِ الشَّرْعِ

شرعی لحاظ سے ثابت نسب میں لعن وطعن کرنا حرام ہے

(٣٧١) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَاناً وَّ إِثْماً مُّبِيْناً﴾ (سورة احزاب: ٥٨)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اور جو لوگ مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کو ایذا دیں بغیر کسی جرم کے جو ان سے سرزد ہوا ہو، وہ بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔"

(١٥٧٨) ﴿وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِثْنَتَانِ فِي النَّاسِ هُمَابِهِمْ كُفْرٌ: اَلطَّعْنُ فِي النَّسَبِ، وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا دو چیزیں لوگوں میں ایسی ہیں جو ان کے کفر کا باعث ہیں، ① نسب میں طعن کرنا، ② مرنے والوں پر نوحہ کرنا۔" (مسلم)

(٢٧٦) بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْغَشِّ وَالْخِدَاعِ

کھوٹ اور دھوکہ دہی کی ممانعت کا بیان

(٣٧٢) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِمَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَاناً وَّإِثْماً مُّبِيْناً﴾ (سورة احزاب: ٥٨)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اور جو لوگ مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کو ایذا دیں بغیر کسی جرم کے جو ان سے سرزد ہوا ہو تو وہ (بڑے ہی) بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔"

(١٥٧٩) ﴿وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا، وَمَنْ غَشَّنَا

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں اور جو ہمیں دھوکہ وفریب دے وہ بھی ہم میں سے نہیں ہے۔"

فَلَيْسَ مِنَّا"﴾ (رواه مسلم)

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّعَلٰى صُبْرَةِ طَعَامٍ، فَاَدْخَلَ يَدَهُ فِيهَا، فَنَالَتْ اَصَابِعُهُ بَلَلاً، فَقَالَ: "مَا هٰذَايَا صَاحِبَ الطَّعَامِ؟" قَالَ: أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: "أَفَلاَ جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰى يَرَاهُ النَّاسُ، مَنْ غَشَّنَافَلَيْسَ مِنَّا."

(مسلم)

مسلم کی ایک اور روایت میں ہے، بے شک رسول اللہ ﷺ کا غلہ کے ایک ڈھیر پر سے گزر ہوا تو آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ اس میں داخل کیا تو آپ ﷺ کی انگلیوں نے تری محسوس کی آپ ﷺ نے پوچھا اے غلے والے! یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! بارش ہوگئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو تو نے اس غلے کو اوپر کیوں نہیں کردیا تاکہ لوگ اسے دیکھ لیں، جس نے ہم سے دھوکہ کیا پس وہ ہم میں سے نہیں۔

(١٥٨٠) ﴿وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَاتَنَاجَشُوْا"﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا خریدنے کی نیت کے بغیر بولی میں اضافہ مت کرو۔'' (بخاری ومسلم)

(١٥٨١) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَهٰى عَنِ النَّجْشِ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دھوکہ دینے کی نیت سے قیمت بڑھانے سے منع فرمایا۔'' (بخاری ومسلم)

(١٥٨٢) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: ذَكَرَ رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبُيُوْعِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ بَايَعْتَ فَقُلْ لاَ خِلاَبَةَ"﴾ (متفق عليه)

"الخلابة" بخاء معجمة مكسورة و باء موحدة: وهى الخديعة.

ترجمہ: ''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے آپ ﷺ سے ذکر کیا کہ وہ خرید وفروخت میں دھوکہ کھاجاتا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا جس سے تو سودا کرے تو یہ کہہ دیا کر کہ دھوکہ نہیں ہونا چاہئے۔'' (بخاری ومسلم)

"الخلابة" خاء کے نیچے زیر اور باء پر زبر بمعنی: دھوکہ وفریب۔

(١٥٨٣) ﴿وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ خَبَّبَ زَوْجَ امْرِىءٍ أَوْمَمْلُوْكَهُ، فَلَيْسَ مِنَّا"﴾ (رواه أبوداؤد)

"خبب" بخاء معجمة ثم باء موحدة مكررة اى: افسده وخدعه.

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی کی بیوی یا اس کے غلام کو دھوکہ دے تو وہ ہم میں سے نہیں۔'' (ابوداؤد)

خبب: خاء پھر دو باء بمعنی: دھوکہ دیا اور خراب کیا۔

(٢٧٧) بَابُ تَحْرِيمِ الْغَدْرِ

بدعہدی کے حرام ہونے کا بیان

(٣٧٣) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ﴾ (سورة مائده: ١)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''اے ایمان والو! اپنے عہد و پیمان پورے کرو۔''

(٣٧٤) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَأَوْفُوْا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلاً﴾ (سورة اسراء: ٣٤)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''اور وعدے پورے کرو کیونکہ وعدے کی باز پرس ہونے والی ہے۔''

(١٥٨٤) ﴿وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ، كَانَ مُنَافِقاً خَالِصاً، وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ، كَانَ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا: اِذَا اُؤْتُمِنَ خَانَ، وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ"﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا چار خصلتیں ہیں جن میں وہ ہوں گی وہ خالص منافق ہوگا اور جس میں ان میں سے کوئی ایک خصلت ہوگی تو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی یہاں تک کہ وہ اسے چھوڑ دے: (١) جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے تو وہ خیانت کرے، (٢) جب بات کرے تو جھوٹ بولے، (٣) جب کوئی عہد کرے تو بے وفائی کرے، (٤) اور جب کسی سے جھگڑا کرے تو بدزبانی کرے۔'' (بخاری و مسلم)

(١٥٨٥) ﴿وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَاَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالُوْا: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يُقَالُ: هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانٍ"﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت والے دن ہر عہد توڑنے والے کے لئے ایک جھنڈا ہوگا، کہا جائے گا کہ یہ فلاں کی بد عہدی (کی علامت) ہے۔'' (بخاری و مسلم)

(١٥٨٦) ﴿وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ عِنْدَاسْتِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لَهٗ بِقَدْرِ غَدْرِهٖ، أَلَا وَلَا غَادِرَ أَعْظَمُ غَدْراً مِنْ أَمِيْرِ عَامَّةٍ"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر عہد توڑنے والے کے لئے قیامت کے دن اس کی سرین کے پاس ایک جھنڈا ہوگا، اسے اس کی بدعہدی کے تناسب سے بلند کیا جائے گا، سنو! عام لوگوں کے امیر و حاکم کے عہد کو توڑنے والے سے بڑا عہد توڑنے والا کوئی نہیں۔''

(١٥٨٧) ﴿وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ثَلَاثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: رَجُلٌ أَعْطَى بِيْ ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَكَلَ ثَمَنَهُ، وَرَجُلٌ اِسْتَأْجَرَ أَجِيْرًا فَاسْتَوْفٰى مِنْهُ، وَلَمْ يُعْطِهِ أَجْرَهُ"﴾ (رواه البخاری)

ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تین آدمی ہیں جن سے قیامت والے دن میں خود جھگڑوں گا: (۱) وہ آدمی جس نے میرے نام سے عہد کیا پھر اسے توڑ دیا، (۲) وہ آدمی جس نے کسی آزاد آدمی کو بیچ کر اس کی قیمت کھالی، (۳) وہ آدمی جس نے اجرت پر ایک مزدور رکھا پس اس سے اپنا کام تو پورا لیا لیکن اسے اس کی مزدوری نہ دی۔" (بخاری)

(۲۷۸) بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمَنِّ بِالْعَطِيَّةِ وَنَحْوِهَا

عطیہ وغیرہ دینے کے بعد احسان جتلانے کی ممانعت کا بیان

(۳۷۵) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى﴾ (سورة البقرة: ٢٦٤)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اے ایمان والو! اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور ایذاء پہنچا کر برباد نہ کرو۔"

(۳۷۶) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَا اَذًى"﴾ (سورة البقرة: ٢٦٢)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، پھر خرچ کرنے کے بعد نہ تو احسان جتلاتے ہیں اور نہ ایذا پہنچاتے ہیں۔"

(۱۵۸۸) ﴿وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ، وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ"، قَالَ: فَقَرَأَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ: خَابُوْا وَخَسِرُوْا مَنْ هُمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "اَلْمُسْبِلُ، وَالْمَنَّانُ. وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ"﴾ (رواه مسلم)

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ: "اَلْمُسْبِلُ اِزَارَهُ" يَعْنِيْ: اَلْمُسْبِلُ اِزَارَهُ وَثَوْبَهُ اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ لِلْخُيَلَاءِ.

ترجمہ: "حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تین آدمیوں سے قیامت کے دن اللہ جل شانہ بات نہیں فرمائیں گے، نہ (رحمت کی نگاہ سے) دیکھیں گے اور نہ ان کو پاک کریں گے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔

راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے یہ کلمات تین مرتبہ ارشاد فرمائے، حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا وہ نامراد ہوئے اور گھاٹے میں رہے یا رسول اللہ یہ کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (۱) ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے والا، (۲) احسان کر کے احسان جتلانے والا، (۳) اور اپنا سامان جھوٹی قسم کے ذریعے سے بیچنے والا۔" (مسلم)

اور مسلم کی ایک اور روایت میں ہے اپنی ازار کو نیچے لٹکانے والا، یعنی اپنی شلوار، پاجامے اور کپڑے کو تکبر کی وجہ سے ٹخنوں سے نیچے

لٹکانے والا۔

(۲۷۹) بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاِفْتِخَارِ وَالْبَغْيِ

فخر اور سرکشی (زیادتی) کی ممانعت کا بیان

(۳۷۷) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَلَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمْ هُوَاَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى﴾ (سورة نجم: ۳۲)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''تم اپنی پاکیزگی بیان نہ کرو، وہی پرہیز گاروں کو اچھی طرح جانتا ہے۔''

(۳۷۸) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ، وَيَبْغُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ (سورہ شوریٰ: ۴۲)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''یہ راستہ صرف ان لوگوں کے لئے ہے جو خود دوسروں پر ظلم کریں اور زمین میں ناحق فساد کرتے پھریں یہی لوگ ہیں جن کے لئے دردناک عذاب ہے۔''

(۱۵۸۹) ﴿وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى أَوْحٰى اِلَيَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَبْغِيَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ، وَلَا يَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری طرف اس بات کی وحی فرمائی کہ تم عاجزی اختیار کرو یہاں تک کہ کوئی کسی پر ظلم نہ کرے اور نہ کوئی کسی دوسرے کے مقابلے میں فخر کرے۔'' (مسلم)

قَالَ اَهْلُ اللُّغَةِ: اَلْبَغْىُ: اَلتَّعَدِّىْ وَالْاِسْتِطَالَةُ.

اہل لغت نے فرمایا ''بغی'' کا مطلب ظلم و زیادتی اور دست درازی کرنا ہے۔

(۱۵۹۰) ﴿وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَاقَالَ الرَّجُلُ: هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَاَهْلَكُهُمْ"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی آدمی یہ کہے کہ لوگ تباہ ہوں گے تو وہ ان میں سب سے زیادہ تباہ ہونے والا ہوتا ہے۔'' (مسلم)

اَلرِّوَايَةُ الْمَشْهُوْرَةُ: "اَهْلَكُهُمْ" بِرَفْعِ الْكَافِ، وَرُوِىَ بِنَصْبِهَا، وَهٰذَا النَّهْىُ لِمَنْ قَالَ ذٰلِكَ عَجَباً بِنَفْسِهٖ، وَتَصَاغُرًا لِلنَّاسِ، وَارْتِفَاعًا عَلَيْهِمْ، فَهٰذَا هُوَ الْحَرَامُ، وَأَمَّا مَنْ قَالَهٗ لِمَا يَرٰى فِى النَّاسِ مِنْ نَقْصٍ فِىْ اَمْرِ دِيْنِهِمْ، وَقَالَهٗ تَحَزُّنًا عَلَيْهِمْ، وَعَلَى الدِّيْنِ، فَلَا بَأْسَ بِهٖ. هٰكَذَا فَسَّرَهُ الْعُلَمَاءُ وَفَصَّلُوْهُ، وَمِمَّنْ قَالَهٗ مِنَ الْاَئِمَّةِ الْاَعْلَامِ:

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں مشہور روایت ''اھلکھم'' ہے، کاف پر پیش کے ساتھ (اسم تفضیل) اور یہ کاف کے زبر کے ساتھ بھی مروی ہے (مگر اسم تفضیل ہونا زیادہ اچھا افضل ہے)

یہ ممانعت اس کے لئے ہے جو یہ ظلم خود پسندی کی بناء پر کرتا ہے اور لوگوں کو حقیر قرار دیتا ہے اور اپنے آپ کو ان سب سے اچھا سمجھتا ہے یہ صورت حرام ہے اور اگر کوئی شخص یہ اس لئے کہے وہ دیکھتا ہے کہ لوگوں میں دین داری کم ہوگئی ہے اور اس پر اظہار افسوس کرتے ہوئے دینی غیرت کی وجہ سے یہ الفاظ اس کی زبان پر آجائیں تو اس

مَالِکُ بْنِ اَنَسٍ، وَالْخَطَّابِیُّ وَ الْحُمَیْدِیُّ وَآخَرُوْنَ، وَقَدْ أَوْضَحْتُهُ فِیْ کتابِ "اَلاذْکَارِ."

میں کوئی حرج نہیں ہے۔ علماء نے اسی طرح اس کی وضاحت اور تفصیل بیان کی ہے اور جن ائمہ اعلام نے یہ تفسیر کی ہے ان میں امام مالک بن انس، امام خطابی، امام حمیدی رحمہم اللہ اور دیگر ائمہ شامل ہیں، میں نے اسے کتاب الاذکار میں واضح کیا ہے۔

(۲۸۰) بَابُ تَحْرِیْمِ الْهِجْرَانِ بَیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ اِلَّا لِبِدْعَةٍ فِی الْمَهْجُوْرِ، أَوْ تَظَاهُرٍ بِفِسْقٍ، أَوْنَحْوِ ذٰلِکَ

تین دن سے زیادہ مسلمانوں کے آپس میں بول چال بند رکھنے کے حرام ہونے کا بیان البتہ بدعتی شخص سے یا علانیہ فسق و فجور کے ارتکاب کرنے والے سے قطع تعلق کرنے کی اجازت کا بیان

(۳۷۹) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ﴾ (سورة حجرات: ۱۰)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "مسلمان جو ہیں سو بھائی ہیں سو ملاپ کرادو اپنے دو بھائیوں میں۔"

(۳۸۰) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ (سورة مائدة: ۲)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "گناہ اور ظلم میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔"

(۱۵۹۱) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَقَاطَعُوْا، وَلَا تَدَابَرُوْا، وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَلَا تَحَاسَدُوْا، وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا، وَلَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ"﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایک دوسرے سے تعلقات منقطع مت کرو، نہ ایک دوسرے سے منہ موڑو، نہ ایک دوسرے سے بغض رکھو، نہ آپس میں حسد کرو اور اے اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ اور کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ بول چال بند رکھے۔" (بخاری و مسلم)

(۱۵۹۲) ﴿وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَایَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَیَالٍ: یَلْتَقِیَانِ، فَیُعْرِضُ هٰذَا وَیُعْرِضُ هٰذَا،

ترجمہ: "حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین راتوں سے زیادہ تعلق منقطع رکھے، دونوں کا آمنا سامنا ہو تو یہ اس سے اور وہ اس سے منہ پھیر لے اور ان دونوں میں

وَخَيْرُ هُمَا الَّذِیْ يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ"﴾ (متفق عليه)

سے بہتر وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔'' (بخاری و مسلم)

(١٠٩٣) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ فِیْ كُلِّ اِثْنَيْنِ وَخَمِيْسٍ، فَيَغْفِرُ اللّٰهُ لِكُلِّ امْرِیءٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا امْرَأً كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ، فَيَقُوْلُ: اتْرُكُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰی يَصْطَلِحَا"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر پیر اور جمعرات کو اللہ کے دربار میں اعمال پیش کئے جاتے ہیں، پس اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کے گناہ معاف فرمادیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، سوائے اس شخص کے کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان دشمنی اور کینہ ہو تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان دونوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ صلح کرلیں۔'' (مسلم)

(١٠٩٤) ﴿وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ أَيِسَ أَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِیْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ، وَلٰكِنْ فِی التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ"﴾ (رواه مسلم)

"اَلتَّحْرِيْشُ" اَلْاِفْسَادُ وَتَغْيِيْرُ قُلُوْبِهِمْ وَتَقَاطُعُهُمْ.

ترجمہ: ''حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ شیطان بے شک اس بات سے تو مایوس ہوگیا ہے کہ جزیرہ عرب میں نمازی اس کی عبادت کریں گے، البتہ وہ ان کے درمیان فساد ڈالنے اور قطع تعلق کروانے میں کامیاب رہے گا۔''

"اَلتَّحْرِيْشُ" بمعنی فساد ڈالنا، دلوں کو بدلنا اور آپس میں تعلق قطع کرلینا۔

(١٠٩٥) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ"﴾

رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ عَلٰی شَرْطِ الْبُخَارِیِّ وَمُسْلِمٍ.

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے تعلق توڑے رکھے، پس جو شخص تین دن سے زیادہ تعلق توڑے رکھے گا اور اسی حالت میں اسے موت آجائے گی تو وہ جہنم میں جائے گا۔'' اس روایت کو ابوداؤد نے بخاری و مسلم کی شرط پر روایت کیا ہے۔

(١٠٩٦) ﴿وَعَنْ اَبِیْ خِرَاشٍ حَدْ رَدِبْنِ اَبِیْ حَدْرَدِالْاَسْلَمِیِّ، وَيُقَالُ: اَلسُّلَمِیُّ، اَلصَّحَابِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنْ هَجَرَ اَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفْكِ دَمِهِ"﴾ (رواه ابوداؤد باسناد صحيح)

ترجمہ: ''حضرت ابوخراش حدرد بن ابی حدرد اسلمیؓ اور بعض کے نزدیک سُلمی، صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص اپنے بھائی سے ایک سال تک تعلق توڑے رکھے گا تو اس کا یہ عمل اس کے خون بہانے کے برابر ہے۔'' (اسے ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے)

(۱۵۹۷) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَاِنْ مَرَّتْ بِهٖ ثَلَاثٌ فَلْيَلْقَهٗ، فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَاِنْ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ، فَقَدِ اشْتَرَكَا فِی الْاَجْرِ، وَاِنْ لَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِالْاِثْمِ، وَخَرَجَ الْمُسَلِّمُ مِنَ الْهِجْرَةِ"﴾ رواه ابوداؤد باسناد حسن. قَالَ ابوداؤد: اِذَا كَانَتِ الْهِجْرَةُ لِلّٰهِ تَعَالٰی فَلَيْسَ مِنْ هٰذَا فِیْ شَیْءٍ.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کسی مؤمن کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی مؤمن سے تین دن سے زیادہ تعلق منقطع کرے، پس اگر اسی حالت میں تین دن گزر جائیں تو چاہئے کہ اس سے ملاقات کر کے اسے سلام کرے، پس اگر اس کے سلام کا جواب دے دیا تو دونوں ثواب میں شریک ہوں گے اور اگر اس نے سلام کا جواب نہ دیا تو وہ گناہگار ہوگا اور سلام کرنے والا ترک تعلق کے گناہ سے نکل جائے گا۔"

اس روایت کو ابوداؤد نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے، امام ابوداؤد نے فرمایا اگر ترک تعلق اللہ کے لئے ہو تو پھر اس میں کوئی گناہ نہیں۔

(۲۸۱) بَابُ النَّهْیِ عَنْ تَنَاجِیْ اِثْنَيْنِ دُوْنَ الثَّالِثِ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ اِلَّا لِحَاجَةٍ، وَهُوَ اَنْ يَتَحَدَّثَا سِرًّا بِحَيْثُ لَا يَسْمَعُهُمَا، وَفِیْ مَعْنَاهُ مَا اِذَا تَحَدَّثَ اِثْنَانِ بِلِسَانٍ لَا يَفْهَمُهٗ

دو آدمیوں کا تیسرے آدمی کی اجازت کے بغیر سرگوشی کرنا منع ہے مگر ضرورت کے پیش نظر اسی طرح وہ دونوں گفتگو کریں کہ تیسرا آدمی ان کی بات سن نہ سکے، یہ ناجائز ہے اور اسی مفہوم میں یہ بھی ہے کہ وہ آدمی ایسی زبان میں گفتگو کریں کہ تیسرا آدمی وہ زبان نہ سمجھ سکے

(۳۸۱) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّمَا النَّجْوٰی مِنَ الشَّيْطَانِ﴾ (سورۂ مجادلۃ: ۱۰)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "(بری) سرگوشیاں شیطانی کام ہیں۔"

(۱۵۹۸) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا كَانُوْا ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجٰی اِثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ"﴾

ترجمہ: "حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تین آدمی ہوں تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آدمی آپس میں سرگوشی نہ کریں۔" (بخاری و مسلم)

(متفق علیہ)

وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَزَادَ: قَالَ اَبُوْصَالِحٍ: قُلْتُ لِاِبْنِ عُمَرَ: فَاَرْبَعَةٌ؟ قَالَ: لاَ يَضُرُّکَ" وَرَوَاهُ مَالِکٌ فِيْ "الْمُوَطَّا" عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: كُنْتُ اَنَا وَابْنُ عُمَرَ عِنْدَ دَارِ خَالِدِ بْنِ عُقْبَةَ الَّتِیْ فِی السُّوْقِ، فَجَاءَ رَجُلٌ يُرِيْدُ اَنْ يُنَاجِيَهُ، وَلَيْسَ مَعَ ابْنِ عُمَرَ اَحَدٌ غَيْرِیْ، فَدَعَا ابْنُ عُمَرَ رَجُلًا آخَرَ حَتّٰی كُنَّا اَرْبَعَةً، فَقَالَ لِیْ وَلِلرَّجُلِ الثَّالِثِ الَّذِیْ دَعَا: اِسْتَاْخِرَا شَيْئًا، فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "لاَيَتَنَاجٰی اِثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ."

اسے ابوداؤد نے بھی روایت کیا ہے اور اس میں ابوصالح (راوی) نے یہ اضافہ بھی بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا کہ اگر چار آدمی ہوں؟ تو انہوں نے جواب دیا اس میں تمہارے لئے کوئی حرج نہیں اور اسے امام مالک نے موطا میں حضرت عبداللہ ابن دینار سے روایت کیا، انہوں نے کہا، میں اور حضرت عبد اللہ ابن عمرؓ خالد بن عقبہ کے اس مکان کے پاس تھے جو بازار میں ہے، پس ایک آدمی آیا جو حضرت ابن عمرؓ سے سرگوشی کرنا چاہتا تھا اور حضرت ابن عمرؓ کے ساتھ میرے سوا کوئی بھی نہ تھا، پس حضرت ابن عمرؓ نے ایک اور آدمی کو بلایا یہاں تک کہ ہم چار ہوئے تو انہوں نے مجھ سے اور اس تیسرے آدمی سے جس کو انہوں نے بلایا تھا فرمایا تھوڑا پیچھے ہٹ جاؤ اس لئے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک کو چھوڑ کر دو آدمی باہم سرگوشی نہ کریں۔

(۱۵۹۹) ﴿وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً، فَلَا يَتَنَاجٰی اِثْنَانِ دُوْنَ الْآخَرِ حَتّٰی تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ، مِنْ أَجْلِ أَنَّ ذٰلِکَ يُحْزِنُهُ"﴾ (متفق علیہ)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم تین آدمی ہو تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آدمی سرگوشی نہ کریں یہاں تک کہ تم لوگوں میں مل گھل جاؤ اس لئے کہ ایسا کرنا اس (تیسرے آدمی) کو غمگین کردے گا۔'' (بخاری و مسلم)

(۲۸۲) بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَعْذِيْبِ الْعَبْدِ وَالدَّابَّةِ وَالْمَرْأَةِ وَالْوَلَدِ بِغَيْرِ سَبَبٍ شَرْعِيٍّ اَوْزَائِدٍ عَلٰی قَدْرِ الْاَدَبِ

بغیر شرعی عذر کے یا ادب سے زائد غلام، جانور، بیوی اور اولاد کو سزا دینے کی ممانعت کا بیان

(۳۸۲) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَبِذِی الْقُرْبٰی، وَالْيَتَامٰی، وَالْمَسَاكِيْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی، وَالْجَارِ الْجُنُبِ، وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور رشتہ داروں سے اور یتیموں سے اور مسکینوں سے اور قرابت دار ہمسایہ سے اور اجنبی ہمسایہ سے اور پہلو کے ساتھی سے اور راہ کے

وَابْنِ السَّبِيلِ، وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ، اِنَّ اللّٰهَ لَايُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا"﴾ (سوره نساء: ٣٦)

مسافر سے اور ان سے جن کے مالک تمہارے ہاتھ ہیں، بے شک اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والوں اور شیخی خوروں کو پسند نہیں فرماتا۔"

(١٦٠٠) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "عُذِّبَتْ اِمْرَاَةٌ فِیْ هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ، فَدَخَلَتْ فِيْهَا النَّارَ، لَا هِيَ اَطْعَمَتْهَا، وَسَقَتْهَا، إذْ حَبَسَتْهَا، وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَاْكُلُ مِنَ خَشَاشِ الْاَرْضِ"﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا جس نے اس کو باندھا تھا یہاں تک کہ وہ مرگئی۔ پس وہ اس کی وجہ سے جہنم میں گئی، نہ اس کو اس نے کھلایا جب کہ اس نے اسے قید کر رکھا تھا اور نہ اس کو آزاد کیا کہ وہ خود زمین کے کیڑے مکوڑے کھالیتی۔" (بخاری ومسلم)

"خَشَاشُ الْاَرْضِ" بفتح الخاء الْمُعْجَمَةِ، وَبِالشِّيْنِ الْمُعْجَمَةِ الْمُكَرَّرَةِ: وَهِيَ هَوَ امُّهَاوَ حَشَرَاتُهَا.

خشاش الارض: خاء پر زبر اور شین دو مرتبہ ہے بمعنی زمین کے موذی جانور اور کیڑے مکوڑے۔

(١٦٠١) ﴿وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ مَرَّ بِفِتْيَانٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ نَصَبُوْا طَيْراً وَهُمْ يَرْمُوْنَهٗ، وَقَدْ جَعَلُوْا لِصَاحِبِ الطَّيْرِ كُلَّ خَاطِئَةٍ مِنْ نَبْلِهِمْ، فَلَمَّا رَأَوْا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوْا، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَنْ فَعَلَ هٰذَا؟ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جب کہ ان کا گزر قریش کے چند نوجوانوں کے پاس سے ہوا جو ایک پرندے کو نشانہ بنا کر مار رہے تھے اور پرندے کے مالک سے یہ طے ہوا تھا کہ خطا ہوجانے والا تیر اس پرندے کے مالک کا ہے، پس جب انہوں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا تو منتشر ہوگئے۔ پس حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا یہ کام کس نے کیا ہے؟ اللہ اس پر لعنت کرے جس نے ایسا کام کیا ہے، بے شک رسول اللہ ﷺ نے اس شخص پر لعنت فرمائی ہے جو کسی جاندار چیز کو نشانہ بنائے۔" (بخاری ومسلم)

"الغرض" بفتح الغين المعجمة، والراء وهو الهدف، والشيء الذى يُرْمٰى اِلَيْهِ.

الغرض: غین اور راء پر زبر کے ساتھ، ہدف اور وہ چیز جس کی طرف تیر پھینکے جائیں۔

(١٦٠٢) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جانوروں کو باندھ کر نشانہ لگانے سے منع فرمایا ہے۔" (بخاری ومسلم)

وَمَعْنَاهُ: تُحْبَسَ لِلْقَتْلِ.

اس کا مطلب یہ ہے کہ قتل کرنے کے لئے اسے قید کیا جائے۔

(۱۶۰۳) ﴿وَعَنْ اَبِیْ عَلِیٍّ سُوَیْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: لَقَدْ رَأَیْتُنِیْ سَابِعَ سَبْعَةٍ مِنْ بَنِیْ مُقَرِّنٍ، مَالَنَا خَادِمٌ اِلَّا وَاحِدَةٌ لَطَمَهَا اَصْغَرُنَا، فَأَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نُعْتِقَهَا﴾ (رواہ مسلم)

وفی روایة: "سابع اخوة لی."

ترجمہ: ''حضرت ابوعلی سوید بن مقرن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں مقرن کے سات بیٹوں میں سے ساتواں تھا، ہماری ایک ہی کنیز تھی، اسے ہمارے سب سے چھوٹے بھائی نے طمانچہ مارا تو ہمیں نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ ہم اسے آزاد کردیں۔'' (مسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ میں اپنے بھائیوں کا ساتواں تھا۔

(۱۶۰۴) ﴿وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْبَدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: کُنْتُ اَضْرِبُ غُلَاماً لِیْ بِالسَّوْطِ، فَسَمِعْتُ صَوْتًا مِنْ خَلْفِیْ: "اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ" فَلَمْ اَفْهَمِ الصَّوْتَ مِنَ الْغَضَبِ فَلَمَّا دَنَامِنِّیْ اِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ یَقُوْلُ: "اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اِنَّ اللّٰہَ اَقْدَرُ عَلَیْکَ مِنْکَ عَلٰی هٰذَا الْغُلَامِ." فَقُلْتُ: لَا اَضْرِبُ مَمْلُوْکًا بَعْدَهٗ اَبَداً"﴾

وَفِیْ رِوَایَةٍ: فَسَقَطَ السَّوْطُ مِنْ یَدِیْ مِنْ هَیْبَتِهٖ. وَفِیْ رِوَایَةٍ: فَقُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ هُوَحُرٌّلِوَجْهِ اللّٰہِ تَعَالٰی، فَقَالَ: "أَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْکَ النَّارُاَوْلَمَسَّتْکَ النَّارُ." رواہ مسلم بِهٰذِہِ الرِّوَایَاتِ.

ترجمہ: ''حضرت ابومسعود البدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے غلام کو کوڑے سے مار رہا تھا کہ میں نے اپنے پیچھے سے ایک آواز سنی خبردار اے ابومسعود! مگر میں غصے کی حالت میں ہونے کی وجہ سے آواز کو سمجھ نہ سکا۔ پس جب آواز قریب ہوئی تو دیکھا کہ وہ تو جناب رسول اللہ ﷺ ہیں اور آپ ﷺ ارشاد فرما رہے ہیں خبردار اے ابومسعود! اللہ تعالیٰ تجھ پر اس سے کہیں زیادہ قادر ہے جتنا کہ تو اس غلام پر ہے۔ تو میں نے کہا اس کے بعد میں کبھی کسی غلام کو نہیں ماروں گا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کی ہیبت سے کوڑا میرے ہاتھ سے گر گیا۔ ایک اور روایت میں ہے پس میں نے کہا اے اللہ کے رسول! یہ اللہ کی رضا کے لئے آزاد ہے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تم اس کو آزاد نہ کرتے تو آگ تجھے اپنی لپیٹ میں لے لیتی، یا یہ فرمایا کہ تجھے جہنم کی آگ ضرور چھوتی، یہ تمام روایات مسلم نے بیان کی ہیں۔''

(۱۶۰۵) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ ضَرَبَ غُلَاماً لَهٗ حَدًّا لَمْ یَأْتِهٖ، اَوْ لَطَمَهٗ، فَاِنَّ کَفَّارَتَهٗ اَنْ یُعْتِقَهٗ"﴾ (رواہ مسلم)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے اپنے غلام پر کسی ایسے جرم کی حد لگائی جو اس نے کیا ہی نہیں، یا اس کو طمانچہ مارا تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اسے آزاد کردے۔'' (مسلم)

(۱۶۰۶) ﴿وَعَنْ هِشَامِ بْنِ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّهٗ مَرَّبِالشَّامِ عَلٰی اُنَاسٍ مِنَ

ترجمہ: ''حضرت ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کا ملک شام میں کچھ عجمی کاشتکار لوگوں پر گزر ہوا جنہیں

الْاَنْبَاطِ، وَقَدْ اُقِيْمُوْا فِي الشَّمْسِ، وَصُبَّ عَلٰى رُؤُوْسِهِمُ الزَّيْتُ! فَقَالَ: مَاهٰذَا؟ قِيْلَ: يُعَذَّبُوْنَ فِي الْخِرَاجِ، وَفِي رِوَايَةٍ: حُبِسُوْا فِي الْجِزْيَةِ. فَقَالَ هِشَامٌ: اَشْهَدُ، لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِيْنَ يُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا" فَدَخَلَ عَلَى الْاَمِيْرِ، فَحَدَّثَهٗ فَاَمَرَبِهِمْ فَخُلُّوْا﴾ (رواه مسلم)

"اَلْاَنْبَاطُ" اَلْفَلَّاحُوْنَ مِنَ الْعَجَمِ.

(١٦٠٧) ﴿وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَاراً مَوْسُوْمَ الْوَجْهِ، فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: "وَاللّٰهِ لَا اَسِمُهٗ اِلَّا اَقْصٰى شَيْءٍ مِنَ الْوَجْهِ" وَاَمَرَ بِحِمَارِهٖ، فَكُوِيَ فِيْ جَاعِرَتَيْهِ، فَهُوَاَوَّلُ مَنْ كَوَى الْجَاعِرَتَيْنِ﴾ (رواه مسلم)

"اَلْجَاعِرَتَيْنِ" نَاحِيَتَا الْوَرِكَيْنِ حَوْلَ الدُّبُرِ.

(١٦٠٨) ﴿وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ قَدْ وُسِمَ فِيْ وَجْهِهٖ، فَقَالَ: "لَعَنَ اللّٰهُ الَّذِيْ وَسَمَهٗ"﴾ (رواه مسلم)

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ اَيْضاً: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ وَعَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ.

دھوپ میں کھڑا کیا گیا تھا اور ان کے سروں پر زیتون کا تیل لگایا گیا تھا۔ انہوں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ ان کو بتلایا گیا کہ ان لوگوں کو خراج کی وجہ سے سزا دی جا رہی ہے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ انہیں جزیے کی وجہ سے قید کیا گیا ہے۔ تو حضرت ہشام نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عذاب دے گا جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے ہیں۔ پھر حضرت ہشام ان لوگوں کے گورنر کے پاس گئے اور انہیں یہ حدیث سنائی تو گورنر نے ان کے بارے میں حکم دیا کہ انہیں چھوڑ دیا جائے۔" (مسلم) الانباط: اس سے مراد عجم کے کاشت کار (کھیتی باڑی کرنے والے) ہیں۔

ترجمہ: "حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک گدھا دیکھا جس کا چہرہ داغا ہوا تھا۔ تو آپ ﷺ نے اس پر سخت ناگواری کا اظہار فرمایا۔ پس حضرت (عبد اللہ) ابن عباس نے فرمایا اللہ کی قسم میں اس کو نہیں داغوں گا مگر کسی ایسی حصے کو جو چہرے سے سب سے زیادہ دور ہو، پھر آپ نے اپنے گدھے کی بابت حکم دیا تو اس کے سرینوں کے کناروں کو داغا گیا۔ پس یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے کولہوں کے کنارے کو داغا۔" (مسلم)

اَلْجَاعِرَتَان: مقعد کے اردگرد سرینوں کے کنارے۔

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ پر ایک گدھے کا گزر ہوا جس کے چہرے کو داغا گیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جس نے اسے داغا ہے۔" (مسلم)

مسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے چہرے پر مارنے اور چہرے کو داغنے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۸۳) بَابُ تَحْرِيْمِ التَّعْذِيْبِ بِالنَّارِ فِيْ كُلِّ حَيَوَانٍ حَتَّى النَّمْلَةِ وَ نَحْوِهَا

ہر جاندار چیز یہاں تک کہ چیونٹی وغیرہ کو بھی آگ سے جلانے کی سزا دینا منع ہے

(١٦٠٩) ﴿وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْثٍ فَقَالَ: "اِنْ وَجَدْتُمْ فُلَانًا وَفُلَانًا" لِرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ سَمَّاهُمَا "فَاحْرِقُوْهُمَا بِالنَّارِ." ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَرَدْنَا الْخُرُوْجَ: "اِنِّيْ كُنْتُ اَمَرْتُكُمْ اَنْ تُحْرِقُوْا فُلَانًا وَفُلَانًا، وَاِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللّٰهُ، فَاِنْ وَجَدْتُمُوْهُمَا فَاقْتُلُوْهُمَا"﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ہمیں ایک لشکر میں روانہ فرمایا تو فرمایا اگر تم فلاں فلاں کو پاؤ، قریش کے دو آدمیوں کا نام لیا تو ان کو آگ میں جلا دو۔ جب ہم آپ کے پاس سے نکلنے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ تم فلاں فلاں شخص کو جلا دینا لیکن آگ کا عذاب تو صرف اللہ ہی دے گا اس لئے اگر تم ان کو پاؤ تو قتل کر دینا۔'' (بخاری)

(١٦١٠) ﴿وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ، فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ فَرَأَيْنَا حُمَّرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ، فَاَخَذْنَا فَرْخَيْهَا، فَجَاءَ تِ الْحُمَّرَةُ فَجَعَلَتْ تَفْرِشُ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "مَنْ فَجَعَ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا! رُدُّوْا وَلَدَهَا اِلَيْهَا." وَرَاٰى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا، فَقَالَ: "مَنْ حَرَّقَ هٰذِهٖ؟" قُلْنَا: نَحْنُ. قَالَ: "اِنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ اِلَّا رَبُّ النَّارِ"﴾ (رواه أبوداؤد باسناد صحيح)

قوله: "قَرْيَةُ نَمْلٍ" مَعْنَاهُ: مَوْضِعُ النَّمْلِ مَعَ النَّمْلِ.

ترجمہ: ''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں ہم آپ ﷺ کے ساتھ تھے، آپ ﷺ اپنے بشری تقاضے کے لئے تشریف لے گئے، ہم نے ایک سرخ پرندہ دیکھا، اس کے ساتھ اس کے دو بچے تھے، ہم نے ان بچوں کو پکڑ لیا تو وہ پرندہ (ماں) ان کے گرد منڈلانے لگی، اتنے میں جناب رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا اس پرندے کو اس کے بچوں کی وجہ سے کس نے رنج پہنچایا ہے؟ اسے اس کے بچے لوٹا دو۔ اور آپ ﷺ نے چیونٹیوں کی ایک بستی دیکھی جس کو ہم نے جلا دیا تھا تو آپ ﷺ نے پوچھا یہ بستی کس نے جلائی ہے؟ ہم نے جواب دیا: ہم نے، آپ ﷺ نے فرمایا آگ کا عذاب دینا تو آگ کے رب کو ہی سزاوار ہے۔'' (ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ اس کو نقل کیا ہے)

قریۂ نمل: اس کا مطلب یہ ہے کہ چیونٹیوں کی ایسی جگہ جس میں چیونٹیاں موجود ہوں۔

(٢٨٤) بَابُ تَحرِيمِ مَطَلِ الْغَنِيّ بِحَقٍّ طَلَبَهُ صَاحِبُهُ

حقدار کا اپنے حق کا مطالبہ کرنے پر مالدار کی طرف سے ٹال مٹول کرنا حرام ہے

(٣٨٣) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰی اَهْلِهَا﴾ (سورة نساء: ٥٨)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ”بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کا حکم دیتے ہیں کہ اہل حقوق کو ان کے حقوق پہنچا دیا کرو۔“

(٣٨٤) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِی اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهُ﴾ (سورة بقرة: ٢٨٣)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ”ہاں اگر آپس میں ایک دوسرے سے مطمئن ہو تو جسے امانت دی گئی ہے وہ اسے ادا کر دے۔“

(١٦١١) ﴿وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَطَلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰی مَلِیْءٍ فَلْيَتْبَعْ"﴾ (متفق عليه)

مَعْنٰی: "اُتْبِعَ": اُحِيْلَ.

ترجمہ: ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مالدار آدمی کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔ اور جب تم میں سے کسی کو کسی مالدار کے سپرد کیا جائے تو اس کو چاہئے کہ وہ اس کے پیچھے لگ جائے۔“ (بخاری و مسلم)

اتبع: بمعنی سپرد کر دیا جائے۔

(٢٨٥) بَابُ كَرَاهَةِ عَوْدِ الْاِنْسَانِ فِیْ هِبَةٍ لَمْ يُسَلِّمْهَا اِلَی الْمَوْهُوْبِ لَهُ وَهِیَ هِبَةٌ وَهَبَهَا لِوَلَدِهٖ وَسَلَّمَهَا اَوْلَمْ يُسَلِّمْهَا، وَكَرَاهَةِ شِرَائِهٖ شَيْئًا تَصَدَّقَ بِهٖ مِنَ الَّذِیْ تَصَدَّقَ عَلَيْهِ، اَوْ اَخْرَجَهُ عَنْ زَكَاةٍ، اَوْ كَفَّارَةٍ وَنَحْوِهَا، وَلَا بَأْسَ بِشِرَائِهٖ مِنْ شَخْصٍ آخَرَ قَدِانْتَقَلَ اِلَيْهِ

اس ہدیہ کے واپس لینے کی کراہیت جو سپرد نہ کیا ہو اور وہ ہدیہ بھی جو اپنی اولاد کو دیا ہو۔ سپرد کیا ہو یا نہ کیا ہو اور صدقے کی چیز ایسے شخص سے خریدنے کی کراہیت جسے صدقہ دیا ہو یا اسے بطور زکوٰۃ اور کفارہ وغیرہ کے نکالا ہو، البتہ کسی دوسرے شخص سے جس کی طرف وہ چیز منتقل ہوئی ہو تو اس کے خریدنے میں کوئی حرج نہیں ہے

(١٦١٢) ﴿عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے ہدیے کو واپس لیتا ہے وہ

"اَلَّذِیْ یَعُوْدُفِیْ هِبَتِهٖ کَالْکَلْبِ یَرْجِعُ فِیْ قَیْئِهٖ"﴾ (متفق علیه)

وَفِیْ رِوَایَةٍ: "مَثَلُ الَّذِیْ یَرْجِعُ فِیْ صَدَقَتِهٖ، کَمَثَلِ الْکَلْبِ یَقِیْءُ، ثُمَّ یَعُوْدُ فِیْ قَیْئِهٖ فَیَأْکُلُهٗ."

وَفِیْ رِوَایَةٍ: "اَلْعَائِدُ فِیْ هِبَتِهٖ کَالْعَائِدِ فِیْ قَیْئِهٖ."

اس کتے کی طرح ہے جو قے کر کے اپنی قے کو چاٹتا ہے۔" (بخاری ومسلم)

ایک دوسری روایت میں آتا ہے اس شخص کی مثال جو اپنا صدقہ واپس لیتا ہے اس کتے کی طرح ہے جو قے کرتا ہے، پھر اپنی قے کو لوٹتا ہے یا اسے چاٹ لیتا ہے۔ ایک اور روایت میں ہے اپنے ہدیہ کو واپس لینے والا اپنی قے کو لوٹانے والے کی طرح ہے۔

(۱۶۱۳) ﴿وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: حَمَلْتُ عَلٰی فَرَسٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَاَضَاعَهُ الَّذِیْ کَانَ عِنْدَهٗ، فَاَرَدْتُ اَنْ اَشْتَرِیَهٗ، وَظَنَنْتُ اَنَّهٗ یَبِیْعُهٗ بِرُخْصٍ، فَسَأَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "لَا تَشْتَرِهٖ، وَلَا تَعُدْ فِیْ صَدَقَتِکَ وَاِنْ اَعْطَاکَهٗ بِدِرْهَمٍ، فَاِنَّ الْعَائِدَ فِیْ صَدَقَتِهٖ کَالْعَائِدِ فِیْ قَیْئِهٖ"﴾ (متفق علیه)

قوله: "حَمَلْتُ عَلَی فَرَسٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ." مَعْنَاهُ: تَصَدَّقْتُ بِهٖ عَلَی بَعْضِ الْمُجَاهِدِیْنَ.

ترجمہ: "حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص کو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے ایک گھوڑا دے دیا، پس جس کے پاس وہ تھا اس نے اسے ضائع کر دیا۔ پھر میں نے اس کو خریدنے کا ارادہ کیا اور میرا خیال تھا کہ وہ اسے معمولی سی قیمت میں بیچ دے گا۔ تو میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا (ہدیہ دیئے ہوئے گھوڑے کو) مت خریدو اور اپنا صدقہ واپس نہ لو۔ اگرچہ وہ تمہیں ایک درہم میں ہی دیدے۔ اس لئے کہ اپنا صدقہ واپس لینے والا اس شخص کی طرح ہے جو اپنی قے کو چاٹتا ہے۔" (بخاری ومسلم) "حملت علی فرس فِیْ سبیل الله": میں نے اسے کسی مجاہد کو بطور صدقہ کے دیدیا۔

(۲۸۶) بَابُ تَاکِیْدِ تَحْرِیْمِ مَالِ الْیَتِیْمِ

یتیم کے مال کو (ناجائز کھانے) کی حرمت کا بیان

(۳۸۵) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یَأْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتَامٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَأْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَسَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا﴾ (سورة النساء: ۱۰)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "بلا شبہ جو لوگ یتیموں کا مال بلا استحقاق کھاتے ہیں اور کچھ نہیں، وہ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں اور عنقریب وہ جلتی آگ میں داخل ہوں گے۔"

(۳۸۶) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ﴾ (سورة انعام: ۱۵۲)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ، مگر ایسے طریقہ سے جو کہ مستحسن ہو۔"

(۳۸۷) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَیَسْأَلُوْنَکَ عَنِ الْیَتَامٰی قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَیْرٌ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اور جو لوگ آپ سے یتیم بچوں کا حکم پوچھتے ہیں آپ فرما دیجئے کہ ان کی مصلحت کی رعایت

﴿فَاِخْوَانُكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ﴾ (سورة البقرة: ٢٢٠)

رکھنا زیادہ بہتر ہے اور تم ان کے ساتھ خرچ شامل رکھو، وہ تمہارے بھائی ہیں اور اللہ تعالیٰ مصلحت کے ضائع کرنے والے کو اور مصلحت کی رعایت رکھنے والے کو جانتے ہیں۔"

(١٦١٤) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ!" قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: "اَلشِّرْکُ بِاللّٰهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّابِالْحَقِّ، وَاَكْلُ الرِّبَا، وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ، وَالتَّوَلِّیْ يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ"﴾ (متفق عليه)

"اَلْمُوْبِقَاتُ" اَلْمُهْلِكَاتُ.

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو۔ صحابہ نے پوچھا اے اللہ کے رسول! وہ کون سی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (١) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، (٢) جادو کرنا، (٣) ناحق کسی کی جان کو قتل کرنا جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے، (٤) سود کھانا، (٥) یتیم کا مال کھانا، (٦) کافروں سے لڑائی کے وقت پیٹھ پھیر کر بھاگ جانا، (٧) بھولی بھالی پاک دامن، ایماندار عورتوں پر تہمت لگانا۔" (بخاری و مسلم)

(٢٨٧) بَابُ تَغْلِيْظِ تَحْرِيْمِ الرِّبَا

سود کی حرمت کا بیان

(٣٨٨) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبَا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِیْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ذٰلِکَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا، وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبَا فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰی فَلَهٗ مَاسَلَفَ وَاَمْرُهٗۤ اِلَی اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِکَ اَصْحَابُ النَّارِهُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ، يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبَا وَيُرْبِی الصَّدَقَاتِ" اِلٰی قَوْلِهٖ تَعَالٰی: "يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَابَقِیَ مِنَ الرِّبَا"﴾ (سورة البقرة: ٢٧٥ تا ٢٧٨)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اور جو لوگ سود کھاتے ہیں نہیں کھڑے ہوں گے مگر جس طرح کھڑا ہوتا ہے ایسا شخص جس کو شیطان نے خبطی بنا دیا ہو لپٹ کر، یہ سزا اس لئے ہوگی کہ ان لوگوں نے کہا تھا کہ بیع بھی تو مثل سود کے ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے بیع کو حلال فرمایا ہے اور سود کو حرام کردیا ہے، پھر جس شخص کو اس کے پروردگار کی طرف سے نصیحت پہنچی اور وہ باز آگیا تو جو کچھ ہو چکا ہے، تو اس کا معاملہ اس کے خدا کے حوالے رہا اور جو شخص پھر عود کرے تو یہ لوگ دوزخ میں رہیں گے اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے، اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتے ہیں اور صدقات کو بڑھاتے ہیں ...... اے ایمان والو! جو کچھ سود کا بقایا ہے اس کو چھوڑ دو۔" ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَابَقِیَ مِنَ الرِّبٰوا﴾

(١٦١٥) ﴿وَعَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی

ترجمہ: "حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

عَنْهُ قَالَ: "لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبَا وَمُوْكِلَهُ"﴾ (رواه مسلم)
زَادَ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ: "وَشَاهِدَيْهِ وَكَاتِبَهُ."

کہ رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے اور کھلانے والے دونوں پر لعنت فرمائی ہے۔" (مسلم) ترمذی وغیرہ نے یہ زیادہ روایت کی ہے کہ سودی لین دین کے دونوں گواہوں اور اس کے کاتب پر بھی (لعنت) ہے۔

(۲۸۸) بَابُ تَحْرِيْمِ الرِّيَاءِ

ریاکاری کی حرمت کا بیان

(۳۸۹) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَآ اُمِرُوْآ اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ﴾ (سورة البينة: ٥)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "ان کو حکم یہی ہوا کہ بندگی کریں اللہ کی، خالص کر کے اس کے واسطے بندگی ابراہیم کی راہ پر۔"

(۳۹۰) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تُبْطِلُوْا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى، كَالَّذِىْ يُنْفِقُ مَالَهُ رِئَآءَ النَّاسِ﴾ (سورة البقرة: ٢٦٤)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اے ایمان والو! تم احسان جتلا کر یا ایذا پہنچا کر اپنی خیرات کو برباد مت کرو جس طرح وہ شخص جو اپنا مال خرچ کرتا ہے لوگوں کو دکھلانے کی غرض سے۔"

(۳۹۱) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يُرَآؤُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا﴾ (سورة نساء: ١٤٢)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "صرف لوگوں کو دکھلاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتے مگر بہت ہی مختصر۔"

(١٦١٦) ﴿وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ، مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَكَ فِيْهِ مَعِىْ غَيْرِىْ، تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں دوسرے شریکوں کے مقابلے میں شرک سے زیادہ بے نیاز ہوں، جو کوئی ایسا عمل کرے جس میں وہ میرے ساتھ میرے علاوہ اور کو بھی شریک کرے تو میں اس کو اس کے شرک سمیت چھوڑ دیتا ہوں۔" (مسلم)

(١٦١٧) ﴿وَعَنْهُ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ اُسْتُشْهِدَ، فَاُتِىَ بِهٖ، فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ، فَعَرَفَهَا. قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا؟ قَالَ: قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰى اُسْتُشْهِدْتُ. قَالَ: كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ يُقَالَ: جَرِىْءٌ! فَقَدْ قِيْلَ، ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ، فَسُحِبَ عَلٰى

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن جن لوگوں کا سب سے پہلے فیصلہ کیا جائے گا ان میں سے ایک آدمی وہ بھی ہوگا جو شہید ہو گیا تھا، پس اس کو لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں یاد دلائیں گے، وہ پہچان لے گا، پھر اللہ جل جلالہ فرمائیں گے تو نے اس کی وجہ سے کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا کہ میں نے تیرے راستے میں جہاد کیا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے

وَجَهْهٖ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ. وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهٗ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ، فَاُتِیَ بِهٖ، فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا. قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِیْهَا؟ قَالَ: تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهٗ، وَقَرَأْتُ فِیْکَ الْقُرْآنَ. قَالَ: کَذَبْتَ، وَلٰکِنَّکَ تَعَلَّمْتَ لِیُقَالَ: عَالِمٌ! وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِیُقَالَ: هُوَ قَارِیءٌ! فَقَدْ قِیْلَ، ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ، فَسُحِبَ عَلٰی وَجْهِهٖ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ. وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَیْهِ، وَاَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ، فَاُتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ، فَعَرَفَهَا. قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِیْهَا؟ قَالَ: مَاتَرَکْتُ مِنْ سَبِیْلٍ تُحِبُّ اَنْ یُنْفَقَ فِیْهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِیْهَا لَکَ. قَالَ: کَذَبْتَ، وَلٰکِنَّکَ فَعَلْتَ لِیُقَالَ: هُوَجَوَادٌ! فَقَدْ قِیْلَ، ثُمَّ اُمِرَبِهٖ، فَسُحِبَ عَلٰی وَجْهِهٖ، ثُمَّ اُلْقِیَ فِی النَّارِ"﴾ رواه مسلم

"جَرِیْءٌ" بِفَتْحِ الْجِیْمِ وَکَسْرِ الرَّاءِ وَبِالْمَدِّ، اَیْ: شُجَاعٌ حَاذِقٌ.

(۱۶۱۸) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ نَاسًا قَالُوْ الَهٗ: اِنَّا نَدْخُلُ عَلٰی سَلَاطِیْنِنَا فَنَقُوْلُ لَهُمْ بِخِلَافِ مَانَتَکَلَّمُ اِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ هِمْ؟ قَالَ

جھوٹ بولا، تو نے اس لئے لڑائی کی تھی کہ تجھے بہادر کہا جائے، پس تجھے بہادر کہا جاچکا، پس اس کے لئے فیصلہ ہوگا کہ اس کو منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

دوسرا وہ شخص ہوگا جس نے علم حاصل کیا اور پھر دوسروں کو بھی سکھایا، قرآن پڑھا۔ اس کو بھی لایا جائے گا، اللہ جل شانہ اس کو اپنی نعمتیں یاد دلائیں گے، وہ ان نعمتوں کو پہچان لے گا، اللہ تعالیٰ پوچھے گا تو نے اس کی وجہ سے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا کہ میں نے علم سیکھا اور دوسروں کو سکھایا اور تیری رضا کے لئے قرآن پڑھا۔ اللہ جل شانہ فرمائے گا تو نے جھوٹ بولا، تو نے علم اس لئے حاصل کیا تھا تا کہ تجھے عالم کہا جائے اور قرآن اس لئے حاصل کیا تھا تا کہ لوگ تجھے قاری کہیں، پس بے شک تجھے کہا جا چکا اور اس کے لئے بھی فیصلہ ہوگا کہ اس کو بھی منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

تیسرا وہ شخص ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ نے وسعت عطا فرمائی تھی اور اس کو مختلف قسم کے مالوں سے نوازا تھا، اس کو لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں یاد دلائیں گے، وہ اس کو پہچان لے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے اس کی وجہ سے کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا میں نے کوئی ایسا راستہ جس میں خرچ کئے جانے کو تو پسند کرتا تھا نہیں چھوڑا مگر اس میں تیری رضا کے لئے خرچ کیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے جھوٹ بولا، تو نے تو یہ اس لئے کیا کہ کہا جائے کو وہ بڑا سخی ہے، پس بے شک یہ کہہ لیا گیا، پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا، اس کو بھی گھسیٹ کر منہ کے بل جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔''

جریء: جیم پر زبر، راء کے نیچے زیر اور اسے مد کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے بمعنی بہت بہادر، ہشیار۔

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے ان سے کہا کہ ہم اپنے بادشاہوں کے پاس جاتے ہیں پھر ہم ان سے اس کی الٹ باتیں کرتے ہیں جو ہم ان کے پاس سے

ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: كُنَّا نَعُدُّ هٰذَا نِفَاقاً عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾ (رواه البخاری)

باہر آکر کرتے ہیں؟ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم اس رویے کو آپ ﷺ کے زمانہ اقدس میں نفاق میں سے شمار کرتے تھے۔"

(١٦١٩) ﴿وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ، وَمَنْ يُرَائِيْ يُرَائِي اللّٰهُ بِهٖ"﴾ متفق عليه.

وروه مسلم اَيْضًامِنْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ "سَمَّعَ" بتشديد الميم، وَمَعْنَاهُ: أَظْهَرَ عَمَلَهٗ لِلنَّاسِ رِيَاءً "سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ" اَىْ: فَضَحَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

وَمَعْنٰى: "مَنْ رَاءَ ى" اَىْ: مَنْ أَظْهَرَ لِلنَّاسِ الْعَمَلَ الصَّالِحَ لِيَعْظُمَ عِنْدَهُمْ.

"رَاءَى اللّٰهُ بِهٖ" اَىْ: اَظْهَرَسَرِيْرَتَهٗ عَلٰى رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ﴾

ترجمہ: "حضرت جندب بن عبداللہ بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص دکھلاوے کے لئے کوئی عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت والے دن رسوا کردے گا۔ اور جو کوئی نیک عمل لوگوں کی نظروں میں بڑا بننے کے لئے کرتا ہے تو اللہ جل شانہ اس کے چھپے عیبوں کو لوگوں کے سامنے ظاہر کردے گا۔ (بخاری ومسلم)

اور مسلم میں یہ روایت حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے بھی مروی ہے۔ سمع: میم کی تشدید کے ساتھ، اس کے معنی ہیں اپنے عمل کو دکھلاوے کے لئے لوگوں کے سامنے ظاہر کرتا ہے۔ سمع اللہ بہ: اس کا مطلب یہ ہے اسے قیامت والے دن رسوا کرے گا۔"

مَنْ رَائَی: اس کے معنی ہیں کہ اپنے نیک عمل کو لوگوں کے سامنے ظاہر کرتا ہے تاکہ ان کی نگاہ میں وہ بڑا بن جائے۔

رَاءَ ی اللّٰهُ بِهٖ: اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے پوشیدہ عیبوں کو سب کے سامنے ظاہر کردے گا۔

(١٦٢٠) ﴿وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ تَعَلَّمَ عِلْماً مِمَّا يُبْتَغٰى بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لاَ يَتَعَلَّمُهٗ اِلَّا لِيُصِيْبَ بِهٖ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا، لَمْ يَجِدْعَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" يَعْنِىْ: رِيْحَهَا﴾

رواه ابوداؤد باسناد صحيح. وَالْاَحَادِيْثُ فِى الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَشْهُوْرَةٌ.

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے اس علم کو جس کے ذریعے سے اللہ کی رضا مندی حاصل کی جاتی ہے اس لئے سیکھتا ہے کہ اس سے دنیاوی غرض حاصل کرے تو وہ قیامت والے دن جنت کی خوشبو بھی نہیں پا سکے گا۔"

عرف: بمعنی خوشبو۔ ابوداؤد نے فرمایا اس کی سند صحیح ہے اور اس باب میں بہت کثرت سے احادیث مشہور ہیں۔

(۲۸۹) بَابُ مَايُتَوَهَّمُ اَنَّهٗ رِيَاءٌ وَلَيْسَ بِرِيَاءٍ

ایسی چیزوں کا بیان جس کے بارے میں ریاء کا وہم ہو مگر حقیقت میں وہ ریاء نہ ہو

(۱٦۲۱) ﴿عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ، وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: "تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَی الْمُؤْمِنِ"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے کہا گیا یا رسول اللہ! اس بارے میں کیا حکم ہے کہ کوئی آدمی نیک عمل کرتا ہے اور لوگ اس عمل پر اس کی تعریف کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ مؤمن کے لئے جلدی ملنے والی خوشخبری ہے۔'' (مسلم)

(۲۹۰) بَابُ تَحْرِيْمِ النَّظَرِ اِلَی الْمَرْأَةِ الْاَجْنَبِيَّةِ وَالْاَمْرَدِ الْحَسَنِ لِغَيْرِ حَاجَةٍ شَرْعِيَّةٍ

اجنبی عورت اور بے ریش خوب صورت بچے کی طرف بغیر کسی شرعی ضرورت کے دیکھنا حرام ہے

(۳۹۲) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ﴾ (سورة نور: ۳۰)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''آپ مسلمان مردوں سے کہہ دیں کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔''

(۳۹۳) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا﴾ (سورة اسراء: ۳٦)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''بے شک کان، آنکھ اور دل ان میں سے ہر ایک کی پوچھ گچھ کی جانے والی ہے۔''

(۳۹٤) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَاتُخْفِی الصُّدُوْرُ﴾ (سورة غافر: ۱۹)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''وہ آنکھوں کی چوری کو جانتا ہے اور ان کو بھی جو سینوں میں پوشیدہ ہیں۔''

(۳۹٥) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ﴾ (سورة فجر: ۱٤)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''بے شک تمہارا رب گھات میں ہے۔''

(۱٦۲۲) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "كُتِبَ عَلَی ابْنِ آدَمَ نَصِيْبُهٗ مِنَ الزِّنَا، مُدْرِكٌ ذٰلِكَ لَا مُحَالَةَ: اَلْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ، وَالْاُذُنَانِ زِنَاهُمَا

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ابن آدم کے لئے زنا کا حصہ لکھ دیا گیا ہے وہ اس کو ہر حال میں پانے والا ہے، آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے، کانوں کا زنا (حرام آواز) سننا ہے، زبان کا زنا (ناجائز) بات کرنا ہے، ہاتھ کا زنا

الِاسْتِمَاعُ، وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ، وَ الْيَدُزِنَا هَا الْبَطْشُ، وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطَا، وَالْقَلْبُ يَهْوِى وَيَتَمَنّٰى، وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ أَوْ يُكَذِّبُهُ"﴾
(متفق عليه)

وهذالفظ مسلم، ورواية البخارى مُخْتَصَرَةٌ

(١٦٢٣) ﴿وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِى رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِيَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ فِى الطُّرُقَاتِ!" قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَابُدٌّ: نَتَحَدَّثُ فِيْهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَاِذَا اَبَيْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ، فَاَعْطُوا الطَّرِيْقَ حَقَّهُ" قَالُوْا: وَمَاحَقُّ الطَّرِيْقِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "غَضُّ الْبَصَرِ، وَكَفُّ الْاَذٰى، وَرَدُّالسَّلَامِ، وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ، وَالنَّهْىُ عَنِ الْمُنْكَرِ"﴾ (متفق عليه)

(١٦٢٤) ﴿وَعَنْ اَبِىْ طَلْحَةَ زَيْدِ بْنِ سَهْلٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كُنَّا قُعُوْداً بِالْاَفْنِيَةِ نَتَحَدَّثُ فِيْهَا، فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ: "مَالَكُمْ وَلِمَجَالِسِ الصُّعُدَاتِ؟ اِجْتَنِبُوْا مَجَالِسَ الصُّعُدَاتِ." فَقُلْنَا: اِنَّمَا قَعَدْنَا لِغَيْرِمَا بَأْسَ: قَعَدْنَا نَتَذَاكَرُ، وَ نَتَحَدَّثُ. قَالَ: "اِمَّا لَافَادُّوْاحَقَّهَا: غَضُّ الْبَصَرِ، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَحُسْنُ الْكَلَامِ"﴾ (رواه مسلم)

"الصُّعُدَاتُ" بِضَمِّ الصَّادِوَالْعَيْنِ اَىْ: اَلطُّرُقَاتُ.

(١٦٢٥) ﴿وَعَنْ جَرِيْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ

(ناجائز چیزوں کو) پکڑنا ہے اور پاؤں کا زنا (غلط کام کی طرف) جانا ہے اور دل خواہش کرتا ہے اور آرزو کرتا ہے اور پھر شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔ (بخاری ومسلم)

یہ الفاظ مسلم کے ہیں اور بخاری کی روایت مختصر ہے۔''

ترجمہ: ''حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا راستوں پر بیٹھنے سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے لئے تو وہاں بیٹھنے کے سوا کوئی چارہ نہیں، ہم وہاں گفتگو کرتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم کو بیٹھنے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ہے تو پھر راستے کے حق کو بھی ادا کیا کرو۔ صحابہ نے عرض کیا اللہ کے رسول! راستے کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نگاہ کا پست رکھنا، تکلیف دہ چیزوں کو ہٹادینا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم کرنا، برائی سے روکنا۔'' (بخاری ومسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوطلحہ زید بن سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم گھر سے باہر ڈیوڑھیوں پر بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ آپ ﷺ تشریف لائے اور ہمارے پاس کھڑے ہوگئے اور ارشاد فرمایا تمہیں کیا ہے کہ تم نے راستے میں بیٹھکیں بنا رکھی ہیں؟ راستوں میں بیٹھکیں بنانے سے اجتناب کرو۔ ہم نے عرض کیا ہم تو یہاں ایسے کام کے لئے بیٹھے ہیں جس میں (شرعا) کوئی حرج نہیں ہے، ہم یہاں بیٹھے ہوئے آپس میں مذاکرہ کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تم راستوں پر بیٹھنا نہیں چھوڑ سکتے تو پھر راستے کا حق بھی ادا کیا کرو، نگاہ کا نیچی رکھنا، سلام کا جواب دینا اور اچھی گفتگو کرنا۔'' (مسلم)

الصعدات: صاد اور عین دونوں پر پیش ہے بمعنی راستے۔

ترجمہ: ''حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ سے اچانک نظر پڑ جانے کے بارے میں سوال کیا تو آپ

نَظَرِ الْفُجَاۃِ فَقَالَ: "اِصْرِفْ بَصَرَکَ" ﴾ (رواہ مسلم)

ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنی نگاہ کو فوراً پھیر لو۔" (مسلم)

(۱۶۲۶) ﴿وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ: کُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَہٗ مَیْمُوْنَۃُ، فَاَقْبَلَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ، وَذٰلِکَ بَعْدَ اَنْ اُمِرْنَا بِالْحِجَابِ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "اِحْتَجِبَامِنْہُ" فَقُلْنَا: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَیْسَ ھُوَ اَعْمٰی: لَایُبْصِرُنَا، وَلَایَعْرِفُنَا؟ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "أَفَعَمْیَا وَانِ اَنْتُمَا أَلَسْتُمَاتُبْصِرَانِہٖ!؟"﴾ (رواہ ابوداؤد والترمذی وَقَالَ: حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ)

ترجمہ: "حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں آپ ﷺ کے پاس تھی اور آپ ﷺ کے پاس حضرت میمونہ بھی بیٹھی ہوئی تھیں، اتنے میں آپ ﷺ کے پاس حضرت ابن ام مکتوم (نابینا صحابی) آ گئے اور یہ ہمیں پردے کا حکم دیئے جانے کے بعد کا واقعہ ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم دونوں ان سے پردہ کرو۔ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا وہ نابینا نہیں ہیں، نہ وہ ہمیں دیکھتے ہیں اور نہ ہمیں پہچانتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم بھی نابینا ہو؟ کیا تم بھی انہیں نہیں دیکھتیں؟" (ابوداؤد، ترمذی، صاحب ترمذی نے فرمایا یہ روایت حسن صحیح ہے۔)

(۱۶۲۷) ﴿وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِالْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا یَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلٰی عَوْرَۃِ الرَّجُلِ، وَلَا الْمَرْاَۃُ اِلٰی عَوْرَۃِ الْمَرْاَۃِ، وَلَا یُفْضِی الرَّجُلُ اِلَی الرَّجُلِ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ، وَلَا تُفْضِی الْمَرْاَۃُ اِلَی الْمَرْاَۃِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ"﴾ (رواہ مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مرد مرد کے ستر کو نہ دیکھے اور نہ عورت عورت کے ستر کو دیکھے اور نہ مرد مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں لیٹے اور نہ عورت عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں لیٹے۔" (مسلم)

(۲۹۱) بَابُ تَحْرِیْمِ الْخَلْوَۃِبِالْاَجْنَبِیَّۃِ

اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی میں رہنا حرام ہے

(۳۹۶) قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَاِذَا سَاَلْتُمُوْھُنَّ مَتَاعاً فَاسْأَلُوْھُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ﴾ (سورۃ احزاب: ۵۳)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "جب تم ان سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر سے مانگا کرو۔"

(۱۶۲۸) ﴿وَعَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِیَّاکُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَی النِّسَاءِ!" فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ: أَفَرَأَیْتَ الْحَمْوَ؟ قَالَ: "اَلْحَمْوُ اَلْمَوْتُ"﴾ (متفق علیہ)

ترجمہ: "حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم عورتوں کے پاس جانے سے بچو۔ تو ایک انصاری آدمی نے عرض کیا شوہر کے قریبی رشتے دار (دیور) کے بارے میں کیا حکم ہے؟ ارشاد فرمایا شوہر کا قرابت دار (دیور) تو موت ہے۔" (بخاری ومسلم)

"اَلْحَمُوُ" قَرِیْبُ الزَّوْجِ کَاَخِیْهِ، وَابْنِ اَخِیْهِ وَابْنِ عَمِّهٖ.

"الحمو" بمعنی شوہر کے قریبی رشتے دار مثلاً اس کا بھائی، اس کا بھتیجا اور اس کا چچازاد بھائی وغیرہ۔

(۱۶۲۹) ﴿وَعَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لاَ یَخْلُوَنَّ اَحَدُکُمْ بِامْرَأَةٍ إلاَّ مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ"﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص (اجنبی) عورت کے ساتھ تنہائی اختیار نہ کرے مگر محرم کے ساتھ۔" (بخاری و مسلم)

(۱۶۳۰) ﴿وَعَنْ بُرَیْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِیْنَ عَلَی الْقَاعِدِیْنَ کَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ، مَامِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِیْنَ یَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِیْنَ فِیْ اَهْلِه، فَیَخُوْنُهٗ فِیْهِمْ اِلاَّ وَقَفَ لَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، فَیَأْخُذُمِنْ حَسَنَاتِهٖ مَاشَاءَ حَتّٰی یَرْضٰی" ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "مَاظَنُّکُمْ؟"﴾ (رواہ مسلم)

ترجمہ: "حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مجاہدین کی عورتوں کی عزت، پیچھے رہ جانے والوں پر ایسے ہی حرام ہے جیسے ان کی اپنی ماؤں کی عزت پیچھے رہ جانے والوں میں سے، جو شخص مجاہدین میں سے کسی کے گھر والوں کا نگران بنے اور پھر وہ خیانت کرے تو قیامت کے دن وہ مجاہد کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اور وہ اس کی نیکیوں میں سے جتنی نیکیاں چاہے لے لے گا۔ یہاں تک کہ وہ راضی ہوجائے پھر آپ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا تمہارا کیا خیال ہے؟ (کیا وہ اس کی نیکیوں کو چھوڑے گا)"

(۲۹۲) بَابُ تَحْرِیْمِ تَشَبُّهِ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالنِّسَاءِ بِالرِّجَالِ فِیْ لِبَاسٍ وَحَرَکَةٍ وَغَیْرِ ذٰلِکَ

مردوں کا عورتوں کے، عورتوں کا مردوں کے ساتھ لباس اور حرکات وسکنات میں مشابہت اختیار کرنا حرام ہے

(۱۶۳۱) ﴿عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَاقَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُخَنَّثِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ، وَالْمُتَرَجِّلاَتِ مِنَ النِّسَاءِ﴾

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں والا حلیہ اختیار کرنے والے مردوں پر اور مردانہ انداز اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

وَفِیْ رِوَایَةٍ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی

اور دوسری روایت میں ہے رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مردوں اور مردوں کی مشابہت اختیار

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ، وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ. (رواه البخاری)

(۱۶۳۲) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ﴾ (رواه أبوداؤد باسناد صحيح)

(۱۶۳۳) ﴿وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِلَمْ اَرَهُمَا: قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ، رُؤُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ، وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا، وَاِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَ كَذَا﴾ (رواه مسلم)

مَعْنٰی: "كَاسِيَاتٍ" اَیْ: مِنْ نِعْمَةِ اللّٰهِ "عَارِيَاتٌ" مِنْ شُكْرِهَا. وَقِيْلَ: مَعْنَاهُ: تَسْتُرُ بَعْضَ بَدَنِهَا، وَ تَكْشِفُ بَعْضَهُ اِظْهَاراً لِجَمَالِهَا وَنَحْوِهِ، وَقِيْلَ تَلْبَسُ ثَوْباً رَقِيْقاً يَصِفُ لَوْنَ بَدَنِهَا، وَمَعْنٰی "مَائِلَاتٌ" قِيْلَ: عَنْ طَاعَةِاللّٰهِ تَعَالٰی، وَمَايَلْزَمُهُنَّ حِفْظُهُ، "مُمِيْلَاتٌ" اَیْ: يُعَلِّمْنَ غَيْرَهُنَّ فِعْلَهُنَّ الْمَذْمُوْمَ، وَقِيْلَ: مَائِلَاتٌ يَمْشِيْنَ مُتَبَخْتِرَاتٍ، مُمِيْلَاتٍ لِاَكْتَافِهِنَّ، وَقِيْلَ: مَائِلَاتٌ يَمْتَشِطْنَ الْمِشْطَةَ الْمَيْلَاءَ: وَهِیَ مِشْطَةُ الْبَغَايَا. وَ "مُمِيْلَاتٌ": يُمَشِّطْنَ غَيْرَهُنَّ تِلْكَ الْمِشْطَةَ. "رُؤُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ" اَیْ: يُكَبِّرْنَهَا وَيُعَظِّمْنَهَا بِلَفِّ عِمَامَةٍ اَوْعِصَابَةٍ اَوْنَحْوِهِ.

کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔" (بخاری)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے اس آدمی پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کا سا لباس پہنتا ہے اور اس عورت پر جو مردوں کا سا لباس پہنتی ہے۔" (اس حدیث کو ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جہنمیوں کی دو قسمیں ایسی ہیں جن کو میں نے نہیں دیکھا۔ ایک قسم ان لوگوں کی جن کے پاس گائے کے دموں کی مانند کوڑے ہوں گے، جن سے وہ لوگوں کو ماریں گے اور دوسری قسم وہ عورتیں جو لباس پہنتی ہوں گی مگر برہنہ ہوں گی، لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی اور خود ان کی طرف مائل ہونے والی ہوں گی، ان کے سر بختی اونٹ کے جھکی ہوئی کوہانوں کی طرح ہوں گے، ایسی عورتیں جنت میں نہیں جائیں گی بلکہ اس کی خوشبو بھی نہیں پائیں گی جو اتنے اتنے فاصلے سے آئے گی۔" (مسلم)

كَاسِيَاتٌ: بمعنی اللہ کی نعمت کا لباس پہنے ہوں گی۔ اَلْعَارِيَاتُ: بمعنی اللہ نعمت کے شکر سے عاری ہوں گی اپنے حسن و جمال وغیرہ کو ظاہر کرنے کی نیت سے اپنے بدن کے کچھ حصے کو ڈھانپا ہوا ہوگا اور کچھ کو کھولا ہوا اور بعض نے کہا کہ وہ ایسا باریک لباس پہنیں گی جو ان کے بدن کے رنگ کو واضح کردے گا۔ مَائِلَاتٌ: بعض کے نزدیک اللہ کی فرمان برداری اور ان چیزوں سے جن کا اہتمام ان کے لئے ضروری ہے اعراض کرنے والی ہوں گی۔ مُمِيْلَاتٌ: وہ عورتیں جو اپنے برے کام اپنے علاوہ دوسروں کو بھی سکھائیں گی۔ بعض نے کہا مائلات کا معنی اٹھکیلیاں کرتی ہوئی چلیں گی اور ممیلات اپنے کندھوں کو مٹکاتے ہوئے چلیں گی۔ بعض نے کہا کہ مائلات اپنے بالوں کو اس طرح سنواریں گی جس سے وہ زیادہ پرکشش ہوجائیں اور ایسا سولہ

سنگھار بدکار عورتوں کا ہوتا ہے۔ مُمِیْلَاتٌ: دوسروں کے بالوں کو بھی اس طرح سنوارے گی، ان کے سر بختی اونٹ کے کوہانوں کی طرح ہوں گے کہ انہوں نے اپنے سروں کو کسی صافے یا کپڑے وغیرہ سے لپیٹ کر ان کو اونچا اور بڑا کیا ہوگا۔

(٢٩٣) بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّشَبُّهِ بِالشَّيْطَانِ وَالْكُفَّارِ

شیطان اور کفار کی مشابہت کے ممنوع ہونے کا بیان

(١٦٣٤) ﴿وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَأْكُلُوْا بِالشِّمَالِ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا بائیں ہاتھ سے مت کھاؤ، اس لئے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے۔" (مسلم)

(١٦٣٥) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لاَ يَأْكُلَنَّ اَحَدُ كُمْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِهَا"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص ہرگز اپنے بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ پیئے اس لئے کہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے۔" (مسلم)

(١٦٣٦) ﴿وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبِغُوْنَ فَخَالِفُوْ هُمْ"﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا یہودی اور عیسائی سر کے بالوں کو رنگتے نہیں ہیں، پس تم ان کی مخالفت کرو۔ (بخاری ومسلم)

اَلْمُرَادُ: خِضَابُ شَعْرِاللِّحْيَةِ وَالرَّأْسِ الْاَبْيَضِ بِصُفْرَةٍاَوْحُمْرَةٍ، وَاَمَّا السَّوَادُفَمَنْهِيٌّ عَنْهُ كَمَاسَنَذْكُرُ فِي الْبَابِ بَعْدَهٗ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

مطلب یہ ہے کہ داڑھی اور سر کے سفید بالوں کو زرد یا سرخ رنگ کے ساتھ رنگنا، البتہ ان کو سیاہ کرنا منع ہے جیسا کہ ہم آئندہ باب میں اس کو بیان کریں گے اگر اللہ نے چاہا۔"

(٢٩٤) بَابُ نَهْيِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ عَنْ خِضَابِ شَعْرِهِمَا بِسَوَادٍ

مرد اور عورت ہر دونوں کو سیاہ خضاب سے اپنے بالوں کو رنگنے کی ممانعت

(١٦٣٧) ﴿عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ:

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ فتح مکہ

اُتِیَ بِاَبِیْ قُحَافَةَ وَالِدِ اَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَأْسُهٗ وَلِحْيَتُهٗ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضاً، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "غَيِّرُوْا هٰذَا، وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ"﴾ (رواه مسلم)

والے دن حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ابوقحافہ کو آپ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا اور ان کا سر اور داڑھی ثغامہ (بوٹی) کی طرح سفید تھا، اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا سفیدی کو بدل دو اور سیاہ کرنے سے بچو۔" (مسلم)

(٢٩٥) بَابُ النَّهْیِ عَنِ الْقَزَعِ وَهُوَ حَلْقُ بَعْضِ الرَّأْسِ دُوْنَ بَعْضٍ، وَاِبَاحَةِ حَلْقِهٖ كُلِّهٖ لِلرَّجُلِ دُوْنَ الْمَرْأَةِ

سر کے کچھ بال مونڈ لینے اور کچھ بال چھوڑ دینے کی ممانعت اور مرد کے لئے سر کے بالوں کا مونڈنا جائز ہے مگر عورت کے لئے ایسا کرنا جائز نہیں

(١٦٣٨) ﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَزَعِ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے قزع (یعنی کچھ بالوں کو مونڈنا) سے منع فرمایا۔" (بخاری، مسلم)

(١٦٣٩) ﴿وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيًّا قَدْ حُلِقَ بَعْضُ شَعْرِ رَأْسِهٖ وَتُرِكَ بَعْضُهٗ، فَنَهَاهُمْ عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ: "اِحْلِقُوْا كُلَّهٗ، اَوْاُتْرُكُوْهُ كُلَّهٗ"﴾ (رواه ابوداؤد باسناد صحيح على شرط البخارى و مسلم)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ایک بچے کو دیکھا کہ اس کے سر کے کچھ بال مونڈے ہوئے ہیں اور کچھ چھوڑے ہوئے ہیں تو آپ ﷺ نے ان کو اس طرح کرنے سے منع فرمایا اور حکم دیا کہ اس کے سارے بال مونڈ دو یا سارے بال کو چھوڑ دو۔" (ابوداؤد نے اس حدیث کو صحیح سند کے ساتھ شرط بخاری و مسلم پر نقل کیا ہے)

(١٦٤٠) ﴿وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْهَلَ آلَ جَعْفَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ ثَلاَ ثًا، ثُمَّ اَتَاهُمْ فَقَالَ: "لاَ تَبْكُوْا عَلٰی اَخِیْ بَعْدَ الْيَوْمِ." ثُمَّ قَالَ: "اُدْعُوْا لِیْ بَنِیْ اَخِیْ" فَجِیْءَ بِنَا كَاَنَّا اَفْرُخٌ، فَقَالَ: "اُدْعُوْا لِیَ الْحَلَّاقَ" فَاَمَرَهٗ، فَحَلَقَ رُؤُوْسَنَا﴾ (رواه ابوداؤد باسناد صحيح على

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن جعفرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت جعفر کے گھر والوں کو (سوگ کرنے کی) تین دن کی مہلت دی، پھر ان کے پاس آپ تشریف لائے اور ارشاد فرمایا آج کے بعد میرے بھائی پر مت رونا، پھر ارشاد فرمایا میرے بھتیجوں کو میرے پاس بلاؤ، پس ہمیں آپ ﷺ کے سامنے لایا گیا گویا کہ ہم چوزوں کی طرح تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا نائی کو بلاؤ، پس آپ ﷺ نے اسے حکم دیا اور اس نے ہمارے سر مونڈ دیئے۔" (اس کو

شرط البخاری ومسلم)

ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ بخاری ومسلم کی شرط پر نقل کیا ہے۔)

(١٦٤١) ﴿وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا﴾ (رواه النسائی)

ترجمہ: ''حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عورت کو اپنے سر کے بال منڈوانے سے منع فرمایا ہے۔'' (نسائی)

(٢٩٦) بَابُ تَحْرِيْمِ وَصْلِ الشَّعْرِ وَالْوَشْمِ وَالْوَشْرِ وَهُوَ تَحْدِيْدُ الْاَسْنَانِ

مصنوعی بال (وگ) لگانے اور گودنے اور (وشر) یعنی دانتوں کو باریک کرنے کی حرمت کا بیان

(٣٩٧) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ اِلَّا اِنَاثًا وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطَانًا مَّرِيْدًا لَعَنَهُ اللّٰهُ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَفْرُوْضًا، وَلَاُضِلَّنَّهُمْ، وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ﴾ (سورۃ نساء: ١١٧ تا ١١٩)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر صرف چند عورتوں کی عبادت کرتے ہیں اور صرف شیطان کی عبادت کرتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے دور ڈال رکھا ہے اور جس نے یوں کہا تھا کہ میں ضرور تیرے بندوں سے اپنا مقرر حصہ اطاعت کا لوں گا، میں ان کو گمراہ کروں گا اور میں ان کو امیدیں دلاؤں گا اور میں ان کو تعلیم دوں گا جس سے چوپاؤں کے کانوں کو تراشا کریں گے اور میں تعلیم دوں گا جس سے وہ اللہ کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑا کریں گے۔''

(١٦٤٢) ﴿وَعَنْ اَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ ابْنَتِيْ اَصَابَتْهَا الْحَصْبَةُ، فَتَمَرَّقَ شَعْرُهَا، وَاِنِّيْ زَوَّجْتُهَا، اَفَأَصِلُ فِيْهِ؟ فَقَالَ: "لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُوْلَةَ"﴾ (متفق علیہ)

وَفِيْ رِوَايَةٍ: "اَلْوَاصِلَةَ، وَالْمُسْتَوْصِلَةَ."

قَوْلُهَا: "فَتَمَرَّقَ" هُوَبِالرَّاءِ وَمَعْنَاهُ: اِنْتَثَرَ وَسَقَطَ، وَالْوَاصِلَةُ: اَلَّتِيْ تَصِلُ شَعْرَهَا، اَوْشَعْرَ غَيْرِهَا بِشَعْرٍ آخَرَ. "وَالْمَوْصُوْلَةَ": اَلَّتِيْ يُوْصَلُ شَعْرُهَا. "وَالْمُسْتَوْصِلَةَ": اَلَّتِيْ تَسْأَلُ مَنْ يَفْعَلُ ذٰلِكَ لَهَا.

ترجمہ: ''حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ میری بیٹی کے جلد کی بیماری کی وجہ سے سر کے بال جھڑ گئے ہیں اور میں نے اس کی شادی کروانی ہے کیا میں (اس موقعہ پر) اس کے مصنوعی بال جوڑ سکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بال جوڑنے والی پر اور اس پر جس کے بال لے کر جوڑے جائیں لعنت فرمائی ہے۔'' (بخاری ومسلم)

ایک روایت میں الواصلۃ والمستوصلۃ کے الفاظ ہیں یعنی بال جوڑنے والی اور بال کو جڑوانے والی پر لعنت ہے۔

فَتَمَرَّقَ: راء کے، ساتھ جھڑ گئے اور گر گئے۔ اَلْوَاصِلَةُ: وہ عورت جو اپنے یا کسی اور کے بال کو دوسرے بال کے ساتھ جوڑتی

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا نَحْوُهُ. (متفق عليه)

(١٦٤٣) ﴿وَعَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَامَ حَجَّ عَلَى الْمِنبَرِ، وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعْرٍ كَانَتْ فِيْ يَدِحَرَسِيٍّ، فَقَالَ: يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ، اَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟! سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ مِثْلِ هٰذِهِ، وَ يَقُوْلُ: "اِنَّمَاهَلَكَتْ بَنُواسْرَائِيْلَ حِيْنَ اتَّخَذَ هٰذِهِ نِسَاؤُهُمْ"﴾ (متفق عليه)

(١٦٤٤) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ، وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ﴾ (متفق عليه)

(١٦٤٥) ﴿وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَ الْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ، وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ، اَلْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ! فَقَالَتْ لَهُ اِمْرَأَةٌ فِيْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: وَمَالِيْ لَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ؟! قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: "وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَانَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا"﴾ (متفق عليه)

"اَلْمُتَفَلِّجَةُ": هِيَ الَّتِيْ تَبْرُدُ مِنْ اَسْنَا نِهَا لِيَتَبَاعَدَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ قَلِيْلاً، وَتُحَسِّنُهَاوَ هُوَ الْوَشْرُ، وَالنَّامِصَةُ: هِيَ الَّتِيْ تَأْخُذُ مِنْ شَعْرِ حَاجِبِ غَيْرِهَا، وَتُرَقِّقُهُ لِيَصِيْرَحَسَنًا، وَ

ہو۔ اَلْمَوْصُوْلَةُ: وہ عورت جس کے بال لے کر جوڑے جائیں۔ اَلْمُسْتَوْصِلَةُ: وہ عورت جو بال جڑوانے کی خواہش کرے۔ حضرت عائشہؓ سے بھی اسی طرح کی ایک روایت مروی ہے۔ (بخاری ومسلم)

ترجمہ: ''حضرت حمید بن عبد الرحمٰنؒ سے روایت ہے کہ انہوں نے حج کے سال منبر پر حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا اور آپ نے بالوں کا ایک گچھا اپنے ہاتھ میں پکڑا جو ایک پہرے دار کے ہاتھ سے لیا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے نبی کریم ﷺ سے اس کی ممانعت سنی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بنی اسرائیل اس وقت ہلاک ہوئے جب ان کی عورتوں نے ان کاموں کو پکڑ لیا۔'' (بخاری ومسلم)

ترجمہ: ''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بال جڑوانے والی اور جڑوانے کی طلب کرنے والی اور گودنے والی اور گدوانے کی طلب کرنے والی پر لعنت فرمائی ہے۔'' (بخاری ومسلم)

ترجمہ: ''حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ بدن گودنے والیوں اور گدوانے والیوں اور ابرو کے بالوں کو اکھڑوانے والیوں اور خوب صورتی کے لئے دانتوں کے درمیان فاصلہ کرنے والیوں پر جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہوئی صورت میں تبدیلی کرتی ہیں لعنت فرمائی ہے۔ پس ایک عورت نے اس بارے میں آپ سے بحث کی تو آپ نے فرمایا مجھے کیا ہے کہ میں ان پر لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے اور وہ اللہ کی کتاب میں موجود ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا آپ ﷺ جو کہیں وہ لے لو اور جس سے تمہیں روک دیں اس سے رک جاؤ۔ (بخاری ومسلم)

المتفلجة: وہ عورت جو اپنے دانتوں پر ریتی پھرواتی ہے تاکہ وہ ایک دوسرے سے دور ہو جائیں اور خوب صورت ہو جائیں، اسی کو "وشر" کہتے ہیں۔ نامصة: وہ عورت جو دوسری عورت کے پلکوں کے بالوں کو

اَلْمُتَنَمِّصَةُ: اَلَّتِیْ تَأْمُرُمَنْ یَفْعَلُ بِھَاذٰلِکَ.

پکڑ کر باریک کرتی ہیں تا کہ وہ خوب صورت ہو جائیں۔ متنمصۃ: وہ عورت جو کسی کو کہہ کر یہ کام کروائے یعنی بال اکھڑوانے والی۔"

(۲۹۷) بَابُ النَّھْیِ عَنْ نَتْفِ الشَّیْبِ مِنَ اللِّحْیَةِ وَالرَّاْسِ وَ غَیْرِھِمَاوَعَنْ نَتْفِ الْاَمْرَدِ شَعْرِلِحْیَتِہٖ عِنْدَاَوَّلِ طُلُوْعِہٖ

داڑھی اور سر وغیرہ کے سفید بال اکھاڑنے اور بالغ ہونے پر لڑکے کا داڑھی کے ابتدائی بالوں کو اکھاڑنے کی ممانعت

(۱٦٤٦) ﴿عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّہٖ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَنْتِفُوا الشَّیْبَ فَاِنَّهُ نُوْرُالْمُسْلِمِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ"﴾ حَدِیْثٌ حَسَنٌ، رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ بِاَسَانِیْدَحَسَنَةٍ. قَالَ التِّرْمِذِیُّ: ھُوَحَدِیْثٌ حَسَنٌ.

ترجمہ: "حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ سفید بالوں کو نہ اکھیڑو اس لئے کہ یہ قیامت کے دن مسلمان کے لئے نور ہوں گے۔ یہ حدیث حسن درجہ کی ہے اس کو ابوداود، ترمذی اور نسائی نے حسن سندوں کے ساتھ روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔"

(۱٦٤۷) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَیْسَ عَلَیْهِ أَمْرُنَا فَھُوَرَدٌّ"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے ایسا کام کیا جس کے بارے میں ہمارا حکم نہیں ہے پس وہ مردود ہے۔" (مسلم)

(۲۹۸) بَابُ کَرَاھِیَةِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْیَمِیْنِ وَمَسِّ الْفَرْجِ بِالْیَمِیْنِ مِنْ غَیْرِعُذْرٍ

دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنا اور بلا عذر دائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو ہاتھ لگانے کی کراہیت کا بیان

(۱٦٤۸) ﴿عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَابَالَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَأْخُذَنَّ ذَکَرَہٗ بِیَمِیْنِہٖ، وَلَا

ترجمہ: "حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرے تو اپنی شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے اور نہ دائیں ہاتھ سے استنجاء کرے

يَسْتَنْجِ بِيَمِينِهِ، وَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ"﴾ (متفق عليه) وَفِي الْبَابِ اَحَادِيْثُ كَثِيْرَةٌ صَحِيْحَةٌ.

اور نہ برتن میں سانس لے۔'' (بخاری ومسلم)
اس باب میں کثرت سے صحیح حدیثیں منقول ہیں۔

(٢٩٩) بَابُ كَرَاهَةِ الْمَشْيِ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ، أَوْخُفٍّ وَاحِدٍ لِغَيْرِ عُذْرٍ وَكَرَاهَةِ لُبْسِ النَّعْلِ وَالْخُفِّ قَائِمًا لِغَيْرِ عُذْرٍ

بغیر عذر ایک جوتا یا ایک موزہ پہن کر چلنے اور کھڑے کھڑے جوتا اور موزہ پہننے کی کراہیت کا بیان

(١٦٤٩) ﴿عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَمْشِ اَحَدُكُمْ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ، لِيَنْعَلْهُمَا جَمِيْعًا اَوْلِيَخْلَعْهُمَا جَمِيْعاً﴾
وَفِيْ رِوَايَةٍ "أَوْلِيُحْفِهِمَا جَمِيْعًا." (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص ایک جوتا پہن کر نہ چلے، چاہئے کہ دونوں جوتے پہنے یا دونوں ہی اتاردے۔
اور ایک روایت میں ہے یا دونوں پیروں کو ننگا کردے۔'' (بخاری ومسلم)

(١٦٥٠) ﴿وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي الْاُخْرَى حَتّٰى يُصْلِحَهَا"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو دوسرا جوتا پہن کر نہ چلے یہاں تک کہ وہ اس کو درست کروالے۔''

(١٦٥١) ﴿وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِماً﴾ (رواه أبو داؤد باسناد حسن)

ترجمہ: ''حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے کھڑے کھڑے جوتا پہننے سے منع فرمایا ہے۔''
(ابوداؤد نے حسن سند سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔)

(٣٠٠) بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَرْكِ النَّارِ فِي الْبَيْتِ عِنْدَ النَّوْمِ وَنَحْوِهِ سَوَاءٌ كَانَتْ فِيْ سِرَاجٍ اَوْغَيْرِهِ

سوتے وقت اور اسی طرح کسی صورت میں گھر کے اندر جلی ہوئی آگ کو چھوڑنے کی ممانعت ہے خواہ وہ چراغ کی صورت میں ہو یا کسی اور صورت میں رات کو گھر میں

آگ جلتی ہوئی نہ چھوڑو

(١٦٥٢) ﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ حِيْنَ تَنَامُوْنَ"﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا سوتے وقت تم اپنے گھروں میں آگ جلتی ہوئی نہ چھوڑا کرو۔'' (بخاری و مسلم)

(١٦٥٣) ﴿وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: اِحْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِيْنَةِ عَلٰى اَهْلِهٖ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَّا حُدِّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَأْنِهِمْ، قَالَ: "اِنَّ هٰذِهِ النَّارَ عَدُوٌّ لَكُمْ، فَاِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوْهَا"﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک گھر، گھر والوں سمیت رات کو جل گیا جب اس بارے میں آپ ﷺ کو بتلایا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ آگ تمہاری دشمن ہے جب تم سونے لگو تو اس کو بجھا دیا کرو۔'' (بخاری و مسلم)

(١٦٥٤) ﴿وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "غَطُّوا الْاِنَاءَ، وَاَوْكِئُوا السِّقَاءَ، وَاَغْلِقُوا الْبَابَ، وَاَطْفِئُوا السِّرَاجَ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحِلُّ سِقَاءً، وَلَا يَفْتَحُ بَاباً، وَلَا يَكْشِفُ اِنَاءً، فَاِنْ لَمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا اَنْ يَعْرِضَ عَلَى اِنَائِهٖ عُوْدًا وَيَذْكُرَاسْمَ اللّٰهِ، فَلْيَفْعَلْ، فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ"﴾. (رواه مسلم)

"اَلْفُوَيْسِقَةُ": اَلْفَارَةُ. وَ "تُضْرِمُ" تُحْرِقُ.

ترجمہ: ''حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ برتنوں کو ڈھانپ دیا کرو، مشکیزے کا منہ باندھ دیا کرو اور دروازے بند کرو اور چراغ بجھا دیا کرو، اس لئے کہ شیطان بندھے ہوئے مشکیزے کو، بند دروازے کو اور ڈھکے ہوئے برتن کو نہیں کھولتا، اگر تم میں سے کسی کو کوئی چیز نہ ملے تو اس کی چوڑائی میں کوئی لکڑی ہی رکھ دیا کرو اور اللہ کا نام لے لیا کرو اس لئے کہ ایک چوہا بھی گھر کو گھر والوں سمیت جلا ڈالتا ہے۔'' (مسلم)

(٣٠١) بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّكَلُّفِ وَهُوَ فِعْلٌ وَ قَوْلٌ مَا لَا مَصْلَحَةَ فِيْهِ بِمَشَقَّةٍ

تکلف کی ممانعت اور یہ قول اور فعل میں بلا مصلحت مشقت میں پڑنے کا نام ہے

(٣٩٨) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ﴾

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''(اے محمد) آپ کہہ دیجئے کہ میں تم سے اس پر نہ معاوضہ چاہتا ہوں اور نہ میں بناوٹ کرنے والوں میں سے ہوں۔''

(١٦٥٥) ﴿وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ:

ترجمہ: ''حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے

نُهِيْنَاعَنِ التَّكَلُّفِ﴾ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ہیں کہ ہمیں تکلف اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔'' (بخاری)

(۱۶۵۶) ﴿وَعَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهٖ، وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ، فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُ اَعْلَمُ، فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ اَنْ تَقُوْلَ لِمَا لَا تَعْلَمُ: اَللّٰهُ اَعْلَمُ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قُلْ مَآ اَسْاَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ"﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: ''حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ ہم عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے لوگوں جس کو کسی بات کا علم ہو تو اس کو صحیح بیان کرے اور جس چیز کا علم نہ ہو تو وہاں یہ کہہ دے ''اللہ اعلم''، اس لئے کہ جس چیز کے بارے میں علم نہ ہو تو وہاں اللہ اعلم کہنا ہی علم ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو فرمایا کہ کہہ دے کہ میں اس پر کوئی اجرت نہیں مانگتا اور نہ میں تکلف کرنے والوں میں سے ہوں۔'' (بخاری)

(۳۰۲) بَابُ تَحْرِيْمِ النِّيَاحَةِ عَلَى الْمَيِّتِ، وَلَطْمِ الْخَدِّ، وَ شَقِّ الْجَيْبِ وَنَتْفِ الشَّعْرِوَحَلْقِهٖ، وَالدُّعَاءِ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ

میت پر نوحہ کرنا، رخسار پیٹنا، گریبان چاک کرنا، بالوں کو نوچنا، ہلاکت اور تباہی کی بددعا کرنا حرام ہے

(۱۶۵۷) ﴿عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهٖ بِمَانِيْحَ عَلَيْهِ"﴾

وَفِيْ رِوَايَةٍ: "مَانِيْحَ عَلَيْهِ" متفق عليه.

ترجمہ: ''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا میت کو اس کی قبر میں اس پر نوحہ کرنے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ (اگر اس نے اس کی اجازت دی ہو)'' (بخاری) اور ایک روایت میں ہے کہ جب تک میت پر رویا جائے اس کو عذاب دیا جاتا ہے۔

(۱۶۵۸) ﴿وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ، وَشَقَّ الْجُيُوْبَ، وَدَعَابِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ"﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے رخساروں کو پیٹا اور گریبان کو چاک کیا اور جاہلیت کے بول بولے۔'' (بخاری ومسلم)

(۱۶۵۹) ﴿وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ: وَجِعَ اَبُوْمُوْسٰى، فَغُشِيَ عَلَيْهِ، وَرَأْسُهٗ فِيْ حِجْرِ امْرَأَةٍ مِنْ اَهْلِهٖ فَاَقْبَلَتْ تَصِيْحُ بِرَنَّةٍ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَرُدَّ عَلَيْهَا

ترجمہ: ''حضرت ابوبردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں (کہ ان کے والد) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سخت بیمار ہوئے تو ان پر غشی طاری ہوئی اور ان کا سر ان کی ایک بیوی کی گود میں تھا تو وہ

شَيْئًا، فَلَمَّا أَفَاقَ، قَالَ: اَنَابَرِیْءٌ مِمَّنْ بَرِیءَ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ بَرِیْءٌ مِنَ الصَّالِقَةِ، وَالْحَالِقَةِ وَالشَّاقَّةِ! ﴾ (متفق علیه)

"اَلصَّالِقَةُ" اَلَّتِیْ تَرْفَعُ صَوْتَهَا بِالنِّيَاحَةِ وَالنَّدْبِ. "وَالْحَالِقَةُ" اَلَّتِیْ تَحْلِقُ رَاسَهَا عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ. "وَالشَّاقَّةُ": اَلَّتِیْ تَشُقُّ ثَوْبَهَا.

چیخ چیخ کر رونے لگیں لیکن آپ اپنی غشی کی وجہ سے اس کو روک نہ سکے، پس جب ان کو افاقہ ہوا تو فرمایا میں اس سے بیزاری کا اظہار کرتا ہوں جس سے رسول اللہ ﷺ نے بیزاری کا اظہار فرمایا ہے۔ بے شک آپ ﷺ اس عورت سے بیزار ہیں جو نوحہ کرنے والی، سر منڈانے والی، گریبان چاک کرنے والی ہو۔" (بخاری و مسلم)

الصالقة: وہ عورت جو اونچی آواز سے بین اور ماتم کرے۔
الحالقة: وہ عورت جو مصیبت کے وقت میں اپنے سر کے بال منڈالے۔ الشاقة: وہ عورت جو اپنے کپڑے کو پھاڑے۔

(١٦٦٠) ﴿وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنْ نِيْحَ عَلَيْهِ، فَاِنَّهُ يُعَذَّبُ بِمَانِيْحَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" ﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جس پر نوحہ کیا جائے تو اس کو قیامت کے دن نوحہ کئے جانے کی وجہ سے عذاب دیا جائے گا (اگر اس نے زندگی میں اس کی اجازت دی تھی)" (بخاری و مسلم)

(١٦٦١) ﴿وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ نُسَيْبَةَ (بِضَمِّ النُّوْنِ وَفَتْحِهَا) رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَالْبَيْعَةِ اَنْ لَانَنُوْحَ ﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت ام عطیہ نسیبہ رضی اللہ عنہا (نون پر پیش اور زبر دونوں طرح پڑھا جاتا ہے،) روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیعت کے وقت ہم سے یہ عہد لیا کہ ہم نوحہ نہیں کریں گی۔" (بخاری و مسلم)

(١٦٦٢) ﴿وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: أُغْمِیَ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، فَجَعَلَتْ أُخْتُهُ تَبْكِیْ، وَتَقُوْلُ: وَاجَبَلَاهُ وَاكَذَا وَاكَذَا: تُعَدِّدُ عَلَيْهِ، فَقَالَ حِيْنَ اَفَاقَ: مَاقُلْتِ شَيْئًا اِلَّا قِيْلَ لِیْ: اَنْتَ كَذَالِكَ؟! ﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: "حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن رواحہ پر جب بے ہوشی طاری ہوئی تو ان کی بہن رونے لگی اور کہنے لگی ہائے اے پہاڑ، ہائے ایسے اور ایسے، ان کی خوبیاں بیان کرنے لگی، پس جب ان کو فاقہ ہوا تو فرمایا تم نے جو کچھ کہا مجھ سے پوچھا جاتا کیا تم اسی طرح ہی ہو؟۔" (بخاری)

(١٦٦٣) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: اِشْتَكٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ شَكْوٰى، فَاَتَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، وَسَعْدِبْنِ

ترجمہ: "حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار ہوئے تو آپ ﷺ، عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معیت میں

اَبِیْ وَقَّاصٍ، وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَیْهِ، وَجَدَهٗ فِیْ غَشْیَةٍ فَقَالَ: "أَقَضٰی؟" قَالُوْا: لَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَبَکٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّارَأَی الْقَوْمُ بُکَاءَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَکَوْا، قَالَ: "أَلَا تَسْمَعُوْنَ؟ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَیْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ، وَلٰکِنْ یُعَذِّبُ بِهٰذَا" وَاَشَارَاِلٰی لِسَانِهٖ "أَوْیَرْحَمُ"﴾ (متفق علیه)

ان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے، جب ان کے پاس پہنچے تو انہیں بے ہوش پایا، آپ ﷺ نے پوچھا کیا ان کا انتقال ہوگیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا اللہ کے رسول! نہیں۔ تو آپ ﷺ بے اختیار رو پڑے۔ جب لوگوں نے آپ ﷺ کو روتے ہوئے دیکھا تو ان پر بھی گریہ طاری ہوگیا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تم سنتے نہیں؟ کہ اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسو کی وجہ سے عذاب دیتا ہے اور نہ ہی دل کے غم کی وجہ سے لیکن وہ تو اس کی وجہ سے عذاب دیتا ہے، پھر اپنی زبان کی طرف اشارہ فرمایا یا رحم فرماتا ہے۔" (بخاری ومسلم)

(١٦٦٤) ﴿وَعَنْ اَبِیْ مَالِکِ نِ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اَلنَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، وَعَلَیْهَاسِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ، وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا نوحہ کرنے والی عورت اگر مرنے سے پہلے توبہ نہ کرے تو اسے قیامت کے دن اس طرح کھڑا کیا جائے گا کہ اس پر تارکول کی قمیص اور خارش کی زرہ ہوگی۔" (مسلم)

(١٦٦٥) ﴿وَعَنْ اُسَیْدِ بْنِ اَبِیْ اُسَیْدِ التَّابِعِیِّ عَنْ اِمْرَأَةٍ مِنَ الْمُبَایِعَاتِ قَالَتْ: کَانَ فِیْمَا أَخَذَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَعْرُوْفِ الَّذِیْ اَخَذَ عَلَیْنَا اَنْ لَا نَعْصِیَهٗ فِیْهِ: اَنْ لَا نَخْمِشَ وَجْهًا، وَلَا نَدْعُوَ وَیْلًا، وَلَا نَشُقَّ جَیْبًا، وَاَنْ لَا نَنْشُرَشَعْرًا﴾ (رواه ابوداؤد باسناد حسن)

ترجمہ: "حضرت اسید بن ابواسید تابعی اس عورت سے روایت کرتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ سے بیعت کرنے والوں میں سے تھیں۔ انہوں نے بیان کیا وہ بھلائی کے کام جن کے کرنے کا آپ ﷺ نے ہم سے عہد لیا تھا، ان میں یہ عہد بھی شامل تھا کہ ہم اللہ کی نافرمانی نہیں کریں گی اور چہرہ کو نہیں نوچیں گی، ہلاکت کی بد دعا نہ کریں گی، گریبان چاک نہ کریں گی اور بال کو نہ بکھیریں گی۔" (ابوداؤد نے حسن سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے۔)

(١٦٦٦) ﴿وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَامِنْ مَیِّتٍ یَمُوْتُ، فَیَقُوْمُ بَاکِیْهِمْ، فَیَقُوْلُ: وَاجَبَلَاهُ، وَاسَیِّدَاهُ، اَوْنَحْوَ ذٰلِکَ اِلَّا وُکِّلَ بِهٖ مَلَکَانِ یَلْهَزَانِهٖ: اَهٰکَذَاکُنْتَ؟"﴾ رواه الترمذی وقَالَ: حدیث حسن.

ترجمہ: "حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو بھی مرنے والا مرتا ہے تو اس پر رونے والے کھڑے ہو کر کہتے ہیں ہائے پہاڑ، ہائے سردار یا اس قسم کے اور الفاظ تو اس میت پر دو فرشتے مقرر کردیئے جاتے ہیں وہ اسے مکے سے مارتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں کیا تو ایسا ہی تھا؟" (ترمذی اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔)

"اَللَّهْزُ" اَلدَّفْعُ: بِجَمْعِ الْيَدِ فِي الصَّدْرِ.

اللھز: بمعنی سینے میں مکا مارنا۔

(١٦٦٧) ﴿ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِثْنَتَانِ فِي النَّاسِ هُمَابِهِمْ كُفْرٌ: اَلطَّعْنُ فِي النَّسَبِ، وَ النِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ" ﴾ رواه مسلم.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا دو چیزیں لوگوں میں ایسی ہیں جو ان کے حق میں کفر ہیں، (۱) نسب میں طعنہ زنی کرنا، (۲) میت پر نوحہ کرنا۔" (مسلم)

(٣٠٣) بَابُ النَّهْيِ عَنْ اِتْيَانِ الْكُهَّانِ وَالْمُنَجِّمِيْنَ وَالْعَرَّافِ وَاَصْحَابِ الرَّمَلِ، وَالطَّوَارِقِ بِالْحَصٰى وَبِالشَّعِيْرِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ

کاہنوں، نجومیوں، قیافہ شناسوں، علم رمل والوں اور کنکریوں اور جو وغیرہ کے ذریعے سے جانوروں کو اڑا کر نیک شگونی یا بدشگونی کہنے والوں کے پاس جانے کی ممانعت کا بیان

(١٦٦٨) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنَاسٌ عَنِ الْكُهَّانِ، فَقَالَ: "لَيْسُوْا بِشَيْءٍ" فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُمْ يُحَدِّثُوْنَا اَحْيَانًا بِشَيْءٍ، فَيَكُوْنُ حَقًّا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ، فَيَقُرُّهَا فِيْ اُذُنِ وَلِيِّهِ، فَيَخْلِطُوْنَ مَعَهَا مِائَةَ كِذْبَةٍ" ﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے آپ ﷺ سے کاہنوں کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس کی کچھ حقیقت نہیں ہے، انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! وہ بعض دفعہ ہمیں کسی چیز کے بارے میں جب بتلاتے ہیں تو وہ بات صحیح نکلتی ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ سچی بات جن (فرشتوں سے) اچک لیتے ہیں اور پھر اپنے دوست (کاہن) کے کان میں ڈال دیتے ہیں، پس وہ اس کے ساتھ سو جھوٹ ملا لیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا: اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ - وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْكُرُ الْاَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَاءِ، فَيَسْتَرِقُ الشَّيْطَانُ السَّمْعَ، فَيَسْمَعُهُ، فَيُوْحِيْهِ اِلَى الْكُهَّانِ، فَيَكْذِبُوْنَ مَعَهَامِائَةَ كِذْبَةٍ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ."

اور بخاری کی ایک روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ انہوں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرشتے بادلوں میں اترتے ہیں اور اس بات کا تذکرہ کرتے ہیں جس کا فیصلہ آسمان میں ہو چکا ہوتا ہے، پس شیطان چوری چھپے اسے سنتا ہے اور کاہنوں کو پہنچا دیتا ہے تو وہ اس کے ساتھ اپنی طرف سے سو جھوٹ بیان کر دیتے ہیں۔"

فیقرھا: یاء پر زبر، قاف اور راء پر پیش ہے بمعنی ڈالتا ہے۔

قَوْلُهُ: "فَيَقُرُّهَا" هُوَبِفَتْحِ الْيَاءِ، وَضَمِّ الْقَافِ وَالرَّاءِ اَىْ: يُلْقِيهَا. "وَالْعَنَانُ" بِفَتْحِ الْعَيْنِ.

(١٦٦٩) ﴿وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ عُبَيْدٍ عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ اَتٰى عَرَّافاً فَسَأَلَهُ عَنْ شَىْءٍ، فَصَدَّقَهُ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةُ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا"﴾ (رواه مسلم)

(١٦٧٠) ﴿وَعَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْ لَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اَلْعِيَافَةُ، وَالطِّيَرَةُ وَالطَّرْقُ، مِنَ الْجِبْتِ"﴾

رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ، وَقَالَ: اَلطَّرْقُ، هُوَالزَّجْرُ، اَىْ: زَجْرُالطَّيْرِ، وَهُوَ اَنْ يَتَيَمَّنَ اَوْيَتَشَاءَمَ بِطَيَرَانِهِ، فَاِنْ طَارَ اِلٰى جِهَةِ الْيَمِيْنِ، تَيَمَّنَ، وَاِنْ طَارَ اِلٰى جِهَةِ الْيَسَارِ تَشَاءَ مَ. قَالَ أَبُوْدَاوُدَ: "وَالْعِيَافَةُ": اَلْخَطُّ. قَالَ الْجَوْهَرِيُّ فِي الصِّحَاحِ: اَلْجِبْتُ كَلِمَةٌ تَقَعُ عَلَى الصَّنَمِ وَالْكَاهِنِ وَالسَّاحِرِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ.

(١٦٧١) ﴿وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النُّجُوْمِ، اِقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ زَادَمَازَادَ"﴾ (رواه ابوداؤد باسناد صحيح)

(١٦٧٢) ﴿وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّىْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ، وَقَدْجَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِالْاِسْلَامِ، وَاِنَّ مِنَّارِجَالاً يَأْتُوْنَ الْكُهَّانَ؟ قَالَ: "فَلاَ تَأْتِهِمْ" قُلْتُ:

عنان: بمعنی بادل عین پر زبر ہے۔

ترجمہ: ’’حضرت صفیہ بنت عبید ازواج مطہرات میں سے بعض سے یہ روایت نقل کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی غیبی بات بتانے والے کے پاس آئے اور اس سے کسی چیز کے بارے میں پوچھے اور پھر اس کو سچ جانے تو اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں ہوتی۔‘‘ (مسلم)

ترجمہ: ’’حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ عیافہ اور پرندوں کو اڑانا اور بد فالی لینا، رمل کرنا شیطانی کاموں میں سے ہیں۔ اس حدیث کو ابوداؤد نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور کہا کہ طرق کے معنی ہیں پرندے کو اڑانا کہ اگر اڑ کر دائیں جانب جاتا ہے یا بائیں طرف اگر وہ اپنے اڑنے کا رخ دائیں طرف کرے تو اس سے نیک فالی لے اور اگر بائیں طرف اڑے تو اس سے بدفالی لی جائے۔

امام ابوداؤد نے فرمایا عیافہ کے معنی لکیر کھینچنے کے ہیں۔ جوہری نے صحاح میں کہا کہ جبت ایسا لفظ ہے جس کا اطلاق بت، کاھن، جادوگر اور اس قسم کے لوگوں پر ہوتا ہے۔‘‘

ترجمہ: ’’حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس نے علم نجوم کا کچھ حصہ حاصل کیا تو اس نے جادو کا ایک حصہ حاصل کیا، جتنا علم نجوم زیادہ سیکھا تو اس نے اتنا ہی جادو کا علم زیادہ سیکھا۔‘‘ (ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ اس روایت کو نقل کیا ہے)

ترجمہ: ’’حضرت معاویہ بن الحکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میرا زمانہ، جاہلیت سے قریب ہے اور اب اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آیا ہوں، ہم میں سے کچھ لوگ کاہنوں کے پاس آتے جاتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُوْنَ؟ قَالَ: "ذٰلِکَ شَیْءٌ يَجِدُوْنَهٗ فِیْ صُدُوْرِهِمْ فَلَا يَصُدُّهُمْ" قُلْتُ: وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّوْنَ؟ قَالَ: كَانَ نَبِیٌّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ، فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهٗ، فَذَاکَ"﴾ (رواه مسلم)

تم ان کے پاس مت جانا۔ میں نے کہا ہم میں سے کچھ لوگ بدشگونی لیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ ایک ایسی چیز ہے جسے وہ اپنے سینوں میں پاتے ہیں، پس یہ ان کو کاموں سے نہ روکے۔ میں نے عرض کیا ہم میں سے بعض لوگ لکیریں کھینچتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا پہلے انبیاء میں سے ایک نبی لکیر کھینچتے تھے، پس جس کی لکیر اس پیغمبر کی لکیر کے مطابق ہوگی تو وہ درست ہے۔" (مسلم)

(۱۶۷۳) ﴿وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْبَدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِیِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک آپ ﷺ نے کتے کی قیمت، بدکار عورت کی کمائی اور کاہن کی شیرینی سے منع فرمایا ہے۔" (بخاری ومسلم)

(۳۰۴) بَابُ النَّهْیِ عَنِ التَّطَيُّرِ
بدشگونی لینے کی ممانعت کا بیان

وَفِيْهِ الْاَحَادِيْثُ السَّابِقَةُ فِی الْبَابِ قَبْلَهٗ.

"اس باب میں وہ حدیثیں بھی ہیں جو اس کے ماقبل باب میں گزریں ہیں۔ (مزید چند احادیث یہ ہیں:)"

(۱۶۷۴) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا عَدْوٰی، وَلَا طِيَرَةَ، وَيُعْجِبُنِی الْفَأْلُ" قَالُوا: وَمَا الْفَأْلُ؟ قَالَ: "كَلِمَةٌ طَيِّبَةٌ"﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بیماری کا ایک سے دوسرے کو لگ جانا اور بدشگونی لینا کوئی چیز نہیں اور مجھے نیک فال اچھی لگتی ہے۔ صحابہ نے پوچھا نیک فال کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اچھی بات (مراد لینا)" (بخاری ومسلم)

(۱۶۷۵) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا عَدْوٰی وَلَا طِيَرَةَ، وَاِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِیْ شَیْءٍ، فَفِی الدَّارِ وَالْمَرْاَةِ وَ الْفَرَسِ"﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بیماری کا ایک سے دوسرے کو لگ جانا اور بدشگونی لینا کوئی چیز نہیں ہے، اگر نحوست کسی چیز میں ہوتی تو گھر میں، عورت میں اور گھوڑے میں ہوتی۔" (بخاری ومسلم)

(۱۶۷۶) ﴿وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَتَطَيَّرُ﴾

ترجمہ: "حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ بدشگونی نہیں لیا کرتے تھے۔" (ابوداؤد نے اس حدیث کو صحیح

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ)

سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔)

(۱۶۷۷) ﴿وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: ذُكِرَتِ الطِّيَرَةُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "اَحْسَنُهَا الْفَاْلُ، وَلَا تَرُدُّ مُسْلِماً، فَاِذَا رَءَ اى اَحَدُكُمْ مَايَكْرَهُ، فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ لَايَأْتِيْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ، وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ"﴾
حديث صحيح رواه ابو داؤد باسناد صحيح.

ترجمہ: ''حضرت عروہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کے پاس بدشگونی کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان میں سب سے اچھی چیز نیک فال ہے اور بدفالی کسی مسلمان کو کام کرنے سے نہ روکے، پس جب تم میں سے کوئی شخص ناگوار چیز کو دیکھے تو یہ دعا پڑھ لے: اللهم لایاتی بالحسنات الا انت، و لایدفع السیئات الا انت، ولاحول ولاقوة الابک ''اے اللہ تیرے سوا کوئی بھلائیاں نہیں پہنچاتا اور تیرے سوا کوئی برائیاں نہیں ٹالتا اور برائیوں سے بچنا اور نیکی کرنے کی قوت کا ہونا تیری ہی توفیق سے ممکن ہے۔'' (یہ حدیث صحیح ہے اس کو ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے)

(۳۰۵) بَابُ تَحْرِيْمِ تَصْوِيْرِ الْحَيَوَانِ فِيْ بِسَاطٍ اَوْحَجَرٍ اَوْ ثَوْبٍ اَوْدِرْهَمٍ، اَوْمُخَدَّةٍ اَوْدِيْنَارٍ، اَوْوِسَادَةٍ وَغَيْرِ ذٰلِكَ، وَتَحْرِيْمِ اِتِّخَاذِ الصُّوْرَةِ فِيْ حَائِطٍ وَسَتْرٍ وَعَمَامَةٍ وَثَوْبٍ وَ نَحْوِهَا وَالْاَمْرِ بِاِتْلَافِ الصُّوَرِ

بستر، پتھر، درہم و دینار اور تکیہ وغیرہ پر جاندار کی تصویر بنانے کی ممانعت اسی طرح دیوار، چھت، پردے، پگڑی، کپڑے وغیرہ پر تصویر بنانا حرام ہے اور تمام تصاویر کو مٹانے کا حکم ہے تصویر بنانے والوں سے قیامت کے دن اس میں روح ڈالنے کو کہا جائے گا

(۱۶۷۸) ﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الَّذِيْنَ يَصْنَعُوْنَ هٰذِهِ الصُّوَرَ، يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يُقَالُ لَهُمْ: اَحْيُوْا مَاخَلَقْتُمْ"﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا بے شک وہ لوگ جو تصویریں بناتے ہیں قیامت کے دن ان کو عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا تم نے جو تصویریں بنائی تھیں ان کو اب زندہ کرو۔'' (بخاری ومسلم)

(۱۶۷۹) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ، وَقَدْ سَتَرْتُ سَهْوَةً لِيْ بِقِرَامٍ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ، فَلَمَّارَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَلَوَّنَ وَجْهُهُ! وَقَالَ: "يَاعَائِشَةُ، اَشَدُّ النَّاسِ عَذَاباً عِنْدَاللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَلَّذِيْنَ يُضَاهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ!" قَالَتْ: فَقَطَعْنَاهُ فَجَعَلْنَامِنْهُ وِسَادَةً اَوْ وِسَادَتَيْنِ"﴾ (متفق علیه)

"اَلْقِرَامُ" بِكَسْرِالْقَافِ، هُوَ: السِّتْرُ.

"وَالسَّهْوَةُ" بِفَتْحِ السِّيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَ هِيَ: اَلصُّفَّةُ تَكُوْنُ بَيْنَ يَدَى الْبَيْتِ، وَقِيْلَ: هِيَ الطَّاقُ النَّافِذُ فِي الْحَائِطِ.

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ ایک سفر سے تشریف لائے اور میں نے گھر کی ڈیوڑھی یا طاقچے پر ایک پردہ ڈالا ہوا تھا جس میں تصاویر تھیں۔ پس جب رسول اللہ ﷺ نے اس کو دیکھا تو آپ ﷺ کے چہرہ کا رنگ بدل گیا اور پھر ارشاد فرمایا اے عائشہ! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں اس کی نقل کرتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں پس پھر ہم نے اس پردے کو کاٹ ڈالا اور اس سے ایک یا دو تکیے بنالئے۔'' (بخاری ومسلم)

اَلْقِرَامُ: قاف کے نیچے زیر بمعنی: پردہ۔

اَلسَّهْوَةُ: سین کے اوپر زبر بمعنی وہ الماری جو گھر کے سامنے ہوتی ہے اور بعض نے کہا وہ روشن دان جو دیوار میں ہوتا ہے۔

(۱۶۸۰) ﴿وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ، يُجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُوْرَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسٌ، فَيُعَذِّبُهُ فِيْ جَهَنَّمَ" قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَاِنْ كُنْتَ لَابُدَّ فَاعِلاً، فَاصْنَعِ الشَّجَرَ، وَمَا لَا رُوْحَ فِيْهِ﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تصویر بنانے والا جہنمی ہے، اس کی ہر تصویر کے بدلے میں جو اس نے دنیا میں بنائی تھی اس سے ایک آدمی پیدا کیا جائے گا جو اسے جہنم میں عذاب دے گا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا پس اگر تم نے تصویر ضروری بنانی ہو تو پھر درخت کی اور ایسی چیز کی تصویر بناؤ جس میں روح نہ ہو۔'' (بخاری ومسلم)

(۱۶۸۱) ﴿وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فِي الدُّنْيَا، كُلِّفَ اَنْ يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ"﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہی روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جس نے دنیا میں کوئی تصویر بنائی اسے قیامت والے دن مجبور کیا جائے گا کہ وہ اس میں روح ڈالے جب کہ وہ اس میں روح ڈالنے پر قادر کیسے ہوگا؟'' (بخاری ومسلم)

(۱۶۸۲) ﴿وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن سب

وَسَلَّمَ يَقُولُ: "اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَاباً يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ"﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ سخت عذاب میں مبتلا تصویر بنانے والے ہوں گے۔" (بخاری و مسلم)

(١٦٨٣) ﴿وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ: "قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِىْ! فَلْيَخْلُقُوْا ذَرَّةً، اَوْ لِيَخْلُقُوْا حَبَّةً، اَوْلِيَخْلُقُوْا شَعِيْرَةً"﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو سنا کہ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان لوگوں میں سب سے بڑا ظالم کون ہے جو میرے پیدا کرنے کی طرح پیدا کرنے لگتے ہیں ان کو چاہئے کہ وہ ایک ذرہ ہی پیدا کر کے دکھائیں، یا کسی غلے کا ایک دانہ ہی پیدا کر کے دکھائیں، یا ایک جو بھی پیدا کر دیں۔" (بخاری و مسلم)

(١٦٨٤) ﴿وَعَنْ اَبِىْ طَلْحَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ"﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی کتا ہو یا تصویر ہو۔" (بخاری و مسلم)

(١٦٨٥) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: وَعَدَرَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيْلُ اَنْ يَّأْتِيَهُ، فَرَاثَ عَلَيْهِ حَتّٰى اشْتَدَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ، فَلَقِيَهُ جِبْرِيْلُ فَشَكَا اِلَيْهِ، فَقَالَ: اِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ﴾ (رواه البخارى)

"رَاثَ" أَبْطَأَ، وَهُوَبِالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ.

ترجمہ: "حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت جبرائیل نے رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہونے کا وعدہ کیا، پس انہوں نے آنے میں تاخیر کر دی حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ پر نہایت گراں گزرا، بالآخر آپ ﷺ باہر تشریف لائے تو آپ ﷺ کو وہاں پر جبرائیل امین ملے۔ آپ ﷺ نے ان سے شکایت کی تو حضرت جبرائیل نے فرمایا ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی کتا ہو یا تصویر ہو۔" (بخاری)

"راث": ثاء مثلثہ کے ساتھ، بمعنی: تاخیر کرنا۔

(١٦٨٦) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: وَاعَدَرَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِىْ سَاعَةٍاَنْ يَّأْتِيَهُ، فَجَاءَ تْ تِلْكَ السَّاعَةُ وَلَم يَأْتِهِ! قَالَتْ: وَكَانَ بِيَدِهِ عَصاً، فَطَرَحَهَا مِنْ يَدِهِ، وَهُوَ يَقُوْلُ: "مَايَخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَلَا رُسُلُهُ" ثُمَّ الْتَفَتَ،

ترجمہ: "حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ سے حضرت جبرائیل نے کسی ایک وقت میں آنے کا وعدہ کیا۔ پس وہ وقت آ گیا مگر جبرائیل امین نہیں آئے، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک لاٹھی تھی، پس آپ ﷺ نے اسے اپنے ہاتھ سے پھینک دیا اور آپ ﷺ کی زبان مبارک پر یہ الفاظ تھے "اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا نہ اس کا رسول۔" پھر آپ ﷺ نے نظر

فِاذَاجِرُ وَكَلْبٍ تَحْتَ سَرِيْرِهٖ، فَقَالَ: "مَتٰى دَخَلَ هٰذَا الْكَلْبُ؟" فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ مَادَرَيْتُ بِهٖ، فَاَمَرَبِهٖ، فَاُخْرِجَ، فَجَاءَهٗ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَعَدْتَنِيْ، فَجَلَسْتُ لَكَ وَلَمْ تَاْتِنِيْ" فَقَالَ: مَنَعَنِيَ الْكَلْبُ الَّذِيْ كَانَ فِيْ بَيْتِكَ، اِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَاصُوْرَةٌ"﴾ (رواه مسلم)

دوڑائی تو دیکھا کہ آپ ﷺ کی چارپائی کے نیچے ایک پلا (کتے کا بچہ) ہے تو فرمایا یہ کتا کب اندر گھس آیا ہے؟ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں تو میں نے کہا خدا کی قسم مجھے تو اس کا پتہ نہیں، پس آپ ﷺ نے اس کے بارے میں حکم فرمایا اسے باہر نکالو، اسے جب باہر نکالا گیا تو اس کے بعد حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے۔ پس آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا، میں تمہارے لئے انتظار میں رہا لیکن تم آئے نہیں، تو حضرت جبرائیل امین نے عرض کیا مجھے اس کتے نے روکے رکھا ہے جو آپ کے گھر میں تھا، ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا کوئی تصویر ہو۔" (مسلم)

(۱۶۸۷) ﴿وَعَنْ اَبِي الْهَيَّاجِ حَيَّانِ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيْ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: اَ لَا اَبْعَثُكَ عَلٰى مَابَعَثَنِيْ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ اَنْ لَا تَدَعَ صُوْرَةً اِلَّا طَمَسْتَهَا، وَلَا قَبْرًا مُشْرِفاً اِلَّا سَوَّيْتَهٗ"﴾ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: "حضرت ابوالہیاج حیان بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا میں تجھے اس کام پر نہ بھیجوں جس کے لئے آپ ﷺ نے مجھے بھیجا تھا؟ (وہ کام یہ ہے) کہ کوئی تصویر دیکھو تو اسے مٹا ڈالو اور کوئی اونچی قبر دیکھو تو اس کو برابر کردو۔" (مسلم)

(۳۰۶) بَابُ تَحْرِيْمِ اِتِّخَاذِ الْكَلْبِ اِلَّا لِصَيْدٍ اَوْمَاشِيَةٍ اَوْزَرْعٍ
کتا رکھنے کی حرمت کا بیان مگر شکار اور مویشی یا کھیتی کی حفاظت کے لئے ہو (تو وہ حرام نہیں ہے)

(۱۶۸۸) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنِ اقْتَنٰى كَلْباً اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍاَوْ مَاشِيَةٍ فَاِنَّهٗ يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَان"﴾ (متفق عليه) وَفِيْ رِوَايَةٍ: "قِيْرَاطٌ."

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص شکار یا مویشی کی حفاظت کے علاوہ کتا پالے تو اس کے ثواب میں سے روزانہ دو قیراط کم ہو جاتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ ایک قیراط کی کمی ہوتی ہے۔" (بخاری و مسلم)

(۱۶۸۹) ﴿وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے کتے کو باندھا تو اس کے عمل میں سے

مَنْ اَمْسَکَ کَلْباً فَاِنَّهُ یَنْقُصُ کُلَّ یَوْمٍ مِنْ عَمَلِهٖ قِیْرَاطٌ اِلَّا کَلْبَ حَرْثٍ اَوْ مَاشِیَةٍ"﴾ (متفق علیه)

روزانہ ایک قیراط کم ہوتا رہے گا مگر کھیتی یا مویشی کی حفاظت کے لئے رکھا گیا ہو۔" (بخاری ومسلم)

وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ: "مَنِ اقْتَنٰی کَلْباً لَیْسَ بِکَلْبِ صَیْدٍ، وَلَا مَاشِیَةٍ وَلَا اَرْضٍ، فَاِنَّهُ یَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهٖ قِیْرَاطَانِ کُلَّ یَوْمٍ."

مسلم کی ایک روایت میں ہے جس نے شکار یا مویشی یا زمین کی حفاظت کے علاوہ کتا پالا تو اس کے اجر میں سے روزانہ دو قیراط کی کمی ہوتی رہے گی۔

(۳۰۷) بَابُ کَرَاهِیَةِ الْجَرْسِ فِی الْبَعِیْرِ وَغَیْرِهٖ مِنَ الدَّوَابِّ وَ کَرَاهِیَةِ اِسْتِصْحَابِ الْکَلْبِ وَالْجَرَسِ فِی السَّفَرِ

اونٹ وغیرہ جانوروں کی گردن میں گھنٹی لٹکانے اور سفر میں کتے اور گھنٹی کو ساتھ رکھنے کی کراہیت کا بیان

(۱۶۹۰) ﴿عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِکَةُ رُفْقَةً فِیْهَا کَلْبٌ اَوْ جَرَسٌ"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا فرشتے اس قافلے کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں کوئی کتا یا گھنٹی ہو۔" (مسلم)

(۱۶۹۱) ﴿وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلْجَرَسُ مَزَامِیْرُ الشَّیْطَانِ"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: گھنٹی شیطان کے باجے ہیں۔" (مسلم)

(۳۰۸) بَابُ کَرَاهَةِ رُکُوْبِ الْجَلَّالَةِ وَهِیَ الْبَعِیْرُ اَوِ النَّاقَةُ الَّتِیْ تَأْکُلُ الْعَذِرَةَ، فَاِنْ اَکَلَتْ عَلَفاً طَاهِراً فَطَابَ لَحْمُهَا، زَالَتِ الْکَرَاهَةُ

جلالہ جانور پر سوار ہونے کی کراہیت کا بیان اور یہ گندگی کھانے والے اونٹ یا اونٹنی کو کہتے ہیں، اگر پاک چارہ کھائیں، اور ان کا گوشت پاکیزہ ہوجائے تو پھر کراہیت ختم ہوجائے گی

(۱۶۹۲) ﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَلاَّ لَةِ فِى الْاِبِلِ اَنْ يُرْكَبَ عَلَيْهَا﴾ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ)

نبی کریم ﷺ نے گندگی کھانے والے اونٹوں پر سوار ہونے سے منع فرمایا ہے۔" (ابوداود نے صحیح سند کے ساتھ اس حدیث کو روایت کیا ہے)

(۳۰۹) بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبُصَاقِ فِى الْمَسْجِدِ وَالْاَمْرِ بِاِزَالَتِهٖ مِنْهُ اِذَاوُجِدَ فِيْهِ، وَالْاَمْرِ بِتَنْزِيْهِ الْمَسْجِدِ عَنِ الْاَقْذَارِ

مسجد میں تھوکنے کی ممانعت اور اگر تھوک پڑا ہو تو اسے دور کرنے اور دوسری گندگیوں سے مسجد کو پاک رکھنے کا حکم

(۱۶۹۳) ﴿عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلْبُصَاقُ فِى الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا"﴾ (متفق عليه)

وَالْمُرَادُ بِدَفْنِهَا اِذَاكَانَ الْمَسْجِدُ تُرَابًا اَوْرَمْلاً وَنَحْوَهٗ، فَيُوَارِيْهَا تَحْتَ تُرَابِهٖ. قَالَ اَبُوالْعَبَّاسِ الرُّوْيَانِىُّ مِنْ اَصْحَابِنَا فِىْ كِتَابِهٖ "اَلْبحر"، وَقِيْلَ: اَلْمُرَادُ بِدَفْنِهَا اِخْرَاجُهَا مِنَ الْمَسْجِدِ، اَمَّا اِذَاكَانَ الْمَسْجِدُ مُبَلَّطاً اَوْمُجَصَّصًا، فَدَلْكُهَا عَلَيْهِ بِمَدَاسِهٖ اَوْبِغَيْرِهٖ كَمَا يَفْعَلُهٗ كَثِيْرٌ مِنَ الْجُهَّالِ، فَلَيْسَ ذٰلِكَ بِدَفْنٍ، بَلْ زِيَادَةٌ فِى الْخَطِيْئَةِ وَتَكْثِيْرٌ لِلْقَذَرِفِى الْمَسْجِدِ، وَ عَلٰى مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ اَنْ يَمْسَحَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ بِثَوْبِهٖ اَوْ بِيَدِهٖ اَوْ غَيْرِهٖ اَوْيَغْسِلَهٗ.

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اسے مٹی میں دفن کر دینا ہے۔" (بخاری و مسلم)

دفن کرنے سے مراد یہ ہے کہ جب مسجد کچی ہو، یعنی اس میں مٹی یا ریت ہو تو تھوک کو مٹی کے نیچے چھپا دے اور یہ بات ہمارے اصحاب (یعنی شوافع) میں سے ابوالعباس رویانی نے اپنی کتاب "البحر" میں بیان فرمائی ہے اور بعض نے یہ کہا ہے کہ دفن کرنے سے مراد یہ ہے کہ اس کو مسجد سے نکال دیا جائے لیکن جب مسجد پتھروں کی بنی ہوئی ہو یا چونا گچ ہو (یعنی پختہ ہو) تو اسے جوتے وغیرہ سے مل دینا جیسا کہ اکثر جاہل لوگ کرتے ہیں تو یہ دفن کر دینا نہیں ہے بلکہ یہ تو گناہ میں زیادتی اور مسجد میں گندگی کو بڑھانا ہے اور جو شخص ایسا کرے گا تو اس پر واجب ہے کہ وہ اس کے بعد اسے کپڑے یا ہاتھ یا کسی اور چیز سے صاف کر دے یا (پانی وغیرہ) سے دھو دے۔

(۱۶۹۴) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ رَاٰى فِىْ جِدَارِ الْقِبْلَةِ مُخَاطًا، اَوْ بُزَاقًا، اَوْ نُخَامَةً، فَحَكَّهٗ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے مسجد کے قبلے والی دیوار پر ناک یا تھوک یا بلغم کو دیکھا تو اسے کھرچ کر صاف کر دیا۔" (بخاری و مسلم)

(۱۶۹۵) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَلَا الْقَذَرِ، اِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ." اَوْكَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾ (رواه مسلم)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ مسجدیں اس پیشاب اور گندگی کے لائق نہیں ہیں، یہ تو اللہ کے ذکر اور تلاوت قرآن ہی کے لئے ہیں، یا اس طرح آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔" (مسلم)

(۳۱۰) بَابُ كَرَاهِيَةِ الْخُصُوْمَةِ فِي الْمَسْجِدِ وَرَفْعِ الصَّوْتِ فِيْهِ وَنَشْدِ الضَّالَّةِ وَالْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ وَالْاِجَارَةِ وَ نَحْوِهَامِنَ الْمُعَامَلَاتِ

مسجد میں جھگڑا کرنے، آواز بلند کرنے، گم شدہ چیز کا اعلان کرنے اور خرید وفروخت اور کرائے، مزدوری وغیرہ کے معاملات کرنے کی ممانعت کا بیان

(۱۶۹۶) ﴿عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنْ سَمِعَ رَجُلاً يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ: لَارَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ، فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص کسی آدمی کو مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنے تو اسے چاہئے کہ وہ یہ کہے اللہ تعالیٰ تجھ پر یہ چیز نہ لوٹائے اس لئے کہ مسجدیں اس کام کے لئے نہیں بنائی گئی ہیں۔" (مسلم)

(۱۶۹۷) ﴿وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا رَاَيْتُمْ مَنْ يَبِيْعُ اَوْيَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ، فَقُوْلُوْا: لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ، وَاِذَا رَاَيْتُمْ مَنْ يَنْشُدُ ضَالَّةً، فَقُوْلُوْا: لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ"﴾ (رواه الترمذى وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم کسی شخص کو مسجد میں کوئی چیز فروخت کرتے یا خریدتے ہوئے دیکھو تو کہو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری تجارت کو نفع بخش نہ بنائے اور جب تم کسی کو گمشدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے دیکھو تو یہ کہو کہ اللہ تعالیٰ تم کو یہ چیز نہ لوٹائے۔" (ترمذی، امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے)

(۱۶۹۸) ﴿وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلاً نَشَدَ فِي الْمَسْجِدِفَقَالَ: مَنْ دَعَا اِلَى الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا وَجَدْتَ؛اِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا

ترجمہ: "حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے مسجد میں اعلان کیا، پس اس نے اعلان کیا کہ کون ہے جو مجھے میرے سرخ اونٹ کا پتہ بتادے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تو اسے نہ پائے، بے شک مسجدیں تو اسی کام کے لئے بنائی گئی ہیں جن

بُنِيَتْ لَهُ"﴾ (رواه مسلم)

کے لئے بنائی گئی ہیں۔" (مسلم)

(۱۶۹۹) ﴿وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ، وَاَنْ تُنْشَدَ فِيْهِ ضَالَّةٌ، اَوْ يُنْشَدَفِيْهِ شِعْرٌ﴾ (رواه ابو داؤد والترمذی وقَالَ: حديث حسن)

ترجمہ: "حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مسجد میں خرید وفروخت کرنے سے منع فرمایا ہے اور اس سے بھی کہ مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کیا جائے یا اس میں اشعار پڑھے جائیں۔" (ابوداؤد، ترمذی، امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے)

(۱۷۰۰) ﴿وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَالصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ، فَحَصَبَنِيْ رَجُلٌ فَنَظَرْتُ، فَاِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، فَقَالَ: اِذْهَبْ فَائْتِنِيْ بِهٰذَيْنِ، فَجِئْتُهُ بِهِمَا، فَقَالَ: مِنْ اَيْنَ اَنْتُمَا؟ فَقَالَا: مِنْ اَهْلِ الطَّائِفِ، فَقَالَ: لَوْ كُنْتُمَا مِنْ اَهْلِ الْبَلَدِ، لَاَوْجَعْتُكُمَا، تَرْفَعَانِ اَصْوَاتَكُمَا فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ!﴾ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ترجمہ: "حضرت سائب بن زید صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت نقل کرتے ہیں کہ میں مسجد میں تھا کہ ایک آدمی نے مجھے کنکری ماری، میں نے دیکھا تو وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جاؤ ان دونوں آدمیوں کو بلالاؤ، چنانچہ میں ان دونوں کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لے گیا تو انہوں نے پوچھا کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ انہوں نے کہا طائف کے رہنے والے ہیں، تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم مدینہ کے رہنے والے ہوتے تو میں تمہیں ضرور سزا دیتا، تم آپ ﷺ کی مسجد میں بلند آواز سے باتیں کر رہے ہو!" (بخاری)

(۳۱۱) بَابُ نَهْيِ مَنْ اَكَلَ ثُوْمًا اَوْبَصَلًا اَوْكُرَّاثًا اَوْغَيْرَهٗ مِمَّا لَهٗ رَائِحَةٌ كَرِيْهَةٌ عَنْ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ قَبْلَ زَوَالِ رَائِحَتِهٖ اِلَّا لِضَرُوْرَةٍ

لہسن، پیاز، گندنا یا کوئی اور بدبودار چیز کھا کر بدبو کو ختم کئے بغیر مسجد میں داخل ہونے کی ممانعت اور ضرورت کے وقت اس کے جائز ہونے کا بیان

(۱۷۰۱) ﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ - يَعْنِي الثُّوْمَ - فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا"﴾ (متفق عليه)

وفی روایۃلمسلم: "مساجد نا."

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس درخت سے یعنی لہسن کھائے تو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔" (بخاری ومسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ ہماری مسجدوں (کے قریب نہ آئے) جمع کے ساتھ۔

(۱۷۰۲) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَکَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا یَقْرَبَنَّا وَلَا یُصَلِّیَنَّ مَعَنَا"﴾ (متفق علیہ)

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس درخت سے کھائے تو وہ ہمارے قریب نہ آئے اور نہ ہمارے ساتھ نماز پڑھے۔" (بخاری و مسلم)

(۱۷۰۳) ﴿وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَکَلَ ثُوْمًا اَوْبَصَلًا فَلْیَعْتَزِلْنَا، اَوْ فَلْیَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا"﴾ (متفق علیہ)

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے الگ (دور) ہو جائے، یا یہ فرمایا ہماری مسجد سے الگ ہو جائے۔" (بخاری و مسلم)

وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ: "مَنْ اَکَلَ الْبَصَلَ، وَالثُّوْمَ، وَالْکُرَّاثَ، فَلَا یَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا، فَاِنَّ الْمَلَائِکَةَ تَتَاَذّٰی مِمَّا یَتَاَذّٰی مِنْهُ بَنُوْ آدَمَ."

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ جو شخص پیاز اور لہسن اور گندنا کھائے تو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے اس لئے کہ فرشتے کو بھی ان چیزوں سے تکلیف ہوتی ہے جس سے (بنو آدم) انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۱۷۰٤) ﴿وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه اَنَّهُ خَطَبَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ فِیْ خُطْبَتِهٖ: ثُمَّ اِنَّکُمْ اَیُّهَا النَّاسُ تَأْکُلُوْنَ شَجَرَتَیْنِ مَا اُرَاهُمَا اِلَّا خَبِیْثَتَیْنِ: اَلْبَصَلَ، وَالثُّوْمَ. لَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَجَدَ رِیْحَهُمَا مِنَ الرَّجُلِ فِی الْمَسْجِدِ أَمَرَبِهٖ، فَاُخْرِجَ اِلَی الْبَقِیْعِ، فَمَنْ اَکَلَهُمَا، فَلْیُمِتْهُمَا طَبْخًا"﴾ (رواہ مسلم)

ترجمہ: "حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرمایا اپنے خطبہ میں فرمایا پھر تم اے لوگو! دو ایسے درخت بھی کھاتے ہو جن کو میں ناجائز سمجھتا ہوں پیاز اور لہسن (کچا) میں نے آپ ﷺ کو دیکھا جب مسجد میں کسی آدمی سے ان دو چیزوں کی بدبو آپ ﷺ محسوس فرماتے تو اس کے بارے میں فرماتے کہ اس کو بقیع قبرستان تک باہر نکلوا دیتے تھے، پس جو شخص انہیں کھائے تو انہیں پکا کر ان کی بدبو کو ختم کر کے کھائے۔" (مسلم)

(۳۱۲) بَابُ کَرَاهِیَةِ الْاِحْتِبَاءِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ لِاَنَّهٗ یَجْلِبُ النَّوْمَ، فَیُفَوِّتُ اِسْتِمَاعَ الْخُطْبَةِ وَیُخَافُ اِنْتِقَاضُ الْوُضُوْءِ

جمعہ کے دن دورانِ خطبہ گھٹنوں کو پیٹ کے ساتھ ملا کر بیٹھنے کی کراہیت کیونکہ اس سے نیند آتی ہے جس سے خطبہ سننے سے محرومی اور وضوء کے ٹوٹنے کا خدشہ ہے

(۱۷۰۵) ﴿عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسِ الْجُهَنِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ

ترجمہ: "حضرت معاذ بن انس الجہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْحِبْوَةِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ﴾ (رواہ ابوداؤد والترمذی وقالا: حدیث حسن)

ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جمعہ کے دن جب کہ امام خطبہ دے رہا ہو، گھٹنوں کو پیٹ کے ساتھ ملا کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔" (ابوداؤد، ترمذی دونوں نے اسے حسن قرار دیا ہے)

(۳۱۳) بَابُ نَهْیِ مَنْ دَخَلَ عَلَیْهِ عَشْرُ ذِی الْحِجَّةِ، وَاَرَادَ اَنْ یُضَحِّیَ عَنْ اَخْذِ شَیْءٍ مِنْ شَعْرِهٖ اَوْ اَظْفَارِهٖ حَتّٰی یُضَحِّیَ

قربانی کا ارادہ رکھنے والے کے لئے ذوالحجہ کا چاند دیکھنے سے قربانی کے کرنے تک اپنے بال یا ناخن کاٹنے کی ممانعت

(۱۷۰۶) ﴿عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ کَانَ لَهٗ ذِبْحٌ یَذْبَحُهٗ، فَاِذَا اَهَلَّ هِلَالُ ذِی الْحِجَّةِ، فَلَا یَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِهٖ شَیْئًا حَتّٰی یُضَحِّیَ"﴾ (رواہ مسلم)

ترجمہ: "حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کے پاس قربانی کا جانور ہو اور وہ اس کو ذبح کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو جب ذوالحجہ کا چاند نظر آئے تو وہ اپنے بالوں اور ناخنوں میں سے نہ کاٹے یہاں تک کہ قربانی کر لے۔" (مسلم)

(۳۱۴) بَابُ النَّهْیِ عَنِ الْحَلْفِ بِمَخْلُوْقٍ کَالنَّبِیِّ وَالْکَعْبَةِ وَ الْمَلَائِکَةِ وَالسَّمَاءِ وَالْاٰبَاءِ وَالْحَیَاةِ وَالرُّوْحِ وَالرَّاْسِ، وَحَیَاةِ السُّلْطَانِ وَنِعْمَةِ السُّلْطَانِ، وَتُرْبَةِ فُلَانٍ وَالْاَمَانَةِ وَهِیَ اَشَدُّ نَهْیًا

مخلوق کی قسم کھانے کی ممانعت جیسے پیغمبر، کعبہ، فرشتے، آسمان، باپ دادوں، زندگی، روح، سر، بادشاہ کی زندگی اور اس کی داد و دہش اور فلاں کی قبر، اور امانت کی قسم کی ممانعت سب سے زیادہ سخت ہے

(۱۷۰۷) ﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَنْهَاکُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِکُمْ فَمَنْ

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں اس بات سے منع فرماتا ہے کہ تم اپنے باپ دادوں کی قسم کھاؤ، پس جب کسی کو قسم کھانی ہو تو وہ

كَانَ حَالِفاً، فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ، اَوْلِيَصْمُتْ"﴾ (متفق عليه) وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيْحِ: فَمَنْ كَانَ حَالِفاً، فَلاَ يَحْلِفُ اِلَّا بِاللّٰهِ، اَوْلِيَسْكُتْ."

اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔" (بخاری ومسلم)

اور صحیح کی ایک روایت میں ہے پس جو شخص قسم کھائے تو وہ اللہ کے سوا کسی کی قسم نہ کھائے، یا پھر خاموش رہے۔

(۱۷۰۸) ﴿وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لاَ تَحْلِفُوْا بِالطَّوَاغِيْ، وَلاَ بِآبَائِكُمْ"﴾ (رواه مسلم)

"الطواغی" جمع طاغية، وهى الاصنام، ومنه الحديث "هذه طاغيةدوس": اى: صنمهم و معبودهم. وروى فِيْ غيرمسلم: "بالطواغيت" جمع طاغوت، وهو الشيطان والصنم.

ترجمہ: "حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم نہ بتوں کی قسم کھاؤ اور نہ اپنے باپ دادوں کی قسم کھاؤ۔" (مسلم)

الطواغی: طاغیہ کی جمع ہے مراد بت ہیں جیسے ایک حدیث میں ہے کہ یہ قبیلہ دوس کا بت ہے، یعنی ان کا معبود اور بت ہے اور صحیح مسلم کے علاوہ دوسری کتابوں میں الطّواغیت مروی ہے جو طاغوت کی جمع ہے جس کے معنی شیطان اور بت کے ہیں۔

(۱۷۰۹) ﴿وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ حَلَفَ بِالْاَمَانَةِ، فَلَيْسَ مِنَّا"﴾ (حديث صحيح، رواه ابوداؤد باسناد صحيح)

ترجمہ: "حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے امانت کی قسم کھائی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔" (یہ حدیث صحیح ہے، ابوداؤد نے اس کو صحیح سند سے روایت کیا ہے)

(۱۷۱۰) ﴿وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ حَلَفَ، فَقَالَ: اِنِّيْ بَرِيْءٌ مِنَ الْاِسْلَامِ، فَاِنْ كَانَ كَاذِباً فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَ اِنْ كَانَ صَادِقاً، فَلَنْ يَرْجِعَ اِلَى الْاِسْلَامِ سَالِماً"﴾ (رواه ابوداؤد)

ترجمہ: "حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے قسم کھائی اور کہا میں اسلام سے مبرا ہوں، پس اگر وہ جھوٹا ہے تو وہ ویسا ہی ہے جیسا اس نے کہا اور اگر وہ سچا ہے تب بھی وہ اسلام کی طرف ہرگز صحیح سالم نہیں لوٹے گا۔" (ابوداؤد)

(۱۷۱۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلاً يَقُوْلُ: لاَ وَالْكَعْبَةِ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: لاَ تَحْلِفْ بِغَيْرِ اللّٰهِ، فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ، فَقَدْ كَفَرَ اَوْاَشْرَكَ"﴾ (رواه الترمذى و قَالَ: حديث حسن)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو کہتے ہوئے سنا کہ کعبہ کی قسم۔ اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا غیر اللہ کی قسم مت کھاؤ اس لئے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے کفر یا شرک کا ارتکاب کیا۔" (ترمذی اور امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے)

وَفَسَّرَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ قَوْلَهُ: "كَفَرَ اَوْاَشْرَكَ" عَلَى التَّغْلِيْظِ، كَمَارُوِىَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلرِّيَاءُ شِرْكٌ."

بعض علماء نے اس حدیث کی وضاحت یہ کی ہے کہ اس نے کفر یا شرک کا ارتکاب کیا، یہ الفاظ سخت تنبیہ کے طور پر فرمائے گئے ہیں جیسے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ریاکاری شرک ہے (یہ بھی تنبیہ کے طور پر ارشاد فرمایا)

(۳۱۵) بَابُ تَغْلِيْظِ الْيَمِيْنِ الْكَاذِبَةِ عَمَدًا

جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانے کی سختی سے ممانعت کا بیان

(۱۷۱۲) ﴿عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ حَلَفَ عَلٰى مَالِ امْرِىءٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقِّهِ، لَقِىَ اللّٰهَ وَهُوَعَلَيْهِ غَضْبَانُ" قَالَ: ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: "اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا" اِلَى آخِرِ الْآيَةِ﴾ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے ناحق کسی مسلمان آدمی کا مال لینے کے لئے قسم کھائی تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اس پر غضب ناک ہونگے۔ راوی نے کہا پھر آپ ﷺ نے ہمیں اللہ جل شانہ کی کتاب سے اس مفہوم کی تصدیق کرنے والی آیت کریمہ پڑھ کر سنائی ان الذین یشترون بعهد الله والخ "بے شک وہ لوگ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے ذریعے سے تھوڑا سا مول لے لیتے ہیں ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا اور نہ قیامت والے دن اللہ ان سے کلام فرمائیں گے نہ ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھیں گے" (بخاری و مسلم)

(۱۷۱۳) ﴿وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ إِيَاسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْحَارِثِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمُ قَالَ: "مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِىءٍ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنِهِ، فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ، وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ." فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: وَاِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيْرًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "وَاِنْ كَانَ قَضِيْبًا مِنْ أَرَاكٍ"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوامامہ ایاس بن ثعلبہ حارثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنی جھوٹی قسم کے ذریعے کسی مسلمان کا حق لے لے تو اللہ جل شانہ اس کے لئے جہنم کی آگ واجب اور جنت کو حرام فرما دیتے ہیں۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! چاہے وہ معمولی سی چیز ہو؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا چاہے وہ پیلو کے درخت کی شاخ ہی کیوں نہ ہو۔" (مسلم)

(۱۷۱٤) ﴿وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلْكَبَائِرُ: اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ،

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا بڑے بڑے گناہ یہ ہیں: (۱) اللہ کے ساتھ شرک کرنا، (۲) والدین کی نافرمانی کرنا، (۳)

وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَالْيَمِينُ الْغَمُوْسُ"﴾ (رواه البخاری)

وَفِي رِوَايَةٍ: اَنَّ اَعْرَابِيًّا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا الْكَبَائِرُ؟ قَالَ: "اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ" قَالَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: "اَلْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ" قَالَ: وَمَا الْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ؟ قَالَ: "اَلَّذِیْ يَقْتَطِعُ مَالَ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ!" يَعْنِي بِيَمِيْنٍ هُوَفِيْهَا كَاذِبٌ.

ناحق کسی جان کو قتل کرنا، (۴) جھوٹی قسم کھانا۔ (بخاری)

ایک دوسری روایت میں آتا ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ بڑے گناہ کون سے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شریک کرنا۔ اس نے کہا کہ اس کے بعد؟ فرمایا کہ جھوٹی قسم کھانا۔ اس نے کہا کہ "یمین الغموس" کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا جھوٹ بول کر کسی مسلمان کا مال لینا۔"

(۳۱۶) بَابُ نَدْبِ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ، فَرَأٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا اَنْ يَّفْعَلَ ذٰلِكَ الْمَحْلُوْفَ عَلَيْهِ، ثُمَّ يُكَفِّرُ عَنْ يَمِيْنِهٖ

جو شخص کسی بات پر قسم اٹھائے پھر دوسری صورت اس سے بہتر دیکھے تو وہ دوسری صورت کو اختیار کرلے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کردے یہی بات مستحب ہے

(۱۷۱۵) ﴿عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَاِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ، فَرَاَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، فَائْتِ الَّذِیْ هُوَ خَيْرٌ، وَكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ"﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم کسی کام پر قسم اٹھاؤ پھر تم اس قسم کو پورا نہ کرنے کو اچھا سمجھو تو وہ کام کرو جو بہتر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ دیدو۔" (بخاری و مسلم)

(۱۷۱۶) ﴿وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِيْنٍ، فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهٖ، وَلْيَفْعَلِ الَّذِیْ هُوَخَيْرٌ"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی کام پر قسم کھائے پھر وہ کسی دوسرے کام کو اس سے زیادہ اچھا پائے تو اپنی قسم کا کفارہ دیدے اور وہ کام کرے جو کہ زیادہ بہتر ہے۔" (مسلم)

(۱۷۱۷) ﴿وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ

ترجمہ: "حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک میں اللہ کی قسم! اگر اللہ نے

وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنِّیْ وَاللّٰهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا اَحْلِفُ عَلٰی یَمِیْنٍ، ثُمَّ اَرٰی خَیْرًا مِنْهَا اِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ یَمِیْنِیْ، وَأَتَیْتُ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ" ﴾ (متفق علیه)

چاہا کسی کام پر قسم نہیں کھاؤنگا کہ پھر میں اس سے زیادہ بہتر صورت دیکھوں، تو میں ضرور اپنی قسم کا کفارہ ادا کردوں گا اور وہ کام کروں گا جو بہتر ہے۔'' (بخاری ومسلم)

(۱۷۱۸) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَاَنْ یَلَجَّ اَحَدُكُمْ فِیْ یَمِیْنِهٖ فِیْ اَهْلِهٖ آثَمُ لَهٗ عِنْدَاللّٰهِ تَعَالٰی مِنْ اَنْ یُعْطِیَ كَفَّارَتَهُ الَّتِیْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَیْهِ" ﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کسی شخص کا اپنے گھر والوں کے بارے میں قسم کھا کر اس پر جم جانا اللہ کے نزدیک اس کے لئے اس بات سے زیادہ گناہ کا باعث ہے کہ وہ اس قسم کا کفارہ ادا کردے جو اللہ نے اس پر فرض کیا ہے۔'' (بخاری ومسلم)

قَوْلُهٗ: "یَلَجَّ" بِفَتْحِ اللَّامِ وَتَشْدِیْدِالْجِیْمِ: اَیْ یَتَمَادٰی فِیْهَا، وَلَایُكَفِّرُ، وَقَوْلُهٗ: "آثَمُ" هُوَبِالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ، اَیْ: اَكْثَرُاِثْمًا.

یلج: لام پر زبر اور جیم پر شد بمعنی قسم پر اڑے اور جمے رہنا اور قسم کھا کر کفارہ ادا نہ کرنا۔ آثم: ثاء کے ساتھ زیادہ گناہ گار۔

(۳۱۷) بَابُ الْعَفْوِ عَنْ لَغْوِ الْیَمِیْنِ وَاَنَّهٗ لَا كَفَّارَةَ فِیْهِ، وَهُوَ مَا یَجْرِیْ عَلَی اللِّسَانِ بِغَیْرِ قَصْدِ الْیَمِیْنِ كَقَوْلِهٖ عَلَی الْعَادَةِ: لَا وَاللّٰهِ، وَبَلٰی وَاللّٰهِ، وَنَحْوِ ذٰلِكَ

قسم لغو کے معاف ہونے اور اس میں کفارہ نہ ہونے کا بیان اور یہ وہ قسم ہے جو بغیر ارادۂ قسم عادت کے طور پر زبان پر آجائے جیسے لَا وَاللّٰهِ، بَلٰی وَاللّٰهِ اور اس قسم کے دیگر الفاظِ قسم

(۳۹۹) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿لَا یُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِیْٓ اَیْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ یُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَیْمَانَ، فَكَفَّارَتُهٗ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِیْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِیْكُمْ، اَوْ كِسْوَتُهُمْ، اَوْ تَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ، ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَیْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوْٓا

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''اللہ تعالیٰ مواخذہ نہیں فرماتے تمہاری قسموں میں لغو قسم پر لیکن مواخذہ اس پر فرماتے ہیں کہ تم قسموں کو محکم کرو، سو اس کا کفارہ دس محتاجوں کو کھانا دینا اوسط درجے کا جو اپنے گھر والوں کو کھانے کو دیا کرتے ہو یا ان (دس محتاجوں) کو کپڑا دینا یا ایک غلام یا لونڈی آزاد کرنا اور جس کو طاقت نہ ہو تو تین دن کے روزے رکھے، یہ کفارہ ہے تمہاری قسموں کا جب کہ تم قسم کھاؤ اور

اَیۡمَانَکُمۡ"﴾ (سورة المائدہ: ۸۹)

اپنی قسموں کا خیال رکھا کرو۔"

(۱۷۱۹) ﴿وَعَنۡ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنۡهَاقَالَتۡ: اُنۡزِلَتۡ هٰذِهِ الۡاٰیَةُ: "لَایُؤَاخِذُ کُمُ اللّٰهُ بِاللَّغۡوِ فِیۡ اَیۡمَانِکُمۡ" فِیۡ قَوۡلِ الرَّجُلِ: لَاوَاللّٰهِ وَبَلٰی وَاللّٰهِ﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: "حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ لایواخذکم اللّٰه باللغو الخ. ایسے آدمی کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو (بغیر ارادہ کے) کہتا ہے اللہ کی قسم کیوں نہیں، اللہ کی قسم (بات بات میں)" (بخاری)

(۳۱۸) بَابُ كَرَاهَةِ الۡحَلۡفِ فِی الۡبَیۡعِ وَاِنۡ كَانَ صَادِقًا

خرید وفروخت میں قسمیں اٹھانا مکروہ ہے اگرچہ وہ سچا ہی ہو

(۱۷۲۰) ﴿عَنۡ اَبِیۡ هُرَیۡرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنۡهُ قَالَ: سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ یَقُوۡلُ: "اَلۡحَلۡفُ مَنۡفَقَةٌ لِلسِّلۡعَةِ، مَمۡحَقَةٌ لِلۡکَسۡبِ"﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا کہ قسم سودے کے زیادہ بکنے کا سبب ہے لیکن کمائی کی برکت مٹانے کا ذریعہ بھی ہے۔" (بخاری ومسلم)

(۱۷۲۱) ﴿وَعَنۡ اَبِیۡ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنۡهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ یَقُوۡلُ: "اِیَّاکُمۡ وَکَثۡرَةَ الۡحَلۡفِ فِی الۡبَیۡعِ، فَاِنَّهٗ یُنَفِّقُ ثُمَّ یَمۡحَقُ"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا کہ خرید وفروخت میں زیادہ قسمیں اٹھانے سے اپنے آپ کو بچاؤ، پس اس سے سودا تو زیادہ بکتا ہے لیکن اس سے برکت مٹ جاتی ہے۔"

(۳۱۹) بَابُ كَرَاهَةِ اَنۡ یَسۡأَلَ الۡاِنۡسَانُ بِوَجۡهِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ غَیۡرَ الۡجَنَّةِ وَكَرَاهَةِ مَنۡعِ مَنۡ سَأَلَ بِاللّٰهِ تَعَالٰی وَتَشَفَّعَ بِهٖ

اس بات کی کراہیت کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کا واسطہ دے کر آدمی جنت کے علاوہ اور چیز مانگے اور اس بات کی کراہیت کہ اللہ کے نام پر مانگنے والے اور اس کے ذریعے سے سفارش کرنے والے کو انکار کردیا جائے

(۱۷۲۲) ﴿عَنۡ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنۡهُ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ: "لَا

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی ذات کا واسطہ دے کر جنت کے سوا کسی چیز

يُسْأَلُ بِوَجْهِ اللّٰهِ اِلَّا الْجَنَّةُ"﴾ (رواه ابوداؤد)

کا سوال نہ کیا جائے۔" (ابوداؤد)

(۱۷۲۳) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ، فَأَعِيْذُوْهُ، وَمَنْ سَأَلَ بِاللّٰهِ فَأَعْطُوْهُ، وَمَنْ دَعَاكُمْ، فَاَجِيْبُوْهُ، وَمَنْ صَنَعَ اِلَيْكُمْ مَعْرُوْفًا فَكَافِئُوْهُ، فَاِنْ لَمْ تَجِدُوْا مَاتُكَافِئُوْنَهٗ، فَادْعُوْالَهٗ حَتّٰى تَرَوْا اَنَّكُمْ قَدْكَافَأْتُمُوْهُ"﴾ (حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَوَالنَّسَائِیُّ بِاَسَانِيْدَ الصَّحِيْحَيْنِ)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو اللہ کے واسطے سے پناہ مانگے تو اس کو پناہ دیدو اور جو تمہیں دعوت دے تو اس کو قبول کرلو اور جو تمہارے ساتھ احسان کرے تو تم بھی اس کا بدلہ دو اور اگر تم بدلہ دینے کی طاقت نہ پاؤ تو اس کے لئے دعائے خیر کردو، یہاں تک کہ تم کو یقین ہوجائے کہ تم نے اس کو بدلہ دیدیا ہے۔"

یہ حدیث صحیح ہے، اس کو ابوداؤد اور نسائی نے صحیحین کی سندوں کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(۳۲۰) بَابُ تَحْرِيْمِ قَوْلِهٖ شَاهَنْشَاه لِلسُّلْطَانِ وَغَيْرِهٖ لِاَنَّ مَعْنَاهُ مَلِكُ الْمُلُوْكِ، وَلَا يُوْصَفُ بِذٰلِكَ غَيْرُاللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَ تَعَالٰى

بادشاہ وغیرہ کو شہنشاہ کہنا حرام ہے اس لئے کہ اس کے یہ معنی ہے کہ بادشاہوں کے بادشاہ اور یہ صرف اللہ کے سوا کسی اور کے لئے بیان کرنا جائز نہیں ہے

(۱۷۲٤) ﴿عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ اَخْنَعَ اسْمٍ عِنْدَاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ رَجُلٌ تَسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ"﴾ (متفق عليه)

قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: مَلِكُ الْاَمْلَاكِ" مِثْلُ شَاهَنْشَاه.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا سب سے ذلیل نام اللہ جل شانہ کے نزدیک اس شخص کا ہے جو اپنا نام شہنشاہ رکھے۔" (بخاری ومسلم)

سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ ملک الاملاک کہنا بھی شہنشاہ کی طرح (حرام) ہے۔

(۳۲۱) بَابُ النَّهْیِ عَنْ مُخَاطَبَةِ الْفَاسِقِ وَالْمُبْتَدِعِ وَ نَحْوِهِمَابِسَيِّدِیْ وَ نَحْوِهٖ

فاسق اور بدعتی وغیرہ کو سردار وغیرہ کہنے کی ممانعت کا بیان

(۱۷۲۵) ﴿عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَقُوْلُوْا

ترجمہ: "حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا منافق کو سید (سردار) مت کہو کہ اگر وہ شخص سید

لِلْمُنَافِقِ سَيِّدٌ، فَإِنَّهُ إِنْ يَكُ سَيِّدًا، فَقَدْ أَسْخَطْتُمْ رَبَّكُمْ عَزَّوَجَلَّ"﴾ (رواه ابوداؤد باسناد صحيح)

ہوتو تم نے اپنے رب کو ناراض کر لیا۔" (ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ اس کو نقل کیا ہے)

(۳۲۲) بَابُ كَرَاهَةِ سَبِّ الْحُمّٰى

بخار کو برا بھلا کہنے کی کراہیت کا بیان

(۱۷۲٦) ﴿وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى أُمِّ السَّائِبِ، أَوْأُمِّ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ: "مَالَكِ يَا أُمَّ السَّائِبِ أَوْيَا أُمَّ الْمُسَيَّبِ - تُزَفْزِفِيْنَ؟" قَالَتْ: اَلْحُمّٰى لَابَارَكَ اللّٰهُ فِيْهَا! فَقَالَ: "لَاتَسُبِّى الْحُمّٰى، فَإِنَّهَاتُذْهِبُ خَطَايَا بَنِىْ آدَمَ، كَمَايُذْهِبُ الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ"﴾ (رواه مسلم)

"تُزَفْزِفِيْنَ" أَىْ: تَتَحَرَّكِيْنَ حَرَكَةً سَرِيْعَةً، وَمَعْنَاهُ: تَرْتَعِدُ، وَهُوَبِضَمِّ التَّاءِ وَ بِالزَّاىِ الْمُكَرَّرَةِ، وَالْفَاءِ الْمُكَرَّرَةِ، وَرُوِىَ أَيْضًابِالرَّاءِ الْمُكَرَّرَةِ وَالْقَافَيْنِ.

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت ام سائب یا ام میسّب کے پاس تشریف لے گئے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا اے ام سائب یا ام میسّب کیا بات ہے تم کانپ رہی ہو؟ انہوں نے کہا بخار ہے، اللہ اس میں برکت نہ دے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بخار کو برا بھلامت کہو اس لئے کہ یہ انسان کے گناہوں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کر دیتی ہے۔"

تُزَفْزِفِيْنَ: تیزی سے حرکت کر رہی تھیں۔ اس کے معنی ہیں کانپ رہی تھیں اور یہ تاء کے پیش کے ساتھ ہے اور زاء اور فاء دونوں مکرر ہیں اور یہ راء مکرر اور دو قافوں کے ساتھ بھی مروی ہے۔

(۳۲۳) بَابُ النَّهْىِ عَنْ سَبِّ الرِّيْحِ وَبَيَانِ مَايُقَالُ عِنْدَ هُبُوْبِهَا

ہوا کو برا بھلا کہنے کی ممانعت اور اس کے (تیز) چلتے وقت کی دعا کا بیان

(۱۷۲۷) ﴿عَنْ أَبِى الْمُنْذِرِ أُبَىِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَسُبُّوا الرِّيْحَ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مَا تَكْرَهُوْنَ، فَقُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَخَيْرِ مَافِيْهَا، وَخَيْرِ مَا أُمِرَتْ بِهٖ، وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّيْحِ، وَشَرِّ مَا فِيْهَا، وَشَرِّ مَا أُمِرَتْ بِهٖ."﴾ رواه الترمذى وقال: حديث حسن

ترجمہ: "حضرت ابوالمنذر ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہوا کو برا بھلا مت کہو، پس جب تم ایسی (تیز ہوا) دیکھو جو تمہیں ناپسند ہو تو تم یہ دعا پڑھو: اللھم انا نسألک من خیرھذہ الریح وخیرمافِیھا الخ "اے اللہ! ہم تجھ سے اس ہوا کی بھلائی کا اور اس بھلائی کا جو اس میں ہے اور اس بھلائی کا جس کا اسے حکم دیا گیا ہے تجھ سے سوال کرتے ہیں اور ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اس ہوا کی برائی سے اور اس چیز کی برائی سے جو

صحیح.

اس میں ہے اور اس برائی سے جس کا اسے حکم دیا گیا ہے۔" (ترمذی اور امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(۱۷۲۸) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: "اَلرِّیْحُ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ تَأْتِیْ بِالرَّحْمَةِ، وَتَأْتِیْ بِالْعَذَابِ، فَاِذَا رَاَیْتُمُوْهَا فَلاَ تَسُبُّوْهَا، وَسَلُوا اللّٰهَ خَیْرَهَا وَ اسْتَعِیْذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ شَرِّهَا"﴾ (رواه أبو داؤد باسناد حسن) قوله: "مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ" هُوَبِفَتْحِ الرَّاءِ: اَیْ: رَحْمَتُهُ بِعِبَادِهِ.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہوا اللہ کی رحمت ہے، یہ رحمت لے کر آتی ہے اور کبھی عذاب لاتی ہے، پس جب تم اسے دیکھو تو اس کو برا بھلا مت کہو اور اللہ سے اس کی بھلائی کا سوال کرو اور اس کی برائی سے پناہ مانگو۔" (اس روایت کو ابوداؤد نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے)

(۱۷۲۹) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ: کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَصَفَتِ الرِّیْحُ قَالَ: "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ خَیْرَهَا، وَخَیْرَمَا فِیْهَا، وَ خَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهِ، وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّمَافِیْهَا، وَشَرِّمَا اُرْسِلَتْ بِهِ"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب تیز ہوا چلتی تو آپ ﷺ ارشاد فرماتے تھے اے اللہ! ہم تجھ سے اس کی بھلائی کا اور اس میں جو ہے اس کی بھلائی کا اور اس چیز کی بھلائی کا جس کے ساتھ اس کو بھیجا گیا ہے سوال کرتے ہیں اور ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں اس کی برائی سے اور اس چیز کی برائی سے جو اس میں ہے اور اس چیز کی برائی سے جس کے ساتھ اسے بھیجا گیا ہے۔" (مسلم)

(۳۲٤) بَابُ کَرَاهَةِ سَبِّ الدِّیْکِ

مرغ کو برا بھلا کہنے کی کراہیت کا بیان

(۱۷۳۰) ﴿عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَسُبُّوا الدِّیْکَ، فَاِنَّهُ یُوْقِظُ لِلصَّلَاةِ"﴾ (رواه ابو داؤد باسناد صحیح)

ترجمہ: "حضرت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مرغ کو برا بھلا مت کہو اس لئے کہ وہ نماز کے لئے جگاتا ہے۔" (اس روایت کو ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے)

(۳۲۵) بَابُ النَّهْیِ عَنْ قَوْلِ الْاِنْسَانِ: مُطِرْنَابِنَوْءِ کَذَا

اس طرح کہنے کی ممانعت کہ ہمیں فلاں ستارہ کی وجہ سے بارش ملتی ہے

(۱۷۳۱) ﴿عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

ترجمہ: "حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

قَالَ: صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلاۃَ الصُّبْحِ بِالْحُدَیْبِیَّۃِ فِیْ اِثْرِ سَمَاءٍ کَانَتْ مِنَ اللَّیْلِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ، فَقَالَ: "ھَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّکُمْ؟" قَالُوْا: اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ. قَالَ: "قَالَ: اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِیْ مُؤْمِنٌ بِیْ وَکَافِرٌ بِیْ، فَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰہِ وَرَحْمَتِہٖ، فَذٰلِکَ مُؤْمِنٌ بِیْ، کَافِرٌ بِالْکَوْکَبِ، وَاَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِنَوْءِ کَذَا وَکَذَا، فَذٰلِکَ کَافِرٌ بِیْ مُؤْمِنٌ بِالْکَوْکَبِ"﴾ (متفق علیہ)

وَالسَّمَاءُ ھُنَا: اَلْمَطَرُ.

آپ ﷺ نے ہمیں حدیبیہ میں صبح کی نماز پڑھائی، یہ واقعہ بارش کے بعد کا ہے جو رات کو ہوئی تھی، جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا کیا تم جانتے ہو؟ کہ تمہارے رب نے کیا کہا؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندوں نے اس حال میں صبح کی کہ کچھ مجھ پر ایمان لانے والے تھے اور کچھ میرے ساتھ کفر کرنے والے تھے، جس نے یہ کہا کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہم پر بارش ہوئی ہے، پس یہ ایمان لانے والے ہیں اور ستاروں کی تاثیر کے منکر ہیں اور جس نے کہا کہ ہمیں فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی ہے پس یہ میرے ساتھ کفر کرنے والے ہیں اور ستاروں پر ایمان لانے والے ہیں۔" (بخاری ومسلم) السماء: یہاں بمعنی بارش کے ہیں۔

(۳۲۶) بَابُ تَحْرِیْمِ قَوْلِہٖ لِمُسْلِمٍ: یَا کَافِرُ

کسی مسلمان کو "اے کافر" کہنا حرام ہے

(۱۷۳۲) ﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِاَخِیْہِ: یَاکَافِرُ، فَقَدْ بَاءَ بِھَا اَحَدُھُمَا، فَاِنْ کَانَ کَمَا قَالَ وَاِلَّا رَجَعَتْ عَلَیْہِ"﴾ (متفق علیہ)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی اپنے مسلمان بھائی کو اے کافر کہتا ہے تو وہ دونوں میں سے کسی ایک کی طرف ضرور لوٹتا ہے اگر وہ حقیقتاً ایسا ہوا جیسا کہ اس نے کہا تو صحیح، ورنہ وہ کفر اس کہنے والے کی طرف لوٹ آئے گا۔" (بخاری ومسلم)

(۱۷۳۳) ﴿وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: "مَنْ دَعَا رَجُلاً بِالْکُفْرِ اَوْ قَالَ: عَدُوَّ اللّٰہِ، وَلَیْسَ کَذٰلِکَ اِلَّا حَارَ عَلَیْہِ"﴾ (متفق علیہ)

"حَارَ" رَجَعَ.

ترجمہ: "حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے کسی آدمی کو کافر کہہ کر پکارا، یا کہا "اے اللہ کے دشمن" درآنحالیکہ وہ ایسا نہ ہو تو وہ بات اسی کی طرف لوٹ آتی ہے۔" (بخاری ومسلم)

"حار" بمعنی لوٹ آنا۔

(۳۲۷) بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْفُحْشِ وَبَذَاءِ اللِّسَانِ

فحش کلامی اور بد کلامی سے ممانعت کا بیان

(۱۷۳٤) ﴿عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ، وَلَا اللَّعَّانِ، وَلَا الْفَاحِشِ، وَلَا الْبَذِيِّ"﴾ (رواه الترمذی وقال: حدیث حسن)

ترجمہ: ''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا مؤمن نہ طعنہ دینے والا اور نہ لعنت کرنے والا اور نہ بدگوئی کرنے والا اور نہ فحش گوئی کرنے والا ہوتا ہے۔'' (ترمذی اور امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے)

(۱۷۳۵) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا كَانَ الْفُحْشُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهُ، وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهُ"﴾ (رواه الترمذی وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ)

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس میں فحش گوئی ہوتی ہے وہ اس کو عیب دار کر دیتی ہے اور حیاء جس چیز میں ہوتی ہے وہ اس کو مزین کر دیتی ہے۔'' (ترمذی)

(۳۲۸) بَابُ كَرَاهَةِ التَّقْعِيْرِ فِي الْكَلَامِ بِالتَّشَدُّقِ وَ تَكَلُّفِ الْفَصَاحَةِ وَاسْتِعْمَالِ وَحْشِيِّ اللُّغَةِ، وَ دَقَائِقِ الْاِعْرَابِ فِيْ مُخَاطَبَةِ الْعَوَامِ وَنَحْوِهِمْ

گفتگو میں بناوٹ کرنے اور باچھیں کھولنے، تکلف سے فصاحت کا اظہار کرنے اور عوام وغیرہ سے مخاطب ہوتے وقت نامانوس الفاظ اور اعراب کی باریکیوں کے بیان کرنے کی کراہیت کا بیان

(۱۷۳٦) ﴿عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ" قَالَهَا ثَلَاثًا﴾ (رواه مسلم)

"اَلْمُتَنَطِّعُوْنَ" اَلْمُبَالِغُوْنَ فِي الْاُمُوْرِ.

ترجمہ: ''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مبالغہ اور تکلف سے کام لینے والے ہلاک ہوگئے، یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔'' (مسلم) المتنطعون: ہر کام میں مبالغہ کرنے والے۔

(۱۷۳۷) ﴿وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ترجمہ: ''حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ آدمیوں میں

تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ اللّٰهَ یُبْغِضُ الْبَلِیْغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِیْ یَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهٖ کَمَاتَتَخَلَّلُ الْبَقَرَةُ"﴾ رواه ابو داؤد والترمذی وقَالَ: حَدِیْثٌ حَسَنٌ.

سے اس بلاغت کا اظہار کرنے والے شخص کو سخت ناپسند کرتے ہیں جو اپنی زبان کو گائے کے جگالی کرنے کی طرح بار بار پھیرتا ہے۔" (ابوداوٗد، ترمذی اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے)

(۱۷۳۸) ﴿وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ مِنْ اَحَبِّکُمْ اِلَیَّ وَاَقْرَبِکُمْ مِنِّیْ مَجْلِساً یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَحَاسِنُکُمْ اَخْلاقاً، وَاِنَّ اَبْغَضَکُمْ اِلَیَّ وَاَبْعَدَ کُمْ مِنِّیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، اَلثَّرْثَارُوْنَ، والْمُتَشَدِّقُوْنَ، وَالْمُتَفَیْهِقُوْنَ"﴾ (رواه الترمذی وَقَالَ: حَدِیْثٌ حَسَنٌ، وَقَدْ سَبَقَ شَرْحُهٗ فِیْ بَابِ حُسْنِ الْخُلُقِ)

ترجمہ: "حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے مجھے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جو تم میں سے اخلاق میں سب سے زیادہ اچھے ہوں گے اور تم میں سے سب سے زیادہ مجھے ناپسندیدہ اور قیامت والے دن مجھ سے سب سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے جو تکلف سے، زیادہ باتیں کرنے والے اور باچھیں کھول کر گفتگو کرنے والے، منہ بھر کر کلام کرنے والے ہیں۔" (ترمذی اور امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے اور اس کی شرح باب حسن الخلق میں گذر چکی ہے)

(۳۲۹) بَابُ کَرَاهَةِ قَوْلِهٖ: خَبُثَتْ نَفْسِیْ

"میرا نفس خبیث ہو گیا" اس کے کہنے کی کراہیت کا بیان

(۱۷۳۹) ﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ: خَبُثَتْ نَفْسِیْ، وَلٰکِنْ لِیَقُلْ: لَقِسَتْ نَفْسِیْ"﴾ (متفق علیه)

قَالَ الْعُلَمَاءُ: مَعْنٰی خَبُثَتْ غَثَتْ، وَهُوَمَعْنٰی "لَقِسَتْ" وَلٰکِنْ کَرِهَ لَفْظَ الْخُبْثِ.

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا لیکن یہ کہے کہ میرا نفس غافل ہو گیا۔" (بخاری و مسلم)

علماء نے فرمایا کہ خبیث کا معنی لعنت کے ہیں کہ نفس کا کرن غارت ہو گیا اور یہی معنی لَقِسَتْ کا ہے لیکن نفس کی خباثت کے الفاظ کو ناپسندیدہ سمجھا گیا ہے۔

(۳۳۰) بَابُ کَرَاهَةِ تَسْمِیَةِ الْعِنَبِ کَرْماً

انگور کا نام کرم رکھنے کی کراہیت کا بیان

(۱۷۴۰) ﴿عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْکَرْمَ، فَاِنَّ الْکَرْمَ الْمُسْلِمُ"﴾

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ انگور کا نام کرم مت رکھو اس لئے کہ کرم تو مسلمان ہے۔" (بخاری و مسلم)

(متفق علیه، وھذا لفظ مسلم). وَفِی رِوَایَةٍ: "فَاِنَّمَا الْکَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ." وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلْبُخَارِیِّ وَمُسْلِمٍ: "یَقُوْلُوْنَ: اَلْکَرْمُ، اِنَّمَا الْکَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ"

یہ الفاظ مسلم شریف کے ہیں، ایک اور روایت میں ہے کہ بے شک کرم تو مؤمن کا دل ہے۔ بخاری و مسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ لوگ انگور کو کرم کہتے ہیں کرم تو صرف مؤمن کا دل ہے۔

(۱۷۴۱) ﴿وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَقُوْلُوْا: اَلْکَرْمُ، وَلٰکِنْ قُوْلُوْا: اَلْعِنَبُ، وَالْحَبَلَةُ"﴾ (رواہ مسلم) "اَلْحَبَلَةُ" بِفَتْحِ الْحَاءِ وَالْبَاءِ، وَیُقَالُ اَیْضًا بِاِسْکَانِ الْبَاءِ.

ترجمہ: ''حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم انگور کو کرم مت کہو بلکہ عنب اور حبلۃ کہو۔'' (مسلم)

الحبلة: حاء اور باء دونوں پر زبر ہے اور اسے باء کے سکون کے ساتھ بھی پڑھا جاتا ہے۔

(۳۳۱) بَابُ النَّهْیِ عَنْ وَصْفِ مَحَاسِنِ الْمَرْأَةِ لِرَجُلٍ إِلَّا أَنْ یُحْتَاجَ إِلٰی ذٰلِکَ لِغَرَضٍ شَرْعِیٍّ کَنِکَاحِهَا وَنَحْوِهٖ

کسی آدمی کے سامنے عورت کے اوصاف بیان کرنے کی ممانعت مگر یہ کہ کسی شرعی مقصد مثلاً نکاح وغیرہ کے لئے اس کی ضرورت ہو کسی اجنبی عورت کے جسم کا حال اپنے شوہر سے بیان نہ کیا جائے

(۱۷۴۲) ﴿عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "لَاتُبَاشِرُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ، فَتَصِفَهَا لِزَوْجِهَا کَاَنَّهٗ یَنْظُرُ اِلَیْهَا"﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی عورت دوسری عورت سے مباشرت نہ کرے کہ پھر وہ اس کی خوبیاں اپنے شوہر کے سامنے اس طرح بیان کرے گویا کہ وہ اس کو دیکھ رہا ہے۔'' (بخاری و مسلم)

(۳۳۲) بَابُ کَرَاهَةِ قَوْلِ الْاِنْسَانِ فِی الدُّعَاءِ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ اِنْ شِئْتَ بَلْ یَجْزِمُ بِالطَّلَبِ

انسان کا اس طرح کہنا مکروہ ہے کہ اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے، بلکہ یقین کے ساتھ اللہ سے درخواست کرے (کہ ضرور بخش دے)

(۱۷۴۳) ﴿عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لاَ يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ اِنْ شِئْتَ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ اِنْ شِئْتَ. لِيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ، فَاِنَّهُ لاَ مُكْرِهَ لَهٗ"﴾ (متفق عليه)

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: "وَلٰكِنْ لِيَعْزِمْ، وَلْيُعْظِمِ الرَّغْبَةَ، فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لاَ يَتَعَاظَمُهٗ شَيْءٌ اَعْطَاهُ."

ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے، اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما، چاہئے کہ یقین کے ساتھ سوال کرے، اس لئے کہ اسے کوئی آدمی مجبور کرنے والا نہیں ہے۔" (بخاری ومسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ لیکن یقین کے ساتھ مانگے اور رغبت کا خوب اظہار کرے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی بھی چیز دنیا کی جو مانگنے والے کو دیتا ہے بڑی بات نہیں۔

(۱۷۴۴) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ، وَلاَ يَقُوْلَنَّ: اَللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ فَاَعْطِنِيْ، فَاِنَّهُ لاَ مُسْتَكْرِهَ لَهٗ"﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص دعا کرے تو چاہئے کہ عزم و یقین کے ساتھ سوال کرے اور یوں ہرگز نہ کہے اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھے دے اس لئے کہ کوئی اللہ کو مجبور کرنے والا نہیں ہے۔" (بخاری ومسلم)

(۳۳۳) بَابُ كَرَاهَةِ قَوْلِ مَاشَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ فُلاَنٌ

جو اللہ چاہے اور فلاں چاہے کہنے کی کراہیت کا بیان

(۱۷۴۵) ﴿عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لاَ تَقُوْلُوْا: مَا شَاءَ اللّٰهُ، وَشَاءَ فُلاَنٌ، وَلٰكِنْ قُوْلُوْا: مَاشَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ شَاءَ فُلاَنٌ"﴾ (رواه ابوداؤد باسناد صحيح)

ترجمہ: "حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس طرح نہ کہو جو اللہ چاہے اور فلاں چاہے لیکن یہ کہو کہ اللہ جو چاہے، پھر جو فلاں چاہے۔" (ابوداؤد نے اس کو صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے)

(۳۳۴) بَابُ كَرَاهَةِ الْحَدِيْثِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ

عشاء کی نماز کے بعد (دنیاوی) بات چیت کرنے کی کراہیت کا بیان

وَالْمُرَادُ بِهِ الْحَدِيْثُ الَّذِيْ يَكُوْنُ مُبَاحاً فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْوَقْتِ، وَفِعْلُهٗ وَتَرْكُهٗ سَوَاءٌ، فَاَمَّا الْحَدِيْثُ الْمُحَرَّمُ اَوِ الْمَكْرُوْهُ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْوَقْتِ، فَهُوَ فِيْ هٰذَا الْوَقْتِ اَشَدُّ تَحْرِيْماً وَكَرَاهَةً. وَاَمَّا الْحَدِيْثُ فِيْ

"اس سے مراد وہ بات چیت ہے جو اس وقت کے علاوہ دوسرے اوقات میں جائز ہو اور اس کا کرنا اور چھوڑنا دونوں برابر ہو، لیکن وہ بات جو اس وقت کے علاوہ دوسرے اوقات میں حرام ہو تو وہ عشاء کی نماز کے بعد زیادہ حرام اور زیادہ مکروہ ہوگی لیکن دین کی بات

الْخَيْرِ كَمُذَا كَرَةِ الْعِلْمِ وَحِكَايَاتِ الصَّالِحِيْنَ، وَمَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ وَالْحَدِيْثِ مَعَ الضَّيْفِ وَمَعَ طَالِبِ حَاجَةٍ، وَنَحْوِ ذٰلِكَ، فَلاَ كَرَاهَةَ فِيْهِ بَلْ هُوَ مُسْتَحَبٌّ، وَكَذَا الْحَدِيْثُ لِعُذْرٍ وَعَارِضٍ لاَ كَرَاهَةَ فِيْهِ، وَقَدْ تَظَاهَرَتِ الْاَحَادِيْثُ الصَّحِيْحَةُ عَلٰى كُلِّ مَاذَكَرْتُهٗ.

جیسے علمی مذاکرہ، نیک لوگوں کی حکایات، عمدہ اخلاق کا تذکرہ، مہمان کے ساتھ بات چیت اور کسی ضرورت مند وغیرہ کے ساتھ بات چیت تو اس میں کوئی کراہیت نہیں، بلکہ یہ مستحب ہے اور اسی طرح کسی عذر یا سبب کی وجہ سے بات کرنے میں بھی کوئی کراہیت نہیں ہے، یہ تمام باتیں جن کا میں نے ذکر کیا ان پر صحیح حدیثیں دلالت کرتی ہیں۔

(۱۷۴۶) ﴿عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت ابوبرزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ عشاء کی نماز سے پہلے سونے کو اور عشاء کی نماز کے بعد بات چیت کرنے کو ناپسند فرماتے تھے۔'' (بخاری ومسلم)

(۱۷۴۷) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعِشَاءَ فِیْ آخِرِ حَيَاتِهٖ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: "اَرَاَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهٖ؟ فَاِنَّ عَلٰى رَاْسِ مِائَةِ سَنَةٍ لاَ يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ الْيَوْمَ اَحَدٌ"﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ بے شک آپ ﷺ نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں عشاء کی نماز پڑھائی، پس جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو فرمایا بھلا بتلاؤ تو سہی یہ رات کون سی ہے؟ بے شک جو شخص آج روئے زمین پر زندہ ہے سو سال کے آخر میں ان میں سے کوئی بھی شخص باقی نہیں رہے گا۔'' (بخاری ومسلم)

(۱۷۴۸) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهُمْ اِنْتَظَرُوا النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَهُمْ قَرِيْبًا مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ، فَصَلّٰى بِهِمْ يَعْنِی الْعِشَاءَ، قَالَ: ثُمَّ خَطَبَنَا، فَقَالَ: "اَلاَ اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلُّوْا، ثُمَّ رَقَدُوْا، وَاِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِیْ صَلاَةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلاَةَ"﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کا انتظار کر رہے تھے، پس آپ ﷺ ان کے پاس تقریباً آدھی رات کو تشریف لائے اور ان کو عشاء کی نماز پڑھائی اور پھر ہمیں خطبہ دیا جس میں ارشاد فرمایا بے شک بعض لوگ نماز پڑھ کر سو گئے اور تم جتنی دیر انتظار کرتے رہے تم کو برابر ثواب ملتا رہا۔'' (بخاری)

(۳۳۵) بَابُ تَحْرِيْمِ اِمْتِنَاعِ الْمَرْاَةِ مِنْ فِرَاشِ زَوْجِهَا اِذَا دَعَاهَا وَلَمْ يَكُنْ لَهَا عُذْرٌ شَرْعِیٌّ

عورت کو عذر شرعی نہ ہو تو خاوند کے بلانے پر اس کے لئے خاوند کے بستر پر جانے سے انکار کرنا حرام ہے

(۱۷۴۹) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَادَعَا الرَّجُلُ اِمْرَأَتَهٗ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاَبَتْ، فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا، لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ"﴾ (متفق علیه)

وَفِيْ رِوَايَةٍ: حَتّٰى "تَرْجِعَ"

ﷺ نے ارشاد فرمایا جب آدمی اپنی بیوی کو بستر پر بلائے اور وہ انکار کردے پس خاوند اس سے ناراضگی کی حالت میں رات گزارے تو فرشتے صبح تک اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔" (بخاری ومسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ یہاں تک کہ بیوی (شوہر کے پاس) لوٹ آئے۔

(۳۳۶) بَابُ تَحْرِيْمِ صَوْمِ الْمَرْأَةِ تَطَوُّعاً وَزَوْجُهَا حَاضِرٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ

شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر عورت کے لئے نفلی روزہ رکھنا حرام ہے

(۱۷۵۰) ﴿عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ اَنْ تَصُوْمَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ، وَلَا تَأْذَنُ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ"﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا عورت کے لئے جائز نہیں کہ وہ شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر روزہ رکھے اور نہ یہ جائز ہے کہ وہ اس کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر کسی کو داخل ہونے کی اجازت دے۔" (بخاری ومسلم)

(۳۳۷) بَابُ تَحْرِيْمِ رَفْعِ الْمَأْمُوْمِ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ اَوِ السُّجُوْدِ قَبْلَ الْاِمَامِ

امام سے پہلے مقتدی کا رکوع یا سجدے سے اپنا سر اٹھانا حرام ہے

(۱۷۵۱) ﴿عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَمَا يَخْشٰى اَحَدُكُمْ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يَجْعَلَ اللّٰهُ رَأْسَهٗ رَأْسَ حِمَارٍ! اَوْيَجْعَلُ اللّٰهُ صُوْرَتَهٗ صُوْرَةَ حِمَارٍ"﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تمہارا ایک آدمی جب اپنا سر امام سے پہلے اٹھاتا ہے اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کا سر بنادے، یا اللہ اس کی صورت کو گدھے کی صورت میں بدل دے۔" (بخاری ومسلم)

(۳۳۸) بَابُ كَرَاهَةِ وَضْعِ الْيَدِ عَلَى الْخَاصِرَةِ فِي الصَّلَاةِ

نماز کی حالت میں کوکھ پر ہاتھ رکھنے کی کراہیت کا بیان

(۱۷۵۲) ﴿عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: نُهِيَ عَنِ الْحَصْرِ فِي الصَّلَاةِ"﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ بے شک آپ ﷺ نے نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔" (بخاری ومسلم)

(۳۳۹) بَابُ كَرَاهَةِ الصَّلَاةِ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَنَفْسُهُ تَتَوَقُّ اِلَيْهِ اَوْمَعَ مُدَافَعَةِ الْاَخْبَثَيْنِ، وَهُمَا الْبَوْلُ وَالْغَائِطُ

کھانے کی موجودگی میں جب دل بھی کھانے کا چاہے یا پیشاب پاخانے کی شدید ضرورت کے وقت نماز پڑھنے کی کراہیت کا بیان

(۱۷۵۳) ﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ طَعَامٍ، وَلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ"﴾. (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ بیان فرماتی ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کھانے کی موجودگی میں نماز نہیں اور اس وقت جب کہ پیشاب، پاخانے کی شدید حاجت ہو۔'' (مسلم)

(۳۴۰) بَابُ النَّهْيِ عَنْ رَفْعِ الْبَصَرِ اِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں آسمان کی طرف نگاہ اُٹھا کر دیکھنا ممنوع ہے

(۱۷۵۴) ﴿عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَابَالُ اَقْوَامٍ يَرْفَعُوْنَ اَبْصَارَهُمْ اِلَى السَّمَاءِ فِيْ صَلَاتِهِمْ!" فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى قَالَ: "لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ، اَوْلَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ"﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ اپنی نماز میں اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں۔ پس اس بارے میں آپ ﷺ نے سخت لہجہ اختیار فرمایا یہاں تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ لوگ اس حرکت سے باز آجائیں ورنہ ان کی نگاہیں اچک لی جائیں گی۔'' (بخاری)

(۳۴۱) بَابُ كَرَاهَةِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ لِغَيْرِ عُذْرٍ

بغیر عذر کے نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کی کراہیت کا بیان

(۱۷۵۵) ﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: "هُوَاخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ سے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ شیطان کے بندے کی نماز کو اچک لینا ہے۔'' (بخاری)

الْعَبْدِ"﴾ (رواه البخاری)

(١٧٥٦) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اِیَّاکَ وَالْاِ لْتِفَاتَ فِی الصَّلَاةِ، فَاِنَّ الْاِلْتِفَاتَ فِی الصَّلَاةِ هَلَکَةٌ، فَاِنْ کَانَ لَابُدَّ فَفِی التَّطَوُّعِ لَا فِی الْفَرِیْضَةِ"﴾ (رواه الترمذی و قَالَ: حدیث حسن صحیح)

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم اپنے آپ کو نماز میں ادھر ادھر متوجہ ہونے سے بچاؤ، نماز میں ادھر ادھر دیکھنا بربادی ہے، اگر دیکھنا ضروری ہی ہو تو نفلی نماز میں دیکھا جاسکتا ہے نہ کہ فرض نماز میں۔'' (ترمذی، امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(٣٤٢) بَابُ النَّهْیِ عَنِ الصَّلَاةِ اِلَی الْقُبُوْرِ

قبروں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کی ممانعت کا بیان

(١٧٥٧) ﴿عَنْ اَبِیْ مَرْثَدٍ کَنَّازِبْنِ الْحُصَیْنِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: "لَا تُصَلُّوْا اِلَی الْقُبُوْرِ، وَلَا تَجْلِسُوْا عَلَیْهَا"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابومرثد کناز بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قبروں کی طرف منہ کر کے نماز مت پڑھو اور نہ ان کے اوپر بیٹھو۔'' (مسلم)

(٣٤٣) بَابُ تَحْرِیْمِ الْمُرُوْرِ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ

نمازی کے آگے سے گزرنے کی حرمت کا بیان

(١٧٥٨) ﴿عَنْ اَبِی الْجُهَیْمِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْ یَعْلَمُ الْمَارُّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ مَاذَا عَلَیْهِ لَکَانَ اَنْ یَقِفَ اَرْبَعِیْنَ خَیْرًا لَهٗ مِنْ اَنْ یَمُرَّبَیْنَ یَدَیْهِ". قَالَ الرَّاوِیُّ: لَا اَدْرِیْ قَالَ: اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا، اَوْاَرْبَعِیْنَ شَهْرًا، اَوْاَرْبَعِیْنَ سَنَةً"﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: ''حضرت ابوالجہیم عبداللہ بن حارث بن صمۃ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے آدمی کو یہ معلوم ہوجائے کہ اس کا گناہ کتنا ہے؟ تو وہ چالیس تک کھڑے رہنے کو زیادہ اچھا سمجھے۔ حدیث کے راوی بیان کرتے ہیں مجھے یاد نہیں کہ آپ ﷺ نے چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس سال ارشاد فرمایا تھا۔'' (بخاری و مسلم)

(٣٤٤) بَابُ كَرَاهَةِ شُرُوْعِ الْمَأْمُوْمِ فِيْ نَافِلَةٍ بَعْدَ شُرُوْعِ الْمُؤَذِّنِ فِيْ اِقَامَةِ الصَّلَاةِ سَوَاءٌ كَانَتِ النَّافِلَةُ سُنَّةَ تِلْكَ الصَّلٰوةِ اَوْغَيْرِهَا

مؤذن جب نماز کی اقامت کہنی شروع کرے تو مقتدی کے لئے ہر قسم کے نوافل پڑھنے مکروہ ہیں، وہ چاہے اس نماز کی سنت ہو یا کوئی اور نفل نماز

(١٧٥٩) ﴿عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلَاةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے تو پھر فرض نماز کے سوا کوئی نماز صحیح نہیں۔'' (مسلم)

(٣٤٥) بَابُ كَرَاهَةِ تَخْصِيْصِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ اَوْلَيْلَتَهُ بِصَلَاةٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِيْ

جمعہ کے دن روزے کے لئے اور جمعے کی رات کو نماز پڑھنے کے لئے مخصوص کرنے کی کراہیت کا بیان

(١٧٦٠) ﴿عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَخُصُّوْا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِيْ، وَلَا تَخُصُّوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِنْ بَيْنِ الْاَيَّامِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ فِيْ صَوْمٍ يَصُوْمُهُ اَحَدُكُمْ"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم جمعہ کی رات کو راتوں میں قیام کے لئے خاص نہ کرو اور نہ ہی دنوں میں جمعہ کے دن کو روزہ کے لئے خاص کرو مگر یہ کہ جمعہ کا دن ان دنوں میں آجائے جس میں تم میں کوئی روزہ رکھتا ہے۔'' (مسلم)

(١٧٦١) ﴿وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "لَا يَصُوْمَنَّ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا يَوْمًا قَبْلَهُ اَوْبَعْدَهُ"﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کوئی شخص جمعے کے دن روزہ نہ رکھے، ہاں اس کے ساتھ ایک دن پہلے یا ایک دن بعد کا روزہ ملالے۔'' (بخاری و مسلم)

(١٧٦٢) ﴿وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ: سَأَلْتُ جَابِراً رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: أَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ﴾.

ترجمہ: ''حضرت محمد بن عباد رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ ﷺ جمعہ کے دن کا روزہ رکھنے کو منع فرماتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: ہاں۔''

(متفق علیه)

(بخاری و مسلم)

(١٧٦٣) ﴿وَعَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهِيَ صَائِمَةٌ، فَقَالَ: "اَصُمْتِ اَمْسِ؟" قَالَتْ: لَا. قَالَ: "تُرِيْدِيْنَ اَنْ تَصُوْمِيْ غَدًا؟" قَالَتْ: لَا. قَالَ: "فَاَفْطِرِيْ"﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: "حضرت ام المؤمنین جویریہ بنت حارثؓ بیان فرماتی ہیں کہ ان کے پاس ایک مرتبہ آپ ﷺ جمعہ کے دن تشریف لائے جب کہ وہ روزے سے تھیں، آپ نے ان سے دریافت فرمایا کیا تم نے کل بھی روزہ رکھا تھا؟ انہوں نے عرض کیا کہ نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تمہارا کل (آئندہ) بھی روزہ رکھنے کا ارادہ ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ نہیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزہ افطار کرلو۔" (بخاری)

(٣٤٦) بَابُ تَحْرِيْمِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ وَهُوَ اَنْ يَّصُوْمَ يَوْمَيْنِ اَوْ اَكْثَرَ، وَلَا يَاْكُلُ وَلَا يَشْرَبُ بَيْنَهُمَا

صوم وصال کی حرمت کا بیان (صوم وصال سے) مراد دو دن یا اس سے زیادہ دنوں کا روزہ رکھے اور درمیان میں کچھ نہ کھائے اور نہ پیئے

(١٧٦٤) ﴿عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْوِصَالِ﴾. (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے وصال (مسلسل) کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔" (بخاری و مسلم)

(١٧٦٥) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ، قَالُوْا: اِنَّكَ تُوَاصِلُ؟ قَالَ: "اِنِّيْ لَسْتُ مِثْلَكُمْ، اِنِّيْ اُطْعَمُ وَاُسْقٰى"﴾ (متفق علیه وهذا لفظ البخاری)

ترجمہ: "حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے وصال کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ خود تو وصال فرماتے ہیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں تم جیسا نہیں ہوں مجھے تو کھلایا پلایا جاتا ہے۔" (بخاری و مسلم)

اور یہاں یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

(٣٤٧) بَابُ تَحْرِيْمِ الْجُلُوْسِ عَلٰى قَبْرٍ

قبر پر بیٹھنے کی حرمت کا بیان

(١٧٦٦) ﴿عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کسی شخص کا انگارے پر بیٹھنا جو اس

"لَانْ يَجْلِسَ اَحَدُكُمْ عَلٰى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهُ، فَتَخْلُصَ اِلٰى جِلْدِهٖ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَجْلِسَ عَلٰى قَبْرٍ"﴾ (رواه مسلم)

کے کپڑوں کو بھی جلا دے اور اس آگ کا اثر اس کی کھال تک پہنچ جائے یہ اس سے بہتر ہے کہ آدمی کسی قبر پر بیٹھے۔" (مسلم)

(۳۴۸) بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَجْصِيصِ الْقُبُوْرِ وَالْبِنَاءِ عَلَيْهَا

قبر پختہ کرنے اور اس پر عمارت بنانے کی ممانعت کا بیان

(۱۷۶۷) ﴿عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ، وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ، وَأَنْ يُبْنٰى عَلَيْهِ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ان باتوں سے منع فرمایا کہ قبر کو پختہ کیا جائے اور اس پر بیٹھا جائے اور اس پر کوئی عمارت بنائی جائے۔" (مسلم)

(۳۴۹) بَابُ تَغْلِيْظِ تَحْرِيْمِ إِبَاقِ الْعَبْدِ مِنْ سَيِّدِهٖ

غلام کا اپنے سید و آقا سے بھاگ جانے کی سخت ممانعت کا بیان

(۱۷۶۸) ﴿عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَيُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص (غلام) بھاگ جائے تو وہ اسلام کی ذمہ داری سے نکل جاتا ہے۔" (مسلم)

(۱۷۶۹) ﴿وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ"﴾ (رواه مسلم)

وَفِيْ رِوَايَةٍ: "فَقَدْ كَفَرَ."

ترجمہ: "حضرت جریر بن عبد اللہ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب غلام بھاگ جائے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ ایک اور روایت میں ہے کہ بے شک اس نے کفر کیا۔" (مسلم)

(۳۵۰) بَابُ تَحْرِيْمِ الشَّفَاعَةِ فِي الْحُدُوْدِ

حدود میں سفارش کرنے کی حرمت کا بیان

(۴۰۰) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والے مرد، ان میں سے ہر ایک کے سو کوڑے مارو اور تم لوگوں

رَأْفَةٌ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ﴾ (سورۃ نور: ۲)

کو ان دونوں پر اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں ذرا رحم نہ آنا چاہئے اگر تم اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو۔''

(۱۷۷۰) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ قُرَیْشًا اَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُوْمِیَّةِ الَّتِیْ سَرَقَتْ، فَقَالُوْا: مَنْ یُکَلِّمُ فِیْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالُوْا: وَمَنْ یَجْتَرِئُ عَلَیْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ، حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَکَلَّمَهُ أُسَامَةُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "أَتَشْفَعُ فِیْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ تَعَالٰی؟" ثُمَّ قَامَ، فَاخْتَطَبَ، ثُمَّ قَالَ: "اِنَّمَا أَهْلَکَ الَّذِیْنَ قَبْلَکُمْ أَنَّهُمْ کَانُوْا اِذَاسَرَقَ فِیْهِمِ الشَّرِیْفُ تَرَکُوْهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِیْهِمِ الضَّعِیْفُ أَقَامُوْا عَلَیْهِ الْحَدَّ، وَایْمُ اللّٰهِ، لَوْأَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍسَرَقَتْ لَقَطَعْتُ یَدَهَا"﴾ (متفق علیه)

وَفِیْ رِوَایَةٍ: فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "أَتَشْفَعُ فِیْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِاللّٰهِ!؟" قَالَ أُسَامَةُ: اِسْتَغْفِرْلِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ: ثُمَّ أَمَرَبِتِلْکَ الْمَرْأَةِ، فَقُطِعَتْ یَدُهَا.

ترجمہ: ''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ قریش کو ایک مخزومی عورت نے جس نے چوری کا ارتکاب کر لیا تھا پریشانی میں مبتلا کر دیا اور انہوں نے کہا کون ہے جو اس عورت کے سلسلہ میں آپ ﷺ سے بات کرے؟ تو انہوں نے کہا کہ اس کی جرات تو صرف آپ ﷺ کے لاڈلے اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کر سکتے ہیں۔ چنانچہ حضرت اسامہ نے آپ ﷺ سے اس سلسلہ میں بات کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے اسامہ! کیا تم اللہ کے حدود میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کرتے ہو؟ پھر آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا اور اس میں ارشاد فرمایا تم سے پہلے لوگوں کو اسی چیز نے برباد کیا کہ ان میں سے کوئی بلند مرتبہ آدمی چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیا جاتا اور اگر کمزور آدمی چوری کر لیتا تو اس پر حد قائم کر دیتے تھے اور فرمایا اللہ کی قسم اگر محمد کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرے تو میں ضرور اس کا بھی ہاتھ کاٹ دوں گا۔''

ایک اور روایت میں ہے کہ پس آپ ﷺ کا چہرہ متغیر ہو گیا اور ارشاد فرمایا کیا تم اللہ کے حدوں میں سے ایک حد میں سفارش کرتے ہو؟ تو حضرت اسامہ نے کہا اے اللہ کے رسول! میرے لئے مغفرت کی دعا فرمائیے۔ راوی حدیث کہتے ہیں آپ ﷺ نے اس عورت کے بارے میں حکم دیا اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

(۳۵۱) بَابُ النَّهْیِ عَنِ التَّغَوُّطِ فِیْ طَرِیْقِ النَّاسِ وَظِلِّهِمْ وَمَوَارِدِالْمَاءِ وَنَحْوِهَا

لوگوں کے راستے میں، سایہ دار جگہ، پانی کے گھاٹوں اور اس قسم کی دوسری جگہوں میں پیشاب، پاخانہ کرنے کی حرمت کا بیان

(۴۰۱) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''اور جو لوگ مؤمن مردوں اور

الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِمَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُبِيْنًا﴾ (سورة احزاب: ۵۸)

عورتوں کو ایذا دیں بغیر کسی جرم کے جو ان سے سرزد ہوا ہو، وہ (بڑے ہی) بہتان اور گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔"

(۱۷۷۱) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِتَّقُوا اللَّاعِنَيْنِ." قَالُوْا: وَمَا اللَّاعِنَانِ؟ قَالَ: "اَلَّذِیْ يَتَخَلّٰی فِیْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ فِیْ ظِلِّهِمْ"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا دو لعنت کا سبب بننے والے کاموں سے بچو۔ صحابہ نے عرض کیا وہ لعنت والے دو کام کون کون سے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ شخص جو لوگوں کے راستے میں یا ان کے سایہ دار جگہ پر اپنی بشری حاجت پوری کرتا ہے۔" (مسلم)

(۳۵۲) بَابُ النَّهْیِ عَنِ الْبَوْلِ وَنَحْوِهٖ فِی الْمَاءِ الرَّاكِدِ

ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب وغیرہ کرنے کی ممانعت کا بیان

(۱۷۷۲) ﴿عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ يُّبَالَ فِی الْمَاءِ الرَّاكِدِ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کیا جائے۔" (مسلم)

(۳۵۳) بَابُ كَرَاهَةِ تَفْضِيْلِ الْوَالِدِ بَعْضَ اَوْلَادِهٖ عَلٰی بَعْضٍ فِی الْهِبَةِ

والد کو اپنی اولاد میں سے ہبہ میں ایک کو دوسرے پر فوقیت دینے کی کراہیت کا بیان

(۱۷۷۳) ﴿عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ اَبَاهُ اَتٰی بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنِّیْ نَحَلْتُ ابْنِیْ هٰذَا غُلَامًا كَانَ لِیْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهٗ مِثْلَ هٰذَا؟" فَقَالَ: لَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَارْجِعْهُ"﴾

وَفِیْ رِوَايَةٍ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَفَعَلْتَ هٰذَا بِوَلَدِكَ كُلِّهِمْ؟" قَالَ: لَا، قَالَ: "اِتَّقُوا اللّٰهَ، وَاعْدِلُوْا فِیْ اَوْلَادِكُمْ."

ترجمہ: "حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میرے والد مجھے آپ ﷺ کی خدمت میں لے گئے اور جا کر عرض کیا کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو عطیہ میں ایک غلام دیا ہے جو میرا تھا۔ آپ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ کیا تم نے اپنی سب اولاد کو اس کے برابر عطیہ دیا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ نہیں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا پس تم اس سے عطیہ واپس لے لو۔

ایک اور روایت میں ہے پس آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کیا تم نے ایسا ہی اپنی تمام اولاد کے ساتھ حسن معاملہ رکھا ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان انصاف کرو۔ پس میرے والد واپس آ گئے اور وہ دیا ہوا ہبہ

فَرَجَعَ اَبِیْ فَرَدَّ تِلْکَ الصَّدَقَةَ.

وَفِیْ رِوَایَةٍ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "یَابَشِیْرُ اَلَکَ وَلَدٌ سِوٰی هٰذَا؟" قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: "اَکُلَّهُمْ وَهَبْتَ لَهُ مِثْلَ هٰذَا؟" قَالَ: لَا، قَالَ: "فَلَا تُشْهِدْنِیْ اِذًا فَاِنِّیْ لَا اَشْهَدُ عَلٰی جَوْرٍ."

وَفِیْ رِوَایَةٍ: "لَا تُشْهِدْنِیْ عَلٰی جَوْرٍ."

وَفِیْ رِوَایَةٍ: "اَشْهِدْ عَلٰی هٰذَا غَیْرِیْ!" ثُمَّ قَالَ: "أَیَسُرُّکَ اَنْ یَکُوْنُوْا اِلَیْکَ فِی الْبِرِّ سَوَاءً؟" قَالَ: بَلٰی قَالَ: "فَلَا إِذاً." (متفق علیه)

واپس لے لیا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ اے بشیر! کیا اس کے علاوہ بھی تمہاری اولاد ہے؟ تو انہوں نے کہا ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم نے ان سب کو اس کے مثل عطیہ دیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا تب مجھے اس پر گواہ مت بناؤ، اس لئے کہ میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ تم مجھے ظلم پر گواہ مت بناؤ۔ ایک اور روایت میں ہے کہ تو تم میرے علاوہ کسی اور کو اس پر گواہ بنالو۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کیا تجھے یہ بات پسند ہے کہ تمہاری ساری اولاد تمہارے ساتھ نیکی کرنے میں برابر ہو؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا پس پھر یہ کام نہ کرو۔" (بخاری و مسلم)

(۳۵۴) بَابُ تَحْرِیْمِ اِحْدَادِالْمَرْأَةِ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلاثَةِ اَیَّامٍ اِلَّاعَلٰی زَوْجِهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرَةَ اَیَّامٍ

تین دن سے زیادہ میت پر سوگ کرنا حرام ہے، البتہ اپنے خاوند پر چار ماہ دس دن تک سوگ کرے

(۱۷۷۴) ﴿عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ اَبِیْ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ حَبِیْبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ تُوُفِّیَ اَبُوْهَا اَبُوْسُفْیَانَ بْنُ حَرْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ، فَدَعَتْ بِطِیْبٍ فِیْهِ صُفْرَةُ خَلُوْقٍ اَوْغَیْرِهٖ، فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِیَةً، ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَیْهَا، ثُمَّ قَالَتْ: وَاللّٰهِ مَالِیْ بِالطِّیْبِ مِنْ حَاجَةٍ، غَیْرَ اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَلَی الْمِنْبَرِ: "لَا یَحِلُّ

ترجمہ: "حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس اس وقت گئی کہ جب کہ ان کے والد حضرت ابوسفیان بن حرب کی وفات ہوئی تھی۔ انہوں نے خوشبو منگوائی جس میں زرد رنگ کی خلوق یا کوئی اور خوشبو ملی ہوئی تھی، اس میں سے کچھ لونڈی کو لگائی اور پھر اسے اپنے رخساروں پر مل لیا اور کہا اللہ کی قسم مجھے خوشبو کی کوئی حاجت نہیں، بات صرف یہ ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا تھا کہ کسی عورت کے لئے جو اللہ اور آخرت کے دن پر یقین رکھتی ہو جائز نہیں کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ

لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا" قَالَتْ زَيْنَبُ: ثُمَّ دَخَلْتُ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا حِيْنَ تُوُفِّيَ اَخُوْهَا، فَدَعَتْ بِطِيْبٍ، فَمَسَّتْ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَتْ: أَمَا وَاللّٰهِ مَالِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ، غَيْرَ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ: "لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا"﴾ (متفق علیه)

سوگ کرے مگر خاوند پر چار ماہ دس دن سوگ کرے۔ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں پھر حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس گئی جب کہ ان کے بھائی کا انتقال ہوگیا تھا، پس انہوں نے بھی خوشبو منگوائی اور اس میں سے کچھ لگائی اور فرمایا کہ سنو! اللہ کی قسم مجھے خوشبو کی کوئی حاجت نہیں ہے سوائے اس کے کہ میں نے آپ ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ کسی عورت کے لئے جو اللہ اور آخرت پر یقین رکھتی ہو جائز نہیں ہے کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے مگر خاوند پر چار مہینے دس دن سوگ کرنا جائز ہے۔" (بخاری ومسلم)

(۳۵۵) بَابُ تَحْرِيْمِ بَيْعِ الْحَاضِرِ لِلْبَادِيْ وَتَلَقِّي الرُّكْبَانِ وَالْبَيْعِ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَالْخِطْبَةِ عَلٰى خِطْبَتِهٖ اِلَّا اَنْ يَّأْذَنَ اَوْ يَرُدَّ

شہری کا دیہاتی کے لئے خریداری کرنا، تجارتی قافلوں کو آگے جا کر ملنا، اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرنا اور اس کی منگنی پر منگنی کرنا حرام ہے مگر یہ کہ وہ اجازت دیدے یا رد کردے

(۱۷۷۵) ﴿عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ.﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ کوئی شہری دیہاتی کے لئے سودا کرے اگر چہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہی کیوں نہ ہو۔" (بخاری ومسلم)

(۱۷۷۶) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَتَلَقُّوا السِّلَعَ حَتّٰى يُهْبَطَ بِهَا اِلَى الْاَسْوَاقِ"﴾. (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم تجارتی قافلوں کے سامانوں کو آگے جا کر مت ملو یہاں تک کہ اس کو انہیں بازاروں میں اتارا جائے۔" (بخاری ومسلم)

(۱۷۷۷) ﴿وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَتَلَقُّوا الرُّكْبَانَ، وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ." فَقَالَ لَهُ طَاوُوْسٌ: مَا "لَايَبِعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ"؟ قَالَ: لَايَكُوْنُ لَهُ سِمْسَارًا﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم تجارتی قافلے کو آگے جا کر مت ملو اور کوئی شہری دیہاتی کے لئے سودا نہ کرے۔ حضرت طاوس رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا شہری دیہاتی کے لئے سودا نہ کرے، اس کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ وہ اس کا دلال نہ بنے۔'' (بخاری و مسلم)

(۱۷۷۸) ﴿وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَلَا تَنَاجَشُوْا، وَلَا يَبِيْعُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ أَخِيْهِ، وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيْهِ، وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَالِتَكْفَأَ مَافِيْ إِنَائِهَا﴾

وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّلَقِّيْ، وَأَنْ يَبْتَاعَ الْمُهَاجِرُ لِلْاَعْرَابِيِّ، وَأَنْ تَشْتَرِطَ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا، وَأَنْ يَسْتَامَ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ أَخِيْهِ، وَنَهٰى عَنِ النَّجَشِ وَالتَّصْرِيَةِ. (متفق علیه)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شہری دیہاتی کے لئے خریدے اور دوسرے کو دھوکہ دینے کے لئے سامان کی قیمت نہ بڑھاؤ اور آدمی اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی کا پیغام دے اور عورت اپنی مسلمان بہن کی طلاق کا سوال نہ کرے تاکہ اس کا حصہ بھی اس کو مل جائے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ راوی نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے قافلوں کو ملنے سے منع فرمایا اور اس سے بھی کہ شہری دیہاتی کے لئے خریدے اور یہ کہ عورت اپنی مسلمان بہن کی طلاق کی شرط کرے اور یہ کہ آدمی اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے اور دھوکہ دینے کے لئے سودے کی قیمت کو زائد کرے اور جانور کے تھنوں میں کئی وقتوں کا دودھ جمع کرے، انہیں فروخت کرے، ان سب سے منع فرمایا۔'' (بخاری و مسلم)

(۱۷۷۹) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَايَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ، وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيْهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ"﴾ (متفق علیه، وهذالفظ مسلم)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ اپنے بھائی کی منگنی کے پیغام پر منگنی کا پیغام بھیجے مگر یہ کہ وہ اس کی اجازت دیدے۔'' (بخاری و مسلم، یہ الفاظ مسلم کے ہیں)

(۱۷۸۰) ﴿وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: ''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مؤمن مؤمن کا بھائی ہے، پس کسی

قَالَ: "اَلْمُؤْمِنُ أَخُوالْمُؤْمِنِ، فَلا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَبْتَاعَ عَلٰى بَيْعِ أَخِيْهِ، وَلَا يَخْطُبَ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيْهِ حَتّٰى يَذَرَ"﴾ (رواه مسلم)

مؤمن کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے اور نہ اپنے بھائی کی منگنی کے پیغام پر منگنی کا پیغام بھیجے یہاں تک کہ وہ چھوڑ دے۔" (مسلم)

(۳۵٦) بَابُ النَّهْيِ عَنْ إِضَاعَةِ الْمَالِ فِيْ غَيْرِ وُجُوْهِهِ الَّتِيْ أَذِنَ الشَّرْعُ فِيْهَا

شریعت نے جن مقامات پر مال خرچ کرنے کی اجازت دی ہے ان کے علاوہ مقامات پر خرچ کر کے مال کو ضائع کرنے کی ممانعت

(۱۷۸۱) ﴿عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَرْضٰى لَكُمْ ثَلاَ ثًا، وَيَكْرَهُ لَكُمْ ثَلاثًا: فَيَرْضٰى لَكُمْ أَنْ تَعْبُدُوْهُ، وَلَا تُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا، وَأَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَلا تَفَرَّقُوْا، وَيَكْرَهُ لَكُمْ: قِيْلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَالسُّؤَالِ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ"﴾ (رواه مسلم وَتَقَدَّمَ شَرْحُهُ).

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے تین چیزوں کو پسند کرتا ہے: (۱) کہ تم اس کی عبادت کرو، (۲) اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ، (۳) یہ کہ تم سب اللہ کی رسی مضبوطی سے پکڑ لو اور منتشر نہ ہو۔ اور وہ جو تمہارے لئے ناپسند کرتا ہے: (۱) بے فائدہ بحث و تکرار، (۲) زیادہ سوال کرنا، (۳) مال ضائع کرنے کو۔" (مسلم، اس کی شرح پہلے گذر چکی ہے)

(۱۷۸۲) ﴿وَعَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: أَمْلٰى عَلَيَّ الْمُغِيْرَةُ فِيْ كِتَابٍ إِلٰى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ: "لاَ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَعَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَامُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ"، وَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّهُ "كَانَ يَنْهٰى عَنْ قِيْلَ وَقَالَ، وَ إِضَاعَةِ الْمَالِ، وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ، وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقُوْقِ الْأُمَّهَاتِ، وَوَأْدِ الْبُنَاتِ، وَمَنْعٍ وَهَاتِ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاتب حضرت وراد رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام ایک خط میں مجھ سے یہ لکھوایا کہ نبی کریم ﷺ اپنی ہر فرض نماز کے بعد یہ کلمات پڑھا کرتے تھے: لا اله الا الله وحده لا شريك الخ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہی اور تمام تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اے اللہ! تو جو عطا کرے اس کو کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے اسے کوئی عطا کرنے والا نہیں اور کسی شرف والے کا شرف تیرے مقابلے میں نفع دینے والا نہیں۔ اس میں یہ بھی لکھوایا کہ آپس میں بے فائدہ بحث و تکرار سے، مال کے ضائع کرنے سے اور زیادہ سوال کرنے سے منع فرماتے تھے۔

وَسَبَقَ شَرْحُهُ.

نیز ماؤں کی نافرمانی کرنے سے، لڑکیوں کو زندہ در گور کرنے سے اور واجب الادا حق نہ دینے اور بغیر استحقاق کے کسی چیز کے طلب کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔'' (بخاری و مسلم)

اس کی شرح پہلے گذر چکی ہے۔

(۳۵۷) بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِشَارَةِ اِلٰى مُسْلِمٍ بِسِلَاحٍ وَنَحْوِهٖ سَوَاءٌ كَانَ جَادًّا اَوْمَازِحًا، وَالنَّهْيِ عَنْ تَعَاطِي السَّيْفِ مَسْلُوْلاً

کسی مسلمان کی طرف ہتھیار وغیرہ سے اشارہ کرنا حرام ہے چاہے مزاحاً ہو یا قصداً، اسی طرح ننگی تلوار پکڑانے کی ممانعت

(۱۷۸۳) ﴿عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يُشِيْرُ اَحَدُ كُمْ اِلَى اَخِيْهِ بِالسِّلَاحِ، فَاِنَّهُ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِيْ يَدِهٖ، فَيَقَعَ فِيْ حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ"﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے، اس لئے کہ وہ نہیں جانتا کہ شاید شیطان اس کے ہاتھ سے چلوادے، پس وہ جہنم کے گڑھے میں جا گرے۔'' (بخاری و مسلم)

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ: قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ اَشَارَ اِلٰى اَخِيْهِ بِحَدِيْدَةٍ، فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلْعَنُهُ حَتّٰى يَنْزِعَ، وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ."

مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ راوی نے بیان کیا کہ حضرت ابوالقاسم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے اپنے بھائی کی طرف دھاری دار اسلحہ سے اشارہ کیا تو فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں خواہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہو۔

قَوْلُهٗ: صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَنْزِعُ" ضُبِطَ بِالْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ مَعَ كَسْرِ الزَّايِ، وَبِالْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ مَعَ فَتْحِهَا، وَمَعْنَاهُمَا مُتَقَارِبٌ، وَمَعْنَاهُ بِالْمُهْمَلَةِ يَرْمِيْ، وَبِالْمُعْجَمَةِ اَيْضاً يَرْمِيْ وَ يُفْسِدُ، وَاَصْلُ النَّزْعِ: اَلطَّعْنُ وَالْفَسَادُ.

یَنْزِعُ: عین کے ساتھ اور زاء کے نیچے زیر ہے، نیز اس کو غین کے ساتھ زاء پر زبر کے ساتھ بھی لکھا گیا ہے یعنی ینزغ معنی دونوں کے قریب قریب ایک ہی ہیں۔ عین کے ساتھ معنی بھی پھینکنا اور غین کے ساتھ بھی معنی یہ ہے کہ وہ ہتھیار پھینکتا ہے اور فساد کرواتا ہے اور نزع کے اصل معنی نیزہ مارنا اور فساد کرنا ہے۔

(۱۷۸۴) ﴿وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: "نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ

ترجمہ: ''حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ تلوار ننگی کر کے پکڑائی

يُتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُوْلاً"﴾ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ)

جائے۔" (ابوداؤد، ترمذی، امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے)

(۳۵۸) بَابُ كَرَاهَةِ الْخُرُوْجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَالْاَذَانِ اِلَّا بِعُذْرٍحَتّٰى يُصَلِّيَ الْمَكْتُوْبَةَ

اذان کے بعد بلا عذر شرعی اور فرض نماز پڑھے بغیر مسجد سے نکلنے کی کراہیت کا بیان

(۱۷۸۵) ﴿عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ: كُنَّا قُعُوْداً مَعَ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِي الْمَسْجِدِ، فَاَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ يَمْشِيْ، فَأَتْبَعَهُ اَبُوْهُرَيْرَةَ بَصَرَهُ حَتّٰى خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ: اَمَّا هٰذَا، فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوالشعثاء رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ ہم مسجد میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ موذن نے اذان دیدی تو مسجد سے ایک آدمی اٹھ کر جانے لگا، پس حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ غور سے اس آدمی کو دیکھتے رہے یہاں تک کہ وہ مسجد سے نکل گیا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس شخص نے ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی۔" (مسلم)

(۳۵۹) بَابُ كَرَاهَةِ رَدِّ الرَّيْحَانِ لِغَيْرِ عُذْرٍ

بغیر عذر کے خوشبو کا ہدیہ واپس کرنے کی کراہیت کا بیان

(۱۷۸٦) ﴿عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ رَيْحَانٌ، فَلَا يَرُدُّهُ، فَاِنَّهُ خَفِيْفُ الْمَحْمَلِ، طَيِّبُ الرِّيْحِ"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس پر کوئی ریحان (خوشبو کی قسم) پیش کی جائے وہ اس کو واپس نہ کرے اس لئے کہ وہ غیر وزنی چیز ہے اور اس کی خوشبو اچھی ہے۔" (مسلم)

(۱۷۸۷) ﴿وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيْبَ﴾ (رواه البخاري)

ترجمہ: "حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی کریم ﷺ خوشبو کا ہدیہ واپس نہیں فرماتے تھے۔" (بخاری)

(۳٦۰) بَابُ كَرَاهَةِ الْمَدْحِ فِي الْوَجْهِ لِمَنْ خِيْفَ عَلَيْهِ مَفْسَدَةٌ مِنْ اِعْجَابٍ وَنَحْوِهٖ، وَجَوَازِهٖ لِمَنْ اَمِنَ ذٰلِكَ فِيْ حَقِّهٖ

کسی کے منہ پر اس کی تعریف کرنے کی کراہیت کا بیان جب کہ خطرہ ہو کہ اس میں

تکبر وغیرہ آجائے گا اور جب اس سے امن ہو تو پھر تعریف کی اجازت کا بیان

(۱۷۸۸) ﴿عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا یُثْنِیْ عَلٰی رَجُلٍ وَیُطْرِیْهِ فِی الْمِدْحَةِ، فَقَالَ: "اَهْلَكْتُمْ اَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ"﴾ (متفق علیه)

"وَالْاِطْرَاءُ": اَلْمُبَالَغَةُ فِی الْمَدْحِ.

ترجمہ: ''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو سنا کہ وہ ایک آدمی کی تعریف کر رہا ہے اور اس کی تعریف میں مبالغہ کر رہا ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم نے اس کو تو ہلاک کر دیا یا تم نے اس آدمی کی کمر توڑ دی۔'' (بخاری ومسلم) الاطراء کے معنی ہیں: تعریف میں مبالغہ آرائی کرنا۔

(۱۷۸۹) ﴿وَعَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَجُلاً ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَاَثْنٰی عَلَیْهِ رَجُلٌ خَیْراً، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "وَیْحَكَ! قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ" یَقُوْلُهُ مِرَاراً "اِنْ كَانَ اَحَدُكُمْ مَادِحًا لَا مُحَالَةَ، فَلْیَقُلْ: اَحْسِبُ كَذَا وَكَذَا اِنْ كَانَ یَرٰی اَنَّهُ كَذٰلِكَ، وَحَسِیْبُهُ اللّٰهُ، وَلَا یُزَكِّیْ عَلَی اللّٰهِ اَحَداً"﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: ''حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی کا تذکرہ ہوا تو ایک دوسرے آدمی نے اس کی تعریف کی، پس نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا افسوس ہے تم پر کہ تم نے تو اپنے ساتھی کی گردن توڑ دی، یہ بات آپ ﷺ نے کئی مرتبہ ارشاد فرمائی اور فرمایا اگر تم میں سے کسی شخص نے کسی کی تعریف ہی کرنی ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اس طرح کہے کہ میں تو فلاں کو ایسا اور ایسا سمجھتا ہوں، اگر وہ خیال کرتا ہے کہ وہ ایسا ہی ہے اور اس کا حساب لینے والا خدا ہی ہے اور کوئی اللہ کے سامنے پاک صاف ہونے کا دعویٰ نہ کرے۔'' (بخاری ومسلم)

(۱۷۹۰) ﴿وَعَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ، وَعَنِ الْمِقْدَادِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَجُلاً جَعَلَ یَمْدَحُ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ، فَعَمِدَ الْمِقْدَادُ، فَجَثَا عَلٰی رُكْبَتَیْهِ، فَجَعَلَ یَحْثُوْ فِیْ وَجْهِهِ الْحَصْبَاءَ، فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ: مَاشَاْنُكَ؟ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا رَاَیْتُمُ الْمَدَّاحِیْنَ، فَاحْثُوْا فِیْ وُجُوْهِهِمُ التُّرَابَ"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ہمام بن حارث رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی جب عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے ان کی تعریف کرنے لگا تو حضرت مقداد قصداً اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور تعریف کرنے والے کے منہ کی طرف کنکریاں پھینکنی شروع کی تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے پوچھا کہ تم یہ کیا کر رہے ہو؟ تو انہوں نے کہا آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ تم اپنے سامنے کسی کو تعریف کرتے دیکھو تو اس کے چہرے پر مٹی ڈالو۔'' (مسلم)

فَهٰذِهِ الْاَحَادِیْثُ فِی النَّهْیِ، وَجَاءَ فِی الْاِبَاحَةِ اَحَادِیْثُ كَثِیْرَةٌ صَحِیْحَةٌ. قَالَ الْعُلَمَاءُ:

یہ تمام احادیث ممانعت کی ہے اور اس کے جواز میں بھی بہت سی صحیح احادیث وارد ہوئی ہیں۔ علماء نے ان احادیث میں تطبیق کی

وَطَرِيْقُ الْجَمْعِ بَيْنَ الْاَحَادِيْثِ اَنْ يُقَالَ: اِنْ كَانَ لِلْمَمْدُوْحِ عِنْدَهٗ كَمَالُ اِيْمَانٍ وَيَقِيْنٍ، وَرِيَاضَةُ نَفْسٍ، وَمَعْرِفَةٌ تَامَّةٌ بِحَيْثُ لَايَفْتَتِنُ وَلَا يَغْتَرُّ بِذٰلِكَ، وَلَا تَلْعَبُ بِهٖ نَفْسُهٗ، فَلَيْسَ بِحَرَامٍ وَلَا مَكْرُوْهٍ، وَاِنْ خِيْفَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ هٰذِهِ الْاُمُوْرِ، كُرِهَ مَدْحُهٗ فِيْ وَجْهِهٖ كَرَاهَةً شَدِيْدَةً، وَعَلٰى هٰذَا التَّفْصِيْلِ تُنَزَّلُ الْاَحَادِيْثُ الْمُخْتَلِفَةُ فِيْ ذٰلِكَ. وَمِمَّا جَاءَ فِي الْاِبَاحَةِ قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: "اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ." اَيْ: مِنَ الَّذِيْنَ يُدْعَوْنَ مِنْ جَمِيْعِ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ لِدُخُوْلِهَا، وَفِي الْحَدِيْثِ الْآخَرِ: "لَسْتَ مِنْهُمْ." اَيْ: لَسْتَ مِنَ الَّذِيْنَ يُسْبِلُوْنَ اُزُرَهُمْ خُيَلَاءَ. وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: "مَارَآكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا اِلَّاسَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ." وَالْاَحَادِيْثُ فِي الْاِبَاحَةِ كَثِيْرَةٌ، وَقَدْ ذَكَرْتُ جُمْلَةً مِنْ اَطْرَافِهَا فِيْ كِتَابِ: "اَلْاَذْكَارِ."

صورت یہ بتائی ہے کہ اگر جس کی تعریف کی جارہی ہے وہ ایمان و یقین میں کامل ہے اور اسے ریاضت نفس اور مکمل معرفت بھی حاصل ہے، جس کی وجہ سے اس تعریف سے اس کے فتنے میں مبتلا یا نفس کے فریب میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہو اور نہ اس تعریف سے وہ خوش ہوتا ہو تو یہ حرام ہوگا اور نہ مکروہ۔ اور اگر اس کے بارے میں ان چیزوں کا خطرہ ہو تو پھر اس کے منہ پر اس کی تعریف کرنا سخت ناپسندیدہ ہوگی۔ اسی تفصیل پر اس بارے میں مختلف احادیث کو محمول کیا جائے گا اور جو احادیث جائز ہونے کے بارے میں ہے ان میں سے ایک وہ ہے جس میں آپ ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ کو فرمایا مجھے امید ہے کہ تم ان لوگوں میں سے ہوگے، یعنی ان لوگوں میں سے جن کو جنت میں داخل ہوتے وقت جنت کے تمام دروازے پکاریں گے۔

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جس میں آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو یعنی ایسے لوگوں میں سے جو اپنی شلواروں کو تکبر کے طور سے نیچے لٹکاتے ہیں۔ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ شیطان جس راستے پر تم کو چلتا ہوا دیکھ لیتا ہے تو وہ اس راستے کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔ اور جائز ہونے میں بھی کثرت سے احادیث وارد ہوئی ہیں جن میں سے کچھ حدیثیں میں نے اپنی کتاب ''الاذکار'' میں ذکر کردی ہیں۔

(٣٦١) بَابُ كَرَاهَةِ الْخُرُوْجِ مِنْ بَلَدٍ وَقَعَ فِيْهَا الْوَبَاءُ فِرَاراً مِنْهُ وَكَرَاهَةِ الْقُدُوْمِ عَلَيْهِ

جس شہر میں وباء پھیل جائے اس سے بھاگنے اور باہر سے اس شہر میں آنے کی کراہیت کا بیان

(٤٠٢) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُمُ

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''تم چاہے کہیں بھی ہو وہاں

الْمَوْتُ وَلَوْكُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ﴾ (سورة النساء: ۷۸)

موت آکر رہے گی اگر چہ پختہ مضبوط قلعوں ہی میں ہو۔"

(۴۰۳) وقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ﴾. (سورة البقرة: ۱۹۵)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اور اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں تباہی میں مت ڈالو۔"

(۱۷۹۱) ﴿وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِسَرْغَ لَقِيَهُ اُمَرَاءُ الْاَجْنَادِ: اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَاَصْحَابُهُ، فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: فَقَالَ لِيْ عُمَرُ: اُدْعُ لِي الْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ. فَدَعَوْتُهُمْ، فَاسْتَشَارَ هُمْ، وَاَخْبَرَ هُمْ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ، فَاخْتَلَفُوْا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: خَرَجْتَ لِاَمْرٍ، وَلَا نَرٰى اَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَاَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا نَرٰى اَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ. فَقَالَ: ارْتَفِعُوْا عَنِّيْ، ثُمَّ قَالَ: اُدْعُ لِيَ الْاَنْصَارَ، فَدَعَوْتُهُمْ، فَاسْتَشَارَهُمْ، فَسَلَكُوْا سَبِيْلَ الْمُهَاجِرِيْنَ، وَاخْتَلَفُوْا كَاخْتِلَافِهِمْ، فَقَالَ: ارْتَفِعُوْا عَنِّيْ، ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِيْ مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنْ مَشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْفَتْحِ، فَدَعَوْتُهُمْ، فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ مِنْهُمْ رَجُلَانِ، فَقَالُوْا: نَرٰى اَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ، وَلَا تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ، فَنَادٰى عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِي النَّاسِ: اِنِّيْ مُصْبِحٌ عَلٰى ظَهْرٍ، فَاَصْبَحُوْا عَلَيْهِ، فَقَالَ اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: اَفِرَارًا مِنْ قَدَرِاللّٰهِ؟ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

ترجمہ: "حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملک شام کی طرف تشریف لے گئے یہاں تک کہ جب آپ مقام سرغ پر پہنچے تو آپ کو لشکروں کے امراء حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے اصحاب ملے، انہوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خبر دی کہ ملک شام میں وباء (طاعون) پھیلی ہوئی ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس مہاجرین اولین کو بلا کر لاؤ۔ چنانچہ میں ان کو بلا کر جب لایا تو انہوں نے ان سے مشورہ مانگا اور ان کو بتلایا کہ شام میں وباء پھیلی ہوئی ہے، پس ان کے درمیان اس بارے میں اختلاف رائے ہوا، بعض نے کہا آپ ایک مقصد کے لئے نکلے ہیں اور ہماری رائے یہ ہے کہ آپ اس سے واپسی نہ کریں اور بعض نے کہا آپ کے پاس کچھ لوگ اور آپ ﷺ کے صحابہ ہیں، ہماری رائے تو یہ ہے کہ آپ ان کو اس وباء کے سامنے نہ لے جائیں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اچھا میرے پاس سے اب چلے جاؤ۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میرے سامنے انصار کو بلاؤ، میں نے ان کو بلا لیا، پس آپ نے ان سے بھی یہی مشورہ مانگا تو وہ بھی مہاجرین کے راستے پر چلے اور مہاجرین کی طرح ان میں بھی آپس میں اختلاف ہوا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میرے پاس موجود قریش کے بڑی عمر کے لوگوں کو بلا کر لاؤ جنہوں نے فتح مکہ کے موقع پر ہجرت کی۔ چنانچہ میں ان کو بھی بلا لایا، پس ان میں سے دو آدمیوں نے بھی اختلاف نہ کیا اور سب نے یہ کہا کہ ہماری رائے یہ ہے کہ آپ لوگوں

عَنْهُ: لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا اَبَا عُبَيْدَةَ! ۔ وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُ خِلَافَهُ ۔ نَعَمْ نَفِرُّمِنْ قَدَرِاللّٰهِ اِلٰى قَدَرِ اللّٰهِ، أَرَاَيْتَ لَوْكَانَ لَكَ اِبِلٌ، فَهَبَطَتْ وَادِيًا لَهُ عُدْوَتَانِ، اِحْدَاهُمَا خَصْبَةٌ، وَالْاُخْرٰى جَدْبَةٌ، أَلَيْسَ اِنْ رَعَيْتَ الْخَصْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِاللّٰهِ، وَاِنْ رَعَيْتَ الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِاللّٰهِ، قَالَ: فَجَاءَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِيْ بَعْضِ حَاجَتِهٖ، فَقَالَ: اِنَّ عِنْدِيْ مِنْ هٰذَا عِلْمًا، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ، وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا، فَلَا تَخْرُجُوْاِفِرَارًامِنْهُ." فَحَمِدَاللّٰهَ تَعَالٰى عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَانْصَرَفَ﴾ (متفق علیه)

وَالْعُدْوَةُ: جَانِبُ الْوَادِىْ.

کے ساتھ واپس لوٹ جائیں اور انہیں اس وباء کے سامنے پیش نہ کریں۔ پس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اعلان کروا دیا کہ صبح کو واپسی کے لئے ہم روانہ ہوں گے، پس تم لوگ صبح کو تیاری کر لو تو حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کیا اللہ کی تقدیر سے بھاگ کر جاتے ہو؟ اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کاش یہ بات آپ کے علاوہ کوئی اور کہتا! ہاں، ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر ہی کی طرف بھاگ رہے ہیں، بھلا یہ بتلاؤ اگر تمہارے پاس اونٹ ہوں اور وہ ایسی وادی میں اتریں جس کے دو کنارے ہوں، ایک ان میں سے سرسبز ہو اور دوسرا بنجر، کیا یہ حقیقت نہیں کہ آپ ان اونٹوں کو سرسبز حصے میں چرائیں گے تب بھی اللہ کی تقدیر سے ہی چرائیں گے اور اگر بنجر حصے پر چرائیں تب بھی اللہ کی تقدیر سے ہی چرائیں گے۔

راوی کہتے ہیں کہ اتنے میں حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آ گئے جو اپنے کسی کام میں مشغول ہونے کی وجہ سے مشورے میں نہیں آ سکے تھے۔ انہوں نے فرمایا میرے پاس اس معاملے کی بابت علم ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم سنو کہ کسی جگہ پر کوئی وباء پھیلی ہوئی ہے تو وہاں مت جاؤ اور جب کسی ایسی جگہ وباء پھیلے جہاں تم موجود ہو تو اس سے بھاگنے کے لئے وہاں سے مت نکلو۔ پس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ جل شانہ کی تعریف کی اور واپس لوٹ آئے۔ (بخاری و مسلم)

العدوۃ: وادی کا کنارہ۔"

(۱۷۹۲) ﴿وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا سَمِعْتُمُ الطَّاعُوْنَ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْهَا، وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ فِيْهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا"﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم کسی علاقے میں طاعون پھیلنے کی خبر سنو تو وہاں مت جاؤ اور جب وہ کسی جگہ پھیل جائے جب کہ تم بھی وہاں موجود ہو تو اب وہاں سے مت نکلو۔" (بخاری و مسلم)

(٣٦٢) بَابُ التَّغْلِيظِ فِى تَحْرِيمِ السِّحْرِ

جادو کرنے اور سیکھنے کی شدید حرمت کا بیان

(٤٠٤) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلٰكِنَّ الشَّيَاطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ﴾ (سورة البقرة: ١٠٢)

اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کفر نہیں کیا (نعوذ باللہ) مگر شیطان کفر کیا کرتے تھے اور حالت یہ تھی کہ آدمیوں کو بھی سحر کی تعلیم دیا کرتے تھے۔''

(١٧٩٣) ﴿وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ" قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: "اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ، وَالسِّحْرُ، وَ قَتْلُ النَّفْسِ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ، وَاَكْلُ الرِّبَا، وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ، وَالتَّوَلِّىْ يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ"﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا، (۱) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، (۲) جادو کرنا، (۳) کسی جان کو ناحق قتل کرنا، (۴) سود کھانا، (۵) یتیم کا مال کھانا، (۶) لڑائی کے وقت پیٹھ پھیر کر بھاگنا، (۷) پاک دامن غافل عورتوں پر تہمت لگانا۔'' (بخاری و مسلم)

(٣٦٣) بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمُسَافَرَةِ بِالْمُصْحَفِ اِلٰى بِلَادِ الْكُفَّارِ اِذَا خِيْفَ وُقُوْعُهُ بِاَيْدِى الْعَدُوِّ

کفار کے علاقوں میں قرآن مجید کے ساتھ سفر کرنے کی ممانعت جب کہ قرآن مجید کا دشمنوں کے ہاتھ لگ جانے کا خطرہ ہو

(١٧٩٤) ﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: "نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ"﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ قرآن مجید کے ساتھ دشمن کی سرزمین کی طرف سفر کیا جائے۔'' (بخاری و مسلم)

(٣٦٤) بَابُ تَحْرِيمِ اِسْتِعْمَالِ اِنَاءِ الذَّهَبِ وَاِنَاءِ الْفِضَّةِ فِى الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالطَّهَارَةِ وَسَائِرِ وُجُوْهِ الْاِسْتِعْمَالِ

کھانے پینے اور دیگر استعمالات کی صورتوں میں سونے چاندی کے برتنوں کے استعمال کرنے کی ممانعت کا بیان

(١٧٩٥) ﴿عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلَّذِیْ یَشْرَبُ فِیْ آنِیَةِ الْفِضَّةِ اِنَّمَا یُجَرْجِرُ فِیْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ"﴾ (متفق علیه)

وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ: "اِنَّ الَّذِیْ یَأْكُلُ اَوْ یَشْرَبُ فِیْ آنِیَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ."

ترجمہ: ''حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتا ہے۔'' (بخاری ومسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ بے شک وہ شخص جو سونے اور چاندی کے برتن میں کھاتا پیتا ہے (وہ جہنم کی آگ سے اپنے پیٹ کو بھرتا ہے)۔

(١٧٩٦) ﴿وَعَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنِ الْحَرِیْرِ وَالدِّیْبَاجِ، وَالشُّرْبِ فِیْ آنِیَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَقَالَ: "هُنَّ لَهُمْ فِی الدُّنْیَا، وَهِیَ لَكُمْ فِی الْاٰخِرَةِ"﴾ (متفق علیه)

وَفِیْ رِوَایَةٍ فِی الصَّحِیْحَیْنِ عَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: "لَا تَلْبَسُوا الْحَرِیْرَ وَلَا الدِّیْبَاجَ، وَلَا تَشْرَبُوْا فِیْ آنِیَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلَا تَأْكُلُوْا فِیْ صِحَافِهَا."

ترجمہ: ''حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں منع فرمایا ریشم اور دیباج کے استعمال کرنے سے اور سونے اور چاندی کے برتن میں پینے سے اور آپ ﷺ نے فرمایا یہ دنیا میں ان کافروں کے لئے ہیں اور یہ آخرت میں تمہارے لئے ہوں گے۔'' (بخاری ومسلم)

بخاری اور مسلم کی ایک اور روایت میں ہے، اس میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تم ریشم اور دیباج مت پہنو اور نہ سونے چاندی کے برتن میں پیو اور نہ ان کے پیالوں میں کھاؤ۔

(١٧٩٧) ﴿وَعَنْ اَنَسِ بْنِ سِیْرِیْنَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی قَالَ: كُنْتُ مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عِنْدَ نَفَرٍ مِنَ الْمَجُوْسِ، فَجِیْءَ بِفَالُوْذَجٍ عَلٰی اِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ، فَلَمْ یَأْكُلْهُ، فَقِیْلَ لَهٗ: حَوِّلْهُ، فَحَوَّلَهٗ عَلٰی اِنَاءٍ مِنْ خَلَنْجٍ، وَجِیْءَ بِهٖ، فَاَكَلَهٗ﴾ (رواه البیهقی بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ).

"اَلْخَلَنْجُ": اَلْجَفْنَةُ.

ترجمہ: ''حضرت انس بن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مجوسیوں کے چند آدمیوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ اس دوران چاندی کے ایک برتن میں فالودہ لایا گیا تو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو نہ کھایا۔ ان سے کہا گیا اسے دوسرے برتن میں ڈال کر لائیں، چنانچہ انہوں نے اس فالودہ کو لکڑی کے ایک برتن میں ڈال دیا، پھر آپ کے پاس لایا گیا تو پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو کھا لیا۔ بیہقی نے صحیح سند کے

ساتھ اس کو نقل کیا ہے۔"

الخلنج: لکڑی کا پیالہ جو صحفہ سے بڑا ہوتا ہے۔

(٣٦٥) بَابُ تَحْرِيمِ لُبْسِ الرَّجُلِ ثَوْبًا مُزَعْفَرًا

مرد کو زعفرانی رنگ کا لباس پہننے کی حرمت کا بیان

(١٧٩٨) ﴿عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مرد کو زعفرانی رنگ کا کپڑا پہننے سے منع فرمایا ہے۔" (بخاری ومسلم)

(١٧٩٩) ﴿وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ، فَقَالَ: "اُمُّكَ اَمَرَتْكَ بِهٰذَا؟" قُلْتُ: اَغْسِلُهُمَا؟ قَالَ: "بَلْ اَحْرِقْهُمَا"﴾

وَفِي رِوَايَةٍ: فَقَالَ: "اِنَّ هٰذَا مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا." (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مجھے زرد رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو دریافت فرمایا کیا تمہاری والدہ نے یہ کپڑے تم کو پہننے کا حکم دیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں انہیں دھو ڈالوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بلکہ ان کو جلا ڈالو۔ ایک اور روایت میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ کافروں کا لباس ہے، پس تم اس کو مت پہنو۔" (مسلم)

(٣٦٦) بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَمْتِ يَوْمٍ اِلَى اللَّيْلِ

دن سے رات تک خاموش رہنے کی ممانعت کا بیان

(١٨٠٠) ﴿عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: حَفِظْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يُتْمَ بَعْدَ احْتِلَامٍ، وَلَا صُمَاتَ يَوْمٍ اِلَى اللَّيْلِ"﴾ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ)

قَالَ الْخَطَّابِيُّ فِيْ تَفْسِيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ: كَانَ مِنْ نُسُكِ الْجَاهِلِيَّةِ الصُّمَاتُ، فَنُهُوْا فِي الْاِسْلَامِ عَنْ ذٰلِكَ؛ وَاُمِرُوْا بِالذِّكْرِ وَالْحَدِيْثِ بِالْخَيْرِ.

ترجمہ: "حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ مجھے آپ ﷺ کا یہ فرمان یاد ہے کہ بالغ ہونے کے بعد یتیمی نہیں ہے اور کسی دن رات تک خاموش رہنے کی کوئی حیثیت نہیں۔" (اس روایت کو ابوداؤد نے حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے)

امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ زمانۂ جاہلیت کی عبادات میں خاموش رہنا بھی تھا، پس اسلام نے اس کو منع کر دیا اور حکم دیا کہ خاموش رہنے کے بجائے اللہ کا ذکر اور بھلائی کی بات کرو۔

(۱۸۰۱) ﴿وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ: دَخَلَ اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلٰى اِمْرَأَةٍ مِنْ اَحْمَسَ يُقَالَ لَهَا: زَيْنَبُ، فَرَآهَا لَا تَتَكَلَّمُ. فَقَالَ: مَالَهَا لاَ تَتَكَلَّمُ؟ فَقَالُوْا: حَجَّتْ مُصْمِتَةً، فَقَالَ لَهَا: تَكَلَّمِیْ، فَاِنَّ هٰذَا لَا يَحِلُّ، هٰذَا مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ! فَتَكَلَّمَتْ﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: ''حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ احمس قبیلہ کی ایک عورت کے پاس تشریف لائے جن کو زینب کہا جاتا تھا، اس کو دیکھا کہ وہ بولتی نہیں تھی، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت فرمایا اس کو کیا ہوا یہ بات کیوں نہیں کرتی؟ انہوں نے کہا اس نے خاموش رہنے کا ارادہ کیا ہوا ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے فرمایا بات چیت کرو، اس لئے کہ یہ خاموشی جائز نہیں یہ تو زمانہ جاہلیت کا عمل ہے۔ پس اس عورت نے بولنا شروع کر دیا۔'' (بخاری)

(۳٦٧) بَابُ تَحْرِيْمِ اِنْتِسَابِ الْاِنْسَانِ اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ وَتَوَلِّيْهِ غَيْرَ مَوَالِيْهِ

انسان کا اپنے والد یا اپنے آقا کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کرنے کی حرمت کا بیان

(۱۸۰۲) ﴿عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ غَيْرُ اَبِيْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ"﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: ''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے اپنے آپ کو اپنے والد کے سوا کسی اور کی طرف منسوب کیا حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ اس کا والد نہیں ہے تو اس پر جنت حرام ہے۔'' (بخاری ومسلم)

(۱۸۰۳) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لاَ تَرْغَبُوْا عَنْ آبَائِكُمْ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ اَبِيْهِ فَهُوَ كُفْرٌ"﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنے آباء واجداد سے اعراض نہ کیا کرو، پس جس شخص نے اپنے والد سے اعراض کیا تو اس نے کفر کیا۔'' (بخاری و مسلم)

(۱۸۰٤) ﴿وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ شَرِيْكِ بْنِ طَارِقٍ قَالَ: رَاَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: لَا وَاللّٰهِ مَاعِنْدَنَا مِنْ كِتَابٍ نَقْرَؤُهُ اِلَّا كِتَابَ اللّٰهِ، وَمَا فِیْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ، فَنَشَرَهَا؛ فَاِذَا فِيْهَا اَسْنَانُ الْاِبِلِ وَاَشْيَاءٌ مِنَ الْجَرَاحَاتِ، وَفِيْهَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَلْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ اِلٰى

ترجمہ: ''حضرت یزید بن شریک بن طارق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا، پس میں نے ان سے سنا، وہ فرما رہے تھے کہ اللہ کی قسم ہمارے پاس کوئی اور کتاب نہیں ہے جسے ہم پڑھتے ہوں سوائے اللہ کی کتاب کے اور ان احکام کے جو اِن صحیفوں میں ہیں، پس آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس صحیفے کو کھولا تو اس میں اونٹوں کی عمریں اور زخمیوں کی دیت کے متعلق احکام تھے اور اس صحیفے میں یہ بھی

ثَوْرٍ، فَمَنْ اَحْدَثَ فِيهَا حَدَثاً، اَوْ آوىٰ مُحْدِثًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ، لاَ يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفاً وَلاَ عَدْلاً، ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ، يَسْعىٰ بِهَا اَدْنَاهُمْ، فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِماً، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ، لاَ يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَ لاَ عَدْلاً، وَمَنِ ادَّعىٰ اِلىٰ غَيْرِ اَبِيْهِ اَوِ انْتَمىٰ اِلىٰ غَيْرِ مَوَالِيْهِ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ، لاَ يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلاَ عَدْلاً" ﴾ (متفق عليه) "ذمة المسلمين" اى: عهدهم وامانتهم. "واخفره": نقض عهده. "و الصرف": التوبة، و قيل: الحيلة. "والعدل": الفداء.

تھا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا مدینہ عیر سے ثور تک حرم ہے، جس نے اس میں کوئی بدعت ایجاد کی تو اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی نہ فرض عبادت قبول کرے گا اور نہ نفلی عبادت۔ مسلمانوں کا عہد ایک ہے، جس کے ساتھ ان کا ایک ادنی آدمی کوشش کرتا ہے، جس نے کسی مسلمان کے عہد کو توڑ دیا تو اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اس کی نہ فرض عبادت قبول کرے گا اور نہ نفلی۔ اور جس نے اپنے والد کے علاوہ کسی اور کی طرف یا اپنے آقا کو چھوڑ کر کسی اور کی طرف نسبت کی تو اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی فرض عبادت قبول کرے گا نہ نفلی عبادت۔"

(١٨٠٥) ﴿ وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ اِدَّعىٰ لِغَيْرِ اَبِيْهِ هُوَ يَعْلَمُهُ اِلَّا كَفَرَ، وَمَنِ ادَّعىٰ مَا لَيْسَ لَهُ، فَلَيْسَ مِنَّا، وَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ، وَمَنْ دَعَا رَجُلاً بِالْكُفْرِ اَوْقَالَ: عَدُوَّ اللّٰهِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ اِلَّا حَارَ عَلَيْهِ" ﴾ (متفق عليه، وهذا لفظ رواية مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جس شخص نے بھی جان بوجھ کر اپنے کو اپنے باپ کے سوا کسی اور کی طرف منسوب کیا تو اس نے کفر کا ارتکاب کیا اور جس نے ایسی چیز کا دعوی کیا جو اس کی نہیں ہے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے اور جس نے کسی شخص کو کافر کہہ کر پکارا یا یوں کہا "اے اللہ کے دشمن" حالانکہ وہ ایسا نہ ہو تو وہ الزام کہنے والے پر ہی لوٹ آئے گا۔" (بخاری و مسلم اور یہ الفاظ مسلم کی روایت کے ہیں)۔

(٣٦٨) بَابُ التَّحْذِيْرِ مِنِ ارْتِكَابِ مَا نَهَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جن چیزوں سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ نے منع فرمایا ہے ان چیزوں کے ارتکاب سے ڈرانے کا بیان

(٤٠٥) قَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ: ﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "جو لوگ اللہ کے رسول کی

عَنْ اَمْرِہٖٓ اَنْ تُصِیْبَھُمْ فِتْنَةٌ اَوْیُصِیْبَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ﴾ (سورة النور: ٦٣)

مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرتے رہنا چاہئے کہ انہیں دردناک عذاب نہ پہنچے۔“

(٤٠٦) وقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَیُحَذِّرُکُمُ اللّٰہُ نَفْسَہٗ﴾ (سورة آل عمران: ٣٠)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ”اللہ تعالیٰ تم کو ڈراتا ہے اپنے سے۔“

(٤٠٧) وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ بَطْشَ رَبِّکَ لَشَدِیْدٌ﴾ (سورةالبروج: ١٢)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ”بے شک تمہارے رب کی پکڑ سخت ہے۔“

(٤٠٨) وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَکَذٰلِکَ أَخْذُ رَبِّکَ اِذَا أَخَذَ الْقُرٰی وَھِیَ ظَالِمَةٌ اِنَّ أَخْذَہٗ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ﴾ (سورة ھود: ١٠٢)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ”اور تمہارے رب کی پکڑ کا طریقہ یہی ہے کہ جب وہ بستیوں کے رہنے والے ظالموں کو پکڑتا ہے، بے شک اس کی پکڑ دکھ دینے والی اور نہایت سخت ہوتی ہے۔“

(١٨٠٦) ﴿وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَغَارُ، وَغَیْرَةُ اللّٰہِ اَن یَّأْتِیَ الْمَرْءُ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ“﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ کو غیرت آتی ہے اور اللہ کی غیرت یہ ہے کہ آدمی وہ کام کرے جو اللہ نے اس کے لئے حرام کیا ہے۔“ (بخاری و مسلم)

(٣٦٩) بَابُ مَایَقُوْلُہٗ وَیَفْعَلُہٗ مَنِ ارْتَکَبَ مَنْھِیًّا عَنْہُ

جو شخص حرام چیزوں کا ارتکاب کرے تو اس کو کیا کہنا اور کیا کرنا چاہئے

(٤٠٩) قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَاِمَّا یَنْزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ﴾ (سورة فصلت: ٣٦)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ”اور اگر آپ کو کوئی وسوسہ شیطان کی طرف سے آنے لگے تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کیجئے۔“

(٤١٠) وقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّھُمْ طَائِفٌ مِّنَ الشَّیْطَانِ تَذَکَّرُوْا فَاِذَا ھُمْ مُّبْصِرُوْنَ﴾ (سورة الاعراف: ٢٠١)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ”بے شک جو لوگ خدا ترس ہیں جب ان کو کوئی خطرہ شیطان کی طرف سے آتا ہے تو وہ یاد میں لگ جاتے ہیں، یکایک ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔“

(٤١١) وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِھِمْ وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ، وَلَمْ یُصِرُّوْاعَلٰی مَا فَعَلُوْا وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ، اُولٰٓئِکَ جَزَآؤُھُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ”اور جب ان سے کوئی ناشائستہ کام ہوجائے یا کوئی گناہ کر بیٹھیں تو فوراً اللہ کا ذکر اور اپنے گناہوں کے لئے استغفار کرتے ہیں، فی الحقیقت اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں ہے اور وہ لوگ باوجود علم کے کسی برے کام پر جمتے نہیں ہیں، ان ہی کا بدلہ ان کے رب کے پاس مغفرت

تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا، وَنِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِيْنَ﴾ (سورۃ آل عمران: ۱۳۵، ۱۳۶)

ہے اور ان کے لئے جنتیں ہیں، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے، ان نیک کاموں کے کرنے والوں کا ثواب کیا ہی اچھا ہے۔''

(۴۱۲) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَتُوْبُوْآ اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعاً اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (سورۃ النور: ۳۱)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: ''اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کروتا کہ تم کامیاب ہوجاؤ۔''

(۱۸۰۷) ﴿وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِىْ حَلْفِهٖ: بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى، فَلْيَقُلْ: لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَ مَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ: تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ"﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے قسم کھائی کہ لات، عزی کی قسم! تو اس کو چاہئے کہ لا الہ الا اللہ پڑھ لے اور جس نے اپنے ساتھی سے کہا کہ آؤ جوا کھیلیں تو اس کو چاہئے کہ اس مال کو صدقہ کردے۔'' (بخاری ومسلم)

کتاب المنثورات والملح

(۳۷۰) باب احادیث الرجال واشراط الساعۃ وغیرها

متفرق حدیثوں اور علاماتِ قیامت کا بیان

(۱۸۰۸) ﴿عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ، فَخَفَّضَ فِيْهِ وَرَفَّعَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِىْ طَائِفَةِ النَّخْلِ. فَلَمَّا رُحْنَا اِلَيْهِ، عَرَفَ ذٰلِكَ فِيْنَا، فَقَالَ: "مَاشَاْنُكُمْ؟" قُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ الْغَدَاةَ، فَخَفَّضْتَ فِيْهِ وَرَفَّعْتَ، حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِىْ طَائِفَةِ النَّخْلِ، فَقَالَ: "غَيْرُالدَّجَّالِ اَخْوَفُنِىْ عَلَيْكُمْ، اَنْ يَخْرُجْ وَاَنَا فِيْكُمْ، فَاَنَا حَجِيْجُهٗ دُوْنَكُمْ، وَاِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيْكُمْ، فَامْرُؤٌ حَجِيْجُ نَفْسِهٖ، وَاللّٰهُ خَلِيْفَتِىْ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ، اِنَّهٗ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهٗ طَافِيَةٌ، كَاَنِّىْ

ترجمہ: ''حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک صبح دجال کا ذکر فرمایا تو اس کے فتنے کو حقیر اور بڑا خطرناک کر کے بیان کیا (یا آواز کو بلند اور پست کیا) یہاں تک کہ ہم نے اس کی بابت گمان کیا کہ وہ یہاں کھجوروں کے جھنڈ میں ہے۔ پس جب ہم (بعد میں) رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے تو آپ ﷺ نے ہمارے اندر موجود اضطراب کو پہچان لیا اور دریافت فرمایا، تمہارا کیا حال ہے؟ ہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ نے صبح دجال کا ذکر فرمایا اور اسے حقیر اور خطرناک کر کے بیان فرمایا، یہاں تک کہ ہم نے اس کی بابت گمان کیا کہ وہ یہاں کھجوروں کے جھنڈ میں ہی موجود ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا، دجال کے علاوہ اور چیزوں سے مجھے تمہاری بابت زیادہ اندیشہ ہے، اگر دجال میری

اُشَبِّهُهُ بِعَبْدِالْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ، فَمَنْ اَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ الْكَهْفِ، اِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ، فَعَاثَ يَمِيْنًا وَعَاثَ شِمَالًا، يَاعِبَادَاللّٰهِ، فَاثْبُتُوا" قُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَالُبْثُهُ فِي الْاَرْضِ؟ قَالَ: "اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا: يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ، وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ، وَسَائِرُ اَيَّامِهِ كَاَيَّامِكُمْ" قُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِىْ كَسَنَةٍ اَتَكْفِيْنَا فِيْهِ صَلَاةُ يَوْمٍ؟ قَالَ: "لَا، اُقْدُرُوْا لَهُ قَدْرَهُ" قُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا اِسْرَاعُهُ فِى الْاَرْضِ؟ قَالَ: "كَالْغَيْثِ اِسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيْحُ، فَيَاتِىْ عَلَى الْقَوْمِ، فَيَدْعُوْهُمْ، فَيُؤْمِنُوْنَ بِهِ، وَيَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُ، فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ، وَالْاَرْضَ فَتُنْبِتُ، فَتَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ اَطْوَلَ مَاكَانَتْ ذُرًى، وَاَسْبَغَهُ ضُرُوْعًا، وَاَمَدَّهُ خَوَاصِرَ، ثُمَّ يَأْتِى الْقَوْمَ، فَيَدْعُوْهُمْ، فَيَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ، فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ، فَيُصْبِحُوْنَ مُمْلِحِيْنَ لَيْسَ بَاَيْدِيْهِمْ شَيْءٌ مِنْ اَمْوَالِهِمْ، وَيَمُرُّبِالْخَرِبَةِ فَيَقُوْلُ لَهَا: اَخْرِجِىْ كُنُوْزَكِ، فَتَتْبَعُهُ كُنُوْزُهَا كَيَعَاسِيْبِ النَّحْلِ، ثُمَّ يَدْعُوْ رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا، فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ، فَيَقْطَعُهُ جِزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ، ثُمَّ يَدْعُوْهُ فَيُقْبِلُ، وَ يَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ، فَبَيْنَمَا هُوَكَذَالِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ تَعَالٰى الْمَسِيْحَ بْنَ مَرْيَمَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَنْزِلُ عِنْدَالْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِىَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُوْدَتَيْنِ، وَاضِعاً كَفَّيْهِ عَلٰى اَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ اِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ، قَطَرَ، وَاِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ، فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيْحَ نَفْسِهِ اِلَّا

موجودگی میں نکلا، تو تمہاری جگہ میں خود اس سے نمٹ لوں گا اور اگر میری زندگی کے بعد نکلا تو ہر آدمی خود اپنے نفس کا دفاع کرے گا اور اللہ تعالیٰ ہر مسلمان پر میرا جانشین ہے (میری بجائے اللہ نگران ہے)، وہ دجال نوجوان اور گھنگھریالے بالوں والا ہوگا، اس کی ایک آنکھ (انگور کی طرح) ابھری ہوئی ہوگی، گویا کہ میں اسے عبدالعزی بن قطن سے تشبیہ دیتا ہوں، پس تم میں سے جو شخص اسے پالے اسے چاہئے کہ وہ اس پر سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے۔ وہ شام اور عراق کے درمیانی راستے پر ظاہر ہوگا اور دائیں بائیں فساد پھیلائے گا، اے اللہ کے بندو! (اس وقت) ثابت قدم رہنا۔ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اس کا زمین میں کتنا قیام ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا چالیس دن، ایک دن ایک سال کے برابر ہوگا اور ایک دن ایک مہینہ کے برابر اور ایک دن جمعہ کے برابر ہوگا اور اس کے باقی دن تمہارے دنوں کی طرح ہوں گے۔ ہم نے کہا، اے اللہ کے رسول! وہ دن جو سال کے برابر ہوگا کیا اس میں ہمیں ایک دن کی (پانچ) نمازیں کافی ہوں گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا، نہیں۔ تم اس کا اندازہ کر کے پڑھنا۔ ہم نے پوچھا، یا رسول اللہ! اس کی زمین میں تیز رفتاری کا کیا حال ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا بارش کی طرح، جس کو ہوا پیچھے کی طرف دھکیل رہی ہو۔ (یہ کنایہ ہے تیزی کے ساتھ فساد پھیلانے سے) پس وہ لوگوں کے پاس آئے گا، انہیں دعوت دے گا، پس وہ اس پر ایمان لے آئیں گے اور اس کے حکم کو مانیں گے، پھر وہ آسمان کو حکم دے گا تو وہ بارش برسائے گا اور زمین کو حکم دے گا تو وہ نباتات اگائے گی۔ پس ان کے چرنے والے جانور جب شام کو ان کے پاس لوٹیں گے، تو ان کے کوہان پہلے سے کہیں زیادہ لمبے ہوں گے، ان کے تھن کامل طور پر بھرے ہوں گے اور ان کی کوکھیں زیادہ کشادہ ہوں گی۔ پھر وہ کچھ اور لوگوں کے پاس آئے گا اور انہیں اپنے ماننے کی دعوت دے گا، وہ اس کی بات کو رد کر دیں گے، پس وہ ان سے لوٹے گا تو وہ قحط سالی کا

مَاتَ، وَنَفَسُهُ يَنْتَهِيْ اِلٰى حَيْثُ يَنْتَهِيْ طَرَفُهُ،
فَيَطْلُبُهُ حَتّٰى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ، فَيَقْتُلُهُ، ثُمَّ يَاْتِيْ
عِيْسٰى صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا قَدْ
عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ، فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوْهِهِمْ، وَ
يُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ
اِذْ اَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى عِيْسٰى، صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ قَدْ اَخْرَجْتُ عِبَاداً لِّيْ لاَ يَدَانِ
لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ، فَحَرِّزْ عِبَادِيْ اِلَى الطُّوْرِ. وَيَبْعَثُ
اللّٰهُ يَأْجُوْجَ وَ مَأْجُوْجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ
يَنْسِلُوْنَ، فَيَمُرُّ اَوَائِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ طَبْرِيَّةَ،
فَيَشْرَبُوْنَ مَا فِيْهَا، وَ يَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ:
لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَاءٌ، وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى
صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ حَتّٰى يَكُوْنَ
رَأْسُ الثَّوْرِ لِاَحَدِهِمْ خَيْراً مِنْ مِائَةِ دِيْنَارٍ لِاَحَدِكُمُ
الْيَوْمَ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى، صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ، رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ اِلَى
اللّٰهِ تَعَالٰى، فَيُرْسِلُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِيْ
رِقَابِهِمْ، فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ،
ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى، صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ
وَسَلَّمُ وَاَصْحَابُهُ، رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ، اِلَى
الْاَرْضِ، فَلَا يَجِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا
مَلَأَهُ زَهَمُهُمْ وَنَتَنُهُمْ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسَى،
صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَصْحَابُهُ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُمْ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى، فَيُرْسِلُ اللّٰهُ تَعَالٰى طَيْراً
كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ، فَتَحْمِلُهُمْ، فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ
اللّٰهُ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَطَراً لاَ يُكِنُّ مِنْهُ بَيْتُ

شکار ہو جائیں گے، ان کے مالوں (ڈنگروں) میں سے ان کے پاس
کچھ نہیں رہے گا اور وہ کسی ویرانے سے گزرے گا تو اس کو کہے گا،
اپنے خزانے نکال دے، تو اس زمین کے خزانے، شہد کی مکھیوں کے
سرداروں کی طرح اس کے پیچھے لگ جائیں گے، پھر وہ ایک بھر پور
جوان کو بلائے گا اور اس پر تلوار سے وار کرے گا، جو اسے تیر انداز کے
نشانے کی طرح، دو ٹکڑے کر دے گا، پھر اسے بلائے گا تو وہ اس حال
میں آئے گا کہ اس کا چہرہ چمک رہا ہوگا اور وہ ہنس رہا ہوگا۔ پس دجال
اسی حالت میں ہوگا، اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم علیہ السلام کو زمین میں بھیج
دے گا۔ پس وہ آسمان سے دمشق کی مشرقی جانب، سفید مینار پر، زرد
رنگ کا جوڑا پہنے ہوئے، اپنی ہتھیلیاں دو فرشتوں کے پروں
(بازوؤں) پر رکھے ہوئے اتریں گے، جب وہ اپنا سر جھکائیں گے تو
پانی کے قطرے گریں گے اور جب اپنا سر اٹھائیں گے تب بھی موتی
کی طرح چاندی کی بوندیں گریں گی، جس کافر کو بھی آپ کی سانس کی
بھاپ پہنچے گی وہ مر جائے گا اور آپ کی سانس آپ کی حد نظر تک پہنچے
گا، پس آپ دجال کو تلاش کریں گے یہاں تک کہ اسے باب لد کے
پاس پالیں گے اور اسے قتل کر دیں گے۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام ایسے
لوگوں کے پاس آئیں گے جن کو اللہ نے اس دجال کے فتنے سے محفوظ
رکھا ہوگا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے چہروں پر ہاتھ پھیریں گے
اور انہیں ان کی درجات کی خوشخبری دیں گے جو ان کو جنت میں ملیں
گے۔ پس وہ اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ
السلام کی طرف وحی فرمائے گا کہ میں نے اپنے کچھ بندے ایسے
نکالے ہیں جن سے لڑنے کی کسی میں طاقت نہیں۔ پس تو میرے
بندوں کو کوہ طور پر لے جا کر ان کی حفاظت کر اور اللہ تعالیٰ یاجوج اور
ماجوج کو بھیجے گا اور وہ ہر بلندی سے پستی کی طرف تیزی سے دوڑیں
گے، ان کا پہلا ٹولہ بحیرہ طبریہ سے گزرے گا اور اس کا سارا پانی چٹ
کر جائے گا اور اس کا آخری ٹولہ وہاں سے گزرے گا تو وہ کہے گا کہ

مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ، فَيَغْسِلُ الْاَرْضَ حَتّٰى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَقَةِ، ثُمَّ يُقَالُ لِلْاَرْضِ: اَنْبِتِىْ ثَمَرَتَكِ، وَرُدِّىْ بَرَكَتَكِ، فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ، وَ يَسْتَظِلُّوْنَ بِقِحْفِهَا، وَيُبَارَكُ فِى الرِّسْلِ حَتّٰى إِنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْاِبِلِ لَتَكْفِى الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ، وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِلَتَكْفِى الْقَبِيْلَةَ مِنَ النَّاسِ، وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِى الْفَخِذَمِنَ النَّاسِ، فَبَيْنَمَاهُمْ كَذٰلِكَ اِذْبَعَثَ اللّٰهُ تَعَالٰى رِيْحًاطَيِّبَةً، فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ، فَتَقْبَضُ رُوْحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ، وَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُوْنَ فِيْهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ، فَعَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ." رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهٗ: "خَلَّةٌ بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ" اى: طَرِيْقًابَيْنَهُمَا، وَقَوْلُهٗ: "عَاثَ" بِالْعَيْنِ الْمُهْلَمَةِ وَالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ، وَالْعَيْثُ: اَشَدُّالْفَسَادِ. "وَالذُّرٰى": بِضَمِّ الذَّالِ الْمُعْجَمَةِ وَهُوَ أَعَالِي الْاَسْنِمَةِ، وَهُوَجَمْعُ ذِرْوَةٍ بِضَمِّ الذَّالِ وَكَسْرِهَا "وَالْيَعَاسِيْبُ": ذُكُوْرُالنَّحْلِ. "وَجزْلَتَيْنِ": أىْ قِطْعَتَيْنِ. "وَالْغَرَضُ": أى اَلْهَدَفُ الَّذِىْ يُرْمٰى إِلَيْهِ بِالنَّشَابِ، أىْ يَرْمِيْهِ رَمْيَةً كَرَمْيِ النَّشَّابِ اِلَى الْهَدَفِ. "وَالْمَهْرُوْدَةُ" بِالدَّالِ الْمُهْمَلَةِ وَالْمُعْجَمَةِ، وَهِىَ: الثَّوْبُ الْمَصْبُوْغُ. قَوْلُهٗ: "لَايَدَانِ" اىْ: لَاطَاقَةَ. "وَ النَّغفُ": دُوْدٌ. "وَفَرْسٰى": جَمْعُ فَرِيْسٍ، وَهُوَ الْقَتِيْلُ. وَ "الزَّلَقَةُ": بِفَتْحِ الزَّاىِ وَاللَّامِ وَبِالْقَافِ، وَرُوِىَ "اَلزُّلْفَةُ" بِضَمِّ الزَّاىِ وَاِسْكَانِ اللَّامِ وَبِالْفَاءِ، وَهِىَ

یہاں کبھی پانی ہوتا تھا۔ (اس عرصے میں) اللہ کے پیغمبر حضرت عیسی علیہ السلام اور ان کے ساتھی گھرے ہوئے رہیں گے، یہاں تک کہ ان میں ہر ایک کو بیل کی ایک سری تمہاری آج کے سو دینار سے بہتر معلوم ہوگی، پس اللہ کے پیغمبر عیسی علیہ السلام اور ان کے ساتھی، اللہ ان سے راضی ہو، اللہ کی طرف متوجہ ہوں گے تو اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کردے گا جس سے وہ دفعتاً ایک جان کی طرح، مرجائیں گے۔ پھر اللہ کے پیغمبر عیسی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم زمین پر اتریں گے، پس وہ زمین میں ایک بالشت جگہ بھی ایسی نہیں پائیں گے جو ان کی لاشوں کی گندگی اور سخت بدبو سے خالی ہو۔ پس اللہ کے پیغمبر عیسی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم پھر اللہ کی طرف (دعا کے لئے) متوجہ ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ایسے بڑے پرندے بھیجے گا جیسے بختی اونٹوں کی گردنیں ہوتی ہیں، وہ پرندے ان کی لاشوں کو اٹھائیں گے اور جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا، وہاں ان کو پھینک دیں گے، پھر اللہ تعالیٰ ایسی بارش نازل فرمائے گا جس سے کوئی گھر اور خیمہ محفوظ نہیں رہے گا (یعنی سب کو پہنچے گی)، پس وہ ساری زمین کو دھودے گی، حتیٰ کہ اسے چکنی چٹان یا آئینے کی طرح صاف کر کے چھوڑے گی۔ پھر زمین سے کہا جائے گا اپنے پھل اگا اور اپنی برکت پھیر لا۔ پس اس وقت ایک انار کو ایک جماعت کھائے گی اور اس کے چھلکے سے سایہ حاصل کرے گی اور دودھ میں اتنی برکت ڈال دی جائے گی کہ ایک دودھ دینے والی اونٹنی لوگوں کی ایک جماعت کو کافی ہوگی اور ایک دودھ دینے والی گائے لوگوں کے ایک قبیلے کو کافی ہوگی اور دودھ دینے والی ایک بکری لوگوں میں سے ایک گھرانے کو کافی ہوگی۔ پس وہ اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو ان مسلمانوں کو ان کی بغلوں کے نیچے سے لگے گی، پس وہ ہر مؤمن اور مسلمان کی روح قبض کر لے گی، (اس کے بعد) صرف بدترین لوگ باقی رہ جائیں

الْمِرْآةُ. "وَالْعِصَابَةُ": اَلْجَمَاعَةُ. "وَالرِّسْلُ" بِكَسْرِ الرَّاءِ: اَللَّبَنُ "اَللِّقْحَةُ": اَللَّبُوْنُ. "وَ الْفِئَامُ" بِكَسْرِ الْفَاءِ، وَبَعْدَهَاهَمْزَةٌ مَمْدُوْدَةٌ: اَلْجَمَاعَةُ. "وَالْفَخِذُ" مِنَ النَّاسِ: دُوْنَ الْقَبِيْلَةِ.

گے جو اس زمین میں گدھوں کی طرح علانیہ لوگوں کے سامنے عورتوں سے جماع کریں گے، پس انہی لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔" (مسلم)

خلة: یعنی ان دونوں کے درمیان راستہ۔ عاث: عین اور ثاء کے ساتھ، العیث کے معنی ہیں سخت ترین فساد۔ الذری: ذال پر پیش، کوہانوں کی بلندی۔ یہ ذروۃ کی جمع ہے، اس کی ذال پر زیر اور پیش دونوں طرح جائز ہے۔ یعاسیب: شہد کی نرمکھیاں۔ جزلتین: دو ٹکڑے۔ الغرض: وہ نشانہ جس کو تیر مارا جائے، یعنی اس کو اس طرح (تلوار) مارے گا جس طرح تیر کو نشانے پر مارتے ہیں۔ المهرودة: یہ دال اور ذال دونوں کے ساتھ جائز ہے، زرد رنگ کا کپڑا۔ لا یدان: نہیں طاقت۔ النغف: کیڑا۔ فرسی: فریس کی جمع، مقتول۔ الزلقة زاء، لام اور قاف پر زبر: (چکنی چٹان) اور یہ زلفۃ بھی مروی ہے، زاء پر پیش لام پر سکون اور پھر فاء، آئینہ۔ العصابة: جماعت۔ الرسل: راء کے نیچے زیر، دودھ۔ اللبون: دودھیل جانور۔ الفئام: فاء کے نیچے زیر، اس کے بعد ہمزہ ممدودہ: جماعت۔ الفخذ من الناس: قبیلے سے کم جماعت یعنی خاندان یا گھرانہ۔

(۱۸۰۹) ﴿وَعَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ: اِنْطَلَقْتُ مَعَ اَبِىْ مَسْعُوْدِ نِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلٰى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، فَقَالَ لَهُ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: حَدِّثْنِىْ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الدَّجَّالِ، قَالَ: "اِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ، وَاِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَاراً، فَاَمَّا الَّذِىْ يَرَاهُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تُحْرِقُ، وَاَمَّا الَّذِىْ يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا، فَمَاءٌ بَارِدٌعَذْبٌ، فَمَنْ اَدْرَكَهُ مِنْكُمْ، فَلْيَقَعْ فِى الَّذِىْ يَرَاهُ نَاراً، فَاِنَّهُ مَاءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ." فَقَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ: وَاَنَاسَمِعْتُهُ﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت ربعی بن حراش رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا تو ان سے حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے دجال کی بابت جو سنا ہے وہ میرے سامنے بیان فرمائیں۔ انہوں نے فرمایا بے شک دجال نکلے گا اور اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی، لوگ جس کو پانی خیال کریں گے وہ جلانے والی آگ ہوگی اور جس کو لوگ آگ سمجھیں گے وہ میٹھا ٹھنڈا پانی ہوگا، پس تم میں سے جو شخص اس دجال کو پالے تو اس کو چاہئے کہ وہ اس میں گرے جس کو وہ آگ خیال کرے، اس لئے کہ وہ میٹھا عمدہ پانی ہوگا۔ تو حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے بھی یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی

(۱۸۱۰) ﴿وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِيْ اُمَّتِيْ، فَيَمْكُثُ اَرْبَعِيْنَ، لَا اَدْرِيْ اَرْبَعِيْنَ يَوْماً، اَوْاَرْبَعِيْنَ شَهْرًا، اَوْ اَرْبَعِيْنَ عَامًا، فَيَبْعَثُ اللّٰهُ تَعَالٰى عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ، صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَطْلُبُهُ، فَيُهْلِكُهُ، ثُمَّ يَمْكُثُ النَّاسُ سَبْعَ سِنِيْنَ؛لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ، عَزَّ وَجَلَّ، رِيْحًابَارِدَةًمِنْ قِبَلِ الشَّامِ، فَلاَ يَبْقٰى عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍمِنْ خَيْرٍاَوْاِيْمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْهُ، حَتّٰى لَوْاَنَّ اَحَدَكُمْ دَخَلَ فِيْ كَبِدِجَبَلٍ، لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتّٰى تَقْبِضَهُ، فَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ فِيْ خِفَّةِ الطَّيْرِ، وَاَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا، وَلَا يُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا، فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ، فَيَقُوْلُ: اَلَا تَسْتَجِيْبُوْنَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْاَوْثَانِ، وَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ، حَسَنٌ عَيْشُهُمْ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ، فَلَايَسْمَعُهُ اَحَدٌ اِلَّا اَصْغٰى لِيْتاً وَرَفَعَ لِيْتًا، وَاَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوْطُ حَوْضَ اِبِلِهِ، فَيُصْعَقُ، وَيُصْعَقُ النَّاسُ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ اَوْقَالَ: يُنْزِلُ اللّٰهُ ـ مَطَراً كَاَنَّهُ الطَّلُّ اَوِ الظِّلُّ، فَتَنْبُتُ مِنْهُ اَجْسَادُالنَّاسِ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ اُخْرٰى، فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُوْنَ، ثُمَّ يُقَالُ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، هَلُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ، وَقِفُوْ هُمْ اِنَّهُمْ مَسْؤُوْلُوْنَ، ثُمَّ يُقَالُ: اَخْرِجُوْابَعْثَ النَّارِ، فَيُقَالُ: مِنْ كَمْ؟ فَيُقَالُ: مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ،

ہے۔" (بخاری ومسلم)

ترجمہ: "حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا میری امت میں دجال نکلے گا اور وہ چالیس تک رہے گا، میں نہیں جانتا چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس سال، پھر اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجے گا، وہ اسے تلاش کر کے ہلاک کردیں گے، پھر لوگ سات سال تک اسی طرح رہیں گے کہ دوشخصوں کے درمیان کوئی دشمنی نہیں ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے ٹھنڈی ہوا بھیجے گا، پس روئے زمین پر جوشخص بھی ایسا ہوگا کہ اس کے دل میں ذرہ برابر بھلائی یا ایمان ہو، وہ ہوا اس کی روح قبض کرلے گی حتیٰ کہ کوئی آدمی اگر پہاڑ کے درمیان میں بھی گھسا ہوا ہوگا تو ہوا وہاں پہنچے گی اور اس کی روح قبض کر لے گی۔ پھر بدترین لوگ ہی باقی رہ جائیں گے جن میں شرانگیزی اور قضائے شہوت کے اعتبار سے پرندوں کی سی پھرتی اور ایک دوسرے کے تعاقب اور خون ریزی میں خونخوار جانوروں کی سی درندگی ہوگی، وہ کسی نیکی کو نیکی سمجھیں گے اور نہ کسی برائی کو برائی۔ پس شیطان ان کے پاس انسانی شکل بنا کر آئے گا اور کہے گا کیا تم بات نہیں مانتے؟ وہ کہیں گے تو ہمیں کیا حکم دیتا ہے؟ پس وہ انہیں بتوں کی پوجا کرنے کا حکم دے گا (جس کی وہ تعمیل کریں گے)، اس کے باوجود ان کو رزق کی فراوانی حاصل ہوگی اور ان کی زندگی آسائش و آرام سے گزر رہی ہوگی۔ پھر صور پھونکا جائے گا جو بھی اس کی آواز سنے گا اپنی گردن اس کی طرف جھکالے گا اور پھر اوپر اٹھائے گا اور سب سے پہلا شخص جو اس کی آواز سنے گا وہ ہوگا جو اپنے اونٹوں کے حوض کی لپائی (درستی) کر رہا ہوگا، پس وہ (صور کی آواز سنتے ہی) بے ہوش ہوجائے گا اور اس کے اردگرد کے لوگ بھی بے ہوش ہوجائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا یا (فرمایا) نازل فرمائے گا، گویا کہ وہ شبنم ہے (یعنی پھوار کی شکل میں بارش ہوگی) جس سے انسانی جسم

فَذٰلِکَ یَوْمَ یَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شَیْباً، وَذٰلِکَ یَوْمَ یُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ"﴾ (رواہ مسلم)

"اللِّیْتُ" صَفْحَۃُ الْعُنُقِ، وَمَعْنَاہُ: یَضَعُ صَفْحَۃَ عُنُقِہٖ، وَیَرْفَعُ صَفْحَتَہُ الْاُخْرٰی.

(نباتات کی طرح) اگ آئیں گے، پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو وہ کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے، پھر کہا جائے گا، اے لوگو! اپنے رب کی طرف چلو، (فرشتوں کو حکم دیا جائے گا) ان کو ٹھہراؤ، ان سے باز پرس ہوگی۔ پھر کہا جائے گا، ان میں سے جہنمیوں کو نکال لو۔ پس پوچھا جائے گا کتنوں میں سے کتنے لوگ؟ ان کو بتلایا جائے گا ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ پس یہ دن وہ ہوگا جو بچوں کو بوڑھا کردے گا اور یہی وہ دن ہے جب پنڈلی کھولی جائے گی۔" (مسلم)

اللیت: گردن کا کنارہ اور اس کے معنی ہیں کہ وہ گردن کا ایک کنارہ رکھے گا اور اس کے دوسرے کنارے کو بلند کرے گا۔

(۱۸۱۱) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "لَیْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَیَطَؤُہُ الدَّجَّالُ، اِلَّا مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃَ، وَلَیْسَ نَقْبٌ مِنْ اَنْقَابِھَا اِلَّاعَلَیْہِ الْمَلَائِکَۃُ صَافِّیْنَ تَحْرُسُھُمَا، فَیَنْزِلُ بِالسَّبْخَۃِ، فَتَرْجُفُ الْمَدِیْنَۃُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ، یُخْرِجُ اللّٰہُ مِنْھَا کُلَّ کَافِرٍ وَمُنَافِقٍ"﴾ (رواہ مسلم)

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مکہ اور مدینہ کے پہاڑی راستوں میں سے ہر راستے پر فرشتے مقرر ہوں گے جو صفیں باندھے ہوئے اس کی حفاظت کر رہے ہوں گے، پس دجال زمین شور پر اترے گا تو مدینہ تین مرتبہ زلزلے سے لرز اٹھے گا، اللہ تعالیٰ مدینے سے ہر کافر اور منافق کو باہر نکال دے گا۔" (مسلم)

(۱۸۱۲) ﴿وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "یَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ یَھُوْدِاُصْبَھَانَ سَبْعُوْنَ اَلْفاً عَلَیْھِمُ الطَّیَالِسَۃُ"﴾. (رواہ مسلم)

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اصفہان کے ستر ہزار یہودی دجال کے پیچھے لگیں گے (یعنی اس کی اتباع کریں گے)، جن کے جسموں پر سبز رنگ کی چادریں ہوں گی۔"

(۱۸۱۳) ﴿وَعَنْ اُمِّ شَرِیْکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَنَّھَاسَمِعَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: "لَیَنْفِرَنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ فِی الْجِبَالِ"﴾ (رواہ مسلم)

ترجمہ: "حضرت ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ انہوں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ دجال کے خوف سے بھاگ کر پہاڑوں پر پناہ لیں گے۔" (مسلم)

(۱۸۱۴) ﴿وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

ترجمہ: "حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے کہ حضرت آدم کی پیدائش

تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَابَيْنَ خَلْقِ آدَمَ اِلٰی قِيَامِ السَّاعَةِ أَمْرٌ اَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ"﴾. (رواه مسلم)

(١٨١٥) ﴿وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَخْرُجُ الدَّجَّالُ، فَيَتَوَجَّهُ قِبَلَهٗ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَيَتَلَقَّاهُ الْمَسَالِحُ: مَسَالِحُ الدَّجَّالِ، فَيَقُوْلُوْنَ لَهٗ: اِلٰی اَيْنَ تَعْمَدُ؟ فَيَقُوْلُ: اَعْمَدُ اِلٰی هٰذَا الَّذِیْ خَرَجَ، فَيَقُوْلُوْنَ لَهٗ: اَوَمَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا؟ فَيَقُوْلُ: مَابِرَبِّنَا خَفَاءٌ! فَيَقُوْلُوْنَ: اُقْتُلُوْهُ، فَيَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: اَلَيْسَ قَدْنَهَاكُمْ رَبُّكُمْ اَنْ تَقْتُلُوْا اَحداً دُوْنَهٗ، فَيَنْطَلِقُوْن بِهٖ اِلَی الدَّجَّالِ، فَاِذَارَآهُ الْمُؤْمِنُ قَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّ هٰذَا الدَّجَّالَ الَّذِیْ ذَكَرَرَسُوْلُ اللّٰهِ، صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَاْمُرُ الدَّجَّالُ بِهٖ، فَيُشَبَّحُ، فَيَقُوْلُ: خُذُوْهُ وَشُجُّوْهُ، فَيُوْسَعُ ظَهْرُهٗ وَبَطْنُهٗ ضَرْباً، فَيَقُوْلُ: أَوَمَا تُؤْمِنُ بِیْ؟ فَيَقُوْلُ: اَنْتَ الْمَسِيْحُ الْكَذَّابُ! فَيُؤْمَرُبِهٖ، فَيُؤْشَرُ بِالْمِنْشَارِمِنْ مَفْرَقِهٖ حَتّٰی يُفَرِّقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ يَمْشِی الدَّجَّالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَقُوْلُ لَهٗ: قُمْ. فَيَسْتَوِیْ قَائِمًا، ثُمَّ يَقُوْلُ لَهٗ: اَتُؤْمِنُ بِیْ؟ فَيَقُوْلُ: مَا ازْدَدْتُّ فِيْكَ اِلَّا بَصِيْرَةً، ثُمَّ يَقُوْلُ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّهٗ لَا يَفْعَلُ بَعْدِیْ بِاَحَدٍ مِنَ النَّاسِ، فَيَاْخُذُهُ الدَّجَّالُ لِيَذْبَحَهٗ، فَيَجْعَلُ اللّٰهُ مَابَيْنَ رَقَبَتِهٖ اِلٰی تَرْقُوَتِهٖ نُحَاساً، فَلَايَسْتَطِيْعُ اِلَيْهِ سَبِيْلاً، فَيَاْخُذُ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَيَقْذِفُ بِهٖ، فَيَحْسِبُ النَّاسُ اِنَّمَا قَذَفَهٗ اِلَی النَّارِ، وَاِنَّمَا اُلْقِیَ فِی الْجَنَّةِ." فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هٰذَا

سے قیامت کے قائم ہونے تک دجال سے زیادہ خطرناک کوئی فتنہ نہیں ہے۔" (مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا کہ دجال کا خروج ہوگا تو مؤمنوں میں ایک آدمی اس کی طرف جائے گا، پس اس کو دجال کے مسلح پہرے دار ملیں گے، وہ اس مؤمن سے پوچھیں گے کہ تمہارا کیا ارادہ ہے؟ تو وہ کہے گا میرا اس شخص کے پاس جانے کا ارادہ ہے جو نکلا ہے، وہ اس سے کہیں گے کیا تم ہمارے رب پر ایمان نہیں رکھتے ہو؟ تو وہ مؤمن جواب دے گا ہمارے رب سے تو کوئی پوشیدہ نہیں، پس وہ کہیں گے کہ اس کو (مؤمن) کو قتل کردو، پھر وہ آپس میں ایک دوسرے کو کہیں گے کیا تمہارے رب نے تمہیں اس بات سے منع نہیں کیا ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر کسی کو بھی قتل نہ کرنا۔ پس وہ مؤمن کو دجال کے پاس لے جائیں گے، جب وہ مؤمن دجال کو دیکھے گا تو کہے گا اے لوگو! یہی وہ دجال ہے جس کا ذکر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، تو دجال حکم دے گا کہ اس کو پیٹ کے بل لٹایا جائے اور کہے گا اسے پکڑو اور اس کے سر اور چہرے کو مارا جائے، پس مارنے سے اس مؤمن کی پشت اور پیٹ کو کشادہ کردیا جائے گا، پھر دجال پوچھے گا کیا تو مجھ پر ایمان لاتا ہے؟ وہ کہے گا تو مسیح کذاب ہے۔ پھر دجال اس کے بارے میں حکم دے گا کہ آرے سے اس کے سر کے درمیان سے اس کو چیر دیا جائے حتیٰ کہ وہ اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان چلے گا۔ پس اسے کہے گا کھڑا ہوجا، پس وہ مؤمن سیدھا کھڑا ہوجائے گا۔ دجال پھر کہے گا کیا تو مجھ پر ایمان لاتا ہے؟ وہ مؤمن کہے گا تیرے بارے میں تو اب میرے یقین میں اور اضافہ ہوگیا ہے، پھر وہ کہے گا اے لوگو! میرے بعد یہ کسی کے ساتھ میرا جیسا سلوک نہیں کرسکے گا، پھر دوبارہ دجال اس کو پکڑ کر ذبح کرنا چاہے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی گردن اور پسلی کے درمیانی حصے کو تانبا کا بنادیں گے، پھر دجال اس

اَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَرَبِّ الْعَالَمِيْنَ"﴾ (رواه مسلم، وروى البخاری بَعْضَهُ بِمَعْنَاهُ).

"اَلْمَسَالِحُ": هُمُ الْخُفَرَاءُ وَالطَّلَائِعُ.

کے گلے کو کاٹنے کی طاقت نہیں رکھ سکے گا، پھر دجال اس مؤمن آدمی کو اس کے ہاتھوں اور پاؤں کو باندھ کر اس کو دور پھینک دے گا، لوگ سمجھیں گے اس نے اس کو آگ میں پھینکا ہے لیکن حقیقتاً وہ جنت میں ڈال دیا گیا ہوگا۔ پس آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا رب العالمین کے نزدیک یہ شخص تمام لوگوں سے شہادت میں بڑا ہوگا۔ (مسلم) بخاری نے بھی اس معنی کی کئی روایات نقل کی ہیں۔"

المسالح: پہرے دار، سپاہی، جاسوس۔

(١٨١٦) ﴿وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: مَاسَأَلَ اَحَدٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ اَكْثَرَمِمَّاسَأَلْتُهُ، وَاِنَّهُ قَالَ لِيْ: "مَا يَضُرُّكَ؟" قُلْتُ: اِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ: اِنَّ مَعَهُ جَبَلَ خُبْزٍ وَنَهْرَ مَاءٍ! قَالَ: "هُوَ اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ"﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دجال کے فتنے کے بارے میں جتنے سوالات میں نے کئے اتنے کسی نے بھی نہیں کئے، آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا وہ تم کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ میں نے عرض کیا لوگ کہتے ہیں اس کے پاس روٹی کا پہاڑ اور پانی کی نہریں ہوں گی، آپ ﷺ نے فرمایا اہل ایمان کو بچالینا اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ آسان ہوگا۔" (بخاری ومسلم)

(١٨١٧) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ، اَلَا اِنَّهُ اَعْوَرُ، وَاِنَّ رَبَّكُمْ عَزَّوَجَلَّ لَيْسَ بِاَعْوَرَ، مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَفَرَ"﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو بھی نبی آیا اس نے اپنی امت کو جھوٹے دجال سے ضرور ڈرایا، خبردار! وہ دجال کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے، اس دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان ک، ف، ر لکھا ہوگا۔" (بخاری ومسلم)

(١٨١٨) ﴿وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَاحَدَّثَ بِهِ نَبِيٌّ قَوْمَهُ! اِنَّهُ اَعْوَرُ، وَاِنَّهُ يَجِيْءُ مَعَهُ بِمِثَالِ الْجَنَّةِوَالنَّارِ، فَالَّتِيْ يَقُوْلُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ"﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں دجال کے بارے میں ایسی بات نہ بتلاؤں جو کسی بھی نبی نے اپنی امت کو نہیں بتلائی ہے وہ کانا ہے، اور وہ اس حال میں آئے گا کہ اس کے پاس جنت اور جہنم جیسی چیز ہوگی، پس جس کو وہ جنت کہے گا وہ درحقیقت جہنم ہوگی۔" (بخاری ومسلم)

(١٨١٩) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے لوگوں کے سامنے دجال کا تذکرہ فرمایا کہ اللہ جل شانہ

الدَّجَّالَ بَیْنَ ظَهْرَانَیِ النَّاسِ، فَقَالَ: "اِنَّ اللّٰهَ لَیْسَ بِاَعْوَرَ، اَلَا اِنَّ الْمَسِیْحَ الدَّجَّالَ اَعْوَرُ الْعَیْنِ الْیُمْنٰی، كَاَنَّ عَیْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِیَةٌ"﴾ (متفق علیه)

(۱۸۲۰) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْیَهُوْدَ حَتّٰی یَخْتَبِئَ الْیَهُوْدِیُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ، فَیَقُوْلُ الْحَجَرُ وَالشَّجَرُ: یَامُسْلِمُ، هٰذَا یَهُوْدِیٌّ خَلْفِیْ، تَعَالَ، فَاقْتُلْهُ اِلَّا الْغَرْقَدَ، فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرِ الْیَهُوْدِ"﴾ (متفق علیه)

(۱۸۲۱) ﴿وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْیَا حَتّٰی یَمُرَّ الرَّجُلُ بِالْقَبْرِ، فَیَتَمَرَّغُ عَلَیْهِ، وَیَقُوْلُ: یَالَیْتَنِیْ كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ، وَلَیْسَ بِهِ الدِّیْنُ، مَابِهٖ اِلَّا الْبَلَاءُ"﴾ (متفق علیه)

(۱۸۲۲) ﴿وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ یُقْتَتَلُ عَلَیْهِ، فَیُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ، فَیَقُوْلُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ: لَعَلِّیْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا اَنْجُوَ"﴾ (متفق علیه)

وَفِیْ رِوَایَةٍ: "یُوْشِكُ اَنْ یَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَمَنْ حَضَرَهٗ فَلَا یَأْخُذْ مِنْهُ شَیْئًا."

(۱۸۲۳) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: "یَتْرُكُوْنَ الْمَدِیْنَةَ

کانا نہیں ہے، یاد رکھو کہ مسیح دجال دائیں آنکھ سے کانا ہے گویا کہ اس کی آنکھ ابھرا ہوا انگور ہو۔" (بخاری ومسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک مسلمانوں کی یہودیوں سے جنگ نہیں ہوگی، یہاں تک کہ یہودی پتھر یا درخت کے پیچھے بھی چھپے گا تو وہ پتھر اور درخت بول اٹھے گا اے مسلمان! یہ یہودی میرے پیچھے ہے، اس کو مار، سوائے غرقد کے درخت کے، اس لئے کہ وہ یہودیوں کا درخت ہے۔" (بخاری ومسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، دنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ آدمی قبر پر سے گزرے گا تو اس پر لوٹ پوٹ ہوگا اور کہے گا کہ کاش! اس قبر والے کی جگہ میں ہوتا، دین کی وجہ سے نہیں کہے گا بلکہ اس کا سبب دنیا کے مصائب ہوں گے۔" (بخاری ومسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ دریائے فرات خشک ہو کر اس سے سونے کا پہاڑ نہ نکل آئے، اس پر لڑائی ہوگی، ہر سو میں سے ننانوے آدمی مارے جائیں گے، ان میں سے ہر ایک سوچے گا کہ شاید میں بچ جاؤں گا۔

ایک اور روایت میں آتا ہے کہ قریب ہے کہ دریائے فرات سونے کے خزانے کو ظاہر کرے، پس جو شخص اس وقت موجود ہو تو اس میں سے کچھ نہ لے۔" (بخاری ومسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ مدینہ کو بہتر حالت میں

عَلٰى خَيرِمَاكَانَتْ، لَا يَغْشَاهَا اِلَّا الْعَوَافِىْ يُرِيْدُ: عَوَا فِىَ السِّبَاعِ وَالطَّيرِ- وَآخِرُمَنْ يُحْشَرُرَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ، يُرِيْدَانِ الْمَدِيْنَةَ، يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهَا، فَيَجِدَانِهَا وُحُوشاً حَتّٰى اِذَا بَلَغَاثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّاعَلٰى وُجُوْهِهِمَا"﴾ (متفق عليه)

ہونے کے باوجود چھوڑ جائیں گے، اس وقت سوائے وحشی درندوں اور پرندوں کے ادھر کا کوئی رخ نہیں کرے گا۔

آخر میں جن پر قیامت قائم ہوگی قبیلہ مزینہ کے دو چرواہے ہوں گے جو اپنی بکریوں کے ریوڑ کو ہانکتے ہوئے مدینہ جا رہے ہوں گے، پس وہ مدینہ کو وحشیوں کی رہائش گاہ پائیں گے یہاں تک کہ جب وہ ثنیۃ الوداع مقام پر پہنچیں گے تو دونوں اپنے منہ کے بل گر پڑیں گے۔" (بخاری و مسلم)

(١٨٢٤) ﴿وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَكُوْنُ خَلِيْفَةٌ مِنْ خُلَفَائِكُمْ فِىْ آخِرِالزَّمَانِ يَحْثُو الْمَالَ، وَلَا يَعُدُّهُ"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا آخری زمانے میں تمہارے خلفاء میں سے ایک خلیفہ ہوگا جو لپ بھر بھر کر لوگوں کو مال دے گا اور وہ اس مال کو شمار بھی نہیں کرے گا۔" (مسلم)

(١٨٢٥) ﴿وَعَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَطُوْفُ الرَّجُلُ فِيْهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ، فَلَا يَجِدُ اَحَداً يَأْخُذُهَا مِنْهُ، وَيُرٰى الرَّجُلُ الْوَاحِدُيَتْبَعُهُ اَرْبَعُوْنَ امْرَأَةً يَلُذْنَ بِهٖ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگوں پر ایک وقت ضرور ایسا آئے گا کہ آدمی سونے کے مال کا صدقہ لے کر پھرے گا لیکن کوئی شخص اس کو ایسا نہیں ملے گا جو اس کے اس مال کو قبول کرلے اور یہ حالت بھی دیکھنے میں آئے گی کہ چالیس چالیس عورتیں ایک ایک آدمی کی نگرانی اور پناہ میں ہوں گی اور ایسا مردوں کی کمی اور عورتوں کی کثرت کی وجہ سے ہوگا۔" (مسلم)

(١٨٢٦) ﴿وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِشْتَرٰى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَاراً، فَوَجَدَالَّذِى اشْتَرَى الْعَقَارَ فِىْ عَقَارِهٖ جَرَّةً فِيْهَا ذَهَبٌ، فَقَالَ لَهُ الَّذِىْ اِشْتَرَى الْعَقَارَ: خُذْذَهَبَكَ اِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْاَرْضَ، وَلَمْ اَشْتَرِالذَّهَبَ، وَقَالَ الَّذِىْ لَهُ الْاَرْضُ: اِنَّمَابِعْتُكَ الْاَرْضَ وَمَا فِيْهَا، فَتَحَاكَمَا اِلٰى رَجُلٍ، فَقَالَ الَّذِىْ تَحَاكَمَا اِلَيْهِ: اَلَكُمَا وَلَدٌ؟

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی سے ایک زمین کا سودا کیا تو زمین کے خریدنے والے نے زمین میں سے ایک سونے کا مٹکا پایا تو اس نے فروخت کرنے والے سے کہا اپنا سونا واپس لے لو، میں نے تو تم سے صرف زمین کا سودا کیا تھا، اس سونے کے (مٹکے کا) تو نہیں۔ زمین کے مالک نے کہا میں نے تو تم سے زمین اور زمین میں جو کچھ ہے سب کا ہی سودا کیا تھا۔ پس وہ دونوں اپنا فیصلہ کرانے کے لئے ایک آدمی (قاضی) کے پاس گئے تو اس شخص نے

قَالَ اَحَدُهُمَا: لِیْ غُلَامٌ. وَقَالَ الْاٰخَرُ: لِیْ جَارِيَةٌ. قَالَ: أَنْكِحَا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ، وَأَنْفِقُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمَا مِنْهُ، وَ تَصَدَّقَا"﴾ (متفق علیه)

جن کے پاس وہ فیصلہ کروانے گئے اس نے کہا کیا تم دونوں کی اولاد ہے؟ ان میں سے ایک نے کہا کہ میرا ایک لڑکا ہے۔ دوسرے نے کہا میری ایک لڑکی ہے، اس فیصلہ کرنے والے نے کہا تم دونوں اپنے لڑکے اور لڑکی کا باہم نکاح کرو اور ان کی شادی پر اس سونے سے خرچ کرو اور جو باقی رہے اس کو صدقہ کردو۔" (بخاری ومسلم)

(۱۸۲۷) ﴿وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "كَانَتْ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا، جَاءَ الذِّئْبُ، فَذَهَبَ بِابْنِ اِحْدَاهُمَا، فَقَالَتْ لِصَاحِبَتِهَا: اِنَّمَاذَهَبَ بِابْنِکِ، وَقَالَتِ الْاُخْرٰی: اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِکِ، فَتَحَا كَمَا اِلٰی دَاوُدَ، صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَضٰی بِهٖ لِلْكُبْرٰی، فَخَرَجَتَا عَلٰی سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ، صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرَتَاهُ، فَقَالَ: اِئْتُوْنِیْ بِالسِّكِّيْنِ اَشُقُّهُ بَيْنَكُمَا. فَقَالَتِ الصُّغْرٰی: لَاتَفْعَلْ رَحِمَکَ اللّٰهُ هُوَابْنُهَا، فَقَضٰی بِهٖ لِلصُّغْرٰی"﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آپ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا دو عورتیں تھیں، دونوں کے پاس ان کے بیٹے بھی تھے، ایک بھیڑیا آیا اور ان میں سے ایک کے بیٹے کو وہ لے گیا تو ایک عورت نے اپنی ساتھی عورت سے کہا بھیڑیا تیرے بیٹے کو لے گیا ہے۔ دوسری نے کہا وہ تیرا بیٹا لے گیا ہے۔ پس یہ دونوں فیصلے کے لئے حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس گئیں تو انہوں نے اس بچے کا بڑی عورت کے حق میں فیصلہ کردیا پھر یہ دونوں باہر نکل کر حضرت سلیمان بن داؤد علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس چلی گئیں اور پورا واقعہ بتلایا تو انہوں نے فرمایا میرے پاس چھری لاؤ، میں اس بچے کے دو ٹکڑے کر کے ان دونوں کو تمہارے درمیان تقسیم کردوں تو چھوٹی عورت نے کہا آپ ایسا نہ کریں، اللہ آپ پر رحم فرمائے، وہ بیٹا اس بڑی عورت کا ہے، پس یہ سن کر حضرت سلیمان علیہ السلام نے وہ بچہ چھوٹی عورت کے حوالے کردیا۔"

(۱۸۲۸) ﴿وَعَنْ مِرْدَاسِ الْاَسْلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَذْهَبُ الصَّالِحُوْنَ اَلْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ، وَتَبْقٰی حُثَالَةٌ كَحُثَالَةِ الشَّعِيْرِ اَوِالتَّمْرِ، لَا يُبَالِيْهُمُ اللّٰهُ بَالَةً"﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: "حضرت مرداس اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا نیک لوگ ایک ایک کر کے اٹھ جائیں گے اور جو یا کھجور کے بھوسے کی مانند ردی قسم کے لوگ باقی رہ جائیں گے، جن کی اللہ کے ہاں کوئی قدر قیمت نہ ہوگی۔" (بخاری)

(۱۸۲۹) ﴿وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ الزُّرَقِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: جَاءَ جِبْرِيْلُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا تَعُدُّوْنَ اَهْلَ بَدْرٍ

ترجمہ: "حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس جبرائیل آئے اور دریافت کیا آپ اہل بدر کو کیا شمار کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا سب مسلمانوں میں

فِيْكُمْ؟ قَالَ: "مِنْ اَفْضَلِ الْمُسْلِمِيْنَ" اَوْكَلِمَةً نَحْوَهَا. قَالَ: "وَكَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَبَدْراً مِنَ الْمَلاۤئِكَةِ"﴾ (رواه البخاری)

(۱۸۳۰) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيْهِمْ، ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰى اَعْمَالِهِمْ"﴾ (متفق علیه)

(۱۸۳۱) ﴿وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَ جِذْعٌ يَقُوْمُ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. يَعْنِيْ فِي الْخُطْبَةِ ـ فَلَمَّاوُضِعَ الْمِنْبَرُ، سَمِعْنَالِلْجِذْعِ مِثْلَ صَوْتِ الْعِشَارِحَتّٰى نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلَيْهِ، فَسَكَنَ﴾

وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَلَمَّاكَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِيْ كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا حَتّٰى كَادَتْ اَنْ تَنْشَقَّ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَصَاحَتْ صِيَاحَ الصَّبِيِّ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَخَذَهَا، فَضَمَّهَا اِلَيْهِ، فَجَعَلَتْ تَئِنُّ أَنِيْنَ الصَّبِيِّ الَّذِيْ يُسَكَّتُ حَتّٰى اسْتَقَرَّتْ، قَالَ: "بَكَتْ عَلٰى مَاكَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ." (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

(۱۸۳۲) ﴿وَعَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ جُرْثُوْمِ بْنِ نَاشِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

افضل یا اس جیسا کوئی کلمہ آپ نے فرمایا، تو حضرت جرائیل نے کہا ایسا ہی وہ فرشتے جو بدر میں حاضر ہوئے وہ ہم میں سب سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں۔"

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے تو یہ عذاب اس میں موجود تمام لوگوں کو پہنچتا ہے، پھر وہ قیامت والے دن اپنے اپنے اعمال کے مطابق اٹھائے جائیں گے۔" (بخاری ومسلم)

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک کھجور کا تنا تھا جس کا سہارا نبی کریم ﷺ خطبے کی حالت میں لیا کرتے تھے، پس جب آپ کے لئے لکڑی کا منبر رکھا گیا تو ہم نے اس تنے سے دس ماہ کی حاملہ اونٹنی کی مانند رونے کی آواز سنی یہاں تک کہ آپ ﷺ منبر کے نیچے تشریف لائے اور اس پر اپنا دست مبارک رکھا تو وہ خاموش ہوگیا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ جمعہ کا دن تھا اور نبی کریم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے تو کھجور کا وہ تنا جس کا سہارا لے کر آپ ﷺ پہلے خطبہ دیا کرتے تھے اس طرح چیخا کہ قریب تھا کہ وہ پھٹ جائے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ وہ تنا بچے کی طرح چیخ کر رونے اور بلبلانے لگا تو نبی کریم ﷺ نیچے اترے یہاں تک کہ اسے پکڑا اور اسے اپنے ساتھ چمٹا لیا تو وہ اس بچے کی طرح سسکیاں لینے لگا جس کو چپ کرایا جاتا ہے، یہاں تک کہ وہ خاموش ہوگیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ اس لئے رویا کہ یہ پہلے ذکر سنا کرتا تھا۔" (جس سے اب وہ محروم ہوگیا ہے)۔(بخاری)

ترجمہ: "حضرت ابوثعلبہ خشنی جرثوم بن ناشر سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے کئی چیزیں فرض کی ہیں،

اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوْهَا. وَحَدَّ حُدُوْدًا، فَلَا تَعْتَدُوْهَا، وَحَرَّمَ اَشْيَاءَ، فَلَا تَنْتَهِكُوْهَا، وَسَكَتَ عَنْ اَشْيَاءَ رَحْمَةً لَكُمْ غَيْرَ نِسْيَانٍ، فَلَا تَبْحَثُوْا عَنْهَا"﴾ (حَدِيْثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ وَغَيْرُهُ)

(۱۸۳۳) ﴿وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰی رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَأْكُلُ الْجَرَادَ﴾

وَفِيْ رِوَايَةٍ: نَأْكُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ. (متفق علیه)

(۱۸۳٤) ﴿وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ"﴾ (متفق علیه)

(۱۸۳۵) ﴿وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ، وَلَا يُزَكِّيْهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ: رَجُلٌ عَلٰی فَضْلِ مَاءٍ بِالْفَلَاةِ يَمْنَعُهُ مِنِ ابْنِ السَّبِيْلِ، وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا سِلْعَةً بَعْدَ الْعَصْرِ، فَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَاَخَذَهَا بِكَذَا وَكَذَا، فَصَدَّقَهُ وَهُوَ عَلٰی غَيْرِ ذٰلِكَ، وَرَجُلٌ بَايَعَ اِمَامًا لَا يُبَايِعُهُ اِلَّا لِدُنْيَا فَاِنْ اَعْطَاهُ مِنْهَا وَفٰی، وَاِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا لَمْ يَفِ"﴾ (متفق علیه)

(۱۸۳٦) ﴿وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

انہیں ضائع نہ کرو اور کئی چیزوں کو حرام فرمایا ہے، اس کا ارتکاب کر کے ان کی حرمت مت توڑو اور بہت سی چیزوں سے اس نے تم پر مہربانی کرتے ہوئے بغیر بھولے خاموشی اختیار کی ہے، پس ان کے متعلق بحث نہ کرو۔" (یہ حدیث حسن ہے، دار قطنی وغیرہ نے اس کو نقل کیا ہے)

ترجمہ: "حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے آپ ﷺ کے ساتھ سات غزوات ایسے کئے تھے کہ جس میں ہم صرف ٹڈیاں کھاتے رہے۔" (بخاری و مسلم)

اور ایک روایت میں ہے: ہم آپ ﷺ کے ساتھ ٹڈیاں کھاتے تھے۔

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مؤمن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔" (بخاری و مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تین آدمی ایسے ہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے کوئی بات نہیں کرے گا، نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا؛ ایک وہ آدمی جو جنگل بیابان میں ضرورت سے زائد پانی پر قادر ہے، وہ مسافر کو بھی اس کے استعمال سے روکتا ہے۔ دوسرا وہ آدمی جو عصر کے بعد کسی آدمی سے اپنے سامان کا سودا کرے اور اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ خود اس نے یہ سامان اتنے اتنے میں لیا تھا، پس وہ دوسرا آدمی اس کی تصدیق کرے حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہو۔ تیسرا وہ آدمی جو کسی خلیفۂ وقت سے صرف دنیا حاصل کرنے کی غرض سے بیعت کرے، اگر وہ اس کو اس دنیا کے مال سے کچھ دیدے تو اس سے عہد وفا نبھائے اور اگر اسے دنیا کا مال نہ دے تو بیعت پوری نہ کرے۔"

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ اَرْبَعُوْنَ." قَالُوْا: يَا اَبَاهُرَيْرَةَ اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا؟ قَالَ: اَبَيْتُ، قَالُوْا: اَرْبَعُوْنَ سَنَةً؟ قَالَ: اَبَيْتُ، قَالُوْا: اَرْبَعُوْنَ شَهْرًا؟ قَالَ: اَبَيْتُ "وَيَبْلٰى كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْاِنْسَانِ اِلَّاعَجْبَ الذَّنَبِ، فِيْهِ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ، ثُمَّ يُنَزِّلُ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً، فَيَنْبُتُوْنَ كَمَايَنْبُتُ الْبَقْلُ"﴾ (متفق عليه)

(۱۸۳۷) ﴿وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَجْلِسٍ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ، جَاءَهُ اَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ فَمَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: سَمِعَ مَاقَالَ، فَكَرِهَ مَاقَالَ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ لَمْ يَسْمَعْ حَتّٰى اِذَاقَضٰى حَدِيْثَهُ، قَالَ: "اَيْنَ السَّائِلُ عَنِ السَّاعَةِ؟" قَالَ: هَا اَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ: اِذَا ضُيِّعَتِ الْاَمَانَةُ، فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ." قَالَ: كَيْفَ اِضَاعَتُهَا؟ قَالَ: "اِذَا وُسِّدَالْاَمْرُ اِلٰى غَيْرِاَهْلِهٖ فَانْتَظِرِالسَّاعَةَ"﴾ (رواه البخارى)

(۱۸۳۸) ﴿وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يُصَلُّوْنَ لَكُمْ فَاِنْ اَصَابُوْا فَلَكُمْ، وَاِنْ اَخْطَؤُوْا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ"﴾ (رواه البخارى)

(۱۸۳۹) ﴿وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: "كُنْتُمْ

کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا دوصور پھونکنے کے درمیان چالیس کا فاصلہ ہوگا۔ لوگوں نے پوچھا اے ابوہریرہ چالیس دن کا؟ انہوں نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں۔ انہوں نے کہا چالیس مہینے کا؟ انہوں نے کہا مجھے معلوم نہیں اور انسان کے جسم کی ہر چیز بوسیدہ ہوجاتی ہے سوائے دُم کی ہڈی کے، اسی ہڈی سے انسان کو دوبارہ پیدا کیا جائے گا، پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش نازل فرمائے گا جس سے لوگ اس طرح اگیں گے جیسے (زمین سے) سبزی اُگتی ہے۔"

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ ایک وقت نبی کریم ﷺ کسی مجلس میں تشریف فرما تھے اور لوگوں سے باتیں فرمارہے تھے کہ اسی دوران ایک دیہاتی آیا اور اس نے پوچھا قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ برابر گفتگو فرماتے رہے تو لوگوں میں کسی نے کہا اس دیہاتی نے جو کہا ہے وہ آپ نے سن تو لیا ہے لیکن اسے آپ ﷺ نے پسند نہیں فرمایا اور بعض نے کہا کہ آپ ﷺ نے اس کی بات سنی ہی نہیں ہے، یہاں تک کہ جب آپ ﷺ نے اپنی بات مکمل فرمالی تو فرمایا قیامت کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے؟ اس دیہاتی نے کہا میں حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا جب امانت ضائع کردی جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔ اس نے پوچھا کہ امانت کا ضائع کرنا کیسے ہوگا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب معاملہ نا اہل کے سپرد کردیا جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔" (بخاری)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا حکمران جب تمہیں نماز پڑھائیں گے، پس اگر وہ درست پڑھائیں گے تو تمہارے لئے بھی اجر ہے اور اگر وہ غلطی کریں گے تو بھی تمہارے لئے اجر ہے اور غلطی کا وبال ان پر ہوگا۔" (بخاری)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ "کنتم خیرامة

خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ" قَالَ: خَيْرُ النَّاسِ لِلنَّاسِ، يَاْتُوْنَ بِهِمْ فِي السَّلَاسِلِ فِيْ اَعْنَاقِهِمْ حَتّٰى يَدْخُلُوْا فِي الْإِسْلَامِ﴾ (رواه البخاري)

اخرجت للناس" کی تفسیر منقول ہے کہ لوگوں کے لئے لوگوں میں سے بہتر وہ ہے جو لوگوں کو ان کی گردنوں میں زنجیریں ڈال کر لاتے ہیں یہاں تک کہ وہ اسلام میں داخل ہوجا۔تے ہیں۔" (بخاری)

(۱۸۴۰) ﴿وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "عَجِبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ قَوْمٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فِي السَّلَاسِلِ"﴾ (رواه البخاري)

مَعْنَاهُ: يُؤْسَرُوْنَ وَيُقَيَّدُوْنَ ثُمَّ يُسْلِمُوْنَ، فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ جل شانہ ان لوگوں پر تعجب کا اظہار فرماتے ہیں جو زنجیروں میں جکڑے جنت میں داخل کئے جاتے ہیں۔" (بخاری)

اس کا معنی یہ ہیں کہ انہیں قید کر کے زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے، پھر وہ اسلام قبول کر لیتے ہیں اور جنت میں پہنچ جاتے ہیں۔

(۱۸۴۱) ﴿وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا، وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام شہروں کی تمام جگہوں میں سے سب سے زیادہ محبوب جگہیں مسجدیں ہیں اور سب سے زیادہ ناپسندیدہ جگہیں ان کے بازار ہیں۔" (مسلم)

(۱۸۴۲) ﴿وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِنْ قَوْلِهٖ قَالَ: لَا تَكُوْنَنَّ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ السُّوْقَ، وَلَا آخِرَ مَنْ يَخْرُجُ مِنْهَا، فَاِنَّهَا مَعْرَكَةُ الشَّيْطَانِ، وَبِهَا يَنْصِبُ رَايَتَهٗ﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ هٰكَذَا.

وَرَوَاهُ الْبَرْقَانِيُّ فِيْ صَحِيْحِهٖ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَاتَكُنْ اَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ السُّوْقَ وَلَا آخِرَمَنْ يَخْرُجُ مِنْهَا، فِيْهَا بَاضَ الشَّيْطَانُ وَفَرَّخَ."

ترجمہ: "حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفا روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اگر تم طاقت رکھو تو سب سے پہلے بازار میں داخل ہونے والا اور سب سے آخر میں نکلنے والا ہرگز نہ ہو، اس لئے کہ یہ شیطان کا اڈہ ہے اور یہیں وہ اپنا جھنڈا گاڑتا ہے۔ (مسلم) اور امام برقانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (موقوفا) روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم بازار میں سب سے پہلے داخل ہونے والے نہ ہو اور نہ اس سے سب سے آخر میں نکلنے والے ہو، اس لئے کہ اسی میں شیطان انڈے اور بچے دیتا ہے۔"

(۱۸۴۳) ﴿وَعَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ غَفَرَاللّٰهُ لَكَ، قَالَ: "وَلَكَ." قَالَ: عَاصِمٌ:

ترجمہ: "حضرت عاصم احول رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے، آپ ﷺ نے فرمایا اور تمہاری بھی۔ عاصم کہتے ہیں

فَقُلْتُ لَهُ: اِسْتَغْفَرَلَکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ وَلَکَ. ثُمَّ تَلاَ هٰذِهِ الْآيَةَ: وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِکَ، وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ"﴾ (رواه مسلم)

کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کیا آپؐ کے لئے اللہ کے رسول ﷺ نے مغفرت طلب فرمائی؟ انہوں نے کہا ہاں اور تمہارے لئے بھی مغفرت ہو، پھر یہ آیت تلاوت فرمائی واستغفر لذنبک الخ "اور آپ اپنے لئے اور مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کے لئے مغفرت طلب فرمائیں۔"

(۱۸۴۴) ﴿وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِمَّا اَدْرَکَ النَّاسُ مِنْ کَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰى: اِذَالَمْ تَسْتَحِ فَاصْنَعْ مَاشِئْتَ"﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: "حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا پہلے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے کلام میں سے جو باتیں لوگوں نے حاصل کیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب تو شرم وحیاء نہیں کرتا تو اب جو چاہے کر۔"

(۱۸۴۵) ﴿وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَوَّلُ مَايُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِی الدِّمَاءِ"﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن لوگوں کے درمیان سب سے پہلے خون کے بارے میں فیصلے کئے جائیں گے۔" (بخاری ومسلم)

(۱۸۴۶) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خُلِقَتِ الْمَلَائِکَةُ مِنْ نُوْرٍ، وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ، وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّاوُصِفَ لَکُمْ"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا فرشتے نور سے پیدا کئے گئے ہیں اور جن کو آگ کی لو سے اور آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس چیز سے پیدا کیا گیا ہے جو تمہارے لئے بیان کی گئی (وہ مٹی ہے)۔" (مسلم)

(۱۸۴۷) ﴿وَعَنْهَا رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: "کَانَ خُلُقُ نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْقُرْآنَ." رواه مسلم فِیْ جُمْلَةِ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ﴾

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا اخلاق قرآن تھا۔ مسلم نے اسے لمبی حدیث کے ضمن میں نقل کیا ہے۔"

(۱۸۴۸) ﴿وَعَنْهَا رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ، وَمَنْ کَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ کَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ." فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، أَکَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ؟ فَکُلُّنَا نَکْرَهُ الْمَوْتَ! قَالَ:

ترجمہ: "حضرت عائشہؓ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے تو اللہ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملنا ناپسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنے کو ناپسند فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اس سے مراد موت کو ناپسند کرنا ہے؟ تو پھر ہم سب ہی موت کو ناپسند کرتے

"لَیسَ کَذٰلِکَ، وَ لٰکِنَّ الْمُؤمِنَ اِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَرِضْوَانِهٖ وَجَنَّتِهٖ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ، فَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَ هٗ، وَاِنَّ الْکَافِرَاِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَسَخَطِهٖ، کَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ، وَکَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ"﴾ (رواه مسلم)

ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ مطلب نہیں، بلکہ جب مؤمن کو اللہ کی رحمت، اس کی رضامندی اور جنت کی خوش خبری دی جاتی ہے تو وہ اللہ کی ملاقات کو پسند کرنے لگتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنے کو پسند کرتے ہیں اور کافر کو جب اللہ کے عذاب اور اس کی ناراضگی کی بشارت دی جاتی ہے تو وہ اللہ کی ملاقات کو ناپسند کرنے لگتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی پھر اس سے ملنے کو پسند نہیں فرماتے۔'' (مسلم)

(١٨٤٩) ﴿وَعَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ صَفِیَّةَ بِنْتِ حُیَیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ: کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَکِفاً، فَاَتَیْتُهٗ اَزُوْرُهٗ لَیْلاً، فَحَدَّثْتُهٗ، ثُمَّ قُمْتُ لِاَنْقَلِبَ، فَقَامَ مَعِیْ لِیَقْلِبَنِیْ، فَمَرَّرَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا، فَلَمَّا رَاٰیَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْرَعَا، فَقَالَ: "عَلٰی رِسْلِکُمَا، اِنَّهَاصَفِیَّةُ بِنْتُ حُیَیٍّ." فَقَالَا: سُبْحَانَ اللّٰهِ، یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ: "اِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ مِنَ ابْنِ آدَمَ مَجْرَی الدَّمِ، وَاِنِّیْ خَشِیْتُ اَنْ یَقْذِفَ فِیْ قُلُوْبِکُمَاشَرّاً - اَوْقَالَ: شَیْئاً"﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: ''حضرت ام المؤمنین صفیہ بنت حیی رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ اعتکاف میں تھے، میں ایک رات کو آپ ﷺ سے ملنے کے لئے حاضر ہوئی، پس بات چیت سے فارغ ہوکر جانے کے لئے کھڑی ہوئی تو آپ ﷺ بھی میرے ساتھ کھڑے ہوئے تاکہ آپ ﷺ مجھے رخصت کریں، اسی دوران دو انصاری آدمی وہاں سے گزرے، جب انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو تیزی سے جانے لگے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ذرا ٹھہرو، یہ میری بیوی صفیہ بنت حیی ہیں۔ انہوں نے کہا سبحان اللہ، اے اللہ کے رسول (کیا ہم آپ کے بارے میں بدگمانی کر سکتے ہیں) پس آپ ﷺ نے فرمایا شیطان انسان کی رگوں میں اس طرح دوڑتا ہے جس طرح خون۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ کہیں تمہارے دل میں کوئی بری بات نہ ڈال دے۔ یا یہ فرمایا کچھ نہ ڈال دے۔'' (بخاری ومسلم)

(١٨٥٠) ﴿وَعَنْ اَبِی الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ حُنَیْنٍ، فَلَزِمْتُ اَنَا وَاَبُوْ سُفْیَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ نُفَارِقْهُ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی بَغْلَةٍ لَهٗ بَیْضَاءَ، فَلَمَّا الْتَقَی الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِکُوْنَ، وَلَّی الْمُسْلِمُوْنَ

ترجمہ: ''حضرت ابوالفضل عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ کے ساتھ غزوہ حنین کے دن آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، پس میں اور ابوسفیان بن حارث بن عبد المطلب آپ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ رہے، ہم آپ ﷺ سے جدا نہیں ہوئے، آپ ﷺ سفید خچر پر سوار تھے، پس جب مسلمانوں اور مشرکوں کا باہمی مقابلہ ہوا تو مسلمان پیٹھ پھیر کر چل دیئے تو آپ ﷺ اپنے خچر کو کافروں کی طرف لے جانے کے لئے ایڑ لگاتے تھے اور میں آپ ﷺ کے خچر کو لگام سے پکڑے ہوئے

مُدْبِرِيْنَ، فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَرْكُضُ بَغْلَتَهٗ قِبَلَ الْكُفَّارِ، وَاَنَا آخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَكُفُّهَا إِرَادَةَ أَن لَّا تُسْرِعَ، وَاَبُوْ سُفْيَانَ آخِذٌ بِرِكَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَیْ عَبَّاسُ، نَادِ اَصْحَابَ السَّمُرَةِ" قَالَ الْعَبَّاسُ وَكَانَ رَجُلاً صَيِّتًا: فَقُلْتُ بِاَعْلٰى صَوْتِیْ: اَيْنَ اَصْحَابُ السَّمُرَةِ، فَوَاللّٰهِ لَكَأَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِيْنَ سَمِعُوْا صَوْتِیْ عَطْفَةُ الْبَقَرِ عَلٰى اَوْلَادِهَا فَقَالُوْا: يَالَبَّيْكَ يَالَبَّيْكَ، فَاقْتَتَلُوْا هُمْ وَالْكُفَّارُ، وَالدَّعْوَةُ فِی الْاَنْصَارِ يَقُوْلُوْنَ: يَامَعْشَرَ الْاَنْصَارِ، يَامَعْشَرَ الْاَنْصَارِ، ثُمَّ قُصِرَتِ الدَّعْوَةُ عَلٰى بَنِیْ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهٖ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا اِلٰى قِتَالِهِمْ فَقَالَ: "هٰذَا حِيْنَ حَمِیَ الْوَطِيْسُ" ثُمَّ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصَيَاتٍ، فَرَمٰى بِهِنَّ وُجُوْهَ الْكُفَّارِ، ثُمَّ قَالَ: "اِنْهَزَمُوْا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ." فَذَهَبْتُ اَنْظُرُ، فَاِذَا الْقِتَالُ عَلٰى هَيْئَتِهٖ فِيْمَا أَرٰى، فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهٖ، فَمَازِلْتُ اَرٰى حَدَّهُمْ كَلِيْلاً، وَاَمْرَهُمْ مُدْبِرًا﴾

(رواہ مسلم)

"اَلْوَطِيْسُ" اَلتَّنُّوْرُ. وَمَعْنَاهُ: اِشْتَدَّتِ الْحَرْبُ. وَقَوْلُهٗ: "حَدَّهُمْ" هُوَ بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ، اَیْ: بَأْسَهُمْ.

(۱۸۵۱) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

اس کو روکنے کی کوشش کرتا تھا تا کہ وہ تیز نہ چلے اور ابوسفیان آپ ﷺ کے رکاب پکڑے ہوئے تھے، پس آپ ﷺ نے فرمایا اے عباس، درخت کے نیچے (بیعت رضوان) کرنے والوں کو آواز دو۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں (اور وہ بلند آواز آدمی تھے) میں نے اپنی بلند آواز میں کہا درخت کے نیچے والے کہاں ہیں؟ پس اللہ کی قسم جس وقت انہوں نے میری آواز سنی وہ اتنی تیزی سے متوجہ ہوئے جیسے گائے اپنی اولاد پر متوجہ ہوتی ہے، پس انہوں نے کہا لبیک، لبیک، پھر ان میں اور کافروں میں خوب لڑائی ہوئی، اس وقت انصار کی پکار تھی اے جماعت انصار اے انصار، پھر صرف بنو حارث بن خزرج تک محدود ہوگئی، پس آپ ﷺ نے جب کہ آپ اپنے خچر پر ہی تشریف فرما تھے میدان جنگ کی طرف دیکھا گویا کہ اپنی گردن بلند کر کے لڑائی کی گرمی کو دیکھ رہے تھے، پس آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہی وقت ہے جنگ کے زور پکڑنے اور شدت اختیار کرنے کا۔ پھر آپ ﷺ نے چند کنکریاں اٹھائیں اور کافروں کی طرف پھینکیں اور فرمایا محمد کے رب کی قسم وہ شکست کھا گئے۔ پس میں نے دیکھنا شروع کیا تو میرے خیال میں جنگ پورے جوش وخروش پر تھی، اللہ کی قسم جوں ہی آپ ﷺ نے وہ کنکریاں کافروں کی طرف پھینکیں تو میں نے مسلسل دیکھا کہ ان کی قوت کمزور ہوگئی اور ان کا معاملہ پیٹھ پھیرنے تک پہنچ گیا۔"

الوطیس: بمعنی تنور۔ حمی الوطیس: اس کا معنی ہے جنگ خوب زور پکڑ گئی۔ حدھم: حاء کے ساتھ ان کی قوت اور جنگی صلاحیت۔

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ، لَا يَقْبَلُ اَلَّا طَيِّبًا، وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ، فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: "يَآ اَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا" وَقَالَ تَعَالٰى: "يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَارَزَقْنٰكُمْ" ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ، اَشْعَثَ، اَغْبَرَ، يَمُدُّ يَدَيْهِ اِلَى السَّمَاءِ: يَارَبِّ، يَارَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ، وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ، وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ، وَغُذِىَ بِالْحَرَامِ، فَاَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ!؟"﴾ (رواه مسلم)

ﷺ نے ارشاد فرمایا اے لوگو! اللہ جل شانہ پاک ہے اور وہ پاک ہی چیزوں کو قبول فرماتا ہے اور بے شک اللہ جل شانہ نے مؤمنوں کو اسی چیز کا حکم دیا ہے جس کا حکم اس نے اپنے پیغمبروں کو دیا چنانچہ فرمایا "یأیها الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا"

اے رسولو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک اعمال کرو۔ اور آپ ﷺ نے ایک آدمی کا ذکر کیا جو لمبا چوڑا سفر کرتا ہے، پراگندہ حال ہے، گرد وغبار آلود حالت میں ہے اور اپنے ہاتھ کو آسمان کی طرف اٹھاتا ہے۔ اے میرے رب، اے میرے رب، حالانکہ اس کا کھانا حرام ہے، اس کا پینا حرام ہے، اس کا لباس حرام ہے اور اسے غذا ہی حرام ملی اس کی دعا کیوں کر قبول ہوگی؟'' (مسلم)

(۱۸۵۲) ﴿وَعَنْهُ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يُزَكِّيْهِمْ، وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ: شَيْخٌ زَانٍ، وَمَلِكٌ كَذَّابٌ، وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ"﴾ (رواه مسلم)

"اَلْعَائِلُ" اَلْفَقِيْرُ.

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تین آدمی ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت والے دن بات نہ کریں گے اور نہ ان کو گناہوں سے پاک کریں گے اور نہ ان کی طرف دیکھیں گے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا: (۱) بوڑھا بدکار، (۲) جھوٹا بادشاہ، (۳) مغرور فقیر۔'' (مسلم) العائل: بمعنی فقیر۔

(۱۸۵۳) ﴿وَعَنْهُ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيْلُ كُلٌّ مِّنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا سیحان، جیحان، فرات اور نیل یہ چاروں جنت کی نہروں میں سے ہیں۔'' (مسلم)

(۱۸۵۴) ﴿وَعَنْهُ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِىْ فَقَالَ: "خَلَقَ اللّٰهُ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ، وَخَلَقَ فِيْهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْاَحَدِ، وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ، وَخَلَقَ الْمَكْرُوْهَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ، وَخَلَقَ النُّوْرَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ، وَبَثَّ فِيْهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيْسِ، وَخَلَقَ

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین کو ہفتہ کے دن پیدا فرمایا ہے اور اس میں پہاڑ اتوار کے دن پیدا کئے، اور درخت پیر کے دن پیدا کئے اور ناپسندیدہ چیزوں کو منگل کے دن اور روشنی کو بدھ کے دن اور جانوروں کو جمعرات کے دن پیدا فرمایا اور تمام چیزوں کی پیدائش کے آخر میں جمعہ کو عصر کے بعد حضرت آدم علیہ

آدَمَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِيْ آخِرِ الْخَلْقِ فِيْهِ آخِرِ سَاعَةٍ مِنَ النَّهَارِ، فِيْمَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ"﴾ (رواه مسلم)

السلام کو پیدا فرمایا اور یہ عصر اور رات کے درمیان دن کی آخری ساعت تھی۔" (مسلم)

(١٨٥٥) ﴿وَعَنْ اَبِىْ سُلَيْمَانَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: "لَقَدِ انْقَطَعَتْ فِيْ يَدِيْ يَوْمَ مُوْتَةَ تِسْعَةُ اَسْيَافٍ، فَمَابَقِيَ فِيْ يَدِيْ إِلَّا صَفِيْحَةٌ يَمَانِيَّةٌ"﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: "حضرت ابوسلیمان خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جنگ موتہ والے دن میرے ہاتھ سے نو تلواریں ٹوٹیں، صرف ایک چھوٹی یمنی تلوار میرے ہاتھ میں باقی رہی۔" (بخاری)

(١٨٥٦) ﴿وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ، ثُمَّ اَصَابَ، فَلَهُ اَجْرَانِ وَاِنْ حَكَمَ، وَاجْتَهَدَ، فَاَخْطَاَ، فَلَهُ اَجْرٌ"﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جب حاکم فیصلہ کرے اور اجتہاد سے کام لے، پھر اجتہاد سے وہ درستی تک پہنچ جائے تو اس کے لئے دوگنا ثواب ہے اور اگر وہ فیصلہ کرے اپنے اجتہاد سے اور اس میں غلطی کرے تو اس کو ایک اجر ملے گا۔" (بخاری ومسلم)

(١٨٥٧) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَابْرِدُوْهَا بِالْمَاءِ"﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا بخار جہنم کی شدید حرارت سے ہے، پس تم اسے پانی سے ٹھنڈا کردو۔" (بخاری ومسلم)

(١٨٥٨) ﴿وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ، صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ"﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: "حضرت عائشہؓ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص فوت ہوجائے اور اس کے ذمہ کچھ روزے تھے تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزہ رکھے۔ (بخاری ومسلم)

وَالْمُخْتَارُ جَوَازُ الصَّوْمِ عَمَّنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ، وَالْمُرَادُ بِالْوَلِيِّ: اَلْقَرِيْبُ وَارِثًا كَانَ اَوْغَيْرَوَارِثٍ.

اس حدیث کی رو سے فوت شدہ شخص کے ذمے روزے ہوں تو پسندیدہ بات اس کی طرف سے روزہ رکھنا ہے اور ولی سے مراد قریبی رشتہ دار ہے، چاہے وہ وارث ہو یا نہ ہو۔"

(١٨٥٩) ﴿وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الطُّفَيْلِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا حُدِّثَتْ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ فِيْ بَيْعٍ اَوْعَطَاءٍ اَعْطَتْهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا: وَاللّٰهِ لَتَنْتَهِيَنَّ عَائِشَةُ، اَوْلَاَحْجُرَنَّ عَلَيْهَا؛ قَالَتْ: اَهُوَ قَالَ

ترجمہ: "حضرت عوف بن مالک بن طفیلؒ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ کو بتایا گیا کہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے کسی سودے یا عطیہ کے بارے میں جو حضرت عائشہؓ دیتی تھیں کہ کہا اگر میری خالہ حضرت عائشہؓ اس طرح خرچ کرنے سے رک نہیں جاتیں تو میں ان پر پابندی لگادوں گا۔ حضرت عائشہؓ نے یہ سن کر فرمایا کیا عبداللہ نے

هٰذَا؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَتْ: هُوَلِلّٰهِ عَلَيَّ نَذْرٌاَنْ لَا اُكَلِّمَ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَبَداً، فَاسْتَشْفَعَ ابْنُ الزُّبَيْرِ اِلَيْهَا حِيْنَ طَالَتِ الْهِجْرَةُ، فَقَالَتْ: لَا وَاللّٰهِ لَا اُشَفِّعُ فِيْهِ أَبَداً، وَلَا أَتَحَنَّثُ اِلٰى نَذْرِيْ، فَلَمَّاطَالَ ذٰلِكَ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ كَلَّمَ الْمِسْوَرَبْنَ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوْثَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَقَالَ لَهُمَا: أَنْشُدُكُمَا اللّٰهَ لَمَا اَدْخَلْتُمَانِيْ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا، فَاِنَّهَا لَا يَحِلُّ لَهَا اَنْ تَنْذِرَقَطِيْعَتِيْ، فَاَقْبَلَ بِهِ الْمِسْوَرُ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ حَتّٰى اسْتَأْذَنَا عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا، فَقَالَا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ وَرَحْمَةُاللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَنَدْخُلُ؟ قَالَتْ عَائِشَةُ: اُدْخُلُوْا، قَالُوْا: كُلُّنَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ اُدْخُلُوْا كُلُّكُمْ، وَلَا تَعْلَمُ اَنَّ مَعَهُمَا ابْنَ الزُّبَيْرِ، فَلَمَّا دَخَلُوْا، دَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ الْحِجَابَ، فَاعْتَنَقَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا، وَطَفِقَ يُنَاشِدُهَا، وَيَبْكِيْ، وَطَفِقَ الْمِسْوَرُ، وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ يُنَاشِدَانِهَا اِلَّا كَلَّمَتْهُ وَقَبِلَتْ مِنْهُ، وَيَقُوْلَانِ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَمَّا قَدْعَلِمْتِ مِنَ الْهِجْرَةِ، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَهْجُرَاَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، فَلَمَّا اَكْثَرُوْا عَلٰى عَائِشَةَ مِنَ التَّذْكِرَةِ وَالتَّحْرِيْجِ، طَفِقَتْ تُذَكِّرُهُمَا، وَتَبْكِيْ، وَتَقُوْلُ: اِنِّيْ نَذَرْتُ وَالنَّذْرُ شَدِيْدٌ، فَلَمْ يَزَالَا بِهَاحَتّٰى كَلَّمَتِ ابْنَ الزُّبَيْرِ، وَاَعْتَقَتْ فِيْ نَذْرِهَاذٰلِكَ اَرْبَعِيْنَ رَقَبَةً، وَكَانَتْ تَذْكُرُ نَذْرَهَا بَعْدَذٰلِكَ، فَتَبْكِيْ حَتّٰى تَبُلَّ دُمُوْعُهَا خِمَارَهَا﴾ (رواه البخاری)

واقعی ایسا کہا ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں، تو انہوں نے فرمایا مجھ پر اللہ کے نام کی قسم ہے کہ اب میں کبھی عبد اللہ بن زبیرؓ سے بات نہیں کروں گی۔ جب یہ ترک تعلق لمبا ہوگیا تو حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ نے حضرت عائشہ کی طرف سفارش کروائی تو انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم میں ابن زبیرؓ کے بارے میں کبھی سفارش قبول نہیں کروں گی، نہ اپنی نذر توڑنے کے گناہ کا ارتکاب کروں گی۔ جب حضرت عبد اللہ بن زبیر کا معاملہ لمبا ہوگیا تو انہوں نے حضرت مسور بن مخرمہؓ اور عبد الرحمٰن بن اسود بن عبد یغوثؓ سے بات کی اور ان سے کہا کہ میں تم دونوں کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ تم مجھے حضرت عائشہؓ کے پاس لے چلو، اس لئے جائز نہیں کہ وہ مجھ سے قطع تعلق کی نذر پر قائم رہیں۔ پس حضرت مسورؓ اور عبد الرحمٰنؓ دونوں حضرت عبد اللہ بن زبیر کو لے گئے حتیٰ کہ انہوں نے حضرت عائشہؓ سے اندر آنے کی اجازت مانگی اور انہوں نے کہا السلام علیک و رحمۃ اللہ و برکاتہ، کیا ہم اندر آجائیں؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ آجاؤ انہوں نے کہا ہم سب آجائیں؟ تو حضرت عائشہ نے فرمایا: ہاں تم سب آجاؤ اور ان کو یہ معلوم نہ ہوا کہ ان کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن زبیر بھی ہیں، پس جب اندر گئے تو حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ پردے کے اندر چلے گئے اور حضرت عائشہؓ سے لپٹ کر انہیں قسمیں دینے لگے اور رونے لگے اور حضرت مسور اور عبد الرحمٰنؓ بھی انہیں قسم دے کر کہنے لگے کہ وہ ابن زبیر سے بات شروع کردیں اور ان کا عذر قبول فرمالیں، وہ کہنے لگے کہ نبی کریم ﷺ نے قطع تعلق سے منع فرمایا ہے جو آپ کے علم میں ہے اور کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ تین راتوں سے زیادہ اپنے مسلمان بھائی سے بول چال اور قطع تعلق رکھے، پس جب انہوں نے حضرت عائشہؓ کے سامنے وعظ اور نصیحت شروع کردی تو وہ رونے لگیں اور فرمانے لگیں کہ میں نے تو نذر مانی تھی اور نذر کا معاملہ بڑا سخت ہے۔ مگر یہ دونوں برابر اصرار کرتے رہے حتیٰ کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن

زبیرؓ سے کلام فرما لیا اور اپنی اس نذر کے توڑنے کے کفارے میں حضرت عائشہؓ نے چالیس غلام آزاد کیے، اس کے بعد جب بھی ان کو اپنی نذر یاد آتی تو خوب روتیں حتیٰ کہ ان کے آنسو ان کے دوپٹہ کو تر کر دیتے۔" (بخاری)

(۱۸۶۰) ﴿وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ، فَصَلّٰى عَلَيْهِمْ بَعْدَ ثَمَانِ سِنِيْنَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْاَحْيَاءِ وَالْاَمْوَاتِ، ثُمَّ طَلَعَ اِلَى الْمِنبَرِ، فَقَالَ: "اِنِّيْ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ فَرَطٌ، وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ، وَاِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ، وَاِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلَيْهِ مِنْ مَقَامِيْ هٰذَا، اَلَا وَاِنِّيْ لَسْتُ أَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا، وَلٰكِنْ أَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا اَنْ تَنَافَسُوْهَا." قَالَ: فَكَانَتْ آخِرَ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾. (متفق عليه)

وَفِيْ رِوَايَةٍ: "لٰكِنِّيْ أَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا، وَتَقْتَتِلُوْا، فَتَهْلِكُوْا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ." قَالَ: عُقْبَةُ: فَكَانَ آخِرَ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنبَرِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ: "اِنِّيْ فَرَطٌ لَكُمْ، وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ، وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰى حَوْضِيَ الْآنَ، وَاِنِّيْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ، أَوْ مَفَاتِيْحَ الْاَرْضِ، وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ، وَلٰكِنْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا."

ترجمہ: "حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ احد کے شہداء کی طرف تشریف لے گئے اور ان کے لئے آٹھ سال بعد اس طرح دعا فرمائی جیسے زندوں اور مردوں کو رخصت کرنے والا دعا کرتا ہے۔ پھر آپ ﷺ منبر پر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ میں تم سے آگے جانے والا ہو اور میں تم پر گواہ ہوں گا، تمہارے ساتھ وعدے کی جگہ حوض ہے اور میں اس مقام پر سے دیکھ رہا ہوں، خبردار، مجھے تم سے اندیشہ نہیں ہے کہ تم شرک کرو گے لیکن یہ اندیشہ ضرور ہے کہ تم دنیا میں رغبت کرنے لگو گے؟ حدیث کے راوی کہتے ہیں کہ یہ آخری دیدار تھا۔ جو میں نے آپ ﷺ کیا، پس اس کے بعد آپ ﷺ جلد ہی دنیا سے رخصت ہوگئے۔" (بخاری ومسلم)

ایک اور روایت میں آتا ہے میں تم سے دنیا کی بابت خوف محسوس کرتا ہوں کہ تم اس میں زیادہ رغبت کرنے لگو گے اور باہم لڑنے لگو گے اور تم ایسے ہی ہلاک ہوجاؤ گے جیسے تم سے پہلے کے لوگ ہلاک ہوگئے۔ حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں یہ آپ ﷺ کا آخری دیدار تھا جو میں نے منبر پر کیا۔

ایک اور روایت میں آتا ہے کہ میں تم سے پہلے جانے والا ہوں اور تم پر گواہ ہوں گا اور اللہ کی قسم! میں اب اپنے حوض کی طرف دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی یا زمینوں کی چابیاں عطا کی گئی ہیں اور میں تمہارے بارے میں اس بات سے نہیں ڈرتا کہ تم میرے بعد شرک کرو گے لیکن مجھے تم سے یہ اندیشہ ہے کہ تم اس دنیا میں خوب رغبت کرو گے۔

وَالْمُرَادُ بِالصَّلَاةِ عَلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ: الدُّعَاءُ لَهُمْ لَا الصَّلَاةُ الْمَعْرُوْفَةُ.

شہداء احد پر نماز سے مراد ان کے لئے دعا کرنا ہے نہ کہ نماز پڑھنا۔

(۱۸۶۱) وَعَنْ اَبِیْ زَيْدٍ عَمْرِو بْنِ اَخْطَبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: صَلّٰى بِنَارَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ، وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الظُّهْرُ، فَنَزَلَ فَصَلّٰى. ثُمَّ صَعِدَالْمِنْبَرَحَتّٰى حَضَرَتِ الْعَصْرُ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى، ثُمَّ صَعِدَالْمِنْبَرَحَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَاَخْبَرَنَا مَاكَانَ، وَمَا هُوَ كَائِنٌ، فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا. (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوزید عمرو بن اخطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہمیں خطبہ دیا یہاں تک کہ ظہر کا وقت ہوگیا، آپ ﷺ منبر سے اُترے اور نماز پڑھائی اور منبر پر چڑھ کر خطبہ دیا یہاں تک کہ عصر کا وقت ہوگیا، پھر آپ ﷺ منبر سے اُترے، نماز پڑھائی اور پھر منبر پر چڑھ کر خطبہ دیا یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا، پس جو کچھ ہوا اور جو ہونے والا تھا ان سب کی اطلاع دی، ہم میں سے سب سے بڑا عالم وہی ہے جو ہم میں سے سب سے زیادہ ان باتوں کو جاننے والا ہے۔'' (مسلم)

(۱۸۶۲) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ نَذَرَ اَنْ يُطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ، وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَعْصِيَ اللّٰهَ فَلَايَعْصِهٖ"﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اس بات کی نذر مانے کہ وہ اللہ کی اطاعت کرے تو اسے اللہ کی اطاعت کرنی چاہئے اور جو اللہ کی نافرمانی کی نذر مانے تو وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔'' (بخاری)

(۱۸۶۳) ﴿وَعَنْ اُمِّ شَرِيْكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهَا بِقَتْلِ الْاَوْزَاغِ، وَقَالَ: "كَانَ يَنْفُخُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ"﴾. (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے انہیں گرگٹ مارنے کا حکم فرمایا اور ارشاد فرمایا یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آگ پر پھونکیں مارتی تھی۔''

(۱۸۶٤) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِیْ اَوَّلِ ضَرْبَةٍ، فَلَهٗ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً، وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ، فَلَهٗ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً دُوْنَ الْاُوْلٰى، وَاِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهٗ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً"﴾

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو گرگٹ کو پہلی چوٹ میں مارے تو اس کے لئے اتنی اتنی نیکیاں ہیں اور جو اس کو دوسری چوٹ میں مارے اس کے لئے پہلے شخص سے کم اتنی اتنی نیکیاں ہیں اور اگر تیسری چوٹ میں مارے تو اس کے لئے اتنی اتنی نیکیاں ہیں۔

وَفِیْ رِوَايَةٍ: "مَنْ قَتَلَ وَزَغاً فِیْ اَوَّلِ ضَرْبَةٍ

ایک اور روایت میں ہے جو شخص کسی گرگٹ کو پہلی چوٹ میں مار دے اس کے لئے سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہے، دوسری چوٹ میں

كُتِبَ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَفِي الثَّانِيَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ، وَفِي الثَّالِثَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ." (رواہ مسلم)

قَالَ اَهْلُ اللُّغَةِ: اَلْوَزَغُ: اَلْعِظَامُ مِنْ سَامِّ اَبْرَصَ.

مارنے پر اس سے کم اور پھر تیسری چوٹ میں مارنے پر اس سے کم۔" (مسلم)

اہل لغت نے کہا ہے کہ وزغ موذی جانوروں میں سے ایک برا جانور ہے (سام ابرص بھی ایک قسم کا موذی جانور ہے)

(١٨٦٥) ﴿وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "قَالَ رَجُلٌ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ، فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِسَارِقٍ، فَأَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ: تُصُدِّقَ عَلٰى سَارِقٍ! فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ، فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ زَانِيَةٍ، فَأَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ: تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى زَانِيَةٍ! فَقَالَ: اَللّٰهُمَ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ! لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ، فَوَضَعَهَا عَلٰى يَدِغَنِيٍّ، فَاَصْبَحُوْايَتَحَدَّثُوْنَ: تُصُدِّقَ عَلٰى غَنِيٍّ! فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى سَارِقٍ، وَعَلٰى زَانِيَةٍ، وَعَلٰى غَنِيٍّ! فَاُتِيَ، فَقِيْلَ لَهُ: أَمَّا صَدَقَتُكَ عَلٰى سَارِقٍ، فَلَعَلَّهُ اَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهٖ، وَأَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا تَسْتَعِفُّ عَنْ زِنَاهَا، وَاَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهُ اَنْ يَعْتَبِرَ، فَيُنْفِقَ مِمَّا آتَاهُ اللّٰهُ"﴾

(رواه البخاری بِلَفْظِهٖ، وَمُسْلِمٌ بِمَعْنَاهُ)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک آدمی نے فرمایا میں ضرور صدقہ کروں گا، پس وہ صدقہ لے کر نکلا اور ایک چور کے ہاتھ میں رکھ دیا، پس صبح کے وقت لوگ باتیں کرتے تھے آج رات کو ایک چور پر صدقہ کیا گیا تو صدقہ کرنے والے نے کہا اے اللہ! تیرا شکر ہے، میں پھر ضرور صدقہ کروں گا، پس وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا تو وہ اس نے ایک بدکار عورت کے ہاتھ پر رکھ دیا، پس صبح کے وقت لوگ باتیں کرتے تھے کہ آج رات ایک بدکار عورت پر صدقہ کیا گیا ہے تو صدقہ کرنے والے نے کہا اے اللہ! تیرا شکر ہے، بدکار عورت پر (صدقہ ہوگیا) میں پھر ضرور صدقہ کروں گا، پس وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور ایک مالدار آدمی کے ہاتھ پر رکھ دیا، پس صبح کے وقت لوگ باتیں کرتے تھے کہ آج رات ایک مالدار آدمی پر صدقہ کیا گیا ہے تو اس نے پھر کہا کہ اے اللہ! تیرا شکر ہے ایک چور پر، ایک بدکار عورت پر، اور ایک مالدار آدمی پر۔ پس رات کو اسے خواب آیا اور اسے بتلایا گیا تیرا صدقہ جو چور پر ہوا تو شاید اس کی وجہ وہ چوری سے باز آجائے اور بدکار عورت شاید وہ بدکاری سے توبہ کرلے اور مالدار آدمی شاید وہ عبرت حاصل کرلے اور وہ بھی اللہ کے دیئے ہوئے مال میں سے اللہ کے راستے میں خرچ کرے۔ بخاری میں یہ روایت ان ہی الفاظ کے ساتھ مروی ہے اور مسلم میں اس کے ہم معنی روایت ہے۔"

(١٨٦٦) ﴿وَعَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دَعْوَةٍ، فَرُفِعَ اِلَيْهِ الذِّرَاعُ، وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ، فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً،

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ ہم ایک دعوت میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، پس آپ کی طرف دست کا گوشت بڑھایا گیا اور آپ ﷺ کو یہ گوشت پسند تھا، پس آپ

وَقَالَ: "اَنَا سَيِّدُالنَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، هَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّ ذَاكَ؟ يَجْمَعُ اللّٰهُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ، فَيُبْصِرُ هُمُ النَّاظِرُ، وَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِيْ، وَتَدْنُوْ مِنْهُمُ الشَّمْسُ، فَيَبْلُغُ النَّاسُ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَالاَ يُطِيْقُوْنَ، وَلاَيَحْتَمِلُوْنَ، فَيَقُوْلُ النَّاسُ: اَلاَ تَرَوْنَ اِلٰى مَا اَنْتُمْ فِيْهِ اِلٰى مَابَلَغَكُمْ، اَلاَ تَنْظُرُوْنَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ؟ فَيَقُوْلُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ: اَبُوْكُمْ آدَمُ، وَيَاْتُوْنَهُ، فَيَقُوْلُوْنَ: يَا آدَمُ، اَنْتَ اَبُوالْبَشَرِ، خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ، وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُوْحِهٖ، وَاَمَرَ الْمَلاَئِكَةَ، فَسَجَدُوْا لَكَ، وَاَسْكَنَكَ الْجَنَّةَ، اَلاَ تَشْفَعُ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ؟ اَلاَ تَرٰى مَانَحْنُ فِيْهِ، وَمَا بَلَغْنَا؟ فَقَالَ: اِنَّ رَبِّيْ غَضِبَ غَضَباً لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ، وَلاَ يَغْضَبُ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ، وَاِنَّهٗ نَهَانِيْ عَنِ الشَّجَرَةِ، فَعَصَيْتُ، نَفْسِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ، اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ، اِذْهَبُوْا إِلٰى نُوْحٍ، فَيَاْتُوْنَ نُوْحاً، فَيَقُوْلُوْنَ: يَانُوْحُ، اَنْتَ اَوَّلُ الرُّسُلِ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ، وَقَدْ سَمَّاكَ اللّٰهُ عَبْداً شَكُوْرًا، أَلاَ تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ، أَلاَ تَرٰى اِلٰى مَابَلَغْنَا، أَلاَ تَشْفَعُ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ؟

فَيَقُوْلُ: اِنَّ رَبِّيْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَباً، لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ، وَاِنَّهٗ قَدْكَانَتْ لِيْ دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَاعَلٰى قَوْمِيْ، نَفْسِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ، اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ، اِذْهَبُوْا اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ، فَيَأْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ، فَيَقُوْلُوْنَ: يَا اِبْرَاهِيْمُ اَنْتَ نَبِيُّ اللّٰهِ وَخَلِيْلُهٗ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ، اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ، أَلاَ تَرٰى اِلٰى مَانَحْنُ فِيْهِ؟ فَيَقُوْلُ لَهُمْ:

اسے نوچ نوچ کر کھانے لگے اور فرمایا میں قیامت والے دن تمام لوگوں کا سردار ہوں گا، کیا تم جانتے ہو، اس سرداری کی وجہ کیا ہوگی؟ اللہ تعالیٰ ایک ہی میدان میں اولین اور آخرین (اگلے، پچھلے لوگوں) کو جمع فرمائے گا، ایک دیکھنے والا ان سب کو دیکھے گا اور ایک پکارنے والا ان سب کو اپنی آواز سنا سکے گا، سورج ان کے قریب ہوگا، لوگوں کو غم اور بے چینی اس حد تک پہنچے گی کہ ان کی طاقت اور برداشت سے باہر ہوگی، پس لوگ کہیں گے، کیا تم دیکھتے نہیں کہ تم جس تکلیف سے دوچار ہو، وہ کس حد تک پہنچ چکی ہے؟ کیا تم ایسا شخص نہیں دیکھتے جو تمہارے لئے تمہارے رب سے سفارش کرے؟ تو لوگ ایک دوسرے کو کہیں گے کہ تمہارے باپ آدم علیہ السلام ہیں۔ پس لوگ ان کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور کہیں گے اے آدم، آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے بنایا اور آپ کے اندر روح پھونکی اور اللہ نے فرشتوں کو حکم دیا، پس انہوں نے آپ کو سجدہ کیا اور آپ کو جنت میں آباد کیا، آپ اپنے رب سے ہماری سفارش کیوں نہیں کرتے؟ کیا آپ ہماری وہ تکلیف نہیں دیکھ رہے ہیں جس میں ہم مبتلا ہیں اور جس حالت کو ہم پہنچے ہوئے ہیں؟ تو وہ فرمائیں گے میرا رب آج اتنے سخت غصے میں ہے کہ اس جیسا غضب ناک وہ اس سے پہلے ہوا اور نہ آئندہ کبھی اس جیسا غضبناک ہوگا اور اس نے مجھے (جنت میں) ایک درخت کے پاس جانے سے منع کیا تھا، لیکن مجھ سے نافرمانی کا صدور ہوگیا تھا، مجھے تو اپنی فکر ہے، اپنی فکر ہے، اپنی فکر ہے، تم میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ، تم نوح کے پاس جاؤ، پس لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور ان سے عرض کریں گے، اے نوح، آپ اہل زمین کی طرف سب سے پہلے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام شکر گزار بندہ رکھا ہے، کیا آپ وہ تکلیف نہیں دیکھ رہے ہیں جس میں ہم مبتلا ہیں؟ کیا آپ نہیں دیکھ رہے ہیں کہ ہماری بے چینی کس حد تک پہنچی ہوئی ہے؟ آپ اپنے

إِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنِّيْ كُنْتُ كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ، نَفْسِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ، اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ، اِذْهَبُوْا اِلٰى مُوْسٰى. فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى، فَيَقُوْلُوْنَ: يَامُوْسٰى اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَضَّلَكَ اللّٰهُ بِرِسَالَاتِهِ وَبِكَلَامِهِ عَلَى النَّاسِ، اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ، أَلَا تَرٰى اِلٰى مَانَحْنُ فِيْهِ؟ فَيَقُوْلُ: اِنَّ رَبِّيْ قَدْغَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَاِنِّيْ قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ اُوْمَرْ بِقَتْلِهَا، نَفْسِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ، اِذْ هَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ، اِذْ هَبُوْا اِلٰى عِيْسٰى. فَيَأْتُوْنَ عِيْسٰى، فَيَقُوْلُوْنَ: يَاعِيْسٰى اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ، أَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ، وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ، اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ، اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ؟ فَيَقُوْلُ عِيْسٰى: اِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَباً لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْباً، نَفْسِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ، اِذْ هَبُوْا إِلٰى غَيْرِيْ، اِذْهَبُوْا إِلٰى مُحَمَّدٍصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ."

وَفِيْ رِوَايَةٍ: "فَيَاْتُوْنَ، فَيَقُوْلُوْنَ: يَامُحَمَّدُ، اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَخَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ، وَقَدْغَفَرَاللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ، أَلَا تَرٰى اِلٰى مَانَحْنُ فِيْهِ؟ فَأَنْطَلِقُ، فَآتِيْ تَحْتَ الْعَرْشِ، فَاَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّيْ، ثُمَّ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهِ، وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًالَمْ يَفْتَحْهُ عَلٰى اَحَدٍ قَبْلِيْ، ثُمَّ يُقَالُ: يَامُحَمَّدُ، اِرْفَعْ رَأْسَكَ، سَلْ تُعْطَهُ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَاَرْفَعُ رَأْسِيْ،

رب سے ہماری سفارش کیوں نہیں کرتے؟ پس وہ فرمائیں گے میرا رب آج اتنے سخت غصے میں ہے کہ اس جیسا غضب ناک وہ اس سے پہلے کبھی ہوا اور نہ کبھی آئندہ ہوگا اور مجھے ایک دعا کرنے کا حق حاصل تھا جو میں نے اپنی قوم کے خلاف کر لی تھی، مجھے تو اپنی فکر ہے، اپنی فکر ہے، اپنی فکر ہے، تم میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ، تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ پس لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے، اے ابراہیم، آپ اللہ کے نبی اور اہل زمین میں سے اس کے خلیل ہیں، آپ اپنے رب سے ہماری سفارش کر دیجئے، کیا آپ وہ تکلیف دیکھ نہیں رہے ہیں جس میں ہم مبتلا ہیں؟ پس حضرت ابراہیم علیہ السلام ان سے فرمائیں گے، میرا رب آج اتنا غضب ناک ہے کہ اتنا غضب ناک اس سے پہلے کبھی ہوا اور نہ آئندہ کبھی ہوا گا اور میں نے تو تین باتیں ایسی کی تھیں جو بظاہر واقعے کے خلاف تھیں، مجھے تو اپنی فکر ہے، اپنی فکر ہے، اپنی فکر ہے، تم میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ، تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ پس لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور ان سے عرض کریں گے، اے موسیٰ، آپ اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی رسالت اور ہم کلامی سے نواز کر تمام لوگوں پر فضیلت عطا کی، آپ اپنے رب سے ہماری سفارش کر دیجئے، کیا آپ وہ تکلیف دیکھ نہیں رہے ہیں جس میں ہم گھرے ہوئے ہیں؟ پس حضرت موسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے میرا رب آج اتنا سخت غضبناک ہے کہ اس جیسا غضبناک وہ پہلے کبھی ہوا اور نہ آئندہ کبھی ہوگا اور مجھ سے ایک جان کا قتل ہو گیا تھا جس کے قتل کرنے کا مجھے حکم نہیں دیا گیا تھا، مجھے تو اپنی فکر ہے، اپنی فکر ہے، اپنی فکر ہے، تم میرے علاوہ اور کسی کے پاس جاؤ، تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ پس لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے اے عیسیٰ، آپ اللہ کے رسول اور اس کا وہ کلمہ ہیں جو اس نے حضرت مریم کی طرف

فَاَقُوْلُ اُمَّتِیْ یَارَبِّ، اُمَّتِیْ یَارَبِّ، فَیُقَالُ: یَامُحَمَّدُ، أَدْخِلْ مِنْ اُمَّتِکَ مَنْ لاَ حِسَابَ عَلَیْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْاَیْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ، وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِیْمَاسِوٰی ذٰلِکَ مِنَ الْاَبْوَابِ." ثُمَّ قَالَ: "وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّ مَابَیْنَ الْمِصْرَاعَیْنِ مِنْ مَصَارِیْعِ الْجَنَّةِ کَمَابَیْنَ مَکَّةَ وَهَجَرَ، أَوْکَمَابَیْنَ مَکَّةَ وَبُصْرٰی"﴾ (متفق علیه)

القاء فرمایا اور اس کی روح ہیں، اور آپ نے گہوارے میں لوگوں سے گفتگو فرمائی۔ آپ اپنے رب سے ہماری سفارش کر دیجئے۔ کیا آپ وہ تکلیف نہیں دیکھ رہے ہیں جس میں ہم مبتلا ہیں؟ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے میرا رب آج اتنا سخت غصے میں ہے کہ اس جیسا غضب ناک وہ پہلے کبھی ہوا اور نہ آئندہ کبھی ہوگا۔ حضرت عیسیٰ اپنے کسی قصور کا ذکر نہیں فرمائیں گے (اور فرمائیں گے) مجھے تو اپنی فکر ہے، اپنی فکر ہے، اپنی فکر ہے، تم میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ، تم محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔

ایک اور روایت میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا، پس لوگ میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے محمد، آپ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں، اللہ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ بھی معاف فرما دیئے ہیں، آپ اپنے رب سے ہماری سفارش فرما دیجئے۔ کیا آپ وہ تکلیف نہیں دیکھ رہے ہیں جس میں ہم گھرے ہوئے ہیں؟ پس میں چل کر عرش کے نیچے آؤں گا اور اپنے رب کے سامنے سجدہ ریز ہو جاؤں گا، پھر اللہ تعالیٰ اپنی حمد اور حسن ثناء پر مشتمل ایسے کلمات مجھ پر القاء فرمائے گا کہ مجھ سے پہلے وہ کسی پر القاء نہیں کئے گئے ہوں گے۔ پھر کہا جائے گا اے محمد، اپنا سر اٹھائیے، مانگئے، آپ کو دیا جائے گا، سفارش کیجئے، سفارش قبول کی جائے گی۔ پس میں اپنا سر (سجدے سے) اٹھاؤں گا اور کہوں گا اے میرے رب، میری امت، اے میرے رب، میری امت (یعنی اسے بخش دے) پس کہا جائے گا اے محمد، اپنی امت کے ان لوگوں کو جن پر حساب نہیں ہے جنت کے دروازوں میں سے دائیں طرف کے دروازے سے جنت میں لے جائیں اور وہ اس کے علاوہ دوسرے دروازوں میں بھی دوسرے لوگوں کے ساتھ شریک ہیں (یعنی دوسرے دروازوں سے بھی وہ جا سکتے ہیں) پھر آپ نے فرمایا، قسم ہے اس ذات کی، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، جنت کے کواڑوں میں سے دو کواڑوں کے درمیان اتنا

فاصلہ ہے جتنا کہ مکہ اور ہجر کے درمیان یا مکہ اور بصری کے درمیان۔"
(بخاری ومسلم)

(١٨٦٧) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ اِبْرَاهِيْمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُمِّ اِسْمَاعِيْلَ وَبِابْنِهَا اِسْمَاعِيْلَ، وَهِيَ تُرْضِعُهُ حَتّٰى وَضَعَهَا عِنْدَ الْبَيْتِ عِنْدَ دَوْحَةٍ فَوْقَ زَمْزَمَ فِيْ اَعْلَى الْمَسْجِدِ، وَلَيْسَ يَوْمَئِذٍ اَحَدٌ، وَ لَيْسَ بِهَا مَاءٌ، فَوَضَعَهُمَا هُنَاكَ، وَوَضَعَ عِنْدَ هُمَا جِرَاباً فِيْهِ تَمْرٌ، وَسِقَاءً فِيْهِ مَاءٌ، ثُمَّ قَفّٰى اِبْرَاهِيْمُ مُنْطَلِقاً، فَتَبِعَتْهُ اُمُّ اِسْمَاعِيْلَ، فَقَالَتْ: يَا اِبْرَاهِيْمُ، اَيْنَ تَذْهَبُ، وَتَتْرُكُنَا بِهٰذَا الْوَادِي، الَّذِيْ لَيْسَ فِيْهِ أَنِيْسٌ وَ لاَ شَيْءٌ؟ فَقَالَتْ لَهُ ذٰلِكَ مِرَارًا، وَجَعَلَ لاَ يَلْتَفِتُ اِلَيْهَا، قَالَتْ لَهُ: آللّٰهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَتْ: اِذًا لاَ يُضَيِّعُنَا، ثُمَّ رَجَعَتْ، فَانْطَلَقَ اِبْرَاهِيْمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى اِذَا كَانَ عِنْدَ الثَّنِيَّةِ حَيْثُ لاَ يَرَوْنَهُ، اِسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الْبَيْتَ، ثُمَّ دَعَا بِهٰؤُلاَءِ الدَّعَوَاتِ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: "رَبِّ اِنِّيْ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِذِيْ زَرْعٍ" حَتّٰى بَلَغَ "يَشْكُرُوْنَ." وَجَعَلَتْ اُمُّ اِسْمَاعِيْلَ تُرْضِعُ اِسْمَاعِيْلَ، وَتَشْرَبُ من ذٰلِكَ الْمَاءِ. حَتّٰى اِذَا نَفِدَمَا فِي السِّقَاءِ، عَطِشَتْ، وَعَطِشَ ابْنُهَا، وَجَعَلَتْ تَنْظُرُ اِلَيْهِ يَتَلَوّٰى - اَوْ قَالَ: يَتَلَبَّطُ - فَانْطَلَقَتْ كَرَاهِيَةَ اَنْ تَنْظُرَ اِلَيْهِ، فَوَجَدَتِ الصَّفَا اَقْرَبَ جَبَلٍ فِي الْاَرْضِ يَلِيْهَا، فَقَامَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَتِ الْوَادِيَ تَنْظُرُ هَلْ تَرٰى اَحَدًا؟ فَلَمْ تَرَ أَحداً. فَهَبَطَتْ مِنَ الصَّفَا حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْوَادِيَ،

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ اور ان کے بیٹے اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب کہ وہ ان کو دودھ پلاتی تھیں، لائے حتیٰ کہ انہیں بیت اللہ کے نزدیک مسجد حرام کے بالائی حصے میں زمزم کے اوپر واقع ایک درخت کے پاس ٹھہرا دیا، اس زمانے میں مکے میں کوئی انسان آباد نہیں تھا، نہ وہاں پانی ہی تھا، پس ان ماں بیٹے کو وہاں رکھا اور ان کے پاس ایک تھیلی رکھ دی جس میں کچھ کھجوریں تھیں اور پانی کا ایک مشکیزہ تھا۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پیٹھ پھیر کر جانے لگے تو حضرت اسماعیل کی والدہ ان کے پیچھے گئیں اور کہا، اے ابراہیم! ہمیں اس وادی میں چھوڑ کر جہاں کوئی غم خوار ساتھی ہے اور نہ ضرورت کی کوئی چیز، کہاں جارہے ہیں؟ انہوں نے یہ بات ان سے متعدد مرتبہ کہی، لیکن حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کی طرف توجہ ہی نہ فرماتے، بالآخر حضرت ہاجرہ علیہا الصلوٰۃ والسلام نے کہا کیا اللہ نے آپ کو ایسا کرنے کا حکم دیا ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ السلام نے کہا، ہاں۔ تو انہوں نے کہا تب وہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا، پھر وہ واپس چلی گئیں۔ پس حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی راہ پر چلے، یہاں تک کہ جب ثنیہ مقام پر پہنچے جہاں سے ان کے اہل و عیال انہیں نہیں دیکھ رہے تھے، اپنا رخ بیت اللہ کی طرف کیا، پھر ان کلمات کے ساتھ دعائیں کیں، پس اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور کہا "اے میرے رب میں نے اپنی اولاد کو ایک بے آب و گیاہ وادی میں آباد کیا ہے تاکہ وہ شکر کریں" تک قرآنی دعا کی۔

(ادھر) اسماعیل کی والدہ، اسماعیل کو دودھ پلاتی اور اس مشکیزے کے پانی سے پانی پیتی رہیں، یہاں تک کہ جب مشکیزے کا

رَفَعَتْ طَرَفَ دِرْعِهَا، ثُمَّ سَعَتْ سَعْيَ الْاِنْسَانِ الْمَجْهُوْدِ حَتّٰى.

جَاوَزَتِ الْوَادِيَ، ثُمَّ اَتَتِ الْمَرْوَةَ، فَقَامَتْ عَلَيْهَا، فَنَظَرَتْهُ هَلْ تَرٰى اَحَداً؟ فَلَمْ تَرَ اَحَداً، فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَذٰلِكَ سَعْيُ النَّاسِ بَيْنَهُمَا." فَلَمَّا أَشْرَفَتْ عَلَى الْمَرْوَةِ سَمِعَتْ صَوْتاً، فَقَالَتْ: صَهْ - تُرِيْدُ نَفْسَهَا - ثُمَّ تَسَمَّعَتْ، فَسَمِعَتْ أَيْضاً، فَقَالَتْ: قَدْ أَسْمَعْتَ اِنْ كَانَ عِنْدَكَ غَوَاثٌ، فَاِذَا هِيَ بِالْمَلَكِ عِنْدَ مَوْضِعِ زَمْزَمَ، فَبَحَثَ بِعَقِبِهِ - أَوْقَالَ بِجَنَاحِهِ - حَتّٰى ظَهَرَ الْمَاءُ، فَجَعَلَتْ تُحَوِّضُهُ وَتَقُوْلُ بِيَدِهَا هٰكَذَا، وَجَعَلَتْ تَغْرُفُ الْمَاءَ فِيْ سِقَائِهَا، وَهُوَيَفُوْرُ بَعْدَ مَا تَغْرُفُ، وَ فِيْ رِوَايَةٍ: بِقَدَرِ مَا تَغْرُفُ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "رَحِمَ اللّٰهُ اُمَّ اِسْمَاعِيْلَ لَوْتَرَكَتْ زَمْزَمَ - اَوْقَالَ: لَوْلَمْ تَغْرِفْ مِنَ الْمَاءِ لَكَانَتْ زَمْزَمُ عَيْنًامَعِيْنًا." قَالَ: فَشَرِبَتْ وَاَرْضَعَتْ وَلَدَهَا، فَقَالَ لَهَا الْمَلَكُ: لَا تَخَافُوا الضَّيْعَةَ، فَاِنَّ هٰهُنَا بَيْتَاللّٰهِ يَبْنِيْهِ هٰذَا الْغُلَامُ وَاَبُوْهُ، وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَهْلَهُ، وَكَانَ الْبَيْتُ مُرْتَفِعًا مِنَ الْاَرْضِ كَالرَّابِيَةِ تَأْتِيْهِ السُّيُوْلُ فَتَاْخُذُعَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ، فَكَانَتْ كَذٰلِكَ حَتّٰى مَرَّتْ بِهِمْ رُفْقَةٌ مِنْ جُرْهُمٍ، اَوْ اَهْلُ بَيْتٍ مِنْ جُرْهُمٍ، مُقْبِلِيْنَ مِنْ طَرِيْقِ كَدَاءَ، فَنَزَلُوْا فِيْ اَسْفَلِ مَكَّةَ، فَرَاَوْا طَائِرًاعَائِفًا، فَقَالُوْا: اِنَّ هٰذَا الطَّائِرَ

پانی ختم ہوگیا تو خود پیاسی رہنے لگیں اور بیٹا بھی پیاس سے بلبلانے لگا اور وہ اسے زمین پر لوٹتے ہوئے دیکھنے لگیں۔ یہ منظر ان کے لئے سخت ناپسندیدہ تھا۔ پس وہ پانی کی تلاش میں چلیں تو صفا پہاڑ کو انہوں نے اپنے قریب زمین میں سب سے قریب پایا۔ پس وہ اس پر کھڑی ہوگئیں اور وادی کی طرف منہ کر کے دیکھنے لگیں کہ کوئی انسان نظر آتا ہے؟ لیکن کوئی نظر نہیں آیا، پس صفا پہاڑ سے نیچے اتریں، یہاں تک کہ جب وادی (میدان) میں پہنچیں تو اپنی قمیص کا کنارہ اوپر اٹھایا، پھر اس طرح دوڑیں جیسے کوئی تکلیف زدہ انسان دوڑتا ہے، حتیٰ کہ ساری وادی پار کر گئیں، پھر مروہ پہاڑ پر چڑھ کر کھڑی ہوگئیں اور نظر دوڑائی کہ کیا کوئی انسان دکھائی دیتا ہے؟ لیکن کوئی نظر نہیں آیا۔ پس اسی وجہ سے (حضرت ہاجرہ علیہا الصلوٰۃ والسلام کی متابعت میں) لوگ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے ہیں۔ پس جب (آخر میں) مروہ پر چڑھیں تو ایک آواز سنی تو اپنے آپ کو خطاب کر کے کہا، خاموش رہ (کیونکہ آواز ان کے لئے ناقابل یقین چیز تھی) پھر کان لگائے تو پھر آواز سنی، تو حضرت ہاجرہ علیہا الصلوٰۃ والسلام نے کہا، تیری آواز پہنچ گئی ہے، اگر تیرے پاس کچھ مدد کا سامان ہے تو فوراً مدد کے لئے پہنچ۔ پس ناگہاں دیکھا کہ زمزم کی جگہ کے پاس فرشتہ ہے، اس نے اپنی ایڑھی، یا فرمایا، اپنے پر کے ساتھ زمین کو کریدا یہاں تک کہ پانی نکل آیا، پس حضرت ہاجرہ علیہا الصلوٰۃ السلام اس کے لئے حوض بنانے لگیں اور اپنے ہاتھ سے باڑھ بناتی تھیں اور چلو سے پانی لے کر مشکیزے میں ڈالنے لگیں، وہ جتنا پانی چلو میں لیتیں وہ پانی اتنا ہی ابلتا اور ایک روایت میں ہے کہ چلو کی مقدار کے برابر پانی ابلتا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت اسماعیل کی والدہ پر رحم فرمائے اگر وہ زمزم کو یوں ہی چھوڑ دیتیں یا فرمایا، چلو سے پانی اکٹھا نہ کرتیں تو زمزم روئے زمین کو سیراب کرنے والا بڑا چشمہ ہوتا۔ راوی نے بیان کیا،

لَيَدُوْرُ عَلٰى مَاءٍ، لَعَهْدُنَا بِهٰذَا الْوَادِيْ وَمَافِيْهِ مَاءٌ، فَاَرْسَلُوْاجَرِيًّا أَوْجَرِيَّيْنِ، فَإِذَا هُمْ بِالْمَاءِ، فَرَجَعُوْا، فَاَخْبَرُوْهُمْ، فَأَقْبَلُوْا وَاُمُّ اِسْمَاعِيْلَ عِنْدَالْمَاءِ، فَقَالُوْا: أَتَأْذَنِيْنَ لَنَا اَنْ نَنْزِلَ عِنْدَكِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، وَلٰكِنْ لَاحَقَّ لَكُمْ فِي الْمَاءِ، قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَأَلْفٰى ذٰلِكَ اُمَّ اِسْمَاعِيْلَ، وَهِيَ تُحِبُّ الْاُنْسَ، فَنَزَلُوْا، فَأَرْسَلُوْا اِلٰى اَهْلِيْهِمْ، فَنَزَلُوْامَعَهُمْ، حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِهَا اَهْلَ أَبْيَاتٍ، وَشَبَّ الْغُلَامُ، وَتَعَلَّمَ الْعَرَبِيَّةَمِنْهُمْ وَاَنْفَسَهُمْ وَاَعْجَبَهُمْ حِيْنَ شَبَّ، فَلَمَّا اَدْرَكَ، زَوَّجُوْهُ اَمْرَأَةً مِنْهُمْ، وَمَاتَتْ اُمُّ اِسْمَاعِيْلَ، فَجَاءَ اِبْرَاهِيْمُ بَعْدَ مَا تَزَوَّجَ اِسْمَاعِيْلُ يُطَالِعُ تَرِكَتَهٗ فَلَمْ يَجِدْ اِسْمَاعِيْلَ، فَسَأَلَ امْرَأَتَهٗ عَنْهُ، فَقَالَتْ: خَرَجَ يَبْتَغِيْ لَنَا۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ: يَصِيْدُلَنَا۔ثُمَّ سَأَلَهَاعَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ، فَقَالَتْ: نَحْنُ بِشَرٍّ، نَحْنُ فِيْ ضِيْقٍ وَشِدَّةٍ، وَشَكَتْ اِلَيْهِ، قَالَ: فَإِذَا جَاءَ زَوْجُكِ، اِقْرَئِيْ عَلَيْهِ السَّلَامَ، وَقُوْلِيْ لَهٗ يُغَيِّرْعَتَبَةَ بَابِهٖ، فَلَمَّاجَاءَ اِسْمَاعِيْلُ كَأَنَّهٗ آنَسَ شَيْئًا، فَقَالَ: هَلْ جَاءَكُمْ مِنْ أَحَدٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، جَاءَ نَاشَيْخٌ كَذَاوَكَذَا، فَسَأَلَنَا عَنْكَ، فَاَخْبَرْتُهٗ، فَسَأَلَنِيْ: كَيْفَ عَيْشُنَا، فَاَخْبَرْتُهٗ اَنَّافِيْ جَهْدٍ وَشِدَّةٍ. قَالَ: فَهَلْ أَوْصَاكِ بِشَيْءٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ اَمَرَنِيْ اَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ السَّلَامَ، وَيَقُوْلُ: غَيِّرْعَتَبَةَ بَابِكَ. قَالَ: ذَاكِ اَبِيْ، وَقَدْ أَمَرَنِيْ أَنْ أُفَارِقَكِ، اَلْحَقِيْ بِاَهْلِكِ. فَطَلَّقَهَا، وَتَزَوَّجَ مِنْهُمْ اُخْرٰى، فَلَبِثَ عَنْهُمْ اِبْرَاهِيْمُ مَاشَاءَ

پس حضرت ہاجرہ علیہا الصلوٰۃ والسلام نے خود بھی پانی پیا اور اپنے بچے کو بھی پلایا۔ پس فرشتے نے حضرت ہاجرہ علیہا الصلوٰۃ والسلام سے کہا تم اپنی جان کا خوف مت کرو! (کہ وہ ضائع ہوجائے گی) اس لئے کہ اس مقام پر اللہ کا گھر ہے جسے یہ لڑکا اور اس کا باپ تعمیر کریں گے اور اللہ تعالیٰ اس گھر کو دیکھ بھال کرنے والوں کو برباد نہیں کرتا اور (اس وقت) بیت اللہ (کی جگہ) ٹیلے کی طرح زمین سے بلند تھی، وہاں سیلاب آتے تو اس کے دائیں اور بائیں سے گزر جاتے۔ پس ایک عرصے تک یہی کیفیت رہی یہاں تک کہ جرہم کا قافلہ یا جرہم قبیلے کا کوئی گھرانہ، کداء کے راستے سے آتے ہوئے ان کے پاس سے گزرا، انہوں نے مکے کے زیریں حصے میں پڑاؤ کیا تو انہوں نے ایک منڈلاتا ہوا پرندہ دیکھا، تو کہنے لگے کہ یہ پرندہ یقیناً پانی پر گھوم رہا ہے۔ ہمیں تو اس وادی سے آتے جاتے ایک زمانہ ہوگیا ہے۔ اس میں تو پانی نہیں ہے۔ چنانچہ (معلومات کے لئے) انہوں ایک یا دو قاصد بھیجے، تو انہوں نے وہاں پانی پایا۔ انہوں نے آکر ان کو خبر دی، تو وہ لوگ وہاں گئے اور حضرت اسماعیل کی والدہ پانی کے پاس تھیں، انہوں نے کہا آپ ہمیں اجازت دیتی ہیں کہ ہم آپ کے پاس آکر پڑاؤ ڈال لیں۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے، لیکن پانی کی ملکیت میں تمہارا حق نہیں ہوگا، انہوں کہا ٹھیک ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ بات حضرت اسماعیل کی والدہ کی خواہش کے مطابق ہوئی، وہ بھی انس و محبت کو پسند کرتی تھیں۔ پس انہوں وہاں پڑاؤ ڈال لیا اور اپنے گھر والوں کو پیغام بھیجا، پس وہ بھی وہاں آکر مقیم ہوگئے، یہاں تک کہ وہاں رہنے والے کئی گھر ہوگئے اور اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی جوان ہوگئے اور ان لوگوں سے انہوں نے عربی زبان بھی سیکھ لی اور جب وہ بڑے ہوگئے تو وہ ان میں سب سے زیادہ نفیس اور سب سے زیادہ دل پسند تھے۔ پس جب وہ بالغ ہوگئے تو انہوں نے اپنی ایک عورت سے ان کی

اللّٰهُ، ثُمَّ اَتَا هُمْ بَعْدُ، فَلَمْ يَجِدْهُ، فَدَخَلَ عَلٰى امْرَأَتِهٖ، فَسَأَلَ عَنْهُ. قَالَتْ: خَرَجَ يَبْتَغِیْ لَنَا. قَالَ: كَيْفَ اَنْتُمْ؟ وَ سَأَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ، فَقَالَتْ: نَحْنُ بِخَيْرٍ وَسَعَةٍ وَأَثْنَتْ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى، فَقَالَ: مَا طَعَامُكُمْ؟ قَالَتْ: اللَّحْمُ. قَالَ: فَمَا شَرَابُكُمْ؟ قَالَتْ: اَلْمَاءُ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِی اللَّحْمِ وَالْمَاءِ، قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ يَوْمَئِذٍ حَبٌّ وَلَوْكَانَ لَهُمْ دَعَالَهُمْ فِيْهِ." قَالَ: فَهُمَا لاَ يَخْلُوْ عَلَيْهِمَا اَحَدٌ بِغَيْرِ مَكَّةَ اِلَّا لَمْ يُوَافِقَاهُ"

وَفِیْ رِوَايَةٍ فَجَاءَ، فَقَالَ: اَيْنَ اِسْمَاعِيْلُ؟ فَقَالَتْ اِمْرَأَتُهٗ: ذَهَبَ يَصِيْدُ، فَقَالَتْ اِمْرَأَتُهٗ: اَلاَ تَنْزِلُ، فَتَطْعَمَ وَتَشْرَبَ؟ قَالَ: وَمَا طَعَامُكُمْ وَمَا شَرَابُكُمْ؟ قَالَتْ: طَعَامُنَا اللَّحْمُ، وَشَرَابُنَا الْمَاءُ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِیْ طَعَامِهِمْ وَ شَرَابِهِمْ. قَالَ: فَقَالَ اَبُوالْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَرَكَةُ دَعْوَةِ اِبْرَاهِيْمَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ." قَالَ: فَاِذَاجَاءَ زَوْجُكِ، فَاقْرَئِیْ عَلَيْهِ السَّلاَمَ وَمُرِيْهِ يُثَبِّتُ عَتَبَةَ بَابِهٖ، فَلَمَّا جَاءَ اِسْمَاعِيْلُ، قَالَ: هَلْ أَتَاكُمْ مِنْ أَحَدٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ أَتَانَا شَيْخٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ، وَأَثْنَتْ عَلَيْهِ، فَسَأَلَنِیْ عَنْكَ، فَاَخْبَرْتُهٗ، فَسَأَلَنِیْ كَيْفَ عَيْشُنَا، فَاَخْبَرْتُهٗ أَنَّا بِخَيْرٍ، قَالَ: فَاَوْصَاكِ بِشَیْءٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، يَقْرَأُعَلَيْكَ السَّلاَمَ، وَيَأْمُرُكَ أَنْ تُثَبِّتَ عَتَبَةَ بَابِكَ، قَالَ: ذَاكَ اَبِیْ، وَاَنْتِ الْعَتَبَةُ أَمَرَنِیْ أَنْ اُمْسِكَكِ، ثُمَّ لَبِثَ عَنْهُمْ مَاشَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ

شادی کردی، حضرت اسماعیل کی والدہ فوت ہوگئیں، حضرت اسماعیل کی شادی کے بعد حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے تاکہ اپنی چھوڑی ہوئی چیزوں (بیوی بچے) کو ملاحظہ کریں، پس انہوں نے اسماعیل کو نہیں پایا تو ان کی بابت ان کی بیوی سے پوچھا اس نے بتلایا کہ وہ ہمارے لئے رزق کی تلاش میں اور ایک روایت میں ہے ہمارے لئے شکار کرنے باہر گئے ہیں، پھر انہوں نے ان کی بیوی سے ان کی گزران اور عام حالت کے بارے میں پوچھا، تو اس نے کہا، ہم بہت برے حال میں ہیں، بڑی تنگی اور سختی میں ہیں اور ان کی طرف شکایت کی۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جب تمہارے خاوند آئیں تو انہیں میرا سلام کہنا اور ان سے کہنا، اپنے دروازے کی دہلیز بدل دیں۔ پس جب حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے، تو گویا انہوں نے کسی چیز کو محسوس کیا (یعنی کسی کی آمد کا احساس ہوا) اور پوچھا کیا تمہارے پاس کوئی آیا تھا؟ بیوی نے کہا ہاں۔ ایسے ایسے حلیے کے ایک بزرگ آئے تھے، انہوں نے آپ کی بابت پوچھا، تو میں نے ان کو بتلایا پھر انہوں نے پوچھا ہماری گزر اوقات کیسی ہے؟ تو میں نے ان کو بتلایا، ہم بڑی تکلیف اور سختی میں ہیں، حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پوچھا کیا انہوں نے تجھے کسی بات کی تلقین کی تھی؟ اس نے کہا، ہاں۔ مجھے انہوں نے حکم دیا تھا کہ میں آپ کو ان کا سلام کہوں اور آپ کے لئے یہ پیغام دے گئے تھے کہ اپنے دروازے کی دہلیز (چوکھٹ) بدل دیں۔ حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا وہ میرے والد بزرگوار تھے اور انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تجھ سے علیحدگی اختیار کرلوں، پس تو اپنے گھر چلی جا، پس حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو طلاق دے دی اور اس قبیلے کی کسی اور عورت سے شادی کرلی، پس حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام جب تک اللہ نے چاہا، کچھ عرصہ ٹھہرنے کے بعد پھر ان کے پاس تشریف لائے تو پھر اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گھر

ذٰلِکَ وَاِسْمَاعِيلُ يَبْرِیُ نَبْلاً لَهُ تَحْتَ دَوْحَةٍ قَرِيباً مِنْ زَمْزَمَ، فَلَمَّارَآهُ، قَامَ اِلَيْهِ، فَصَنَعَ كَمَايَصْنَعُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ، وَالْوَلَدُبِالْوَالِدِ، قَالَ: يَا اِسْمَاعِيلُ اِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِیْ بِأَمْرٍ، قَالَ: فَاصْنَعْ مَا أَمَرَکَ رَبُّکَ؟ قَالَ: وَتُعِيْنُنِیْ، قَالَ: وَاُعِيْنُکَ، قَالَ: فَاِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِیْ أَنْ أَبْنِیَ بَيْتاًهٰهُنَا، وَأَشَارَ اِلٰى أَكَمَةٍ مُرْتَفِعَةٍ عَلٰى مَاحَوْلَهَا. فَعِنْدَ ذٰلِکَ رَفَعَ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ، فَجَعَلَ اِسْمَاعِيلُ يَأْتِیْ بِالْحِجَارَةِ، وَاِبْرَاهِيمُ يَبْنِیْ حَتّٰى اِذَا ارْتَفَعَ الْبِنَاءُ، جَاءَ بِهٰذَا الْحَجَرِ فَوَضَعَهُ لَهُ، فَقَامَ عَلَيْهِ، وَهُوَ يَبْنِیْ، وَاِسْمَاعِيلُ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ، وَهُمَا يَقُوْلَانِ: رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾

وَفِیْ رِوَايَةٍ: اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ خَرَجَ بِاِسْمَاعِيلَ وَاُمِّ اِسْمَاعِيلَ، مَعَهُمْ شَنَّةٌ فِيهَا مَاءٌ، فَجَعَلَتْ اُمُّ اِسْمَاعِيلَ تَشْرَبُ مِنَ الشَّنَةِ، فَيَدِرُّ لَبَنُهَا عَلٰى صَبِيِّهَاحَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ، فَوَضَعَهَاتَحْتَ دَوْحَةٍ، ثُمَّ رَجَعَ اِبْرَاهِيمُ اِلٰى اَهْلِهِ، فَاتَّبَعَتْهُ اُمُّ اِسْمَاعِيلَ حَتّٰى لَمَّا بَلَغُوْا كَدَاءَ، نَادَتْهُ مِنْ وَرَائِهِ، يَا اِبْرَاهِيمُ اِلٰى مَنْ تَتْرُكُنَا؟ قَالَ: اِلَى اللّٰهِ، قَالَتْ: رَضِيْتُ بِاللّٰهِ، فَرَجَعَتْ، وَجَعَلَتْ تَشْرَبُ مِنَ الشَّنَّةِ، وَيَدَرُّ لَبَنُهَا عَلٰى صَبِيِّهَا حَتّٰى لَمَّافَنِیَ الْمَاءُ، قَالَتْ: لَوْذَهَبْتُ، فَنَظَرْتُ لَعَلِّی اُحِسُّ أَحَداً، قَالَ: فَذَهَبَتْ، فَصَعِدَتِ الصَّفَا، فَنَظَرَتْ وَنَظَرَتْ هَلْ تُحِسُّ اَحَداً، فَلَمْ تُحِسَّ اَحَدًا، فَلَمَّا بَلَغَتِ الْوَادِیَ، سَعَتْ وَأَتَتِ الْمَرْوَةَ، وَفَعَلَتْ ذٰلِکَ أَشْوَاطاً، ثُمَّ قَالَتْ: لَوْذَهَبْتُ، فَنَظَرْتُ مَافَعَلَ الصَّبِیُّ، فَذَهَبَتْ

میں موجود نہ پایا، پس ان کی بیوی کے پاس آئے اور ان سے ان کی بابت پوچھا، تو اس نے بتلایا کہ وہ ہمارے لئے رزق کی تلاش میں باہر گئے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ السلام نے پوچھا، تمہارا کیاحال ہے؟ اور اس سے ان کی گزران اور عام حالت کے بارے میں پوچھا، تو بیوی نے کہا، ہم خیریت سے ہیں اور فراخی میں ہیں اور اس نے اللہ کی حمد وثناء کی۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پوچھا تمہاری خوراک کیا ہے؟ اس نے کہا گوشت۔ انہوں نے پوچھا، پیتے کیا ہو؟ اس نے کہا، پانی۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اے اللہ! ان کے لئے گوشت اور پانی میں برکت عطا فرما۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس وقت ان کے لئے کوئی غلہ نہیں ہوتا تھا، اگر وہ ہوتا تو ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی بابت بھی ان کے لئے (برکت کی) دعا فرمادیتے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مکے کے سوا کسی اور جگہ کوئی شخص صرف ان دو چیزوں (گوشت اور پانی) پر گزارہ کرے تو اسے موافق نہیں آئیں گے۔

اور ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام (دوسری مرتبہ) آئے تو پوچھا، اسماعیل کہاں ہیں؟ تو ان کی بیوی نے کہا شکار کرنے گئے ہیں، پھر ان کی بیوی نے کہا آپ تشریف کیوں نہیں رکھتے؟ کھائیں پئیں۔ انہوں نے پوچھا، تمہارا کھانا پینا کیا ہے؟ اس نے جواب دیا، ہمیں کھانے کو گوشت اور پینے کو پانی میسر ہے۔ انہوں نے فرمایا اے اللہ! ان کے کھانے اور پینے میں برکت عطا فرما۔ راوی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا کہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا کہ (مکے میں ان چیزوں کی فراوانی) حضرت ابراہیم کی دعا (کا نتیجہ) ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جب تمہارا خاوند آئے تو انہیں سلام کہنا اور یہ پیغام دینا کہ اپنے دروازے کی دہلیز کو برقرار رکھیں۔ پس جب حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے تو پوچھا کیا تمہارے پاس کوئی آیا تھا؟ اس نے

وَنَظَرَتْ، فَإِذَا هُوَ عَلٰى حَالِهٖ كَاَنَّهٗ يَنْشَغُ لِلْمَوْتِ، فَلَمْ تُقِرَّهَا نَفْسُهَا، فَقَالَتْ: لَوْ ذَهَبْتُ، فَنَظَرْتُ لَعَلِّيْ اُحِسُّ أَحَداً، فَذَهَبَتْ فَصَعِدَتِ الصَّفَا، فَنَظَرَتْ، وَنَظَرَتْ، فَلَمْ تُحِسَّ اَحَداً حَتّٰى اَتَمَّتْ سَبْعاً، ثُمَّ قَالَتْ: لَوْ ذَهَبْتُ، فَنَظَرْتُ مَافَعَلَ، فَاِذَاهِيَ بِصَوْتٍ، فَقَالَتْ: أَغِثْ اِنْ كَانَ عِنْدَكَ خَيْرٌ، فَاِذَاجِبْرِيْلُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ بِعَقِبِهٖ هٰكَذَا، وَغَمَزَ بِعَقِبِهٖ عَلَى الْاَرْضِ، فَانْبَثَقَ الْمَاءُ، فَدَهِشَتْ اُمُّ اِسْمَاعِيْلَ، فَجَعَلَتْ تَحْفِنُ. وَذَكَرَالْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ بِهٰذِهِ الرِّوَايَاتِ كُلِّهَا.

"اَلدَّوْحَةُ" اَلشَّجَرَةُ الْكَبِيْرَةُ، قَوْلُهٗ: "قَفّٰى" اَیْ: وَلّٰى "اَلْجَرِیُّ": اَلرَّسُوْلُ، "وَاَلْفٰى" مَعْنَاهُ: وَجَدَ. قَوْلُهٗ: "يَنْشَغُ" اَیْ: يَشْهَقُ.

کہا، ہاں۔ ایک خوب شکل بزرگ آئے تھے، بیوی نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعریف کی، انہوں نے مجھ سے آپ کی بابت پوچھا تو میں نے انہیں بتلایا انہوں نے مجھ سے پوچھا، ہماری گزر اوقات کیسی ہے؟ تو میں نے بتلایا ہم بہت اچھی حالت میں ہیں۔ حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پوچھا انہوں نے کسی بات کی تلقین بھی کی؟ بیوی نے کہا، ہاں، وہ آپ کو سلام کہتے تھے اور آپ کو حکم دیتے تھے کہ اپنے دروازے کی دہلیز کو برقرار رکھیں۔ حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا وہ میرے والد تھے اور دہلیز سے مراد تو ہے، انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تجھے اپنے پاس ہی رکھوں۔ (اپنے سے علیحدہ نہ کروں) پھر جب تک اللہ نے چاہا، حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کچھ عرصہ ٹھہرنے کے بعد پھر تشریف لائے اور اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام زمزم کے قریب ایک درخت کے نیچے تیر درست کر رہے تھے۔ پس جب اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو دیکھا تو کھڑے ہو کر ان کی طرف بڑھے، پھر وہی احترام و محبت کا معاملہ کیا جس طرح باپ اولاد کے ساتھ اور اولاد باپ کے ساتھ کرتی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اے اسماعیل! اللہ نے مجھے ایک بات کا حکم دیا ہے، اسماعیل نے کہا، آپ کے رب نے آپ کو جس بات کا حکم دیا ہے، وہ کریں انہوں نے پوچھا، تو میری مدد کرے گا؟ انہوں نے کہا میں آپ کی مدد کروں گا۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں یہاں ایک گھر تعمیر کروں اور ایک ٹیلے کی طرف اشارہ فرمایا جو اردگرد کے حصوں سے بلند تھا۔ پس اسی وقت اس خاص گھر کی دیواریں اٹھائیں، اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام پتھر اٹھا اٹھا کر لاتے اور ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام تعمیر کرتے یہاں تک کہ جب دیواریں اونچی ہوگئیں، تو (مقام ابراہیم والا) پتھر لائے اور وہاں رکھا، پس ابراہیم اس پر کھڑے ہو کر تعمیر کرتے اور اسماعیل علیہ الصلوٰۃ

والسلام ان کو پتھر پکڑاتے جاتے اوردونوں کی زبانوں پر یہ دعا تھی ''اے ہمارے رب، ہمارا یہ عمل قبول فرما، یقیناً تو بہت سننے والا اور جاننے والا ہے۔''

ایک اور روایت میں (واقعے کا ابتدائی حصہ اس طرح) ہے، کہ حضرت ابراہیم، اسماعیل اور ان کی والدہ کو لے کر نکلے، ان کے ساتھ ایک مشکیزہ تھا جس میں پانی تھا۔ پس اسماعیل کی والدہ مشکیزہ سے پانی پیتیں تو بچے کے لئے ان کی چھاتی میں دودھ خوب اترتا، یہاں تک کہ وہ مکہ آ گئے۔ یہاں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو ایک بڑے درخت کے نیچے بٹھایا، پھر ابراہیم اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ گئے، تو اسماعیل کی والدہ بھی ان کے پیچھے چلتی رہیں، یہاں تک کہ جب وہ کداء جگہ پر پہنچے تو حضرت ہاجرہ علیہا الصلوٰۃ والسلام نے ان کو پیچھے سے آواز دی، اے ابراہیم! ہمیں کس کے سپرد کر کے چھوڑ چلے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ کے۔ والدۂ اسماعیل نے کہا، میں اللہ کے سپرد کئے جانے پر راضی ہوں اور واپس چلی گئیں اور مشکیزے سے پانی پیتی رہیں اور بچے کے لئے ان کی چھاتی میں دودھ اترتا رہا۔ یہاں تک کہ جب پانی ختم ہوگیا، تو (دل میں) کہا، میں (ادھر ادھر) جاؤں اور دیکھوں تو شاید کوئی آدمی نظر آئے۔ راوی نے بیان کیا، پس وہ گئیں اور صفا پہاڑی پر چڑھ گئیں اورخوب نظر دوڑائی کہ کیا کوئی نظر آتا ہے؟ لیکن کوئی نظر نہیں آیا (پھر نیچے اتریں) پس جب اتر گئیں تو دوڑیں اور مروہ پہاڑی پر چڑھ گئیں اس طرح کئی چکر لگائے (یعنی دونوں پہاڑوں کے درمیان) پھر (دل میں) کہا، میں جاکر بچے کو تو دیکھوں، اس نے کیا کیا؟ (یعنی اس کا کیا حال ہے؟) پس گئیں اور دیکھا تو وہ اسی حال میں تھا گویا کہ وہ زندگی کے آخری سانس لے رہا ہے، پس ان کے نفس نے قرار نہیں پکڑا اور سوچا کاش میں جاؤں اور دیکھوں شاید کسی کو پالوں، پس وہ پھر گئیں اور صفاء پہاڑ پر چڑھ گئیں اور خوب دیکھا لیکن کوئی نظر نہیں آیا

یہاں تک کہ سات چکر پورے کر لئے پھر سوچا کہ جاؤں اور بچے کو دیکھوں کہ اس کا کیا حال ہے؟ وہاں آئیں تو اچانک ایک آواز کان میں پڑی تو انہوں نے کہا اگر تیرے پاس کوئی بھلائی ہے تو مدد کر۔ پس وہاں جبرائیل امین موجود تھے انہوں نے اپنی ایڑی زمین پر ماری۔ پس زمین سے پانی نکل آیا جسے دیکھ کر حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ حیرت زدہ ہوگئیں اور اپنی ہتھیلیوں سے پانی سمیٹ کر مشکیزے میں ڈالنے لگیں۔ اور راوی نے حدیث پوری تفصیل سے بیان کی اور یہ ساری روایات امام بخاری نے نقل کی ہے۔

الدوحة: بڑا درخت۔ قفی: پیٹھ پھیر کر جانا۔ الجریَ: بمعنی قاصد الفی: پانا ینسغ: بمعنی سانس کا اوپر نیچے ہونا جیسے زندگی کے آخری وقت میں ہوتا ہے۔"

(١٨٦٨) ﴿وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اَلْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ"﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کھنبی بھی مَنّ کی قسم میں سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لئے شفاء ہے۔" (بخاری و مسلم)

كتاب الاستغفار

استغفار کا بیان

(٣٧١) بَابُ الامر بالاستغفار و فضله

آپ ﷺ مسلمانوں کی طرف سے استغفار کیجئے

(٤١٣) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اِسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾ (سورة محمد: ١٩)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگا کریں اور مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کے حق میں بھی۔"

(٤١٤) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا"﴾ (سورة النساء: ١٠٦)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اور اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگو، بے شک اللہ تعالیٰ بخشش کرنے والے اور بڑے مہربانی کرنے والے ہیں۔"

(٤١٥) وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اپنے رب کی تسبیح و تحمید کیجئے

وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّاباً﴾ (سورة نصر: ۳)

اور اس سے مغفرت کی درخواست کیجئے، وہ بڑے توبہ قبول کرنے والے ہیں۔"

(۴۱۶) وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ "لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْاعِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ تَجْرِيْ" اِلٰی قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ "وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ"﴾ (سورة آل عمران: ۱۵تا ۱۷)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اے لوگ جو اللہ سے ڈرتے ہیں ان کے مالک کے پاس ان کے لئے ایسے باغ ہیں جن کے نیچے سے نہریں جارہی ہیں ...... آخر شب میں گناہوں کی معافی چاہنے والے ہیں۔"

(۴۱۷) وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْءً اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِاللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ (سورة نساء: ۱۱۰)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اور جو شخص برائی کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ تعالیٰ سے معافی چاہے تو وہ اللہ تعالیٰ کو بڑی مغفرت والا پائے گا۔"

(۴۱۸) وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ، وَمَاكَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ﴾ (سورةالانفال: ۳۳)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: اللہ تعالیٰ ایسا نہ کریں گے کہ ان میں آپ کے ہوتے ہوئے ان کو عذاب دیں اور اللہ تعالیٰ ان کو عذاب نہ دینگے جس حالت میں کہ وہ استغفار بھی کرتے رہتے ہیں۔

(۴۱۹) وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرُالذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰی مَافَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ﴾. (سورة آل عمران: ۱۳۵)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "اور جو لوگ ایسے ہیں کہ جب کوئی ایسا کام کر گزرتے ہیں جس میں زیادتی ہو یا اپنی ذات کا نقصان کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کو یاد کر لیتے ہیں، پھر گناہوں کی معافی چاہتے ہیں، واقعی اللہ تعالیٰ کے سوا اور ہے کون جو گناہوں کو بخشتا ہو اور وہ لوگ اپنے فعل بد پر جانتے ہوئے بھی اصرار نہیں کرتے ہیں۔"

(۱۸۶۹) ﴿ وَعَنِ الْاَغَرِّ الْمُزَنِّيِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّهٗ لَيُغَانُ عَلٰی قَلْبِیْ، وَاِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُاللّٰهَ فِی الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ"﴾. (رواه مسلم)

ترجمہ: "حضرت اغر مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے دل میں بھی پردہ سا آجاتا ہے اور میں دن میں سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔" (مسلم)

(۱۸۷۰) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُاللّٰهَ، وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ فِی الْيَوْمِ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً﴾ (رواه البخاری)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں دن میں ستر مرتبہ سے زیادہ استغفار کرتا ہوں اور اللہ سے توبہ کرتا ہوں۔"

(۱۸۷۱) ﴿وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ آپ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَوْلَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِكُمْ، وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُوْنَ، فَيَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى، فَيَغْفِرُ لَهُمْ﴾ (رواه مسلم)

ﷺ نے ارشادفرمایاقسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگرتم گناہ نہ کروتو اللہ تعالیٰ تمہیں ختم کر کے ایسے لوگ پیدا فرمائے گا جوگناہ کریں گے اور پھر اللہ سے استغفار کریں، پس اللہ ان کومعاف فرمائے گا۔" (مسلم)

(۱۸۷۲) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَةَ مَرَّةٍ: "رَبِّ اغْفِرْلِىْ، وَتُبْ عَلَىَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ"﴾ (رواه ابوداؤد، والترمذى، وَقَالَ: حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم آپ ﷺ کی ایک ایک مجلس میں سومرتبہ استغفار شمار کر لیتے تھے ان الفاظ میں، اے اللہ مجھے بخش دے، مجھ پر رجوع فرما، بے شک توبہت رجوع فرمانے والا، نہایت مہربان ہے۔" (ابوداؤد، ترمذی، امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

(۱۸۷۳) ﴿وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ، جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ كُلِّ ضَيْقٍ مَخْرَجاً، وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجاً، وَرَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَايَحْتَسِبُ﴾ (رواه أبوداؤد)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا جوشخص استغفار کی پابندی کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہرتنگی سے نکلنے کاراستہ بنادیتا ہے اور ہرغم سے اسے نجات عطا کرتا ہے اور ایسی جگہ سے اس کوروزی دیتا ہے جہاں سے اس کو وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔" (ابوداؤد)

(۱۸۷٤) ﴿وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَالَ: اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، هُوَالْحَىُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ، غُفِرَتْ ذُنُوْبُهٗ وَاِنْ كَانَ قَدْفَرَّ مِنَ الزَّحْفِ"﴾ (رواه ابوداؤد والترمذى وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: حديثٌ صحيحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِىِّ)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا جو یہ کہے استغفر اللّٰه الذى لا اله الا اللّٰه هوالحى القيوم واتوب اليه. کہ "میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں جس کے سوا کوئی معبودنہیں، وہ زندہ اورنگران ہے اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں،" تواس کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے اگرچہ اس نے جہاد سے بھاگنے کاجرم کیاہو۔" (ابوداؤد، ترمذی، حاکم، امام حاکم نے کہا یہ حدیث بخاری اورمسلم کی شرط پرصحیح ہے)۔

(۱۸۷٥) ﴿وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ، وَسَلَّمَ قَالَ: "سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِأَنْ يَقُوْلَ الْعَبْدُ: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّىْ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، خَلَقْتَنِىْ، وَاَنَا عَبْدُكَ، وَاَنَا عَلٰى

ترجمہ: "حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیدالاستغفار یہ ہے کہ بندہ اس طرح کہے اللهم انت ربى لا اله الا انت خلقتنى الخ اللہ تو میرارب ہے، تیرے سوا کوئی معبودنہیں، تو نے ہی مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں جہاں تک طاقت

عَهْدِکَ وَوَعدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَاصَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَيَّ، وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ، فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ. مَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا، فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهٖ قَبْلَ اَنْ يُمْسِیَ، فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَمُوْقِنٌ بِهَا، فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يُصْبِحَ، فَهُوَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ﴾. (رواه البخاری)

"اَبُوْءُ" بباءٍ مَضْمُوْمَةٍ ثُمَّ وَاوٍ وَهَمْزَةٍ مَمْدُوْدَةٍ وَمَعْنَاهُ: أَقِرُّ وَاعْتَرِفُ.

(١٨٧٦) ﴿وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهٖ اِسْتَغْفَرَاللّٰهَ ثَلاثًا، وَقَالَ: "اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْکَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ." قِيْلَ لِلْاَوْزَاعِيِّ. وَهُوَ اَحَدُ رُوَاتِهٖ. كَيْفَ الْاِسْتِغْفَارُ؟ قَالَ: يَقُوْلُ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ﴾. (رواه مسلم)

(١٨٧٧) ﴿وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُاَنْ يَقُوْلَ قَبْلَ مَوْتِهٖ: "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ، وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ﴾ (متفق عليه)

(١٨٧٨) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: يَا ابْنَ آدَمَ، اِنَّکَ مَادَعَوْتَنِیْ، وَرَجَوْتَنِیْ غَفَرْتُ لَکَ عَلٰی مَاكَانَ

رکھتا ہوں تیرے عہداور وعدے پر قائم ہوں اور میں اپنے کئے ہوئے عمل کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، میں ان نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں جوتو نے مجھ پر کیں اور میں اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں، پس تیرے علاوہ مجھے معاف کرنے والا کوئی نہیں۔ جو شخص ان کلماتِ استغفار کو دن میں دل کے یقین کے ساتھ پڑھے اور شام ہونے سے پہلے اسے موت آجائے تو وہ جنتی ہے اور جو اسے یقین کے ساتھ رات کو پڑھے اور صبح ہونے سے پہلے اسے موت آجائے تو وہ جنت میں جائے گا۔" (مسلم) ابوء: باء پر پیش پھر واو اور ہمزہ ممدودہ اس کے معنی ہوتے ہیں کہ میں اقرار کرتا ہوں اور اعتراف کرتا ہوں۔

ترجمہ: "حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ استغفار فرماتے اور یہ دعا پڑھتے: اللهم انت السلام الخ اے اللہ تو سلامتی دینے والا ہے، اے عزت و جلالت کے مالک تو بڑی برکتوں والا ہے۔ امام اوزاعی رحمہ اللہ تعالیٰ سے جو اس حدیث کے راویوں میں سے ایک راوی ہیں ان سے دریافت کیا گیا تھا کہ آپ ﷺ استغفار کیسے فرماتے تھے؟ انہوں نے کہا آپ فرماتے تھے استغفر الله، استغفر الله (میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں)۔"

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنی وفات سے پہلے یہ کلمات بہت کثرت سے پڑھتے تھے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ الخ اے اللہ! میں تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں تیری خوبیوں کے ساتھ، میں تجھ سے معافی کا طلبگار ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔" (بخاری ومسلم)

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابن آدم، جب تک تو مجھے پکارتا رہے گا اور مجھ سے امید وابستہ رکھے گا تو جس حالت پر بھی ہوگا میں تجھے معاف کرتا رہوں گا اور میں کوئی پرواہ

مِنْکَ وَلَا اُبَالِیْ، یَا ابْنَ آدَمَ، لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُکَ عَنَانَ السَّمَاءِ، ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِیْ، غَفَرْتُ لَکَ وَلَا اُبَالِیْ، یَا ابْنَ آدَمَ، اِنَّکَ لَوْ أَتَیْتَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَایَا، ثُمَّ لَقِیْتَنِیْ لَا تُشْرِکُ بِیْ شَیْئًا لَاَتَیْتُکَ بِقُرَابِهَامَغْفِرَۃً"﴾ (رواہ الترمذی وَقَالَ: حَدِیْثٌ حَسَنٌ)

"عَنَانَ السَّمَاءِ" بِفَتْحِ الْعَیْنِ: قِیْلَ: هُوَ السَّحَابُ، وَقِیْلَ: هُوَ مَاعَنَّ لَکَ مِنْهَا، اَیْ: ظَهَرَ، وَ "قُرَابُ الْاَرْضِ" بِضَمِّ الْقَافِ، وَرُوِیَ بِکَسْرِهَا، وَالضَّمُّ اَشْهَرُ، وَهُوَمَا یُقَارِبُ مَلَأَهَا.

(۱۸۷۹) ﴿وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "یَا مَعْشَرَالنِّسَاءِ، تَصَدَّقْنَ، وَاَکْثِرْنَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ، فَاِنِّیْ رَاَیْتُکُنَّ اَکْثَرَ اَهْلِ النَّارِ" قَالَتْ امْرَأَۃٌ مِنْهُنَّ: مَالَنَا اَکْثَرَاَهْلَ النَّارِ؟ قَالَ: "تُکْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ، مَارَاَیْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِیْنٍ اَغْلَبَ لِذِیْ لُبٍّ مِنْکُنَّ." قَالَتْ: مَانُقْصَانُ الْعَقْلِ وَالدِّیْنِ؟ قَالَ: "شَهَادَۃُ امْرَأَتَیْنِ بِشَهَادَۃِ رَجُلٍ، وَتَمْکُثُ الْاَیَّامَ لَاتُصَلِّی"﴾ (رواہ مسلم)

نہیں کروں گا۔ اے ابن آدم، اگر تیرے گناہ آسمان تک بھی پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے معافی مانگے تو میں تجھے بخش دوں گا اور میں کوئی پرواہ نہیں کروں گا۔ اے ابن آدم، اگر تو زمین بھر کر گناہوں کے ساتھ میرے پاس آئے پھر تو مجھے اس حال میں ملے کہ تو نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو میں بھی اپنی مغفرت کے ساتھ ملوں گا جس سے زمین بھر جائے گی۔" (ترمذی اور امام ترمذی نے فرمایا یہ روایت حسن ہے۔) عَنَانَ السَّمَاءِ: عین پر زبر بعض کے نزدیک اس کا معنی بادل کے ہیں اور بعض کے نزدیک جو چیز ظاہر ہو۔ قراب: قاف پر پیش ہے اور اس کے نیچے زیر بھی مروی ہے، تاہم پیش مشہور ہے اس کے معنی ہے جو زمین کے بھرنے کے بقدر ہو۔

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے عورتوں کی جماعت صدقہ دیا کرو اور کثرت سے استغفار بھی کیا کرو، اس لئے کہ میں نے جہنم میں اکثریت عورتوں کی دیکھی ہے۔ تو ان میں سے ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ ہم عورتوں کے زیادہ جہنم میں جانے کا سبب کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لعن وطعن زیادہ کرتی ہو اور اپنے شوہر کی ناشکری کرتی ہو، میں نے عقل اور دین میں ناقص ہونے کے باوجود تم عورتوں سے زیادہ عقل مند پر غالب آ جانے والا کوئی نہیں دیکھا۔ اس نے پوچھا ہمارے اندر عقل اور دین کی کیا کمی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا نقصان عقل تو یہ ہے کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہے اور نقصان دین یہ ہے کہ بعض ایام میں وہ نماز نہیں پڑھتیں اور رمضان کے روزے نہیں رکھتیں، یہ نقصان دین ہے۔"

(۳۷۲) بَابُ مَا اَعَدَّ اللّٰهُ تَعَالٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ فِی الْجَنَّۃِ

ان چیزوں کا بیان جو اللہ نے مؤمنوں کے لئے جنت میں تیار کی ہے

(۴۲۰) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: "بے شک خدا سے ڈرنے

وَّعُيُوْنٍ ۞ اُدْخُلُوْهَا بِسَلَامٍ آمِنِيْنَ ۞ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِنْ غِلٍّ اِخْوَاناً عَلٰى سُرُرٍ مُتَقَابِلِيْنَ ۞ لَايَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ﴾ (سورة الحجر: ٤٥، ٤٨)

والے باغوں اور چشموں میں ہوں گے، تم ان میں سلامتی اور امن کے ساتھ داخل ہو اور ان کے دلوں میں جو کینہ تھا ہم وہ سب دور کردیں گے کہ بھائی بھائی کی طرح رہیں گے، تختوں پر آمنے سامنے بیٹھا کریں گے، وہاں ان کو ذرا بھی تکلیف نہ پہنچے گی اور نہ وہاں سے نکالے جائیں گے۔"

(٤٢١) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يَاعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۞ اَلَّذِيْنَ آمَنُوْا بِآيَاتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ۞ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ۞ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَاَكْوَابٍ وَفِيْهَا مَاتَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ ۞ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَاكُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۞ لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَأْكُلُوْنَ"﴾ (سورة زخرف: ٦٨ تا ٧٣)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشادگرامی ہے: "اے میرے بندو! تم پر آج کوئی خوف نہیں اور نہ تم غمگین ہوگے یعنی وہ بندے جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے تھے، فرمانبردار تھے، تم اور تمہاری بیبیاں خوش بخوش جنت میں داخل ہو جاؤ، ان کے پاس سونے کی رکابیاں اور گلاس لائے جائیں گے اور وہاں وہ چیزیں ملیں گی جن کو جی چاہے گا اور جن سے آنکھوں کو لذّت ہوگی، تم یہاں ہمیشہ رہو گے، یہ وہ جنت ہے جس کے تم مالک بنا دیئے گئے اپنے اعمال کے عوض میں، تمہارے لئے اس میں بہت سے میوے ہیں جن میں سے کھا رہے ہو۔"

(٤٢٢) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ۞ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۞ يَلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَاِسْتَبْرَقٍ مُتَقَابِلِيْنَ ۞ كَذٰلِكَ وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُوْرٍعِيْنٍ ۞ يَدْعُوْنَ فِيْهَابِكُلِّ فَاكِهَةٍ آمِنِيْنَ ۞ لَايَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى وَوَقَاهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۞ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ذٰلِكَ هُوَالْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۞﴾ (سورة دخان: ٥١ تا ٥٧)

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشادگرامی ہے: بیشک خدا سے ڈرنے والے امن کی جگہ میں ہوں گے، یعنی باغوں میں اور نہروں میں، وہ لباس پہنیں گے باریک اور سبز ریشم کا، آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ بات اسی طرح ہے اور ہم ان کا گوری گوری، بڑی بڑی آنکھوں والیوں سے بیاہ کردیں گے، وہاں اطمینان سے ہر قسم کے میوے منگائے ہوں گے وہاں وہ بجز اس موت کے جو دنیا میں آچکی تھی اور موت کا ذائقہ بھی نہ چکھیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کو دوزخ سے بچالے گا، یہ سب کچھ آپ کے رب کے فضل سے ہوگا، بڑی کامیابی یہی ہے۔

(٤٢٣) وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ الْاَبْرَارَلَفِيْ نَعِيْمٍ ۞ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ۞ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَالنَّعِيْمِ ۞ يُسْقَوْنَ مِنْ رَحِيْقٍ مَخْتُوْمٍ ۞ خِتَامُهٗ مِسْكٌ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَا فَسِ

ترجمہ: اللہ جل شانہ کا ارشادگرامی ہے: "بے شک نیک لوگ ہمیشہ کے آرام میں ہوں گے، مسہریوں پر دیکھتے ہوں گے، تو ان کے چہروں میں آسائش کی بشاشت پہچانے گا اور ان کو پینے کے لئے شراب خالص سربمہر جس پر مشک کی مہر ہوگی ملے گی اور حرص کرنے

الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَمِزَاجُهُ مِنْ تَسْنِيْمٍ ﴿۲۷﴾ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۸﴾﴾ (سورة التطفيف: ۲۲، ۲۸)

وَالآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَعْلُوْمَةٌ.

(۱۸۸۰) ﴿وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَأْكُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فِيْهَا، وَيَشْرَبُوْنَ، وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ، وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ، وَلَا يَبُوْلُوْنَ؛ وَلٰكِنْ طَعَامُهُمْ ذٰلِكَ جُشَاءٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ، يُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيْحَ وَالتَّكْبِيْرَ كَمَا يُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ"﴾ (رواه مسلم)

(۱۸۸۱) ﴿وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَالَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ، وَاقْرَؤُوْا اِنْ شِئْتُمْ: "فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ"﴾ (متفق عليه)

(۱۸۸۲) ﴿وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَوَّلُ زُمْرَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ عَلٰى اَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً: لَا يَبُوْلُوْنَ، وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَايَتْفُلُوْنَ، وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ، اَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ، وَمَجَامِرُ هُمُ الْأَلُوَّةُ ـ عُوْدُ الطِّيْبِ ـ أَزْوَاجُهُمُ الْحُوْرُ الْعِيْنُ عَلٰى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلٰى صُوْرَةِ أَبِيْهِمْ آدَمَ، سِتُّوْنَ ذِرَاعاً فِي

والوں کوایسی چیز کی حرص کرنا چاہئے اوراس شراب کی آمیزش تسنیم کے پانی سے ہوگی، یعنی ایک ایسا چشمہ جس سے مقرب لوگ پانی پئیں گے۔"

اور آیات اس کے بارے میں کثیر اور معروف ہیں۔

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جنتی جنت میں کھائیں گے، پئیں گے لیکن ان کو قضائے حاجت کی ضرورت نہیں ہوگی، نہ ناک سے ریزش نکلے گی، نہ پیشاب کریں گے، پس ان کا یہ کھانا ایک ڈکار ہوگا مشک کے پسینے کی طرح، ان کے اندر تسبیح وتکبیر کا اس طرح القاء کیا جائے گا جیسے سانس القاء کی جاتی ہے۔" (مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی نعمتیں تیار کی ہیں جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھی اور نہ کسی کان نے سنی ہے اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال ہی گزرا ہے اور چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ فَلاتَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ الخ: کہ کوئی نفس نہیں جانتا کہ ان کے عملوں کے بدلے میں ان کی آنکھوں کوٹھنڈک کے لئے کیا کیا سامان چھپا رکھا ہے۔" (بخاری ومسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کے چہرے اس طرح ہوں گے جیسے چودہویں رات کا چاند ہوتا ہے، پھر ان کے بعد داخل ہونے والوں کے چہرے آسمان پر سب سے زیادہ روشن ستارے کی طرح ہوں گے، وہ نہ پیشاب کریں گے اور نہ پاخانہ اور نہ تھوکیں گے اور نہ ناک سنکیں گے، ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی، ان کا پسینہ کستوری کی طرح خوشبودار ہوگا اوران کی انگیٹھی میں خوشبودار لکڑی ہوگی، ان کی بیویاں موٹی موٹی آنکھوں والی ہوں گی، سب ایک ہی آدمی کی ساخت پر اپنے باپ حضرت آدم علیہ

السَّمَاءِ"﴾ (متفق علیه)

وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلْبُخَارِیِّ وَمُسْلِمٍ: "آنِیَتُهُمْ فِیْهَا الذَّهَبُ، وَرَشْحُهُمُ الْمِسْکُ، وَلِکُلِّ وَاحِدٍمِنْهُمْ زَوْجَتَانِ، یُرٰی مُخُّ سُوْقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ، لَا اخْتِلَافَ بَیْنَهُمْ، وَلَا تَبَاغُضَ: قُلُوْبُهُمْ قَلْبُ وَاحِدٍ یُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُکْرَةً وَعَشِیًّا.

قوله: "عَلٰی خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ" رَوَاهُ بَعْضُهُمْ بِفَتْحِ الْخَاءِ وَاِسْکَانِ اللَّامِ، وَبَعْضُهُمْ بِضَمِّهِمَا وَکِلَاهُمَا صَحِیْحٌ.

السلام کی صورت پر ہوں گے مگر ان کے قد ساٹھ ہاتھ ہوں گے جیسے کہ حضرت آدم علیہ السلام کا تھا۔

بخاری اور مسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ ان کے برتن سونے کے ہوں گے ان کا پسینہ کستوری (خوشبودار) ہوگا، ان میں سے ہر ایک کے لئے دو بیویاں ہوں گی، ان کے حسن کی وجہ سے ان کی پنڈلیوں کا گودا گوشت کے اندر سے نظر آئے گا، ان کے درمیان کوئی اختلاف نہ ہوگا نہ بغض وعناد، ان کے دل ایسے ہوں گے جیسے ایک آدمی کا دل ہے، وہ صبح وشام اللہ کی تسبیح کریں گے۔

عَلٰی خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ: ایک ہی آدمی کی ساخت پر۔ خاء پر زبر اور لام ساکن اور بعض نے خلق یعنی (خاء اور لام دونوں پر پیش) پڑھا ہے، یعنی ان سب کے اخلاق ایک آدمی کی طرح ہوں گے اور یہ دونوں معنی صحیح ہیں۔"

(۱۸۸۳) ﴿ وَعَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "سَأَلَ مُوْسٰی صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ: مَا أَدْنٰی اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً؟ قَالَ: هُوَ رَجُلٌ یَجِیْءُ بَعْدَمَا اُدْخِلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، فَیُقَالُ لَهُ: اُدْخُلِ الْجَنَّةَ، فَیَقُوْلُ: اَیْ رَبِّ کَیْفَ وَقَدْ نَزَلَ النَّاسُ مَنَازِلَهُمْ، وَأَخَذُوْا أَخَذَاتِهِمْ؟ فَیُقَالُ لَهُ: أَتَرْضٰی أَنْ یَکُوْنَ لَکَ مِثْلُ مُلْکِ مَلِکٍ مِنْ مُلُوْکِ الدُّنْیَا؟ فَیَقُوْلُ: رَضِیْتُ رَبِّ، فَیَقُوْلُ: لَکَ ذٰلِکَ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ، فَیَقُوْلُ فِی الْخَامِسَةِ: رَضِیْتُ رَبِّیْ، فَیَقُوْلُ: هٰذَا لَکَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ، وَلَکَ مَا اشْتَهَتْ نَفْسُکَ، وَلَذَّتْ عَیْنُکَ. یَقُوْلُ: رَضِیْتُ رَبِّ، قَالَ: رَبِّ فَأَعْلَا هُمْ مَنْزِلَةً؟ قَالَ: أُولٰئِکَ الَّذِیْنَ أَرَدْتُ!

ترجمہ: "حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے سوال کیا کہ جنتیوں میں سب سے کم تر درجے کا آدمی کیسا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا یہ وہ آدمی ہوگا جو تمام جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے کے بعد آئے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہوجا۔ وہ کہے گا کہ اے میرے رب! میں کیسے داخل ہوں جب کہ لوگ اپنے درجات میں جاچکے ہیں اور وہاں قابض ہوچکے ہیں؟ تو اس کو کہا جائے گا کیا تو اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ تجھے دنیا کے بادشاہوں میں سے کسی ایک بادشاہ کے مثل بادشاہی دیدی جائے؟ وہ کہے گا اے میرے رب! اس پر راضی ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا تیرے لئے وہ بادشاہی ہے اور اس کے مثل اور اس کے مثل اور اس کے مثل اور اس کے مثل، پس پانچویں مرتبہ میں وہ کہے گا اے میرے رب! میں راضی ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ تیرے لئے ہے اور اس کے مثل دس گنا اور تیرے لئے وہ بھی جس کا تیرا دل چاہے

،غَرَسْتُ كَرَامَتَهُمْ بِيَدَيَّ، وَخَتَمْتُ عَلَيْهَا، فَلَمْ تَرَ عَيْنٌ، وَ لَمْ تَسْمَعْ أُذُنٌ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ"﴾ (رواه مسلم)

اور جس کو دیکھ کر تجھے لذت حاصل ہو۔ پس وہ کہے گا اے میرے رب! میں راضی ہوگیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا جنتیوں میں سب سے اعلیٰ درجے والا کیسا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو میری مراد ہیں میں نے ان کی عزت کے درخت کو اپنے ہاتھ سے لگایا اور اس پر مہر لگائی ہے، پس اسے کسی آنکھ نے نہیں دیکھا، کسی کان نے نہیں سنا اور کسی انسان کے دل میں اس کا خیال نہیں گزرا۔" (مسلم)

(۱۸۸٤) ﴿وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّىْ لَاَعْلَمُ آخِرَاَهْلِ النَّارِخُرُوْجًامِنْهَا، وَآخِرَاَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ؛رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِحَبْوًا، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ: اِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَيَأْتِيْهَا، فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهَا مَلْاٰى، فَيَرْجِعُ، فَيَقُوْلُ: يَارَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْاٰى، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ: اِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَيَأْتِيْهَا، فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهَا مَلْاٰى، فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ: يَارَبِّ، وَجَدْتُهَا مَلْاٰى! فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ: اِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَاِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَاوَعَشَرَةَاَمْثَالِهَا، اَوْ: اِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشَرَةِ اَمْثَالِ الدُّنْيَا. فَيَقُوْلُ: اَتَسْخَرُبِىْ، أَوْتَضْحَكُ بِىْ وَاَنْتَ الْمَلِكُ!" قَالَ: فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، فَكَانَ يَقُوْلُ: "ذٰلِكَ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِمَنْزِلَةً"﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا یقیناً میں اس شخص کو جانتا ہوں جو جہنمیوں میں سے سب سے آخر میں جہنم سے نکلے گا اور جنتیوں میں سب سے آخر میں داخل ہوگا، یہ شخص سرین کے بل گھسیٹتا ہوا جہنم سے نکلے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے۔

جا، جنت میں داخل ہوجا، پس وہ جنت میں آئے گا تو اس کے دل میں یہ بات آئے گی کہ وہ تو بھری ہوئی ہے، پس وہ لوٹ کر واپس آجائیگا اور کہے گا اے میرے رب! میں نے تو اسے بھرا ہوا پایا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا جا، جنت میں داخل ہوجا۔ پس وہ جنت میں آئے گا تو اس کے دل میں یہ بات آئے گی کہ وہ تو بھری ہوئی ہے، پھر وہ لوٹ کر واپس آجائے گا اور عرض کرے گا کہ اے رب، میں نے تو اسے بھرا ہوا دیکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا جا، جنت میں داخل ہوجا، تیرے لئے دنیا کے برابر اور اس سے مزید دس گنا جنت کا حصہ ہے، پس وہ کہے گا کیا، اے اللہ! تم میرے ساتھ مذاق کرتے ہو یا میرے ساتھ ہنسی کرتے ہو؟ حالانکہ تو تو بادشاہ ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ اس کے بعد اتنا ہنسے کہ آپ کی داڑھیں ظاہر ہوگئیں، پس آپ ﷺ فرماتے تھے یہ سب سے ادنی درجے کا جنتی ہوگا۔" (بخاری ومسلم)

(۱۸۸۵) ﴿وَعَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِىِّ رَضِيَ اللّٰهُ

ترجمہ: "حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے

تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِی الْجَنَّةِ لَخَیْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ وَاحِدَةٍ مُجَوَّفَةٍ، طُوْلُهَافِی السَّمَاءِ سِتُّوْنَ مِیْلًا، لِلْمُؤْمِنِ فِیْهَا اَهْلُوْنَ، یَطُوْفُ عَلَیْهِمُ الْمُؤْمِنُ، فَلاَ یَرٰی بَعْضُهُمْ بَعْضًا"﴾ (متفق علیه)

"اَلْمِیْلُ" سِتَّةُ آلافِ ذِرَاعٍ.

ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا کہ مؤمن کے لئے جنت میں ایک کھوکھلے موتی کا خیمہ ہوگا جس کی لمبائی بلندی میں ساٹھ میل ہوگی، اس میں مؤمن کے کئی گھروالے ہوں گے۔ مؤمن ان سب پر چکر لگائے گا لیکن وہ آپس میں ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکیں گے۔'' (بخاری ومسلم)

المیل: میل چھ ہزار ہاتھ کا ہوتا ہے۔

(۱۸۸۶) ﴿وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً یَسِیْرُ الرَّاکِبُ الْجَوَادَ الْمُضَمَّرَ السَّرِیْعَ مِائَةَ سَنَةٍ مَایَقْطَعُهَا"﴾ (متفق علیه)

وَرَوَیَاهُ فِی "الصَّحِیْحَیْنِ" اَیْضًامِنْ رِوَایَةِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: "یَسِیْرُ الرَّاکِبُ فِیْ ظِلِّهَامِائَةَ سَنَةٍ مَایَقْطَعُهَا."

ترجمہ: ''حضرت ابوسعیدالخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت میں ایک درخت ایسا ہے کہ تیز چلنے والے گھوڑے کا سوار بھی اس کے نیچے سو سال چلے تب بھی اس کو طے نہ کر سکے گا۔'' (بخاری ومسلم)

اور بخاری اور مسلم میں یہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اس میں آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا کہ ایک گھڑ سوار اس کے سائے میں سو سال بھی چلے تو اس کا سایہ ختم نہیں ہوگا۔

(۱۸۸۷) ﴿وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَیَتَرَاءَ وْنَ اَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ کَمَا تَتَرَاءَ وْنَ الْکَوْکَبَ الدُّرِّیَّ الْغَابِرَ فِی الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِالْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَابَیْنَهُمْ." قَالُوْا: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ، تِلْکَ مَنَازِلُ الْاَنْبِیَاءِ لَایَبْلُغُهَا غَیْرُهُمْ؟ قَالَ: "بَلٰی، وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ رِجَالٌ آمَنُوْا بِاللّٰهِ، وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِیْنَ"﴾ (متفق علیه)

ترجمہ: ''حضرت ابوسعیدالخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا جنتی اپنے اوپر بالاخانے والوں کو اس طرح دیکھیں گے جیسا کہ تم مشرق ومغرب کے کنارے میں چمکنے والے ستارے کو دیکھتے ہو، گویا کہ اہل جنت کے درمیان درجات کا تفاضل اس طرح فضیلت کے لحاظ سے ہوگا۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ بلند مراتب تو انبیاء علیہم السلام ہی کو حاصل ہوں گے، دوسرے لوگ تو ان تک نہیں پہنچ سکیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا کیوں نہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اللہ تعالیٰ پر جو ایمان لائے اور پیغمبر کی تصدیق کی (ان کو بھی یہ درجات حاصل ہوں گے۔)'' (بخاری ومسلم)

(۱۸۸۸) ﴿وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَقَابُ قَوْسٍ فِی الْجَنَّةِ خَیْرٌمِمَّا تَطْلُعُ عَلَیْهِ

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا جنت میں ایک کمان کی مقدار جگہ اس تمام دنیا سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے یا غروب ہوتا ہے۔'' (بخاری

الشَّمْسُ اَوْتَغْرُبُ"﴾ (متفق علیه)

(۱۸۸۹) ﴿وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ فِی الْجَنَّةِ سُوْقًا یَاْتُوْنَهَا کُلَّ جُمُعَةٍ، فَتَهُبُّ رِیْحُ الشِّمَالِ، فَتَحْثُوْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ وَثِیَابِهِمْ، فَیَزْدَادُوْنَ حُسْنًا وَجَمَالاً، فَیَرْجِعُوْنَ اِلٰی اَهْلِیْهِمْ، وَقَدِ ازْدَادُوْا حُسْنًا وَجَمَالاً، فَیَقُوْلُ لَهُمْ اَهْلُوْهُمْ: وَاللّٰهِ، لَقَدِازْدَدْتُمْ حُسْنًا وَجَمَالاً! فَیَقُوْلُوْنَ: وَاَنْتُمْ وَاللّٰهِ، لَقَدِازْدَدْتُمْ بَعْدَنَاحُسْنًا وَجَمَالاً!"﴾ (رواہ مسلم)

(۱۸۹۰) ﴿وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَیَتَرَاءَ وْنَ الْغُرَفَ فِی الْجَنَّةِ کَمَا تَتَرَاءَ وْنَ الْکَوْکَبَ فِی السَّمَاءِ"﴾ (متفق علیه)

(۱۸۹۱) ﴿وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِساً وَصَفَ فِیْهِ الْجَنَّةَ حَتّٰی انْتَهٰی، ثُمَّ قَالَ فِیْ آخِرِحَدِیْثِهٖ: "فِیْهَا مَالاَ عَیْنٌ رَأَتْ، وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ." ثُمَّ قَرَأَ "تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ" اِلٰی قَوْلِهٖ تَعَالٰی: "فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَآ اُخْفِیَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ"﴾ (رواہ البخاری)

(۱۸۹۲) ﴿وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا

ومسلم)

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا کہ جنت میں ایک بازار ہوگا جس میں لوگ جمعے کو آیا کریں گے، پس وہاں شمال سے ہوا چلے گی جوان کے چہروں، کپڑوں کو خوشبو سے مہکادے گی جس سے ان کے حسن اور جمال میں اورزیادہ اضافہ ہوجائے گا، پس جب وہ اپنے گھروالوں کی طرف واپس آئیں گے جب کہ ان کے حسن اور جمال میں اضافہ ہوچکا ہوگاتوان سے ان کے گھروالے کہیں گے اللہ کی قسم تم تو پہلے سے زیادہ حسن وجمال میں بڑھ گئے ہو۔ تووہ یہ کہیں گے اورتم بھی اللہ کی قسم ہمارے بعدحسن وجمال میں بڑھ گئے ہو۔'' (مسلم)

ترجمہ: ''حضرت سہل بن سعدرضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جنتی جنت میں اپنے بالاخانوں کواس طرح دیکھیں گے جیسےتم آسمان میں ستارے کودیکھتے ہو۔'' (بخاری و مسلم)

ترجمہ: ''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی ایک ایسی مجلس میں حاضرتھاجس میں آپ نے جنت کاتذکرہ فرمایایہاں تک کہ آپ ﷺ فارغ ہوگئے، پھر آپ ﷺ نے اپنی گفتگو کے آخرمیں فرمایا اس میں ایسی نعمتیں ہیں جوکسی آنکھ نے نہ دیکھی اور نہ کسی کان نے سنی اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا گذرہوا، پھرآپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ''تتجافی جنوبهم عن المضاجع'' ان کے پہلوبستروں سے الگ رہتے ہیں (اللہ کے اس قول تک) ''پس کوئی دل نہیں جانتاجوان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک چھپاکررکھی گئی ہے۔'' (بخاری)

ترجمہ: ''حضرت ابوسعیدخدری اورابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایاجب جنتی جنت میں داخل ہوجائیں گے توایک پکارنے والاپکارے گا کہ تمہارے لئے یہ

دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يُنَادِىْ مُنَادٍ: اِنَّ لَكُمْ اَنْ تَحْيَوْا، فَلاَ تَمُوْتُوْا اَبَداً، وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَصِحُّوْا، فَلاَ تَسْقَمُوْا اَبَداً، وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَشِبُّوْا فَلاَ تَهْرَمُوْا اَبْداً، وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَنْعَمُوْا فَلاَ تَبْأَسُوْا أَبَداً﴾ (رواه مسلم)

ہے کہ اب تم زندہ رہو گے، تم پر کبھی موت نہ آئے گی، تم ہمیشہ صحت مندر ہو گے، کبھی بیمار نہیں ہو گے اور یہ کہ تم جوان رہو گے کبھی بوڑھے نہ ہو گے اور یہ تمہارے لئے راحت ہی راحت ہے، تمہیں کبھی تکلیف نہیں آئے گی۔'' (مسلم)

(۱۸۹۳) ﴿وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ اَدْنٰى مَقْعَدِ اَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اَنْ يَقُوْلَ لَهٗ: تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰى، وَ يَتَمَنّٰى، فَيَقُوْلُ لَهٗ: هَلْ تَمَنَّيْتَ؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ، فَيَقُوْلُ لَهٗ: فَاِنَّ لَكَ مَاتَمَنَّيْتَ، وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ"﴾ (رواه مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم سے ادنی جنتی کا یہ مرتبہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا آرزو کرو۔ پس وہ آرزو کرے گا، پھر آرزو کرے گا۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا تو نے اپنی ساری آرزوؤں کا اظہار کردیا ہے؟ وہ کہے گا ہاں! تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تیرے لئے جو کچھ تو نے آرزو کی ہے وہ بھی ہے اور اس کے ساتھ اس کے مثل اور بھی۔'' (مسلم)

(۱۸۹٤) ﴿وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ، فَيَقُوْلُوْنَ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِىْ يَدَيْكَ، فَيَقُوْلُ: هَلْ رَضِيْتُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰى يَارَبَّنَا، وَقَدْاَ عْطَيْتَنَا مَالَمْ تُعْطِ اَحَداً مِنْ خَلْقِكَ! فَيَقُوْلُ: اَلاَ أُعْطِيْكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: وَاَىُّ شَىْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَيَقُوْلُ: أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِىْ، فَلاَ اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهٗ أَبَداً"﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت ابوسعید الخذری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ جنتیوں سے فرمائے گا اے جنتیو! وہ کہیں گے اے ہمارے رب، ہم حاضر ہیں، تمام خیر وسعادت تیرے ہاتھوں میں ہے، پس اللہ کہے گا تم راضی ہو؟ وہ کہیں گے اے ہمارے رب، ہم بھلا راضی کیوں نہ ہوں، جب کہ تو نے ہمیں ان نعمتوں سے نوازا ہے جو تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں تمہیں اس سے افضل چیز نہ دوں؟ تو وہ کہیں گے اس سے افضل کون سی چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں تم پر اپنی رضامندی نازل کرتا ہوں اب اس کے بعد میں تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔'' (بخاری ومسلم)

(۱۸۹٥) ﴿وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَقَالَ: "اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ، لَا تُضَامُوْنَ فِىْ رُؤْيَتِهٖ"﴾ (متفق عليه)

ترجمہ: ''حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا تم یقیناً اپنے رب کو عنقریب واضح طور پر ایسی ہی دیکھو گے جیسے تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو، اس کے دیکھنے سے تمہیں کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔'' (بخاری ومسلم)

(۱۸۹٦) ﴿وَعَنْ صُهَيْبٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ

ترجمہ: ''حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا دَخَلَ اَھْلُ الْجَنَّۃِ الْجَنَّۃَ، یَقُوْلُ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی: تُرِیْدُوْنَ شَیْئًا أَزِیْدُکُمْ؟ فَیَقُوْلُوْنَ: اَلَمْ تُبَیِّضْ وُجُوْھَنَا؟ أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ، وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟ فَیَکْشِفُ الْحِجَابَ، فَمَا أُعْطُوْا شَیْئًا أَحَبَّ اِلَیْھِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلٰی رَبِّھِمْ" ﴾ (رواہ مسلم)

ﷺ نے ارشاد فرمایا جب جنتی جنت میں داخل ہوجائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم کسی اور چیز کی خواہش رکھتے ہو کہ میں تمہیں مزید عطا کروں؟ تو وہ کہیں گے کیا تو نے ہمارے چہروں کو روشن نہیں کیا؟ تم نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا اور جہنم سے نجات نہیں دی؟ پس اللہ تعالیٰ پردہ ہٹا دے گا پس وہ ایسی چیز نہیں دیئے گئے ہوں گے جو انہیں اپنے رب کے دیکھنے سے زیادہ محبوب ہو۔" (مسلم)

(٤٢٤) قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ یَھْدِیْھِمْ رَبُّھُمْ بِاِیْمَانِھِمْ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھِمُ الْاَنْھَارُ فِیْ جَنَّاتِ النَّعِیْمِ دَعْوَاھُمْ فِیْھَا سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ، وَتَحِیَّتُھُمْ فِیْھَا سَلَامٌ، وَآخِرُ دَعْوَاھُمْ أَنِ الْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ﴾ (سورۃ یونس: ۹، ۱۰)

اللہ جل شانہ کا ارشاد گرامی ہے: اور یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے ان کا رب ان کو بوجہ ان کے مؤمن ہونے کے ان کے مقصد تک پہنچادے گا، ان کے نیچے نہریں جاری ہوں گی، چین کے باغوں میں، ان کے منہ سے یہ بات نکلے گی کہ سبحان اللہ اور ان کا باہمی سلام یہ ہوگا سلام علیکم اور آخری بات یہ ہوگی الحمد للہ رب العالمین۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا لِھٰذَا، وَمَاکُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَآ اَنْ ھَدَانَا اللّٰہُ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ، وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ، وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ، وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ، اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

ترجمہ: "تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے اس کی ہدایت دی، اگر اللہ ہمیں اس کی ہدایت نہ دیتا تو ہم خود اس کو اختیار کرنے والے نہ ہوتے۔ اے اللہ اپنے بندے اور رسول نبی امی محمد ﷺ، آپ کی آل، ازواج اور اولاد پر رحمت نازل فرما جیسے تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کی آل پر رحمت نازل فرمائی اور نبی امی محمد ﷺ اور آپ کی آل، ازواج اور اولاد پر برکت نازل فرما جیسے تو نے ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر جہانوں میں برکت نازل فرمائی۔ بے شک تو قابل تعریف اور بزرگی والا ہے۔"

قَالَ مُؤَلِّفُہٗ: یَحْیَی النَّوَوِیُّ غَفَرَاللّٰہُ لَہٗ فَرَغْتُ مِنْہُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ رَابِعَ عَشَرَرَمَضَانَ سَنَۃَ سَبْعِیْنَ وَسَتَّ مِائَۃٍ بِدِمَشْقَ.

"امام نووی رحمۃ اللہ علیہ (جو اس کتاب کے مؤلف ہیں) فرماتے ہیں کہ میں اس کتاب کی تصنیف سے بروز سوموار ۱۴ رمضان المبارک چھ سو ستر ہجری کو دمشق میں فارغ ہوا۔"

آج یہ شرح تکمیل کو پہنچ رہی ہے جس کی ابتداء مدینۃ الرسول میں جناب حضرت مولانا مفتی عاشق الٰہی رحمہ اللہ تعالیٰ بلند شہری کے حکم سے ہوئی، اور پھر حضرت بار بار اس شرح کی تکمیل کا حکم فرماتے رہے، اور فرماتے تھے میں ریاض الصالحین کی شرح کو لکھنے کا ہمیشہ ارادہ کرتا

رہا، مگر اب تم کو حکم دیتا ہوں کہ اس کو جلد سے جلد تکمیل تک پہنچاؤ مگر صد افسوس کہ اس شرح کی تکمیل سے پہلے حضرت دنیا سے رخصت ہو گئے، اللہ تعالیٰ حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ نصیب فرمائے۔ (آمین)

آج الحمد اللہ ۱۶ ربیع الثانی ۱۴۲۳ھ بمطابق ۲۸ جون ۲۰۰۲ء بروز جمعہ فراغت ہوئی، اللہ جل شانہ اپنے فضل و کرم سے قبول و منظور فرمائے اور مغفرت کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

"وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ،
رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ"

بندہ محمد حسین صدیقی عفی عنہ
(استاذ الحدیث جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی)